PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN DEBATES

23rd October, 1967
18th Rajab-ul-Murajjab, 1387 A.H.

Vol. VI—No 21

OFFICIAL REPORT

1-2-68

CONTENTS

Monday, the 23rd October, 1967

	Page
Recitation from the Holy Qur'an	3737
Starred Questions and Answers	3758
Short Notice Questions and Answers	3792
Answers to Starred Questions laid on the Table	3804
Unstarred Question and Answer	3835
Questions of Privilege—	
re : incorrect statement by the Minister for Power in respect of the closure of the Thermal Power Generating Station at Lyallpur ...	3835
Adjournment Motions—	
Death of a heart patient due to the negligence of a doctor at Civil Hospital, Shahdara	3836
Failure of the W.P. Govt. to enforce the law relating to the enhancement of working journalist's wages	3839
Non-payment of subsistance allowance to the wife of Muhammad Anwar arrested in connection with the Rly. strike	3841
Admission of two non-resident students in the Nishtar Medical College, Multan against seats reserved for Bahawalpur District	3842
Extension in time for the presentation of Standing Committees' Reports	3842
Bills—	
The West Pakistan Land Revenue Bill, 1965 (resumption of consideration clause by clause)	3843

Price Rs.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SIXTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISAN

Monday, the 23rd October, 1967

دوشنبہ - ۱۸ رجب المرجب ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ٥ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ
اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ٥ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ
سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ٥ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ
يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ط فَلَمَّا زَاغُوْٓا
اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ٥

(پ ۲۸ - س ۶۱ - رکوع ۹ - آیات ۱ تا ۵)

سب چیزیں اللہ ہی کی پاکی بیان کرتی ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بات بہت ناراضگی کی ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔ اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے راستے میں اس طرح صف بند ہو کر لڑتے ہیں۔ کہ وہ گویا ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے۔ اور (وہ وقت قابل ذکر ہے) جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم مجھ کو کیوں ایذا پہونچاتے ہو۔ حالانکہ تم کو معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ پھر جب اس پر بھی وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ نے اُن کے دلوں کو اور ٹیڑھا کر دیا۔ اور اللہ ایسے نافرمانوں کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker: Now the Question Hour. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo.

APPOINTMENT OF ENGINEERING GRADUATES

*8035 **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Engineering graduates are taken as Supervisors in Hyderabad and Khairpur Divisions ;

(*b*) whether it is a fact that the rank of a Supervisor is equal to that of an Overseer ;

(*c*) whether it is a fact that Engineering graduates are appointed direct as Assistant Engineers in the former Punjab area ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for this discrimination and whether the Government intend to remove the said discrimination ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Not quite, as Engineering graduates appointed as Supervisors are allowed higher scale of pay *i.e.* Rs. 275—15—320/20—500 against the scale of Rs. 175—15—325/15—100 for Overseers with two or three years diploma.

(*c*) Yes.

(*d*) There is no discrimination as Engineering graduates are appointed as Assistant Engineers in Hyderabad and Khairpur Divisions also.

قاضی محمد اعظم عباسی - وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ

They are allowed higher scale but as a matter of right they cannot get higher scale.

وہ تو علیحدہ علیحدہ cases میں آپ consider کرتے ہونگے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب اس کا منشا یہ ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ لازماً ان دو ڈویژنوں کے انجینئرنگ گریجوایٹ بطور سپروائزر

سٹارٹ کریں ۔ التماس یہ ہے کہ اگر اس وقت یہ اسسٹنٹ انجینئروں کی اسامیاں خالی نہ ہوں تو پھر وہ سروس کو اس حیثیت میں join کرسکتے ہیں ۔ تو یہ ضروری نہیں ہے کہ ضرور ان کو اس گریڈ سے شروع کرایا جائے ۔

جناب والا ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کروں یہ اس لئے ہے کہ اگر اسسٹنٹ انجینئر کی کوئی اسامی نہیں ہے لیکن کوئی شخص فارغ نہیں بیٹھنا چاہتا تو وہ اسے join کرلے ۔ اس طرح اس کی جو age limit ہے وہ relax ہو جاتی ہے ۔ اور بعد میں اس کو فائدہ پہنچتا ہے ۔ لیکن اگر کوئی voluntarily اس اسامی کو join کرنا نہیں چاہتا تو اس پر کوئی پابندی نہیں یہ ضروری نہیں ہے کہ ان انجینئرنگ گریجوایٹس کو یہی سٹارٹ دیا جائے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ کیا وزیر صاحب بتا سکیں گے کہ یہ طریق کار انجینئرنگ گریجوایٹس کو اسسٹنٹ انجینئرز کی بجائے سپروائزر لینے کا سابق پنجاب یا سابق فرنٹیئر میں بھی ہے یا صرف خیرپور یا حیدرآباد ڈویژن میں ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ فرنٹیئر کے متعلق تو مجھے علم نہیں ۔ بہرحال پنجاب میں اگر کوئی انجینئرنگ گریجوایٹ بطور سپروائزر join کرنا چاہے تو اس پر پابندی نہیں ہے مگر عام طور پر وہ join کرتے نہیں ہیں ۔

چودھری محمد نواز ۔ سپروائزر اور اوورسیئر کے لئے کوالیفیکیشن ایک ہے ۔ مگر آپ نے جو گریڈ رکھے ہیں وہ سپروائزر کا زیادہ ہے ۔ ایک کا بے سکیل ایک سو پچھتر سے شروع ہوتا ہے اور دوسرے کا دو سو پچاس سے ۔ جب آپ ان کے لئے کوالیفیکیشن ایک ہی رکھتے ہیں تو گریڈ بھی ایک ہونا چاہئیے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ ایک اوورسیئر ہے دوسرا سپروائزر انجینئر ہے ۔ جس کی basic کوالیفیکیشن بی ۔ ایس ۔ سی انجینئرنگ ہے ۔

قاضی محمد اعظم عباسی - اگر میں یہ بتادوں کہ خیر پور اور حیدرآباد ڈویژن میں اگر کوئی B. E. انجینئرنگ فرسٹ ڈویژن بھی ہو اور فرسٹ بھی ہو تو اسے بھی ڈائریکٹ سپروائزر لیتے ہیں اسسٹنٹ انجینئر نہیں لیتے تو کیا آپ اس سلسلہ میں کارروائی کرینگے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - یقیناً - یہ ہمارے فرائض میں شامل ہے - میں نے التماس کیا ہے کہ اگر vacancy نہ ہو تو وہ مجبوراً بطور سپروائزر join کرلیتے ہیں اس طرح وہ overage نہیں ہوتے - مگر یہ ضروری نہیں ہے - اگر vacancy ہو تو انہیں ڈائریکٹ اسسٹنٹ انجینئر لیا جاتا ہے -

سید عنایت علی شاہ - جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے یہ سپروائزر صرف خیرپور اور حیدرآباد ڈویژنوں ہی میں لئے جاتے ہیں - سابق فرنٹیئر اور سابق پنجاب میں ان کے لئے اسسٹنٹ انجینئر کی پوسٹ ہوتی ہے - کیا یہ بے چینی اور بے اطمینانی کا باعث نہیں ہوگا اگر وہاں انجینئرنگ گریجوایٹس کو بطور سپروائزر لیا جائے اور دوسرے علاقوں میں انہیں اسسٹنٹ انجینئر لیا جائے - کیا آپ اس میں uniformity برقرار رکھیں گے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - اگر وہ بطور سپروائزر نہ join کرنا چاہیں تو نہ کریں اس صورت میں انہیں انتظار کرنا ہوگا - جب vacancy ہوگی تب وہ اس گریڈ میں آئینگے - لیکن کچھ گریجوایٹس انتظار کرنا نہیں چاہتے اور وہ سپروائزر کے گریڈ میں آنا قبول کر لیتے ہیں اور اس طرح انہیں age limit کی relaxation کا فائدہ پہنچ جاتا ہے -

---

OFFICERS OF WAPDA

***8111. Mr. Hamza** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the names of Officers serving with WAPDA in Lahore for the last five years alongwith the reasons for retaining them in Lahore for such a long period ;

(*b*) the names of Officers of the said Department posted in Lahore who possess their own houses or in the names of their close relatives *i.e.* mother, father and wife, etc. but are living in the accommodation provided by WAPDA ;

(*c*) whether the WAPDA is aware of the fact that some Officers have actually rented their personal residential accommodation in Lahore and are themselves occupying houses provided by WAPDA ; if so, names and designations of such Officers ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) As per statement placed on Assembly table*.

(*i*) Most of the posts under WAPDA in higher grade are located at Lahore.

(*ii*) Some officers cannot be transferred out of Lahore as no corresponding posts are available to them outside Lahore.

(*iii*) Some officers have been retained at Lahore due to their special suitability for Headquarters posts or otherwise in the interest of work.

(*b*) (*i*) Mr. Javed Akhtar.

(*ii*) Mr. S. S. Kirmani.

(*c*) Yes.

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر برقیات نے میرے سوال کے حصہ (ر) کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ بیشتر افسران کو پانچ سال سے زائد عرصہ کے لئے لاہور میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ واپڈا کا ہیڈ کوارٹر لاہور میں ہے اور ان کی اسامیوں کے متبادل کوئی اسامیاں دوسری جگہوں پر موجود نہیں ہیں آپ نے جو فہرست مہیا کی ہے اس میں دو سو اڑتالیس

*Please see Appendix I at the end.

افسران ایسے ہیں جو پانچ سال سے زیادہ عرصہ سے لاہور میں مقیم ہیں کیا میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ اس فہرست میں وہ کتنے افسران ہیں جنہیں آپ نے محض خصوصی موزونیت اور کام کے مفاد کے پیش نظر لاہور میں رکھا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - بہت سے افسران ایسے ہیں جو running پراجیکٹس میں کام کر رہے ہیں انہیں projects مکمل ہونے سے پہلے pull out کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ وہ ان پرکام کر رہے ہیں - جہاں تک ان کی تعداد کا تعلق ہے وہ میں بعد میں عرض کرسکتا ہوں -

مسٹر حمزہ - یہ ضمنی سوال تو ان کے جواب سے پیدا ہوتا ہے انہوں نے افسران کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے - ان کے پاس یہ فہرست ہونی چاہئے تھی کہ کون سے افسران ہیں جنہیں محض موزونیت کی بنیاد پر لاہور میں رکھا ہوا ہے -

Mr. Speaker: Next supplementary please.

مسٹر حمزہ - انہوں نے میرے سوال کے حصہ (سی) کے جواب میں فرمایا ہے کہ بہت سے ایسے افسران ہیں جن کے عزیز و اقارب والدین یا بیوی کے نام مکانات موجود ہیں اور واپڈا نے انکو رہائش کا انتظام کر کے دیا ہے - اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - وہ تو (بی) میں ہے - اتنے بڑے cadre میں صرف دو آدمی ہیں جن کے متعلق اس قسم کی exemption زیر عمل ہے - ایک مسٹر جاوید اختر وہ سابقہ وزیر اعظم چودھری محمد علی صاحب کے صاحبزادے ہیں یہ مکان ان کے والد صاحب کے نام پر ہے اور وہ اپنے والد کے ساتھ اقامت پذیر ہیں - البتہ مسٹر ایس ایس کرمانی ایسے ہیں - جن کا مکان ان کی اہلیہ محترمہ کے نام پر ہے ایک تو انہوں نے یہ مکان قرضہ لیکر بنایا ہوا ہے - دوسرے میں یہ عرض کرونگا کہ ان کی

خدمات ایسی منفرد ھیں کہ ان کے پیش نظر انہیں یہ relaxation یا concession دیا گیا ھے ۔ جیسے خاص افسران کو جن کی خدمت قابل تحسین ھیں گرانٹ یا ایوارڈ ملتا ھے ۔ انڈس بیسن پراجیکٹ میں انکی خدمات کے عوض انہیں یہ relaxation یا concession ملا ھوا ھے کہ ان کی بیوی کا مکان ھوتے ھوئے انہیں accommodation provide کی گئی ھے ۔

مسٹر حمزہ - آپ نے انہیں بطور تحفہ رعائیت دی ھے ۔ میرا سوال یہ تھا کہ کیا ایسے افسران بھی ھیں جن کے پاس ذاتی مکانات موجود ھیں اور انھوں نے اپنے مکانات کرائے پر دیئے ھوئے ھیں اور وہ واپڈا کے مکانات میں رھتے ھیں - آپ نے حصہ (سی) میں اس کا جواب "yes" میں دیا ھے ۔ میں اس طرف آپ کو توجہ دلانا چاھتا ھوں اگر کسی شخص کے پاس اپنا ذاتی مکان رھائش کے لئے موجود ھے مگر وہ اسے کرایہ پر دے دیتا ھے اور آپ اسے رھائش کے لئے مکان مہیا کرتے ھیں اس کی کیا وجہ ھے ۔ اگر آپ کے علم میں ایسی مثالیں ھیں تو آپ نے اس سلسلہ میں کیا کیا ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ اسکے متعلق جناب حمزہ صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرونگا کہ جزو ''ب'' میں بھی وھی بات پوچھی گئی ھے چونکہ ''ب'' میں جواب دے دیا ھے اور جزو ''سی'' میں "yes" کہا ھے ۔ جزو ''ب'' میں نام دے دیئے ھیں اور تشریح بھی کر دی ھے ۔

SUPPLY OF WATER TO LANDS IN MATLI DISTRICT HYDERABAD

***8125. Mr. Hamza** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a large chunk of land in Taluka Matli, District Hyderabad is lying unirrigated ;

(*b*) whether it is a fact that some time ago, the Union Council Malhan, Thari, Haji Sawan and Town Committee Matli and Tehsil Council Matli passed resolutions demanding supply of canal-water for irrigating land in the said area ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the action Government have taken in this regard and the time by which canal water will be supplied to the said area ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No, but there is temporary shortage of irrigation supplies to this area.

(*b*) Yes.

(*c*) Proposals for transfer of area from Sukkur Barrage Command to Ghulam Muhammad Barrage Command are under examination with the Irrigation Department and A. D. C. but much of the area in question is not commanded from Ghulam Muhammad Barrage. The remodelling of the channels of Sukkur Barrage is being planned to overcome shortages otherwise the command from Sukkur is satisfactory.

قاضی محمد اعظم عباسی - جناب والا - یہ سوال ماتلی کے آباد کاروں کو پانی دینے سے متعلق ہے - ۱۵ سال سے یہ کیس pending ہے اور ان لوگوں کو پانی نہیں مل رہا ہے - میرے پاس اعداد و شمار بھی ہیں - اس سے گورنمنٹ کا نقصان ہو رہا ہے اور گورنمنٹ کو لینڈ ریونیو نہیں مل رہا ہے - وہاں کے زمینداروں کی یہ حالت ہے کہ

They have come to the point of starvation.

کیا وزیر صاحب مجھے یہ بتائیں گے کہ ان کو پانی ملنے میں مزید کتنی دیر لگے گی ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب عالی - میں یہ عرض کروں گا کہ متذکرہ علاقہ نارا کینال کے tail پر واقع ہے - یہ تجویز زیر غور تھی کہ آیا یہ غلام محمد بیراج کی command میں آ سکتا ہے - مگر اس وقت ہماری اطلاع یہ ہے جیسا کہ وہاں کے اہالیان کی خواہش ہے کہ یہ نارا کینال سے command نہیں ہو سکتا - غلام محمد بیراج اسکے نزدیک تر پڑتا ہے -

قریب سے نہریں گزر رہی ہیں ۔ یہ ان کا duel impression ہے کہ وہاں سے ہو سکتا ہے لیکن ہم نے سروے وغیرہ کیا ہے اور اس وقت ہماری اطلاع یہ ہے کہ اس کا کافی حصہ فرازی ہے اور غلام محمد بیراج سے command ہونا ممکن نہیں اس کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ موجودہ نارا کینال کو re-model کیا جائے اور اسکی carrying capacity کو بڑھایا جائے پھر نارا کے tail کے اوپر جو علاقے ہیں وہ اسکی command میں آ سکتے ہیں۔ اس بات کے پیش نظر مرکزی حکومت کو ۲ کروڑ روپے کی سکیم بھجوائی ہوئی ہے اور اسکے اوپر غور ہو رہا ہے ۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ وہاں سے فنڈز حاصل کر کے نارا کنال کو re-model کریں تاکہ اسکی capacity کو بڑھا کر تمام متذکرہ علاقے کو سیراب کیا جا سکے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ جناب قاضی محمد اعظم عباسی صاحب کے سوال کے پیش نظر جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ سارے سال سے اس علاقہ کے لوگ چیخ رہے ہیں اور انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ

This is under the active consideration of the Government.

کیا آپ مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ حکومت کے خصوصی زیر غور آنے کے باوجود اتنا عرصہ کیوں لگا اور ان لوگوں کے جائز مطالبات پورے کیوں نہیں ہوئے ۔ مزید کتنا وقت درکار ہوگا جب ان لوگوں کی ضروریات کے مطابق پانی مل جائے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب سپیکر ۔ اس ترقیاتی دور میں جب پورا مغربی پاکستان ترقیاتی اعتبار سے انقلاب پذیر ہے تقریباً ہر علاقہ کے لوگوں کی مشکلات بھی ہیں اور ان کی ضروریات بھی ہیں تو صرف اس مطالبہ کو اس شدت سے پیش کرنا ہمارے sources کے پیش نظر حتمی نہیں ہو سکتا ۔ اس علاقہ کے لوگوں نے بہر حال اپنی ضرورت کا اظہار کیا ہے ۔ پہلے ہمارا خیال تھا کہ یہ غلام محمد بیراج سے با آسانی سیراب ہو سکے گا چونکہ آپ نے وقت دریافت کیا ہے ۔ اس کا سروے وغیرہ کرنا تھا اس میں

کچھ وقت لگا ہے اب ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ غلام محمد بیراج سے صحیح معنوں میں command نہیں ہو سکے گا صرف موجودہ نارا کنال کو ہی re-model کیا جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا - میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ آپ مجھے بتائیں کہ اس کام کو کرنے کیلئے کتنا عرصہ اور لگے گا ۔ انہوں نے اس دور کو ترقیاتی دور اور انقلابی دور کہا ہے حالانکہ سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ انتہائی نکما پن ہے اور رجعت پسندی کی بد ترین مثال ہے اسکے باوجود یہ اسکو ترقیاتی اور انقلابی دور کیوں کہتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Next question.

TRANSFORMER INSTALLED AT KAMALIA

*8129. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the transformer installed at Kamalia, District Lyallpur, is small as compared to the needs of electric supply in the area ;

(*b*) whether it is a fact that WAPDA authorities have a scheme to replace the said transformer with a bigger one since pretty long time ;

(*c*) whether it is a fact that the non-replacement of the transformer mentioned in (*a*) above is great hurdle in the supply of electricity to the tube-wells in Kamalia, Mamun Kanjan, Pirmahal and Sandhilianwali area of the said District ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons as to why the said transformer has not been replaced alongwith the time by which the bigger transformer will be installed in its place ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No.

(*b*) No, this transformer was installed on 23.6.67 replacing the previous one of smaller capacity.

(*c*) & (*d*) Does not arise in the light of (*b*) above.

سید عنائت علی شاہ - جناب عالی - آپ نے جواب میں فرمایا ہے کہ وہاں ٹرانسفارمر لگ چکا ہے - کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ان دیہاتوں میں جن کا ذکر سوال کے حصہ "ج" میں کیا گیا ہے یعنی کمالیہ - مالن - ساندھی سانوالی کو بجلی احسن طریقے سے مل رہی ہے اور ان کے ٹیوب ویلز درست اور صحیح طور پر کام کر رہے ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - وہاں احسن طریقے سے بجلی سپلائی ہو رہی ہے - حمزہ صاحب کو معلوم ہے کہ مامون کانجن کی تمام فیکٹریاں چل پڑی ہیں -

مسٹر حمزہ - اگر جناب وزیر برقیات اپنے حافظے پر زور دیں تو ان کو یاد ہوگا کہ میزانیہ کے اجلاس کے آخری ایام میں اس علاقے کے لوگوں کو ایک وفد کی شکل میں ان کی خدمت میں پیش کیا تھا - شکایت یہ تھی کہ بجلی مہیا نہیں ہو رہی تھی - میری اطلاع کے مطابق بجلی تو مہیا کی جا رہی ہے لیکن اس علاقے میں ٹھیک طریقے سے مہیا نہیں کی جا رہی اسکی وجہ کیا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب والا - میں نے عرض کیا ہے کہ اس وقت بجلی مل رہی ہے - ممکن ہے اس سوال کا تعلق ملتان میں جو بجلی کی کمی ہے اس سے ہو - اگر اسکا اثر یہ محسوس کر رہے ہیں تو میں اسکا اعتراف کر لوں گا - ورنہ میں نے عرض کیا ہے کہ آپکو بجلی کی سپلائی کیلئے دوسرا ٹرانسفارمر لگا دیا گیا ہے اور اب احسن طریقے سے بجلی سپلائی ہو رہی ہے -

---

FIXING INTER SE SENIORITY OF OFFICERS IN THE IRRIGATION DEPARTMENT

*8137. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the total number of Class I and Class II Officers in the Irrigation Department ;

(*b*) the number of Officers of each Class out of those mentioned in (*a*) above whose *inter se* seniority has not been fixed by the Department alongwith the date since when these cases are pending and the date by which such cases are expected to be finalised ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Class I 172

Class II 280.

(*b*) 45 ;

The case is pending since integration and is expected to be finalised soon.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کو علم ہے کہ ابھی جناب وزیر برقیات نے اس دور کو انقلابی دور گردانا ہے ۔ کیا میں آپ سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ ون یونٹ کو بنے تقریباً ۱۱ سال کا لمبا عرصہ گزر چکا ہے اور ابھی تک آپ نے درجہ اول اور دوئم کے افسران کی سنیارٹی متعین نہیں کی کیا ان حالات میں یہ محکمہ ٹھیک طریقہ سے چل سکتا ہے ۔ یہ کیس شیطان کی لات کی طرح لمبا ہوتا جا رہا ہے ۔ اسکا کوئی اختتام بھی ہوگا اگر ہوگا تو کب ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب عالی ۔ میں اس معزز ایوان کی اطلاع کیلئے عرض کروں گا کہ ون یونٹ کے بعد اس محکمہ میں سب سے اہم اور سب سے بڑا مسئلہ یہی تھا ۔

جناب والا ۔ یہ محترم رکن time lag کے متعلق پوچھتے ہیں ۔ سو عرض ہے کہ یہ reference ۱۹۵۸ء میں originate ہوا تھا ۔ جب فیصلہ ہوا تو اسکو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا اور جب ۱۹۶۰ء میں ہائی کورٹ نے اپنا فیصلہ صادر فرمایا تو سپریم کورٹ میں اسکی اپیل کی گئی اور سپریم کورٹ نے ۱۹۶۲ میں فیصلہ کیا تو اسکی interpretation اور construction کے بارے میں اختلاف رائے کی بنا پر اس فیصلے کی صحیح تعبیر و وضاحت

کے لئے معاملہ لا ڈیپارٹمنٹ کے سپرد کیا گیا تاکہ conflicting opinions میں سے صحیح تعبیر و وضاحت کا کوئی فیصلہ قانونی ماہرین سے حاصل کیا جائے۔

جناب والا - یہ بہت اہم اور بہت بڑا کیس ہے اسکو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے لہذا اب میں ایوان کی اطلاع کے لئے اور محترم حمزہ صاحب کی خصوصی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ اب تمام تفصیلات طے ہو چکی ہیں اور کیس مکمل ہو کر کونسل آف منسٹرز میں بغرض فیصلہ پیش کیا جانے والا ہے بلکہ زیر غور ہے۔

Chaudhri Muhammad Idrees : By the end of this year ?

Minister of Irrigation & Power : No, much earlier.

SENIORITY LIST OF ZILLADARS

***8144. Mr. Hamza** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the seniority of personnel was to be determined from the date of continuous service in a grade ;

(*b*) whether it is a fact that the date of continuous appointment of war service personnel was to be assumed after adding the period of war service ;

(*c*) whether it is a fact that Mr. Abdur Rashid Khan Zilladar of former Punjab was actually appointed in 1949 in a war service reserved vacancy and was given seniority in the list of Zilladars of former Punjab on the basis of his war service with effect from 15th March 1955 ;

(*d*) whether it is a fact that Mr. Kamal Din, a Zilladar of former Bahawalpur, appointed in 1948, was shown senior to the said Mr. Abdur Rashid Khan and other Zilladars of the former Punjab, appointed or deemed to have been appointed from 1944 to 1947, in the intergrated seniority list of Zilladars of West Pakistan although the former had no war service to his credit ;

(*e*) whether it is a fact that the said Mr. Kamal Din was promoted as Deputy Collector on 15th November 1962 although an appeal filed by

Zilladars of the former Punjab against his seniority was accepted by Secretary, Irrigation Power Department,—*vide* Memo. No. 3/160-S.O. III (1-62) dated 6th April 1962 ;

(*f*) whether it is a fact that the Secretary Irrigation and Power in consultation with the Law Department again upheld the said order,—*vide* No. 3/160-S.O. 3(E)/62 dated 29th May 1964 ;

(*g*) whether it is a fact that the appeal of said Kamal Din against the said order was again rejected,—*vide* S & GAD U.O. No. S (R) 3681 /2/10/ 65 S.O. XIII dated 1st February 1966 ;

(*h*) if answer to (*e*) and (*g*) above be in the affirmative, reasons for his promotion and continuation as such ;

(*i*) whether it is a fact that the seniority list of Zilladars of Bahawalpur Zone issued on 17th November 1964 is still considered so many years ; if so, reasons therefor ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes the integrated seniority list of personnel of various integrating units was to be drawn up with reference to the date of continuous service in a grade.

(*b*) Yes, this provision was available under the Punjab War Service Rules but not under the Rules of *ex*-Bahawalpur State.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes. M. Kamal Din was shown senior to M. Abdur Rashid and others by the former Chief Engineer Irrigation, West Pakistan.

(*e*) Mr. Kamal Din was promoted in consultation with the West Pakistan Public Service Commission. But Secretary, Irrigation and Power's letter dated 15th November 1962 only directed the former Chief Engineer, Irrigation, West Pakistan to fix seniority of Zilladars according to rules.

(*f*) No. In this letter it was clarified that the seniority gained by the war service candidates was to be determined under rule 6 of the Punjab Government Service War (Amendment) Rules and for the purpose of seniority under para 14 of the integration circular No. 871-Integ. 55/4471, dated 25th November 1955 the date of continuous appointment to the post would be the date as determined under the above rules.

(*g*) No. In this reference it was clarified that the continuous date of appointment in the case of war service candidates appointed to reserved

vacancies should be the date of their notional appointment and not the date of actual appointment to the cadre. There was no mention about the appeal of M. Kamal Din in this communication.

(*h*) Does not arise.

(*i*) No. In fact a *tentative* seniority list of Zilladars of Bahawalpur Zone was issued on 17th November 1964 but it was not finally approved for certain reasons.

مسٹر حمزہ - جیسا کہ میں نے اپنے سوال کے حصہ (ب) میں دریافت کیا تھا کہ سابقہ بہاولپور ریاست کے کمال دین ضلعدار جن کو ۱۹۴۸ء میں بھرتی کیا گیا تھا عبدالرشید خان اور دوسرے ضلعداروں کو جو کہ سابقہ پنجاب سے تعلق رکھتے تھے اور جن کو ۱۹۴۴ء سے ۱۹۴۸ء کے درمیان بھرتی کیا گیا تھا کے مقابلہ میں کیوں سینیر بنا دیا گیا -

چودھری محمد ادریس - یہی تو کمال ہے - (قہقہہ)

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب والا - اس سلسلہ میں میں یہ عرض کرونگا کہ اصل میں دقت یہ ہوتی ہے کہ میرے محترم دوست کسی argument کو پیش کرتے وقت اسکا جو premise لگاتے ہیں وہ اس قسم کا ہوتا ہے کہ منطقی طور پر اس سے صحیح نتائج برآمد نہیں ہوتے - التماس یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ۱۹۴۴ سے - اصل میں کمال الدین صاحب جو ہیں انکو ۱۹۴۸ء میں بھرتی کیا گیا اور عبدالرشید کو ۱۹۴۹ میں بھرتی کیا گیا اسوقت پنجاب سروس رولز میں ایک provision یہ تھی کہ اگر کسی کی کوئی War Services ہوں تو اس کو بھی شامل کیا جائے پہلے تو اس سے ایک بات مترشح ہوتی ہے کہ عبدالرشید نے ۱۹۶۲ء تک یعنی پنجاب سروس میں بھی کوئی اعتراض نہ کیا اسنے ۱۹۶۲ء کے بعد ایک اعتراض یہ اٹھایا تھا کہ میرا ۱۹۴۴ کا War Service Right بھی شمار کیا جائے مگر initially نہ تو اس نے اپنی پنجاب سروس کے دوران اس نکتہ کو اٹھایا نہ integration کیوقت کیا - جب پبلک سروس کمشن سے کمال دین کے کیس کا فیصلہ ہو گیا تو اسکے بعد اسنے اپنی

representation میں یہ کہا کہ میری War Services جو ہیں وہ ۱۹۴۴ء سے شمار کی جائیں - تو جس طرح میں عرض کر رہا ہوں کمال دین ۱۹۴۸ء میں بھرتی ہوا - عبدالرشید ۱۹۴۹ء میں بھرتی ہوا - integration میں بھی tentative list اسی قسم کی بنی - ۱۹۶۲ء میں پبلک سروس کمیشن نے کمال دین کو senior most قرار دیا - جب ۱۹۶۲ء میں یہ declare ہوا تو according to him پھر اسکو cause of action arise ہوا he felt the grievance کہ میری وہ War Services جو ہیں وہ شامل نہیں کی گئیں اور وہ ۱۹۴۴ء سے شامل کی جانی چاہئے تھی تو اس پر اس نے Services & General Administration میں اپنی representation کی - اس کے علاوہ اور بھی cases ہونگے تو اس سلسلے میں S & GAD نے اپنی finding یہ دی کہ چونکہ یہ provision exist کرتا ہے لہذا ایسے cases میں War Services کو شامل کیا جائے - یہ S & GAD کا directive متعلقہ Chief Engineer کو بھیجا گیا اسنے ہمیں ایک tentative list بنا کر دی اس میں کچھ defects تھے اسکو ہم نے واپس remand کیا کہ اسکو آپ invite اور اسپر دوسروں کے اعتراض بھی حاصل کریں تو اس نے اعتراضات وصول کئے جس میں کمال دین come forward with a representatation that is pending with the Government اسکو بہت زیادہ عرصہ نہیں ہوا - اور چونکہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ اس کو S & GAD نے decide گیا ہے تو اب S & GAD کی findings کے خلاف کمال دین after circulation has come forward with a representation to the effect that he would still remain senior وہ زیر غور ہے اور اسکا جلد فیصلہ ہو کر اس issue کو dispose of کیا جائیگا -

مسٹر حمزہ - جناب والا- میں ڈرتے ہوئے سوال کرتا ہوں کہ وزیر صاحب بڑا لمبا جواب دینے لگتے ہیں - - - انہوں نے میرے سوال کے آخری حصہ کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ tentative list ۱۷ نومبر ۱۹۶۴ء کو تیار کی گئی تو کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ تقریباً تین سال کا عرصہ گذرنے کے باوجود ابتک آپ اسے finally decide کیوں نہیں کر سکے -

وزیر آب پاشی و برقیات - میں نے تو جناب والا عرض کیا ہے کہ tentative list شائع ہوئی تھی اس کو بھیجا گیا اس کو circulate کیا گیا - اس پر objections آئے تو Objection of the judgment given by the S & GAD Department وہ انکے پاس pending ہے - اور وہ عنقریب اس کا فیصلہ دیں گے -

Mr. Speaker : Next question. Ch. Muhammad Nawaz.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں تو یہ وزیر برقیات مگر ان کا محکمہ جو ہے وہ گدھے کی رفتار سے چلتا ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - بھئی اسے S & GAD decide کریں گے - آپ اتنا تو سمجھا کریں -

---

AVERAGE WATER DISCHARGE OF LOWER BARI DOAB CANAL AND SUKKUR BARRAGE CANALS AND REVENUE RECEIPTS THEREOF

***8158. Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the average water discharge of Lower Bari Doab Canal is 7,000 cusecs and the revenue receipts thereof are Rs. 1,45,00,000 ;

(*b*) whether it is a fact that the average discharge of the Sukkur Barrage Canals is 45,000 cusecs and the revenue receipts thereof are Rs. 45,00,000 ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for less revenue receipts of the latter ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No.

(*b*) No.

(*c*) Does not arise.

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے میرے سوال کے جواب میں بڑا اختصار سے کام لیتے ہوئے "نہیں"

''نہیں،، لکھ دیا ہے کہ اگر ان کو میں یہ کہدوں کہ حصہ الف میں جو اعداد و شمار دیئے ہیں سات ہزار کیوسک کی اور ایک لاکھ پینتالیس ہزار - ریونیو کی جو رقم ہے اس پر ذاتی واقفیت کی بنا پر کہتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے اور میں اس ایوان میں کھڑا ہوکر چیلنج کرتا ہوں تو آپ اس کے متعلق فرمائینگے کہ آپ نے یہ جو ''نہیں،، میں جواب دیا ہے یہ کیوں دیا ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب والا - میں عرض کرتا ہوں کہ چونکہ اس میں technicalities کو پیش نظر رکھا جاتا ہے - اس کا جواب یہ ہے -

The authorised full supply discharge of L.B.D.C. which is wholly a perennial canal is seven thousand cusecs.

authorised اخراج اسکا یہ ہے

The main discharge actually in L.B.D.C. during Kharif 1965 was 6927.

چونکہ یہ discharge میں فرق ہے - - - - اچھا اب

Cusecs during Rabi 1965-66 was 6405. Revenue Receipts vary from year to year. The total receipts for 1965-66 are rupees 2,22,44,000.

یہ ایک کروڑ نہیں ہے - آپ نے کہا کہ ۱,۰۵,۰۰,۰۰۰ اور ''نہیں،، اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ ایک کروڑ کی بجائے L.B.D.C. کا ریونیو ۲ کروڑ ۲۲ لاکھ روپے ہے اور اسکا discharge بھی جتنا انہوں نے کہا ہے غالباً ۷ ہزار - اس سے بھی کم ہے اس کے باوجود ریونیو دو کروڑ ہے -

The authorised full supply discharges of Sukkur Barrage was 47527 cusecs.

وہ ۴۵ ہزار کی بجائے ۴۷ ہزار ہے پینتالیس ہزار نہیں ہے -

as given in the Assembly question the main discharge actually during Kharif 1965 in Sukkur Barrage was 42,358 cusecs and during Rabi 1965—66

was 28, 358 cusecs. Revenue receipts vary from year to year the total receipts for the year 1965—66 were 5, 02, 89, 000.

آپ نے اڑھائی کروڑ روپے کی رقم بتائی ہے ۔ جبکہ وہ ۵,۰۲,۰۰,۰۸۹ روپے تھی ۔ اس لئے میں نے 'No' کہا ہے کہ آپکی اطلاع صحیح نہیں ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائینگے کہ جب ایک طرف سات ہزار یا پونے سات ہزار کیوسک کے قریب ڈسچارج ہے اور آپکے حساب سے آمدنی اڑھائی کروڑ ہے تو دوسری طرف آپ نے سینتالیس ہزار کیوسک ڈسچارج بتایا ہے اور اسکی آمدنی پانچ کروڑ کے قریب بتائی ہے ، تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر اس قدر زیادہ ڈسچارج کے باوجود آمدنی اتنی کم ہونے کی وجوہات کیا ہیں

وزیر آبپاشی و برقیات اس کا جواب یہ ہے کہ

more favourable climatic conditions in L.B.D.C, better standards and husbandry in L.B.D.C. and cultural practices in L.B.D.C; additional help from tubewells in L.B.D.C.

تو وہاں پر آمدنی زیادہ ہونے کی یہ وجوہات ہیں ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائینگے کہ اگر میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں کہ وہاں پر leakage of revenue ہو رہی ہے اور آپ کے جو پٹواری ہیں وہ زمینداروں کے ساتھ مل کر حکومت کا بہت سا روپیہ ہضم کر رہے ہیں ، تو کیا وہ اسکی تحقیقات کرینگے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ اس کے متعلق ایک issue pending ہے کہ collection of revenue جس طرح کہ سابقہ صوبہ پنجاب میں محکمہ آبپاشی کے پاس ہے ، سابقہ سندھ میں بھی اسکو levy کرنا اور اسکی وصولیابی اسی طریقے سے رائج کی جائے ۔

Levying and collection also are under the very active consideration of the Government.

قاضی محمد اعظم عباسی - جیسا کہ جناب وزیر موصوف نے چودھری محمد نواز صاحب کے اس سوال کے جواب میں کہ اس علاقے میں ڈسچارج زیادہ ہونے کے باوجود وہاں آمدنی کیوں کم ہے ، یہ فرمایا ہے کہ وہاں سے آمدنی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ وہاں پر ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں ، تو کیا وہاں پر بھی ٹیوب ویل لگائے جائینگے جہاں پر کہ آمدنی کم ہے ، تاکہ وہاں سے بھی زیادہ آمدنی ہوسکے -

وزیر آبپاشی و برقیات - آپ کو علم ہونا چاہیئے کہ وہاں پر بہت بڑے منصوبے بنائے گئے ہیں - drains بھی بن رہی ہیں - ٹیوب ویل سکیم بھی بنائی گئی ہے جسکو implement بھی کیا گیا ہے اور cultural practices کے لئے وہاں پر extension service بھی ہے اور اسی طریقے سے اس علاقے کو منقلب کیا جا رہا ہے -

چودھری محمد ادریس - میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا آبیانہ کی شرح دونوں جگہوں پر یکساں ہیں یا ان میں فرق ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - تخمیناً ٹھیک ہی ہیں -

چودھری محمد ادریس - اگر یہ شرح یکساں ہے ، تو پھر فصلات اور آب و ہوا کے اثرات کا اس پر کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیئے - کیونکہ آپ نے جس قدر پانی دینا ہے اسی حساب سے آپ کو آبیانہ وصول کرنا چاہیئے - تو پھر ان آمدنیوں میں فرق کیوں ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - اگر ریونیو کا سٹینڈرڈ ایک ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ cultural practices soil texture اور دوسرے جتنے عوامل ہیں جو کہ fertility کو determine کرتے ہیں ، کیا آپ کا مطلب یہ ہے کہ وہ بھی برابر ہونے چاہئیں -

cultural, soil texture, climatic factors; simply because those two are as have been equally taxed.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر آبپاشی مجھے یہ بتائینگے کہ جب کبھی زلومات کے خرچ کرنے کا سوال آتا ہے تو ہمارے سندھی بھائی یہ فرماتے ہیں کہ جتنا پنجاب پر خرچ کیا جاتا ہے ، اتنا ہی سندھ پر بھی خرچ کیا جائے اور جب آمدنی کا سوال آتا ہے تو آپ پنجاب کو کم پانی کی مقدار مہیا کرکے زیادہ آمدنی وصول کرتے ہیں آپ اتنی ہی آمدنی وہاں سے کیوں نہیں حاصل کرتے ۔ کیا آپ نے پنجاب کو سونے کی کان سمجھ لیا ہے کہ آپ یہاں سے روپیہ وصول کر کے دوسری جگہ پر خرچ کریں ۔

قاضی محمد اعظم عباسی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ مجھے حمزہ صاحب سے یہ توقع نہیں تھی کہ وہ اس قسم کی بات کرینگے ۔ اگر ہم یہاں پر اپنے ریجن کی نمائندگی کرتے ہیں اور وہاں کی مشکلات ایوان کے سامنے پیش کرتے ہیں ، تو یہ ہمارا حق ہے ۔ ہم یہ تو نہیں کہتے کہ الضمام کے وقت سندھ نے کتنا روپیہ surrender کیا تھا ۔ حمزہ صاحب کو اس بات کا احساس ہونا چاہیئے کہ وہ ہمارے جذبات کو مجروح نہ کریں تو بہتر ہوگا ۔

وزیر آبپاشی ۔ جیسا کہ حمزہ صاحب کو علم ہے کہ سابقہ پنجاب کے اہالیان قربانیوں کی شاندار روایات کے حامل ہیں اور انہوں نے کبھی بھی اس قسم کی بات پر اعتراض نہیں کیا کہ کسی وقت کسی دوسرے بھائی کو مدد نہ دی جائے ۔ اس لئے انہیں بھی اس بات پر معترض نہیں ہونا چاہیئے ۔

چودھری محمد نواز (پنجابی) ۔ تبھی انہیں قربانی کا بکرا بنا رہے ہیں ۔

چودھری محمد ادریس ۔ Revenue کی جو شرح مقرر کی جاتی ہے یہ پیداوار پر نہیں کی جاتی بلکہ آبپاش رقبہ کے پیش نظر مقرر کی جاتی ہے ، تو پھر پیداوار میں کمی بیشی کا اثر مالیہ پر کیوں پڑتا ہے ۔ کیونکہ

آبپاش رقبے پر تو شرح متعین ہوتی ہے ، تو پھر ان rates میں زیادتی کیوں ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب والا - جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ریونیو میں تھوڑا بہت اختلاف ہوتا ہے جیسا کہ محترم قائد ایوان نے بھی فرمایا ہے -

چودھری محمد ادریس - جناب والا - مگر یہاں تو فرق بہت زیادہ ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - تو اسکا تعلق کہ

they are equally assessed, therefore, the other should be more fertile - - - -

میں نہیں سمجھ سکا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے - جناب والا اس معاملہ میں آپ ہی میری رہنمائی فرمائیں -

چودھ ی محمد نواز - کیا وزیر موصوف یہ بتلائیں گے کہ انہوں نے میرے ضمنی سوال کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ یہ ''زیر غور'' ہے - یعنی اس سسٹم کو پنجاب کے سسٹم کے طریقے پر رائج کرنا زیر غور ہے - تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پنجاب والا سسٹم کب تک رائج کریں گے -

وزیر آب پاشی و برقیات - میں یہ تو عرض نہیں کر سکتا ہوں کہ ہم یہ سسٹم ضرور رائج کر دیں گے - بہر حال اس پر صوبائی حکومت نے فیصلہ دینا ہے اور یہ issue ان کے زیر غور ہے - ہمارا بھی ایک point of view ہے اور بورڈ آف ریونیو کا بھی ایک point of view ہے - یہ اس وقت صوبائی حکومت کے زیر غور ہے اور جو بھی مناسب ہوگا اسکے متعلق فیصلہ کیا جائے گا اور اسکے بعد اس فیصلے پر عملدر آمد ہوگا -

چودھری محمد نواز - اگر آپ کے خیال میں یہاں کے سسٹم کو وہاں پر رائج کرنا ضروری نہیں ہے تو پھر اس leakage کو روکنے کیلئے آپ کیا تدابیر اختیار کریں گے -

وزیر آب پاشی و بہ قیات - جناب والا - اب پہلے تو انہوں نے یہ فرض کر لیا ہے کہ یہ کمی leakage کی وجہ سے ہے - میں نے یہ عرض کیا ہے کہ یہ climatic conditions کی وجہ سے better cultural practices اور زیادہ ٹیوب ویل نصب کرنے کی وجہ سے اس جگہ آمدنی میں زیادتی ہوئی ہے - اور یہ تین گنا کمی یا پچاس فیصد فرق leakage کی وجہ سے نہیں ہے اور میں نے اسکے لئے وجوہات عرض کر دی تھیں - آپ یہ تصور کر رہے ہیں کہ یہ leakage آپ کے بتائے ہوئے اسباب کی وجہ سے ہے - میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ

comparatively improved cultural practices and other associated factors; they are responsible for the difference in the collection of revenues.

مجھے بورڈ آف ریونیو کی thinking کا علم ہوا ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی leakage نہیں ہوتی ہے - اب یہ ان کا نقطہ نظر ہے اور ضروری نہیں کہ میں ان سے اتفاق کروں - بہر حال جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ، اسکے متعلق دو نقطہ ہائے نظر ہیں - یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ leakage کی وجہ ہے اور ایسے صاحبان بھی محکمے میں موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ یہ ساری وجوہات نہیں ہو سکتیں - تو یہ معاملہ حکومت مغربی پاکستان کے زیر غور ہے اور اس پر جو بھی فیصلہ ہوگا اس پر عملدرآمد کیا جائیگا -

مسٹر حمزہ - کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اس وقت مالگذاری کا جو مسودہ قانون اس ایوان کے سامنے پیش ہے - آپ کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پنجاب میں مالیہ اور آبیانہ وصول کرنے کا جو طریق کار ہے - اسے سندھ میں نافذ نہ کیا جائے - یعنی سابقہ صوبہ پنجاب اور سابقہ صوبہ سرحد میں مالیہ اور آبیانہ کی تشخیص اور اسکو وصول کرنے کا جو خاص نظام رائج ہے - آپ نے فرمایا ہے کہ وہی نظام بورڈ آف ریونیو وہاں پر نافذ کرنا چاہتا ہے اور یہ بات حکومت کے زیر غور ہے - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ کی حکومت نے یہ فیصلہ نہیں کر لیا کہ پنجاب

کے مالیہ اکٹھا کرنے یا آبیانہ اور مالیہ کی تشخیص کا جو نظام ہے ۔ وہ نظام سندھ میں رائج نہ کیا جائے ۔ اس سلسلے میں قائد ایوان بھی اگر آپ کی امداد فرمائیں تو ہم ان کے ممنون ہوں گے ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ یہ ریونیو یا مالیہ کے متعلق ہے آبیانہ کے متعلق نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہاں نمبردار مالیہ اور آبیانہ اکٹھا کرتا ہے ۔ کیا آپ نے یہ فیصلہ نہیں کیا کہ سندھ میں جو طریق کار موجود ہے اسکے مطابق وہاں پٹے دار ہی مالیہ تشخیص کرے اور وہی اسے اکٹھا کرے گا ۔ کیا آپ اس طریق کار کو تبدیل کریں گے یا بدستور رہنے دیں گے ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ اس کے متعلق مختلف ترامیم آ رہی ہیں اب ان پر غور ہو گا ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ میرے بزرگ ہیں اور آپ کو علم ہے ۔ میں آپ سے اس ایوان میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے مالیہ اور آبیانہ کا طریق کار جو سابقہ سندھ میں رائج ہے اس سے حکومت اور پبلک کو بہت زیادہ نقصان ہوگا ۔ اس سلسلہ میں آپ نے جو فیصلہ کیا ہے ۔ کیا آپ اسی پر قائم رہیں گے یا اس کو بدل دیں گے ۔

Mr. Speaker : We will see to it at the time of amendments.

Next question.

EMPLOYMENT OF GAUGE READERS

*8180. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that no gauge readers are employed at the tail of the water courses in former Punjab area ; if so, reasons therefor ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : Yes. Water courses are not owned or maintained by the Government.

حاجی گلاب خان شنواری ۔ کیا مغربی پاکستان کے سیلاب کمشن نے فرنٹیئر کے بارے میں بھی کوئی رپورٹ پیش کی ہے ۔

چودھری محمد نواز میرے سوال کے جواب میں آپ نے لکھا ہے کہ واٹر کورسز حکومت کی ملکیت نہیں ۔ دراصل آپ میرے سوال کو سمجھے ہی نہیں ۔ آپ نے واٹر کورسز سے مراد minors نہیں لی ہے جو راجباہ سے نکلتے ہیں بلکہ آپ نے اس کا مطلب لیا ہے ''کھالے''۔ minors پر پنسال نہیں ہوتی ۔ اور tails پر پانی کی بہت کمی ہوتی ہے ۔ وہاں افسران کو بتانے والا کوئی نہیں ہوتا ۔ اس چیز سے زمیندار بہت suffer کرتے ہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ tails پر تو ہمارے آدمی ہوتے ہیں ۔ ان کی beats میں مختلف tails ہوتی ہیں اور وہ ان کا ریکارڈ کرکے اپنے آفس میں رکھتے ہیں ۔

REPORT SUBMITTED BY THE FLOOD COMMISSION

*8189. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state whether any report was submitted by the Flood Commission appointed by Government some time ago ; if so, the details thereof and the action so far taken on it by Government ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : Yes. The Flood Commission has prepared an Overall Flood Control Plan for the Rivers Ravi, Chenab, Jhelum and Sutlej and circulated the same among the concerned Government Departments. A copy is placed on the Table of the House.* Action is taken on the various decisions taken by the Flood Commission by the various Departments concerned.

چودھری محمد نواز ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ وزیر صاحب نے اس سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ ایک کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے لیکن مجھے تو نہیں ملی ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جی ہاں ۔ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

---

*Copy of the Plan not placed on the table of the Assembly.

چودھری محمد نواز - لیکن مجھے ملنی چاھئے تھی -

مسٹر سپیکر - آپ دیکھیں آپ کی نشست پر ھوگی -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - یہ تو ایسے ھی ھے کہ مخدوم صاحب کے سامنے کھانا لا کر میز پر رکھ دیں اور کہیں کہ نہ کھائیں - آپ بتائیں کہ جب ان کے پاس اطلاع ھی نہیں تو اس اطلاع کے مہیا کرنے کا کیا فائدہ ھے -

مسٹر سپیکر - میرے خیال میں آپ کو یہ مثال دینی چاھئے تھی کہ بہت سا کھانا رکھ کے کہیں کہ سارا کھاؤ - (قہقہہ)

چودھری محمد نواز - اگر وہ انکار کر دیں تو پھر کیا پوزیشن ھوگی ؟

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب اب آپ اپنا سوال دریافت کریں -

حاجی گلاب خان شنواری - جناب والا - میرا ضمنی سوال یہ ھے کہ کیا مغربی پاکستان کے سیلاب کمشن نے فرنٹیئر کے بارے میں بھی کوئی رپورٹ پیش کی ھے -

وزیر آبپاشی و برقیات - اس میں دیا گیا ھے آپ پڑھیں -

حاجی گلاب خان شنواری - - جی آپ بتائیں - آپ کے پاس ھوگی -

وزیر آبپاشی - اس میں لکھا ھے کہ یہ سارے صوبہ کے لئے ھے -

THUR AFFECTED LAND IN SAHIWAL DISTRICT

*8193. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that land in Sahiwal District is being affected rapidly by *Thur* ; if so, the steps Government have taken or intend to take to combat it ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : The area in Sahiwal District is being affected by *Sem* and *Thur* but not rapidly.

Reclamation operations are in hand to combat this menace.

چودھری محمد نواز - کیا وزیر صاحب فرمائینگے کہ سیم اور تھور سے جو زمین کا نقصان ہو رہا ہے ان کے متعلق آپ کے محکمہ نے کیا تدابیر اختیار کی ہیں - تاکہ اس بیماری کو روکا جائے -

وزیر آبپاشی و برقیات - اس مردم خیز ضلع کا رقبہ ۲۰۷۰۵۶۱ ایکڑ ہے - اس میں سے تھور زدہ ۲۹۲۰۰۰ ایکڑ ہے اور سیم زدہ ۹۳۴۷ ایکڑ ہے - اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ ۱/۳ حصہ جو affected ہے اس پر operation ہو رہی ہے -

12.8 % of the area has been affected by Sem and Thur and 1/3 of the affected area has been improved through reclamation operation.

اور Reclamation Projects پر کام ہو رہا ہے -

چودھری محمد نواز - وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ Reclamation Department اس کو reclaim کر رہا ہے وہ تو یہ ہے کہ جو غیر آباد زمینیں ہیں وہ زمینداروں کو دیں - قابل کاشت بنانے کے بعد آدھی حکومت کی اور آدھی اس زمیندار کی جس نے اسے قابل کاشت بنایا ہے - زمیندار اس میں پانی دیتا ہے جب وہ بنجر زمین پانچ چھ سال میں reclaim ہوجاتی ہے تو پھر اس میں سیم و تھور نہیں رہتی -

اگر میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں کہ اوکاڑہ تحصیل کا نصف رقبہ سیم و تھور کی وجہ سے بیکار ہو چکا ہے تو کیا آپ کوئی ٹیوب ویل کی سکیم بنانے کی تجویز زیر غور لائیں گے تاکہ اس علاقہ کو اس بیماری سے محفوظ کیا جا سکے -

وزیر آبپاشی و برقیات - یہ ہمارے فرائض میں ہے اور پورے مغربی پاکستان میں operation ہو رہا ہے اور بہ حد امکان جہاں جہاں اس کی ضرورت ہے ہم یقیناً تدابیر اختیار کرینگے -

*۸۲۹۲ - حاجی گلاب خان شنواری - کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ :-

(الف) خیبر ایجنسی میں جمرود اور وارسک کے مقام پر مختلف قسم کے سامان کا ذخیرہ کرنے کے لئے واپڈا نے کتنی اراضی پر قبضہ کیا ہے -

(ب) خیبر اور مہمند ایجنسیوں میں عمارت اور بند کی تعمیر کے لئے کالونی کے علاوہ جو بندوبست شدہ علاقے میں واقع ہے واپڈا نے کتنی اراضی پر قبضہ کیا ہے -

(ج) اجزائے (الف) و (ب) بالا میں متذکرہ اراضی کے مالکان کو ادا کی جانے والی پٹے کی رقم اگر ہو تو وہ کتنی ہے ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی (مخدوم حمیدالدین) - (الف) واپڈا نے ورکشاپ اور سٹور کیلئے وارسک میں ۱۷ ایکڑ اور جمرود میں ۲۲ ایکڑ رقبہ پر قبضہ کیا ہے -

(ب) خیبر ایجنسی میں ۱۶۰۸۴۷ ایکڑ رقبہ اور مہمند ایجنسی میں ۱۲۹۳۰۵ ایکڑ رقبہ -

(ج) واپڈا نے ٹھیکہ کی کوئی رقم ادا نہیں کی -

حاجی گلاب خان شنواری - جواب (ج) میں آپ نے کہا ہے کہ واپڈا نے کوئی رقم ادا نہیں کی - کیا وجہ ہے کہ زمین کے مالکان کو کوئی رقم نہیں دی گئی -

وزیر آبپاشی و برقیات - میں معزز ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کرونگا کہ واپڈا نے اس project کو implement نہیں کیا تھا - اس وقت ایک سنٹرل ایجنسی قائم ہوئی تھی جس کا نام Warsak Dam Organisation تھا - اس کے تحت کام شروع ہوا تھا - یہ کام مرکزی حکومت نے مکمل کیا اس کی تکمیل کے بعد واپڈا نے اس کے جملہ assets ۳۲ کروڑ روپیہ میں لے لئے - جہاں تک اس کی liabilities کا تعلق ہے وہ مرکزی حکومت

کی ذمہ داری ہے ۔ اس کا تعلق ان کے ساتھ ہے ۔ ہم نے کوئی تعمیر نہیں کی ۔

DIGGING NEW MATLI CANAL

*8303. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that a scheme for digging new Matli Canal in Hyderabad Division is under execution ; if so, (*i*) the details thereof (*ii*) the date on which the work on the said scheme was started (*iii*) the amount so far spent on it and (*iv*) the time by which the work is expected to be completed ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : No. There is a proposal under investigation by the Agricultural Development Corporation.

(*i*) Details are not available till investigations are completed.

(*ii*) Does not arise.

(*iii*) Does not arise.

(*iv*) Does not arise.

قاضی محمد اعظم عباسی ۔ جب یہ سوال حمزہ صاحب نے پوچھا تھا اس کے جواب میں آپ نے فرمایا تھا کہ غلام محمد بیراج میں تو یہ ممکن نہیں ۔ اب ADC کا کام تو ختم ہو گیا ہے اور باقی اب آپ کا کام ہے ۔ آپ نے فرمایا تھا ۔

That is actually under consideration of the Irrigation Department.

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ یہ اے ۔ ڈی ۔ سی کی سفارشیں نہیں ہیں بلکہ ہماری سفارشیں ہیں اور اسکے لئے ہمنے سنٹرل گورنمنٹ کو move کیا ہے ۔ ہم مناسب یہ سمجھتے ہیں کہ نارا کی remodelling کیجائے اور انکے نقطۂ نظر سے ہم ابھی تک متعارف نہیں ہوئے ہیں ۔

میر ولی محمد خان تالپور ۔ کیا نارا کینال سے منسٹر صاحب کی یہ مراد ہے کہ جو نارا کینال سکھر بیراج سے نکلتی ہے یا نارا کینال کوئی اور کینال ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات - یہ راج میں مختلف نہریں ہیں اور یہ نارا کینال proper نہر ہے -

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : Sir, this area is being commanded by Sukkur Barrage.

وزیر آبپاشی و برقیات - میں نے یہ عرض کیا ہے کہ یہ رقبہ نارا کینال کی tail reaches میں ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسکو extend کیا جائے -

رئیس خان محمد خان نظامانی - نارا کینال تو اس سے ۱۰۰ میل دور ہے اس علاقہ میں نارا کینال نہیں پہنچ سکتی -

وزیر آبپاشی (سندھی) بھائی گھوٹکی کینال تو نہیں ہے -

Mr. Speaker : I think this will not satisfy Mr. Nizamani *(laughter)*

وزیر آبپاشی و برقیات - اس ایریا سے جو نہر بھی متعلق ہے اسکی remodelling کر کے اس ایریا کو سیراب کیا جائیگا -

قاضی محمد اعظم عباسی - یہ سوال بڑا اہم ہے میں نے جیسا عرض کیا ہے کہ یہ مسئلہ ۱۵ سال سے pending ہے کافی زمیندار امپر depend کرتے ہیں -

Sir, actually they are at the verge of starvation. For saving them, the Minister should not only actively consider this proposal but he should do something for them. Though it must be under process but the Minister does not know from which source water will be given to them.

Minister for Irrigation and Power : No Sir.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : Sir, is it a fact that this area is lying in Sukkur Barrage or Ghulam Muhammad Barrage command ?

وزیر آبپاشی و برقیات - یہ روہڑی کینال ہے -

I stand corrected Sir.

یہ اسکے tail reaches میں ایریا ہے اسکو extend کر کے اس ایریا کو سیراب کیا جائے -

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : Sir, is it a fact that this Rohri Canal is always running deficient ?

Minister for Irrigation : : No Sir.

قاضی محمد اعظم عباسی - کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ اسمیں کتنی دیر لگے گی اور کتنی دیر میں پانی مل جائیگا - کیونکہ ہم جب جاتے ہیں وہ ہم سے پوچھتے ہیں کہ پانی کب تک ملےگا- کیونکہ انسان امید پر زندہ ہے -

وزیر آبپاشی و بجلیات - یہ ہمارا پروجیکٹ سنٹرل گورنمنٹ کو پہونچ چکا ہے اور یہ سوال سنٹرل گورنمنٹ کی ورکنگ پارٹی کے پاس ہے - ہمارا تاثر یہ ہے کہ وہ اچھی طرح اس سے متاثر ہوئے ہونگے اور انکو اچھی طرح اسکا احساس ہو گیا ہوگا اور ایک سال یا دو سال میں یہ پروجیکٹ clear ہو جائے گا - مجھے امید ہے کہ اگلے سال تک یہ ہو جائیگا -

---

COST OF GENERATING PER KILOWATT HOUR OF ELECTRIC POWER

***8505. Mian Saifullah Khan** : Will the Minister for Irrigation and Power please refer to answer to my unstarred question No. 338, placed on the Table of the House on 20th June, 1967 and state :—

(*a*) the cost of generating per kilowatt hour of electric power during 1966-67 from each of the Hydel, gas, oil, coal and diesel fired electric power generating stations keeping in view the investment cost, interest on capital and loans and the running cost, etc ;

(*b*) the kilowatt hour units generated by each of these electric power generating stations during 1966-67 ;

(*c*) the cost of fuel, in paisas, per Kilowatt of electric generation units in the Province during 1966-67 for (*i*) Natural Gas fired (*ii*) oil fired (*iii*) imported coal fired and (*iv*) indigenous coal fired ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*), (*b*) and (*c*). As per statements placed on the Table.*

---

* *Please see Appendix II at the end.*

میاں سیف اللہ خان - جناب والا - انہوں نے سوال کے جواب میں جو کچھ بتایا ہے اسکے سلسلہ میں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ furnace oil کا گیس سے کب تک conversion ہوگا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - یہ کونسا آئٹم ہے ؟

میاں سیف اللہ خان - میں furnace oil کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں کہ ملتان میں اسکا conversion کب تک ہوگا ؟

مسٹر حمزہ - میں اسکو واضح کئے دیتا ہوں کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ furnace oil استعمال کرتے ہیں اور سوئی گیس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے اور سستا پڑتا ہے تو آپ اسکو کب تک سوئی گیس میں تبدیل کریں گے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - دونوں استعمال میں آ سکتے ہیں اور جہاں جو مناسب ہو وہاں اسکو استعمال کیا جائے - بہر حال یہ ڈیپارٹمنٹ کی persistent thinking ہے خواہ وہ مقامی indigenous coal ہو یا امپورٹڈ coal ہو یا furnace oil ہو یا سوئی گیس ہو ان میں سے ہر ایک کو economise کر کے یونیفارم طریقہ پر ہم چلانے کا ارادہ رکھتے ہیں اسکے متعلق میں نہیں کہہ سکتا کہ کب تک revision ہو گا -

مسٹر حمزہ - آپ جب صبح اسمبلی تشریف لائے تھے تو آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ لاہور میں بھی سوئی گیس مہیا کیجا رہی ہے کہ وہ ایندھن کے طور پر استعمال کیجائیگی تو کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ سوئی گیس کو نئے شہروں اور نئی جگہوں میں بطور ایندھن استعمال نہیں کیا - اگر آپ اس کو بطور ایندھن استعمال کریں تو آپ کے محکمہ کو اس سے لاکھوں روپے کا فائدہ ہوگا -

وزیر آبپاشی و برقیات - بہر حال ہمارے پاس Thermal plants ہیں ایک ہے دوسرا ہے تو ہم تقابلی جائزہ لینے کے بعد کوشش کریں گے کہ uniformally اسمیں کس چیز کو استعمال کیا کریں -

REPAIRING BRIDGE R.D. 8342 MAIN LINE LOWER, OPPOSITE JHANDO SAHEE VILLAGE, SIALKOT DISTRICT

*8507. **Chaudhri Muhammad Nawaz**: Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Ch. Riaz Ahmad Cheema, a member of Divisional Council, stated in the meeting of Lahore Divisional Council on 13th May, 1967 that that the bridge R.D. 8342 main line lower, opposite Jhando Sahee Village, Sialkot was damaged ;

(*b*) whether it is a fact that the correctness of the statement of the said member was challenged by the Superintending Engineer of the Upper Chenab Circle ;

(*c*) whether it is a fact that the Commissioner of Lahore Division asked the Deputy Commissioner Sialkot to make an enquiry about the facts ;

(*d*) whether it is a fact that the Deputy Commissioner supported the the statement of member of Divisional Council, if so, the action Government intend to take against the Officer of the Irrigation Department responsible for furnishing incorrect information to the said Council alongwith the steps Government have so far taken for the repair of the said bridge ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes. No action is intended to be taken, as no incorrect information was given to the Divisional Council. All the necessary repairs have since been carried out.

سید عنایت علیشاہ ۔ انھوں نے اپنے جواب میں یہ بات تسلیم کی ہے کہ ڈویژنل کونسل کے معزز ممبر نے پل کے متعلق کہا تھا کہ وہ ٹوٹ گیا ہے بعد ازاں ان کے جواب سے ظاہر ہے کہ انجینیر نے اسبات سے انکار کر دیا اور انکے بیان کو غلط قرار دیا جب ڈپٹی کمشنر نے اسکی تحقیقات کی تو وہ پل ٹوٹا ہوا تھا تو کیا جناب وزیر صاحب کے خیال میں ایک معزز ممبر کا ڈویژنل کونسل میں ایک بیان دینا جبکہ وہاں کمشنر موجود ہو وہاں ہیڈ آف ڈویژنس موجود ہوں اور دوسرے ممبر موجود ہوں اور

سپرنٹنڈنگ انجینیر اپنی لا علمی کیوجہ سے اگر کسی ممبر کے متعلق یہ کہدے کہ وہ غلط کہہ رہا ہے تو کیا اسکے خلاف disciplinary action لیا جا سکتا ہے لیا جانا چاہئے یا لیا جائے گا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - جیسا کہ جناب والا کو معلوم ہے ہم سب کو عوام کے نمائندگان کا احترام ہے اور یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ اسکو یہاں زیر بحث لایا جائیگا کہ عوامی نمائندگان کے حقوق کیا ہیں بہر حال میں اس حد تک یہ عرض کروں گا کہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے لکھا ہے کہ اس پل کا کچھ حصہ متاثر تھا جس سے کچھ نقصان ہوسکتا احتمال ہو سکتا تھا لیکن اسکی بھی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور اسکو ٹھیک کرا دیا گیا ہے ۔

FIXATION OF SENIORITY OF MR. FARZAND ALI, ASSISTANT AND MR. GHULAM HUSSAIN QURESHI, CLERK OF DEFUNCT IRRIGATION BRANCH SECRETARIAT, LAHORE.

*8807. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that benefit of War Service has been given to Mr. Farzand Ali, Assistant and Mr. Ghulam Hussain Qureshi, Clerk of the defunct Irrigation Branch Secretariat, Lahore in accordance with the Supreme Court's decision contained in P.L.D No. 166/1956, and the policy laid down by the Services and General Administration Department in its circular letter dated 10th April, 1965 and their seniority has been refixed in consequence thereof ;

(*b*) whether it is a fact that the said benefit has not been given to other Assistant and Clerks of the said Branch who were senior to the said Assistant and Clerk, respectively ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for discrimination ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes. But Mr. Ghulam Hussain Qureshi's case is being reviewed.

(*b*) The case of other Assistants and Clerks is under consideration.

(c) In view of (b) above the question of discrimination does not arise. However, the matter has now become *sub-judice* in the Civil Court of Law.

بابو محمد رفیق - کیا وزیر صاحب یہ بتلائیں گے کہ غلام حسین قریشی کے case میں آپ کیا review کر رہے ہیں ؟

وزیر آب پاشی و برقیات - جناب والا - اسکو war services کا advantage دیا گیا تھا - اسکا misinterpretation ہو رہا تھا لیکن جب ہمکو پتہ چلا کہ he was not entitled to it تو اس وقت سے اسکا case جو ہے وہ under review ہے -

بابو محمد رفیق - Part B میں تبھی آپنے یہ کہا ہے کہ

The case of other Assistants and Clerks is under consideration

اس case میں آپ کیا consideration دے رہے ہیں -

Relative merit is being determined.

وزیر آب پاشی و برقیات - اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو ناجائز benefit دیا گیا ہو - یا کسی کو اگر benefit کا حق نہ پہونچتا ہو اور اسکو دے دیا گیا ہو یا اگر کسی کو benefit کا حق پہونچتا ہو تو اسکو نہ دیا جائے -

سید عنایت علی شاہ - انھوں نے اپنے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ معاملہ عدالت دیوانی میں ہے اور sub-judice ہے - اگر معاملہ sub-judice ہے تو پھر فرزند علی وغیرہ کو seniority کیسے دی گئی ہے -

وزیر آب پاشی و برقیات - اسکی تو جناب والا - پہلی ہی ہم نے seniority determine کر کے فیصلہ کر دیا تھا - دوسروں کا بھی فیصلہ ہونے والا تھا کہ ایک آدمی نے اپیل کر دی اور وہ sub-judice ہو گیا .

Mr. Speaker : The Question Hour is over now.

Will the Minister place on the Table of the House answers to questions which have not been replied.

Minister for Irrigation and Power : I hereby place on the Table of the House answers to the remaining questions.

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Short notice questions. The first question is from Babu Muhammad Rafiq. The Member may please read out his question.

OVERTIME ALLOWANCE TO STAFF OF PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN SECRETARIAT

***9830. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Finance please refer to the assurance given by the then Finance Minister on the floor of the House on 18th December 1962, regarding allowing overtime allowance to the staff of the Provincial Assembly of West Pakistan Secretariat during the Assembly Session and to state whether these employees have been allowed the overtime allowance and in case the same has not so far been allowed to them, reasons therefor ?

Minister of Finance (Syed Ahmed Saeed Kirmani) : Sir, the answer is the same. The assurance given by Sheikh Masood Sadiq, the then Finance Minister on the floor of the House on 18th December, 1962 was based on a similar assurance which was said to have been given by his predecessor, Syed Yaqub Shah. Examination further revealed that no such commitment had been ever made by Syed Yaqub Shah on the floor of the House. In June 1963 the matter had been referred to the Council of Ministers for a decision and the Council after due consideration rejected the proposal for granting an honorarium to the staff of the Provincial Assembly. These employees have not been allowed any such allowance as it is not admissible under the Rules so far. Now the matter is being examined by the Finance Department. It will take some time before it will be possible for the Departmentto take a firm decision in this behalf.

Sir, I have only dealt with the answer. regarding "what is the past position." It is also true that in 1958 in the March-April Session the staff was granted honorarium under the order of the Speaker of the Assembly and the Speaker was advised by the Finance Commitee of the Assembly. During those days this Assembly had its own Secretariat but the present position is that the Administrative Department which deals with the Secretariat of the Assembly is the Services and General Administration. So far as the Finance Department is concerned it is considering the matter. Of course, it has to consult the Administrative Department namely the S and G A D., and I hope that in due course a decision will be taken without any loss of further time.

Malik Muhammad Akhtar : Will the Minister be pleased to state that the non-grant of honorarium to the Assembly Secretariat is in contravention of the Civil Services Rules (Punjab) Volume I Part I, IV. Honoraria and Fees. 5.49. Are these Rules not applicable to the Staff of the Provincial Assembly ?

Minister of Finance : He is asking my advice and the book is in his possession. He is reading himself. If he is so keen he can come to my Chamber along with the book and then I will give my advice to him.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ اسمبلی کا Staff بعض حالات میں اسکا سارا section رات کے دس اور بعض حالات میں ۱۲ بجے رات تک کام کرتا ہے ۔ کیا وزیر خزانہ ہاؤس کو assure کرینگے اور اس case پر ذاتی طور سے دلچسپی لیکر ہمدردی سے غور کرینگے ۔

وزیر خزانہ ۔ میں تو ہر کام میں ذاتی دلچسپی لیتا ہوں اس میں ضرورت سے زیادہ ذاتی دلچسپی لونگا ۔

چودھری محمد ادریس ۔ آپ ہمیں ٹائم بتلا دیجئے کیونکہ منسٹر صاحب نے مہربانی کر کے یہ کہا ہے کہ اس case میں ذاتی interest لیکر فیصلہ کرینگے ۔ اسلئے میرے خیال میں اس میں زیادہ سے زیادہ چار روز لگیں گے ۔

وزیر خزانہ ۔ مجھے آپ پابند نہ کریں ۔ میرا commitment میرے حد تک رہنے دیں ۔ لیکن میں پھر اس بات کا اعادہ کرتا ہوں کہ میں ذاتی دلچسپی سے کہیں زیادہ دلچسپی لونگا ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر مالیات کو یہ علم ہے کہ سیکرٹریٹ کا وہ سٹاف جو کہ اسمبلی کے اجلاس کے دوران ڈیوٹی دیتا ہے ۔ یہ Law Dept. کے اہلکاروں کو اور اسکے ساتھ ساتھ Finance ڈیپارٹمنٹ کے اہلکاروں کو بجٹ یا میزانیہ تیار کرنے میں بہت کافی وقت دینا پڑتا ہے اور انکو honorarium بھی دیا جاتا ہے ۔ کیا آپکے سامنے یہ واضح اور زندہ مثالیں موجود نہیں ہیں اور بذات خود بھی آپ یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ ۱۹۵۸ء میں بھی اسمبلی سیکرٹریٹ کو honoraria ملا تھا ۔ اسلئے ایک اچھی مثال کی

پیروی کرنا بہت اچھا ہوتا ہے ۔ جیساکہ میں نے عرض کیا ہے کہ Law Dept. اور Finance Dept. کے اہلکاروں کو جو خاص طور پر یا غیر معمولی طور پر کام کرتے ہیں اور جہاں تک کہ rule کا تعلق ہے ۔

> "Subject to the conditions prescribed in rule 5·50 a competent authority may grant or permit a Government servant to receive an honorarium from general revenues as remuneration for work performed which is occasional in character and either so laborious or of such special merit as to justify a special reward . . ."

تو یہاں جو rule ہے اس میں واضح طور پر دیا گیا ہے کہ جب غیر معمولی طور پر کام کرنا پڑے - - - -

Minister of Finance : This is not a supplementary question but it is a long speech.

Mr. Speaker : Now put the supplementary question.

Minister of B. D. & Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : That he will do tomorrow.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر عرض یہ ہے کہ میرے معزز اور محترم بھائی یہ تمام مواد جو میں نے انھیں ضمنی سوال کی صورت میں مہیا کئے ہیں اس کے پیش نظر آپ اس ایوان میں کیا یہ وعدہ کر سکتے ہیں کہ سٹاف کے جائز حقوق کو پورا کرتے ہوئے انھیں honoraria دینگے ۔

وزیر خزانہ ۔ حضور والا ۔ یہ جو مواد انھوں نے بہم پہنچایا ہے اس سے تین سوال اٹھائے جا سکتے ہیں ۔ پہلا سوال یہ ہے کہ سیکرٹریٹ میں جو سٹاف ہے ۔ خاصکر لا ڈیپارٹمنٹ کا ۔ اور Finance ڈیپارٹمنٹ کا ۔ انکے ممبروں کو یہ رعائت ملتی ہے . honorarium ملتا ہے جبکہ وہ over time کام کرتے ہیں ۔ اسکے متعلق میری عرض یہ ہے کہ کوئی ایسی position نہیں ہے یا as a class کو نہیں دیا جاتا ہے ۔ as a Dept. employees بلکہ individual cases میں ایکا case deal کرکے on merit بعض جگہ honorarium دیا جاتا ہے Not as a class, this thing is very important.

دوسرے جو انھوں نے فرمایا ہے کہ اسمبلی کے دنوں میں ۔ سیکرٹریٹ کے لوگوں کو کام کرنا پڑتا ہے - آپکے نوٹس جاتے ہیں ۔ اور

بعض دفعہ notice جاتے ہیں تھوڑے سے short notice پر اس لئے انہیں دیر تک کام کرنا پڑتا ہے ۔ اس کے متعلق میری عرض یہ ہے کہ ہم انہیں نہیں دے رہے ہیں over time کام کرنیکو ۔ تیسرے ۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ ماضی میں بھی آپنے یہ کیا ہے اور اس سلسلے میں rule کا حوالہ دیا ہے ۔ کہ آپ کرسکتے ہیں ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ماضی میں واقعی ایک دفعہ دیا گیا ہے جبکہ یہ سیکرٹریٹ اسمبلی کا حضور والا کے براہ راست control میں تھا ۔ اب پوزیشن قدرے مختلف ہے ۔ اب حضور والا کا Sectt. under administrative کے Administration Deptt. ہے ۔ اسلئے ان سے مشورہ کرنا بھی ضروری ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar: On a point of order. A very important question has been raised and that has astonished me and that is a wonderful answer as a matter of fact. Is it conceivable that the staff working in the Assembly is subject to the control of General Administration and if it is so will the Assembly immediately amend the law, to make this body autonomous so that this Assembly staff becomes subject to the restrictions and orders and rules to be passed by the Speaker who is the symbol of this Assembly.

Mr. Speaker : I am placing before the Member the actual position-whatever is the actual position.

Malik Muhammad Akhtar : I am making a suggestion Sir.

Mr. Speaker : Please listen to me.

بہتر ہوگا کہ میں اردو میں بات کروں ۔

Sardar Muhammad Ashraf Khan : Sir I have just one request to make. If, according to Malik Akhtar, you are going to make the Assembly Secretariat an autonomous body, then I will suggest that Malik Akhtar should be appointed Chairman of that autonomous body.

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب صورتحال یہ ہے کہ جہاں تک اسمبلی سیکریٹریٹ کا تعلق ہے یہ محکمہ قانون کے ساتھ ملحقہ محکمہ ہے ۔ بعض معاملات میں وہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے تحت ہے باقی تمام معاملات میں یہ محکمہ لا ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت ہے ۔ جہاں تک سپیکر کی پوزیشن

کا تعلق ہے میں سمجھتا تھا کہ وہ اس سے بخوبی واقف ہونگے کہ اسمبلی سیکریٹریٹ جو ہے وہ موجودہ رولز آف بزنس کے مطابق یہ سپیکر کے ماتحت نہیں ۔

Malik Muhammad Akhtar : We should change these rules when they come in this House.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۵۸ میں کیا پوزیشن تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ۱۹۵۸ میں وہ انڈیپنڈنٹ تھا ۔ سپیکر کے کنٹرول کے تحت تھا ۔

Chaudhri Muhammad Idrees : That is what we want Sir.

Minister of Finance : In that regard, a decision can be taken by following the regular procedure, and I may be siding with those gentlemen who will be tabling this motion. That is a different matter but for the time being, I am concerned with what the factual position is ; as it exists today. Today the administrative department in the S and GAD. This may be fortunate or unfortunate, that is besides the point.

Now, Sir, my friend said that in the past this had been done. Then he said that in some departments this is being paid. Rather he weakened the case of the employees of the Assembly Secretariat because this is one hurdle that if you pay to the employees of the Assembly this honorarium, there is every likelihood that persons placed in similar position may raise the same demand.

Malik Muhammad Akhtar : They will be paid.

Minister of Finance : Though I am not going to be influenced by this consideration, but I think Mr. Hamza has done no service to the cause of the employees of the Assembly Secretariat.

Minister of Basic Democracies : As usual.

Minister of Finance : Again I have only to say most respectfully that this matter is being considered ; personal interest is being taken by me, and I will see. . . .

Mr. Speaker : Kirmani Sahib, you mean to say that the hurdle is that it is not an independent Secretariat and it is attached to the department of Law. That may be an attached department of Law . . .

Minister of Finance : I am not in any way trying to diminish the status and the position of the Secretariat ; not the least. What I am saying is that Mr. Hamza said that this is being paid in other Secretariat departments, so it shou d be paid to them. I am only telling him that this is one of the hurdles in the matter. That is why it has not so far been paid because the Finance Department thought in its wisdom that if we grant honorarium to the employees of the Assembly Secretariat on the ground that they have to put in additional work overtime, then a similar demand would be raised by those employees of the Secretariat who are also working late hours. We are not paying them honorarium for additional work. For example, we do pay the Budget Examiner in the Finance Department, but their case is different in the sense that they have to work late, till late hours, for ten months in a year, whereas this is not the case of the employees of the Assembly Secretariat. In any case, since the concensus of opinion here is that their case should be considered sympathetically, and so far final decision has not been taken. Though in the past it had been rejected, but I am going to see that this matter is sympathetically considered at the earliest possible opportunity. And that is all that I can say.

I hope whatever material was produced by Mr. Hamza, I have answered all the questions which could possibly be raised from that material.

حاجی سردار عطا محمد - میری گزارش ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق مزدور کو اس کو مزدوری جو اس کا جائز حق ہے ادا کر دینا چاہئے ۔

وزیر خزانہ - ہم گناہگار مسلمان ہیں ہم کو ان کے احکام ضرور ماننے چاہئیں ۔

حاجی سردار عطا محمد - سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مزدور پر اتنا بوجھ نہ ڈالا جائے جس کو وہ اٹھانے کی طاقت بھی نہ رکھتا ہو یا وہ کام جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو اور اگر زیادہ ہو تو اس کی مدد کیجائے ۔

وزیر خزانہ - میں مولانا صاحب کی رہنمائی کا مشکور ہوں اور ہماری حکومت کوشش کرتی ہے کہ ہم اپنے فیصلے اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں کریں ۔ ان کے ارشادات ہماری سر آنکھوں پر ہیں ۔ کون ہے وہ مسلمان جو ان سے انکار کر سکتا ہے ۔

ہم ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ رسول مقبول کی ہدایات کے مطابق اپنے فیصلے کریں ۔

چودھری محمد ادریس ۔ انہوں نے جناب والا ایک درمیانی hurdle کا ذکر کیا ہے اتفاق سے یہاں وزیر قانون صاحب بھی موجود ہیں ۔ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ بھی اس مسئلے پر ہمدردی سے غور فرمائینگے اور وہ hurdle جسکا جناب وزیر خزانہ نے تذکرہ فرمایا ہے اسے دور کرنیکی کوشش کرینگے ۔

وزیر قانون ۔ hurdle جو ہے وہ ظاہر ہے فائننس ڈیپارٹمنٹ سے پیسے لینے ہوتے ہیں اگر وہ ہمیں دیدیں گے تب ہم اس پر سوچ و بچار بھی کر لینگے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کو بھی علم ہے کہ جناب کرمانی صاحب محنت کشوں کی نمائندگی کرتے رہے ہیں انہوں نے جواب دیتے ہوئے شیخ مسعود صادق کا ذکر کیا ہے ۔ کیا وہ محنت کشوں کا جائز حق دلوانے کے لئے شیخ مسعود صدق صاحب سے بازی لیجانے کی کوشش کرینگے اور یہ ثابت کرینگے کہ وہ ان سے زیادہ طاقتور ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ میں شیخ مسعود صادق سے بازی لیجانیکی جسارت تو نہیں کرونگا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کو مولانا کا مشکور ہونا چاہئے کہ انہوں نے اسلامی نقطہ نگاہ سے بات کردی ہے اور ہمیں امید ہے کہ ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کی روشنی میں اپنے فیصلے کرینگے ۔

This is the end of the matter.

Malik Muhammad Akhtar : I hope the decision will be with retrospective effect for the current year atleast.

وزیر خزانہ ۔ ہمارے بھی ہیں مہربان کیسے کیسے ۔ یہ فرماتے ہیں کہ retrospective effect سے دیا جائے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ گو وزراء صاحبان نے تسلی دی ہے کہ ہم اس پر غور کرینگے لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اتنی جلدی

غور کرینگے جتنی جلدی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ات الا جیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ

یعنی ان کا فرمان ہے کہ مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ہی ادا کر دیجائے کیا آپ اتنی جلدی کرینگے ؟

وزیر خزانہ ۔ حضور والا ۔ میں نے عرض کیا ہے ۔ میں بڑا حقیر اور گناہ گار اور ادنیٰ قسم کا مسلمان ہوں کوئی مسلمان جسارت بھی نہیں کرسکتا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات و ارشادات کے خلاف سوچ بھی سکے ۔ انشاءاللہ پسینہ پوچھنے سے پہلے ہی ہوگا ابھی تو آپ ایرکنڈیشنڈ کمرے میں بیٹھے ہیں ۔

Mr. Speaker : Next question, Sahibzada Noor Hassan.

SHORTAGE OF WATER SUPPLY IN SHAHIR FARID DISTRIBUTORY OF FORDWAH CANAL

*9856. **Sahibzada Noor Hassan** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Shahir Farid Distributory of Fordwah Canal in Tehsil Chishtian has not been desilted for so many years with the result that the said distributory did not received its due share of water in Rabi season of 1967 ;

(*b*) whether it is a fact that complaints regarding shortage of water at the tail of "Hyer Wah" minor were lodged by the affected Agriculturists to the Executive Engineer, Fordwah Division ;

(*c*) if answer to (*a*) & (*b*) above be in the affirmative, action taken on the said complaints and whether Government intend to restore full supply in the said distributory ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Shahir Farid Distributory was silt cleared in the year 1964-65 and the expenditure incurred was Rs. 5,668.00 and Rs. 12,196.00 respectively. However, present silt in Shahir Farid Distributory does not obstruct its normal flow except one mile of the tail reach which is deprived of canal irrigation facilities due to flood damages in 1958.

(*b*) No written complaint has been received in the office of the Executive Engineer Fordwah regarding shortages in Heer Wah minor. Recent hydraulic survey however, shows that the minor needs desilting which will be carried out during this winter.

(c) A sum Rs. 1, 75, 00.00 has been demanded this year to repair the damaged portion of Shahir Farid Disty. The work will be taken in hand as soon as funds are available. Silt clearance of Heer Wah Minor will also be completed soon.

صاحبزادہ نورالحسن - جناب والا - میں جناب کے توسل سے وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ محکمہ کی فراہم کردہ غلط اطلاعات کی ترجمانی ہی کا کام کرتے ہیں پھر تو ہماری گذارشات کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا - لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے یہاں بیان کیا ہے -

"No written complaint has been received in the office of the Executive Engineer."

میں وہاں کے زمینداروں کے مکمل وفد کے ساتھ خود ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا - انہوں نے یہ جواب دیا کہ شاہیر فرید distributory سے اتنے عرصہ سے silt نہیں نکالی گئی - آپ اسمبلی سے جا کر ہمیں اپنا حق دلا دیں - جو رقم ہم نے منظوری کے لئے لکھی ہوئی ہے وہ آپ ہمیں دلا دیں تو ہم اس channel کی silt نکلوا دینگے ورنہ ہم آپ کے لئے پانی فراہم نہیں کرسکتے - ایک تو انہوں نے یہ جواب دیا تھا -

"Shahir Farid Distributory was silt cleared in the year 1964-65 and the expenditure incurred was Rs. 5,668.00 and Rs. 12,196.00 respectively."

ایک تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جناب کو معلوم ہے کہ silt clearance ایک ہی وقت میں ہو سکتی ہے - مختلف اوقات پر نہیں ہو سکتی - channel کی لمبائی نو میل ہو اگر دو سال میں آپ اس کی silt نکلوائیں گے تو پہلے سال کا جو کام ہوگا کیا دوسرے سال اس میں پانی بہنے کی وجہ سے وہ مکمل طور پر silt up نہیں ہو جائیگا - ہم نے موقع پر یہ حالات دیکھے ہیں اب ہم اس کے سوائے اور کیا کر سکتے ہیں-

فلک نے ان کو عطا کی ہے خواجگی کہ جنہیں
خبر نہیں روشن بندہ پروری کیا ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - مجھے آپ کے جذبات کا پورا احترام ہے -

جناب عالی! میں یہ عرض کرونگا اس کے متعلق اس میں جواباً یہ عرض کیا گیا ہے ۔

No written complaint has been received.

جہاں تک delegation کے ملنے کا تعلق ہے یہ ضرور ملا ہوگا یہ اس کے اثر کے تابع ہے کہ اس رقم کی ہم پرووِژن بھی کر رہے ہیں ۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ یہ رقم مل جائے تا کہ ان کے کام کی تکمیل ہو جائے جہاں تک silt کی صفائی کا تعلق ہے ۔ جیسے میں نے پہلے عرض کیا تھا مغربی پاکستان کے channels کی لمبائی ۵۴ ہزار میل ہے تو آپ اندازہ فرمائیں کہ جتنا خرچ اس net work پر بنیادی طور پر ہوا ہے اس کا ۱۵ فیصد - پھر خرچ ہوگا ۔ یہ ہمارے لئے ممکن نہیں کہ کسی ایک channel کو ایک سیزن میں silt up کرادیں ۔ جن reaches پر silt زیادہ ہوتی ہے وہاں سے ایک ساتھ صفائی کرادی جاتی ہے ۔ دوسرے سال باقی صفائی کرادی جاتی ہے ایسا نہیں ہوتا کہ ایک سیزن پانی چلنے سے وہ جگہیں دوبارہ silt up ہوجائیں ۔ اس معاملہ میں ہم پوری کوشش کر رہے ہیں - جیسا کہ آپ سے عرض کیا تھا کہ مطلوبہ رقم جو ہم نے provide کی ہے اسے حاصل کرنے کے لئے ہم پوری تگ و دو کرینگے ۔ تا کہ آپ کا یہ کام مکمل کیا جا سکے ۔

صاحبزادہ نورالحسن - جناب والا ۔ یہ جو ایک لاکھ پچھتر ہزار کی رقم وہاں رکھی ہوئی ہے یہ اس نہر کے آخری ایک میل کی مرمت کے لئے رکھی ہوئی ہے جو flood میں damage ہوگیا تھا ۔ اس کے متعلق گزارش ہے کہ ڈویژنل کونسل کے اجلاس میں ڈویلپمنٹ پروگرام میں یہ مطلوبہ رقم ایک لاکھ بارہ ہزار تھی یہاں اسے ایک لاکھ پچھتر ہزار بتایا گیا ہے آپ کے افسران کی طرف سے ہزاروں روپے کی رقم کا ساتھ شامل ہو جانا کوئی بات نہیں - مگر جہاں تک ان کی کارکردگی کا تعلق ہے وہ آپ کے سامنے ہے ۔ کیا آپ اس کے متعلق تحقیقات فرمائینگے کہ اس کے صحیح اعداد و شمار کیا ہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات - پہلے محکمہ کی طرف سے ایک پی سی ون ضرور آ جاتا ہے ful fledged پروگرام بعد میں بنتا ہے ۔ پہلے پروگرام کی رقم میں کمی یا زیادتی بھی ہوسکتی ہے یہ جو موجودہ رقم ہے آپ اسے صحیح تصور کریں ۔

PROVIDING FRONTIER CONSTABULARY AND ESTABLISHING POLICE STATION IN ALAI OF HAZARA DISTRICT

*9363. **Khan Malang Khan** : Will the Minister of Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Deputy Commissioner, Hazara moved the Provincial Government through the Divisional Commissioner, Peshawar,—*vide* his letter No. 206/60/S, dated 8th April 1967 to grant permission for providing Frontier constabulary and establishing Police Station in Alai area of Hazara District ;

(*b*) whether it is a fact that the said area was merged in District Hazara in 1954-55 but Government have neither established Police Stations there nor have made other arrangements for maintaining law and order in the said area ;

(*c*) whether it is a fact that in Shakool and Alai areas of Hazara District a number of persons were killed and injured in the clashed which took place some time ago ;

(*d*) whether it is also a fact that the work of land settlement could not be started in the area only because of the fact that Police Force is not provided in the said area ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the advisability of making police arrangements in the said areas without delay to protect the life and the property of the people of that area ?

Minister of Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : (*a*) The Home Department is not aware whether the Deputy Commissioner, Hazara, has moved the Commissioner, Peshawar for establishing Police Station in Alai area as no ref. has so far been received from the Commissioner in this behalf.

(*b*) A proposal for the creation of one Police Station with 3 police posts was received by Provincial Government from the Commissioner, Peshawar in March, 1964. This proposal was supported by the I.G. Police. The creation of this police station and police posts was, however, held in abeyance for want of means of Communications, road, and building material.

(*c*) As the District Police held up operation in Batapur and Alai, Police Department is not aware of incidence of crimes committed in the region. The information will, however, be collected from D.C. Hazara, for which notice is required.

(*d*) This informatian will, however, be obtained from the revenue authorities for which notice is required.

(*e*) Police arrangements will be made in the area as soon as means of communications have been developed in the area ; necessary buildings have been constructed ; telephone facilities have been provided. In the meantime, Deputy Commissioner, Hazara, will control the area with the help of Frontier Constabulary.

خان ملنگ خان - جناب والا - جیسا کہ اس سوال کے جواب میں انہوں نے خود فرمایا ہے کہ یہ علاقہ ۵۵-۱۹۵۴ میں مدغم کیا گیا تھا اور اس سے پہلے جو علاقہ ۱۹۵۲ میں مدغم کیا گیا تھا اس وقت بھی نہ کوئی سڑک تھی اور نہ کوئی آمد و رفت کے ذرائع تھے لیکن گورنمنٹ نے امن و امان برقرار رکھنے کی غرض سے اس علاقہ میں پولیس بھیج دی تھی - اس علاقہ کا لینڈ سیٹلمنٹ ختم ہو چکا ہے - اب اس سے آگے کا علاقہ بھی ۱۹۵۴ میں مدغم ہوگیا ہے - اب یہ بیان تراشا جا رہا ہے کہ وہاں آمد و رفت کے ذرائع نہ ہونے کیوجہ سے پولیس نہیں بھیجی جا سکتی- جو علاقہ ۱۹۵۲ میں مدغم کیا گیا تھا اس وقت پولیس بھیجی گئی تھی وہ پیدل آ جا سکتی تھی - ملک میں پولیس والے بغیر سڑکوں کے بھی کام کرتے ہیں - اس الحاق کو ہوئے ۱۳ سال کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی پولیس نہیں بھیجی گئی - اسکی وجوہات کیا ہیں ؟

Minister of Home : I am not aware of which area - - - -

حاجی سردار عطا محمد - جناب والا میں وزیر داخلہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اردو میں جواب دیں -

وزیر داخلہ - جناب والا - مجھے معلوم نہیں کہ میرے دوست کس علاقہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں - وہ فرماتے ہیں کہ ۱۹۵۲ میں پولیس کا انتظام کیا گیا تھا حالانکہ وہاں نہ کوئی راستہ تھا نہ سڑک تھی - میں یہ مانتا ہوں اور میں اپنے دوست کے جواب پر اعتبار کر لیتا ہوں - میں جب گورنر صاحب تشریف لائیں گے ان سے بات کروں گا اور فنانس ڈیپارٹمنٹ سے بھی بات کروں گا - ان کا جو تقاضا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور جائز ہے - مجھے امید ہے اور میں کوشش کروں گا - میں یہ نہیں کہتا کہ میں ضرور کامیاب ہوں گا لیکن میں ایمانداری سے کوشش کروں گا کہ گورنر صاحب اور فنانس ڈیپارٹمنٹ سے بات کروں تاکہ ان کی جو تکالیف ہیں وہ رفع ہو جائیں -

خان ملنگ خان- جناب والا- وزیر مال صاحب بھی پشاور ڈویژن کے کمشنر رہے ہیں - ان کو بھی واقعات کا علم ہے - - - -

مسٹر سپیکر - کیا آپ وزیر مال کو گواہ بنانا چاہتے ہیں -

خان ملنگ خان - میں ان کو گواہ ہی نہیں بنانا چاہتا بلکہ جب وہ وہاں کے کمشنر تھے اس وقت انہی کی یہ تجویز تھی کہ اگر اس علاقہ کی settlement ہو جائے تو اسکے بعد اس علاقہ کی سیٹلمنٹ ہو جائے - وہ علاقہ جس سے میں تعلق رکھتا ہوں اس سے آگے والا علاقہ settle نہیں ہو سکا - جب تک وہاں پولیس نہیں بھیجی جا سکتی اس وقت تک وہ کیسے settle ہو سکتا ہے - پولیس کیلئے فنڈز مہیا کرنا وزیر خزانہ صاحب کا کام ہے - میری گذارش یہ ہے کہ آپ اس مسئلہ کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کریں اور وہاں پولیس کیلئے رقم مہیا کریں تاکہ پولیس وہاں جائے اور امن و امان بحال ہو سکے - گذشتہ دنوں ایک ہی دن میں ۱۰ آدمی قتل ہوگئے بیسیوں آدمی زخمی ہوئے ایک اور دوسری لڑائی میں پندرہ بیس آدمی مارے گئے اور کچھ زخمی ہوئے -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - جہاں تک تنازعات میں مرنے والوں کا تعلق ہے پنجاب میں ان کی تعداد زیادہ ہے -

Mr. Speaker : That is not a point of order. Please resume your seat.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

OFFICERS EMPLOYED BY WAPDA

***8808. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(a) the year-wise number of Officers of each category, employed by WAPDA during the years 1963-64, 1964-65, and 1965-66 who were above—

(*i*) 65 years (*ii*) 60 years (*iii*) 58 years and (*iv*) 55 years ;

(*b*) whether WAPDA have only O. & M. Organization of its own ;

(*c*) whether a survey has ever been conducted by WAPDA to find out the efficiency and output of Officers who are above 55 years of age ; if so, results thereof ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) As per statement placed on the Assembly Table.

(*b*) Yes.

(*c*) This is being done now.

STATEMENT SHOWING YEAR-WISE NUMBER OF OFFICERS EMPLOYED BY WAPDA

Officers	1963-64	1964-65	1965-66
Above 65 years.	Nil	Nil	Nil
Above 60 years.	20	15	12
Above 58 years.	2	2	4
Above 55 years.	6	6	6

DEVELOPMENT OF AGRICULTURAL LAND IN FORMER BALUCHISTAN AREA

*8826. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power please refer to his Press Statement dated 14th February 1967, regarding development of agricultural land in former Baluchistan area, and state the particulars of the schemes for providing irrigation facilities in that area under consideration of Government ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : The particulars are given in the statement placed on the Table of the House.*

TEMPORARY IRRIGATION ENGINEERS ALLOCATED TO QUETTA KALAT REGIONS

*8828. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that some temporary Irrigation Engineers were allocated to Quetta Kalat Region in 1962 and most of them have not taken up their assignments in the said Region so far ; if so, names of all such Engineers who were so allocated alongwith the names of those out of them who have not joined the said Region so far and reasons for still keeping them on the strength of the said Region ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : Yes, but most of them took up their assignments in Quetta/Kalat Regions except a few who could not be shifted. The allocation of eight officers was withdrawn. Their names are as per lists placed on the Assembly Table. (A,B & C lists).

**Please see Appendix III at the end.*

The reason for keeping the officers of lists "B" on the seniority list of the Quetta Region is that it is not administratively convenient to shift them. Moreover the administration is perfectly within their rights to post them any where in public interest.

LIST "A"

LIST OF TEMPORARY ENGINEERS WHO WERE ALLOCATED TO QUETTA REGION IN 1962

1. Mr. Abdul Hamid.
2. Mr. Faiz Ullah.
3. Mr. Qaisar Ali Zaidi.
4. Mr. Aijaz-ul-Hassan.
5. Mr. Idris Ahmad Malik.
6. Mr. Ali Mohammad Shah (3).
7. Mr. Masud Hussain Khan.
8. Mr. Mansoor Ali Ahmad.
9. Mr. Abdul Qadir Abro.
10. Mr. Muhammad Ismail Memon.
11. Mr. Abdus Sattar Mitha.
12. Mr. Muhammad Nawaz Daher.
13. Mr. Iqbal Ahmad.
14. Mr. Niaz Hussain.
15. Mr. Muhammad Siddiq Jamro.
16. Mr. Allah Wassayo Bhatti.
17. Mr. Rasul Bakhsh.
18. Mr. Durga Shankar.
19. Mr. Puran Lal.

LIST "B"

LIST OF OFFICERS WHO WERE NOT SHIFTED TO QUETTA REGION

1. Mr. Masood Hussain Khan.
2. Mr. Manzoor Ali Abbasi.
3. Mr. Abdul Qadir Abro.
4. Mr. Abdul Sattar Mitha.

LIST "C"

1 Mr. Idrees Ahmad Malik.
2. Mr. Ali Mohammad Shah.
3. Mr. Mohammad Ismail Memon.
4. Mr. Mohammad Nawaz Daher.
5. Mr. Niaz Hussain.
6. Mr. Rasool Bakhsh.
7. Mr. Durga Shinker.
8. Mr. Pooren Lal.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO TUBE-WELLS IN SHEIKHUPURA DISTRICT

*9024. **Chaudhri Manzur Hussain** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the number of private tube wells for irrigation purposes supplied with electricty in Sheikhupura District ;

(*b*) the number of tubewells, out of those mentioned in (*a*) above which they are functioning under M.C.G. ;

(*c*) whether Government intend to do away with the procedure of realising M.C.G ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) 705.

(*b*) 705.

(*c*) The matter is under consideration.

ADEQUATE SUPPLY OF ELECTRICITY TO SHEIKHUPURA AND GUJRANWALA DISTRICTS

*9033. **Chaudhri Manzur Hussain** : Will the Minister of Irrigation and Power please refer to the answer to part (*a*) of the starred question No. 4316 given on the floor of the House and state :—

(*a*) whether it is a fact that in Sheikhupura and Gujranwala Districts, the electricity was in short supply even during the months of July and August 1967 ;

(*b*) whether it is a fact that due to the short supply of electricity, the *Kharif* crops of 1967 have been badly affected in the said Districts;

(*c*) the time by which full supply of electricity will be restored in the said Districts ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) There was no shortage of electricity in Sheikhupura and Gujranwala Districts during the months of July and August, 1967. However occasional load shedding was carried out in respect of areas fed from Sheikhupura and Sukheki Grid Stations only in extreme emergency of total system failure or to improve system voltage.

(*b*) These load sheddings were of very short durations and could not adversely affect *Kharif* Crops of 1967.

(*c*) Full supply of electricity is already available to these districts.

CONSTRUCTION OF PROTECTIVE BUND AROUND SHARQPUR TOWN

*9035. **Chaudhri Manzur Hussain** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the River Ravi is changing its course towards Sharqpur town in the District of Sheikhupura ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether there is any scheme to construct a protective *Bund* around the said Town ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No.

(*b*) There already exists a *Bund* to save Sharqpur Town from the onslaught of River Ravi during the Flood season. There is a proposal of extending the existing Sharqpur *Bund*, and connecting it with the high bank of Shahdara Distributory about one mile away from Lahore-Jaranwala Road to further protect Sharqpur Town from River spill.

The proposal has already been submitted to Flood Commission for approval and the work will be taken in hand as soon as the proposal is approved by the Flood Commission and funds made available for the same.

INSTALLATION OF TUBE-WELLS IN DISTRICT SHEIKHUPURA

*9037. **Chaudhri Manzur Hussain** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether there is any scheme for the installation of tube-wells in District Sheikhupura in the areas other than those included in SCARP I ;

(*b*) whether there is any scheme to instal tube-wells in Tehsil Ferozewala of Sheikhupura District ; if so, the time by which the said scheme will be implemented ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. The scheme will be completed in 1970.

LAND AFFECTED IN GUJRAT DISTRICT DUE TO BLOCKADE OF WATER SUPPLY BY QADIRABAD BARRAGE

*9043. **Nawabzada Chaudhri Asghar Ali** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the villages of Kotli Daim, Channi Bhaun, Nurpur and Channi Manga in Gujranwala District and Kotha Bhola, Manga and Sahanpal in Gujrat District have been affected as a result of blockade of water-supply by the Qadirabad Barrage ;

(*b*) whether it is a fact that houses and crops in the said villages have been destroyed due to the reasons that the level of sub-soil water has risen ;

(*c*) whether it is a fact that the residents of the said villages have submitted many applications to the Department for suitable compensation ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to pay compensation to the said applicants and allot them alternative lands somewhere else ; if so, when ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): Information is being collected.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO VILLAGE JOKALIAN, TEHSIL PHALIA, DISTRICT GUJRAT

*9062. **Nawabzada Chaudhri Asghar Ali** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Union Council of Jokalian, Tehsil Phalia, District Gujrat has sent resolutions to the Electricity Department demanding the supply of electricity to the said village ; if so, action taken on the said resolutions ;

(*b*) the number of applications submitted on prescribed forms by the residents of the said Union Council and the said village Jokalian for the supply of electricity for tubewells in 1952-63 and during the period when District Gujrat was included in Peshawar Circle of Electricity Department and the action taken thereon so far ;

(*c*) whether it is a fact that in 1955, the residents of the said village Jokalian also submitted application to the then Minister of Irrigation and Power for the supply of electricity ;

(*d*) whether it is a fact that the authorities concerned also promised orally for the supply of electricity to the above said village; if so, the action taken by the Department in this respect ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) :(*a*) Yes, the resolution was received in July 1967. The supply of Electricity to the village of Jokalian from the existing 11 KV feeder is technically not feasible. However the question of providing electricity to this village from a proposed new feeder for tube-wells is being looked into.

(*b*) No such applications relating to 1952-63 are traceable.

(*c*) No. But action as in (*a*) above is being taken.

BUND NEAR VILLAGE JOKALIAN DISTRICT GUJRAT CAUSING OBSTRUCTION IN THE DRAINAGE OF RAIN WATER

9068. **Nawabzada Chaudhri Asghar Ali** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a *bund* has been constructed near village Jokalian, District Gujrat which is causing obstruction in the drainage of rain water ;

(*b*) whether it is a fact that inhabitants of the said village have made several representations to the authorities concerned making adequate arrangements for draining out rain water ;

(*c*) whether it is a fact that the Syphon constructed for drainage purpose has also been rendered useless with the construction of Spurs and also on account of the level of *Nullah* having risen due to river silt ;

(*d*) whether it is a fact that the residents of the said village had requested the construction of another Syphon on the eastern side of the Spur ; if so, the time by which the said Syphon would be constructed ;

(*e*) whether it is a fact that the standing crops have been badly damaged due to stagnating rain water causing much loss to cultivators ; if so, whether Government intend to compensate the cultivators for their losses ; if not, reasons therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) A bund has been constructed but it has not caused any hindrance in the drainage of rain water.

(*b*) Yes.

(*c*) No. A new drainage channel has developed along the spur as planned which carries rain water from the culverts and hence the culverts have been rendered useless due to construction of the spur or siltation of the previous channel.

(*d*) Yes, but no additional culvert or syphon is considered necessary as two culverts of adequate capacity have already been provided near the village for drainage purposes.

(*e*) No crop damages have been noticed by WAPDA officials due to heading up of the rain water for want of culvert capacity and hence the question of compensation does not arise.

LINEMEN AND LINE SUPERVISORS OF ELECTRICITY BRANCH WAPDA

***9078. Mian Muhammad Shafi** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the number of Linemen and Line Supervisors of Electricity Branch WAPDA who are under suspension alongwith the dates since when they are under suspension ;

(*a*) whether any maximum period of suspension of the employees of WAPDA Electricity Branch is prescribed ; if so, what is that period ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) As per statement placed on the Assembly Table.

(*b*) No period has been prescribed in the rules but according to the instructions of West Pakistan Govt. the case of a suspended emplyee is required to be completed within three months, failing which it has to be placed before the aappellate authority to determine further period of suspension if any.

STATEMENT

Number of Linemen under suspension.	Month from which under suspension.
40	1 from January, 1966. 3 from April, 1966. 1 from May, 1966. 1 from August, 1966. 1 from October, 1966. 6 from November, 1966. 1 from December, 1966. 1 from January, 1967. 1 from February, 1967. 3 from March, 1967. 4 from April, 1967. 6 from May, 1967. 4 from July, 1967. 5 from August, 1967. 2 from September, 1967.

Number of Line Superintendents under suspension	
31	2 from March, 1966. 2 from April, 1966. 1 from May, 1966. 1 from June, 1966. 5 from November, 1966. 2 from December, 1966. 1 from February, 1967. 1 from March, 1967. 2 from April, 1967. 2 from May, 1967. 4 from June, 1967. 2 from July, 1967. 6 from August, 1967.

PROVIDING ELECTRICITY TO MERGED AREAS IN DISTRICT HAZARA

*9178. **Khan Malang Khan** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether there was any scheme for the production of electricity in District Hazara for supply to merged areas ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the amount expended on the survey of the said scheme (*ii*) the estimated cost of said scheme and (*iii*) the time by which electricity will be provided to the said area ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) Expenditure incurred on survey and Planning is approximately Rs. 50,000.

(*ii*) Total estimated cost of the scheme is Rs. 12,00,000 (This includes Rs. 50,000 given above).

(*iii*) In about 1½ year if funds are available.

ASSISTANT ELECTRIC INSPECTORS AND OVERSEERS IN LAHORE, PESHAWAR, KARACHI, MULTAN AND HYDERABAD REGIONS

*9277. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the total number of Assistant Electric Inspectors and Overseers in Lahore, Peshawar, Karachi, Multan and Hyderabad Regions, separately, alongwith their (*i*) name (*ii*) dates of appointment (*iii*) dates of promotion (*iv*) dates of promotion as Assistant Electric Inspectors and (*v*) dates of confirmation in each category ;

(*b*) the principle governing the promotion of an Overseer as Assistant Electric Inspector ;

(*c*) the probation period after which a promoted Assistant Electric Inspector is confirmed ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : The desired information is placed on the Assembly Table in the attached statement.*

**Please see Appendix IV at the end.*

WATER OUTLET NO. 72-L OF FATEH DISTRIBUTORY

*9304. **Sahibzada Noor Hassan** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some time ago a water outlet No. 72-L taken off from Fateh Distributory was sanctioned for 350 acres of land in Tehsil Chishtian, District Bahawalnagar ;

(*b*) whether it is a fact that the entire piece of land measuring 350 acres is being irrigated by the said outlet ;

(*c*) whether it is a fact that according to the contour plan of the Irrigation Department, the said area is shown only as 115 acres ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for not showing the entire irrigated area of the said outlet in contour plan ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) Yes.

(*b*) From the perusal of the record, it is evident that about 320 acres are being irrigated at site against 280 acres permissible irrigation.

(*c*) No. It shows 175 acres.

(*d*) The contour plan was not corrected for 350 acres C.C.A. due to an oversight.

DESILTING OF CANALS, FEEDERS AND MINORS IN TEHSIL CHISHTIAN

*9330. **Sahibzada Noor Hassan** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state : —

(*a*) year-wise amount sanctioned for desilting of various canals, feeders and minors in Tehsil Chishtian, District Bahawalnagar for the last 12 years ;

(*b*) whether it is a fact that Shahar Farid distributory of Fordwah Canal is not flowing to its capacity due to silt ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, the steps Government intend to take in the matter ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) As per statement placed on the Assembly Table.

(*b*) No. The Shahar Farid Disty, is flowing to its capacity except one mile of tail reach which is deprived of the Canal Irrigation facilities due to flood damages in 1958.

(*c*) Funds could not be made available during the past. A sum of Rs. 1,75,000·00 is being demanded this year to repair the damaged portion of Shahar Farid Disty.

STATEMENT SHOWING YEAR-WISE AMOUNT SANCTIONED FOR DESILTING OF VARIOUS CANALS ETC. TEHSIL CHISHTIAN DISTRICT BAHAWALNAGAR (PERIOD 1956—67)

Year	Azim Disty:	Jawan Minor	Ford Bahawal Feeder.	Fordwah Disty :	Shahar Farid Disty :	Nekwah Disty :	Daulat Disty :	Masood Disty :
1956	—	—	—	—	—	—	—	—
1957	—	—	—	—	—	—	—	—
1958	—	—	—	—	—	—	—	—
1959	6260	—	—	—	—	—	—	—
1960	—	—	—	—	—	—	—	—
1961	5360	—	2237	—	—	—	—	—
1962	—	—	—	—	—	—	—	—
1963	—	1765	—	970	—	—	—	—
1964	—	—	—	2720	5568	6920	18800	—
1965	—	—	—	—	12196	3360	—	1568
1966	—	—	—	—	—	—	—	—
1967	—	—	—	—	—	—	—	—
Total	11620	1765	2237	3690	17764	10280	18800	1568

Grand Total :—67,724.00

CONSTRUCTION OF A PROTECTIVE FUND FOR VILLAGE SALEEM KHAN IN TEHSIL SWABI

*9331. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have approved a scheme for the construction of a protective *Bund* against floods for village Saleem Khan in Tehsil Swabi ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative (*i*) the total estimated cost therefoof (*ii*) whether the said amount will be provided during 1967-68 ; and if not, reasons therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) The total estimated cost was Rs. 61, 000/- but it has now increased to Rs. 94, 300/- due to change of schedule of rates from 1. 7. 67.

(*ii*) Due to the financial stringency the funds could not he arranged during 1967-68.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO VILLAGE ZAKARIA IN TEHSIL SWABI

*9332. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that a scheme for extending electricity to village Zakaria in Tehsil Swabi has been approved by Government ; if so, the dates by which the work on the implementation of the said scheme will be started and completed ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : Yes. The exact dates cannot be given, however the village would be electrified in next few months if financially justified.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO SHAGAI BANDA

*9333. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Shagai Banda consists of sizeable population within the limits of Municipal Committee Swabi Maneri and is located at a distance of only 2 furlongs from Swabi Adda ;

(*b*) whether it is a fact that the inhabitants of Shagai Banda have executed M.C.G. bond with the Electricity Authorities in the year 1965, but the electricity has yet been extended to the said area so far ; if so, reasons for such a long delay and the date by which the electricity will be extended to the said area ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes, but for the purpose of electrification its distance from Adda does not matter. The distance of the nearest distribution transformer, from where supply can be given is one mile.

(*b*) Yes, a few villagers wanted electric connections for their pumps on a guarantee to bear the M.C.G. Demand Notices were issued to such applicants over a year ago, but they failed to complete their installation, or deposit security and as such the work could not be taken up. Electricity will be given to these pumps after they complete necessary formalities. It will then be possible to extend electricity to the village, as otherwise its electrification is not justified financially.

---

*۹۳۳۴ ـ خان اجون خان جدون: کیا وزیر آبپاشی و قوت برق از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ـ

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تربیلا بند کی تعمیر سے دریائے سندہ کے دونوں کناروں پر واقع ایسی بستیوں میں جو متذکرہ تعمیر کے لئے حاصل کی جارہی ہیں بہت سی آبادی بے گھر ہوگی اور انہیں دوبارہ آباد کرنا پڑیگا ـ

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا یہ امر واقعہ ہے کہ دریائے سندہ کے غربی کنارہ پر واقع بستی کٹارہ بارا پھرور کی اور کابل وغیرہ ایک یا دو سال کے اندر حاصل کرلی جائیگی ـ اگر ایسا ہو تو متذکرہ بستیوں کے لوگوں کی آباد کاری کے لئے بنائے گئے منصوبہ کی تفاصیل کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) ـ (الف) ـ ہاں

(ب) ہاں ـ کیارہ ـ بارہ اور پیھور کے گاؤں سن ۶۸-۱۹۶۸ میں خالی کرائے جائینگے ـ کیا اور کابل کے گاؤں جو ذخیرہ آب کے علاقہ میں شامل ہیں بعد میں بتدریج باقاعدہ سکیم کے تحت حاصل کئے جائینگے ـ

موثرہ لوگوں کی آباد کاری کے لئے پہلے ھی سے فیصلہ ھوچکا ھے اس پالیسی کے تحت جن لوگوں سے آدھا ایکڑ یا اس سے زیادہ نہری اراضی یا دو ایکڑ یا اس سے زیادہ بارانی اراضی حاصل کی گئی ھے وہ متبادل رقبہ لینے کے حقدار ھونگے ۔ گاؤں کیارہ ۔ بارہ اور پیھور کے تقریباً ۲۰۰ کنبے آبادکاری کیلئے متبادل رقبہ لینے کے حقدار ھیں ان گاؤں میں تقریباً ۲۵۰۰ ایکڑ رقبہ حاصل کیا جائیگا ۔ مغربی پاکستان گورنمنٹ نے سابقہ پنجاب کی بستیوں میں ۳۰،۰۰۰ ایکڑ رقبہ تربیلا کے مہاجرین کے لئے تجویز کیا ھے اس میں ۱۰،۰۰۰ ایکڑ رقبہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور میں فوری طور پر دستیاب ھے جہاں پر مہاجرین بسائے جائینگے ۔

مذکورہ پالیسی کے تحت فی الحال وہ لوگ جو کہ متبادل اراضی لینے کے حقدار ھیں اُن کے لئے تحقیق ھو رھی ھے ۔ یہ کنبے دریا کے دائیں کنارے پر نئے گاؤں پیھور میں آباد ھونگے جس کے لئے تجاویز تیار ھیں اور موثرہ لوگوں سے رھائشی پلاٹوں کے لئے درخواستیں طلب کرلی گئی ھیں ۔

IRAB FUNCTIONING IN TEHSIL SWABI

*9338. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the name and length of each Government Irab functioning in Tehsil Swabi, District Mardan, alongwith the following information in respect of each Irab :—

(*i*) date on which last cleaned ;

(*ii*) amount spent on cleaning ;

(*iii*) present condition ;

(*iv*) whether it needs immediate cleaning ; if so, amount needed for cleaning ;

(*v*) whether any amount has been sanctioned for the cleaning of the Irab, if so, how much ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : The information is being collected.

WATER LOGGING AND SALINITY IN TEHSIL PESHAWAR

*9346. **Mr. Jalal-ud-Din Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :

(*a*) whether it is a fact that a large area of fertile and cultivable land between the villages Musazai and Sodizai in Tehsil Peshawar has been effected by water-logging and salinity with the result that it has become uncultivable ;

(*b*) whether it is a fact that the menance of water-logging and salinity is increasing in the said area ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the steps Government intend to take for the eradication of the said menance in the said area ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes. (*b*) Yes.

(*c*) The schemes for the eradication of this menance as mentioned in a statement placed on the Assembly Table, are under consideration of Government.

STATEMENT

The following schemes are being prepared for this area :—

(*i*) Remodelling & Extension of Pundu Drain at a cost of Rs. 67500,00 ;

(*ii*) Master Plan for Reclamation of Waterlogged Area in Peshawar District which includes a provision of Rs. 67230.00 for the reclamation of the area in question.

———

METALLING OF ROAD RUNNING ALONG RIVER KABUL

*9352. **Mr. Jalal-ud Din Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the five mile long stretch of road which takes off from Pabbi-Chirat Road and runs along river Kabul, is kucha ;

(*b*) whether it is a fact that Garhi Wazir and Garhi Hakim Khan are situated on the said Kutcha road ;

(*c*) whether it is a fact that Union Councils Urmar Payan and Tehsil Council, Nowshera have passed many resolutions demanding the metalling of the above said road ;

(*d*) whether it is a fact that sugarcane crop is grown in abundance in the area around the said Kutcha road ;

(*e*) whether it is a fact that Sugarcane is transported by trucks on the said road throughout the season ;

(*f*) if answer (*a*) to (*e*) above be in the affirmative, the time by which the said road will be metalled and the funds from which expenditure would be met upon its metalling ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : Transferred to C & W. Department.

PROMOTION OF SUB-DIVISIONAL OFFICERS (ELECTRICITY) AS EXECUTIVE ENGINEERS

*9367. **Mian Saifullah Khan** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the total number of posts of Executive Engineers (Electricity) and Sub-Divisional Officers (Electricity) separately in the whole of the Province ;

(*b*) the pay scales allowed to Degree holder and Diploma holder Sub-Divisional Officers ;

(*c*) whether the seniority list of the Sub-Divisional Officers mentioned in (b) above is maintained jointly ;

(*d*) the names, qualifications and parentage of the Sub-Divisional Officers (Electricity) posted in Lahore as on 25th September 1967 ;

(*e*) the position of each of the Sub-Divisional Officers mentioned in (*d*) above in the order of seniority determined for their promotion to the rank of Executive Engineers ;

(*f*) the criteria prescribed for the promotion of Degree holder and Diploma holder Sub-Divisional Officers (Electricity) to the rank of Executive Engineers ;

(*g*) the normal period after which a Degree holder Sub-Divisional Officer and a Diploma holder Sub-Divisional Officer is promoted to the rank of Executive Engineer ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : The requisite information is being collected.

STAFF OF CHIEF ENGINEER, IRRIGATION, SUKKUR ZONE

*9399. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the total number of Ministerial Staff in the office of the Chief Engineer, Irrigation, Sukkur Zone, as on 31st August, 1967 alongwith the number of (*i*) confirmed hands (*ii*) temporary staff with service up to two years (*iii*) temporary staff with service upto five years (*iv*) temporary staff with service upto ten years and (*v*) temporary staff whose length of service is over ten years ;

(*b*) whether it is a fact that a large number of Ministerial Staff of the said office has not as yet been confirmed inspite of considerable length of service ; if so, reasons thereof and the time by which they will be confirmed ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) The information is given in a statement placed on the Assembly table.

(*b*) Yes. The question of confirmation has remained undecided for want of a complete seniority list. The Chief Engineer, Sukkur informs that a list has been finalised and after deciding appeals against the same, confirmations are expected to be finalised within the next six months.

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF MINISTERIAL STAFF IN THE OFFICE OF THE CHIEF ENGINEER IRRIGATION SUKKUR ZONE.

Total number of Ministerial staff of Chief Engineer, Irrigation, Sukkur Zone on 31.8.67.	...		148 Nos
(*i*) Confirmed hands	...	...	59 Nos
(*ii*) Temporary staff with service upto 2 years	...	...	2 Nos
(*iii*) Temporary staff with service upto 5 years	...	...	19 Nos
(*iv*) Temporary staff with service upto 10 years	...	...	23 Nos
(*v*) Temporary staff with service over 10 years	...	...	45

TUBEWELLS PROPOSED TO BE INSTALLED IN PESHAWAR DIVISION

*9403. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister of Irrrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the number of tubewells proposed to be installed in Peshawar Division for Irrigation purposes during the Third Five Year Plan ;

(*b*) the number of tubewells, out of those mentioned in (*a*) above, which are proposed to be installed in Tehsil Nowshera during 1967-68 alongwith the names of places where the same will be installed ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) 144 No.

(*b*) 11 No. The detail can be seen in the Statement placed on the Table of Assembly.

STATEMENT

SHOWING DETAIL OF ELEVEN NUMBER TUBEWELLS TO BE INSTALLED IN TEHSIL NOWSHERA DURING

1967—68

Name of Place	**No : of Tubewells**
Banda Mohib	4 tubewells
Dhari Ishaq	3 ,, ,,
Chowki Drab	1 ,, ,,
Tarkha	1 ,, ,,
Banda Sheikh Ismail	1 ,, ,,
Khoni Zarinabad	1 ,, ,,

EXPENDITURE ON IRRIGATION AND POWER PROJECTS IN THE PROVINCE

*9405. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the amount spent on each Project of Irrigation and Power Department in the Province during the period from 1962 to 1966, alongwith the location of each Project ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : The required information is to be collected from many Zonal Offices and Directorates and is too lengthy. Efforts are being made to collect and supply the same as soon as possible.

SUPPLY OF IRRIGATION WATER TO VILLAGE THAH KALAN, TEHSIL SHUJABAD

*9424. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some area of village Thah Kalan, Tehsil Shujabad, District Multan has been commanded by Moga Nos. 1 and 2 of Tail No. 52030 of Lutafpur Minor emanating from Mailsi Canal ;

(*b*) whether it is also a fact that square Nos. 122, 123, 124, 131, 132, 133, 156, 157, 158 have been commanded by Moga No. 1 and square Nos. 159, 160, 161, 167, 168, 198, 199, 206, 207, 200 and 205 have been commanded by Moga No. 2 ;

(*c*) whether it is a fact that the above said area has all along remained canal irrigated area since the very beginning of the said Lutafpur Minor, but the Irrigation Department has now deprived the said area from canal water by declaring it as uncommanded area with the result that it will be become desolute ;

(*d*) whether it is also a fact that the land revenue has been levied on permanent basis in the said area and the zamindars concerned will be bounded to pay land revenue under all circumstances ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, whether Government intend to reconsider the decision mentioned in (*c*) above ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes, but only a part of the area of this village.

(*b*) No, only square Nos. 122, 123 are commanded in full and only part of square Nos. 124, 131, 133, 156, 157 and 158 are commanded by Moga No. 1. Similarly part area of square Nos 159, 160, 161, 168, 198, 200, 205, 206 and 207 is commanded by Moga No. 2, square Nos. 124 and 167 are not commanded by any source.

(*c*) No, only as per (*a*) and (*b*) above.

(*d*) Yes, since *Rabi* 1966-67.

(*e*) There is no question of reconsideration only the area which received irrigation will continue to receive irrigation.

AUCTION OF OLD AND BROKEN GOODS BELONGING TO GOVERNMENT

*9427. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in an auction of old and broken goods belonging to Government one fourth of the auction money is collected at the fall of the hammer from the last successful bidder but the goods are not handed over to him ;

(*b*) whether it is a fact that confirmation of an auction usually takes two to three years and the form and value of the goods auctioned is deteriorated and affected badly ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intends to revise the procedure to provide for confirmation of auction immediately ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes, from the highest bidder.

(*b*) No. The goods are handed over after deposit of the full auctioned price, if the Officer supervising the auction has full powers to accept auction price ; otherwise after approval of competent authority.

(*c*) No.

PROVISION OF ELECTRICITY CONNECTIONS FROM SHEIKH MANDA ELECTRIC THERMAL POWER STATION NEAR QUETTA

*9453. **Mian Saifullah Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the names of towns and villages which have been provided electricity connections upto 30th September 1967 from Sheikh Manda Electric Thermal Power Station near Quetta ;

(*b*) the distances, in miles, of the said towns and villages from Sheikh Manda Power Station ;

(*c*) the names of the towns and villages proposed to be provided with electric connections from Sheikh Manda Power Station during (*i*) 1967-68 (*ii*) 1968-69 and (*iii*)1969-70 ;

(*d*) the distances, in miles, of the towns and villages mentioned in (*c*) above from Sheikh Manda Power Station ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : As per statement placed on the Assembly Table,

STATEMENT

Name of towns and villages which have been provided with electricity connections upto 30.9.1967.	*Distance in miles of the said towns and villages from Sheikh Mandah Power Station.*
1. Chashma Achozai.	1·5 miles
2. Killi Mohd Umer Kotwal.	2·5 ,,
3. Killi Sydan (Gul Mohd)	1·75 ,,
4. Killi Gul Mohd	2·00 ,,
5. Killi Shaboo	3·00 ,,
6. Killi Jadid Jio	9·00 ,,
7. Chashma Jio	9·25 ,,
8. Kirani Sadat	10·25 ,,
9. Lower Keraz	15·00 ,,
10. Ahmed Khanzai	14·00 ,,
11. Sirki	13·00 ,,
12. Mastung Road	39·00 ,,
13. Tiri	40·00 ,,
14. Basham	43·00 ,,
15. Mastung	37·00 ,,
16. Kuchlak	10·00 ,,
17. Nasiran Killi	13·00 ,,
18. Mughtian,	15·00 ,,
19. M. Raza Katha	23·00 ,,
20. Malik Abdul Razak	24·00 ,,
21. Purani.	24·00 ,,
22. Pishin.	27·00 ,,
23. Nowabad (Pishin)	28·5 ,,
24. Piran.	29·00 ,,
25. Mohd Ali Batazai.	34·00 ,,
26. Tora Shah.	35·5 ,,
27. Malik Abdul Haque.	37·00 ,,
28. Malik Yar	40·00 ,,
29. Malazai	41·00 ,,
30. Hangle Zai	65·00 ,,
31. Killi Samungli.	12·00 ,,
32. Killi Sabil	13·00 ,,
33. Killi Nohisar	15·00 ,,
34. Barozai.	19·00 ,,

(*i*) It is proposed to provide following villages & towns with electricity connetions during 1967-68 subject to the establishment of financial justification and availability of material. Their distances from Sheikh Mandah Power Station are also given below ;—

Year	*Name of the town & village*	*Distance in miles from Sheikh Mandah. P. Station*
(*i*) 1967-68	1. Kuchi Baig	14·00 Miles.
	2. Kambrani.	14·00 ,,
	3. Dhab Khanzai	64·00 ,,
	4. Mian Ghuudi	15·5 ,,
	5. Daba	6·5 ,,
	6. Sarda	17·00 ,,
	7. Sheikhan.	9·00 ,,
	8. Hurramzai	79·00 ,,
	9. Alam Khan	3·5 ,,
	10. Bostan.	19·00 ,,
	11. Punjpai	51·00 ,,

(*ii*) & (*iii*) As regards programme for 1968-69 & 1969-70 necessary survey is being carried out.

PAYMENTS TO CONTRACTORS FOR OUT WORK ON CHACHARAN DISTRIBUTORY - MINCHIN BUND, SUB-DIVISION, MALKANI, CIRCLE RAHIMYAR KHAN

*9471. **Khawaja Jamal Muhammad Koraija** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that due to September 1965 War the payments of those Contractors who carried out work during 1965 on Chacharan distributory-Minchin Bund, Sub-Division Malkani, Circle Rahimyar Khan were held up and have not so far been made ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the time by which the said payments will be made to the said Contractors ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No payments were with held due to War.

(*b*) Claims of two Contractors whose labour scraped the borrow pits are under investigation and will be settled soon.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO 3 TUBE-WELLS ON WESTERN SIDE (DOWN) OF NATIONAL HIGHWAY IN AREA OF ZAHER PIR, TEHSIL KHANPUR

*9474. **Khawaja Jamal Muhammad Koraija** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that 10 mile long electricity transmission line has been laid in order to supply electricity to 3 tube-wells on the western side (down) of National Highway in the area of Zaher Pir, Tehsil Khanpur, District Rahimyar Khan ;

(*b*) whether it is a fact that in 1965 the District and Provincial authorities of WAPDA gave an assurance for laying 25 mile long transmission line provide electricity for 150 tube-wells to be installed in villages Allahabad *via* Amindabad, Khan Bela, Shedani and Malakani having population ranging from 2,000 to 6,000 ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether it is a fact that (*i*) the average calculation of (*a*) above comes to 1 tube-well in a 3 mile area and (*ii*) the average calculation of (*b*) above comes to 6 tube-wells in a radius of 1 mile ; if so, the reasons for neglecting the populous area mentioned in (*b*) above ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No.

(*b*) No such assurance is traceable.

(*c*) Does not arise in the light of (*a*) & (*b*) above.

———

SCHEME TO SUPPLY ELECTRICITY TO MALKANI *via* ALLAHABAD, AMINABAD, KHAN BELA AND SHEDANI

*9475. **Khawaja Jamal Muhammad Koraija** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a scheme was sanctioned in 1965-66 to supply electricity to Malkani *via* Allahabad, Aminabad, Khan Bela and Shedani in Tehsil Liaqatpur ;

(*b*) whether it is a fact that amounts allocated in 1965-66 for Tehsil Liaqatpur for the supply of electricity has been transferred to another Tehsil ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to supply electricity to the villages mentioned in (*a*) above ; if so, when and if not, reasons therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No.

(*b*) Does not arise in the light of (*a*) above.

(*c*) The electricity to these villages would be supplied only after the financial justification is established and funds and materials are available.

———

SUPPLY OF ELECTRICITY FOR INSTALLATION OF TUBE-WELLS TO ERADICATE WATER-LOGGING

*9476. **Khawaja Jamal Muhammad Koraija :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an area of about 2 miles between R.D. 88 and R.D. 329 along Panjnad Canal has been badly affected by water-logging and an area measuring about 60 miles has been rendered uncultivable;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to supply electricity to the said area for installation of tubewells to eradicate the menance of water-logging; if so, when if not whether Government would formulate such a scheme in the near future?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din); Information is being collected.

SEM NULLAHS IN PANJNAD GANAL CIRCLE RAHIMYAR KHAN

*9477. **Khawaja Jamal Muhammad Koraija :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleassed to state :—

(*a*) the number of Sem Nullahs in Panjnad Canal Circle Rahimyar Khan alongwith amount spent on their digging, etc ;

(*b*) whether it is a fact that sem water in Malkani Nullah is not drained out into the river during floods ;

(*c*) whether it is a fact that due to the reasons mentioned in (*b*) above about 12 squares of agricultural and houses therein are flooded by the sem water ;

(*d*) whether it is a fact that in July 1967, the S. D. O., Malkani telegraphically informed the Executive Engineer Rahimyar Khan and Superintending Engineer, Circle Rahimyar Khan about the havoc played by the floods and suggested that two diesel engines be installed for pumping out sem water from the said Nullah ;

(*e*) whether it is also a fact that people of the said area are facing the situation mentioned in (*b*) above for the last three years but the Irrigation Department has taken no action in this respect ;

(*f*) whether it is a fact that the said Sem-Nullah, which was constructed at a cost of Rs. 2 lac to provide relief, has equally caused damage to public property ;

(*g*) if answer to (*a*) to (*f*) above be in the affirmative, whether Government intend to (*i*) take action against the officials of Canal Department Circle Rahimyar Khan responsible for not taking action on the said proposal of providing diesel engines and (*ii*) the steps Government intend to take to save the said area from the havocs of sem water?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) 15 Number, Rs. 7,62,537/- spent since 1955.

(*b*) Yes, when Indus at Taunsa and Chenab at Panjnad exceed 4.0 lacs cs and 2.0 lac cs respectively.

(*c*) No, except for about 100 acres barren area adjecent to the drain out-fall.

(*d*) No.

(*e*) There has been nominal stoppage of flow during 1964,65,66 and during 1967 the stoppage was about from 5.7.67 to 8.7.1967. 27.7.67 to 31.7.67 and 8.8.67 to 11.8.67.

(*f*) No, the Sem Nullah was constructed at a cost of Rs. 1,14,407/- for the benefit of public and has benefitted its catchment area.

(*g*) (*i*) No action is necessary against any officer as the scheme of installation of pumps was considered by the Government in 1964 and rejected.

(*ii*) Installation of pumps is under examination.

CONSTRUCTION OF HAMBS BUND IN THATTA DISTRICT

*9540. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the details of the scheme for the construction of Hambs *Bund* in Thatta District ;

(*b*) whether the work on the said scheme has been started; if so, the progress so far made and when the same is expected to be completed?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : Transferred to Agriculture Deptt.

AREA DAMAGED BY DEG *Nadi* IN SIALKOT DISTRICT

*9585. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the total area damaged by Deg *Nadi* in Sialkot District alongwith year-wise maximum discharge of water in cusecs during the years 1960 to 1967 ;

(*b*) the steps taken or intended to be taken to protect the said area from floods in the Deg *Nadi* ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) The area flooded by Deg Nallah is outside the canal Irrigation Boundary, hence the required data is not available in this Department.

Maximum discharge of Deg Nallah at Qila Soba Singh Site from 1960 to 1967 is as under :—

1960	Not available.	
1961	55591	Cusecs.
1962	61410	,,
1963	32096	,,
1964	70,000	,,
1965	2,274	,,
1966	30,510	,,
1967	27,938	,,

(*b*) The scheme of Diverting Deg Nallah into Basantar was approved by the Central Working Development Party in 1961. The work was taken in hand but the public objected to the execution of the scheme and hence abandoned in 1963. There is no scheme at present.

DEG BASANTAR LINK

*9586. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleasad to state :—

(*a*) the year in which Deg Basantar Link was dug and the year in which the scheme was dropped ;

(*b*) the dates on which the compensation for land acquired therefor was paid to the landowners; if not, reasons thereof ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) Construction work of diverting Deg Nullah into Basantar was started towards the end of 1960-61. The scheme was abondoned by the decision of Special Committee appointed by Government in 5/63.

(*b*) No compensation paid so far. However, it was offered to the land owners but they have refused to accept and have desired that land be levelled and restored to them as the scheme has been abondoned.

ALLOCATION OF GRANT FOR SUKKUR ZONE

*9612. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that allocation made in 1967-68 out of the grant under head "A—Irrigation Works—*Deduct* Working expenses (Open canals) B—Maintenance and Repairs for Sukkur Zone" is less than what was made in 1966-67 although the grant during current fiscal year is more than the previous year 1966-67; if so, reasons thereof ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : Yes. Allocation to Sukkur Zone during 1967-68 is less than the llocation during 1966-67 "XVII Working Expenses B—Maintenance and Repairs". This is due to tight financial position during 1967-68. Though total grant under M & R during 1967-68 is Rs. 6,26,16,000 as compared with the last year's grant of Rs. 6,00,00,000 the former includes provision of Rs. 59,00,000 on account of New Services such as T/Well and Grow More Food Schemes introduced during the year 1967-68.

———

REMODELLING AND RESHUFFLING OF NARA CANAL

*9613. **Mr Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the present stage of work for remodelling and reshuffling of Nara Canal ;

(*b*) the amount allocated by Government for implementing the said scheme in the current financial years budget, and the time by which the said scheme is expected to be completed ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) The proposal of the work has been formulated and is under consideration with the Government.

(*b*) Nil; the time by which the said scheme is expected to be completed will depend upon the final approval of the scheme by the competent authority and the resources available with the Government in the coming years.

———

INTERIM RELIEF FOR KHATEDARS OF THE TAIL OF NARA CANAL

*9615. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether there is any scheme for granting interim relief to the *khatedars* of the tail of Nara Canal, if so, details thereof ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : Steps are being taken to increase the supplies at Tail Nara by silt clearance in some reaches and strengthening of banks. This will provide interim relief to the khatedars of Tail Nara Canal.

WAPDA HOUSE

*9629. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the expenditure estimated to be incurred on the construction of WAPDA House in Lahore and the actual expenditure incurred in this behalf ;

(*b*) the names of the Architects who were asked to prepare the design of the said building ;

(*c*) the name of the Architect, out of those mentioned in (*b*) above, whose design was accepted alongwith the special circumstances and considerations for accepting it and the renumeration paid to the said Architect therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*)

Estimated Cost = 238.00 Lacs.

Actual expenditure. = 393.23 Lacs.

(*b*) Mr. E.D. Stone of New York.

(*c*) Mr. Stone is an architect of world fame having constructed many buildings in the Middle East, India and U.S.A.

The fee agreed to was Rs. 1,75,000/-.

SEM NULLAH RANI WAH, DISTRICT JHANG

*9630. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that water of Sem Nullah Rani Wah in District Jhang is overflowing its banks between *Burjis* No. 210 and No. 228 with the result that 20 to 25 squares of agricultural lands of *Mauza* Atoanah in the said District have been affected by water-logging and salinity and have been rendered uncultivable ;

(*b*) whether it is a fact that Government have formulated a scheme to drain out the sem water from the said *Mauza* Atoanah and throw it in the said Sem Nullah Rani Wah at *Burjis* No. 246 ; if so, the time by which the said scheme will be implemented ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) The drain over flows in the reach R.D 216—223 only when there is a heavy rain fall in its catchment area and River Chenab is in high flood simultaneously. It effects only 1¼ Scro of land which is a local depression.

(*b*) There is no scheme to drain out the Sem water from Moza Atoanah, however the left bank of Rani Wah Drain in reach R.D. 216—223 is being strengthened to stop over flowing.

IMPROVING WATER-SUPPLY AT WALLIANWALA DISTRIBUTORY, DISTRICT JHANG

*9653. **Kazi Ghulam Shabbir** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is shortage of water at the tail of the Wallianwala Distributory, District Jhang, with the result that Zimindars of the area are adversely affected ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the steps Government intend to take to improve the supply of water at the tail ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No.

(*b*) Question does not arise.

CONSTRUCTION OF A PROTECTIVE BUND ON THE LEFT BANK OF RIVER CHENAB

*9654. **Kazi Ghulam Shabbir** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the construction of a protective Bund on the left bank of River Chenab has been approved by the Government in order to save Chiniot town from floods ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative ; the time required for starting the work of construction of the said protective Bund ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) The work being taking up immediately. The Deputy Commissioner, Jhang has now permitted entry into land on 16th October, 1967.

OVERFLOWING OF MURAH CHINIOT DRAIN R.D. 24 TO 27

*9655. **Kazi Ghulam Shabbir** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Murah Chiniot drain R.D. 24 to 27 right bank down stream frequently over-flows and causes damage to the crops of that area every year ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action Government intend to take in the matter ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) It is not a fact that Murah-Chiniot drain between R.D. 24-27-R. frequently over-flows and causes damage to crops every year. However, the banks of the drain do get over-flowed when there is high flood in River Chenab and extensive rains.

(*b*) A scheme to construct a Chiniot Flood Embankment is under investigation to eliminate this damage.

———

REPAIRING PROTECTIVE FUNDS IN PESHAWAR DISTRICT

*9670. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that colossal losses were incurred by the people of Peshawar District due to heavy floods in early 1967 ;

(*b*) whether it is a fact that the Governor of West Pakistan and three of his Minister visited the said flood affected area and promised that immediate steps would be taken for the repairs of the protective *Bunds*, if so, the funds allocated for the repairs of the said *Bunds* ;

(*c*) in case ; no funds have been placed at the disposal of the local Officers for the repairs of the said *Bunds;* reasons therefor ;

(*d*) the officials responsible for not takingup the repairs of the damaged *Bunds* mentioned in (*b*) above, the action Government proposes to take against these officials and the steps being taken to repair the said *Bunds* without any further delay ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. No funds were allocated.

(*c*) Due to financial stringency.

(*d*) (*i*) No official is responsible for not taking up the repairs.

(*d*) (*ii*) Funds required for repairs will be demanded through the budget estimates for the year 1968-69 and on allocation of funds repairs will be carried out.

UNSTARRED QUESTION AND ANSWER

COAL CONSUMED PER KILOWATT HOUR IN WAPDA THERMAL ELECTRIC POWER STATION AT SHEIKH MANDA, QUETTA

356. Babu Muhammad Rafiq : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the cost of coal consumed per kilowatt hour in WAPDA Thermal Electric Power Station at Sheikh Manda, Quetta. during 1964, 1965 and 1966, separately ;

(*b*) the tonnage of coal, with its cost, supplied to and consumed by the said Power Station during 1964, 1965 and 1966, separately ;

(*c*) the number of coal samples drawn for testing and analysed by WAPDA at the said Power Station during 1964, 1965 and 1966, separately ;

(*d*) the analysis results of each of the said coal samples stating (*i*) total moisture, (*ii*) fix carbon, (*iii*) volatile matter (*iv*) ash content and (*v*) calorific value in British Thermal Units per pound of coal ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : Information is being collected.

QUESTIONS OF PRIVILEGE

RE : INCORRECT STATEMENT BY THE MINISTER FOR POWER IN RESPECT OF THE CLOSURE OF THE THERMAL POWER GENERATING STATION AT LYALLPUR

Mr. Speaker : We will now take up privilege motions. Mr. Hamza may please ask for leave to move his privilege motion.

Mr. Hamza : Sir, I hereby raise a question involving breach of privilege of this august House and its Members caused by the incorrect statement of the Minister for Power, made on the floor of this House while replying to my adjournment motion regarding the closure of Thermal Power Generating Station at Lyallpur. He stated that the Thermal Power Generating plant has not yet been handed over to WAPDA. It is still in the stage of trial and error. Whenever it goes out of order alternative arrangements are made.

But I have come to know through a reliable source that the statement of the Minister was not only misleading and incorrect but it amounted to camouflaging the actual state of affairs. I have been informed that the new turbine at Lyallpur broke down because its condenser came out of its foundation. The turbine was commissioned about 4 months back. WAPDA should have seen why due care was not taken in strengthening the foundation. It shows that the Minister has breached the privilege of the House by hiding facts from the Members and has also defeated the very purpose of moving the adjournment motion. Hence the privilege motion.

Mr. Speaker : When was the statement made by the Minister for Power ?

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جناب وزیر برقیات صاحب نے یہ بیان ۳ تاریخ کو دیا تھا ۔

Mr. Speaker : And the Member moved the motion on the 21st ?

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ وہ خط جسکے ذریعہ سے مجھے اطلاع ملی ہے جمعہ کے روز اس ایوان میں بیٹھے ہوئے مجھے ملا تھا ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : That's quite right but the delay of 18 days is there. If the statement was incorrect, then the Member should have moved the privilege motion on 4th, 6th, 7th or 8th. Now it is too late.

The matter has not been raised at the earliest opportunity ; the motion is, therefore, ruled out of order.

ADJOURNMENT MOTIONS

DEATH OF A HEART PATIENT DUE TO THE NEGLIGENCE OF A DOCTOR AT CIVIL HOSPITAL, SHAHDARA

Mr. Speaker : We will now take up adjournment motions. First motion No. 165 is by Malik Muhammad Akhtar. This was deferred for today.

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ جناب والا ۔ یہ تحریک التوا اس وجہ سے آج کے روز ملتوی کردی گئی تھی کہ اس ڈسپنسری کے بارے میں فرمایا گیا تھا کہ یہ کارپوریشن سے متعلق ہے ۔ اس کے بارے میں صورت حال یہ ہے کہ جہاں تک اسکے ایڈمنسٹریٹو کنٹرول کا تعلق ہے وہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر لاہور کے ہاتھ میں ہے اور محکمہ صحت کا ڈاکٹر ملازم ہوتا ہے جن کے

متعلق یہ تحریک التوا پیش ہوئی ہے - کارپوریشن صرف وہاں ادویات اور رقم مہیا کرتی ہے - اس سلسلہ میں اب مناسب نہ ہوگا کہ یہ تحریک التوا دوبارہ محکمہ صحت کے پاس جائے ۔ جناب والا - اس سلسلہ میں میرا جواب بھی وہی ہے جو وزیر صحت گزشتہ تاریخ پر فرما چکی ہیں---

مسٹر محمد ہاشم لاسی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - وزیر بنیادی جمہوریت نے فرمایا ہے کہ یہ ہسپتال محکمہ صحت سے متعلق ہے اور اسکا جواب مجھے دینا پڑتا ہے - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر صحت صاحبہ کو معلوم نہیں ہے کہ یہ ہسپتال ان کی تحویل میں ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - اس ہسپتال کی دوائیاں کارپوریشن سے متعلق ہیں - کارپوریشن سے اس ہسپتال کا زیادہ تعلق ہے - ادویات کے لئے جتنی رقم درکار ہوتی ہے وہ کارپوریشن مہیا کرتی ہے -

خواجہ محمد صفدر - اس ہسپتال پر ایڈمنسٹریٹو کنٹرول کس کا ہے ؟

Mr. Speaker: So far as the conduct of the doctors is concerned, in view of the statement of the Minister for Basic Democracies, that is with the Health Department.

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - جناب والا - اب مناسب نہ ہوگا کہ اس صورت میں ملک اختر صاحب کی تحریک التوا کبھی ادھر آئے اور کبھی ادھر جائے -

مسٹر محمد ہاشم لاسی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - جب یہ حقیقت ہے کہ یہ ہسپتال محکمہ صحت کی تحویل میں ہے تو محکمہ صحت نے اس کے جواب دینے کا کیوں بندوبست نہیں کیا ؟

مسٹر سپیکر - محکمہ صحت نے جواب دیا تھا -

وزیر صحت - جناب والا - جواب تو دیا گیا تھا - - -

مسٹر سپیکر - شاید لاسی صاحب اس وقت ہاؤس میں موجود نہیں تھے -

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - آپ نے ہی فرمایا تھا کہ کارپوریشن کا چونکہ نام آ گیا ہے اور پھر اختر صاحب کا بھی خیال تھا کہ اسکا جواب میں دوں -

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر - میاں صاحب میں نے اس نسبت سے نہیں کہا تھا -

(قہقہہ)

ملک محمد اختر - مٹنے والا مٹ گیا پھر جو یاد آیا تو کیا
دل کی بربادی کے بعد انکا پیام آیا تو کیا

(قہقہہ)

وزیر بنیادی جمہوریت - مجھے فاضل ممبر کے دل سے تو جناب والا کوئی گلہ نہیں ہے - مجھے ان سے ہمدردی ہے - مجھے ہمدردی تو زیادہ تر ان کے دماغ سے ہے - کیونکہ ان کے دماغ کا اثر ایوان کے تمام ممبران پر پڑتا ہے - آپ حمزہ صاحب کو دیکھ سکتے ہیں کہ وہ انہی کے اثر کی بنا پر فارغ البال ہو رہے ہیں - اور بعض اوقات خواجہ صاحب بھی الٹی سیدھی باتیں کر جاتے ہیں دراصل یہ انہی کے دماغ کا اثر ہوتا ہے تو جناب والا میں عرض کر رہا تھا کہ میرا جواب وہی ہے جو وزیر صحت اس ایوان میں پہلے فرما چکی ہیں - اس مریض کو ہسپتال میں لایا گیا ڈاکٹر کو ہسپتال میں اطلاع دی گئی اور اتفاق سے ڈاکٹر خود اسوقت بیمار تھا - اس لئے وہ مریض کے پاس نہ جا سکا - اب ڈسپنسر نے مریض کو دیکھا جناب والا مجھے مرنے والے کے لواحقین سے دلی ہمدردی ہے اور جب بھی کوئی ستارہ بجھتا ہے تو دیکھنے والا اس کا اثر ضرور

لیتا ہے ۔ مگر زندگی نا پائدار ہے ۔ قصہ یوں ہوا کہ جب ڈینسر اسکا ملاحظہ کر رہا تھا تو ایک qualified ڈاکٹر اختر صاحب بھی تشریف لے آئے اور انکی موجودگی میں انکا اختر حیات ڈوب گیا ۔ یہ قانون قدرت ہے موت کا ایک دن معین ہے اس کو کوئی نہیں روک سکتا ۔

ملک محمد اختر ۔ پھر نیند رات بھر کیوں نہیں آتی ۔ (قہقہہ)

وزیر صحت ۔ دماغ کی خرابی کی وجہ سے ۔ (قہقہہ)

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا میں فاضل وزیر صحت کا ممنون ہوں کہ انہوں نے میرے مصرع کو اور ملک اختر کے مصرع کو بھی اپنی اپنی جگہ relevant کر دیا میں نے تو یہاں تک بات کی تھی کہ موت کا ایک دن معین ہے ۔۔۔۔

Mr. Speaker: Now Something about the adjournment motion.

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ جو وزیر صحت نے فرمایا ہے کہ نیند جو انہیں رات بھر نہیں آتی وہ دماغ کی خرابی کی وجہ سے ہے ۔ جناب اصل میں دماغ کی خرابی relevant ہے ۔

Mr. Speaker : In view of the statement made by the Minister Basic Democracies and the Minister of Health . . . .

Khawaja Muhammad Safdar : He has not made any statement so far.

Mr. Speaker : The Minister for Basic Democracies has made a statement.

In view of the statement made by the Minister, Basic Democracies and the Minister of Health no case of negligence has been made out. The motion is ruled out of order.

FAILURE OF THE W.P. GOVT. TO ENFORCE THE LAW RELATING TO THE ENHANCEMENT OF WORKING JOURNALIST'S WAGES

Mr. Speaker : Next—168—Malik Muhammad Akhtar. It has been moved and it is to be answered by the Minister of Information.

Minister of Information (Syed Ahmed Saeed Kirmani) : Sir, I have to raise three technical objections. Firstly, this motion does not relate to a single specific matter. You will appreciate that it reads like this : "Malik Akhtar has asked for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance namely, (1) the failure of the West Pakistan Government to enforce the law relating to the enhancement of the working journalists wages." Now, the second matter starts thereafter, (2) The Executive Council of the Rawalpindi Union of Journalists has demanded immediate enchancement of working journalists wages in view of the seven times increase in the prices since the institution of the first Wage Board Award. (*interruption*).

Now, he intends to deal with two matters through this adjournment motion and that is not permissible. The second objection is that this motion does not deal with a single specific matter. Nowhere is it mentioned where the Government has failed to implement the recommendations of the Wage Board and in whose case ?—the name of the journalist is not mentioned. It is just a vague type, a general type of an allegation. The same is true about the second matter also.

And thirdly, Sir, if at all this motion conveys any sense and any meaning then my submission is that the decision whenever it is taken under the Working Journalists Ordinance it is of a routine nature and of ordinary administrative type. On these three grounds I oppose this motion.

Regarding my submission on the factual side I have to submit that primarily it is a matter between the individual journalist and the proprietor. The law is elaborate. The procedure has been prescribed under which an individual complaint can be lodged. If they do not get redress from the Industrial Court then they can have a remedy by knocking the door of the High Court. There is an elaborate procedure.

Mr. Speaker : And the Government does not come into the picture.

Minister of Information : No, it does not. It is a fight between the proprietor and working journalists. All that we have done is that after consulting the concerned parties we framed a law with a view to regulating their conduct in the matter of fixing their salaries and conditions of service. Once any party violates, after the law is made the aggrieved party has the option to refer the matter to the Industrial Court and again if he is not satisfied by the decision of the Industrial Court they can easily go to the High Court to seek redress from there.

Mr. Speaker : The Minister means to say that this is not the responsibility of the Provincial Government to enhance the wages of the working journalists.

Minister of Information : No. Then, he has said, about the non-implementation of the law. The law is to be implemented by the Industrial Court which is a statutory body and the responsibility of enforcing, initiating rather, the matter for consideration by the Industrial Court vests with the individual journalist. We have already framed a law which is welcomed by all quarters.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to differ with the Minister. Sir, he has conveniently forgotten the statement that he has been making in this very House that Government is providing an implementation machinery to enforce the Wage Board Award of 1961 and today very conveniently he has just evaded the reply. His reply is evasive. There may be two-fold reasons. Firstly, Sir, the Government is the 'Benami' owner of the National Trust Papers, and Government is not prepared to make payment of enhanced wages to its employees, and secondly, Sir,...

Minister of Finance : Question !

Malik Muhammad Akhtar : ...they are depriving the private newspapers of the official advertisements so that no funds are available with the Papers to make the payment. Primarily, it is the responsibility of the Government.

Mr. Speaker : Under what law ?

Malik Muhammad Akhtar : Under the Working Journalists (Amendment) Ordinance 1967.

Mr. Speaker : Which section ?

Malik Muhammad Akhtar : I regret I could not quote the section but that very section, which was passed when you were in the Chair, and for which a great credit was given to the worthy Minister. It was the Working Journalists (Amendment) Ordinance, 1967.

Mr. Speaker : Was the Member not present in the House at the time ?

Malik Muhammad Akhtar : I was present. I did not like to have the book with me because I knew that the House has not forgotten that he made a long speech that implementation machinery is being provided. And today he is taking a different stand, which is not only damaging to the cause of the journalists but rather it defeats the entire law. Even if any journalists goes to any court with his statement, he loses the right to knock at the door of the court for justice.

Mr. Speaker : Malik Muhammad Akhtar wants to discuss the failure of the Government to enforce the law relating to the enhancement of the Working Journalists wages. This is a continuing grievance. Moreover, he wants to discuss that the journalists have demanded immediate enhancement of the working journalists wages in view of the seven times increase in prices since the inception of the first wage board award. This is the second matter to be discussed. The motion does not relate to a single matter of specific occurrence. The motion is ruled out of order.

NON-PAYMENT OF SUBSISTANCE ALLOWANCE TO THE WIFE OF MUHAMMAD ANWAR ARRESTED IN CONNECTION WITH THE RLY. STRIKE

Mr Speaker : Next motion is 172. It was moved by Malik Akhtar and was to be replied by the Home Minister today.

Minister of Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : Mr. Speaker, Sir, I oppose this motion. The factual position is that in February 1967, Mr. Anwar was detained under the Defence of Pakistan Rules, and his wife had made an application to the Deputy Commissioner, who made enquiries and he has recommended Rs. 100/- allowance to the family. This has been forwarded by our department to the Finance Department. I think it will be finalized within a day or two. Besides, it is not of recent occurrence and it is not a matter of public importance.

Mr. Speaker : Does the Member press his motion ?

Malik Muhammad Akhtar : I will have to Sir.

Mr. Speaker : The assurance of the Home Minister is there.

Malik Muhammad Akhtar : But what about the negligence ?

Mr. Speaker : In view of the assurance of the Home Minister, the motion is ruled out of order.

ADMISSION OF TWO NON-RESIDENT STUDENTS IN THE NISHTAR MADICAL COLLEGE, MULTAN AGAINST SEATS RESERVED FOR BAHAWALPUR DISTT.

Mr. Speaker : Next motion is No. 177.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, two students, Muhammad Arshad and Zulifiqar Hussain, have been admitted in the Nishtar Medical College, Multan, against the seats reserved for Bahawalpur District. They are not residents of Bahawalpur District. The news has perturbed the mind of the public of West Pakistan.

وزیر صحت (بیگم زاهده خلیق الزمان) ۔ جناب والا مجھے پرسوں تک کا وقت اس motion کی تحقیق کیلئے دیا جائے ۔

Mr. Speaker : This motion will be taken up on the 25th.

Now, rest of the adjournment motions will be taken up tomorrow.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEE'S REPORTS

Mr. Speaker : There is one motion for extension of time by Babu Muhammad Rafiq.

Babu Muhammad Rafiq : Sir I beg to move—

> That time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Home Affairs on the West Pakistan Prohibition of Walver Amendment Bill 1965, (Bill No. 33 of 1965) be extended upto 4th November, 1967.

Mr. Speaker : The question is—

> That the time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Home Affairs on the West Pakistan Prohibition of Walver Amendment Bill 1965 (Bill No. 33 of 1965) be extended upto 4th November, 1967.

(At this stage, Mr. Deputy Speaker, Mr. Ahmedmian Soomro occupied the Chair.)

BILLS

THE WEST PAKISTAN LAND REVENUE BILL, 1965

(resumption of consideration clause by clause)

CLAUSE 83 *(contd)*

Mr. Deputy Speaker : The House will now resume consideration clause by clause of the West Pakistan Land Revenue Bill, 1965. Malik Muhammad Akhtar was speaking on his amendment to clause 83 when the House rose for the day on Friday. The Member may please resume his speech.

ملک محمد اختر (لاهور - ۲) - جناب سپیکر - میں نے دفعه نمبر ۸۳ کے سلسلے میں ایک ترمیم پیش کی تھی اور اسکے متعلق میں یه گذارش کر رها تھا که جو statement of account ریونیو آفیسر certify کرے - اسے مالیه کے بقایا جات کے سلسلے میں conclusive proof تصور نه کیا جائے - تو جناب وزیر قانون نے پوائنٹ آف آرڈر raise کرتے هوئے یا میری رهنمائی کی کوشش کرتے هوئے یه فرمایا تھا که appeals کی ایسی provisions میں - تو اگر آپ دفعه نمبر ۱۷۰ کو ملاحظه فرمائیں که جس کا سهارا وه لے رهے تھے - میں اس کی صرف پهلی سطر آپ کی خدمت میں عرض کئے دیتا هوں -

> "Save as otherwise provided by this Act, an appeal shall lie from an original or appellate order of a Revenue Officer to (such and such)..."

جناب والا ۔ وہ کہہ رہے تھے کہ یہ آرڈر appealable ہے ۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ جب یہاں پر لفظ "Conclusive" استعمال کیا گیا ہے تو اسکے پیش نظر یہ آرڈر appealable نہیں رہتا ۔ اب میری گذارش یہ ہے کہ اگر statement of account ریونیو آفیسر certify کر دے تو اس طرح سے لینڈ ریونیو کی existence کا conclusive proof ہو جاتا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس خوفناک اور خطرناک قانون میں جہاں پر کہ دیوانی عدالتوں کے دروازے بند کر دئے گئے ہیں ، جہاں اپیل کرنے کا حق دیا گیا ہے وہ بھی exist نہیں کرتا ۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آئی اور اگر آپ دیکھیں ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : Here, the Minister's amendment deals with the question of recovery by a Collector of another district. This section deals with the evidence.

Malik Muhammad Akhtar : Section 83 deals with certified accounts to be evidence as to arrear.

Mr. Deputy Speaker : It does not talk of recovery. The Member has sought that "It shall be lawful for the Collector of one district to proceed to recover the demands of the Collector of any other district under the provisions of this Chapter as if the demand arose in his own district." This is not in this Chapter.

Malik Muhammad Akhtar : I believe you are referring to amendment No. 2 Sir and not to No. 1. If you look at the 3rd Revised List No. 1.

Mr. Deputy Speaker : Which amendment has the Member moved, which is he speaking on ?

Malik Muhammad Akhtar : I think they have given me another revised list because there is some change. Sir, am I not opposing the clause as a whole ; let the Secretary clarify the position.

Mr. Deputy Speaker : The Member is on this No. 1, i.e. substitution of the clause. I think, the Law Minister can tell us where we were.

Minister for Law : The Revenue Minister could inform you.

Minister for Revenue : I think he had moved amendment at serial No. 134 of the Second Revised List No. 1.

Mr. Deputy Speaker : Yes, this is the one which was under discussion.

Malik Muhammad Akhtar : I don't press the amendment. I will be opposing the clause as a whole. I beg leave of the House to withdraw the amendment.

Mr. Deputy Speaker : Has the Member leave of the House to withdraw his amendment ?

The amendment was, by leave, withdrawn.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move —

> That in clause 83 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "Revenue Officer", occurring in line 2, the word "Collector" be substituted.

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is—

> That in clause 83 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "Revenue Officer", occurring in line 2, the word "Collector" be substituted.

Minister for Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر (لاهور - ۲) - جناب سپیکر - آپ اندازه فرمائیں که جیسا که میں عرض کر چکا هوں که جب یه سرٹیفیکیٹ کو conclusive proof قرار دینا چاهتے هیں -

in respect of statement of Account of Land Revenue.

اگر اس بل کی language کو ملاحظه فرمائیں تو اس میں یه چیز appealable نہیں رهتی - ان کا یه stand هے که appealable رهتی هے - میں کہتا هوں که نہیں رهتی - کیونکه کلاز ۱۷۰ میں specific provision هے -

Mr. Deputy Speaker : The Member's amendment is regarding substitution of 'Collector' for 'Revenue Officer'. He may please refer to that.

ملک محمد اختر - اگرچه ریونیو افسر کی definition میں Collector شامل هے لیکن میں اسے ذرا زیاده specify کرنا چاهتا هوں -

These powers should be exercised by the Collector. I don't want to say anything more.

Mr. Deputy Speaker : The question is—

> That in clause 83 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "Revenue Officer", occurring in line 2, the word "Collector" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving.

Mr. Deputy Speaker : I will put the clause to the vote of the House.

Major Muhammad Aslam Jan : I want to oppose the clause as a whole.

Mr. Deputy Speaker : Yes, please.

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی - ۱) - جناب سپیکر - یہ کلاز انتہائی disasterous قسم کی provision ہے - خاص طور پر جب اسے کلاز نمبر ۵۷ ، جس کو ہم پاس کر چکے ہیں ، کے ساتھ پڑھیں - جیسا کہ ظاہراً کہا گیا ہے کہ "Conclusive" proof کا جو لفظ استعمال کیا گیا ہے یہ appealable ہے لیکن آپ بھی eminent Lawyer ہیں - آپ بخوبی سمجھتے ہیں کہ Evidence Act کے سیکشن نمبر ۴ کے تحت اگر کسی کو conclusive proof قرار دے دیں تو عدالت کوئی evidence لینے کو تیار نہیں ہوتی - Law Lexican میں یہ clearly دیا گیا ہے - جب کسی قانون میں یہ آ جائے کہ یہ conclusive proof ہے تو اس کے بعد اس کی کوئی appeal نہیں ہو سکتی تو پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ جو conclusive کا لفظ استعمال کیا گیا ہے یعنی ریوینو افسر کا سرٹیفیکیٹ conclusive proof ہوگا تو بتائیں کہ یہ کیوں استعمال کیا گیا ہے -

جناب والا - حکومت نے مالیہ کی وصولی اور ادائیگی کی ذمہ داری کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر ایک کھاتے میں ایک سے زائد مالک ہوں اور اگر مالیہ ناکافی ہو یا ان سے وصول نہیں ہو سکتا تو کسی ایک سے جا کر وصول کیا جا سکتا ہے - اس قانون سے حکومت نے تو اپنے گھر کو پورا کرنے کا بندوبست کر لیا ہے لیکن اس کے برعکس ۸۸ فیصد کاشت کار بلکہ اس سے بھی زائد یا وہ لوگ جو شہروں میں رہتے ہیں اور گاؤں میں ان کی زمین ہے ان کی تباہی کا بندوبست کیا ہے - اس کے متعلق

میں ابھی بتاؤنگا اگرچہ میری آواز یا آپوزیشن کی آواز بالکل ایسی ھی ھے جیسے نقارخانہ میں طوطی کی آواز ۔ لیکن میں اپنے بھائیوں کو جو اس طرف بیٹھے ھیں با خبر کرنا چاھتا ھوں کہ اس کے نتائج کس قدر بھیانک ھیں ۔ اس کا اندازہ اس وقت نہیں کر رھے اور میرا یہ فرض ھے کہ میں انہیں آگاہ کروں ۔ آج نہیں تو کل اس پر ضرور ترمیم لائینگے ۔

جناب والا ۔ پاکستان ایک زرعی خطہ ھے اس کا دارومدار زراعت پر ھے صنعتی طور پر ھم ترقی نہیں کر سکے ۔ یہاں تک کہ ھمیں آج بیس برس ھو چکے ھیں ھم ایک سٹیل مل نہیں لگا سکے ۔

Mr. Deputy Speaker: This is irrelevant.

میجر محمد اسلم جان ۔ Very well Sir, ھمارے ملک کا دروسدار زراعت پر ھے اور جیسا کہ صدر مملکت نے فرمایا ھے کہ ھم زراعت میں ترقی کرینگے اور اس ملک کو ایک Welfare State بنانا چاھتے ھیں ۔ اس لئے ھمیں یہ غور کرنا ھوگا کہ ھم نے زرعی طور پر ترقی کرنی ھے یا صنعتی طور پر ۔ ھمارے یہاں جو ۸۰ یا ۸۸ فیصد کاشتکار زمینوں پر ھیں ۔ ان میں سے ۹۹ فیصد ۔ اگر اتنا نہیں تو ۹۰ سے ۹۵ فیصد تک ان پڑھ لوگ ھیں جن کے لئے ھر چیز کا فقدان ھے ۔ ان کے لئے سکول نہیں ھسپتال نہیں ۔ ھر چیز کی دقت ھے ۔ اب دیکھنا یہ ھے کہ مالیہ کی وصول سے مشترکہ طور پر یا انفرادی طور پر کاشتکاروں کو کوئی فائدہ ھے یا نقصان ھے ۔ فرض کیجئے جیسا کہ آپ کو معلوم ھے ایک ایک کھاتے میں تین تین چار چار ھزار کنال زمین ھوتی ھے ۔ اس میں ایک شخص کی ۲۰ یا ۲۵ کنال ھے ۔ یا اگر کوئی شخص ایک رقبہ میں ۱۰۰ کنال سے کم زمین کا مالک ھے تو مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۶۴ کے تحت زمین تقسیم نہیں کرا سکتا ۔ اب اس کا قصور یہ ھے کہ وہ صرف ۲۰ یا پچیس کنال کا مالک ھے ۔ باقی تین ھزار کنال زمین میں سے ۲۹۸۰ کنال زمین دوسرے لوگوں کے پاس ھے اور اس کے ۵۰ یا ۱۰۰ مالک ھیں ۔ اگر حکومت یہ چاھتی ھے کہ ۲۰ کنال کے مالک کو کسی طریقہ سے زک دی جائے یا انفرادی یا مشترکہ طور پر کسی سے وصول کر سکے ۔ تو اگر تین ھزار کنال زمین پر تین یا چھ ھزار روپیہ مالیہ کی رقم واجب‌الوصول ھو تو اس کا بوجھ ایک آدمی پر ڈال دیا جائے گا اور اسے کہیں گے کہ تم دے دو ۔ اگر وہ انکار کرے تو اس کے لئے آگے کلازز آئینگی اور اگلی کلازز کے

تحت اس کی movable property کو attach کر لینگے ۔ یا اسے جیل میں ڈال دینگے یا جو تکلیف چاہیں دے سکینگے اس طرح سے آپ لوگوں پر ایک سیاسی دباؤ ڈال سکینگے ۔ وہ آدمی نہ تو اسے چھوڑ سکتا ہے اور نہ ہی اسے رکھ سکتا ہے ۔ یہ جو "Conclusive proof" ہے اگر اس پر آپ غور فرمائینگے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سندھ کے علاوہ جہاں بڑے بڑے زمیندار ہیں ۔ سابقہ پنجاب کے علاقوں مثلاً پنڈی وغیرہ میں بہت چھوٹی چھوٹی اراضیات ہیں ان لوگوں کے حصے بہت کم ہیں اور وہ دوسرا کاروبار کرتے ہیں اور قبضہ کسی اور شخص کا ہے ۔ "Conclusive proof" کے لحاظ سے کسی ایک کو مالیہ ادا کرنا پڑے گا ۔ یہ تو بالکل اسی طرح ہے کہ ایک دفعہ ایک لومڑی بھاگی جا رہی تھی تو کسی نے پوچھا کہ کیوں بھاگی جا رہی ہو تو اس نے کہا کہ شہر میں تمام اونٹ پکڑے جا رہے ہیں ۔ پوچھا کہ تم تو اونٹ نہیں ہو تو اس نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ مجھے اونٹ کا بچہ نہ سمجھ لیا جائے ۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت اونٹ کو تو چھوڑ دیگی اور لومڑی کو پکڑ لیگی ۔

یہ ایک طریقہ ہے جس سے کہ یہ شریف آدمی کو ذلیل و خوار کرینگے ۔ اور اس کی عزت و آبرو برباد کرینگے اور ہر قسم کا سیاسی دباؤ ڈالینگے پھر جس طرح چاہیں تباہ و برباد کرینگے اس کی آزادی چھین لینگے ۔ چونکہ یہی ایک طبقہ ہے جو وکلا کے علاوہ رہ گیا تھا جو آزاد تھا اور وہ کہتے تھے کہ ہم کسی کے دباؤ کے نیچے نہیں آ سکتے ۔ وہ اپنا ہل چلاتے ہیں روٹی کھاتے ہیں اور ان کے جو خیالات ہیں ان کا اظہار کرتے ہیں ۔ اب ان کو بھی اس طریقہ سے دباؤ میں لایا جا رہا ہے ۔

جناب والا ۔ یہ جو قوانین بن رہے ہیں اور خاص طور پر جو اس chapter میں ہیں یہ Constitution کے Fundamental Rights کے Principle کے منافی ہیں ۔ اس وقت Fundamental Rights suspended ہیں ۔ لیکن جس وقت یہ بحال ہونگے تو آپ دیکھیں کہ ہائی کورٹ میں ایک تانتا لگ جائیگا اور لوگ اسے چیلنج کرینگے ۔ یہ آئین کے inconsistent ہے اور Fundamental Rights کے اصول کے منافی ہے ۔

جناب والا ۔ اس کی رو سے کسی ایک شہری کی ذمہ داری کسی دوسرے پر نہیں ڈالی جا سکتی ۔ یہ تمام قوانین آئین کے نزدیک derogatory ہیں اور null and void ہیں ۔ آرٹیکل ۶ کے تحت کسی آدمی کی سزا کسی

دوسرے کو نہیں دی جا سکتی ۔ یہ تو بالکل extortion ہے black mailing ہے ۔ یعنی کرے داڑھی والا پکڑا جائے مونچھوں والا ۔

پی ایل ڈی ۱۹۶۲ سپریم کورٹ صفحہ ۵۶۳ اور پی ایل ڈی ۱۹۶۱ صفحہ ۵۲۲ میں بڑی وضاحت سے لکھا ہے ۔

That you cannot recover liability of one person from another person.

لیکن ہم یہاں یہ کر رہے ہیں کہ کسی کی بھی liability دوسرے پر ڈال رہے ہیں ۔ اب انکا یہ کہنا ہے کہ Partnership Act کے تحت ایک آدمی کی ذمہ داری دوسرے آدمی پر ہے ۔ مگر حضور والا وہاں پر تو دو تین یا دس آدمی آنکھیں کھولے ہوئے ایک agreement کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہاری اور میری ذمہ داری برابر ہے ۔ تمہاری ذمہ داری میں لیتا ہوں لیکن یہاں وہ ذمہ داری ایک آدمی پر ٹھونسی جا رہی ہے ۔

جناب والا ۔ یہ complete کلاز لیجسلیشن ہے جو کانسٹی ٹیوشن کے پارٹ (۲) میں "equality of citizen in the law" ہے ۔ یہاں پر اسکی بالکل ممانعت ہے کہ ایک کے خلاف دوسرے کو نوازا جائے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : No repetition please.

میجر محمد اسلم جان ۔ Very well, Sir. جناب والا ایک مشہور مصنف نے لکھا ہے ۔

> "From barbarism to civilisation requires at least a century and from civilization to barbarism needs but a day."

میرا خیال ہے کہ اسوقت جو ہم قانون پیش کر رہے ہیں وہ بجائے اسکے کہ ہم ۱۸۸۷ء سے اچھا قانون پیش کریں اور barbarism سے civilisation کیطرف آئیں ۔

We are going back to barbarism.

بلکہ اس سے بھی ہم پیچھے جا رہے ہیں جناب والا جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا کہ قوانین اچھے ہیں قانون میں کوئی خرابی نہیں ہوتی

اگر قانون کو صحیح طریقہ پر چلایا جائے تو قانون بہترین ہوتا ہے یہ جو پراویژن انہوں نے رکھا ہے یعنی "Conclusive proof" اب آپ یہ دیکھئے کہ جب جرگہ سسٹم start کیا گیا تھا تو یہ کہا گیا تھا کہ اس سے جلد سے جلد فیصلے حاصل کئے جائیں گے اور کہیں حالات ایسے بھی تھے کہ فیصلے جلد حاصل ہوئے تھے لیکن اس جرگہ سسٹم میں امنڈمنٹ کرنے کے بعد سیاسی طور پر لوگوں کو تنگ کیا جانے لگا اور چیئرمینوں کو کہا گیا - - - -

Mr. Deputy Speaker : The Member is irrelevant.

میجر محمد اسلم جان - Very well Sir تو جناب والا یہ قانون غلط طور پر استعمال ہوا اور ایسا بھی ہو رہا ہے کہ لوگ حقیقتاً قتل کرتے ہیں اور ہزاروں روپیہ رشوت جرگہ میں دیکر پھانسی سے بچ جاتے ہیں اور ۱۴ سال کی سزا حاصل کر لیتے ہیں اور پھر وہ یہ سوچتے ہیں کہ اس سزا کو کم کروا لیں گے -

Mr. Deputy Speaker : Does the Minister for Revenue want to make a reply ?

Major Muhammad Aslam Jan : Sir, give me 2 or 3 minutes more.

Mr. Deputy Speaker : Then please be relevant.

میجر محمد اسلم جان - جناب والا - یہ جو شق ہے آپ اسکو بخوبی سمجھتے ہیں کہ اسمیں کیا تکلیفیں ہیں اور عوام کو اس سے کیا تکالیف ہونگی لیکن آپ کا منصب ایسا ہے کہ شاید آپ کو اپنے جذبات کے اظہار سے روکتا ہے جناب والا فرض کیجئے کہ ایک ریونیو آفیسر ایک نائب تحصیلدار ہے وہ ایک ایم - بی - اے - یا ایک ایم - این - اے سے کسی لغزش کی بنا پر اسکے خلاف ایک سرٹیفیکیٹ دے دیتا ہے کہ اسکے اوپر ایک لاکھ روپیہ مالیہ بقایا ہے اور موجودہ مالیہ جو ہے وہ یہ ہے - - -

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) - کیا مالیہ ایک لاکھ بھی ہو سکتا ہے ؟

میجر محمد اسلم جان - اس کی مرضی ہے جتنا وہ چاہے لکھ دے اور لاکھ روپیہ بھی لکھ سکتا ہے - پھر اسکی remedy کیا ہے -

وزیر زراعت - اسکی remedy ہے - - - - (قطع کلامیاں)

میجر محمد اسلم جان - اسکی کوئی remedy اس کلاز کیلئے نہیں ہے جو یہاں پر آپ نے لکھا ہے کہ -

Certificate of the Revenue Officer will be the conclusive proof. From the technical point of view, no evidence or further evidence is required and it is not appealable. Why do they use this word ? Why don't they say that it is conclusive subject to the general law or something like that.

یہ کہہ دینا کہ it is conclusive proof میں یہ کہتا ہوں کہ ایک آدمی کے خلاف ایک ریونیو آفیسر جو نائب تحصیلدار ہے - - - - -

Mr. Deputy Speaker : It is stated there, "Notwithstanding anything else".

Major Muhammad Aslam Jan : Once it is stated, it is a conclusive proof then there is no need of anything else.

یا تو اپیل کی جو کلاز ہے اسمیں اسکی تشریح کر دیں کہ

This particular can also be appealable.

لیکن فرض کیجئے کہ ہم اپیل کریں اور آگے اسکی construction ایسے کریں کہ

Now this particular clause was that it is a conclusive proof and no appeal lies.

اور اپیل یہاں ہے نہیں اس پر رویژن ہے اور اگر فرض کیجئے کہ ایک ریوینیو آفیسر اپنا خود رویژن کرتا ہے تو ایسی صورت میں یہ appealable ہونا چاہئے اور عوام کے پاس سیکشن ۹ - آف سول پروسیجر کوڈ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اتنے سول nature کے cases ہیں تو اسمیں

You can go and you can knock at the door of the law.

اور آپ انصاف کی بھیک مانگتے ہیں اسکے تحت آپ کیسے کر سکتے ہیں -

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان)۔ جناب والا ۔ مجھے یقین ہے کہ محترم میجر صاحب ضرور جانتے ہونگے کہ Statement of Account کیا ہے ۔ سٹیٹ منٹ آف اکاؤنٹ کو اردو میں ڈھال کہتے ہیں ۔ ہر فصل پر پٹواری ڈھال باچھ کرتا ہے اور مالیہ کا ڈھال باچھ بنتا ہے ۔ ہر ایک زمین کے مالک سے وہ کہتا ہے کہ تمہارے ذمہ اتنا مالیہ ہے ۔ اگر ہر ایک زمیندار اس سے کہے گا کہ ہمارے ذمہ غلط مالیہ لگایا گیا ہے اور ہم اسکو دینے کے ذمہ دار نہیں ہیں تو اسکا مطلب یہ ہے کہ پٹواری جو اسکی وصولی کا ذمہ دار ہے اسکے ساتھ علیحدہ مقدمہ بن جائیگا ۔ تو یہ محض اسلئے رکھا گیا ہے کہ کوئی شخص پٹواری سے انکار نہ کرے اگر کسی کو اعتراض ہے تو وہ مالیہ کی ادائیگی تو کر دے مگر ۹۷ ۔ میں اسکے لئے راستہ کھلا ہے ۔ اسمیں لکھا ہوا ہے ۔

"Notwithstanding anything in Section 83, - - -"

اسمیں صاف طور پر لکھا ہوا ہے کہ وہ payment کر دے اسکے لئے راستہ کھلا ہے وہ دعویٰ کر سکتا ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : It is very clear, "Not withstanding anything".

Malik Muhammad Akhtar : Sir, the word 'conclusive' is improperly used.

Mr. Deputy Speaker : I will now put the question.

The question is :

That clause 83 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 84

Mr. Deputy Speaker : Clause 84.

There is an amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"84 (1) Subject to the other provisions of this Act, an arrear of land-revenue may be recovered by any one or more of the following processes, namely :—

(*a*) by service of a notice of demand on the defaulter ;

(*b*) by arrest and detention of his person :

Provided that no defaulter shall be liable to arrest for default in payment of land-revenue unless the Collector is satisfied that the defaulter without just cause, contumaciously refused to make payment of land-revenue :

Provided further that the Collector shall before issuing a warrant for arrest gives an opportunity to show cause against its issue :

Provided further that the provisions of the relief of indebtedness Act and other similar laws for the time being in force in the Province imposing certain restrictions on the arrests of judgement debtors' in default of payment of dues in execution of decrees of a Civil Court shall as far as practicable be applicable for the arrest of defaulters under this Chapter ;

(*c*) by distress and sale of his movable property :

Provided that tools of artisans, implements of husbandry, cattle, as may be necessary to enable him to earn his livelihood, necessary wearing apparel, cooking vessels, beds and beddings of the defaulter, his wife and children and such personal ornaments, as in accordance with the religious usage cannot be parted with by any woman or any other movable property exempted from attachment under the Code of Civil Procedure, 1908 shall not be liable to attachment :

Provided further that the provisions of Code of Civil Procedure, 1908 and the Punjab Debtor Protection Act, 1936, exempting attachment of standing crops and trees shall as far as practicable be applicable to a holding area of which is less than twenty-five acres ;

(*d*) by proceedings against other immovable property of the defaulter :

Provided that houses and other buildings with material and sites thereof and land immediately appurtenant thereto and necessary for their enjoyment belonging to a defaulter and occupied by him

or any other similar property exempted from attachment under the Code of Civil Procedure, 1908 shall not be liable to attachment.

(*e*) by transfer of the holding in respect of which the arrear is due, in case the defaulter fails to deposit the amount of land-revenue due and a notice in this respect served on him to deposit the same within thirty days of the service of the notice.

(2) Notwithstanding any thing contained in any other enactment for the time being in force the holding if the area of the same is less than twenty-five acres in respect of which the arrear is due shall not be liable to attachment in execution of any order of Revenue Court or any decree of any Civil Court on enforcement of this Act.

(3) By any other method specifically provided under this Chapter.

(4) Any arrear of land-revenue shall not be recoverable after expiry of four years from the date it was due.".

Mr. Deputy Speaker : What does the Member mean by "his wife and children", does he mean to say they will be also attached ?

Malik Muhammad Akhtar : Where Sir ?

Mr. Deputy Speaker : First proviso to (*e*), lines 3-4.

Minister of Law : Page 2.

Malik Muhammad Akhtar :

"Provided that tools of artisans, implements of husbandry, cattle, as may be necessary to enable him to earn his livelihood, necessary wearing apparel, cooking vessels, beds and beddings of the defaulter, his wife and children....."

These are exactly the words of the Civil Procedure Code.

Mr. Deputy Speaker : After the word 'defaulter' the Member has put a comma.....

Malik Muhammad Akhtar : Exact copy of the Civil Procedure Code.

Minister of Revenue : It cannot be exact. Let him produce the Civil Procedure Code.

Malik Muhammad Akhtar : You can send for that (*interruptions*). This is a repetition of the Civil Procedure Code.

Mr. Deputy Speaker : Under which rule ? Major Sahib have you got a copy of the C.P.C ?

Malik Muhammad Akhtar : That is probably, as far as my note guides me, Section 60 (1) of the Civil Procedure Code.

(*A short pause*)

"the necessary wearing-apparel, cooking vessels, beds and bedding of the judgment-debtor, his wife and children,....."

Mr. Deputy Speaker : May I see it ?

Malik Muhammad Akhtar : My amendments are not made in haste. I take all precautions in making them.

Mr. Deputy Speaker : Here the amendment provides that the following particularly shall not be liable to such attachment or sale, namely, the necessary wearing apparel, cooking vessels, beds and beddings of the defaulter, his wife and children.....

ملک محمد اختر :- میں نے judgment debtor کی بجائے defaulter کا لفظ استعمال کیا ہے میں نے صرف لفظ کو تبدیل کیا ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : It is in the Civil Procedure Code.

Clause under consideration, amendment moved is :

That for clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"84. (1) Subject to the other provisions of this Act, an arrear of land-revenue may be recovered by any one or more of the following processes, namely :—

(*a*) by service of a notice of demand on the defaulter ;

(*b*) by arrest and detention of his person :

Provided that no defaulter shall be liable to arrest for default in payment of land-revenue unless the Collector is satisfied that the defaulter without just cause, contumaciously refused to make payment of land-revenue :

Provided further that the Collector shall before issuing a warrant for arrest gives an opportunity to the defaulter to show cause against its issue :

Provided further that the provisions of the relief of Indebtedness Act and other similar laws for the time being in force in the Province imposing certain restrictions on the arrests of judgements debtors' in default of payment of dues in execution of decrees of a Civil Court shall as far as practicable be applicable for the arrest of defaulters under this Chapter ;

(*c*) by distress and sale of his movable property :

Provided that tools of artisans, implements of husbandry, cattle, as may be necessary to enable him to earn his livelihood, necessary wearing apparel, cooking vessels, beds and beddings of the defaulter, his wife and children and such personal ornaments, as in accordance with the religious usage cannot be parted with by any woman or any other movable property exempted from attachment under the Code of Civil Procedure, 1908, shall not be liable to attachment :

Provided further that the provisions of Code of Civil Procedure, 1908 and the Punjab Debtor Protection Act, 1936, exempting attachment of standing crops and trees shall as far as practicable be applicable to a holding area of which is less than twenty-five acres ;

(*d*) by proceedings against other immovable property of the defaulter :

Provided that houses and other buildings with material and sites thereof and land immediately appurtenant thereto and necessary for their enjoyment belonging to a defaulter and occupied by him or any other similar property exempted from attachment under the Code of Civil Procedure, 1908, shall not be liable to attachment ;

(e) by transfer of the holding in respect of which the arrear is due, in case the defaulter fails to deposit the amount of land-revenue due and a notice in this respect served on him to deposit the same within thirty days of the service of the notice.

(2) Notwithstanding anything contained in any other enactment for the time being in force the holding if the area of the same is less than twenty-five acres in respect of which the arrear is due shall not be liable to attachment in execution of any order of Revenue Court or any decree of any Civil Court on enforcement of this Act.

(3) By any other method specifically provided under this Chapter.

(4) Any arrear of land-revenue shall not be recoverable after expiry of four years from the date it was due."

Minister of Revenue : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاهور - ۲) - میں نے اپنی ترامیم میں جہاں تک ممکن ہے کوشش کی ہے کہ ان اصولوں کو مانتے ہوئے زمیندار طبقہ کے لئے وہی سہولتیں مہیا کی جائیں جو شہری طبقہ کے لئے مہیا کی گئی ہیں - جناب سپیکر - میں نے ان سے کوئی نئی بھیک نہیں مانگی - میں نے ان کے لئے وہ حقوق جو اس وقت ہم لیجسلیشن کرنے کے لئے بیٹھے ہیں اور ان کی آنے والی نسلوں کے لئے مانگے ہیں جن پر کہ اس قانون کا نفاذ ہونا ہے - جناب سپیکر - آپ اندازہ فرمائیں کہ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اگر اس قانون کے تحت arrears of land-revenue accrue ہوں اور وہ defaulter ہو جائیں تو اس کا مندرجہ ذیل طریقہ کار ہوگا - پہلے یہ کہ نوٹس جاری کیا جائیگا defaulter پر- دوسرے یہ کہ اس کو گرفتار کر لیا جائیگا لیکن گرفتاری پر میں نے کم و بیش ۳ پرووائزو لگا دی ہیں پہلی یہ کہ اگر کسی defaulter کو گرفتار کیا جائے تو اسی صورت میں گرفتار کیا جائیگا اگر یہ ثابت ہو سکے کہ وہ لگاتار لینڈ ریوینیو کی ادائیگی میں ارادتاً کوتاہی کرتا رہا ہے اور دوسرے جناب سپیکر اس کے بعد گرفتاری پر میں نے دو پرووائزو لگائی ہیں - اب طریقہ کار یہ ہے جناب والا کہ ایک نوٹس گرفتاری کا جاری کر دیا جاتا ہے کہ فلاں تاریخ پر تم حاضر

ہو جاؤ اور جب وہ نوٹس appear ہونے کے لئے جاری کیا جاتا ہے تو اس میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ فلاں تاریخ کو آپ اپنا روپیہ جمع کراؤ ورنہ آپ کو گرفتار کر لیا جائیگا ۔ یعنی جناب سپیکر اس کو موقع نہیں دیا جاتا کہ وہ اپنا اعتراض اٹھا سکے یا اسے یہ معلوم ہو کہ میں نے کیسے کتنے دینے ہیں تو اس لئے میں نے جناب والا پہلی پرووائزو دی ہے کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں شخص لگاتار اور ارادتاً لینڈ ریونیو کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا رہا ہے تو اس کو گرفتار کر لیا جائے ۔ دوسری چیز میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کو موقع دیا جائے بجائے اس کے کہ اس کو براہ راست وارنٹ گرفتاری دیدیا جائے کہ فلاں تاریخ کو روپیہ جمع کراؤ اور اگر نہیں جمع کراؤگے تو آپ کو گرفتار کر لیا جائے گا ۔ تو پہلے یہ فیصلہ کیا جائے کہ آیا اس کی گرفتاری ضروری بھی ہے یا نہیں یا اسکے لئے جو وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے ہیں ان کی قانونی حیثیت کیا ہے ۔ تیسری چیز میں نے یہ رکھی ہے کہ Indebtedness Relief Act کی جو پرووِژن ہیں اور دوسرے ایسے قوانین کی دفعات جو کہ صوبہ میں رائج ہیں Judgment Debtors پر کچھ قیود اور restrictions لگاتی ہیں ان کے تحت وہ اشخاص جو لینڈ ریونیو ادا نہیں کریں گے گرفتار کئے جا سکیں گے یعنی جناب والا میں نے یہ اس طرح رکھا ہے ۔

> "Provided further that the provisions of the relief of indebtedness Act and other similar laws for the time being inforce in the province imposing certain restrictions on the arrest of judgment debtors in default of payment of dues in execution of decrees of a civil court shall as far as practicable for the arrest of defaulters under this Chapter."

اور سر دست آپ سنکر حیران ہونگے کہ ان کا فائدہ جو ہے وہ ایک شہری کو تو ملتا ہے لیکن ایک دیہاتی کو نہیں ملتا ۔

اسی طرح جناب والا سول کورٹ میں کچھ طریق کار ہے کہ defaulter کو کس صورت میں arrest کیا جائے ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ Relief of Indebtedness Act اور سول پروسیجر کوڈ کی دفعات میں جو قیود ہیں ان کو یہاں بھی شامل کیا جائے ۔

تیسرا طریقہ جو ہے وہ یہ ہے کہ اسکی movable property جو ہے کو ضبط یا attach اور نیلام کیا جا سکتا ہے ۔ جناب والا آپ سول پروسیجر کوڈ

کو دیکھیں اگر کسی نے کسی کا دس کروڑ روپیہ بھی دینا ہو تو اس کے

> " . . . tools of artisans, implements of husbandry, cattle as may be necessary to enable him to earn his livelihood, necessary wearing apparel, cooking vessels, beds and beddings of the defaulter, his wife and children and such personal ornaments . . ."

جو کہ مذہب یا رواج کے مطابق ضروری ہوتے ہیں مثلاً جناب والا میرے گلے میں تعویذ ہے اس وقت میجر صاحب بھی کچھ پہنے ہیں -

Probably that is in accordance with some religious belief or some usage.

تو جناب والا کسی شخص کو اس کے ایسے زیورات سے محروم نہیں کیا جا سکتا - جناب والا اس کے بعد سول پروسیجر کوڈ کے مطابق یہ رعایت دی گئی ہے کہ اگر کسی کا جدی مکان ہے - یا ایک رہائشی مکان ہے جس میں وہ خود رہتا ہے تو اسے قرق نہیں کیا جا سکتا - یہ دفعہ میں چاہتا ہوں کہ اس میں بھی شامل کی جائے - تاکہ جہاں ان دیہاتی لوگوں کی قرقی کا سوال ہے انہیں بھی یہ رعایت حاصل ہو جائے - اب میں نہایت ہی مختصر سے طریقے میں کچھ references دونگا - جناب والا اس کے بعد یہ لکھا گیا ہے نمبر ۴ میں - - - -

> . . . Punjab Debtors' Protection Act as far as practicable.

اگر شہری آبادی کو یہ حقوق حاصل ہیں تو دیہاتیوں کو بھی حاصل ہونے چاہئیں جناب والا Punjab Debtors Protection Act ۱۹۳۶ کے تحت اگر میری حیثیت پانچ ہزار کی ہے تو مجھے اس قابل نہیں گردانا جا سکتا کہ میری جائداد سے کسی قسم کی قرقی کی جائے اس کے بعد میں نے (ڈی) میں یہ مانگا ہے -

> (d) by proceedings against other immovable property of the defaulter.

اس میں بھی میں نے غیر منقولہ جائداد پر یہ proviso لگائی ہے -

"Provided that houses and other buildings with material and sites thereof and land immediately appurtenant thereto and necessary for their enjoyment belonging to a defaulter and occupied by him or any other similar property exempted from attachment under the Code of Civil Procedure, 1908, shall not be liable to attachment ; "

جناب والا - میں نے حکومت سے یا ریونیو منسٹر سے کوئی بھیک نہیں مانگی - میں نے ان سے دیہاتی آبادی کے لئے وہ حق مانگا ہے جو شہریوں کو حاصل ہے - میں چاہتا ہوں کہ ان کو بھی یہ protections حاصل ہوں - جو سول پروسیجر کوڈ میں جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے سلسلے میں دی گئی ہیں ان کو بھی ناقابل قرقی قرار دیا جائے - اس کے بعد میں holding کی ٹرانسفر کے لئے پروویژن کو بھی مانتا ہوں - بشرطیکہ آپ اسے موقع دیں کہ وہ تیس دن کے اندر اندر رقم جمع کروا دے - اور آپ فوری طور پر ضبطی پر نہ چلے جائیں - میں نے اپنی دفعہ (۲) میں یہ کہا ہے کہ اگر پچیس ایکڑ سے کم رقبہ ہو تو بھی اس کی ضبطی نہیں ہو سکیگی - نہ اسکی execution کسی قسم کی ہو سکیگی - اس کے بعد میں نے یہ کہا ہے کہ ایک میعاد ہونی چاہئے مثلاً قرضہ جات کی میعاد پانچ سال ہے - آپ چار سال رکھ لیں اور چار سال کے بعد وہ زائد المیعاد ہو جائے -

جناب والا - میری یہ ترمیم self explanatory ہے - میں جانتا ہوں کہ یہ اسے نہیں مانیں گے - اسے میں نے صرف اس لئے پیش کیا ہے کہ امتیاز جو یہ شہری اور دیہاتی آبادی میں روا رکھنا چاہتے ہیں وہ سامنے آ جائے اور موجودہ حکومت بے نقاب ہو جائے - اگرچہ مجھے یہ باتیں تقریر میں کہنی چاہئیں تھیں مگر میں نے انہیں ترمیم کی صورت میں اسی لئے رکھا ہے تاکہ یہ حکومت بے نقاب ہو کے رہ جائے - کہ یہ پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ کو کس طرح غلامی کی زنجیر بنا کر لوگوں کی کمروں میں باندھ رہے ہیں - تاکہ لوگ اس سے نجات حاصل نہ کر سکیں -

جناب سپیکر - میں نے یہاں سول پروسیجر کوڈ کی بہت سی دفعات کو شامل کیا ہے - اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ دفعات کوئی نئی نہیں - ۱۸۵۹ کے سول پروسیجر کوڈ (نمبر ۲۸ آف ۱۸۵۹) میں یہ موجود ہیں - ۱۸۷۷ کے سول پروسیجر کوڈ (نمبر ۱۰ آف ۱۸۷۷) میں یہ دفعہ ۲۰۵ ہے - ۱۸۸۲ کے ترمیم شدہ سول پروسیجر کوڈ میں یہ موجود تھی

۱۸۸۷ میں تھیں اور ۱۹۰۸ کے سول پروسیجر کوڈ میں یہ موجود ھیں - گذشتہ ۸۰ سال سے دیہاتی آبادی کے ساتھ یہ ظلم اور بے انصافی ہو رھی ھے - اس ملک میں آپ ان پر آئین کے دروازے بند کر رھے ھیں - کیا آپ یہ چاھتے ھیں کہ یہاں انقلاب آئے اور ھماری دیہاتی آبادی اس کا آغاز کرے -

Mr. Deputy Speaker : The Member is not relevent.

ملک محمد اختر - جناب والا - میں صرف یہ چاھتا ھوں کہ جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کے سلسلہ میں جو سہولتیں شہری آبادی کو حاصل ھیں وہ دیہاتی آبادی کو بھی مل جائیں - دیکھئے میرا گھر قرقی سے بچ جائیگا - میرے پاس موسم گرما اور سرما کے جو کپڑے ھیں وہ قرقی سے بچ جائینگے جو مذھب یا رواج کے مطابق میں نے پہنے ھوئے ھیں لیکن اس غلام کے لئے آپ یہ کریں گے کہ اگر اس کے گھر میں ایک سوئی بھی ھو تو اسے بھی اٹھا کے لے جائیں گے - اور اس کے بعد بتیس دن کے لئے اسے قید بھی کر دیں گے -

وزیر قانون - ایسا نہیں ھے -

ملک محمد اختر - جناب والا - اب آپ اندازہ فرمائیں کہ ایک شہری کے تمام روزمرہ کی سہولتیں ، اس کا بستر ، اس کے ملبوسات ، اس کا جدی مکان قرقی سے محفوظ ھے - یہ وہ exemptions ھیں جو ۱۸۸۸ کے قانون سے بتیس سال پہلے موجود تھیں - آج ۱۹۶۷ میں جب آپ قانون سازی کرتے ھیں - اگر حکومت کی کوئی رقم واجب الادا یا واجب الوصول ھے تو اس کے لئے یہ جو طریق کار بنا رھے ھیں اس میں زمیندار کے گھر میں کیا چھوڑیں گے - اس کا بیج کہ وہ آئندہ سال کا فصل بو لے تاکہ غلام زندہ رھے اگر غلام مر گیا تو مالک ختم ھو جائیگا - اس لئے غلام کو زندہ رکھا جائیگا - ھفتہ میں ایک بار اسے روٹی دی جائیگی تاکہ وہ محنت کرکے ھل چلائے اسکے بعد ان کا قرضہ شائی لاک کے قرضہ کی طرح بدستور موجود رھیگا - میں نے کوئی نئی بات نہیں کی - میں نے یہ گذارش کی ھے کہ سول پروسیجر کوڈ کی دفعات کو اس میں شامل کر لیا جائے - اب آپ اس ریونیو ایکٹ میں قید کی دفعات کو دیکھئے -

In the Civil Procedure Code it does not exist now.

یعنی سول قید برائے نام ہے ۔ آپ نے کسی کو قرضہ کے لئے سول قید خانہ میں جاتے نہیں سنا ہوگا ، نہ دیکھا ہوگا ۔ لیکن یہ اس بات کو یہاں رکھنا چاہتے ہیں ۔

اسکے بعد جناب سپیکر یہ کہتے ہیں کہ وہاں سول پروسیجر کوڈ میں یہ رعایت ہے ۔

Houses and other Buildings attached with their residential houses.

یعنی Residential Houses نہیں ۔ اگر اسکے دو پورشن ہیں جو کرایہ پر دئے ہوئے ہیں ۔ اگر Residential House ہے سول پروسیجر کوڈ کے تحت وہ attachment نہیں ہے ۔ یہ سب کا سب چھین کر لے جائیں گے ۔ اسکے بعد مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ تمام کا تمام یعنی آسکی entire fodder crops, including grains Oats, Maize صرف ۲۰ من بیج چھوڑ کر سب لے جائیں گے ۔ مجھے یہ گذارش کرنا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : Please be relevant.

I am alert Sir, and would be relevant ۔ ملک محمد اختر جناب والا ۔ نہ تو یہ سول پروسیجر کوڈ کے تحت جو رعائتیں منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کی ہیں دیتے ہیں اور نہ یہ arrest سے جو immunity ہے سول پروسیجر کوڈ میں اور Relief of Indebtedness Act میں وہ دینے کو تیار ہیں جب وہ بل پاس ہوا آپ نے گذشتہ روز اخبارات میں بھی دیکھا ہوگا کہ لینڈ ریونیو کے بعد سب سے لمبا بل آیا ہے وہ پنجاب کے کاشتکاروں کے قرضہ جات سے متعلق ہے ۔ اس وقت ہندوؤں کی اکثریت تھی انہوں نے سینکڑوں ہزاروں روپے تقسیم کئے ہوئے تھے اور مسلمان قرضوں میں پھنسے ہوئے تھے ۔ ۱۹۳۶ میں جو رعایت دی تھی وہ موجودہ قانون کی شکل میں inconsistent ہو کر رہ جائے گی ۔ یہ قانون Punjab Debtors Protection Act سے over ride کرے گا ۔ زرعی زمین کی اس حد تک attachment ہو جس کی مالیت پانچ ہزار روپیہ تک ہو ۔ جناب والا ۔ اس سنہری قانون کے کلنک کا ٹیکہ جس کو میں آج اپنی پیشانی پر لے رہا ہوں اس کے تحت جو رعایت تھی اس سے زرعی آبادی کو محروم کر دیا جائیگا ۔ اسکے بعد میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ صرف وہی جائیداد آپ attach کریں جس کے متعلق آپکا

arrear of land revenue ہو ۔ اور اسکو بھی اس طور پر کریں کہ جس کا رقبہ ۲۵ ایکڑ سے زیادہ ہو ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ ۲۵ ایکڑ کی جو ہولڈنگ ہوگی اس میں کم و بیش ۲۵ یا ۵۰ افراد یا ایک یا دو خاندان پلتے ہوں گے ۔ جب آپ اسکو attach کر لیں گے اسکے بعد وہ لوگ ڈاکہ زنی کریں گے ۔ میں سمجھتا ہوں وہ حق بجانب ہونگے ۔ اگر وہ ایسے طریقے یا ذرائع اختیار کریں جس سے وہ اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنے میں قانون شکنی پر اتر آئیں ۔ جناب والا ۔ حکومت یہ چاہتی ہے کہ اس ملک میں کمیونزم آئے ۔ یہ حکومت چاہتی ہے کہ اس ملک میں قانون شکنی ہو ۔ اس لئے یہ حکومت ایسے قوانین کے بنانے کی اجازت دیتی ہے ۔ اگر یہ پارلیمنٹری لفظ ہے تو میں اسے unholy law کہوں گا جسکو ہم بنا رہے ہیں ۔ ہم دیہاتی معیشت کو ذبح کر رہے ہیں ۔ اگرچہ وقت آنے والا ہے کہ جب صنعتکار اس ہاؤس پر چھائے ہوئے ہوں گے ۔ آج زمیندار جو اس وقت بھی ہاؤس میں موجود ہیں وہ اپنے حقوق کیلئے کمر بستہ اٹھ کھڑے ہوں ۔ وہ اپنے حقوق کے لئے کیوں نہیں اٹھتے ۔ اسکے بعد مجھے یہ بھی عرض کرنا ہے کہ میں نے سب کلاز (بی) میں کہا ہے کہ جس ہولڈنگ کو یہ attach کریں اسکی attachment ۲۵ ایکڑ سے زیادہ ہو جو طریقہ کار سول پروسیجر کوڈ میں ہے جس کے تحت آرڈر یا ڈگری کو یہاں پر enforce کرنے کا قانون تو مان لیا ہے لیکن رولز بنانے باقی ہیں ۔ میں اسکے متعلق بات کہہ چکا ہوں میں اسکو دہرانا نہیں چاہتا ۔ قائد حزب اختلاف کا حکم ہے کہ کلاز ۹۰ تک جانا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ ان کا حکم مانتے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ جی ہاں ۔ میں آپکا حکم بھی مانتا ہوں ۔ (قہقہہ) ۔ ۔ ۔ اگر ہم نے کسی کو قرضہ دینا ہو تین سال کے بعد وہ زائد المیعاد ہو جائے گا ۔ قانون قانون ہے ۔ اگر کسی بیوہ سے یا کسی یتیم سے کروڑ پتی نے قرضہ لینا ہے تو limitation تین سال ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : Not for Government dues.

ملک محمد اختر ۔ Not for Government dues گورنمنٹ dues کی کم و بیش جناب قائد ایوان کی عمر سے زیادہ limitation ہے ۔

وزیر زراعت - میرے متعلق ارشاد فرمایا ہے - اللہ تعالیٰ آپ کی عمر بھی دراز کرے - (قہقہہ) -

ملک محمد اختر - خدا دراز کرے عمر چرخ نیلی کی
کہ بے کسوں کے مزاروں پر شامیانہ ہوا
نہ پوچھ حال مرا - چوب خشک صحرا ہوں
لگا کے آگ جسے کاروان روانہ ہوا

Mr. Deputy Speaker : I will now put the amendment to vote. The question is :

That for clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"84. (1) Subject to the other provisions of this Act, an arrear of land-revenue may be recovered by any one or more of the following processes, namely :—

(*a*) by service of a notice of demand on the defaulter;

(*b*) by arrest and detention of his person :

Provided that no defaulter shall be liable to arrest for default in payment of land-revenue unless the Collector is satisfied that the defaulter without just cause, contumaciously refused to make payment of land-revenue :

Provided further that the Collector shall before issuing a warrant for arrest gives an opportunity to show cause against its issue :

Provided further that the provisions of the relief of Indebtedness Act and other similar laws for the time being in force in the Province imposing certain restrictions on the arrests of judgement debtors' in default of payment of dues in execution of decrees of a Civil Court shall as far as practicable be applicable for the arrest of defaulters under this Chapter ;

(*c*) by distress and sale of his movable property.

Provided that tools of artisans, implements of husbandry, cattle, as may be necessary to enable him to earn his livelihood ; necessary wearing

apparel, cooking vessels, beds and beddings of the defaulter, his wife and children and such personal ornaments, as in accordance with the religious usage cannot be parted with by any woman or any other movable property exempted from attachment under the Code of Civil Procedure, 1908, shall not be liable to attachment :

Provided further that the provisions of Code of Civil Procedure, 1908 and the Punjab Debtor Protection Act, 1936, exempting attachment of standing crops and trees shall as far as practicable be applicable to a holding area of which is less than twenty-five acres ;

(*d*) by proceedings against other immovable property of the defaulter :

Provided that houses and other buildings with material and sites thereof and land immediately appurtenant thereto and necessary for their enjoyment belonging to a defaulter and occupied by him or any other similar property exempted from attachment under the Code of Civil Procedure, 1908, shall not be liable to attachment ;

(*e*) by transfer of the holding in respect of which the arrear is due, in case the defaulter fails to deposit the amount of land-revenue due and a notice in this respect served on him to deposit the same within thirty days of the service of the notice.

(2) Notwithstanding anything contained in any other enactment for the time being in force the holding if the area of the same is less than twenty-five acres in respect of which the arrear is due shall not be liable to attachment in execution of any order of Revenue Court or any decree of any Civil Court on enforcement of this Act.

(3) By any other method specifically provided under this Chapter.

(4) Any arrear of land-revenue shall not be recoverable after expiry of four years from the date it was due.".

Malik Muhammad Akhtar : I want division.

Mr. Deputy Speaker : Does the Member claim division ?

Malik Muhammad Akhtar : I claim Sir.

Mr. Deputy Speaker : Alright, those Members who are in favour of the amendment being passed should stand in their seats.

(*Only one Member rose in his seat*)

Mr. Deputy Speaker : Now those Members who are against the amendment being passed should stand in their seat.

(*Twelve Members rose in their seats*)

Mr. Deputy Speaker : More Members are against the amendment : the amendment is therefore rejected.

Is Malik Sahib satisfied now ?

Next. Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir I beg to move :

> That for clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—
>
> "84. Subject to the other provisions of this Act, an arrear of land-revenue may be recovered by any one of the following processes applied one after the other if the previous one fails to achieve the desired result" :—
>
> (*a*) by service of a notice of demand on the defaulter under section 85 ;
>
> (*b*) by distress and sale of his movable property and uncut and ungathered crops under section 89 ;
>
> (*c*) by attachment of the holding under section 91 in respect of which arrear is due ;
>
> (*d*) by transfer of holding under section 90 in respect of which the arrear is due :
>
> (*e*) by sale of the holding under section 94".

جناب سپیکر ۔ یہ ترمیم میری اصل ترمیم سے قدرے مختلف ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : The Member does not want to move the amendment as given notice but a little bit amended.

Minister of Revenue : Then it becomes out of order.

Mr. Deputy Speaker : In that case the Chair has to permit and I permit the Member.

Clause under consideration, amendment moved is :

> That for clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—
>
> "84. Subject to the other provisions of this Act, an arrear of land-revenue may be recovered by any one of the following processes applied one after the other if the previous one fails to achieve the desired result" :—
>
> (*a*) by service of a notice of demand on the defaulter under section 85 ;
>
> (*b*) by distress and sale of his movable property and uncut and ungathered crops under section 89 ;
>
> (*c*) by attachment of the holding under section 91 in respect of which arrear is due ;
>
> (*d*) by transfer of holding under section 90 in respect of which the arrear is due :
>
> (*e*) by sale of the holding under section 94".

Minister of Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر ۔ مجھے چار سب کلازوں کی ترمیم پیش کرنا ہے جناب والا ۔ میں اکیلا سب پر بھاری ہوں ۔

یہ Presidential حکومت ہے ۔ اس لئے ہماری حکومت سخت تر قوانین عوام کے لئے بنا رہی ہے جس میں مالیہ کی وصولی کے لئے عوام کی گرفتاری اور قید و بند ضروری ہو ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) ۔ میں جو ترمیم پیش کر رہا ہوں اس میں اور ملک صاحب کی ترمیم میں دو بڑے فرق ہیں ۔ ایک فرق تو جناب والا ۔ یہ ہے کہ آپا کسی نا دھند سے مالیہ وصول کرنے کے چاروں

طریقوں کو یکے بعد دیگرے استعمال کیا جائے گا یا یکدم چاروں کو استعمال کیا جائے گا مثلاً نوٹس وصول کرنے کے ساتھ ہی گرفتاری بھی قید بھی اور جائداد کی قرقی بھی یکدم ہوگی یا پہلے نوٹس دیا جائے گا ۔ وصولی کا انتظام کیا جائے گا پھر بھی وصولی نہ ہو تو اس کا مال جائداد قرق کر لیا جائے گا ۔ پھر بھی مالیہ پورا نہ ہو تو اسے گرفتار کیا جائے گا ۔ گرفتاری کے عرصے میں بھی مالیہ ادا نہ ہو تو پھر قید کیا جائے گا ۔ یا آخری طریقہ بھی پہلے قدم کے طور پر استعمال کیا جائیگا ۔ جناب والا ۔ اس ترمیم کو پیش کر کے میں ایوان کی خدمت میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ چاروں طریقوں کو استعمال کرنے کی ایک ترتیب مختص کر دی جائے کہ پہلے یہ قدم اٹھایا جائے گا پھر دوسرا اور پھر نمبر وار تیسرا اور چوتھا طریقہ آزمایا جائے گا ۔ یہ نہیں کہ چاروں پر بیک وقت عمل جاری ہو جائے یا پہلے نوٹس دیا جائے گا اس پر وصولی نہ ہو تو قرقی نیلامی اور اسکے بعد بھی وصولی نہ ہو تو گرفتاری اور قید و بند کا مرحلہ تیسرے چوتھے نمبر پر آئے گا کہ کلکٹر اس کو نافذ کرے ۔

دوسرا فرق جناب والا یہ ہے کہ میں اُن تین سب کلازوں کو حذف کر دینا چاہتا ہوں جو کہ پیرا 'ج' میں درج ہیں یعنی زمیندار کو مالیہ کی عدم ادائیگی کی پاداش میں گرفتار نہیں کیا جا سکے گا ۔ انہوں نے مسودہ قانون میں لکھا ہوا ہے کہ کاشتکار کو گرفتار کیا جائے گا ۔ آئین کی رو سے گرفتار نہیں کرنا چاہئے ۔ دوسرے میں نے بندوبست کی تشخیص annulment کی سب کلاز کو حذف کرنے کے لئے ترمیم دی ہے کہ کلکٹر بندوبست کی تشخیص کو کالعدم قرار نہ دے سکے ۔ بندوبست کی سکیم کی منسوخی کے نتائج سخت ضرر رساں ہونگے ۔

تیسری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ جس زمین یا جائداد کا مالیہ واجب الوصول ہو صرف اُسی زمین کی قرقی یا نیلامی سے وصول کیا جائے کسی دوسری جائداد کی قرقی یا نیلامی نہ ہو سکے ۔

اس لئے میں نے ان تینوں سب کلازوں کو حذف کرنے کی تجویز پر اپنی ترمیم کو مبنی کیا ہے جناب والا ۔ یہاں تک میں نے اختصار کے ساتھ اپنا مطلب واضح کر دیا ہے جناب والا ۔ تشخیص کے بارے میں محترم قائد ایوان نے ارشاد فرمایا تھا کہ مالیہ کی تشخیص کا بنیادی اصول یہ ہے کہ State سارے ملک کی اراضیات کی مالک ہے اور اس ملکیت کے حصے

کے طور پر وہ اراضی پر لگان لگاتی ہے لہذا اُن کے ازدیک ، مالیہ لگان ہے ۔ پیداوار کا حصہ ہے کوئی ٹیکس نہیں جو کہ کسی کی آمدنی پر لگایا جاتا ہو بلکہ مالیہ State کی اپنی ملکیتی اراضی کی پیداوار کا حصہ حقوق مالکانہ کے طور پر وصول کیا جاتا ہے ۔ اس مسئلے پر جناب والا بڑی لمبی چوڑی بحث ہو سکتی ہے ہو بھی چکی ہے اور اب بھی ہو سکتی ہے مگر میں مختصراً عرض کرونگا کہ مالکان اراضی زمین کے مالک نہیں بلکہ حکومت زمین کی مالک ہے تو لگان یا مالیہ اُس زمین کی پیداوار سے وصول کرنا چاہئے نہ کہ کاشتکار سے یا بظاہر جو مالکان اراضی ہیں اگرچہ حقیقت میں نہیں ہیں وہ بیچارے تو مالک نہیں مالک تو سرکار ہے اب سرکار کو چاہئے کہ اُس زمین سے مالیہ وصول کرے جب ایک مالک اراضی مالک ہی نہیں تو اُس سے لگان کیوں لیا جاتا ہے ؟ اگر یہ ٹیکس ہوتا تو آمدنی پیدا کرنے والے پر اسکی استطاعت ادائیگی کے برابر عائد کیا جاتا اور وصول کیا جاتا ۔ اب جبکہ یہ ٹیکس نہیں تو کاشتکار کو کیوں گرفتار کیا جاتا ہے ۔ نا دھندہ کی گرفتاری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ جائیے زمین سے مالیہ وصول کر لیجئے نادھند کے خلاف مسودہ قانون میں ناروا سختی ہے ۔

امریکہ میں ایسا ہوتا ہے لیکن وہاں وہ شخص ذمہ دار ہے جو کہ ٹیکس کو evade کرتا ہے لیکن یہاں ہم نے یہ اصول طے کر لیا ہے کہ یہاں وہ شخص ذمہ دار نہیں ہے جسکے ذمے مالیہ بقایا ہو ۔ کیونکہ یہ ٹیکس نہیں ہے بلکہ اسکی ذمہ دار زمین ہے اور ہم نے اس سے حصہ پیداوار وصول کرنا ہے ۔ اس لئے بنیادی طور پر دونوں اصول مختلف ہیں اور زمیندار کو قطعی طور پر اس کا ذمہ دار نہیں بنایا جا سکتا ۔ کیونکہ ہم نے یہ اصول اپنا لیا ہے کہ زمیندار کی زمین ہی ذمہ دار ہوگی یا اسکی فصل ذمہ دار ہوگی ۔ اس لئے میں بنیادی طور پر اس کا مخالف ہوں کہ زمیندار کو مالیہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں گرفتار کر کے جیل بھجوایا جائے ۔ کیونکہ یہ بات ہمارے اس اصول سے مختلف ہوگی جو کہ ہم اس بل پر بحث کے دوران قبول کر چکے ہیں ۔ جہاں تک اصل موضوع کا تعلق ہے کہ آخر مالیہ کا بقایا کیوں رہ جاتا ہے ۔ اگر وہ یہ کہیں کہ بھئی وہ اس لئے کہ مالیہ زمیندار کہا گیا ہے اس لئے اس کو سزا ملنی چاہئے کہ اس نے مالیہ بر وقت ادا نہیں کیا ۔ تو میں اپنے ان بزرگوں کی خدمت میں یہ گذارش کرونگا کہ اگر آپکی ریونیو مشینری فرض شناس ہو ۔ اگر ان کی

کارگزاری اس معیار پر ہو جس معیار پر کہ ہونی چاہئے ، تو کوئی وجہ نہیں کہ کسی زمیندار کے ذمہ مالیہ بقایا رہ جائے اور وہ اس لئے کہ ہر ششماہی کے بعد مالیہ کی وصولی لازمی ہے ۔ اب فرض کیجئے کہ ایک شخص پہلی ششماہی میں اپنا مالیہ ادا نہیں کرتا تو پھر دوسری ششماہی کے بعد ہم صرف ایک کلاز پر عملدرآمد کر کے اس سے تمام مالیہ وصول کر سکتے ہیں اور وہ اصل مسودۂ قانون کی کلاز نمبر 84 (c) ہے جسکے ذریعے ہم اس شخص کی کھڑی فصل یا کٹی ہوئی فصل کو وقت مقررہ پر قرق کر سکتے ہیں اور اگر قرقی کے بعد بھی وہ زمیندار بقایا مالیہ ادا نہ کرے تو اس فصل کو نیلام کیا جا سکتا ہے اور یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ کوئی شخص بھی یہ گوارا نہیں کر سکیا کہ اسکی فصل عدم ادائیگی مالیہ کی نذر ہو جائے اور وہ اس لیے بھی کہ ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ مالیہ کی زیادہ شرح زمیندار کے اصل منافع یعنی net profit کا ایک چوتھائی سے زیادہ نہیں ہوگی ۔ اور اگر زمیندار نے اپنی زمین کسی مزارع کو بھی دے رکھی ہو تو بھی اسکی ایک فصل کی پیداوار اس ایک ششماہی کے مالیہ کے برابر نہیں بلکہ کم از کم چار ششماہیوں کے برابر ہوگی ۔ اب آپ اس حساب کو ملحوظ خاطر رکھیں کہ ایک زمیندار پر زمین کا مالیہ یہ عائد کیا گیا ہے کہ اسکی سالانہ خالص پیداوار یعنی net production کے ایک چوتھائی حصہ سے زیادہ ہم وصول نہیں کریں گے اور ایک سال کی پیداوار کا مطلب چار سال کا مالیہ ہوا ۔ اب اگر مالیہ ایک سال سے بڑھ گیا ہو تو اسکی جو پیداوار کھیت میں ایستادہ ہو ، ظاہر ہے کہ وہ اس مالیہ کی مالیت سے زیادہ کی ہے ، اور اگر مالیہ دو سال کا ہو تو بھی اس فصل کی مالیت اس سے زیادہ ہی ہوگی اور اگر تین سال کا مالیہ اس کے ذمہ واجب الادا ہو تو بھی اسکی فصل اس سے زیادہ مالیت کی ہوگی ۔ اس لحاظ سے اسکو قید کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی کیونکہ اسکی ساری فصل قرق کر کے اس کا مالیہ وصول ہو سکتا ہے ۔ لیکن ہوتا کیا ہے ۔ ہوتا یہ ہے کہ ہماری ریونیو مشینری جسکو کہ میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ حد درجہ نا اہل ہے اور اس لئے یا تو وہ بد دیانتی سے رشوت لیکر یا سیاسی اثر کے تحت یا دوسرے کسی اثر کے تحت دو بڑے زمینداروں یا با اثر لوگوں سے مالیہ وصول ہی نہیں کرتے اور بات کئی سالوں کے بقایا تک پہنچ جاتی ہے ۔ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کئی سالوں کا ہزاروں روپے کا بقایا ان کے ذمہ نکل آتا ہے ۔ تو اس بقایا کے سلسلے میں زمینداروں کا کوئی قصور نہیں ہوتا کیونکہ ان کو کھلی چھٹی

دی گئی ہوتی ہے کہ وہ مالیہ ادا نہ کریں اور مزے سے کھائیں پئیں - قصور در اصل اس ریونیو آفیسر کا ہوتا ہے کہ جسکے ذمہ یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ وہ بر وقت مالیہ کا مطالبہ کرے اور اگر وہ وقت پر مطالبہ نہیں کرتا ، تو پھر دوسری ششماہی کے بعد اس شخص کی کھڑی فصل اپنے قبضہ میں کرنے کے بعد اسے نیلام کر دے - تو جب آپ نے ایک زمیندار کے لئے یہ سزا تجویز کر دی ہے کہ اگر وہ مالیہ کی ادائیگی وقت پر نہ کرے تو اسکو قید کر دیا جائے - میں جناب وزیر مال سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس ریونیو آفیسر کے لئے کیا سزا تجویز کی ہے - کہ جو چار چھ سال تک مالیہ وصول نہیں کرتا - اگر آپ نے اسکے لئے ایسی کوئی سزا تجویز کی ہے تو پھر اس باقیدار زمیندار کو بھی قید کر دیں - یعنی اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھ دیجئے کہ جو اختیارات مالیہ کی وصولی کے لئے ریونیو آفیسر کو دئے گئے ہیں - اگر وہ ان اختیارات کو بروئے کار لا کر تین سال تک کسی شخص سے مالیہ وصول نہیں کر سکا تو اس کو بھی اس زمیندار کے ساتھ ہی قید کر لیا جائے گا - یہ بات تو سمجھ میں آ سکتی ہے ، لیکن صرف زمیندار پر ہی یہ بوجھ ڈالنا کہ مالیہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں اسکو قید کر لیا جائے گا میری سمجھ سے بالا تر ہے -

جناب والا - میں اپنے ایک غیر نشان زدہ سوال کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں جس سے کہ ہماری ریونیو مشینری کی سستی ، کاہلی اور بد دیانتی کا ثبوت آپ کو میسر آئے گا - میں نے سابقہ اجلاس میں ایک غیر نشان زدہ سوال پوچھا تھا جس کے جواب میں جناب وزیر مال نے یہ اطلاع فراہم کی تھی کہ ضلع ٹھٹہ میں -/4,57,695 روپے مالیہ بقایا ہے ، حیدر آباد میں -/14,18,389 روپے - ملتان میں -/23,82,563 روپے - تھرپارکر میں -/6,93,846 روپے - ساھیوال میں -/15,92,439 روپے - بہاولپور میں -/3,78,000 روپے - لاڑکانہ میں -/3,98,000 - جیکب آباد میں -/9,47,000 - پشاور میں -/15,22,169 روپے - ہزارہ میں -/10,00,000 روپے - بنوں میں 10,00,000 روپے - اور میانوالی میں -/4,39,000 روپے بقایا ہیں - میں نے صرف رقوم پڑھی ہیں جو کہ بڑی بڑی ہیں - انہوں نے میرے سوال کے جواب میں نام بھی لئے ہیں - لیکن میں وہ نام نہیں پڑھوں گا - سوال یہ تھا کہ کس کس زمیندار کے ذمہ دس ہزار روپے سے زیادہ مالیہ بقایا ہے - تو اس جواب میں انہوں نے جو اعداد و شمار دکھائے ہیں ان کی زد سے کسی کے ذمہ بائیس ہزار

ہے ۔ کسی کے ذمہ پچاس ہزار ہے ۔ علیٰ ہذاالقیاس ۔ بہر حال عرض کرنے کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ صوبے کے طول عرض میں بڑے بڑے زمیندار پھیلے ہوئے ہیں جنکے ذمہ دس ہزار روپے سے زیادہ مالیہ بقایا ہے ۔ اسکی وجہ کیا ہے ۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ ہماری ریونیو مشینری حد درجہ نا اہل ہے ۔ ورنہ اگر یہ مشینری اپنے فرائض منصبی صحیح طور پر ادا کرے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ان کو صرف اس کلاز (ے) کے اختیارات نہ دئے جائیں ۔ یعنی

> "(c) by distress and sale of his movable property and un-cut and un-gathered crops under section 89 ; "

صرف اتنے ہی اختیارات کافی ہیں بشرطیکہ ہمارے اہلکار اور ہمارے افسران دیانتدار ہوں ۔ اسکے علاوہ انہیں اور کسی اختیار کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس لئے میں جناب وزیر مال سے یہ درخواست کروں گا کہ بجائے اسکے کہ وہ ان بد دیانت اور نئے ملازمین کو اسقدر وسیع اختیارات دیں کہ وہ کسی بھی زمیندار کو مالیہ کی عدم ادائیگی کی بناء پر پکڑ کر جیل میں بھیج دیں ۔ ان کی کڑی نگرانی کرنی چاہئے کہ وہ کم از کم اختیارات رکھتے ہوں مگر وہ ان پر زیادہ سے زیادہ عمل پیرا ہوں ۔ اس ضمن میں ایک مثال آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس سے ثابت ہوگا کہ یہ لوگ کس طرح اپنے اختیارات کو غلط طور پر استعمال کرتے ہیں ۔ آپ نے بھی اخبارات میں ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ مظفر گڑھ کے ایک مصطفیٰ کھر صاحب ہیں جو کہ ہماری قومی اسمبلی کے رکن ہیں ۔ ان کے خلاف ایک مقدمہ دائر کیا گیا ہے ۔ لوگ تو کہتے ہیں کہ یہ مقدمہ جھوٹا ہے ۔ لیکن ہمیں اس وقت اس سے کوئی سروکار نہیں کہ وہ مقدمہ جھوٹا ہے یا سچا ہے ان کے ذمہ چھ ہزار روپے مالیہ بھی بقایا تھا ۔ وہ اس جھوٹے یا سچے مقدمے کی پیشی کے سلسلے میں اے ۔ ڈی ۔ ایم ۔ کی عدالت میں ضلع کچہری آئے ہوئے تھے ۔ کوٹ ادو سے ضلع کچہری تقریباً پچاس میل دور ہے ۔ تو وہاں پر تحصیل کا ایک چپڑاسی انکے خلاف وارنٹ گرفتاری لیکر آیا ۔ وہ جب اے ۔ ڈی ۔ ایم کی عدالت سے اس مقدمے کے سلسلے میں ضمانت کروا کر باہر نکل رہے تھے تو انہیں کہا گیا کہ انکے خلاف گرفتاری کے وارنٹ ہیں اور انہیں گرفتار کیا گیا ۔ ان کے استفسار پر انکو معلوم ہوا کہ ان کے ذمہ چھ ہزار روپے مالیہ بقایا ہے اور اسی

سلسلے میں انہیں گرفتار کیا گیا ہے اس پر انہوں نے کہا کہ ان کی پچیس ہزار روپے کی جیپ کھڑی ہے - وہ لیکر اسے چھوڑ دیا جائے- تو چپڑاسی نے کہا کہ نہیں میں جیپ نہیں لیتا مجھے تو گرفتاری کے احکام ہیں - انہوں نے کہا کہ حکومت سے میں نے نو ہزار روپے لینے ہیں جس کے بل گورنمنٹ کے خزانہ میں موجود ہیں وہ لے لیں لیکن وہ نہ مانے - اور ان کو ایک دوسری جیپ میں لیجایا گیا اور حوالات میں بند کر دیا گیا - اور وہ تین دن حوالات میں رہے - حتیٰ کہ ان کا بھائی چھ ہزار روپے لیکر اور ایک وکیل صاحب کو ساتھ لئے ہوئے حوالات پہنچا لیکن نائب تحصیلدار پھر بھی ان کو چھوڑنے کیلئے تیار نہ تھے - یہاں تک کے نائب تحصیلدار صاحب نے ڈپٹی کمشنر سے اجازت طلب کی اور انہیں چھوڑ دیا گیا - حالانکہ ان کی یہ گرفتاری محض سیاسی نوعیت کی تھی - قومی اسمبلی کے یہ رکن حکومتی پارٹی سے اگرچہ تعلق رکھتے ہیں لیکن انہوں نے بھٹو صاحب کے حق میں کوئی بیان دے دیا تھا جسکی بناء پر ان پر پہلا مقدمہ بھی بنایا گیا اور پھر مالیہ کی عدم ادائیگی کی بنا پر تین دن حوالات میں رکھا گیا تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس شق کا کس طرح غلط استعمال ہو رہا ہے - ایک ایم این اے اچھا بھلا آدمی ہوتا ہے اس کو ۶۰۰۰ روپیہ کے لئے گرفتار کیا گیا ہے حالانکہ اسکی جیپ جس کی قیمت ۲۵۰۰۰ روپیہ تھی فرق کی جا سکتی تھی - اسی طرح اس ملک میں کئی مصطفے کھر بنائے جا سکتے ہیں - ذاتی دشمنی یا ذاتی عناد کی وجہ سے یا کسی بڑے آدمی کی ہدایات پر صوبہ میں کئی قسم کے مصطفے کھر بنائے جا سکتے ہیں - میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ افسر مال تحصیلدار یا نائب تحصیلدار جو زمینداروں کو گرفتار کرتے ہیں اس میں ان کی اپنی کوتاہیاں ہوتی ہیں - اسی لئے بقایا جات رہ جاتے ہیں - ان کی غلطیوں اور کوتاہیوں کی ذمہداری دوسروں پر ڈالی جاتی ہیں - ان گذارشات کے بعد میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

مسٹر حمزہ (لائل پور - ۶) - جناب سپیکر - میں خواجہ صاحب کی ترمیم کی حمایت کے لئے کھڑا ہوا ہوں - اس مسودہ قانون میں دفعہ ۸۴ جس شکل میں موجود ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری حکومت کے نزدیک کسی شخص کی آزادی کس قدر عزیز ہے - یا اس کو کتنی اہمیت حاصل ہے - کلاز (اے) میں بتایا گیا ہے کہ

"(a) by service of a notice of demand on the defaulter under section 85;"

And the next step is :—

"(b) by arrest and detention of his person under section 86;"

خواجہ صاحب نے بجا طور پر بتایا ہے کہ حکومت کی جانب سے افسران مال پر یہ پابندی نہیں کہ باقیدار کے خلاف کونسا قدم پہلے یا کونسا قدم بعد میں اٹھائیں ۔ یا اپنے اختیارات کو اکٹھے ہی استعمال کریں تاہم اس مسودہ قانون کی اس دفعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ باقیدار کے خلاف دوسرا قدم گرفتاری کا ہونا چاہئے ۔ ایک فرد کی آزادی ایک متاع عزیز ہے اور اس کو اسی صورت میں سلب کرنا چاہئے کہ جس وقت حکومت باقیدار سے وصولی کرنے کے دوسرے تمام ذرائع استعمال کرنے کے باوجود ناکام رہی ہو ۔ میں خواجہ صاحب کے ارشادات سے سو فیصدی اتفاق کرتا ہوں ۔ اگر محکمہ مال کے افسران اپنے فرائض کو ٹھیک طریقہ سے ادا کریں اور مالیہ کی وصولی کا طریقہ یا جو اختیارات اس قانون میں دئے گئے ہیں ان پر عمل کریں تو جائداد کی قرق یا کسی باقیدار کو جیل میں بھیجنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوگی ۔

جناب سپیکر ۔ میرے پاس اس وقت ڈارلینگ رپورٹ جو ۱۹۳۸ میں شائع ہوئی تھی نہیں ہے ۔ لیکن مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس رپورٹ میں یہ واضح طور پر بتایا گیا تھا کہ مالیہ کل پیداوار یا Gross Product کا چھ یا سات فیصد ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال میں ایک فصل کی مالیت کا تقریباً ۱۳ یا ۱۴ فیصد مالیہ کی صورت میں حکومت کو ادا کیا جاتا ہے ۔ اگر کوئی شخص بر وقت مطالبہ کے باوجود مالیہ ادا نہ کرے اور اس کی ایک فصل قرق کر لیجائے جو آٹھ سال کے مالیہ کے کافی ہوتی ہے ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ محکمہ مال کے افسران کو کتنے وسیع اختیارات دئے گئے ہیں ۔ اگر ہم وہ اختیارات جو اس مسودہ قانون میں درج ہیں ان کو دینے کو تیار ہیں تو ہم ان سے جواب طلبی یا نگہداشت کرنے کے لئے کیوں تیار نہیں ۔ دیکھا گیا ہے کہ جو فرائض انہوں نے ادا کرنے ہوتے ہیں وہ بطریق احسن ادا نہیں کرتے بلکہ خوشی سے باقاعدگی سے رشوت وصول کرتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ میرے خیال میں جناب خواجہ صاحب نے جو اختیارات تجویز کئے ہیں اگر ان کو مناسب طریقہ سے استعمال کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ حکومت کے واجبات وصول نہ ہو سکیں ۔ لیکن اس میں

بڑی قباحت تو یہ ہے کہ حکومت کا اس مسودہ قانون کی اس دفعہ سے محض واجبات کی وصولی مقصود نہیں اسی لئے وصولی کرنے والی ایجنسی پر کوئی پابندی لگانے کی زحمت گوارا نہیں کی وصولی کرنے کی ایجنسی یقیناً محکمہ مال کے افسران ہونگے ۔

جناب سپیکر ۔ میں ایسے علاقہ سے تعلق رکھتا ہوں جہاں بیشتر لوگ چھوٹی چھوٹی اراضیات کے مالک ہیں ۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ غربت کے باوجود چھوٹے کاشتکار اپنا مالیہ بر وقت ادا کرتے ہیں ۔ آج سے تقریباً ایک سال پہلے میں نے اس ایوان میں ایک نشان زدہ سوال کے ذریعہ یہ دریافت کیا تھا کہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کونسے افراد حکومت کے باقیدار ہیں اس ایوان میں بتایا گیا تھا کہ محض تین چار افراد تھے جو ہماری تحصیل کے سب سے بڑے زمیندار ہیں ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ اگر ان لوگوں نے مالیہ بر وقت ادا نہیں کیا تو اسمیں انکی کمزوری یا غربت کو کوئی دخل نہیں تھا اور اگر دخل تھا تو صرف اس چیز کو کہ وہ بہت بارسوخ تھے اور آپ کو عام ہے کہ بڑے زمیندار بہت بارسوخ ہوتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ اسلئے اگر محکمہ مال کے افسران کا کردار وہی ہے جو اس وقت آپ کے سامنے ہے میرے نزدیک ان کو اتنے وسیع اختیارات دینے کی ضرورت نہیں ہے ضرورت تو اس امر کی ہے کہ وہ اختیارات کو بر وقت اور مناسب طریقہ پر استعمال کریں ۔ سب سے بڑا اعتراض مجھے اتنے وسیع اختیارات دینے پر یہ ہے اس میں شک نہیں کہ ہمارے صوبے میں محکمہ مال کے پاس بہت وسیع اختیارات ہیں اور محکمہ مال کے افسران نوکر شاہی کا ایک بہت بڑا حصہ ہیں عام طور پر یہ شکایت کیجاتی ہے پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد جوں جوں وقت گذرتا گیا نوکر شاہی کے اختیارات میں بہت اضافہ ہوا اور یہ کسی لحاظ سے بھی خوش آئند نہیں مجھے یہ بات بہت افسوس اور دکھ کے ساتھ کہنی پڑتی ہے کہ اس نوکر شاہی نے جو کہ انتہائی طاقتور ہے ہمارے حکمرانوں کے ناجائز مطالبات جو کہ بیشتر اوقات ذاتیات کے تحت ہوتے ہیں کو کبھی محدود نہیں کیا ۔ بہت سی مثالیں اس ایوان میں پیش کیجا سکتی ہیں کہ اس نوکر شاہی نے حکمرانوں کی جانب سے جو بھی ہدایات دی گئیں چاہے اختیارات کو ناجائز استعمال کرنے کے لئے تھیں

انکو ناجائز طور پر استعمال ھی نہیں کیا بلکہ انکے حکم سے بڑھ چڑھکر اس پر عمل درآمد کیا ۔ انکے جتنے بھی اختیارات ھیں وہ مفاد عامہ کے خلاف تو استعمال کئے جا سکتے ھیں انکی جو طاقت ھے وہ محض اپنے مفاد کے لئے ھے عوامی مفاد کے لئے نہیں میرا تجربہ ھے کہ انکو جتنے بھی اختیارات دئے جائیں گے ایک طرف تو وہ انکو اپنے ذاتی مفاد کیلئے استعمال کریں گے اور دوسری طرف حکمرانوں کے اشاروں پر ناچ کر عوام الناس کو تباہ کرنے کے لئے استعمال کئے جائیں گے ۔ جناب آپ کو علم ھے کہ ھمارے صوبے کی بیشتر آبادی کاشتکاروں پر مشتمل ھے اور نوکر شاھی کے ان نمائندوں کو غیر ضروری طور پر اتنے اختیارات دے دینا کسی لحاظ سے بھی مناسب نہیں ۔ میں سمجھتا ھوں کہ جناب خواجہ صفدر صاحب نے مالیہ کی وصولی کیلئے جو اختیارات تجویز کئے ھیں وہ بہت کافی ھیں ۔ ضرورت اس امر کی ھے کہ آپ پہلے یہ فیصلہ کریں کہ آپ یہ اختیارات سیاسی مقاصد کیلئے استعمال نہیں کریں گے دوسرے یہ کہ مالیہ کی وصولی کیلئے جن افسران اور اہلکاروں کو متعین کیا گیا ھے وہ بروقت اور مناسب اقدامات کریں اور تمام لوازمات کو پورا کریں گے۔ اختیارات جو ھمنے مالیہ کی وصولی کیلئے تجویز کئے ھیں بہت کافی ھیں ضرورت سے زیادہ ھیں ۔ میں ان معروضات کیساتھ جناب خواجہ محمد صفدر بلکہ صاحب کی ترمیم کی پرزور حمایت کرتا ھوں ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی - ۱) : جناب سپیکر۔ میں خواجہ محمد صفدر صاحب کی ترمیم کی حمایت کرتا ھوں ۔ جناب والا یہ کلاز ایک تعزیری کلاز ھے جسمیں تمام سزائیں دیجا سکتی ھیں جو انہوں نے تجویز کی ھیں ۔ مثلاً نادھند کی گرفتاری ، اسکی فصل کو قرق کر لینا اور فروخت کرنا ، اسکی movable اور immovable property کو بھی قرق کیا جا سکتا ھے اور اسکی اراضی دوسرے کو منتقل کی جا سکتی ھے ۔ اس کی اراضی فروخت کی جا سکتی ھے جناب خواجہ محمد صفدر صاحب نے ایک reference دیا تھا کہ اس معزز ایوان میں یہ کہا گیا تھا کہ کوئی اراضی جو کسی کی ھو وہ حکومت کی ملکیت ھے اور مالیہ usufruct ھے اور خواجہ صاحب نے یہ فرمایا ھے کہ کم سے کم اس معزز ایوان میں مان لیا گیا ھے لیکن جناب والا میں اس چیز کو ماننے سے انکار کرتا ھوں کہ زمین حکومت کی ملکیت ھے یا حکومت کی ھے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں نہیں مانتا ھوں لیکن یہ میجارٹی نے مان لیا ھے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ یا یہ کہ جو مالکان ہیں انکی جو حیثیت ہے وہ ویسی ہی ہے جیسے کوئی tenant at will ہو جب آپ کے دل میں آئے آپ اسکو ہٹا دیں یا جو حکومت چاہے وہ کرے تو حکومتیں آتی رہتی ہیں حکومتیں جاتی رہتی ہیں ۔ ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ On a point of information میں صرف یہ عرض کروں گا کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ وہ tenant at will ہیں ۔ میں نے ان کو proprietors نہیں کہا میں نے تو یہ کہا ہے کہ زمین پر over lordship سرکار کی ہے ۔ آپ اس چیز کو ذہن میں رکھیں ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ میرا خیال ہے اسکی پوزیشن یہ ہو سکتی ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے چونکہ مالک حکومت ہے جو مالک یا مالکان ہیں وہ مالکان نہ رہے کیونکہ انکو زمین lease نہیں کیگئی ہے ۔ پوزیشن یہ ہے کہ either old grant ہو یا جسطرح بھی ہو جب اس سے کہا جائے کہ تم اپنا زمین سے supper structure remove کر لو اسکو remove کرنا پڑیگا اور زمین کے resumption پر وہ کچھ نہیں کر سکتا اگر یہی حال ہے تو وہ tenant at will ہی ہوا ۔ اگر tenant کچھ عرصہ کیلئے ہوتا ہے تو وہ بات یہاں نہیں ہے جب possession باقی نہ رہا تو مالکان مالکان نہ رہے اور ایسی صورت میں جیسا کہ خواجہ محمد صفدر صاحب نے فرمایا ہے کہ مالیہ کیلئے سزا دینے کا پھر ہمیں حق کیا پہنچتا ہے ؟

Minister for Food & Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : Sir I will again submit for the information of my friend that the title of the owners of the land is not what the Member is imagining it to be. It is heritable, transferable, permanent, and usufruct. So I want to make it is clear because the thing has been attributed to me. My conception is that there is nothing in the law whatsoever ; even the Government cannot divest them of these rights. They can exercise their soveriegn right of acquisition through a procedure of law, even for public purposes. So my friend is either labouring under some misapprehension on account of certain things that I have said or is wanting to develop an argument which I trust, will not hold water in view of submissions I have made for his consideration.

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا میں ملک صاحب کا بہت ممنون ہوں کہ انہوں نے پوزیشن کچھ clarify کر دی ۔ جہاں تک مالکوں کو سزا دینے کا تعلق ہے اس کے لئے قوانین موجود ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : The Member may please be relevant.

میجر محمد اسلم جان ۔ Very well Sir جناب والا ہمارے پاس قانون موجود ہیں اگر ہم انہیں کوئی سزا ہی دینا چاہتے ہیں جو نادہند ہیں یا defaulter ہیں تو یہاں پرانے تین قوانین ہیں ۔ (۱) سول پروسیجر کوڈ (۲) Punjab Relief of Indebtness Act اور Debtor's Protection Act ہیں ہم ان سے مدد لے سکتے ہیں بجائے اس کے ہم نے اس کلاز میں ایسی سزائیں تجویز کر دیں جو کہ ہمیں تجویز نہیں کرنی چاہئیں ۔ ۵ کروڑ انسانوں کی جان و مال، عزت آبرو، انکی شخصیت ایک نائب تحصیلدار کے ہاتھ میں ہیں اور خطرے میں ہے اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں عرض کروں کہ کلاز ۷۵ ۔ جس کو ہم پاس کر چکے ہیں اسکے تحت اگر کسی مشترکہ کھیت میں ایک آدمی کاشت کرتا ہے خواہ اسکا وہاں قبضہ ہے یا نہیں ہے اس سے کہا جائیگا کہ تم اتنا مالیہ دو یعنی وہ سب کے مالیہ کا ذمہ دار ہوگا اور اس کے تحت ہم اس آدمی کو گرفتار کر سکتے ہیں اسکی movable اور immovable پراپرٹی کوقرق کر سکتے ہیں اور جس طریقہ سے ہم اسے سزا دینا چاہیں دے سکتے ہیں ۔

جناب والا ۔ اس ملک میں ۲۰ برس میں دو دفعہ مارشل لا بھی لگا ۔ پھر ایمرجینسی آئی ۔ پھر Defence of Pakistan Rules عوام کی آزادی پر عائد کئے گئے ہیں ۔ اب اگر جناب والا یہی حالت رہی اور اسی طریقے سے سزائیں تجویز کی جاتی رہیں تو اس صورت میں نہ تو Defence of Pakistan Rules کی ضرورت پڑیگی اور نہ Martial Law کی ۔ ایک آدمی جس کو آپ سزا دینا چاہتے ہوں اپنے نائب تحصیلدار سے کہہ دیجئے کہ جناب فلاں آدمی کو اتنا مالیہ ادا کرنا ہے ۔ اور پھر اسکو قید کر دیجئے اسکا سامان قرق کر لیجئے کیونکہ بدقسمتی سے وہ مالیہ کا defaulter تجویز کیا گیا ہے ۔ میرے خیال میں شائد جب یہ سزائیں تجویز کی جا رہی تھیں تو جس نے بھی اس بل کو draft کیا وہ ایک سزا کو غلطی سے بھول گیا ۔ اور وہ بیوی بچوں کا سوال جو ملک صاحب نے اٹھایا تھا کہ اس کے بیوی اور بچونکو بھی قید کر لیا جائے ۔ اس سے جناب والا دو فوائد ہونگے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ قید میں اگر خود آدمی جاتا ہے تو وہ پیسے دینے سے پھر بھی گریز کر سکتا ہے ۔ لیکن جب اسکے بیوی بچے قید میں ہونگے تو وہ پیسے دینے پر اعتراض نہ کریگا ۔ اور وہ جلد از جلد روپیہ ادا کر دے گا ۔ دوسرا فائدہ اس سے یہ ہوگا کہ بیوی بچوں کے قید ہونے سے خاندانی منصوبہ بندی میں بڑی مدد ملے گی ۔ defaulter جب اکیلا رہ جائے

گا تو اس کو کسی نہ کسی Concentration Camp میں بھیج دیا جائے گا ۔ اس سے آپ کی وہ سزائیں مکمل ہو جاتی ہے ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان سزاؤں کے بعد جو بھی آپ یہاں سزائیں تجویز کریں ۔ جو لوگ بھی زراعت پیشہ ہونا چاہتے ہیں وہ ضرور اس پیشے سے متنفر ہو جائیگے اور جو ترقی آپ کرنا چاہتے ہیں ویسی ترقی اس ملک میں نہیں ہوگی ۔

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور ۔ ۲) (سندھی) جناب سپیکر ۔ میں اس ترمیم پر یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت کو یہ ترمیم قبول کرنی چاہئے اور اس کی مخالفت میں ضد نہیں کرنی چاہئے ۔ حکومت کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ چونکہ یہ ترمیم مخالف ارکان کی طرف سے پیش ہوئی ہے لہذا اس کی مخالفت کی جائے ۔ حکومت کو ایسا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ قوم کی عزت کا مسئلہ ہے ۔ میں اپنی حکومت کو مشورہ دوں گا کہ یہ ترمیم محض اس لئے مسترد نہ کی جائے کہ یہ خواجہ محمد صفدر نے پیش کی ہے ۔ اس طرح کرنے سے حکومت کیلئے کوئی اچھا تاثر نہیں پیدا ہوگا کیونکہ مغربی پاکستان کی ۹۰ فی صد آبادی زراعت پیشہ ہے ۔ مالیہ پہلے ہی بہت زیادہ ہے ۔ لہذا میں اپنی حکومت کو یہی مشورہ دوں گا کہ گرفتاری کے وارنٹ پر عمل کرنے سے پیشتر موزوں طریقہ کار کی پیروی کی جائے ۔

میں اس ترمیم کی تائید کر کے بیٹھتا ہوں ۔

وزیر زراعت ۔ آپ سندھی نہ بولیں تاکہ اردو والے آپکی تقریر لکھ سکیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں خواجہ صاحب کی ترمیم کی تائید کرتا ہوں اور اس ترمیم پر میں زیادہ بحث نہیں کرونگا ۔ کیونکہ خواجہ صاحب نے کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی جسکے اوپر میں وضاحت کروں اور ساتھ ساتھ میں اس منزل پر بھی نہیں پہونچا ہوں جس منزل پر خواجہ صاحب ہیں ۔ مگر میں اپنی حکومت سے ایک گذارش ضرور کرونگا کہ حکومت اپنے مفاد کے پیش نظر عوام کے دلوں میں اپنے لئے اچھے تاثرات ضرور پیدا کرے ۔ یہ تو مالیہ ہے نمبر ۱ زمین کا ۔

بعض زمینداروں کی کئی قسم کی زمینیں ہوتی ہیں - میری رائے میں مالیہ کی وصولی کے سلسلے میں مختلف اقدامات مختلف مواقع پر کرنے چاہئیں - پہلا قدم یہ ہو کہ اگر کوئی شخص مالیہ دینے سے گریز کرے تو جس زمین کی کاشت سے محصول نہیں ملتا ہے تو اسکی پیداوار کو پہلے ضبط کیا جائے - لیکن اسکے باوجود بھی اگر وصولی نہیں ہوتی ہے تو اسکی باقی جو زمین ہے اسکی تمام زمینوں کی پیداوار کو ضبط کیا جائے - اگر اس سے بھی وصولی نہیں ہوتی ہے تو اسکی مختلف ملکیت جو ہے جیسے گاڑی - جیپ وغیرہ یا اسکا دوسرا سامان ان سبکو ضبط کیا جائے - زمین نہ ضبط کی جائے - کیونکہ اس کا زمین کے اوپر گزارہ ہوتا ہے - لیکن اگر اسکے سامان کو ضبط کرنیکے باوجود بھی وصولی نہیں ہوتی ہے تو پھر اسکی زمین کو قرق کیا جائے اور اس سے مالیہ وصول کیا جائے اس چیز سے ۸۰ فیصد شہری اسکی زد میں آ جاتے ہیں - انکی عزت کی حفاظت بھی اسی گورنمنٹ کے ذمہ ہے - میں ریونیو آفیسر کے اوپر گمان نہیں کرتا ہوں لیکن یہ جو قوانین بنتے ہیں وہ ایک یا دو سال کے واسطے نہیں بنتے ہیں - انکے اوپر ۲۰ - ۲۵ سال تک عمل ہوتا رہتا ہے - اسکے بعد جب ان قوانین میں نقص پائے جاتے ہیں تو حکومت وقت پھر ان کو بدل دیتی ہیں - چنانچہ زیر بحث قانون بھی اتنے عرصے تک عمل میں آئیگا - اس لئے میں اپنی حکومت کو اس وقت یہ مشورہ دونگا کہ یہ گرفتاری والا جو قدم ہے وہ حکومت وقت کے لئے بالکل موزوں نہیں ہے - اس کو آخر میں رکھا جائے -

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان) - جناب سپیکر- میں کلاز ۸۳ کے سلسلے میں میجر اسلم صاحب کے جواب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Statement of Account جسکو محکمہ مال کی اصطلاح میں ڈھال باچھ بولتے ہیں وہ سٹیٹ منٹ ان لوگوں کا ہوتا ہے جنکے ذمہ مالیہ واجب الادا ہوتا ہے - اس سٹیٹ منٹ کو گرداور بناتا ہے اور وہ حوالے کرتا ہے اس شخص کے چاہے وہ دفعدار ہو پٹے دار ہو - وہ اس لئے کرتا ہے کہ اسکی basis کے اوپر وصولی ہو - یہ چیز تمام زمینداروں کو معلوم ہوتی ہے کہ ہمارے ذمہ اتنا اتنا روپیہ ہے اتنی اتنی رقم واجب الادا ہے - اگر کوئی نئی زمین خریدتا ہے یا کوئی نئی زمین فروخت کرتا ہے تو بھی اسکا علم زمیندار کو ہوتا ہے - کہ ہماری وہ زمین ہے جسکے متعلق اتنا مالیہ دینا ہے - اس Statement کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جب وہ سٹیٹمنٹ شائع ہو جاتا ہے تو

وہ زمیندار از خود جا کر مالیہ جو اسکے ذمے واجب الادا ہے اس کے حوالے کر دے جسے اسے ادا کرنا ہے ۔ سٹیٹمنٹ کا مقصد محض اتنا ہی ہوتا ہے ۔ اب اگر وہ شخص از خود ادا نہ کرے اپنے وقت میں جسکا اس کو علم ہوتا ہے ۔ اس کے اوپر عمل پیرا ہونا پڑتا ہے ۔ پھر اسکے بعد جناب والا ۔ سب سے اول سب کلاز وہ ہے جس میں اس باقی دار کو نوٹس دیا جاتا ہے ۔ اس کو اطلاع کر دی جاتی ہے ۔ کہ جناب عالی آپ کے ذمہ اتنی رقم بنتی ہے ۔ آپ برائے مہربانی وہ سرکار کو ادا کر دیجئے ۔ اگر وہ ادا نہ کرے تو پھر اس شق پر عمل کیا جاتا ہے اور یہ شق اسی لئے بنائی گئی ہے کہ یہ اس کے خلاف استعمال کیا جائے جو شخص کہ قصور وار ہو ۔ جو ادا کرتا ہے اس کے خلاف اس شق کے استعمال کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی ۔ اور جو لوگ قانون کا احترام نہیں کرتے ان کے لئے ایسے قوانین بنائے جاتے ہیں ۔ مثال کے طور پر تعزیرات پاکستان ان کے لئے بنایا گیا ہے جو جرم کرتے ہیں ۔ اگر کوئی چوری کرتا ہے تو اس کے لئے اس میں سزا درج ہے کہ وہ قید ہوگا ۔ تو اس میں بھی کلازیں اور سب کلازیں اس چیز کے متعلق ہیں ان اشخاص کے متعلق جو ادائیگی نہیں کریں گے ۔ اور خواجہ صاحب نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے ۔ اگر امریکہ میں بھی کوئی شخص سرکاری واجبات ادا نہ کرے تو اس کو بھی جیل میں جانا پڑتا ہے تو جو ترقی پذیر ممالک ہیں ان میں بھی یہی چیز ہے ۔ تو میری عرض یہ ہے کہ یہ قوانین ان کے لئے بنے ہیں جو کہ قوانین کا احترام نہیں کرتے جو سرکار کے واجبات ادا نہیں کرتے باوجود اس کے کہ ان کو نوٹس بھی دیا جاتا ہے ۔ تو اس میں میری صرف اس قدر عرض ہے اور میں خواجہ صاحب ۔ حمزہ صاحب اور ملک صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ ہم آگے چل کر ایسی ترامیم لا رہے ہیں جن کو دیکھنے سے مجھے یقین ہے کہ خواجہ صاحب مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کیونکہ جتنے بھی ان کے اعتراضات ہیں ہم کوشش کریں گے ان کو meet کیا جا سکے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ وہ اچھے ہیں ۔

وزیر مال ۔ مولانا صاحب نے بھی ابھی اعتراف کر دیا ہے کہ وہ اچھے ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ جو اعتراضات انہوں نے اس وقت اٹھائے ہیں ان کی ضرورت نہ تھی ۔ ایک تو خواجہ صاحب نے اعتراض اٹھایا کہ

ان کا ناجائز استعمال ہو رہا ہے میری عرض یہ ہے کہ اس اسمبلی میں اسی قسم کے کئی سوالات کئی دفعہ اٹھے جن کے جوابات دئے گئے ہیں وہ سوالات یہ تھے کہ کس قدر رقومات بقایا تھیں مطلب یہ تھا کہ بقایا جات بہت زیادہ ہوگئے ہیں تو جناب اگر زیادہ ہوگئے ہیں تو اس کے متعلق کارروائی کی جائیگی ۔ کسی بڑے آدمی کو اگر پکڑا جائے تو بھی اعتراض ہوتا ہے ۔ اگر کسی چھوٹے آدمی کو پکڑا جائے تو بھی اعتراض ہوتا ہے ۔ بڑے آدمی کو پکڑا جائے تو اعتراض ہوتا ہے کہ اس کی بے عزتی ہوئی اگر نہ پکڑا جائے تو کہا جاتا ہے کہ کیوں نہیں پکڑا گیا کیوں نہیں پکڑا جاتا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے متعلق آپ فیصلہ کریں کہ کس کو پکڑا جائے یا کس کو نہ پکڑا جائے پھر شاید کوئی تصفیہ ہو سکتا ہے ۔ جہاں تک اختیارات کے ناجائز استعمال کا تعلق ہے تو انہوں نے خود فرمایا ہے کہ افسران اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی ہوتے ہیں ۔ آگے جو ترامیم ہم لا رہے ہیں انشا اللہ مجھے یقین ہے کہ دیگر ممبران ان کو تسلیم کریں گے اور کوئی مخالفت نہیں کریں گے اور یہ سب شک دور ہو جائیں گے ۔

Minister of Food and Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : Before you put it, Sir, I have to explain a certain point. The Leader of the Opposition had made a reference to what I had said the other day, and thereby had intended to create an impression, which in my humble judgment is, to say the least, inaccurrate. What I had said and what I repeat is, that the overlordship of land vests in the State, and the proprietors, as they are, have got the right of permanent usufruct. The right is inheritable, transferable, and so if an impression is intended to be created that in any case I am minimising or under-rating the rights of proprietorship of either this or that part of the thing, I wanted respectfully to dispel that.

Secondly, another point has been raised by my friend, Mr. Aslam Jan that the existence of this section here would create an impression that the entire five crores of people's liberty had become at stake. I just want to say this much that the existence of so many penal clauses does not mean that and it is only the man who is a defaulter or a delinquent or a criminal, who comes into conflict with a certain provision of law that the machinery of law is set in motion. I was very happy, Sir, to know from my esteemed friend, Mr. Hamza, that the smaller proprietors generally make it a point to set apart the dues that are due from them, and so my conscience is at rest that the smaller man's right will stand protected and it will be only that man who has the capacity to pay and contumaciously does not pay, for which my friend, the Leader of the Opposition should be the last person to have any solicitude, because he does not only infringe a particular provision of law but he in fact comes into conflict with the interest of the Nation at large, about whom he and I have got the greatest care.

These few points I wanted to clear. And particularly about Haji Sahib's point—he is not present otherwise I would have spoken in Urdu—he says that we should give a good impression about ourselves. We are

going to the maximum extent as my friend, the Minister of Revenue, has very eloquently detailed, to see that the rights of the cultivators and the needs of the State should be so balanced, and there should be a procedure so designed for the purpose that no apprehension of the character or dimension unfortunately living in the imagination of certain people should arise. It will be the last, and it will never be the, privilege of this Government to use these things, and so we have gone to the extent of the case that was quoted by my friend. Sir, some day even this Government may change, namely, my friends may be here ; I may be there, or anybody may be here - - - -

Malik Muhammad Akhtar : You will never be over here.

Minister of Food & Agriculture : Very good ; it is your kindness ; thank you very much ; I wish him so well.

Mr. Deputy Speaker : Would Malik Sahib be ever this side.

Malik Muhammad Akhtar : I don't think Sir.

Minister of Law : He hopes to be.

Malik Muhammad Akhtar : Not before 1970.

Mr. Deputy Speaker : After that he will be ?

Minister of Food & Agriculture : This is all I had to say Sir, lest an impression is made by the remark, which was far far from my mind. Even the Government of the day cannot dispossess the proprietors except through the law of acquisition ; the Government has the sovereign right of acquisition after award and compensation, etc., We are full proprietors in unfettered possession of this land.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : May I, Sir, with your permission say one thing. There was one objection by the Leader of Opposition that no stage has been set at what particular period of time action will be taken under the various paras. I will very respectfully invite his attention to an amendment of which I have given notice, to an amendment to which he has also given notice of amendment, i.e. amendment No. 7 in clause 90, where in the proviso it has been said :

> "Provided that no order shall be passed under this sub-section for the transfer of a holding unless the processes specified in clauses (*b*) and (*c*) of section 84 have first been taken against the landowner."

Therefore, Sir, I hope that the House will accept this amendment and when that is done the picture that will emerge will be this. Clause (*a*) talks of notice. Of course, that is no action. Then immediately after that (*b*) and (*c*), which relate to arrest and distress respectively, will come into play and then the remaining sections with regard to transfer will come into play. I would also very respectfully invite the attention of the Leader of Opposition to one thing which appears in part (*e*) of his amendment—

> "(*e*) by sale of that estate or holding und r section 94."

According to what he has proposed, the sale should take place last of all even later than the transfer. If you see the provisions of transfer, transfer is intended to take place for the purpose of complete discharge of the Government dues. It may be for a period of fifteen years and then this provision will be completely out of place that sale should take place after transfer because there will be no due left. With these remarks I would submit that we have provided various stages at which action could be taken. Of Course, the policy of the Government is that the arrest and distress shall take place because it is directed against those who wilfully and deliberately don't want to pay the arrears of land-revenue which would be used for Government purposes.

Mr. Deputy Speaker : The question is—

> That for clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—
>
> "84. Subject to the other provisions of this Act, an arrear of land-revenue may be recovered by any one of the following processes applied one after the other if the previous one fails to achieve the desired result :—
>
> (*a*) by service of a notice of demand on the defaulture under section 85 ;
>
> (*b*) by distress and sale of his movable property and uncut and ungathered crops under section 89 ;
>
> (*c*) by attachment of the estate or holding under section 91 in respect of which arrear is due ;
>
> (*d*) by transfer of holding under section 90 in respect of which the arrear is due ;
>
> (*e*) by sale of that estate or holding under section 94".

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move—

> That para. (b) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

I am moving only that much.

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

> That para. (b) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

Minister for Revenue : Opposed.

Mr. Deputy Speaker : I think, the Member has already said enough on this.

ملک محمد اختر ۔ - خانہ زاد زلف ہیں زنجیر سے بھاگیں گے کیوں
ہیں گرفتار بلا زندان سے گھبرائیں گے کیا

And that is the end of it.

Mr. Deputy Speaker : The question is—

> That para. (b) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment, Khawaja Sahib.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving Sir.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move—

> That para. (d) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee be deleted.

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendmdnt moved is :

> That para. (d) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee be deleted.

Minister for Revenue : Opposed.

Mr. Deputy Speaker : The question is—

> That para. (d) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move—

> That para. (e) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

> That para. (e) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

Minister for Revenue : Opposed.

Mr. Deputy Speaker : The question is—

> That para. (e) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment.

Minister for Law : I beg to move—

> That in para. (e) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "estate or", occurring in line 2, be deleted.

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

> That in para. (e) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "estate or", occurring in line 2, be deleted.

Minister for Revenue : Not opposed.

Mr. Deputy Speaker : As the amendment is not opposed, it stands carried. Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move—

> That para. (f) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

> That para. (f) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

Minister for Revenue : Opposed.

Mr. Deputy Speaker : The question is—

That para. (f) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment.

Minister for Law : I beg to move—

That in para. (f) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "estate or", occurring in lines 2-3, be deleted.

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved s :

That in para. (f) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "estate or", occurring in lines 2-3, be deleted.

Minister for Revenue : Not opposed.

Mr. Deputy Speaker : As the amendment is not oppossd it stands carried. Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move—

That para. (g) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That para. (g) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

Minister for Revenue : Opposed.

Mr. Deputy Speaker : The question is—

That para. (g) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment.

Minister for Law : I beg to move—

> That in para. (g) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "estate or", occurring in line 1, be deleted.

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is—

> That in para. (g) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "estate or", occurring in line 1, be deleted.

Minister of Revenue : Not opposed.

Mr. Deputy Speaker : As the amendment is not opposed, it stands carried. Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move—

> That para. (h) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is—

> That para. (h) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

Minister for Revenue : Opposed.

Mr. Deputy Speaker : The question is—

> That para. (h) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move—

> That in para. (h) of clause 84 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the words "defaulter" and "under", occurring in lines 2-3, the following words be inserted, namely :—
>
> "other than an ancestral house or the holding in respect of which the arrear is due if it comprises of less than twenty-five acres.".

Mr. Deputy Speaker : This amendment is ruled out of order as we have already taken a decision on it.

Next amendment by Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani : Khan Gul Hameed Khan : Sardar Manzoor Ahmed Khan Qaisrani : Chaudhri Muhammad Idrees : Rais Khan Muhammad Khan Nizamani : Syed Makhdum Nasir-ud-Din Shah : Mr. Muhammad Akbar Khan Kanju : Makhdumzada Syed Muhammad Rehmat Hussain Gilani : Chaudhri Anwar Aziz : Mian Muhammad Hayat Kalyar : Mian Khan Muhammad Kalyar : is not moved.

Now I will put the clause, as amended, to the vote of the House.

مسٹر حمزہ (لائلپور - ٦) - Opposed Sir ۔ جناب سپیکر ۔ ہماری جانب سے اس دفعہ کو ،وجودہ حالت میں رکھنے کے خلاف بہت سی معروضات پیش کی گئی ہیں ۔ جناب وزیر مال صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ حکومت کے پاس وصولی کے لئے کچھ نہ کچھ اختیارات ہونے چاہئیں - اور وہ ممالک جو ترقی یافتہ کہلاتے ہیں وہاں پر بھی اسی قسم کے اختیارات حکومت کو دئے گئے ہیں ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی بھی حکومت کو نظام مملکت چلانے کے لئے اختیارات کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ہماری جانب سے جو اعتراضات کئے گئے ہیں اس کے متعلق جناب قائد ایوان اور جانب وزیر مال صاحب یہ بات کہنے میں حق بجانب نہیں کہ ہم جو اعتراض کرتے ہیں یہ محض ہمارے ذہنوں کی پیداوار ہے ۔ جناب خواجہ محمد صفدر صاحب نے جو بین مثال اس ایوان میں پیش کی تھی اس ایوان میں قائد ایوان نے بتایا تھا کہ یہ اس زمانے کی بات ہے جب یہ حکومت بر سر اقتدار نہ تھی ۔ مجھے یہ بات کہنے میں قطعاً کوئی ھچکچاھٹ محسوس نہیں ہوئی کہ وہ فہرست جو اس ایوان میں ایک سوال کے جواب میں باقی داروں کے متعلق پیش کی گئی یا جس میں باقی داروں کے نام دئے گئے اس میں بہت سے ایسے افراد کے نام تھے جو ہمارے ملک میں بہت با رسوخ ہیں ۔ جناب قائد ایوان اس بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ وہ باقی دار افراد جنہوں نے ۱۰ ہزار یا اس سے زیادہ مالیہ کی رقم ادا کرنی ہوتی ہے وہ کوئی چھوٹے موٹے آدمی نہیں ہو سکتے کوئی بڑا زمیندار ھی ہو سکتا ہے ۔ جو بڑے زمیندار ہیں ان میں بیشتر افراد اس ایوان میں بحیثیت ممبر منتخب ہو کر تشریف لاتے ہیں یا مرکزی اسمبلی کے ممبر بن جاتے ہیں ۔ میں آپ سے یہ جواب چاہتا ہوں کہ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ آپ نے اگر اس قانون کا استعمال انتہائی ہیبتناک شکل میں ایک مرکزی اسمبلی کے ممبر کے خلاف کیا ہے تو اسی قانون کا استعمال وہ

افراد جو بعینیہ اس حیثیت میں ہیں جن کے جرم کی نوعیت بھی وہی ہے ان کے خلاف یہ قانون استعمال کیوں نہیں کیا - اور خصوصی طور پر میرا اعتراض یہ ہے کہ قانون کا ناجائز استعمال محض اس وقت ہوا جس وقت اس معزز ممبر نے حکومت کی منشا کے خلاف اخبار میں بیانات دئے ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker: This is irrelevant.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ اکثر حکومت کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ اختیارات کا ناجائز استعمال نہیں ہوا ۔ آپ جانتے ہیں کہ اگر ہماری جانب سے کبھی کوئی خدشات پیش کئے گئے یا وہ خدشات یا حقائق جو ہم پیش کرتے ہیں اگر حکومت اس ایوان میں یہ اعلان کر دے کہ ان اختیارات کا استعمال جائز طریقے سے ہوا ہے یہ حکومت قانون کا بہت زیادہ احترام کرنے کا دعویٰ کرتی ہے اگر وہ اس کام کیلئے تیار ہے تو اس معاملہ کو کسی ہائی کورٹ کے جج کے سپرد کرے ۔ جو فیصلہ کرے گا کہ اختیارات کا جائز استعمال ہوا تھا یا نہیں ۔ جناب سپیکر افسوس تو اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تین کروڑ روپیہ سے زائد رقم بڑے بڑے زمینداروں سے سارے مغربی پاکستان میں قابل وصول موجود ہے اور جناب وزیر مال نے انتظامیہ اور محکمہ مال کے افسران کے متعلق جن کو اتنے وسیع اختیارات دئیے گئے ہیں ماسوائے تعریف کے ایک لفظ بھی نہیں کہا ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ اختیارات ہونے چاہئیں ۔ کیا اختیارات محض حاصل کرنے کے لئے ہیں یا وہ استعمال کرنے کیلئے ہیں ۔ میں جناب قائد ایوان کی دیانت کا مداح ہوں ۔ کیا وہ اس ایوان میں کھڑے ہو کر انتہائی نیک نیتی سے فرماسکتے ہیں کہ اتنے وسیع اختیارات محکمہ مال کے افسران کو اس دفعہ کے تحت جو حاصل ہیں کیا ان کا دیانتداری ۔ نیک نیتی اور مستعدی سے استعمال کیا جاتا ہے ۔ کیا یہ رقومات ان لوگوں سے وصول نہیں کی جا سکتیں ۔ یہ اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ اختیارات موجود ہیں لیکن ان کو استعمال نہیں کیا جاتا ۔ اب بتائیں کہ وہ اہلکار جن کو آپ اختیارات دیتے ہیں ۔ جن کے ہاتھ مضبوط کرنے کیلئے آپ اس ایوان میں تشریف لے آئے ہیں اگر آپ قانون پاس کرنے کے منشا کی نفی کر دیں ۔ ختم کر دیں تو بتائیں اس میں حزب اختلاف کے ارکان کا کیا قصور ہے ۔ وہ قصور آپکی حکومت کا ہے ۔ میں حکومت کو اس کا ذمہ دار ٹھہراتا ہوں کیوں کہ اہلکار حکومت کے ماتحت کام کرتے ہیں ۔ حکومت کے پاس اختیارات ہیں ۔ اس کا یہ فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ جو قانون اس ایوان سے پاس ہوتا ہے یا جو پہلے سے

موجود ہے اس پر صحیح معنوں میں عمل ہوتا ہے یا نہیں ۔ اگر قائد ایوان یہ فرما سکتے ہیں کہ وہ قوانین جو اس ایوان میں پاس کئے گئے یا اس سے پہلے کسی معزز ایوان نے پاس کئے یا وہ دفعات جو قانون کی کتابوں میں موجود ہیں اگر آپکی انتظامیہ ان کو استعمال نہ کر کے بلکہ بیکار بنا دے تو بتائیں اس میں حزب اختلاف کا کیا قصور ہے ؟ جناب سپیکر ۔ میں یہ بات کہنے میں حق بجانب ہوں کہ جناب قائد ایوان نے جب یہ الفاظ استعمال کئے کہ جن خدشات کا اظہار حزب اختلاف کی جانب سے کیا گیا ہے وہ محض ان کے ذہنوں کی پیداوار ہے ۔ انہوں نے "imagination" کا لفظ استعمال کیا تھا ۔ جناب سپیکر کہا کرتے ہیں کہ "دودھ کا جلا چھاچھ کو پھونک پھونک کر پیتا ہے،، آپ یقین کیجئے عوام کے جسم پر دودھ کے جلنے کے نشانات موجود ہیں ۔ اس قوم کے جسموں پر محض جلنے کے نشانات ہی نہیں بلکہ بہت گہرے زخموں کے نشانات موجود ہیں ۔ یہ زخموں کے نشان محض سابقہ حکومتوں کے زمانے کی مثالیں نہیں بلکہ اس زمانے کی باتیں زیادہ درد کی یادگار ہیں اور وہ اس عہد کی پیداوار ہیں ۔ جب قائد ایوان اس ایوان ہی میں بحیثیت ایک معزز وزیر کے شامل ہیں میں آج ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ نے جس انتظامیہ کو بہت ہی وسیع اختیارات دئیے ہیں آپ نے اس انتظامیہ کو اپنے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرکے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے ۔ آپ مجھے بتائیں کیا ہمارے سامنے اس قسم کی بین مثالیں اور زندہ مثالیں موجود نہیں ہیں جن کے بارے میں کسی ذی شعور اور دیانتدار انسان کو ذرا بھر بھی شک و شبہ نہیں ہو سکتا اسکے بعد بھی ہماری جانب سے اعتراضات اور خدشات کا اظہار نہ کیا جائے ہم اسکے علاوہ اور کیا کر سکتے ہیں ؟ آپکے پاس اختیارات ہیں ۔ ہم تو صرف دعا کر سکتے ہیں کہ اے اللہ ان لوگوں کو اختیارات حاصل کرنے کی بھوک دی ہے انہیں ان اختیارات کو جائز استعمال کرنے کی قدرت بھی دے ۔ ان کو طاقت دی ہے ۔ ان کو ہمت دی ہے ان کو نیت بھی دے ۔

Minister of Food (Malik Khuda Bakhsh) : Sir, one point I have to explain to my friend, Mr. Hamza. He has misunderstood me. I said that all apprehensions that could exist in anybody's imagination should be dispelled by the new provision that we are submitting for the consideration of this House. Probably I was not clear to him—what apprehensions he had or could have about the existing provisions could have been there. But the new provision, which has been the result of the deliberations of all of us and is going to be submitted for the consideration of this House should

not occasion any apprehension in anybody's imagination. This is what I had said. I am very sorry that it has occasioned in my friend's mind any other interpretation. This was all I had said.

صاحبزادہ نورحسن (بہاولنگر ۔ ۴) ۔ جناب والا ۔ میں نہ تو ملک محمد اختر صاحب کی طرح قانونی موشگافیوں میں پڑنا چاہتا ہوں اور نہ ہی جناب حمزہ صاحب کے سے جوشیلے خیالات کا حامل ہوں مگر جناب قائد ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ میں جو کہ زیر غور ہے زمینداروں پر اور کاشتکاروں پر چند در چند سختیاں اور زیادتیاں کی جا رہی ہیں جن سے غریب کاشتکاروں کو بچانا چاہئے جو وسیع اختیارات سخت ترین اقدامات کرنے کے سلسلے میں افسران مال کو دئیے جا رہے ہیں ان کے سخت نا جائز استعمال کئے جانے کا خطرہ ہے ۔ کاشتکار طبقے کے خلاف یہ اختیارات ناجائز طور پر استعمال ہونگے مال افسروں پر تو پہلے ہی افسری کا بھوت سوار ہوتا ہے ان اختیارات کی تفویض سے ان کی ایذا رسانیوں میں اضافہ ہو جائے گا ۔ اس قانون سے سوائے ان ناجائز ایذا رسانیوں کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا بلکہ حصول رشوت کا ذریعہ بن جائے گا ۔

جناب قائد ایوان نے اور جناب وزیر مال نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ defaulters کے خلاف ایسے اقدامات مہذب ممالک میں بھی کئے جاتے ہیں مگر میری عرض ہے مہذب ممالک میں پڑھے لکھے لوگ اپنے واجبات کا علم رکھتے ہیں مگر یہاں ان پڑھ عوام اور کاشتکاروں کے خلاف عمال حکومت جس قدر زیادتیاں کرتے ہیں ان کا علم خود قائد ایوان اور وزیر مال کو ہوگا کہ کس قدر غلطیاں مالیہ میں اور انتقالات میں کی جاتی ہیں خود میرے خلاف جب بیس ہزار روپوں کا بقایا نکالا گیا تو پڑتال کرنے پر صرف ایک ہزار روپے کا بقایا ثابت ہوا تھا ۔ لہذا ان اختیارات کے نا جائز استعمال کا خطرہ اور بڑھ جائے گا اور زمینداروں کی ذلت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا کہ غلطیوں کو over-sight پر محمول کر دیتے ہیں اور غریب کاشتکاروں اور زمینداروں کے طبقے پر مصائب نازل کر کے ان کو ذلیل و خوار کرتے رہتے ہیں نہ صحیح مماعت ہوتی ہے نہ عذر داری سنی جاتی ہے detention وغیرہ کے دباؤ کے ماتحت رشوت ستانی کی سودے بازی ضرور ہوگی ۔ لہذا میں التماس کروں گا کہ گورنمنٹ اپنے فرائض کو پہچانے اور بطریق احسن اپنا فرض ادا کرے اس لئے یہ کلاز قانون میں نہیں ہونی چاہئے ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That clause 84, as amended, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 85

Mr. Deputy Speaker : Clause 85. Yes Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move :

That in clause 85 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the words "the" and "day" occurring in line 2, the word "thirtieth" be inserted.

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 85 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the words "the" and "day" occurring in line 2, the word "thirtieth" be inserted.

Minister of Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر (لاهور - ۲) ۔ جناب والا - کلاز ۸۵ کی اس اپنی ترمیم کے سلسلے میں صرف اس قدر عرض کرنا چاهتا هوں که "Notice of demand" کیا ہے ۔

"A notice of demand may be issued by Revenue Officer on or after the day following that on which an arrear of land-revenue accrues."

جناب والا - میں یه چاهتا هوں که کچھ margin رکھ لیا جائے ۔

Let the notice be issued after thirty days.

Mr. Deputy Speaker : Notice is to be issued on the same day.

Minister of Law : On or after may mean after thirty days, after thirty months or after three years.

(*interruptions*)

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ اتنی رعایت بھی نہ دینا یا نہ دے سکنا واجب نہیں ہے نوٹس میں margin ضرور ہونا چاہئے ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

> That in clause 85 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the words "the" and "day" occurring in line 2, the word "thirtieth" be inserted.

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That clause 85 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 86

Mr. Deputy Speaker : Now clause 86.

Minister of Food (Malik Khuda Bakhsh) : Sir, you must have noticed that there are so many substitution clauses to clause 86. I would beg of my friends from the Opposition if they agree that we might take the substitution clause of the Minister of Law in case of 86 instead of so many amendments. Malik Muhammad Akhtar has given notice of a substitution clause. Khawaja Muhammad Safdar has also given notice of one and there are so many others. I think if my friend, the Leader of the Opposition could agree to this you could kindly take the substitution clause of the Law Minister. It will facilitate the disposal of this issue.

Mr. Deputy Speaker : Let me hear the Leader of the Opposition first.

مسٹر حمزہ ۔ میں ان کی بات نہیں سمجھ سکا ہوں ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ

"Clause substituting the Minister of Law".

وزیر زراعت ۔ آپ تو بہت کچھ سمجھ لیتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ مجھے امید ہے کہ جو ترمیم میں پیش کرنے والا ہوں اسے جناب قائد ایوان قبول فرمائینگے ۔ میں اور ملک اختر صاحب اپنی اپنی ترامیم پیش کریں گے لیکن ان پر تقاریر نہیں کریں گے ۔

Mr. Deputy Speaker : I would put each one to the House, and then that will be taken up ?

Khawaja Muhammad Safdar : Yes Sir.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move—

That for clause 86 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"86. (1) At any time after an arrear of land-revenue for not less than three years has accrued, and a notice of the demand under section 85 have been served upon the defaulter, a Revenue Officer if he has reason to believe, that the defaulter is wilfully delaying the payment, may issue a bailable warrant directing an officer named therein to serve the warrant upon the defaulter.

(2) When the defaulter so appears before the Revenue Officer, the Revenue Officer may order him to furnish security to secure the amount of the land-revenue due.

(3) On being so ordered if the defaulter fails to furnish the necessary security or to produce such persons who accept the liability to make payment of the land-revenue due on his behalf the Revenue Officer may order the arrest of the defaulter and keep in custody for three days and then if the arrear is still unpaid cause him to be taken before the Collector.

(4) When the defaulter is brought before the Collector, the Collector may issue an order to the officer-in-charge of the Civil Jail of the District directing him to confine the defaulter in Jail for such period, not exceeding fifteen days from the date of the order, as the Collector thinks fit.

(5) The process of arrest and detention shall not be executed against a defaulter who is a female, a minor, a lunatic or an idiot.",

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for clause 86 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"86. (1) At any time after an arrear of land-revenue for not less than three years has accrued, and a notice of the demand under section 85 have been served upon the defaulter, a Revenue Officer if he has reason to believe, that the defaulter is wilfully delaying the payment, may issue a bailable warrant directing an officer named therein to serve the warrant upon the defaulter.

(2) When the defaulter so appears before the Revenue Officer, the Revenue Officer may order him to furnish security to secure the amount of the land revenue due.

(3) On being so ordered if the defaulter fails to furnish the necessary security or to produce such persons who accept the liability to make payment of the land-revenue due on his behalf the Revenue Officer may order the arrest of the defaulter and keep in custody for three days and then if the arrear is still unpaid cause him to be taken before the Collector.

(4) When the defaulter is brought before the Collector, the Collector may issue an order to the officer-in-charge of the Civil Jail of the District directing him to confine the defaulter in Jail for such period, not exceeding fifteen days from the date of the order, as the Collector thinks fit.

(5) The process of arrest and detention shall not be executed against a defaulter who is a female, a minor, a lunatic or an idiot.".

Minister of Revenue : Opposed.

Mr. Deputy Speaker : I will put the amendment to the vote of the the House.

The question is—

That for clause 86 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"86. (1) At any time after an arrear of land-revenue for not less than three years has accrued, and a notice of the demand under section 85 have been served upon the defaulter, a Revenue Officer if he has reason to believe, that the defaulter is wilfully delaying the payment, may issue a bailable warrant directing an officer named therein to serve the warrant upon the defaulter.

(2) When the defaulter so appears before the Revenue Officer, the Revenue Officer may order him to furnish security to secure the amount of the land-revenue due.

(3) On being so ordered if the defaulter fails to furnish the necessary security to produce such persons who accept the liability to make payment of the land-revenue due on his behalf the Revenue Officer may order the arrest of the defaulter and keep in custoday for three days and then if the arrear is still unpaid cause him to be taken before the Collector.

(4) When the defaulter is brought before the Collector, the Collector may issue an order to the officer-in-charge of the Civil Jail of the District directing him to confine he defaulter in Jail for such period, not exceeding fifteen days from the date of the order, as the Collector thinks fit.

(5) The process of arrest and detention shall not be executed against a defaulter who is a female, a minor, a lunatic or an idiot.".

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment is from Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir I beg to move :

That for clause 86 of the Bill, as reported by the Select Committee the following be substituted, namely :—

"86. (1) At any time after an arrear of land-revenue for not less than three years has accrued and two consecutive notices of demand under section 85, demanding payment within fifteen days under each notice have been served upon the defaulter, a Revenue Officer if he has reasons to believe which shall be recorded, that the defaulter is wilfully refusing or delaying the payment, may issue a warrant directing an officer named therein to arrest the defaulter and bring him before the Revenue Officer.

(2) When the defaulter is brought before the Revenue Officer, he shall cause the defaulter to be taken before the Collector along with a report in writing, within twenty-four hours of the defaulter's arrest.

(3) When the defaulter is brought before the Collector, the Collector may issue an order to the officer-in-charge of the Civil Jail of the District, directing him to confine the defaulter in jail for such period not exceeding fifteen days from the date of the order as he may deem fit or order the release of the defaulter.

(4) The process of arrest and detention shall not be executed against a defaulter, who is a female, a minor, a lunatic or an idiot.".

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for clause 86 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :

"86. (1) At any time after an arrear of land-revenue for not less than three years has accrued and two consecutive notices of demand under section 85, demanding payment within fifteen days under each notice have been served upon the defaulter, a Revenue Officer if he has reasons to believe which shall be recorded, that the defaulter is wilfully refusing or delaying the payment, may issue a warrant directing an officer named therein to arrest the defaulter and bring him before the Revenue Officer.

(2) When the defaulter is brought before the Revenue Officer, he shall cause the defaulter to be taken before the Collector along with a report in writing, within twenty-four hours of the defaulter's arrest.

(3) When the defaulter is brought before the Collector, the Collector may issue an order to the officer-in-charge of the Civil Jail of the District, directing him to confine the defaulter in jail for such period not exceeding fifteen days from the date of the order as he may deem fit or order the release of the defaulter.

(4) The process of arrest and detention shall not be executed against a defaulter, who is a female, a minor, a lunatic or an idiot.".

Minister of Revenue : Opposed.

Mr. Deputy Speaker : I will put the amendment to the House. The question is :

That for clause 86 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"86. (1) At any time after an arrear of land-revenue for not less than three years has accrued and two consecutive notices of demand under section 85, demanding payment within fifteen days under each notice have been served upon the defaulter, a Revenue Officer if he has reasons to believe which shall be recorded, that the defaulter is wilfully refusing or delaying the payment, may issue a warrant directing an officer named therein to arrest the defaulter and bring him before the Revenue Officer.

(2) When the defaulter is brought before the Revenue Officer, he shall cause the dafaulter to be taken before the Collector along with a report in writing, within twenty-four hours of the defaulter's arrest.

(3) When the defaulter is brought before the Collector, the Collector may issue an order to the officer-in-charge of a Civil Jail of the District, directing him to confine the defaulter in jail for

such period not exceeding fifteen days from the date of the order as he may deem fit or order the release of the defaulter.

(4) The process of arrest and detention shall not be executed against a defaulter, who is a female, a minor, a lunatic or an idiot.".

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment by the Minister of Law.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir before I move that amendent, I will seek leave from you. The Revenue Minister has also given notice of an amendment to this amendment, and I would accept that. If you permit me, I may move it in this form.

Khawaja Muhammad Safdar : Where is that amendment ?

Minister of Law : The amendment is only to this extent.....

Khawaja Muhammad Safdar : It has not been circulated.

Minister of Law : I will just explain. In the first line, the word 'within' has been used. Instead of this, the words "after lapse of" have been substituted. Similarly, in line 5 of my amendment, there is the words "within," and there also the words "after lapse of" are to be substituted.

Mr. Deputy Speaker : Instead of the word "within", the words "after lapse of" be substituted. Does it exceed the scope of the original notice ?

Minister for Law : The original notice is "within fifteen days". It is after lapse of fifteen days.

Mr. Deputy Speaker : I will allow the Minister as a special case. He may please move it.

Minister for Law : I beg to move —

That for clause 86 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

Arrest and detention of defaulter.

"86. (1) If after lapse of fifteen days of the sesvice of notice of demand under section 85 on a defaulter, the arrears of land-revenue due from him, or any part thereof, remain unpaid, a Revenue Offieer may issue a further notice to the defaulter requiring him to pay such amount, and if after lapse of thirty days of the service of such further notice, no such amount or any part thereof still re-

mains unpaid, the Revenue Officer may issue a warrant directing an officer named therein to arrest the defaulter and bring him before the Revenue Officer.

(2) The further notice referred to in sub-section (1) shall be served in the manner provided in sub-sections (1), (2) and (3) of section 24, and a copy thereof shall, wherever practicable, be also forwarded by registered post to the defaulter.

(3) When the defaulter is brought before the Revenue Officer, the Revenue Officer may cause him to be taken before the Collector, or may keep him under personal restraint for a period not exceeding ten days, and then, if the arrear is still unpaid, cause him to be taken before the Collector.

(4) Where the Revenue Officer keeping a defaulter under personal restraint is an Assistant Collector of the second grade, he shall without delay report his action to the Collector, if the period of such restraint exceeds twenty-four hours.

(5) When defaulter is brought before the Collector, the Collector may issue an order to the officer in charge of the Civil Jail of the District, directing him to confine the defaulter in jail for such period, not exceeding one month from the date of the order, as the Collector thinks fit.

(6) The process of arrest and detention shall not be executed against a defaulter who is a female, a minor, a lunatic or an idiot.

(7) A warrant of arrest issued against a defalter under sub-section (1) shall not be executed, if the arrears due from him are paid or the defaulter furnishes security in the manner provided in clause (b) of sub-section (8).

(8) Any defaulter, who, under sub-section (3) is being kept under personal restraint, or under sub-section (5) is being confined in the Civil Jail, shall forthwith be set at liberty :—

(*a*) on the arrears due from such defaulter being paid ; or

(*b*) on the defaulter furnishing to the Revenue Officer o rdering his arrest, or the Collector, security to the satisfaction of the Revenue Officer or the Collector, as the case may be, for the payment of the arrears due from him.".

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for clause 86 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

Arrest and detention of defaulter.

"86. (1) If after lapse of fifteen days of the service of notice of demand under section 85 on a defaulter, the arrears of land revenue due from him, or any part thereof, remain unpaid, a Revenue Officer may issue a further notice to the defaulter requiring him to pay such amount, and if after lapse of thirty days of the service of such further notice, such amount or any part thereof still remains unpaid, the Revenue Officer may issue a warrant directing an officer named therein to arrest the defaulter and bring him before the Revenue Officer.

(2) The further notice referred to in sub-section (1) shall be served in the manner provided in sub-sections (1), (2) and (3) of section 24, and a copy thereof shall, wherever practicable, be also forwarded by registered post to the defaulter.

(3) When the defaulter is brought before the Revenue Officer, the Revenue Officer may cause him to be taken before the Collector, or may keep him under personal restraint for a period not exceeding ten days, and then, if the arrear is still unpaid, cause him to be taken before the Collector.

(4) Where the Revenue Officer keeping a defaulter under personal restraint is an Assistant Collector of the second grade, he shall without delay report his action to the Collector, if the period of such restraint exceeds twenty-four hours.

(5) When the defaulter is brought before the Collector, the Collector may issue an order to the officer in charge of the Civil Jail of the District,

directing him to confine the defaulter in jail for such period, not exceeding one month from the date of the order, as the Collector thinks fit.

(6) The process of arrest and detention shall not be executed against a defaulter who is a female, a minor, a lunatic or an idiot.

(7) A warrant of arrest issued against a defaulter under sub-section (1) shall not be executed, if the arrears due from him are paid or the defaulter furnishes security in the manner provided in clause (b) of sub-section (8).

(8) Any defaulter, who, under sub-section (3) is being kept under personal restraint, or under sub-section (5) is being confined in the Civil Jail, shall forthwith be set at liberty :—

(*a*) on the arrears due from such defaulter being paid ;or

(*b*) on the defaulter furnishing to the Revenue Officer ordering his arrest, or the Collector, security to the satisfaction of the Revenue Officer or the Collector, as the case may be, for the payment of the arrears due from him."

Minister of Revenue : Not opposed.

Mr. Deputy Speaker : I will now take up the amendment given notice of by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move :

That in the amendment given notice of by Minister for Law, appearing at serial No. 4, in the 1st Supplement to 3rd Revised List No. I, in the proposed clause 86, for sub-clauses (3) and (4), the following be substituted and the subsequent sub-clauses re-numbered accordingly, namely :—

"(3) When the defaulter is brought before the Revenue Officer he shall cause the defaulter to be taken before the Collector within twenty-four hours of defaulter's arrest.".

Mr. Deputy Speaker : Amendment to the amendment moved is :

> That in the amendment given notice of by Minister for Law, appearing at serial No. 4, in the 1st Supplement to 3rd Revised List No. I, in the proposed clause, 86, for sub-clauses (3) and (4), the following be substituted and the subsequent sub-clauses re-numbered accordingly namely :—
>
> "(3) When the defaulter is, brought before the Revenue Officer he shall cause the defaulter to be taken before the Collector within twenty-four hours of defaulter's arrest."

Minister for Revenue : Opposed.

خواجه محمد صفدر (سیالکوٹ ۔۱) جناب والا ۔ محترم لاء منسٹر صاحب نے جو نئی کلاز ۸۶ اس ایوان میں پیش فرمائی ہے اسکی سب کلاز نمبر (۳) اور (۴) کی بجائے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ میری یہ سب کلاز نمبر (۳) قبول کر لی جائے۔ اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ لا منسٹر نے جو ترمیم سب کلاز نمبر (۳) اور (۴) میں اس ایوان میں پیش کی ہے اس میں درج ہے کہ جب کسی ریونیو افسر کو یہ محسوس ہو کہ کوئی شخص باقیدار ہے تو وہ اس کے خلاف وارنٹ جاری کر سکتا ہے اس کے بعد اس کو دس دن تک حوالات میں بند کیا جا سکتا ہے ۔ اس میں شرط یہ ہے کہ اگر وہ اسسٹنٹ کلکٹر گریڈ ۲ ہے تو ۲۴ گھنٹے سے زیادہ کسی کو حوالات میں بند نہیں کر سکتا مقصد یہ ہے ماسوائے اس صورت میں کہ کلکٹر سے تحریری طور پر اجازت لے اگر وہ کلکٹر کلاس ۱ ہے تو اس پر کسی قسم کی پابندی نہیں اور اگر دس دن کے بعد مزید قید کرنا مقصود ہو تو پھر وہ ریونیو افسر اس باقیدار کو کلکٹر صاحب کے سامنے پیش کرے جو اس کو مزید ایک ماہ قید کر سکتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ریونیو افسر اور کلکٹر صاحب مل کر ایک ماہ دس دن تک باقیدار کو قید کر سکتے ہیں ۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ ریونیو افسر یا تحصیلدار یا نائب تحصیلدار کوئی ہی کیوں نہ ہو اس کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی باقیدار کے وارنٹ گرفتاری جاری کر سکتا ہے اور وہ کسی کو دس دن تک قید بھی کر سکتا ہے ۔

جناب والا ۔ ابھی تھوڑی دیر گزری ہے میں نے کچھ دلائل اسی سلسلہ میں پیش کئے تھے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : How long will the Member take ?

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ کوئی وجہ نہیں کہ اس بحث کو کل تک نہ ملتوی کیا جائے۔

Mr. Deputy Speaker : The House is adjourned to meet again tomorrow, the 24th October, 1967, at 8.30 AM.

The Assembly then adjourned (at 1.30 p.m.) till 8-30 a.m. on Tuesday, the 24th October, 1967.

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 8111)

POWER WING

Sr. No.	Name of officers serving in Lahore for the last five years.	Permanent posting
1.	Ch : A. Hamid.	G.M. (Power.
2.	Mr. S. S. Aziz-ul-Hamid	D. C. E. (Rules and Manuals)
3.	Mr. Agha H. Hashim.	Director (Scarp).
4.	Mr. Shakoor Ahmed Qureshi	Resident Engineer Shahdara
5.	Mr. A. Afzal Khan	A.D. (PS. II)
6.	Ch : Muhammad Ibrahim	A.D. (T&I)
7.	Ch : Muhammad Mukhtar	A.D. (C)
8.	Mr. Badar-ud-Din Khan	A.D. (G/S)
9.	Mr. Rana A. Rauf	A.D. (TWE)
10.	Mr. Asad Ullah Khan	A.D. (B)
11.	Mr. Lal Muhammad Alvi	J.E. (T&I)
12.	Ch : Rafiq A. Shams	J.E.
13.	Mr. M.A. Khan.	XEN
14.	Mian Muhammad Aslam	XEN
15.	Sh : A. Hamid	SDO
16.	Ch : Ali Muhammad	SDO
17.	S. Nazir Hussain Shah	SDO
18.	Mian Muhammad Shafi	SDO
19.	Mr. Manzoor Qureshi	SDO
20.	Ch : Muhammad Asghar	J.E.
21.	Ghulam Rasool	A.S.C.
22.	Sh. Ziauddin	A.D. (STORES)
23.	Mr. A.R. Khan	—do—

24.	S. Sadiq Hussain	A.D. (ADMIN)
25.	Mr. S.M. Kazim.	A.D. (STORES)
26.	Mr. Muhammad Khalid	A.D. (COMMERCIAL)
27.	Mr. M.R. Baig	Admn : Officer
28.	Raja Tahawar Hussain	Asstt : Engineer (Stores)
29.	Ch. Muhammad Hussain	SDO (M&T)
30.	Mr. Muhammad Faiq Mir	SDO
31.	Mr. Inayat Ellahi	Works Manager E & M
32.	Mr. Muhammad Munir	SDO
33.	Mr. Muhammad Sadiq	SDO
34.	Mr. Muhammad Ashraf	SDO
35.	Malik Allauddin	Junior Engineer
36.	Ch : Muhammad Bashir Ahmad	Regional Accountant
37.	Mr. Saeed Ahmad	Junior Accounntant
38.	Mr. I.A.S. Bokhari	C.E. Engineering
39.	Mr. M.A. Cheema	Director designs
40.	Mr. Khalid Qureshi	Director (Deve)
41.	Mr. Javid Akhtar	Director Standard.
42	Mr. G.M. Gulzar	A.D. (DISTN)
43.	Mr. Subhan Ahmad	A.D. DISTN.
44.	Mr. Shahabuddin	A.D. DISTN
45.	Mr. Shamsul Haque	A.D. Standard.
46.	Mr. Bashir Ahmad	A.D. Standard
47.	Mr. M. Arshad	A.D. Planning
48.	Mr. Abdul Sattar	A.D. (S&SA)
49.	Mr. A.K. Beg	A.D. (SEC)
50.	Mr. K.M. Ansari	A.D. (PROTECTION)
51.	Mr. Abdul Hamid Sheikh	A.D. (DEV)
52.	Mr. M. Younus Butt	A.D. (PROTECTION)
53.	Mr. Arif Raza Khan	Senior Engineer
54.	Mr. Muhammad Akram	Senior Engineer
55.	Mr. Inayatullah	A.E.
56.	Mr. Mukhtar Ahmad Sh :	A.E.
57.	Mr. Ishaq Khan	A.E.
58.	Mr. Ghulam Rasool	A.E.
59.	Mr. Allah Rakha Butt	A.E.
60.	Mr. R.A. Sheikh	O.S.D. (C.E)
61.	Mr. Lweis E. Hussain	Chief Engineer (G&T)
62.	Mr. I.A. Qazilbash	Director (Telecom)
63.	Mr. Ezar Masrur	XEN

64.	Mr. M.S. Qureshi	Assisstant Director
65.	Mr. M. Akram	Asstt : Director
66.	Mr. Saeed Ahmad Khan	Asstt : Director.

WATER AND OTHER DIVISION

Sl. No.	Names of officer serving in Lahore for the last 5 years.	Present post

ADMIN DIVISION

1.	Mr. Z.A. Farooqi	S.O. (O&M)
2.	Mr. S.N. Hassan	D.P.R.
3.	Mr. Mazhar Qayyum	A.D.Protocal
4.	Mr. Raheel Akbar Javed	Asstt : Director Information.
5.	Mr. Aslam Abid	Cameraman
6.	Mr. Abdul Haleem Chowdhury	Business Manager.
7.	Mr. S.K. Baloch	A.D. Publications
8.	Mr. A.R. Khan	Asstt : Press Manager
9.	Mr. S.F. Gilani	Store Officer
10.	Mr. Muhammad Hayat	Chief Accountant
11.	Mr. Akhtar Ali Shah	Accountant
12.	Ch : Abdul Hafeez	—do—
13.	Mr. Abdul Hamid	—do—
14.	Mr. Muhammad Akram	Junior Accountant

INDUS BASIN PROJECTS

15.	Mr. S.S. Kirmani	Chief Engineer IBP
16.	Mr. S.M. Niaz	Dy. Chief Engineer.
17.	Sh. Muhammad Akram	
18.	Mian Ijaz Ahmed	Director
19.	Malik Ramiz Ahmad	—do—
20.	Ch : Gulzar Ahmad	—do—
21.	Mr. Z.A. Hassani	—do—
22.	Mr. Amanullah Khan	—do—
23.	Mirza Anwar Beg	—do—
24.	Mr. M.L. Qureshi	—do—
25.	Mr. C.M. Amjad	—do—
26.	Mr. Muhammad Akram Makhdoom	—do—
27.	Mr. Muhammad Akhtar	—do—
28.	Mr. Jamil Anwar	—do—

29.	Mr. Eric Massey	Director
30.	Mr. Riaz Nazir Tarar	—do—
31.	Mr. Zubair Masood Pirzada	—do—
32.	Mr. Rafiq Ahmad Qureshi	—do—
33.	Mian Masood Ahmad	—do—
34.	Mr. M.R. Khan	—do—
35.	Ch : Ghulam Haider	—do—
36.	Qazi Asif Hussain	—do—
37.	Mr. Asghar Ali Qureshi	—do—
38.	Mr. Mushirul Haq Naqqi	—do—
39.	Mr. R.A. Makhdoom	—do—
40.	Mr. Mohammad Sabir	—do—
41.	Mr. Ibrar Husain	—do—
42.	Mr. Latif Mian	—do—
43.	Mr. Ashraf Awan	—do—
44.	Mr. Muhammad Hussain	—do—
45.	Major Waris Ali	—do—
46.	Mr. Z.U. Baber	—do—
47.	Mr. S.A. Khan	—do—
48.	Mian Muhammad Yunis	—do—
49.	Mr. Muhammad Saeed Mirza	—do—
50.	Mr. Munawar Zaheer	—do—
51.	Mr. Ghulam Jillani	—do—
52.	Mr. M.N. Usmani	—do—
53.	Mr. Eshanullah Khan	—do—

CHIEF ENGINEER SUPPLY & SUVELLANCE :

54.	Sh : Abdur Rehman	Chief Engineer (S&S)
55.	Mr. T. Phailbus	D.G. Purchase.
56.	Mr. A.H. Pasha	Director Disposal.
57.	Ch : Abdul Qayyum	Assistant Director Inspection.
58.	Mr. M.S. Bhatti.	Section Officer.
59.	Maj. M.A. Rashid.	Deputy Director.
60.	Mr. Ahsanul Haq.	Asstt : Director.

CHIEF ENGINEER RECLAMATION & ADMIN DIVN :

61.	Sayyid Hamid.	Chief Engineer (R&A)
62.	S. Zahoor Hussain Shah.	
63.	Mr. Mohammad Sharif Ch :	S.E.
64.	Dr. Mohammad Iqbal.	Superintending Research officer.
65.	Mr. Khurshid Ahmad.	Senior Engineer.
66.	Mr. S.B. Hasan.	Senior Hydrologist.
67.	Mr. M. Anwarul Haq.	Soil and Water Chemist.

CHIEF ENGINEER WASID

68.	Mr. S.M. Said	Chief Engineer.
69.	Ch : Mohammad Umar.	Superintending Engineer.
70.	Mr. Z.U. Kidwari	Superintending Geologist.
71.	Mr. H.S. Zaidi.	Superintending Research officer.
72.	Mr. Abdul Hamid.	—do—
73.	Mr. Amjad Hussain.	XEN.
74.	Mr. R.A. Shamsi.	Senior Hydrologist.
75.	Mr. M. Iqbal Wariach.	Senior Engineer.
76.	Mr. Khalid Javed.	—do—
77.	Mr. Mohammad Saleem Warsi.	—do—
78.	Mr. Javed Saleem Wamar.	—do—
79.	Mr. Mohammad Ashraf Mughal.	—do—
80.	Mr. Ataur Rehman.	—do—
81.	Mr. Ijaz Ahmad	—do—
82.	Mr. Abdul Hamid Arif.	—do—
83.	Mr. Maqsood Ali Shah Gillani.	Senior Hydrologist.
84.	Mr. Mohammad Rauf Siddiqui.	Senior Geologist.
85.	Mr. Ali Tahir Kazmi.	—do—
86.	Mr. Mohammad Towfiq Kamal.	—do—
87.	Mr. Lutfe Ali Khan.	—do—
88.	Mr. Iqbal Hussain Ch :	Senior Geophysicist.
89.	Mr. Itrat Hussain Qureshi	Junior Geophysicist.
90.	Mr. Mohammad Akram Faiz.	—do—
91.	Mr. Akbar Hussain.	—do—
92.	Mr. Muhammad Anwar Mian.	—do—
93.	Mr. Rizwan Hussan Jaffery.	—do—
94.	Mr. Abdul Hassan Naqvi.	—do—
95.	Mr. Muhammad Shahsand Gohar.	—do—
96.	Mr. Mukhtayar Ahmad.	Junior Engineer.
97.	Mr. Arshad Zaman.	—do—
98.	Mr. K.F. Sheikh.	—do—
99.	Mr. Mohammad Asghar.	—do—
100.	Mr. Muhammad Hassan Mian.	—do—
101.	Mr. Abdul Ghaffar.	Junior Research Officer.
102.	Mr. Muhammad Abdullah.	—do—
103.	Mr. Muhammad Saleem Jehangir.	—do—
104.	Mr. Zafar Ali.	—do—
105.	Mr. Mohammad Sharif Randhawa.	—do—
106.	Mr. Afzal Ali Agha.	—do—

107.	Mr. Mahmood Ahmad	Junior Research Officer.
108.	Mr, Ata Tufail.	—do—
109.	Mr. Muhammad Ashraf.	—do—
110.	Mr. Mohammad Abbas Khan	—do—
111.	Mr. Haider Ali Shah	—do—
112.	Mr. Manzur Ahmad	—do—
113.	Mr. Mohammad Bashir (1)	—do—
114.	Mr. Mohammad Farooq	—do—
115.	Mr. Mohammad Bashir (2)	—do—
116.	Mr. Nasrullah Khan	—do—
117.	Mr. Ghulam Hussain	—do—
118.	Mr. A.G. Janbaz	—do—
119.	Mr. Mohammad Iqbal Ahmad	—do—
120.	Mr. Muhammad Amin Jan	—do—
121.	Mr. Ghulam Muhammad Rana	—do—
122.	Mr. Mushtaq Ahmad	—do—
123.	Mr. Muhammad Ahsan Khan	—do—
124.	Mr. Barkat Ali	—do—
125.	Mr. Muhammad Jehangir Khan	—do—
126.	Mr. Mohammad Bashir (3)	—do—
127.	Mr. Sabir Ali	Junior Officer Mathematics.

DIRECTOR GENERAL (P&I)

128.	Mr. Munawar Aii	Director General (P&I)
129.	Mr. Jameel Ahmad Parvez	Director Planning.
130.	Mr. Mukarram Ali	Director
131.	Mr. B.A. Malik	—do—
132.	Mr. Aqtidar Asghar	—do—
133.	Fazal Karim	Asstt : Director (P&I)
134.	Mr. M. Akram Khan	—do—
135.	Mr. Fatehur Rehman	—do—
136.	Mr. Mahmud Khan	—do—
137.	Mr. Mumtaz Ali	—do—
138.	Mr. Mohd. Arshad Cheema	Senior Engineer.
139.	Mr. Salauddin Mahmud	—do—
140.	Mr. Mohd. Ali	Asstt : Engineer.
141.	Mr. Baqir Hassan	Superintending Geologist.
142.	Mr. Nasiruzzaman Adhami	Senior Geologist.
143.	Mr. Asghar Hamid	—do—

144.	Mr. Jaffar Hassan	Jr. Geologist.
145.	Mr. Shujaat Ali Khan	—do—
146.	Mr. Abdul Aziz	—do—
147.	Mr. Muhammad Aslam	—do—
148.	Mr. Shakir Hussain Zubari	—do—
149.	Mr. S.M. Raza Zaidi	—do—
150.	Mr. Qadir Haider Zaidi	—do—
151.	Mr. Javed Shamim	—do—
152.	Mr. Mansoor Hassan Kizalbash	—do—
153.	Mirza Alamgir Bakhat	—do—
154.	Mr. Ahmad Masud Ch :	Senior Research Officer.
155.	Major Mumtaz A. Mian	Telecommuncication Officer.
156.	Mr. S.A.G. Kirmani	Senior Research Officer.

CHIEF ENGINEER (DEVELOPMENT)

157.	Mian Masud Ahmad	Chief Engineer (Dev)
158.	Mr. Talib Chowhdury	Technical Officer
159.	Mr. Najam Mushtaq Ahmad	Asstt : Director
160.	Mr. Shafiqul Haq	—do—
161.	Mr. S. Zawar Hussain	O.S.D
162.	Mr. Dildar Ahsan Beg	Asstt : Engineer

MPO

163.	Mr. Ghulam Ahmad	Director General Mech.
164.	Mr. M. Ashraf	Director Contracts MPO
165.	Mr. A. Haleem	Senior Officer Admn.
166.	Mr. Abdul Hamid Mirza	Jr. Engineer.
167.	Mr. Iftikharul Haq	Asstt : Director MPO

WAPDA HOUSE

168.	Mr. Rashid A. Chowhdury	Project Director WAPDA House.
169.	Mr. S.M. Zubair	XEN
170.	Sh. Mohammad Aslam	SDO WAPDA HOUSE
171.	Mr. Abdul Hamid	SDO

DESIGN DIRECTORATE

172.	Sh. Irshad Ahmad	Director General Designs.
173.	Mr. Hafiz Ahmad	Director Designs.
174.	Ch. Niaz Ahmad	Asstt : Director Rates.
175.	Mian Manzoor Ahmad	Asstt : Engineer. Designs.

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 8505)

STETEMENT

The Cost per kilowatthour generated during 1966—67 is as follows :—

Power Stations of the Northern Grid System.

Serial No	Name of the Power Station	Type of Plant/fuel	Cost/KWH. generated	Remarks
1	Warsak	Hydel	2.1	Tentative figure of Rs. 260 million has been taken as the cost of the Power component of the Warsak Project for the calculation of interest and depreciation charges.
2	Dargai	Hydel	0.8	
3	Malakand	,,	0.77	
4	Rasul	,,	0.9	
5	Chichoki	,,	3.1	
6	Shadiwal	,,	6.5	
7	Nandipur	,,	3.2	
8	Kurram Ghari	,,	1.2	
9	Renala	,,	1.2	Excluding interest and depreciation charges on capital investment as these figures are under dispute.

APPENDIX II—(*Contd.*)

(Ref : Starred Question No. 8505)

STATEMENT

The Cost per kilwatthour generated during 1966—67 is as follows :

Power Station of the Northern Grid System.

Serial No.	Name of the Power Station	Type of Plant/fuel	Cost/KWH. generated	Remarks
10	Shahdara	Gas	5.1	Exclusive of interest and depreciation.
11	Multan	Gas as well as furnace oil	6.6	Approximate.
12	Lyallpur Steam old	Furnace Oil	16.2	
13	Montgomery	,,	15.8	
14	Lyallpur Diesel	Diesel Oil	17.7	
	POWER STATIONS OF THE ISOLATED SYSTEMS			
1	Hyderabad (new)	Gas	6.9	
2	Hyderabad (old)	,,	10.1	
3	Sukkur	Gas	4.9	Excluding interest and depreciation on capital investment as these figures are not available.
4	Quetta	Coal	12.1	
5	Jamshoro	Diesel	145.0	The cost of generation is high as this is being used as a stand by station.

6	Khairpur	,,	38.2
7	Sujawal	,,	43.2
8	Thatta	,,	27.3
9	Kot Dijji	,,	39.5
10	Kand Kot	,,	38.2
11	Shahdad Kot	,,	32.5
12	Tharu Shah	,,	36.2
13	Mehar	,,	32.1
14	Sehwan	,,	55.4
15	Thull	Diesel	43.5
16	Dadu	,,	38.8
17	Kalat	,,	64.9
18	Loralai	,,	84.6
19	Khuzdar	,,	49.3

There are stand-by power stations at Mastung, Sukkur A.C. & D.C., Gambat, Jacobabad, Larkana, D.I.K. etc. but these are not used regularly.

The killowatt hours generated by each of the above generating stations during 1966-67 are given below :—

Name of the Power Station	KWH generated (Million KWH)
1. Warsak	916.8
2. Dargai	149.1

3.	Malakand	138.4
4.	Rasul	110.0
5.	Chichoki	60.4
6.	Shadiwal	54.3
7.	Nandipur	69.7
8.	Kurram Garhi	21.9
9.	Renala	7.2
10.	Shahdara	108.7
11.	Multan	1029.8
12.	Lyallpur Steam Old	39.9
13.	Montgomery	16.45
14.	Lyallpur Diesel	12.8
15.	Hyderabad New	148.9
16.	Hyderabad Old	12.9
17.	Sukkur	54.9
18.	Quetta	34.7
19.	Jamshoro	0.08
20.	Khairpur	0.54
21.	Sujawal	0.07
22.	Thatta	0.50
23.	Kot Dijji	0.11
24.	Kandkot	0.48
25.	Shahdad Kot	0.57

26.	Tharu Shah	1.80
27.	Mehar	0.38
28.	Sehwan	0.12
29.	Thull	0.16
30.	Dadu	0.56
31.	Kalat	0.07
32.	Loralai	0.10
33.	Khuzdar	0.12

Cost of fuel per killowatt hours generated during 1966-67 is :—

Types of Stations	Average cost of fuel/KWH generated	
(i) Natural Gas fired	3.7 paisa	At Multan both gas & furnace oil were used. This cost is inclusive of the cost of furnace oil.
(ii) Oil fired	11.8 paisa	
(iii) Imported coal fired	There is no such station	
(iv) Indigenous coal fired	5.3	

APPENDIX III

(Ref : Starred Question No. 8826)

IRRIGATION SCHEMES UNDER CONSIDERATION FOR DEVELOPMENT OF AGRICUTURAL LAND IN FORMER BALUCHISTAN AREA FOR PROVIDING IRRIGATION FACILITIES

1	2	3	4	5	6
Sl. No.	Name of Scheme	Estimated Cost. Rs. in Lacs	Location District	Status	Present Stage
	QUETTA CIVIL DIVISION NEW SCHEMES				
	Quetta District.				
1.	Brewary Tangi Irrigation Scheme. (Brewary Tangi Delay Action Dam).	1.50	Quetta District.	Not yet approved.	Not started - Under Investigation.
2.	Remodelling of K.K. Bund System.	9.55	—do—	—do—	—do—
3.	Kassi Shaldara Irrigation Scheme. (Kassi Shaldara Delay Action Dam.)	3.11	—do—	—do—	—do—
4.	Const : of Khankai Weir & Channel.	1.50	—do—	—do—	Feasibility being examined
	LORALAI DISTRICT				
1.	Mir-Janzai Irrigation Scheme.	6.00	Loralai District.	Not yet approved.	Not started - Under Investigation.
2.	Kingri Irrigation Scheme.	2.00	—do—	—do—	—do—

3.	Musa Khel Irrigation Scheme.	6.00	—do—	—do—	Feasibility being examined.
4.	Upper Sehan Perennial & Flood Irrigation Scheme.	5.00	—do—	—do—	Not started - Under Investigation.
5.	Badi Flood Irrigation Scheme.	2.00	—do—	—do—	—do—
6.	Shakil Flood Irrigation Scheme.	3.00	Loralai District.	Not yet approved.	Not started - Under Investigation.
	ZHOB DISTRICT				
1.	Tangsar Irrigation Scheme.	5.56	Zhob District.	Not yet approved.	Not started - Under Investigation.
2.	Infilteration Gallery at Saliaza.	4.50	Zhob District.	Not yet approved.	Not started - Under Investigation.
3.	Infilteration Gallery at Rud Faqirzai.	4.50	—do—	—do—	—do—
4.	Murghi Kotal Irrigation Scheme. (Murghi Kotal Delay Action Dam)	2.50	—do—	—do—	—do—
5.	Ahmedi Darga Irrigation Scheme.	1.75	—do—	—do—	—do—
6.	Nattar Tangi Irrigation Scheme.	2.00	—do—	—do—	—do—
7.	Const : of Weir & Channal in Killi Obeidullah in Shingar.	1.00	—do—	—do—	—do—
	SIBI DISTRICT				
1.	Lal Ghat Irrigation Scheme.	4.05	Sibi Distt:	—do—	—do—
2.	Shahrig Irrigation Scheme.	5.00	—do—	—do	—do—

1	2	3	4	5	6
3.	Kacha Kola Irrigation Scheme.	4.00	Sibi Distt:	Not yet Approved	Not started - Under Investigation.
4.	Khotal Irrigation Scheme.	4.00	—do—	—do—	—do—
5.	Mawand Irrigation Scheme.	0.60	—do—	—do—	—do—
6.	Remodelling of Khajak Diversion Weir.	1.00	—do—	—do—	Feasiblity being examined
7.	Remodelling of Bori Nallah.	1.00	—do—	—do—	—do—
	CHAGAI DISTRICT				
1.	Const : of Detention Bund U/S Khaisar Weir.	1.50	Chagai Distt:	Not yet approved	Feasibility being examined
	ONGOING QUETTA DISTRICT				
1.	Const : of Diversion Weir and Lining of Surkhab near Haikalzai.	3.67	Quetta Distt:	Approved for Rs. 3.464.	96% completed
2.	Remodelling of Tirkha Weir and Viala.	2.27	—do—	Approved for Rs. 1.95.	81% completed
3.	Lining of Hamranzai Karez.	0.25	—do—	Approved	100% completed
4.	Const : of Sairab Lora Dam Project.	41.00	—do—	Not yet approved	Feasibility being examined

	LORALAI DISTRICT.				
1.	Beji Rud Perennial and Flood Irrigation Scheme.	14.62	Loralai Distt:	Approved for Rs. 14.07	87% completed.
2	Nigong Flood Irrigation Scheme.	9.26	—do—	Approved for Rs. 9.26.	99.7% completed.
3.	Lining of Channel in Loralai Irrigation Division.	9.53	—do—	Approved for Rs. 9.26.	67% completed.
4.	Dubba Irrigation Scheme.	5.50	—do—	Approved for Rs. 5.05	68% completed.
5.	Chacha Irrigation Scheme.	7.29	—do—	Approved for Rs. 6.989.	84.8% completed.
6.	Jhalli Nirala Irrigation Scheme.	2.90	—do—	Approved for Rs. 1.968.	72.3% completed.
7.	Pazza Irrigation Scheme.	3.57	—do—	Approved for Rs. 3.50.	—
8.	Subsidiary Weir at Narechi.	1.50	—do—	Approved.	100% completed.
	ZHOB DISTRICT.				
1.	Badinzai Irrigation Scheme.	10.24	Zhob Distt:	Approved for Rs. 7.90. Revised for Rs. 11.64 awaited.	100% completed.

1	2	3	4	5	6
2.	Mir Ali Khel Irrigation Scheme.	8.11	Zhob District.	Approved for Rs. 6.382. Revised for Rs. 8.40 awaited.	68% completed.
3.	Toe War Flood Irrigation Scheme.	5.42	—do—	Approved for Rs. 4.51	100% completed
4.	Rud Faqirzai Irrigation Scheme, Weir & Channel.	1.74	—do—	Not yet approved.	70% completed.
5.	Kibzai Irrigation Scheme.	7.50	—do—	Approved for Rs. 5.56	100% completed.
6.	Ahmedzai Irrigation Scheme.	3.99	—do—	Approved.	66% completed.
7.	Sathiara Irrigation Scheme.	2 18	—do—	Not yet approved.	78% completed.
8.	Killa Sharik Weir & Channel.	3.92	—do—	Approved.	100% completed.
9.	Saliaza Irrigation Scheme.	9.17	—do—	Approved for Rs. 8.07.	100% completed.
10.	Barat Khel Irrigation Scheme.	0.47	—do—	Approved.	100% completed.
11.	Meena Bazar Weir and Channel.	3.35	—do—	Approved.	100% completed.

12. Urgas Irrigation Scheme.	5.19	—do—	Approved for Rs. 6.00	4.95% completed.
13. Improvement of Irrigation System of Khushkaba in Killi Appeozai.	0.13	—do—	Not yet approved.	Not started.
14. Flood Protection of Fortsandeman, Town.	6.00	—do—	—do—	-do-
SIBI DISTRICT.				
1. Remodelling of Nari Canal System to take 250 Cs :	9.82	Sibi Distt:	Approved for Rs. 3.00. Revised A. A. for Rs. 8.80 awaited.	100% completed.
2. Const : of Diversion Weir in Kaha Nallah in Muranj in D/ Bughti Area.	11.00	—do—	Approved for Rs. 8.98.	32.19% completed.
3. Sangaila Irrigation Scheme.	11.00	—do—	Approved for Rs, 4.452.	64.05% completed.
4. Sazoo Irrigation Scheme.	5.85	—do—	Approved for Rs. 4.25	92.50 completed.
5. Loi Irrigation Scheme.	5.88	—do—	Approved for Rs. 4.55	75% completed.
6. Wan Tangi Irrigation Scheme.	32.40	—do—	Approved for Rs. 16.828.	86.30% completed.

1	2	3	4	5	6
	CHAGAI DISTRICT				
1.	Feasibility Studies of Khaisar Gori Multipurpose Development Project.	9.25	Chagai Distt:	Approved for Rs. 5.00.	Feasibility Studies are in Progress.
	COMPOSITE SCHEMES OF QUETTA CIVIL DIVISION.				
1.	Lining of Karezes and Channel in Quetta Circle.	28.50	All Districts of Quetta Civil Divn:	Individual work are approved by C.E. (I), Quetta.	Progress Satisfactory.
2.	Const : of Small Irrigation Scheme.	32.34	—do—	—do—	—do—
3.	Extension, Improvement and Renovation of Karezes.	3.50	—do—	—do—	—do—
4.	Flood Regulation Work in Quetta Circle.	10.40	—do—	—do—	—do—
	KALAT CIVIL DIVISION. KALAT DISTRICT.				
1.	Gashina Irrigation Scheme.	1.50	Kalat District.	Not yet approved.	Not started - Under Investigation.
2.	Development of Regulator on Dulai Nallah.	2.70	—do—	—do—	—do—

3.	Const : of Flood Irrigation Scheme on Siah Zakht Manda.	2.00	—do—	—do—	—do—
	KACHI DISTRICT.				
1.	Gazi Irrigation Scheme.	13.75	Kachi Distt:	—do—	—do—
2.	Const : of Weir Across Sharkal River near Shal Garh.	4.81	—do—	—do—	—do—
3.	Const : of Three Regulators Across Nari Ganda Khalloo.	8.00	—do—	—do—	—do—
	MEKRAN DISTRICT.				
1.	Feasibility Studies of Akra Kaur Dam.	3.20	Mekran District.	—do—	—do—
	COMPOSITE SCHEME OF KALAT CIVIL DIVISION.				
1.	Small Irrigation Scheme.	4.25	All Districts.	Individual Works are Approved by C.E. (1), Quetta.	Progress Satisfactory.
	ON GOING SCHEMES. KACHI DISTRICT.				
1.		4.50	Kachi District	Approved for Rs. 4.04.	21.75% completed.
2.	Untam Irrigation Scheme.	5.52	Kachi Distt:	Approved for Rs. 5.02.	64% completed.

1	2	3	4	5	6
3.	Chattar Irrigation Scheme.	3.70	Kachi Distt:	Approved for Rs. 3.97.	71% completed.
4.	Mula Irrigation Scheme, on Left Bank of Mula River. (Pir Chattar Channel).	—	—do—	Not yet approved.	88% completed.
5.	Remodelling of Channel existing at Gandawa.	5.77	—do—	Approved for Rs. 5.766.	80% completed.
6.	Bolan Dam Project.	65.02	—do—	Approved for Rs. 29.25. Revised A.A. is awaited.	86% completed.
7.	Remodelling of Lehri River Irrigation Scheme.	23.80	—do—	Approved for Rs. 23.759.	98% completed.
8.	Remodelling of Bolan Weir Distribution System.	5.62	—do—	Approved for Rs. 5.20.	24% completed.
	MEKRAN DISTRICT.				
1.	Feasibility Studies of Dam on Dasht River.	13.15	Mekran Distt:	Not yet approved.	Feasibility being Examined.
2.	Feasibility Studies of Mirani Dam Project.	5.00	—do—	—do—	—do—

	KHARAN DISTRICT.				
1.	Boom Bund on Buddo River.	4.81	Kharan Distt:	Approved for Rs. 4.81.	100% completed.
	COMPOSITE SCHEMES OF KALAT CIVIL DIVISION.				
1.	Lining of Karezes and Channels.	11.68	All Districts of Kalat Civil Divn:	Individual Works are approved by C.E. (I) Quetta.	Progress Satisfactory.
2.	Extension, Improvement & Renovation of Karezes of Kalat Circle.	6.69	—do—	—do—	—do—
3.	Flood Regulation Works in Kalat Circle.	5.00	—do—	—do—	—do—
4.	Survey and Investigation in Kalat Circle.	9.60	—do—	—do—	-do-
	NEW SCHEMES. KARACHI CIVIL DIVISION. BELA DISTRICT.				
1.	Nahar Irrigation Scheme.	—	Bela District.	Not yet approved.	Not started - Under Investigation.
2.	Malir Dam (Feasibility Studies).	—	do	do	-do-
3.	Hingol Dam (Feasibility Studies).	—	do	do	-do-
4.	Khadiji Irrigation Scheme.	0.50	do	do	-do-
.	Improvement of Babra Irrigation Scheme.	0.50	do	do	-do-

1	2	3	4	5	6
	ON GOING SCHEMES				
	BELA DISTRICT.				
1.	Uthal Khantra Irrigation Scheme.	10.63	Bela Distt:	Approved for Rs. 10.63.	100% completed.
2.	Training Works Upstream of Uthal Khantra.	—	do	Not yet approved.	Completed.
3.	Gagoo Bund (Diversion Irrigation Scheme).	1.41	do	Approved for Rs. 1.41.	Recently started.
4.	Qambar Bund (Flood Diversion Irrigation Scheme).	0.094	do	Approved for Rs. 0.094.	Recently started.
5.	Tube Wells in Uthal Area.	4.48	do	Approved for Rs. 4.48.	42% completed.
6.	Titian Nari Irrigation Scheme.	13.92	do	Approved for Rs. 13.92.	60% completed.
7.	Gidri Irrigation Scheme.	1.27	—do—	Approved for Rs. 1.27.	Not started.
8.	Small Irrigation Schemes, in Bela Divn:	6.00	—do—	Individual Schemes approved by C.E. (I). Quetta.	Progress Satisfatory.
	KARACHI DISTRICT.				
1.	Small Irrigation Schemes, in Karachi Civil District.	4.00	Karachi Distt:	do	-do-

Sd/-
Technical Officer
for Chief Engineer,
Quetta Irrigation
Zone, Quetta.

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 9277)

Region.	The total No. of Assistant Electric Inspectors and Overseers in Lahore Peshawar Karachi Multan and Hyderabad Regions, separately along with their :—	(i) Names (ii) Dates of appointment (iii) Dates of promotion as Overseer (iv) Dates of promotion as A.E.I (v) Dates of confirmation in each category.	The procedure by which the overseers are promoted as Assistant Electric Inspector.	Period of probation after which a promoted A.E.I. is confirmed.
1	2	3	4	5
Lahore.	Assistant Electric Inspector. 4 Overseers 2	(i) Abdul Aziz Chaudhry (ii) 8.12.60. (iii) Direct recruit (iv) 29.7.65 as A.E.I. (v) Confirmed on 29.7.65	The promotion of Electric Sub-Inspectors in a region to the post of Asstt. Electric Inspectors is made in accordance with the West Pakistan Electric Inspectors and Asstt. Electric Inspectors Recruitment Rules 1963.	The prescribed period of probation of a promoted Asstt. Electric Inspector is one year.
		(i) Mr. M.A. Rahim, (ii) 21.6.47 (iii) 14.11.56 ESI (iv) 15.7.64 (v) 1.5.62 confirmed as ESI	-do-	-do-

APPENDIX IV—(*Contd.*)

(Ref: Starred Question No. 9277)

Region	The total No. of Assistant Electric Inspectors and Overseers in Lahore Peshawar Karachi Multan and Hyderabad Regions, separately along with their :—	(i) Names (ii) Dates of appointment (iii) Date of promotion as Overseer. (iv) Dates of promotion as A.E.I. (v) Dates of confirmation in each category.	The procedure by which the Overseers are promoted as Assistant Electric Inspector.	Period of probation after which a promoted A.E.I. is confirmed.
1	2	3	4	5
		(i) Mr. A.H. Rizvi, (ii) 8.6.56 (iii) Direct recruit as overseer (iv) 20.7.64 as A.E.I. (v) Temporary.	The promotion of Electric Sub-Inspectors in a region to the post of Asstt. Electric Inspectors is made in accordance with the West Pakistan Electric Inspectors and Asstt. Electric Inspectors Recruitmeat Rules 1963.	The prescribed period of probation of a promoted Asstt. Electric Inspector is one year.
		(i) Mr. Ejaz Hussain, (ii) 10.5.60 (iii) Direct recruit as overseer (iv) 3.6.67 as A.E.I. (v) 1.5.62 as overseer	-do-	-do-

			(i) Kh. Muhammad Saeed Overseer. (ii) 22.9.49 (iii) Direct recruit as overseer (iv) Nil (v) 1.5.62 as ESI.	-do-	-do-
			(i) Mr. Muhammad Younis Sadiq (ii) 3.11.62 (iii) Direct recruit as Overseer (iv) Nil (v) 3.11.64 as ESI	-do-	-do-
Karachi.	Asstt. Electric Inspectors. Overseers . . .	2 4	(i) Mr. I.U. Beg, (ii) 1.2.49 (iii) 28.10.55 (iv) 15.6.63 as A.E.I. on transfer from Central Govt. (v) Temporary	-do-	-do-
			(i) Mr. M.F. Rehman, (ii) 23.10.45 (iii) 1.5.62 as Overseer. (iv) 20.7.65 as A.E.I. (v) 1.5.62 as ESI	-do-	-do-
			(i) Mohd Saeed Overseer (ii) 3.8.63 (iii) direct recruit as Overseer (iv) Nil (v) Temporary.	-do-	-do-

Region	The total No. of Assistant Electric Inspectors and Overseers in Lahore Peshawar Karachi Multan and Hyderabad Regions, separately along with their :—	(i) Names (ii) Dates of appointment (iii) Dates of promotion as Overseer (iv) Dates of promotion as A.E.I (v) Dates of confirmation in each category.	The procedure by which the overseers are promoted as Assistant Electric Inspector.	Period of probation after whlch a promoted A.E.I. is confirmed.
1	2	3	4	5
		(i) Munawar Ali (ii) 20.9.63 (ili) direct recruit as overseer (iv) Nil (v) Temporary	The promotion of Electric Sub Inspectors in a region to the post of Asstt. Electric Inspectors is made in accordance with the West Pakistan Electric Inspectors & Assistant Electric Inspectors Recruitnent Rules, 1963.	The prescribed period of probation of a promoted Asstt. Electric Inspector is one year.
		(i) Iqbal Hussain, (ii) 24.1.64 (iii) direct recruit as overseer (iv) Nil (v) Temporary	-do-	-do-
		(i) S.A. Hamid (ii) 6.4.67 (iii) direct recruit as overseer (iv) Nil (v) Temporary.	-do-	-do-

Multan.	Assistant Electric Inspector. Overseers	2 3	(i) S.Ali Kausar, (ii) 29.8.51 (iii) direct recruit as A.E.I. (iv) 30.8.63 (v) Temporary	-do	-do
			(i) Mohd Shafi, (ii) 5.4. 1944 (iii) direct recruit as Overseer (iv) 29.12. 1966 as Overseer (v) Temporary.		
			(i) Mr. Muhammad Iqbal Asif, (ii) 10.5.62. (iii) Direct recruit as Overseer (iv) Nil (v) Temporary. Other two posts are vacant.	-do-	-do-
Hydera-bad.	Asstt. Electric Inepectors. Overseers . . .	2 7	(i) Mr. S.M.Z. Kazmi, (ii) 19.2.53 (iii) Direct recruit as Overseer (iv) 1.12.61 (v) Confirmed as AEI, on 1.6.65 and 1.5.62 as Overseer.	-do- -do-	-do- -do-

Region	The total No. of Assistant Electric Inspectors and Overseers in Lahore Peshawar Karachi Multan and Hyderabad Regions, separately along with their :—	(i) Names (ii) Dates of appointment (iii) Dates of promotion as Overseer (iv) Dates of promotion as A.E.I (v) Dates of confirmation in each category.	The procedure by which the overseers are promoted as Assistant Electric Inspector.	Period of probation after which a promoted A.E-I. is confirmed.
1	2	3	4	5
		(i) Mirza Munawar Hussain, (ii) 23.8.49 (iii) 1.5.62 as Overseer (iv) 1.7.64 as A.E.I. (v) Temporary	The promotion of Electric-Sub-Inspectors in a region to the post of Asstt. Electric Inspectors is made in accordance with the West Pakistan Electric Inspectors & Assistant Electric Inspectors Recruitment Rules, 1963.	The prescribed period of probation of a promoted Asstt. Electric Inspector is one year.
		(i) Mr. Muhammad Tufail (ii) 23.2.62 (iii) direct recruit as overseer (iv) Nil (v) 1.5.62 as Overseer	-do-	-do-
		(i) Mr. Bashir Ahmad, (ii) 9.7.62 (iii) Disect recruit as overseer (iv) Nil (v) Temporary	-do-	-do-

(i) M.A. Riaz (ii) 8.7.65 (iii) Direct recruit as Overseer (iv) Nil (v) Temporary.	-do-	-do-
(i) Mr. Aziz ur Rehman, (ii) 1.5.65 (iii) Direct recruit as Overseer (iv) Nil (v) Temporary.	-do-	do-
(i) Mr. M.S. Alam. (ii) 3.8.65 (iii) Direct recruit as Overseer (iv) Nil (v) Temporary	-do-	-do-
(i) Mr. A.R. Nagar, (ii) 10.1.67 (iii) Direct recruit as Overseer. (iv) Nil (v) Temporary One post is vacant.	-do-	-do-

Region	The total No. of Assistant Electric Inspectors and Overseers in Lahore Peshawar Karachi Multan and Hyderabad Regions, separately along with their :—	(i) Names (ii) Dates of appointment (iii) Dates of promotion as Overseer (iv) Dates of promotion as A.E.I (v) Dates of confirmation in each category.	The procedure by which the overseers are promoted as Assistant Electric Inspector.	Period of probation after which a promoted A.E.I. is confirmed.
1	2	3	4	5
		(i) Mr. Muhammad Din, (ii) 25.10.45 (iii) Direct recruit as Overseer (iv) 11.2.63 as A.E.I. (v) 1.7.64 Overseer	-do-	-do-
Pehawar	Asstt. Electric Inspector . . . 1 Overseers 2	(i) Iqbal Ahmad, (ii) 14.4.61 (iii) Direct recruit as Overseer. (iv) Nil (v) Temporary.	-do-	-do-
		(i) Hafiz Ahmad (ii) 5.8.61 (iii) Direct recruit as Overseer (iv) Nil (v) Temporary.	-do-	-do-

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SIXTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Tuesday, the 24th October, 1967

سہ شنبہ ۱۹ رجب المرجب ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ط هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ج فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ط هُوَ مَوْلٰىكُمْ ج فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

اے ایمان والو! رکوع کرو۔ سجدے کرو۔ اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو اور اچھے سے اچھے کام کرو۔ تاکہ فلاح پاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں جدوجہد کو جس کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے تم کو چن لیا اور تم پر دین کی کسی بات میں تنگی نہیں کی (اور تمہارے لئے تمہارے) باپ ابراہیم کا دین پسند کیا اسی نے پہلے تمہارا نام مسلمان رکھا تھا۔ اور اس کتاب میں بھی (وہی نام رکھا ہے) تاکہ پیغمبر تمہارے بارے میں شاہد ہوں اور تم لوگوں کے مقابلے میں شاہد ہو۔ اور نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اور اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ وہی تمہارا دوست ہے پس وہ کتنا اچھا دوست اور کتنا اچھا مددگار ہے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AN ANSWERS

Mr. Speaker : The Question Hour. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo.

DISTRICT HOSPITAL, SANGHAR

*7989. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) the total amount sanctioned for the construction of building for the District Hospital, Sanghar ;

(*b*) the year in which the construction work of the said Hospital was started and the amount so far spent on it ;

(*c*) whether it is a fact that the building constructed is in a deplorable condition due to the fact that inferior quality of material has been used ; if so, the action taken by Government in the matter ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) Rs. 22.11 lacs.

(*b*) The construction work was started during the year 1963. The total expenditure upto June 1967 is Rs. 22,67,409.

(*c*) The quality of cement tile flooring and wood work in the main Hospital building is not upto the standard.

The contractor has been ordered to rectify these defects by 31st December 1967. In case of his failure the defects will be removed at his risk and cost.

حاجی سردار عطا محمد - جناب یہ ۲۲ لاکھ ۱۱ ہزار اس کا کل خرچہ تھا اور ۵۶ ہزار ۹۰۴ روپے زیادہ خرچ ہوئے ہیں - کام بھی صحیح نہیں ہوا - کیا آپ نے ٹھیکیداروں سے اس کے متعلق نہیں پوچھا اور کیا وہ ملازمین محکمہ جنکی نگرانی میں کام ہوا ان کو بھی کوئی حکم دیا ہے کہ وہ وجہ بیان کریں کہ کیوں ایسا ہوا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - خرچہ ۲۲ لاکھ ۸۱ ہزار ہے -

حاجی سردار عطا محمد - میری کتاب میں تو ۲۲ لاکھ ۱۱ ہزار لکھا ہوا ہے -

چودھری محمد نواز - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے حصہ (ج) کے جواب میں فرمایا ہے -

(c) The quality of cement tile flooring and wood work in the main Hospital building is not upto the standard.

جس وقت کسی ٹھیکیدار کو ٹھیکہ دیا جاتا ہے تو اس وقت محکمہ کا اوورسیر اور اتھارٹی جو وہاں پر اس کام کے انچارج ہوتے ہیں وہ material کو examine کرتے ہیں پیشتر اس کے کہ وہ material وہاں پر لگایا جائے ۔ لہذا میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کون سے افسر تھے جنکی غفلت کی وجہ سے اتنا نقصان ہوا اور اس میٹیریل کا پہلے معائینہ کیوں نہیں کیا گیا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) ۔ جہاں تک تعمیر کا کام ہوتا ہے اس کو تو ٹھیکیدار کرتے ہیں ۔ باقی نگرانی محکمہ متعلقہ والے کرتے ہیں ۔ محکمہ کے پاس جب بل ادائیگی کے لئے آتے ہیں تو اس وقت محکمہ والے ہر چیز کو دیکھتے ہیں یعنی تعمیر سے متعلق یا میٹیریل کے متعلق جو حوالہ جات بلوں میں دئیے ہوئے ہوتے ہیں وہ دیکھیں کہ یہ غلط ہیں یا درست ۔ اوز جہاں تک بلڈنگ کا تعلق ہے اس میں نقائص ضرور واقع ہوئے ہیں ۔ تو ہمارے افسران نے جس وقت وہ بلوں کی ادائیگی کر رہے تھے انہوں نے ان نقائص کو پکڑا اور ٹھیکیداروں کو کہا گیا کہ جتنے بھی نقائص ہیں انہیں دور کیا جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر تعمیرات مجھے بتا سکتے ہیں کہ ان ٹھیکیداروں کو آپ نے اس وقت تک کل کتنی رقم ادا کی ہے اور ساتھ ہی ساتھ آپ مجھے بتائیں جیسا کہ آپ نے اس سوال کے جواب میں اعتراف کیا ہے کہ سیمنٹ ٹائل فلورنگ اور لکڑی کا کام جو کہ اس بلڈنگ میں ہوا ہے وہ معیاری نہیں ہے ۔ موجودہ حالات میں آپ اس خامی کو کیسے دور کریں گے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جہاں تک خرچ کا تعلق ہے اس کا جواب ہم نے دیدیا ہے ۔ عام طور پر ہم ۱۰ فیصد رقم اپنے پاس محفوظ رکھتے ہیں اور ہمارے پاس اتنا روپیہ ہے کہ جتنے نقائص ہوں ان کو دور کرسکیں ۔

میر ولی محمد خان تالپور - کیا تخمینہ لگاتے وقت جو میٹیریل مہیا کیا جاتا ہے اس کے متعلق یہ پوزیشن واضح کر دی جاتی ہے کہ فلاں فلاں میٹیریل کام میں آئیگا اور آیا یہ درست بھی ہے یا نہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - جی ہاں - اگر کوئی نقائص مشاہدہ میں آ جائیں تو ہم ان کو دور کر دیتے ہیں ۔

میر ولی محمد خان تالپور - اگر یہ صحیح ہے تو جب وہ میٹیریل کام میں لگایا جا رہا تھا اس وقت کسی افسر نے یا کسی نگران اتھارٹی نے یہ معلوم نہ کیا کہ میٹیریل جو لگ رہا ہے وہ غلط لگ رہا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - محکمہ والے اور تعمیر کرنے والے دونوں کام کرتے ہیں - اس میں دو چار روز کی دیری لگ جاتی ہے اور بعد میں ٹھیکیداروں کو حکم دے دیا جاتا ہے کہ وہ کام ٹھیک کریں اور اگر میٹیریل میں کوئی نقص ہے تو محکمہ کے نوٹس میں لائیں ۔

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - ابھی جناب وزیر موصوف نے فرمایا تھا کہ خرچ کا ۱۰ فیصد محکمہ کے پاس رہتا ہے اور جواب میں یہ بھی فرمایا ہے کہ کام جو ہسپتال کی عمارت پر ہوا ہے معیاری نہیں ہے تو میں دریافت کرتا ہوں کہ اس ۱۰ فیصد سے آپ اس کو کیسے معیاری بنا سکیں گے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات - جہاں تک اس بلڈنگ کا تعلق ہے جتنے نقائص اس میں تھے ہم نے ان کو اپگزامن کیا اور ان کا تخمینہ ۳۰/۲۵ ہزار ہے تو یہ زیادہ رقم نہیں - اگر ٹھیکیداروں نے ۳۱ دسمبر تک مرمت نہ کی تو تمام نقائص ان کے اپنے خرچ سے دور کرائے جائیں گے ۔

چودھری محمد نواز - یہ نقائص محکمہ کے افسران کے علم میں کب آئے - کیونکہ جب running bills کی ادائیگی کی جاتی ہے تو SDOs and Overseers باقاعدہ اس کی measurement کرتے ہیں - اگر کام معیاری نہیں ہوتا تو ایسے بلوں کی ادائیگی نہیں کی جاتی - میں دریافت

کرتا ہوں کہ اگر ادائیگی کی گئی تو کیوں کی گئی تھی اور خصوصاً جبکہ بلڈنگ میں نقائص تھے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ سوال کے جواب میں یہ چیز کہی گئی ہے کہ کام جو بلڈنگ میں ہوا وہ معیاری قسم کا نہ تھا ۔ باقی رہا دروازوں اور کھڑکیوں کا کام وہ تو آخری سٹیج پر ہوتا ہے اور جب final touches دئے جا رہے تھے تو فوراً اس چیز کا نوٹس لیا گیا اور ٹھیکیداروں کو کہا گیا کہ آپ ان چیزوں کی درستی کر دیں ۔ تو یہ کوئی اتنی بڑی چیز نہیں ہے کہ پہلی سٹیج پر ہی اس کا پتہ چل جائے ۔ یہ کام تو آخری سٹیج میں جا کر ہوا کرتا ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ جب کام معیاری قسم کا نہ تھا تو running bills کی ادائیگی کیوں کی گئی ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ اس particular question کا جواب میں ابھی نہیں دے سکونگا ۔

چودھری محمد نواز ۔ یہ کام تو بعد میں ہوا ہے اس پر ضمنی سوال اٹھتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر تعمیرات بتائیں گے کہ آپ کے محکمہ کے جو ایس ڈی او اور ایگزیکٹو انجینیر ہیں انہوں نے ٹھیکیداروں سے کوئی اپنا حصہ وصول کیا ؟

Mr. Speaker : Disallowed.

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ محکمہ کی کارکردگی سے مطمئن ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ یہ ظاہر ہے کہ محکمہ اگر اس وقت ہوشیاری نہ کرتا تو نقائص کا کیسے پتہ چل سکتا ۔

مسٹر حمزہ ۔ ہوشیاری رشوت وصول کرنے میں ۔

ملک محمد اختر ۔ دیوانہ بکار خویش ہوشیار ۔

THEFT IN LOCO SHOP, LAHORE

*8067. **Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one Muhammad Hamid informed the Railway Minister telegraphically on 3rd August 1966 about the theft through ash trucks in Loco Shop, Lahore ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action taken on the said complaint and if no action has so far been taken, reasons therefor ;

(*c*) whether a case was registered with the Police ; if not, why ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes, Abdul Hamid (and not Muhammad Hamid), a former ash contractor, addressed the Railway Minister telegraphically on 3rd August 1966, alleging that thefts were being committed in Loco Shops by means of ash trucks.

(*b*) The Works Manager, P. W. R., Loco Shops, Moghalpura acting upon information received a day earlier from another source, ordered that two ash loaded trucks which had been booked out on 2nd August 1966 be detained in the Workshop premises and checked. This was done and small pieces of iron scrap mixed with ashes, valued at Rs. 143 were found in the ash trucks. An enquiry was ordered for determining facts and fixing responsibility. Arising from this enquiry, departmental proceedings were initiated against the Class III and IV employees who were held responsible for negligence resulting in the scrap having found its way into the ash trucks. Amongst those held responsible, one Senior Chargeman, Loco Shops was fined Rs. 120 and Assistant Chargeman was awarded punishment of withholding of increment for one year, another Junior Chargeman was fined Rs. 100. Action against Class IV staff involved in this case is under finalisation and the formalities are at their final stage.

(*c*) The case was not registered with the Police for the reason that the material had not in fact been taken out of the Shop premises and as such theft had not really been committed and no one could be held directly responsible for this attempted theft.

(*interruptions*)

Sir, I am in possession of the floor of the House. I will request Malik Muhammad Akhtar not to disturb me.

Mr. Speaker : Order, please.

چودھری محمد نواز - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ جو ان کے ٹرک اس ورکشاپ سے باہر جاتے ہیں کیا ان ٹرکوں کی تلاشی لی جاتی ہے ؟

Parliamentary Secretary : Sir, actually this was detected on this surprise checking and after that, for the information of the Member and the Hon'ble House, I will say that now the procedure has been laid down that

all these ash trucks should be cleaned before the burnt sand is loaded in the trucks. Actually the position is that the burnt ash is used in the furnaces. It is a natural corollary that very small pieces of scrap, which are sometimes negligible, get mixed with ashes.

Malik Qadir Bakhsh : Supplementary Sir.

Malik Muhammad Akhtar : I am on a point of order.

میں نے سنا ہے یہ complimentary question کرتے ہیں ؟

Is it complimentary or supplementary ?

Malik Qadir Bakhsh : Sir, the reply shows that it was an attempted theft, while the facts given are that the material was in fact moved from one place to another, which is a complete theft. Why the case was not registered ?

Parliamentary Secretary (Railways) : I did not say that the material was taken from one place to another. The trucks were loaded but they had not left the premises of the workshop.

Mr. Speaker : I would like to have the views of the Law Minister about part (*c*) of the question.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : So far as the attempted theft is concerned, I think they were not able to fix liability on anyone, and in their view no theft had taken place. The premises were locked out and a search was conducted, and departmental action was taken. This was enough in the circumstances.

Mr. Speaker : Is it the interpretation of law that no case could have been registered ?

Minister of Law : May not be, but it is too late in the day to think of those things. On an earlier occasion, Sir, when a similar question had been raised on the floor of the House, I have already said for the information of the House that instructions are given to the Railway Department to register all such cases.

مسٹر حمزہ - جناب پارلیمنٹری سیکرٹری نے میرے سوال کے حصہ (سی) کے جواب میں فرمایا ہے -

''کہ وہ چوری ہی نہیں تھی''

As such, theft had not really been committed.

کیا میں ان سے دریافت کر سکتا ہوں جب یہ چوری ہی نہیں تھی . . .

Parliamentary Secretary : Through you Sir, I will again request Mr. Hamza that it is not the wording. The word is "legally" and not "really".

مسٹر حمزہ - چلئے legally سہی - ان کا یہ کہنا ہے کہ قانوناً جرم

سر زد نہیں ہوا تھا - پھر انہوں نے ان اہلکاروں کے خلاف کیوں کارروائی کی ہے ؟

Parliamentary Secretary : Because they were the people at the spot who could be suspected of negligence. Certainly this was a part of the negligence on the part of certain employees and after a thorough enquiry this decision was taken that they should be fined instead of being taken to the Police, as explained by the Law Minister.

Chaudhri Muhammad Idrees : I want to know the definition of 'theft' from the Parliamentary Secretary.

Minister of Law : My friend knows it very well and it can be seen in the Penal Code Sir.

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order, Sir. There are thefts of various nature ; sometimes hearts are stolen, sometimes goods are stolen.

Minister of Law : Whose heart ?

Mr. Speaker : That is not provided for in the Penal Code.

Malik Qadir Bakhsh : Sir, the definition is given in the Penal Code. Here the reply as given is highly objectionable, highly inconsistent with the definition. The definition says when any movable property is moved, that is, moving for an inch, theft is complete. It is inconsistent with that definition of theft. Dishonesty is there and if it was not there, it was for the police to find out if there was any theft. May I Sir ask through you as to why this inconsistent reply has been given ?

Minister of Law : I have great respect for the knowledge of the Member ; in fact the whole House respects him, and we are sure that his knowledge is very sound, but at the same time, to say that departmental action has been taken is neither wrong nor inconsistent. I have said twice that in such cases the Railway Department will always lodge the report with the Police. I think that should satisfy the Member.

Malik Qadir Bakhsh : My point was not about punishment. But they must admit that it was a theft, or they should say that theft was not there.

Minister of Law : It is a matter of opinion.

Mr. Speaker : What does the Parliamentary Secretary thinks ?

Parliamentary Secretary (Railways) : My reply to this question is very clear. Now it is being twisted and complicated, especially by my very learned friend, Malik Sahib. You will agree with me that this is the discretion of the Department to hand over the case to the Police or to take necessary steps departmentally.

Mr. Speaker : No.

Mr. Hamza : Not at all.

Minister of Law : May I intervene Sir. These are matters.....

Mr. Speaker : If some offence has taken place and nobody reports about that offence, that is itself an offence.

Parliamentary Secretary : If you bring the complaint into consideration, you will agree with me that the action, which has been taken by the Railway Department, is sufficient.

Mr. Speaker : That is a separate matter. So far as the action of the Railway Department is concerned, that is absolutely a different matter.

Minister of Law : So far as the legal points are concerned.....

چودھری محمد نواز - پوائنٹ آف آرڈر - حضور والا - ریلوے کے سوالات کی پچھلی turn پر بھی اس طرح کا ایک سوال آیا تھا - اس کا جواب بھی انہوں نے اسی طرح کا دیا تھا - یہ ریلوے کا محکمہ عادی ہو چکا ہے - چوری کرنے والوں کی پردہ پوشی کرتا ہے -

Parliamentary Secretary : I contradict the statement made by my learned friend, which is not based on facts. All the facts pertaining to this case and all the information is there before the House. There is nothing to be concealed and in all the cases, strict and most appropriate action is taken.

مسٹر حمزہ - *X X X X X X X X

Mr. Speaker : Remarks made by Mr. Hamza are unparliamentary ; they are expunged from the proceedings of the Assembly.

ملک محمد اختر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - کیا یہ درست ہے کہ آج پورس کی فوج کے ہاتھی اپنی فوج کو روند رہے ہیں ؟

Mr. Speaker : This is not a point of order. Moreover, point of order should not be raised merely to have an excuse for speaking.

مسٹر حمزہ - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری اور جناب وزیر قانون صاحب از راہ کرم یہ بتائیں گے کہ تعزیرات پاکستان میں چوری کرنا، چوروں کی اعانت کرنا اور چوری کو چھپانا جرم ہے - کیا موجودہ سوال کا جواب جو ہمارے سامنے ہے اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ چوری بھی ہوئی ، چوری کو چھپایا بھی گیا اور چوروں کی اعانت بھی کی گئی - اگر میرا یہ الزام درست ہے تو وہ لوگ جو اس کے ذمہ دار تھے ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے ؟

---

*Expunged as ordered by the Speaker.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : I don't think there was any attempt of concealing the theft or helping the thieves. The inferences of my friend are misplaced. The department has taken departmental action and all such cases shall be reported to the Police in future.

HOUSE BUILDING ADVANCE

*8068. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Railways please refer to the answer to starred question No. 2322 given on the floor of the Assembly on 17th June 1966 and state :—

(*a*) the action taken, if any, against the officials referred to therein who were advanced house building loans but did not complete the construction of their houses in time ;

(*b*) whether such houses can be transferred by the officials in the names of their relatives shortly after construction ;

(*c*) whether it is a fact that the houses shown as incomplete are actually rented to some other persons ; if so, the action Department intends to take against the officials concerned ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) No action was taken, nor any action was called for, as the inability to complete their houses to schedule was for reasons outside their control.

(*b*) Yes.

(*c*) No ; except in one case the officer stationed at Lahore had let out his house on rent at Lahore before its completion. There was no objection to this arrangement under the rules and, therefore, the question of taking action against the officials did not arise. It is clarified that this case has been dealt with strictly in accordance with the Government's instructions on the subject.

مسٹر حمزہ ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ افسران جو محکمہ سے قرضہ جات حاصل کر کے مکان تعمیر کر لیتے ہیں ان کو اجازت ہے کہ فوری طور پر وہ مکان اپنے رشتے داروں کے نام منتقل کر دیں ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟ اور کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ بہت سے افسران مکانات تعمیر کر کے اپنے رشتے داروں کے نام منتقل کر دیتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ وہ محکمہ ریلوے کی مہیا کردہ رہائش کی سہولتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں ؟

Parliamentary Secretary : As I have already pointed out that there were only nine cases of this nature where the Railway Officers got advance. There was only one case of transferring the house to another person and that was done according to the rules and with the instructions of the Government.

SELECTION OF T. T. Es.

*8069. **Mr. Hamza:** Will the Parliamentary Secretary Railways please refer to the answer to Starred Question No. 3498 given on the floor of the House on 12th July 1966 and state whether the revised rules regarding selection of T. T. Es. were circulated in the Department; if so, the number and date of the circular letter alongwith the names of the sub-offices to which they were despatched ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Yes. The revised rules for selection of Travelling Ticket Examiners were circulated to the sub-offices of the Accounts Branch. *viz.* offices of the Deputy Chief Accounts Officer, General Branch, Lahore, Deputy Chief Accounts Officer, Stores and Workshops, Lahore, Divisional Accounts Officer, Lahore, Rawalpindi, Karachi, Quetta, Sukkur and Multan; and all sections of Traffic Accounts Branch, Lahore, under F. A. & C. A. O's circular letter No. IA/178/TTE/57, dated 8th October 1967.

PRODUCTION OF ELECTRIC FURNACES OF STEEL SHOP, MOGHALPURA

*8070. **Mr. Hamza:** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state:—

(*a*) the total production of the two electric furnaces of the Steel Shop, Moghalpura during the period from 1st June 1965 to 31st August 1965 and 1st June 1966 to 31st August, 1966 separately, in the following *pro-forma*:

Ingots	Number	Weight in Tons	Remaining Miscellaneous melted material supplied to different shops

(*b*) dates on which the lining of each electric furnace was re-lined during the above period;

(*c*) the days on which each electric furnace remained closed during the above period together with reasons for the same ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) The second furnace was installed and commissioned in the month of April 1966. The production shown below for the period 1st June 1965 to 31st August 1965 is therefore, for the old furnace only.

Period	INGOTS MANUFACTURED		Remaining Miscellaneous melted material supplied to different shops
	Number	Weight in tons	
1st June 1965 to 31st August 1965.	6,761	1,352.00	587.20
1st June 1966 to 31st August 1966.	12,021	2,514.05	555.75

(*b*) The dates on which the two furnaces were re-lined during the said two periods are given below:—

Periods: 1st June 1965 to 31st August 1965.	1st June 1966 to 31st August 1966.
Old Furnace—	
(*i*) 22nd June 1965 to 24th June 1965.	(*i*) 28th June 1966 to 30th June 1966.
(*ii*) 28th July 1965 to 30th July 1965.	(*ii*) 26th July 1966 to 28th July 1966.
(*iii*) 31st August 1965 to 3rd September 1965.	(*iii*) 15th August 1966 to 17th August 1966.
New Furnace—	
This furnace was not in the Steel Shop during this period.	(*i*) 4th June 1966 to 6th June 1966.
	(*ii*) 26th June 1966 to 28th June 1966.
	(*iii*) 1st August 1966 to 3rd August 1966.
	(*iv*) 24th August 1966 to 26th August 1966.

(*c*) During the said two periods, the furnaces were out of commission in the foregoing re-lining periods and, in addition, only the new one was shut down during the period 1st June 1966 to 31st August 1966 for durations and reasons given hereunder:—

(*i*) 23rd July 1966 (*ii*) 7th August 1966 to 8th August 1666.	Due to the High Tension Switch under WAPDA's control developing defects.
(*iii*) 24th August 1966 (*iv*) 29th August 1966	Due to sudden breakage of valve spindles of the air blast circuit breakers.

مسٹر حمزہ - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری مجھے یہ بتائیں گے کہ آج کے سوالات کی فہرست کے صفحہ ۴ پر دیئے گئے اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یکم جون ۱۹۶۵ء تا ۳۱ اگست ۱۹۶۵ء ۱,۳۵۲ ٹن سٹیل تیار کیا گیا تھا اور اس کے مقابلہ میں اگلے سال اس عرصہ کے دوران ۲,۵۱۴ ٹن لوہا تیار کیا گیا ہے - یعنی پہلے سال تقریباً آدھا فولاد تیار کیا گیا - اس کی کیا وجوہات تھیں ؟

Parliamentary Secretary: Firstly, it is according to the requirements. Secondly, as my friend will note, in 1965 the furnace was being re-lined

and certain technical aspects checked and added. It is good that the production has increased. If the Member is happy or unhappy, either way, I can't help it. The production is on the increase and it is increasing day by day.

مسٹر حمزہ - جناب والا - ہمیں یہ پتہ چلا ہے کہ محکمہ نے بھٹی کو پورے طور پر استعمال نہیں کیا حالانکہ حکومت کا اس پر خاصا سرمایہ خرچ ہوا ہے - کیا میں آپ سے یہ وجوہات دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ نے جو اعداد و شمار دیئے ہیں یہ پرانی بھٹی کے ہیں نئی بھٹی کے نہیں ہیں - آخر ایک سال پہلے آدھا مال کیوں تیار کیا گیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - مجھے افسوس ہے کہ مجھے بار بار حمزہ صاحب کی غلط فہمی کا علاج کرنا پڑتا ہے - ان کے سوال کا جواب جو دونوں بھٹیوں سے متعلق تھا دے دیا ہے - اور ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ دونوں بھٹیوں سے پورا کام لیا جائے - یہ تعین نہیں کیا جا سکتا کہ جو کام ایک سال میں ہو بعینہ اتنا کام دوسرے سال میں ہو - اس کا کچھ requirements پر دارومدار ہوتا ہے - اس میں خرابی بھی ہو جاتی ہے - اس کو درست کرنا ہوتا ہے - ان کو جواب سے مطمئن ہو جانا چاہئے تھا کہ ۱۹۶۶ء میں اس کی production بڑھی ہے کم نہیں ہوئی - میں اس چیز کا کیا جواب دوں کہ ۱۹۶۵ء کے مقابلہ میں ۱۹۶۶ء میں پیداوار زیادہ ہوئی ہے -

---

PAYMENT OF EXPENSES OF MEDICAL TREATMENT AND GRATUITY TO A WATCHMAN, LOCO WORKSHOP, MOGHALPURA

*8072. **Mr. Hamza:** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that one Sajjad Ahmad, Watchman, Loco Workshop, Moghalpura, lost his left foot in an accident caused by a moving bogey on 15th September, 1965;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether it is a fact that the said person has been removed from service by the Railway Authorities;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether the said person has so far been paid full expenses of medical treatment and gratuity; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) No.

(*b*) In view of the reply to part (*a*), this part does not arise.

(*c*) Does not arise.

RAILWAY CROSSING NEAR LAHORE CANTONMENT RAILWAY STATION

*8777. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state whether it is a fact that the travellers passing through Railway Crossing near Lahore Cantonment Railway Station have to experience much difficulty as the crossing usually remains closed for more than 15 minutes in the morning; if so, the action Railway Administration intend to take to remove this difficulty ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): No. The level crossing near Lahore Cantt. station does not normally remain closed for more than 10 minutes at a time during the morning hours and, therefore, the road users should not be experiencing any serious inconvenience. It is, however, a very busy crossing and as such it is proposed to provide facilities which will reduce the duration of time required to close it to road traffic for passing trains.

بابو محمد رفیق - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے کہ وہ کس قسم کی سہولت مہیا کریں گے اور کب مہیا کریں گے ؟

Parliamentary Secretary : Efforts are being made to increase the facilities in the very near future and, I am sure, that will be done in the current financial year.

خان اجون خان جدون - آپ کس قسم کی سہولت دے رہے ہیں ؟

Parliamentary Secretary : The number of gatemen is being increased from three to six. Obviously, there will be better efficiency.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : May I for the information of the House submit, because it will clarify the position, that the Lahore Cantonment is a busy railway station handling on an average 35 trains in each direction during 24 hours and these trains pass over the level-crossing near the station which is under reference. The peak period is six to ten hours during which about 15 to 20 trains pass in each direction over the level crossing. For passing these trains, level crossing is closed to road traffic and normally such a closure does not exceed ten minutes at a time. It is, however, realised that because of the

frequency of closing the level-crossing during the rush hours in the morning inconvenience is experienced by road users. In view of this, action is being taken to increase the length of up-main and up-loop lines towards Lahore so that full-length up-goods trains, while standing at the station, do not obstruct the level crossing. Also, strength of gatemen is being increased from 3 to 6 so as to facilitate and speed up the process of closing and opening the gates. Provision of these facilities will be made in the near future and as a result much relief will be afforded to the road users. Additional gatemen will be made available from the month of November, 1967, and extension of the up-main and up-loop lines will be completed by the end of December, 1967.

Malik Muhammad Akhtar: How would the increase in the number of gatemen help or facilitate the expeditious passage of traffic ?

Minister for Law: They will attend to the gates quickly.

Malik Muhammad Akhtar: Isn't it a fact that they will be attending the bungalows of big officers?

Mr. Speaker: Disallowed. Next question now.

Covered Sheds at Babar Kachh, Spintangi and Harnai Railway Stations

*8850. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there are no covered sheds at Babar Kachh, Spintangi and Harnai Railway Stations and the passengers are facing great difficulty ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Railway Authorities intend to provide sheds there ; if so, when ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) While platform shelters are not provided at Babar Kachh, Spintangi and Harnai Railway Stations, there are waiting halls at these stations and as such the passengers are not experiencing any particular inconvenience.

(*b*) The available facility of waiting halls at the said three stations is adequate for the small passenger traffic offering and therefore, there is no justification to provide platform shelters.

Partnership Deed between Railway Contractor and his sons

*9160. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to refer to the answer to my starred question No. 7755 given on the floor of the House on 28-6-67 whether any partnership deed was executed by the contractor and his sons and approved by the Railway Administration ; if so, a copy thereof be placed on the Table of the House ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yes, a partnership deed was executed by the contractor and his sons and approved by the Railway Administration. A copy of the partnership deed, together with a copy of the Certificate of Registration from the Registrar of Firms. Lahore Region, dated 9-12-61 is placed on the Table of the House.*

**Please see Appendix I at the end.*

CANCELLING CONTRACT OF LICENSED PORTERS AT LAHORE RAILWAY STATION

*9319. **Malik Muhammad Akhtar :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state the reasons for not so far cancelling the contract of Mr. Muhammad Aslam Butt, Contractor for licensed porters of the Lahore Railway Station due to his bad health as required under the terms of the contract ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): The licensed porters contract at Lahore Station held by M/s. Muhammad Aslam Butt and Sons is liable to be terminated if the work is not carried out satisfactorily in accordance with the terms and conditions specified in the Contract Agreement and these do not make any reference to the state of health of the contractor. Since the said contractors have been working satisfactorily and have not given cause for complaint, the question of terminating the contract does not arise.

LOSS OF TIN OF GHEE BOOKED BY RAILWAY

*9325. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Messrs. Haji Ali Yawar Shoabi Store, Togi Road, Quetta, made a complaint to the Vice-Chairman, Commercial, P.W.R. Lahore, regarding loss of one tin of ghee out of ten tins booked,—*vide* R/R No. 515663, dated 15th February, 1967 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether it is a fact that no action has so far been taken by Government on the said complaint; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) No. The claim for the short delivery of one tin of ghee which was lodged by the consignee has been finally settled and payment of the verified amount of Rs. 127.50 was made on 12th September, 1967.

چودھری محمد نواز - آپ نے جو کلیم settle ہو جانے کا فرمایا ہے یہ کب ہوا تھا ؟

Parliamentary Secretary : Sir, I have already stated that the payment of the amount was made to the complainant on the 12th September, 1967.

چودھری محمد نواز - میرے پاس ۲۴ ستمبر کا اخبار ہے جس میں انہوں نے گورنر صاحب کے پاس اپیل کی ہوئی ہے اور جس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ چٹھی لکھی گئی ؟

Parliamentary Secretary : I have already said that the payment has since been made and if the Member has got any objection on my statement made in the House, he can come to me. I am not responsible for the news-item appearing in the paper but the statement is being made on the floor of

the House that the account has been settled and payment made on 12th September, 1967. I would request my friend that he may come to me and I will give him the necessary facility to check up this fact. He is at liberty to check up and ascertain this position.

مسٹر حمزہ - جناب والا - یہ گھی کا ٹین کہاں گیا اور یہ جو رقومات آپ نے ادا کی ہیں وہ ریلوے کے مالیات میں سے ، فنڈز میں سے یا کسی آفیسر کی تنخواہ میں سے ادا کی گئی ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - یہ گھی کا ٹین حمزہ صاحب کے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے علاقے میں ہی گم ہوا تھا - (قہقہہ) کیسے گم ہوا اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا البتہ وہ گم ہوا اور اس کی قیمت ادا کر دی گئی ہے -

ملک محمد اختر - یہ گھی کا ٹین کس کے پیٹ میں گیا - (قہقہہ)

چودھری محمد سرور خان - ظاہر ہے کہ کسی کے پیٹ میں گیا ہو گا -

Mr. Speaker: This is not a supplementary question. Next question please.

REPAIR OF ROAD IN VILLAGE ZAIDA, TEHSIL SWABI

***9343. Khan Ajoon Khan Jadoon:** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that half a mile long stretch of road passing through village Zaida, Tehsil Swabi is badly damaged due to rains and floods and is almost impassable;

(*b*) whether it is a fact that a scheme for raising the level of the said road and for making proper drainage arrangements for the water accumulating on both sides of the said road has been prepared and awaits sanction;

(*c*) whether the said scheme will be implemented during 1967-68; if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon): (*a*) Yes.

(*b*) Yes. The scheme is under consideration of the Government.

(*c*) The scheme is under active consideration and implementation will depend on the availability of funds.

خان اجون خان جدون - یہ زیدے کی سکیم کب سے حکومت کے زیر غور ہے اور اس پر کب عمل ہوگا ؟ اس پر کتنا خرچ ہوگا ؟ فنڈز کی availability کا امکان کب تک ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - خان اجون خان جدون ۲ مہینے ہوئے اس سکیم کی ضرورت میرے نوٹس میں لائے تھے کہ بستی زیدہ تحصیل صوابی میں سے گذرنے والی سڑک کا آدھ میل کا ٹکڑا بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے تباہ ہوگیا ہے میں نے اسکی repairs کا جائزہ کرایا تو معلوم ہوا کہ 1½ لاکھ روپیہ درکار ہوگا - کاغذات تیار ہو رہے ہیں اور حکومت کوشش کرے گی کہ کام جلد شروع ہو جائے -

---

REVERSION OF EXECUTIVE ENGINEERS FROM B-SUB GROUP

*9415. **Mr. Muhammad Murad Shah:** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that reversion of Executive Engineers from B-Sub Group are under consideration of the Government to adjust the proportionate share to be allocated to various Regions in pursuance of the revised policy of including temporary posts for purposes of calculating proportionate share of each integrating unit with retrospective effect;

(*b*) whether it is a fact that many permanent posts in P.W.D. of pre-Integrating Unit of Sind which have temporarily been transferred to the A.D.C. are being excluded from calculation while determining the share of Southern Region; if so, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon): (*a*) According to the orders contained in Services and General Administrative Department's letter No. SO (XIX) Misc. I/62, dated 16th April 1963, vacancies in Class I services and Class I posts, to be filled by promotion, shall be reserved for the corresponding Class II Regional Sub-Cadres in proportion to the strength of each Sub-Cadre. Accordingly, while filling in the promotion vacancies, the permanent Class II posts in each Region were taken into account. Subsequently, on the advice of Services and General Administrative Department and Law Department the temporary posts were also taken into consideration for the purpose of working out the share of promotion in each Region. By doing so, the 14 promotions already made in Southern Region on the basis of permanent Class II Sub-Cadre were reduced to 8. The matter relating to reversion of the officers promoted in excess in Southern Region is under consideration of Government.

(*b*) There were 12 permanent Sub-Divisions in the Ghulam Muhammad Barrage Area which have been transferred to A.D.C. alongwith the project. These charges have not been taken into consideration while working out

the share of promotion of Southern Region for the reason that these charges are not under the administrative control of the B and R Department. The charges so transferred to A.D.C. will, however, be taken into account for the purpose of working out the share of promotion of Southern Region if and when the charges are transferred back to B and R Department.

حاجی سردار عطا محمد - جناب والا - درجہ دوم کی ۱۴ ترقیاں جو پہلے دے کر اب کم کرکے ۸ تک محدود کی جارہی ہیں یہ ترقیاں پہلے کیوں دی گئی تھیں اور اب کیوں کم کی جارہی ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - میں اصل بیان میں اسکی پوری پوری وضاحت کر چکا ہوں ہر ریجن میں ترقی کا تناسب پورا کرنے کے لئے اب permanent اور temporary خالی اسامیوں دونوں کو مد نظر رکھا جارہا ہے پہلے صرف permanent اسامیوں کے لحاظ سے مختلف ریجنوں کا تناسب قائم کیا گیا تھا - اب عارضی اسامیوں کا شمار بھی کر کے مستقل اسامیوں کے ساتھ جمع کر کے نئی ratio اور proportion نکالی جاتی ہے جس کے پیش نظر ردو بدل ضروری ہوگیا -

---

SCHEME OF CONSTRUCTING QUETTA-ZIARAT METALLED ROAD

***9454. Mian Saifullah Khan:** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the scheme of constructing Quetta-Ziarat metalled road from mile 32/4 to 76/0, costing Rs. 46,75,000, was approved by the Planning and Development Department on 28th October, 1965;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the steps so far taken and intended to be taken by the Government to construct the said road?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon): (*a*) It is a fact that this scheme was considered and provisionally approved by the Provincial Development Working Party in its meeting held on 27th-28th October, 1965 subject to the following observations:—

"The party decided to approve the scheme with modified specifications. In case lower specifications are not acceptable to Chief Engineer (P.W.D.) of Quetta Region, the Sponsoring Agency should come up again before Provincial Development Working Party".

Accordingly, the Revised Scheme costing Rs. 40.62 lac was submitted to Provincial Development Working Party on 9th July 1966 for reconsideration and final approval. This scheme is still pending approval with the P. and D. Department.

(*b*) Provision for detailed planning of the scheme has been included in the revised 3rd Plan proposals. The work on survey and plan ning of the scheme would be taken up during the current Plan period, as soon as the scheme is approved by the P. and D. Department. Actual construction work is likely to be taken up during 4th Plan period.

بابو محمد رفیق - کیا وزیر موصوف مجھے یہ بتلائینگے کہ جب تقریباً ایک سال سے یہ P.N.D. کے پاس pending پڑا ھے تو آپ کے محکمے نے اس سلسلے میں کیا کارروائی کی ھے اور اگر اس سکیم کی منظوری کے سلسلے میں کوئی کارروائی انہوں نے نہیں کی تو اسکی وجوھات کیا ھیں -

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) - جناب والا - ھمارا محکمہ pursue کر رھا ھے کہ جتنی بھی pending سکیمیں ھوں ان کو جلد clear کیا جائے - لیکن آپ کو معلوم ھے کہ ھمارے وسائل محدود ھیں لیکن ھمارے پاس جتنے بھی فنڈز ھوتے ھیں ھم کوشش کرتے ھیں کہ ھمارے پاس priority list پر جتنی بھی سڑکیں ھوں ان کو priority دیجائے - اور یہ priority کے لحاظ سے first priority پر نہیں آتی -

---

SCHEME FOR METALLING KACHA ROAD FROM MALKANI TO KHAN BELA

***9479. Khawaja Jamal Muhammad Koraija:** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the scheme for metalling of *Kacha* Road from Malkani to Khan Bela, Tehsil Liaqatpur, District Rahimyar Khan was approved in 1965-66;

(*b*) whether it is a fact that the construction work on the said road was stopped due to September 1965 war;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to execute the said approved scheme during the current financial year; if not, reasons thereof and the time by which the same would be taken in hand ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon): (*a*) No.

(*b*) No.

(*c*) Does not arise.

The scheme is, however, being considered for inclusion in Revised 3rd Plan Proposals and work will be taken in hand subject to availability of funds.

خواجہ جمال محمد کوریجہ - کیا جناب وزیر مواصلات یہ بتلائیں گے کہ صوبے بھر میں جو سڑکیں تعمیر کی جاتی ہیں ان کا انتخاب کس اہمیت کے پیش نظر کیا جاتا ہے -

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) - جناب والا - اس کا انحصار تو ہر علاقے کی ضروریات پر ہوتا ہے - ہمارے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے معزز اراکین بھی اپنے علاقوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور ان کے بھی مطالبات ہوتے ہیں کہ فلاں فلاں علاقے میں سڑکوں کی تعمیر ضروری ہے - اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ کونسل اور ڈویژنل کونسل کے اراکین بھی اپنے اپنے علاقوں کے مطالبات کی سفارش کر کے حکومت کے پاس بھیجتے ہیں جس کے بعد حکومت یہ فیصلہ کرتی ہے کہ کون کون سے علاقوں کو زیادہ ضرورت ہے اور یہ کہ ہمارے پاس اس کام کے لئے کتنی رقم موجود ہے - تو اسی لحاظ سے ہر علاقے کی ضروریات کے مطابق روپے کی تقسیم کی جاتی ہے -

خواجہ جمال محمد کوریجہ - کیا وزیر مواصلات کو اس بات کا علم ہے کہ ۱۹۶۲ء سے اس سڑک کے متعلق شور مچایا جا رہا ہے اور ساتھ ہی اس کی اہمیت بھی بتائی جا رہی ہے جس کے لئے سروے بھی کیا جا چکا ہے - لیکن اس کے باوجود ۱۹۶۲ء سے اس سروے پر کوئی عملدرآمد نہیں کیا گیا - اس کی وجوہات کیا ہیں -

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب والا - اس سڑک کی اہمیت کے متعلق تو معزز رکن ہی بہتر طور پر بتا سکتے ہیں - میں بھی ۱۹۶۲ء

سے دیکھ رہا ہوں کہ وہ واقعی اس سڑک کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق وقتاً فوقتاً فرماتے رہتے ہیں ۔ میں نے ان کے ارشاد کے مطابق احکامات جاری کئے ہیں اور ہم اس سڑک کو پختہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سکیم بن کر آئی ہے لیکن ہم اس کو اس سال کے پروگرام میں شامل نہیں کر سکے ۔ لیکن میں معزز رکن کی تسلی کے لئے یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ ہمیں اس سڑک کی اہمیت کا پورا پورا احساس ہے اور ہم کوشش کریں گے کہ اس سڑک کو جس قدر جلدی ہو سکے پختہ بنادیں ۔

BELDARS POSTED FOR MAINTENANCE OF KACHA ROAD FROM KHAN BELA TO MALKANI

*9480. **Khawaja Jamal Muhammad Koraija:** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) the total number of *Beldars* posted for the maintenance of *Kacha* Road from Khan Bela to Malkani, Tehsil Liaqatpur, District Rahimyar Khan;

(*b*) the extent upto which the said *Beldars* made the said road traffic worthy during 1965-66 and 1966-67;

(*c*) whether it is fact that *Beldars* on duty on the road pay no heed to its maintenance and upkeep except when some important Officer has to travel on it; if so, whether Government would take steps for its proper upkeep?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon): (*a*) The road being *Kacha* one has been transferred to Distt. Council on 1-8-1966.

Prior to its transfer, 3 *Beldars* were posted for maintenance of this road by this Deptt.

(*b*) The road was maintained traffic worthy as far as possible.

(*c*) This road is no longer with this department.

ROADS PROPOSED TO BE CONSTRUCTED IN BAHAWALPUR DIVISION

*9841. **Khawaja Jamal Muhammad Koraija:** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state the names of roads proposed

to be constructed in Bahawalpur Division by the Highways Department during the year 1967-68 with following details:—

Name of Sub-Division	Name of Section	Name and distance of road	Metalled/ *Kacha*	Estimated cost	Duration of completion
1	2	3	4	5	6

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon): The relevant information regarding on-going scheme is as per statement attached.*

خواجہ جمال محمد کوریجہ - کیا وزیر مواصلات یہ فرمائیں گے کہ لیاقت پور سیکشن میں ۴۹ سے ۵۷ میل تک تارکول ڈالنے کا کام کب سے شروع ہوا ہے اور یہ کام اب کس مرحلے پر ہے -

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) - جناب والا - اس سڑک کے متعلق جو اطلاع میرے پاس ہے وہ یہ ہے کہ "Liaqatpur section—Metalling Shahi Road from 49 to 57 Miles." اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ اس سڑک پر ہم نے اس مالی سال سے پہلے پانچ لاکھ روپیہ خرچ کیا تھا اور یہ ساری سکیم ساڑھے آٹھ لاکھ روپے کی ہے - اس سال ہم نے اس کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ مہیا کیا ہے - لیکن یہ بتانا کہ کس فرلانگ سے کس فرلانگ تک کام ہوا ہے - میں اس کا جواب انفرادی طور پر نہیں دے سکوں گا - کیونکہ آپ نے اصل سوال یہ پوچھا تھا کہ بہاولپور ڈویژن میں کتنی سڑکیں زیر تعمیر ہیں - تو وہاں جتنی سڑکوں پر کام ہو رہا ہے میں نے آپ کو ان کے نام بتا دیئے ہیں -

خواجہ جمال محمد کوریجہ - جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ سات میل پر تارکول ڈالا گیا ہے - میں یہ پوچھتا ہوں کہ اس پر

*Please see Appendix II at the end.

کام کب شروع ہوا ہے اور کتنا کام مکمل ہوا ہے ۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں پر کوئی کام نہیں ہوا اور اس وقت تک آپ کے عملے کا کوئی آدمی وہاں پر نہیں پہنچا ۔ اور نہ ہی کوئی کام شروع ہوا ہے ۔ لیکن انہوں نے جواب یہ دیا ہے کہ اس پر پانچ لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے ۔ اگر آپ جا کر دیکھیں تو ہیڈ پنجند سے رحیم یار خان تک کے سو میل کے ٹکڑے میں سے آپ بمشکل پچیس میل سڑک پر جا سکیں گے ۔ یہ شاہی روڈ ہے ۔ آپ خاص طور پر رحیم یار خان روڈ پر نظر ثانی کریں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ۹۴ میل سے ۵۷ میل تک کے ٹکڑے پر کام ہو رہا ہے ۔ اب اگر معزز رکن یہ فرماتے ہیں کہ فلاں جگہ پر کام نہیں ہو رہا ہے تو لازماً مجھے سوال کو دوبارہ دیکھنا پڑے گا ۔ اب آپ بھی یہ دیکھیں کہ آپ کا یہ ضمنی سوال اصل سوال کے دیئے گئے جواب سے پیدا ہوتا ہے ۔

خواجہ جمال محمد کوریجہ ۔ جناب والا ۔ فتح پور سے ظاہر پیر تک کی سڑک کا جو ٹکڑا ہے ، وہ بارش ہونے کے بعد پانی سے خراب ہو گیا تھا اور اس وقت بھی یہ ویسے ہی خراب ہے اور اس پر کوئی کام نہیں ہوا ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ آپ سوال کے جواب کو ملاحظہ فرمائیں ۔ میں نے جو جگہ بتائی ہے اگر اس پر کام نہیں ہوا ہے تو آپ مجھے بتائیں کیونکہ میری اطلاع کے مطابق تو اس پر پانچ لاکھ روپیہ خرچ بھی ہو چکا ہے ۔

METALLING GAMBAT-SOBHODERO ROAD

***9541. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo:** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Gambat-Sobhodero Road in Southern Region connects many towns and villages;

(*b*) whether it is a fact that the said road is *Kacha* one and is invariably inundated by the flood water over flowing from nearby water courses with the result that it creates difficulties for the traffic;

(*c*) whether Government intend to metal the said road; if so, when?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon): (*a*) Yes.

(*b*) No. This is not a katcha road. This Road is not inundated and is allowing free flow of traffic.

(*c*) Yes. The position is as under:—

Gambat-Ranipur (5 miles) is Pucca Road. From Ranipur to Sobhodero 2.5 miles have been made Pucca. The remaining length is also stone soled and work is expected to be completed by end of current plan period.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo: Will the Minister for Communications and Works promise to allocate funds this year and make the road pucca, if not, how much mileage they intend to construct within four years.

Minister of Communications & Works (Mr. Muhammad Khan Junejo): Sir, realising the difficulties of the people of that area we have already given priority that stone-soled roads in Khairpur district should be black-topped within the shortest possible period. Actually we have provided for about four stone-soled roads to be black-topped. It is a phased programme and in a phase of one or two years we will be able to black-top the entire stoned roads in Khairpur district.

حاجی سردار عطا محمد - جناب والا۔ وزیر صاحب نے یہ جواب دیا ہے کہ رانی پور سے صوبھو دیرو تک چھ اعشاریہ پانچ میل سڑک پکی ہو گئی ہے۔ چونکہ یہ میرے گھر کی سڑک ہے اس لئے میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کا یہ جواب صحیح نہیں ہے اور وہاں پر تو یہ سڑک چلنے کے قابل بھی نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے کہ پتھروں کی سولنگ شروع ہوئی ہے۔ لیکن جواب میں یہ جو کہا گیا ہے کہ چھ اعشاریہ پانچ میل سڑک پختہ کر دی گئی ہے، یہ دو میل سے زیادہ نہیں ہے۔ اس کے متعلق وہ کیا کہتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات - حاجی صاحب کی اطلاع کے لئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سوال کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ گمبٹ سے رانی پور کا ہے جو کہ پرانی پختہ سڑک ہے۔ اور رانی پور سے آگے اڑھائی

میل سڑک کو پختہ کیا گیا ہے ۔ اس سے آگے سڑک کو پختہ کرنا باقی ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ آپ نے یہاں ہر گمبت سے پانچ میل لکھا ہے ۔ اور رانی پور سے آگے چھ اعشاریہ پانچ میل پکی ہے ۔ آپ کا جواب صحیح نہیں ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ دو اعشاریہ پانچ میل ہے ۔

PAY SCALES OF LITIGATION INSPECTORS AND ASSISTANT LITIGATION INSPECTORS

*9556. **Malik Miraj Khalid:** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state:—

(*a*) the pay scales allowed to Litigation Inspectors and Assistant Litigation Inspectors by Railway Administration;

(*b*) the nature and magnitude of work of the said Litigation Inspectors and Assistant Litigation Inspectors;

(*c*) whether it is a fact that qualifications and nature of work of the said Litigation Inspectors and Assistant Litigation Inspectors is the same, but their pay scales are different; if so, reasons therefor;

(*d*) whether it is also a fact that the pay scales allowed to the Inspectors mentioned in (*a*) above are not commensurate with their qualifications and the duties assigned to them;

(*e*) if answer to (*d*) above be in the affirmative whether Government intend to raise the status and scales of pay of the said Litigation Inspectors and Assistant Litigation Inspectors to that of Government Pleaders?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) Scale of pay prescribed for Litigation Inspectors is Rs. 275—15—350—20—450+ Rs. 60 as special pay, and that for the Assistant Litigation Inspectors is Rs. 225—10—265—15—400.

(*b*) While both the Litigation and Assistant Litigation Inspectors can conduct case of valuation upto Rs. 2000·00 only in Lower Courts, they perform duties which vary in importance and responsibility.

Their respective duties are:—

LITIGATION INSPECTORS

(1) To prepare briefs for Government and Railway Pleaders, both on the factual and legal sides in respect of important suits.

(2) To conduct important suits and appeals of valuation upto Rs. 2,000·00 in Lower Courts.

(3) To assist Government and Railway Pleaders entrusted with appeals and revision cases before High Court.

ASSISTANT LITIGATION INSPECTORS

(1) To prepare briefs for Government and Railway Pleaders, both on the factual and legal sides in respect of suits of comparatively lesser valuation and importance.

(2) To conduct in Lower Courts less important suits and appeals of valuation not exceeding Rs. 2,000·00.

(3) To render such assistance to Litigation Inspectors as the latter may require.

(*c*) While the Litigation Inspectors and the Assistant Litigation Inspectors have the same basic educational and professional qualifications they perform duties which widely vary in importance and responsibility. It will be seen from reply to part (*b*) above that duties of the former are of considerably higher importance and greater responsibility than the latter and hence their pay scales are different.

(*d*) No. Pay scales are commensurate with the nature and importance of duties performed by the Litigation and Assistant Litigation Inspectors.

(*e*) In view of answer to (*d*) above the question does not arise.

خان ملنگ خان - آپ نے جواب کے حصہ (ب) میں فرمایا ہے کہ لیٹیگیشن انسپکٹرز اور اسسٹنٹ لیٹیگیشن انسپکٹرز ماتحت عدالتوں میں ایسے مقدمات جن کی مالیت صرف دو ہزار تک ہوتی ہے کی پیروی کرتے ہیں - کیا یہ درست ہے کہ اسسٹنٹ لیٹیگیشن انسپکٹرز نے ۳۱ ہزار ۳۳ ہزار ۲۸ ہزار اور ۲۵ ہزار کی مالیت کے مقدمات کی پیروی بھی کی ہے -

Parliamentary Secretary : Sir I knew that this supplementary was coming. I have also got the list of supplementaries ; fortunately I was lucky enough. But the position is as I have already stated that they assist the Pleaders. Of course, the Government Pleaders and the Railway Pleaders do conduct bigger cases also. They assist them.

چودھری محمد ادریس - میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے لیٹیگیشن انسپکٹر اور اسسٹنٹ لیٹیگیشن انسپکٹر کی تقسیم کار کے لئے جو beat lists بنائی ہیں ان کی رو سے کوئی distinction نہیں اور ان کو Civil Districts الاٹ کر دئے گئے ہیں irrespective of the value of the suit.

پارلیمنٹری سیکرٹری - لیٹیگیشن انسپکٹرز و اسسٹنٹ لیٹیگیشن انسپکٹرز دونوں ہی دو ہزار کی مالیت کے cases کو conduct کرتے ہیں جہاں تک اس سے زیادہ کی مالیت کے cases کا تعلق ہے لیٹیگیشن انسپکٹر کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے - ان کے pay scales میں زیادہ فرق نہیں -

Mr. Speaker : Have you allocated the Civil List to them ?

Chaudhri Muhammad Idrees : I have got the list of 1966.

Parliamentary Secretary : The Railway Divisions are different from other civil divisions. The districts in the Railway Divisions obviously are different. I don't know what my learned friend means by civil districts.

چودھری محمد ادریس - انہوں نے فرمایا ہے کہ اسسٹنٹ لیٹیگیشن انسپکٹرز اور لیٹیگیشن انسپکٹرز کو کم قیمت کے مقدمات کے لئے مختلف سول ڈسٹرکٹ الاٹ کئے گئے ہیں لیکن جو ریلوے کے cases ہوتے ہیں وہ لیٹیگیشن انسپکٹرز لیتے ہیں خواہ ان کی value کتنی ہی کیوں نہ ہو - کیا ان کی تقسیم کار ۱۹۶۳ اور ۱۹۶۷ کی beat list کے مطابق ہے -

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : The districts may have been allotted or assigned, but the point is that they are required to contest or appear in cases the value of which does not exceed Rs. 2,000/-. Over and above that, it will be the Railway Pleaders and the Government Pleaders who will be doing the work, and in that context the Assistant Litigation Inspectors and Litigation Inspectors just assist them, but they don't conduct the cases. So far as conduct of cases is concerned, it is upto Rs. 2,000/- value. Therefore, mere assignment or allocation does not entitle them to appear in each and every case irrespective of the value of the cases.

Mr. Speaker : He wants to know the distinction between the duties of the Assistant Litigation Inspectors and the Litigation Inspectors.

Minister of Law : There is slight difference as you could see in part (*c*). As to duties assigned to Litigation Inspectors, they can even assist in cases which go in appeals and revision to High Court, but that is not the duty assigned to the Assistant Litigation Inspectors. This distinction will have to be observed with respect to the importance of each case. Even if the value of the case is Rs. 2,000/- if it is a case which will have far-reaching repercussions, then the matter will be entrusted to the Litigation Inspector. These are the basic conditions.

چودھری محمد ادریس - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ لیٹیگیشن انسپکٹر اور اسسٹنٹ لیٹیگیشن انسپکٹر کی تقسیم کار کے لئے سول ڈسٹرکٹ الاٹ کئے گئے ہیں ؟

Minister of Law : Yes, they have been allotted.

چودھری محمد ادریس - تو کیا اس تقسیم کار میں کسی قسم کی کوئی تمیز نہیں کہ مقدمات کی value کتنی ہے - اور لیٹیگیشن انسپکٹرز اور اسسٹنٹ لیٹیگیشن انسپکٹرز ایسے مقدمات لیتے ہیں جن کی مالیت ۲۰۰۰ روپیہ سے زائد ہے کیا یہ صحیح ہے ؟

Minister of Law : He can point out any instance and certainly we will look into it, but allotment is subject to these rules; that is to say, even if somebody has been allotted a civil district of Lahore, the person concerned will conduct cases, which are given in this division.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - جناب وزیر قانون کے جواب میں تضاد ہے - وہ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اسسٹنٹ لیٹیگیشن انسپکٹرز ان مقدمات کی پیروی کرتے ہیں جن کے مالیت ۲۰۰۰/ روپیہ تک ہے اور ان کی فرائض کے متعلق فرماتے ہیں

"To conduct in Lower Courts less important suits and appeals of valuation not exceeding Rs. 2,000/-."

ایک طرف تو آپ فرماتے ہیں کہ وہ قانون اور ضابطہ کے مطابق کام کرتے ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ ان پر عملی طور پر کسی قسم کی پابندی نہیں - کیا آپ بتائیں گے کہ آپ کے دونوں جوابات میں سے کونسا درست ہے نیز اگر وہ ایک ہی قسم کے فرائض سرانجام دیتے ہیں تو پھر ان کی تنخواہوں میں تفاوت کیوں ہے ؟

Minister of Law : Sir, as will be seen from the reply to part (*b*) in respect of the Litigation Inspectors: "To conduct important suits and appeals of valuation upto Rs. 2,000 in Lower Courts", and the corresponding provision for the Assistant Litigation Inspectors, which say: "To conduct in Lower Courts less important suits and appeals of valuation not exceeding Rs. 2,000/-", and then again part (*c*) of both the chart of of duties, in respect ef Litigation Inspectors, it says: "To assist Government and Railway Pleaders entrusted with appeals and revision cases before High Court", but that does not appear in respect of the Assistant Litigation Inspector. This is very obvious and hence the difference in the pay also.

چودھری محمد ادریس - جناب ابھی لامنسٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ میرے نوٹس میں کوئی ایسا مسئلہ لایا جائے تو وہ غور کرینگے لہذا میں ان کے نوٹس میں case نمبر ۱۱ - ۶۵ کا لاتا ہوں جس میں مالیت ۳۳۴۲۵ تھی یہ اسسٹنٹ انسپکٹر نے conduct کیا ہے اور ۱۹۶۵ کا ایک اور case جس میں مالیت ۲۸۵۸۲ تھی اور جس کو اسسٹنٹ انسپکٹر نے conduct کیا ہے اسی طرح ۱۹۶۵ء میں ۷۵۳۷ اور ۶۳۲۱ کے cases بھی اسسٹنٹ انسپکٹر نے conduct کئے اسی طرح اگر آپ لسٹ منگوا کر دیکھیں تو اس میں جو ڈیوٹی تقسیم کی گئی ہے اس میں کوئی تمیز نہیں ہے -

Minister for Law : If the Member passes on these particulars to me I am going to look into these.

Mr. Speaker : After all, the basic qualifications were the same for the Litigation Inspectors and the Assistant Litigation Inspectors ; then why this discrimination ?

Minister for Law : The discrimination depends on the nature of work.

Mr. Speaker : No, but in the pay scales...

Minister for Law : This is what we have inherited from the Central Government. These were already there when this Department was in the charge of Central Government.

Mr. Speaker : It can be rectified and can be looked into.

Minister for Law : Yes, it can be looked into.

مسٹر حمزہ - جناب والا - انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ وہ اسکا جائزہ لینگے اور جیسا کہ انہوں نے زندہ مثالیں آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں اگر واقعی زندہ مثالیں اس قسم کی موجود ہیں اور ان کے کام کی نوعیت ایک ہے اور ان کی تعلیمی قابلیت ایک جیسی ہے تو کیا آپ وعدہ کرتے ہیں کہ انکو وہی تنخواہ دیجائیگی جو Litigation انسپکٹرز کو دی جاتی ہے اور آپ اسسٹنٹ Litigation اور Litigation انسپکٹرز میں تمیز ختم کریں گے -

Mr. Speaker : The Minister has already assured that he will look into it.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - میرا سپلیمنٹری جناب پارلیمنٹری سیکرٹری کی نسبت لا منسٹر صاحب سے ہے کیونکہ وہ اس مسئلہ کو بار بار سمجھانے کی — — —

ملک محمد اختر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - انہوں نے نسبت کا ذکر کیا ہے - نسبت ہونا تو کچھ اور محاورہ ہے-

Mr. Speaker : That is no point of order.

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) - جناب والا - ملک اختر صاحب کو معلوم ہے کہ چونکہ یہ supplementaries ریلوے کے محکمہ سے متعلق ہیں اور اس کے جواب لا منسٹر صاحب دے رہے ہیں جن کو میرے دوست نے refer کیا ہے اس لئے میں جان بوجھ کر خاموش ہوں -

چودھری محمد ادریس - جناب میں لا منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس جگہ کے لئے Minimum qualifications—Law Graduates یعنی Law گریجویٹ ہوں اور تین سال کا with three years' experience تجربہ بھی ہونا چاہیئے تو اس qualification پر کیا ۲۲۵ روپے تنخواہ کم نہیں ہے ؟

Minister for Law : I don't know whether they are taken up from the practising lawyers.

Chaudhri Muhammad Idrees : It is a fact that they have three years' experience.

Minister for Law : I am going to look into it because in the qualifications it is not said that he must be a Counsel or an Advocate of three years' standing. The qualification that is mentioned is that he should be LL.B.

Mr. Speaker : The Minister may please examine this whole question. The Question Hour is over.

Parliamentary Secretary (Railways) : I lay on the Table of the House answers to the remaining questions.

Parliamentary Secretary (Communications and Works) : I lay on the Table of the House answers to the remaining questions.

خواجہ محمد جمال کوریجہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میرے سوال نمبر ۹۴۸۱ میں نمبر ۱۳ - پر خان پور سیکشن میں اللہ آباد سے خان بیلا پر ۹۰۳۸ میل سڑک کے لئے ۴۰ لاکھ ۲۴ ہزار روپے خرچ کئے ہیں - اگر ایک میل سڑک پر ایک لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے تو ۹۰۳۸ میل پر ۴۰ لاکھ ۲۴ روپے کیسے خرچ ہوئے ہیں کیا یہ غلط لکھا ہوا ہے کیا یہ اسکی وضاحت کرینگے ؟

مسٹر سپیکر - آپ جنیجو صاحب کے پاس تشریف لیجائیں وہ explain کردیں گے -

حاجی سردار عطا محمد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - محمد بخش نریجو کا ایک سوال ہے جو سانگھڑ ضلع کے متعلق ہے تو اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ۳۰۴ میل لمبی پختہ سڑک ہے تو میں آپ کی وساطت سے وزیر مواصلات صاحب سے عرض کروں کہ چونکہ ۳۶ میل لمبی سڑک خیر پور میں بھی ہے تو کیا اس کو بھی اسی لیول میں لانے کی کوشش کریں گے وہاں پتھر پڑا ہوا ہے -

مسٹر سپیکر - وقفہ سوالات ختم ہوچکا ہے اور اس سوال کی اتفاق سے باری نہیں آئی -

نوابزادہ شیخ عمر - پوائنٹ آف آرڈر - کیا جناب وزیر صاحب یہ یقین دھانی کرائینگے کہ جو سوال آج نہیں پیش ہو سکے ان کے جواب اسی سیشن میں آ جائینگے -

مسٹر سپیکر - کونسے سوال ؟

نوابزادہ شیخ عمر - آخر میں ہیں -

مسٹر سپیکر - جن سوالات کے جواب موصول نہیں ہوئے وہ اگلی turn پر آئینگے لیکن جن سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دئے گئے ہیں وہ اگلی turn پر نہیں آئیں گے -

وزیر مواصلات - میرے ڈیپارٹمنٹ کے جتنے سوالات ہیں وہ ٹیبل پر رکھ دئے گئے ہیں اور متعلقہ ممبران کو بھی پہونچ چکے ہیں -

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : We will now take up Short Notice Questions. Chaudhri Anwar Aziz may please read out his question.

CANCELLATION OF 208 (DN) TRAIN

*9795. **Chaudhri Anwar Aziz :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that before 1st October, 1967, train No. 208 (DN) used to leave Shakargarh at 01.17 hours ;

(*b*) whether it is a fact that the said train has been cancelled, with effect from 1st October, 1967 ;

(*c*) whether it is a fact that at present no passenger train reaches Lahore from Shakargarh before 09.05 hours ;

(*d*) whether it is a fact that present arrival timings at Lahore of the trains coming from Shakargarh do not co-ordinate with office timings at Lahore, *i.e.* 07·30 hours ;

(*e*) whether it is a fact that passengers from Shakargarh-Narowal Section have been put to great hardship due to non-availability of any train in the morning hours from Shakargarh to Lahore ;

(*f*) if answer (*a*) to (*e*) above be in the affirmative, reasons for cancelling train No. 208 (DN) and whether Railway Authorities intend to consider the advisibility of re-introducing the said train ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes.

(*e*) No. 192 down passenger train leaving Shakargarh at 5.9 hours which connects 160 down at Narowal and arrives Lahore at 9.5 hours, provides a convenient service for the small number of passengers who previously travelled by 208 down.

(*f*) 208 down was cancelled as the passenger traffic offering for this train from stations on Chak Amru-Narowal section was very meagre. It is not intended to re-introduce this train because it would not be commercially justified.

Chaudhri Anwar Aziz : May I be allowed to say few words by way of explanation.

Parliamentary Secretary : There is some additional information which I would like to give and, I am sure, he will be satisfied in that regard.

Sir, arrangements have been made to connect the 192 Down with 08 Down at Narowal which is going to provide some convenient service

to the people of that illaqa. I have already stated that the number of passengers was very meagre. It was on a capacity of 534 seats where sometimes there were only 11 to 30 passengers but in the very near future, in the next six months, the Railway Administration is going to introduce a rail-car service on this section and, I am sure, this will provide more comfort to the people of the illaqa. Then all the train timings will have to be revised accordingly and, I am sure, that a little bit of inconvenience for a small number of people which has been caused due to the stoppage of this train shall be removed. The rail-car service will save time and it will be more convenient to them.

Chaudhri Anwar Aziz: It is not clear to me. I am very much obliged to the Parliamentary Secretary for taking all the pains but, through you, I would like to know whether it will be possible now for a person from Shakargarh to come to Lahore before 7.30 hrs. in the morning? That is the basic point because I have not been able to understand who is going to connect these trains—one coming from Shakargarh and other leaving from Narowal. Does that mean that a person will be able to come here before 7.30 in the morning?

Parliamentary Secretary: I very much realise that now instead of reaching at 7.30 a.m., the passengers can reach at Lahore at 9.00 a.m. but I have already stated that whole of the schedules would be revised and this point will be taken into consideration when the rail-car service is introduced.

Chaudhri Anwar Aziz: I may be allowed to say something by way of personal explanation because instead of putting small questions it will be better if I just explain the whole position.

Mr. Speaker: The Member cannot explain the position on a personal explanation but he can put a supplementary.

Chaudhri Anwar Aziz: I thought it would be better if you would allow me to give you the reasons why I put this question.

Mr. Speaker: Give the reasons and then put the supplementary.

Chaudhri Anwar Aziz: Sir, this train has been running on this Section for quite a few years. The only objection of the Railway authorities was that the passenger traffic on this line *i.e.* from Narowal to Shakargarh was meagre. But Sir, I may say that this is one of the most paying branch lines. About this one train, they could not genuinely say that they are not making money on this. Then they say that they are a commercial service. Not only they are a commercial service, but a utility service too. At many places, they have to provide facilities which are not only entirely uneconomical from the point of view of the Railway but these are very necessary from the point of view of the people. Now, Sir, I can say, with authority and confidence in this House that no train leaving Shakargarh has ever reached Lahore in time. And when they say that this train comes here at, say 9.05 hours in the morning, it actually means that this train will be arriving at 9.30 hours. Even the Courts start at 9.00 hours. It is possible that a person who has got to appear here in the office of the Commissioner or in the High Court, his turn is called and he is not present. Some of my constituents during these 24 or 25 days have experienced great hardships; they have to come to Lahore a day earlier and stay in a hotel.

One more point was raised by Sardar Muhammad Ashraf Khan that this was going to affect all the schedules. Sir, this is a branch line which does not affect any other branch line. This train which used to go previously all the way to Chak Jhumra now just goes up to Narowal. All that the Railway authorities have to do, is to extend this to Chak Jhumra. It is not going to upset the schedule of any other train. This is the same train which used to go to Chak Jhumra and come back, and through Narowal again used to come back. Now what they do, they just stop it at Narowal. It is only a distance of 25 miles or so which they are saving and it is a very small cost which they will have to incur. If they are so poor, I mean they can have some collections from our area because some of the people are really and urgently required to be present at Lahore in the morning hours. And we have no roads and no other means of communication. We provide them all the money for transportation and, by providing one-third of 25 miles they say that the schedules are going to be affected. Sir, I assure you that no schedule is going to be affected. Perhaps the Parliamentary Secretary has been wrongly informed because this train does not affect any train.

Mr. Speaker : In view of these arguments, Sardar Sahib will please look into the matter and make arrangements accordingly ?

Parliamentary Secretary (Railways) : Sir, I am sorry I did not say that schedules are going to be affected but I said that a Rail-car is going to be introduced on this Section very shortly and by the introduction of this Rail-car. *(interruptions)*

Mr. Speaker : Within six months ?

Parliamentary Secretary : Sir, immediately they are received they will be introduced and I assure my learned friend that this section will be given priority and, on receipt, one will be introduced on this section.

Mr. Speaker : When are they expected ?

Parliamentary Secretary : They are expected in the next year.

مسٹر حمزہ ۔ اس گاڑی کے سلسلے میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ یہ گاڑی بعض ایسے علاقوں میں سے گذرتی ہے جہاں پر مسافر بہت کم ہوتے ہیں ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو اس بات کا علم ہے کہ P. W. R. کا یہی ایک واحد section ہے جس میں مسافر گاڑیوں کے اندر بیٹھنے کے علاوہ چھتوں پر بھی بیٹھ کر سفر کرتے ہیں ۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے میرے خیال میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب عام طور پر غلط بیانی کرنے کے باوجود بھی انکار نہیں کر سکیں گے ۔ تو کیا اگر اس علاقے کے لوگ جن کے لئے آپ نے ریل کی سہولتیں اس حد تک مہیا کی ہوئی ہیں کہ وہ اس دور میں چھت پر سفر

کریں اور محض اس کے چھوٹے سے حصے میں مسافر کم ہوں تو آپ ان کی اسی تکلیف کے پیش نظر اتنی سی رعایت دینے کے لئے تیار نہیں ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ جناب حمزہ صاحب ، ملک اختر صاحب کی غلط بیانیوں کو سن سن کر اس ایوان کے تمام افراد کے متعلق غلط بیانی منسوب کرتے ہیں ۔ میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس Branch line پر passengers کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے ۔ لیکن ساتھ ساتھ جناب حمزہ کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس Section کے اوپر تین اور بھی گاڑیاں چل رہی تھیں ۔ ان کے اوقات کار ایسے ہوتے تھے کہ ان پر passengers کی تعداد بہت کم ہوتی تھی ۔ یہ گاڑی وہاں سے رات کے ۱۱ بجے چلتی تھی ۔ اکثر سردیوں میں بھی اسی وقت وہاں سے چلتی تھی ۔ ظاہر ہے کہ اس کے اوپر traffic جو ہوگی اس کی مقدار کیا ہوگی ۔ بالخصوص ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر سے جبکہ سیالکوٹ اور لاہور سے passengers کو آنا پڑتا ہو تو ایسی صورت میں ان کی تعداد بھی زیادہ ہے ۔

Chaudhri Anwar Aziz : Sir, I am on a point of order.

میرے پاس کون سا ایسا طریقہ ہے جس کے ذریعہ یہاں میرا نالہ و شیون شرف قبولیت حاصل کر سکے ۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ۱۹۶۸ء میں یہاں ریل کار آنے والی ہیں ۔ میری کل ایک تاریخ ہے فرض کیجئے اور ۲۰ میل کا طویل فاصلہ ہے ۔ لیکن آپ ٹرین کو نارووال میں روک لیتے ہیں ۔ شام کو ہم travel نہیں کر سکتے ہیں ۔ لیکن ہم کو اپنی تاریخ پر دوسرے روز یقیناً پہونچنا ہے ۔ اب بتائیے کہ جب ہمارے پاس سفر کا کوئی ذریعہ نہیں ہے تو ہم مجبوراً اسی ٹرین سے آئیں گے ۔

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : We will look into the matter and if possible we will try to meet the requirement. *(interruptions).*

Chaudhri Anwar Aziz : Sir, this is a genuine request.

Minister for Law : I have stated that it will be looked into and as far as possible we will try to accommodate the passengers from that quarter.

مسٹر سپیکر - اخوند صاحب آپ یہ ملاحظہ فرمائیں گے کہ جبکہ چودھری انور عزیز صاحب نے کہا ہے کہ آپ کا all over جو turn over ہے وہ loss میں تو نہیں run کرتا ہے -

If this is profitable then I think there is no harm in restoring that train on that section. The Government can do that and remove the grievances of the public.

Minister for Law : We will undertake that exercise and if all that the Member has stated is correct, we will go to remove those inconveniences

Malik Muhammad Akhtar : On a point of personal explanation Sir. Sir, a reference has been made to me by the Parliamentary Secretary Railways .....

Mr. Speaker : Have you made any remarks, Sardar Sahib ?

Parliamentary Secretary : No Sir.

Mr. Speaker : Then it is disallowed. No point of personal explanation please. Next question now.

STRETCH OF LAND NAMELY "HAYAT SIDING" LYING BETWEEN RAILWAY STATION JHELUM AND CIVIL LINES JHELUM

*9854. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that stretch of land namely "Hayat siding" is lying between Railway Station Jhelum and Civil Lines Jhelum which is under the control of Railway Engineering Authorities since Independence ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether land mentioned above in (*a*) or any part thereof is in occupation of any other person ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, (*i*) with whose permission the person or persons were allowed to occupy the said land and if without permission the action taken by the Government in the matter ; (*ii*) whether any rent is charged from the occupants ; if so, the amount year-wise deposited in the Treasury since 1950 ; if not, the reasons therefor; (*iii*) in case any plots had been sold without the permission of the competent authority, reasons therefor and the amount received from the buyers of the said plots; and (*iv*) in case any plots have been rented out on monthly basis without the prior sanction of the competent authority, reasons therefor and the amount of rent deposited in the Treasury year-wise ;

(*d*) whether it is a fact that similar stretch of land is lying around the Jhelum River banks near Jhelum under the control of the Railway administration;

(*e*) if answer to (*d*) above be in the affirmative, whether the land has been rented out ; if so, the income if any derived from the said land, year-wise and in case the land is under unauthorised occupation of certain persons and rent is not being recovered, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The question was received on 19-10-67. Material for reply is being collected and will be placed on the Table of the House in due course. It is hoped that some information if not all will be available by the next question date.

You will realise that it is considerable material from 1950 onwards which is to be collected. Efforts are being made and a special officer has been sent to get and collect this information. So far we have not been able to collect this information and I will request, through you the Member that this Short Notice Question may be taken up on the next turn.

Mr. Speaker : Next turn of the Railway Department.

چودھری محمد نواز - مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں - لیکن جو انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ -

"It is hoped that some information if not all will be available by the next question date".

میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگلی مرتبہ بھی اگر سوال کا صحیح جواب نہ آئے تو پھر شارٹ نوٹس کوئسچن کا کیا فائدہ - میرے پاس دستاویزی ثبوت موجود ہیں اور میں آپ کے گوش گذار کر دوں کہ آپ اس وقت ادھر آدھر کی باتیں اور ہیرا پھیری کرنے کی کوشش نہ کریں -

Parliamentary Secretary : I assure the Member that all efforts will be made to collect the information by that date.

وزیر زراعت - جب معزز ممبر کے پاس سارے اعداد و شمار موجود ہیں تو پھر یہ کیوں پوچھ رہے ہیں -

مسٹر حمزہ - پارلیمنٹری سیکرٹری سردار محمد اشرف خان صاحب کے جوابات کے بارے میں اس خدشہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ وہ جواب دیتے وقت ہیرا پھیری کرتے ہیں -

Parliamentary Secretary : I question the remarks of the Member. If you allow me I can state the background of the question that are put by Mr. Hamza. I know all the details and I have all the information, who is the person responsible for giving him all this information. I know that in this august House not only the question sent by the Member are typed but the supplementaries also are typed. If certain information obviously does

not fall within the scope of the question that is not my fault. I try my best to give the maximum possible information and through you I assure this House that this is the policy of the Government to supply and give full facts to this House and no facts are concealed.

Khawaja Muhammad Safdar : Question !

مسٹر حمزہ - چور کی حمایت کی جاتی ہے -

Parliamentary Secretary : I again say that it is impossible to satisfy Mr. Hamza or Malik Muhammad Akhtar. (*interruptions*)

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I have received a letter just now. It contains some information about the railways. It is a photostat copy of a document. (*interruptions*) I will pass it on to you.

Mr. Speaker : Next question.

CONSTRUCTION OF APPROACH ROADS TO MAIN RAVI BRIDGE

*9866. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the construction of approach roads to the Main Ravi Bridge was included in the Contract of the Main Bridge Contractor at a cost of 27 lacs of rupees ;

(*b*) whether it is a fact that due to the methods of construction adopted by the Main Bridge Contractor, the Government has to incur an extra expenditure on millions of cubic feet of earthwork ;

(*c*) whether it is a fact that the river has been diverted due to the methods of construction adopted by the foreign firm engaged for the construction of new Ravi Bridge ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) The correct position is that only 800′ approaches are included in the Main Bridge Contract. There has been no excess on the Main Bridge Contract including 800′ approaches and guide banks. Contract for the approaches beyond 800′ has still to be let out to another contractor.

Approaches beyond 800′ could not be started earlier because those were to be coordinated with the alignment of Lahore-Lyallpur and Lahore-Multan Super Highways to avoid any wastage of expenditure by subsequent changes in the alignment.

(*b*) No extra expenditure is involved. However, only a few thousand cubic feet of extra earthwork is involved, the cost of which will be borne by the Contractor himself. It is wrong to say that millions of cubic feet of earthwork is involved.

(*c*) The correct position is that the River has not changed its course. The water has been flowing in low floods on the Lahore side of the bridge for several years. The already existing diversion of 400′ has increased by about 70′ which is quite normal in the behaviour of alluvial River beds.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Parliamentary Secretary for Communications please let me know how much excess more than eight hundred you have intended and to whom you intend to let out?

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) - جہاں تک ان approach roads کی تعمیر کا تعلق ہے وہ ہم اوریجنل کنٹریکٹ کے ساتھ دیتے ہیں مگر جو اس کے علاوہ کام ہیں ان کے لئے ٹینڈرز invite کر رہے ہیں -

بابو محمد رفیق - میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کتنے ہزار فٹ مٹی وہاں پڑے گی -

وزیر مواصلات و تعمیرات - یہ صحیح طور پر تو ہم نہیں بتا سکیں گے اور جیسا کہ اخباروں میں آیا ہے کہ ایک لاکھ کیوبک فیٹ مٹی بہہ گئی یہ غلط ہے - بہہ جانے سے جو اصل نقصان مٹی کا ہوا وہ ۷۰ ہزار کیوبک فیٹ ہے -

---

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

MILEAGE OF ROADS IN SANGHAR DISTRICT

***9572. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister for Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) the mileage of roads in Sanghar District ;

(*b*) the mileage of roads prescribed for the creation of a Sub-Division of road ;

(*c*) whether it is a fact that according to the mileage of a roads in Sanghar District, the existence of the present two Sub-Divisions therein is justifiable ;

(*d*) whether it is a fact that one of the said Sub-Divisions is being abolished ; if so, reason therefor ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo): (*a*) 304 virtual miles of Black-top roads.

21 miles of shingle roads. 5·5 miles of *Katcha* roads.

(*b*) Creation of Sub-Division is based on work load *i.e* an allotment of Rs. 7 lac (about 235 virtual miles) for maintenance or Rs. 14 lac for new road construction.

(*c*) It is not a fact.

(*d*) Formally, all old charges were abolished on 30th September, 1966. Only one road maintenance Sub-Division has been formed after bifurcation at Sanghar as per work-load justification.

ENQUIRY CLERKS AT KOHAT CANTT. RAILWAY STATION

*9575. **Khanzada Taj Muhammad Khan Bangash:** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state whether it is a fact that one of the two temporary posts of Enquiry Clerks at Kohat Cantt. Railway Station is being abolished ; if so, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : No.

RUNNING RAIL CAR BETWEEN KOHAT AND RAWALPINDI

*9576. **Khanzada Taj Muhammad Khan Bangash :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state whether Railway authorities intend to run a Rail Car between Kohat and Rawalpindi in the next time table period ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yes.

PASSENGERS TRAVELLING WITHOUT TICKETS ON BRANCH LINES OF P.W.R.

*9593. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of passengers who were detected travelling without tickets on branch lines of P. W. R. during the last two months alongwith the amount realised from them on account of fines ;

(*b*) whether Government is aware of the fact that a number of passengers travel without tickets in III class on the said line in the compartment reserved for Railway Police who accommodate and allow the passengers to travel on payment of the amount which is lower than the actual fare ;

(*c*) whether the Government intend to consider the advisability of giving up the procedure of reservation of separate compartment for the Police ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Material for reply to this question is being collected and will be placed on the Table of the House in due course.

PROVIDING FACILITIES TO PASSENGERS TRAVELLING ON BRANCH LINES

*9594. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) the average annual income accrued to the Railway Department from III class passengers travelling on branch lines of the Pakistan Western Railway for the last five years ;

(*b*) the average annual expenditure incurred by the Department for providing facilities to the passengers on the said branch lines during the last five years alongwith the details thereof ;

(*c*) whether it is a fact that bogies running on the said branch lines are old, unclean, uncomfortable and tiresome ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to replace the said bogies with new ones ; if so, the time by which the needful will be done ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Material for reply to this question is being collected and will be placed on the Table of the House in due course.

PROMOTION FROM CLASS II TO CLASS I POSTS

***9607. Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in 1963, Government laid down a policy for promotion from Class II to Class I posts in West Pakistan according to which promotions to Class I posts were to be made from various regions in proportion to the number of permanent Class II posts in various Integrating Units as existed at the time of Integration ;

(*b*) whether it is a fact that according to the above policy there was a shortfall of about 7 posts of Executive Engineers in the quota of Southern Region which was not made good immediately by reversion in other Regions but the promotions were made in October, 1964 onwards against the subsequent vacancies ;

(*c*) whether it is a fact that the said policy is proposed to be revised to include temporary Class II posts for determining the proportionate share of each Region in Class I posts ; if so, reasons therefor ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) According to the orders contained in Services and General Administration Department's letter No. S. O. (XIX) Miscellaneous 1/62, dated 16th April 1963, vacancies in Class I Service and Class I posts to be filled by promotion, shall be reserved for the corresponding Class II Regional Sub-Cadres in proportion to the strength of each Sub-Cadre, sanctioned from time to time and not as existed at the time of Integration.

(*b*) At the time of making promotions in terms of Services and General Administration Department's letter cited above, only the permanent post in Class II were taken into account for the purpose of working out share of promotions in each Region. On this basis, 14 promotions were to be made in Southern Region, but actually only 7 officers were promoted. Thus, there was a shortfall of 7 promotions in Southern Region. This shortfall was not made good by reverting the officers promoted in excess in other Region, but the shortfall was made good against subsequent vacancies.

(*c*) Services and General Administration subsequently advised that for the purpose of calculating the share of promotion in each Region the temporary charges should also be taken into account alongwith permanent charges. Thus, the share of promotion for each Region has been worked out on the basis of permanent as well as temporary Class II posts in each Region.

REVERSIONS OF EXECUTIVE ENGINEERS FROM B-SUB GROUP

*9608. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the reversions of Executive Engineers from B-Sub Group are under the consideration of Government in pursuance of the revised policy of including temporary posts for purposes of calculating proportionate share of each Integrating Unit with retrospective effect ;

(*b*) whether it is a fact that many permanent posts of pre-Integrating unit of Sind, which have temporarily been transferred to the A.D.C., are being excluded from calculation while determining the share of Southern Region ; if so, reasons therefor ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) According to the orders contained in Services and General Administration Department's letter No. S.O. (XIX)-Misc. I/62, dated 16th April, 1963, vacancies in Class I services and Class I posts, to be filled by promotion, shall be reserved for the corresponding Class II Regional Sub-Cadres in proportion to the strength of each Sub-Cadre. Accordingly, while filling in the promotion vacancies the permanent Class II posts in each Region were taken into account. Subsequently, on the advice of Services and General Administration Department and Law Department the temporary posts were also taken into consideration for the purpose of working out the share of promotion in each Region. By doing so, the 14 promotions already made in Southern Region on the basis of permanent Class II Sub-Cadre were reduced to 8. The matter relating to reversion of the officers promoted in excess in Southern Region is under consideration of Government.

(*b*) There were 12 permanent Sub-Divisions in the Ghulam Muhammad Barrage Area which have been transferred to A.D.C. alongwith the project. These charges have not been taken into consideration while working out the share of promotion of Southern Region for the reason that these charges are not under the administrative control of the B. and R. Department. The charges so transferred to A.D.C. will, however, be taken into account for the purpose of working out the share of promotion of Southern Region if and when the charges are transferred back to B. and R. Department.

PROVIDING TROUBLE SHOOTERS TO TRAINS IN MULTAN DIVISION

*9616. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Trouble Shooters are provided to all the Divisions of the P. W. R. on every Mail and Express Train except Multan Division ; if so, reasons therefor ;

(*b*) whether it is a fact that on 26-6-67 Khyber Mail (2 Down) was detained on the Railway Station Multan Cantt. for want of a Trouble Shooter to attend to its Locomotive No. 4434 ;

(*c*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the time for which the said train was detained alongwith the time taken by the Trouble Shooter to rectify the defect;

(*d*) whether it is a fact that on 12-7-67 Karachi Express (16 Down) was detained at Chichawatni Railway Station for want of a Trouble Shooter to attend to the defective Locomotive No. 4421; if so, the time for which the said train was detained alongwith the time taken by the Trouble Shooter to rectify the defect;

(*e*) whether it is a fact that on 7-6-67 and 20-6-67 15 Up Karachi Express was also detained to attend to Locomotives No. 4415 and 4414 respectively; if so, the names of Railway Stations where the trains were detained alongwith the reasons of each case alongwith the time lost by each train;

(*f*) names of trains presently running without Trouble Shooters in Multan Division and whether Government intend to provide the same to trains; if so, when and if no Trouble Shooter is intended to be provided to them, reason therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) Trouble Shooters are provided on all Divisions including Multan Division for manning locomotives working mail and express trains, some of the mail and express trains are, however, not accompanied by Trouble Shooters and these are 1 Up Khyber Mail and 16 Down Karachi Express between Khanpur and Sahiwal, and 2 Down Khyber Mail and 15 Up Karachi Express between Khanpur and Khanewal. In the event of Locomotive of these trains developing defects during the run on the said sections requisite attention is given either by Trouble Shooting staff posted at Sahiwal, Khanewal, Multan Cantt. and Samasatta stations or by Trouble Shooters accompanying other mail and express trains. This arrangement has been made as it is not considered necessary from practical point of view to man locomotive of each mail and express train.

(*b*) No.

(*c*) Does not arise in view of answer (*b*) above.

(*d*) Yes; Down Karachi Express (16 Down) suffered 2 hours and 5 minutes detention at Chichawatni Road station on 12-7-67 on account of its locomotive developing an electrical defect. The Trouble Shooter of Up Karachi Express (15 Up) was detrained at Chichawatni Road station to attend to this locomotive but in the meantime, the driver had rectified the defect.

(*e*) No; Up Karachi Express (15 Up) which left Karachi on 7-6-1967 marked by Locomotive No. 4416 and on 20-6-67 by Locomotive No. 4412, did not suffer any detentions on account of any defect in the locomotives.

(*f*) Up Khyber Mail (1 Up) and Down Karachi Express (16 Down) are running without Trouble Shooters between Khanpur and Sahiwal and Up Karachi Express (15 Up) and Down Kyhber Mail (2 Down) are running without Trouble Shooters between Khanpur and Khanewal on Multan Division. In the event of the locomotives working these trains

developing defects on the said sections, requisite attention is given either by the Trouble Shooters, posted at Sahiwal, Khanewal, Multan Cantt. and Samasatta Railway stations or by Trouble Shooters accompanying other trains. There is no intention to review this arrangement as from practical point of view it is not considered necessary to man locomotive of each mail and express train.

SCHEME FOR CONSTRUCTION OF A NEW HIGHWAY BETWEEN LAHORE AND LYALLPUR *via* SHEIKHUPURA

*9617. **Mr. Muhammad Anwar Ali Khan Baloch** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state whether it is a fact that there is a scheme under the consideration of Government to construct a new Highway between Lahore and Lyallpur *via* Sheikhupura ; if so, the present stage of the proposal ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Yes. The detailed design of the work is at present in hand.

CONSTRUCTION OF NEW BRIDGE OVER PAKHANWALA PATTAN BETWEEN BAHAWALNAGAR AND SAHIWAL

*9618. **Chaudhri Abdul Ghani**: Will the Minister of Communications and Works be pleased to state the cost of construction of new bridge over Pakhanwala Pattan between Bahawalnagar and Sahiwal alongwith (*i*) the date on which the construction works was entrusted to the contractor, (*ii*) present stage thereof, (*iii*) scheduled date of its completion and (*iv*) the name of the designer of the said bridge?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Not known at present.

(*i*) The construction has not been started.

(*ii*) The work is in preliminary stage of investigation.

(*iii*) Does not arise.

(*iv*) Director Bridges, Communications and Works Department, West Pakistan, Lahore.

JHELUM-PIND DADAN KHAN ROAD

*9619. **Mian Abdul Aziz** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) total amount so far spent on Jhelum-Pind Dadan Khan Road in Jhelum District which is under construction ;

(*b*) the total amount allocated for the said Road during the current financial year ;

(*c*) the probable date of completion of the said Road and its culverts ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Fifty-eight lakhs and eighty-four thousands.

(Rs. 58·84 lakhs).

(*b*) Rs. 4·00 lacs (Four lacs).

(*c*) Cannot be given at this stage, as revised sanction has to be obtained from Government.

CONSTRUCTION OF NEW BRIDGE OVER RIVER JHELUM NEAR JHELUM

*9620. **Mian Abdul Aziz** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state the estimated cost of construction of the new bridge over River Jhelum near Jhelum alongwith :

(*i*) the date on which the construction work was entrusted to the Contractor ;

(*ii*) present stage thereof ;

(*iii*) scheduled date of its completion ; and

(*iv*) the name of the designer of the said bridge?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : The estimated cost of Jhelum Bridge near Jhelum is Rs. 168.36 lacs.

(*i*) The work of construction of bridge was entrusted to the Contractor on 4th February 1965.

(*ii*) The work of main bridge and training works is nearly complete except final finishes while the work of approach road is, at present, in full swing.

(*iii*) The revised schedule date of completion is February 1968.

(*iv*) The bridge was designed by the Bridge Directorate of the C. & W. Deptt. and was got vetted by M/s. Donovan H. Lee, a British Consultant.

CONSTRUCTING A NEW HIGHWAY BETWEEN MULTAN AND HYDERABAD

*9621. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state (a) whether there is any scheme under the consideration of Government to construct a new highway between Multan and Hyderabad ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the present position of proposal ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Yes.

(*b*) The feasibility study of the highway from Multan to Hyderabad has since been completed and efforts are being made to procure loan for this project. The design work of the highway is provided in the III Plan and as soon as the loan is made available the design work will be taken in hand.

WIDENING PORTION OF G. T. ROAD BETWEEN LAHORE AND GUJARNWALA

*9624. **Chaudhri Saifullah Khan Tarrar** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one of the major causes of road accidents on Lahore-Gujranwala portion of the G.T. Road is its narrow width which does not allow free flow of heavy vehicular traffic both ways ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the advisability of widening the said portion of G. T. Road between Lahore and Gujranwala or to construct a parallel road for allowing free flow of traffic on one way basis during the current financial year to avert and minimise road accidents on the said road; if so, when and if not, reasons therefor ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) No.

(*b*) A scheme for widening G.T. Road from Lahore to Gujranwala is under execution and is expected to be completed by June, 1969.

CONSTRUCTION OF NEW HIGHWAY BETWEEN LAHORE AND PESHAWAR

*9626. **Chaudhri Saifullah Khan Tarrar** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state whether there is any scheme under the consideration of Government to construct a new Highway between Lahore and Peshawar ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Yes. There is a scheme for the Feasibility Studies for the Construction of a Highway between Lahore-Peshawar-Torkhum. There is a provision of 3.00 lacs of rupees in the Annual Development Programme for the current year. It will take us about 2 years to prepare the Feasibility Studies.

(*b*) As soon as the Feasibility Studies are completed, steps will be taken for the construction of Highway between Lahore-Peshawar-Torkhum.

LEASING OUT OF SITE FOR INSTALLATION OF PETROL PUMPS IN KARACHI

*9638. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that prior to the shifting of Federal Capital from Karachi to Islamabad, the leases of sites for the installation of petrol pumps on road sides in Karachi were granted by the Central PWD ;

(*b*) whether it is a fact that after taking over the administrative control of Karachi by the Provincial Government these leases are being granted by the Provincial PWD; if so, the number of such leases on the sides of Karachi-Landhi Road Highway alongwith the names of persons or firms to whom the same were leased out;

(*c*) who is the granting authority of the said leases after the bifurcation of the Buildings and Roads Department?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo): (*a*) Prior to shifting of Federal Capital, lease of site used to be sanctioned by Ministry of Works, Government of Pakistan.

(*b*) Yes. The number of such leases along Karachi-Landhi Road is 5. The names are as under:—

(1) Messrs Ingri Trading Company.

(2) Pir Syed Nadir Ali Rashidi.

(3) Messrs Gomez and Company, Karachi.

(4) Mr. Abdul Haq.

(5) Messers Esso Standard Eastern Incorporation, Karachi.

(*c*) Deputy Chief Engineer, Highways, Southern Region, Hyderabad.

CONSTRUCTION OF NEW HIGHWAY BETWEEN LAHORE AND KHUSHAB *via* SARGODHA

*9650. **Mr. Arif Hussain**: Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Government intend to construct a new highway between Lahore and Khushab *via* Sargodha;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the progress of the proposal and (*ii*) cost of the project?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo): (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) The detailed design of the Project is at present in hand. (*ii*) Rs. 17.76 crores.

NEW HIGHWAY BETWEEN LAHORE AND MULTAN

*9651. **Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani**: Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether there is any scheme under the consideration of Government to construct a new highway between Lahore and Multan;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the present stage of the said scheme ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Yes.

(*b*) The detailed design of the Project is at present in hand.

CONSTRUCTION OF HIGHWAY

*9658. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have a scheme to construct a highway in the Province ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the names of places between which the said highway is proposed to be constructed alongwith (*i*) the proposed width of the metalled surface of the said road, (*ii*) the parts in which the said road has been divided for the purpose of construction and (*iii*) the measurement, estimated cost and the time of completion of each part of the said road ;

(*c*) whether the said road will pass through Uch Sharif, Jalalpur Pirwala, Shujabad and Multan ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) The Government is proposing to construct a Super Highway between Karachi and Peshawar with 2 links from Lahore—one from Lahore to Lyallpur and the other from Sheikhupura to Khushab *via* Sargodha.

(*b*) The said Highway will connect Karachi with Peshawar *via* Hyderabad, Multan, Lahore and Rawalpindi. The two links will connect Lahore with Lyallpur and Khushab *vta* Sargodha.

(*i*) In phase I the metalled width will be 2 lanes 12′ each with 10′ metalled shoulders thus making the total width 44′.

(*ii*) For the purpose of construction the scheme has been divided into following 7 sections :—

(1) Karachi-Hyderabad.

(2) Hyderabad-Reti.

(3) Reti-Multan.

(4) Multan-Lahore.

(5) Lahore-Sheikhupura-Lyallpur.

(6) Sheikhupura-Sargodha-Khushab.

(7) Lahore-Rawalpindi-Peshawar.

(*iii*) The length and the estimated cost of construction is indicated below :—

Name of section		Length in miles	Cost (in crore Rs.)
(1) Karachi-Hyderabad	...	89	10.26
(2) Hyderabad-Reti	...	245	25.24
(3) Reti-Multan	...	189	22.20
(4) Multan-Lahore	...	205.5	15.58
(5) Lahore-Lyallpur	...	83	8.77
(6) Sheikhupura-Sargodha-Khushab	...	128.78	15.26
(7) Lahore-Rawalpindi-Peshawar	...	...	The feasibility study has not yet been conducted and as such the idea of cost cannot be given at this stage.

(*c*) Yes.

CONSTRUCTION OF NEW BRIDGE OVER SUTLEJ NEAR BAHAWALPUR

*9661. **Sahibzadi Mahmooda Begum** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is an old bridge over Sutlej near Bahawalpur which becomes impassable during flood season, with the result that people have either to travel by long routes *via* Islam Headworks or *via* Panjnad between Multan and Bahawalpur ;

(*b*) whether it is a fact that inhabitants of the area have been requesting the Government to construct a new bridge over the said river ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to construct a new bridge there alongwith the time by which it will be constructed ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) There is no road bridge over River Sutlej near Bahawalpur. However, at present, a road bridge is under construction.

(*b*) Yes.

(*c*) The bridge is, at present, under construction and will be completed by June, 1968.

CONSTRUCTION OF NEW BRIDGE OVER RIVER RAVI

*9664. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) the cost of construction of new bridge over River Ravi near Lahore ;

(*b*) when was the contract for construction of the said bridge awarded ;

(*c*) when the said bridge is going to be opened to traffic ;

(*d*) whether the said bridge was designed by a foreign firm ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) The cost of construction of new Ravi Bridge over River Ravi near Lahore (including training works and approaches) is Rs. 1.71 crores.

(*b*) The work of construction of the bridge was awarded on 5th April, 1966.

(*c*) The bridge will be completed and opened to traffic in March 1968.

(*d*) The bridge was designed by the Bridge Directorate of the Communications and Works Department and was got vetted from Dr. Leonhardt, a German Consultant.

CONSTRUCTION OF ROAD FROM QUETTA TO KARACHI AND FROM QUETTA TO ZAHIDAN

*9680. **Nawabzada Sheikh Umar** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a metalled road is being constructed from Quetta to Karachi and another one from Quetta to Zahidan ; if so, the present stage of the work ;

(*b*) the amount allocated for the said work during the current fiscal year ;

(*c*) the approximate time by which the construction of the said roads would be completed ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan (Junejo) : (*a*) Yes, a metalled road is under construction between Karachi Hub Chowki) and Qila Suffaid (Pak Iran border) *via* Kalat and Quetta. This road will form a part of the RCD highway which will link Pakistan with Iran and Turkey. The progress of the work is briefly given below :—

1. *Section Hub Chowki to Khuzdar* (235 *miles*).—The work on this section is in progress at an approved cost of Rs. 230.88 lacs. A stretch of 75 miles between Karachi and Uthal has already been completed. The work on the remaining reach from Uthal to Khuzdar is in progress.

2. *Section Khuzdar to Kalat* (100 *miles*).—This work has recently been approved at a cost of Rs. 184.41 lacs. Survey work has already been completed. Actual construction work is being started.

3. *Section Kalat to Quetta* (90 *miles*).—This portion is an existing black-topped road. Its further improvement is under active consideration of the Government.

4. *Section Quetta to Baratagzai* (211 *miles*).—This reach also is already black-topped. Its further improvement is under consideration.

5. *Section Baratagzai to Qila Suffaid* (167 *miles*).—This work has recently been approved at a cost of Rs. 178.04 lacs. The work is being started shortly.

(*b*) A sum of Rs. 81 lacs has been allocated for this Project during the current financial year.

(*c*) The Project is likely to be completed by the end of the current Plan period, *i.e.* 1970.

STEEPNESS OF ROAD FROM KARACHI TO MEKRAN *via* LAK JHAO

*9682. **Nawabzada Shaikh Umar** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a road has been constructed from Karachi to Mekran *via* Lak Jhao ;

(*b*) whether it is a fact that the said road passes through two steep hills called Kohur and Darkundag ; if so, whether there is any scheme to cut those hills to remove steepness ; if so, when ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) The road from Karachi to Mekran *via* Lak Jhao is under construction.

(*b*) Yes, the said road crosses two hills called Kohur and Darkundag. There is a proposal to improve the road stretch passing through these two hills.

The work is likely to be taken in hand during the next financial year subject to availability of funds.

REPAIR OF SULTAN AHMAD ROAD, LAHORE

*9685. **Haji Saadullah Khan** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Sultan Ahmed Road (Wahdat Link Road) was repaired in the year 1965 alongwith the other roads of Rahmanpura Colony, Lahore ;

(*b*) whether it is a fact that a stretch of the said road has been broken and rendered impassable from Bokhari Market to Jamia Masjid, Rehmanpura and five feet deep water remains stagnating along the said road ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intended to repair this road ; if so, when and if it is not intended to be repaired, reasons therefor ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No. The scheme was completed during 1964-65 and the Lahore Municipal Corporation has been requested to take over the scheme.

QUESTIONS OF PRIVILEGE

RE:INCORRECT STATEMENT OF THE HOME MINISTER ABOUT THE IMPOSITION OF SECTION 144 IN SAHIWAL

Mr. Speaker: We will take up the privilege motions and the first privilege motion is from Mr. Hamza.

Mr. Hamza: Mr. Speaker, Sir, I ask for leave to raise a question involving the breach of privilege of this august House and its Members caused by an incorrect statement of the Home Minister on the floor of the House on 18th October, 1967 while replying to the adjournment motion regarding the imposition of Section 144 Cr. P.C. in Sahiwal moved by Khawaja Muhammad Safdar. He said, this imposition of Section 144 was in no way connected with the visit of Chaudhri Muhammad Ali Sahib. I am not aware of the fact that he was to address a meeting on the 15th. It is disputed that this Section 144 was applied one hour before that meeting. We are not aware of that meeting. On the other hand, the hand out issued by the District authorities imposing Section 144 under Cr. P.C. in Sahiwal reads:

> "Whereas it has been made to appear to me that public meetings and processions are organized by the Political Parties which are likely to create disruption among the masses and endanger public peace and tranquillity are going to be held within the limits of Sahiwal District."

From the order of the A.D.M. it is quite apparent that Section 144 was clamped merely because Chaudhri Muhammad Ali was to address a public meeting.

The statement of the Minister is palpably wrong and misleading. Hence the necessity of moving the privilege motion.

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah): I have received notice of this privilege motion only at 8.30 this morning. I would like to have some time. If it could be taken up tomorrow I would like to look into it.

Mr. Speaker: Tomorrow or the day after tomorrow?

Minister for Home: The day after tomorrow, Sir.

Mr. Speaker: The day after tomorrow *i.e.* the 26th.

RE:INCORRECT STATEMENT OF THE REVENUE MINISTER ABOUT THE AUCTION OF NA-QABULI LANDS IN DISTT. THATTA

مسٹر سپیکر - اب حاجی سردار عطا محمد اپنی تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت طلب کریں -

حاجی سردار عطا محمد - میں اجازت چاہتا ہوں کہ اسمبلی کے اور اسمبلی کے معزز ارکان کے استحقاق کا سوال اٹھاؤں جو کہ جناب وزیر مال کے غلط جواب سے پیدا ہوا ہے - انہوں نے میری تحریک میں متذکرہ تحصیل ٹھٹھہ ضلع ٹھٹھہ یونین کونسل جھرک کے دیہہ جوٹا کے ریہ جوٹا نمبر ۲ کور لکی اور نین بارک راجو نظامانی کے میں نا قبولی اراضی کے متعلق فرمایا تھا کہ اس کی نیلامی ملتوی کرنے کے احکامات جاری کر دئے ہیں لیکن افسوس سے گذارش کرتا ہوں کہ مجھے ذاتی قابل اعتماد ذرائع سے ۲۳ - ۱۰ - ۶۷ کی شام کو معلوم ہوا ہے کہ نیلامی ملتوی نہیں کی گئی تھی اور وقت مقررہ پر نیلامی کر دی گئی تھی - جناب وزیر موصوف نے یہ غلط بیانی کر کے نہ صرف اس علاقہ کے مقامی آبادکاروں کی جو پچاس برس سے اس زمین کو کاشت کر رہے تھے مالی اعتبار سے زندگی تباہ کی ہے - بلکہ اس ایوان میں غلط بیانی کر کے اس ایوان اور معزز اراکین اسمبلی کے استحقاق کو بھی مجروح کیا ہے - لہذا میں نے یہ تحریک استحقاق یہاں پیش کر دی ہے - مصدقہ بیان وزیر صاحب کا شامل ہے -

وزیر مال (خان غلام سرور خان) - میں اس تحریک کی مخالفت کرتا ہوں - یہ تحریک ابھی آئی ہے - میں نے متعلقہ فائل منگوانے کی کوشش کی ہے - اس وقت تک مجھے فائل نہیں مل سکی - لیکن جو کچھ میں نے کہا تھا وہ بالکل درست ہے اس میں غلط بیانی نہیں کی ہے - میں نے نیلامی ملتوی کر دی تھی - اس کے بعد اگر ہو گئی ہو تو میں نہیں کہہ سکتا -

مسٹر سپیکر - کیا آپ نے ایک میعاد کے لئے نیلامی ملتوی کی تھی ؟

وزیر مال - پندرہ دن کے لئے ملتوی کی تھی - پندرہ دن کے بعد اگر ہو گئی ہو تو اور بات ہے -

حاجی سردار عطا محمد - پندرہ دن کے اندر ہوئی ہے - اسی روز ہوئی ہے -

وزیر مال - اس روز نہیں ہونی چاہئے تھی - دراصل یہ ملک صاحب کا سبجکٹ تھا - ملک صاحب نہیں تھے اس لئے میرے پاس آ گیا - میں نے اسی روز احکام جاری کر دیئے تھے کہ نیلامی کو پندرہ دن کے لئے ملتوی کر دیا جائے - اگر تار پہنچنے سے پہلے ہو گئی ہو تو میں نہیں کہہ سکتا -

مسٹر سپیکر - اگر تار کے پہنچنے کے بعد ہوئی ہو تو پھر آپ کیا کریں گے ؟

وزیر مال - کل اس پر غور کریں گے -

حاجی سردار عطا محمد - پہلے بھی انہوں نے جواب غلط دیا تھا - اب بھی جواب غلط دیتے ہیں - انہیں چاہئے کہ پوری تسلی کر کے جواب دیں - تحریک استحقاق کے اوپر تحریک استحقاق نہ آ جائے -

---

ADJOURNMENT MOTIONS

COLLAPSE OF THE ROOF OF MUSAFIRKHANA OF HAZRAT MUSA PAK SHAHEED SHRINE AT MULTAN

Mr. Speaker: We will now take up the adjournment motions. First adjournment motion is from Malik Akhtar; No. 178.

Malik Muhammad Akhtar: Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, due to the negligence of the Auqaf Department to repair Musafirkhana of the famous shrine of Hazrat Musa Pak Shahid at Multan, the roof of the Musafirkhana collapsed causing injuries to four persons. The negligence of the Auqaf Department due to which the accident has occurred, has perturbed the mind of the public of West Pakistan.

Minister of Auqaf (Mr. Muhammad Ali Khan): Opposed Sir. The information is being collected and I request that it may be taken up either tomorrow or the day after tomorrow.

Mr. Speaker: Tomorrow.

Minister of Auqaf: As you please Sir.

SUPPLY OF OLD AND TORN WHEAT BAGS TO THE FOOD DIRECTORATE AT KARACHI

Mr. Speaker: Next adjournment motion No. 183 is from Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar: Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely the contractor responsible for supply of bags of wheat to Food Directorate is making supply of old and torn bags instead of new bags at Karachi. The wheat during transportation in these bags is lost to a considerable extent. The news has perturbed the mind of the public of West Pakistan.

Minister of Food and Agriculture (Malik Khuda Bakhsh): Opposed Sir, on three grounds. First is that the bagging of wheat or food stuffs is the exclusive responsibility of the Central Government. Their representative, the Director General of Food Supplies, does this job and we are at the receiving end. So if anything.....

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - جناب قائد ایوان نے فرمایا ہے "begging of wheat" میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے امریکہ سے گندم کی بھیک مانگنے کے متعلق کہا ہے۔

Mr. Speaker : He is not begging. This is not a point of order.

Minister of Food and Agriculture : Sir, I was submitting that it is the exclusive responsibility of the Central Government and their officials, and the Provincial Government is not involved. That is my first ground.

Secondly, I have caused enquiries to be made and I am informed that it is factually incorrect that bagging of the type said to have formed the subject-matter of an article or a news item in the Paper is being done in the manner suggested by them.

Thirdly, Sir, if at all, it is a continuing thing which the article or the Member has suggested, and it should be thrown out on that ground also. But mainly I rely on the first item.

Mr. Speaker : Does the Member press this motion?

Malik Muhammad Akhtar : Certainly Sir. I am indebted to the Leader of the House for having admitted that though the Central Government is involved, he was pleased enough to make the enquiries in the affair. But Sir I beg to differ with his remark in so far that it is the Provincial Government, which is being hampered and put to a loss. Sir, you are aware that there is a scarcity of wheat in the country and when wheat is being lost during transportation due to torn and bad bags, it is primarily the responsibility of the Provincial Government, and the Provincial Food Directorate, to make a complaint to the Central Government for supply of better bags. And, Sir, it is the public of West Pakistan at large and the Government in particular which is suffering the loss. So I have got to press my motion.

Minister of Food and Agriculture: Sir may I say something about the facts, which my friend has stated. Sir, it is absolutely incorrect that there is scarcity of wheat in West Pakistan, the evidence of which is that even at the time of sowing, the prices of wheat have shown a downward tendency, which is rather a strange phenomenon. Knowing as I do, generally prices rise at this time of the year, but prices have, I am thank-

ful to the Almighty, shown a downward trend. This shows that there is no scarcity of wheat. And knowing as I do the stock position, I want to assure this House lest an impression might be created by my friend inadvertently that there is scarcity, and it might create a scare. There might be scarcity in this pocket or that pocket, but on account of Merciful Providence we have got a bumper and good Kharif crop, the result of which is that the prices have assumed levels which are very favourable as compared with the last year. So, I want to dispel any impression, if any has been created, that there is scarcity of foodgrains, and I would request this House and the Press to note that there is no scarcity.

Malik Muhammad Akhtar: I challenge the statement; I have got a right.

Mr. Speaker: The Member may please take his seat.

Malik Muhammad Akhtar: Sir I have got a right.

Mr. Speaker: The Member has got absolutely no right. He may please take his seat.

I am in full agreement with the Minister of Food and Agriculture, and hold the motion out of order on the following grounds:

(1) The responsibility of the Provincial Government is not involved in this matter;

(2) The position has been factually denied by the Minister of Food and Agriculture; and

(3) The matter proposed to be discussed in this adjournment motion is a continuing grievance.

DECISION OF THE P.W.D. TO DEPRIVE THE WORK-CHARGED STAFF OF HOUSE RENT AND CONVEYANCE ALLOWANCE

Mr. Speaker: Next amendment No. 185.

Malik Muhammad Akhtar: Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely the decision of the P.W.D. to deprive the work-charged staff of house rent and conveyance allowance, which they have been getting for the last twenty years. The West Pakistan P.W.D. Central Workers Union, through a resolution, has protested against the withholding of this allowance. The news has perturbed the mind of the public of West Pakistan.

Minister of Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo): Opposed Sir. The question raised to be discussed is not of recent occurrence. This is quite an old issue. Actually Sir if you allow me, I will like to give the whole background of the case.

Somewhere in the first month of this year, the Finance Department issued a directive that the work-charged establishment working in Lahore should not be given those allowances. Accordingly, we withdrew that. Naturally the work-charged establishment in Lahore have felt and represented. We have taken up the matter and the Finance Minister is personally looking into this matter. I can only assure the member that

the Communications and Works Department and the Finance Department are actively considering the issue and we will take a decision soon on the subject.

Malik Muhammad Akhtar: I beg to press the motion and with humble submissions I beg to differ with the learned Minister for Communications. First of all, I would be putting forward a document which is in my possession. It is a press news probably published in the Nawa-e-Waqt of the date which I have mentioned in my adjournment motion.

''مغربی پاکستان پی۔ڈبلیو۔ڈی سنٹرل
ورکرز یونین کی جنرل کونسل کے اجلاس میں
ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا
گیا ہے کہ ورک چارجڈ ملازمین کو جلد از
جلد مستقل کیا جائے۔ ورک چارجڈ ملازمین
کو جو الاؤنس ۱۹۴۶ سے دسمبر ۱۹۶۶ تک
دیئے جاتے تھے انہیں فوراً بحال کیا جائے
کیونکہ یہ الاؤنس جن میں کرایہ مکان بھتا
سواری اور کارپوریشن الاؤنس شامل ہیں جنوری
۱۹۶۷ سے ورک چارجڈ ملازمین کی تنخواہوں
سے کاٹ لئے گئے ہیں''۔

Mr. Speaker: When was this order passed?

Minister for Communications and Works: Actually, we were communicated somewhere in January, 1967, that these allowances should not be given to this staff.

Mr. Speaker: Was this decision taken by the Finance Department?

Minister for Communications and Works : Exactly.

Mr. Speaker: Without the Ministers initiation?

Minister for Communications and Works : They took a decision that these allowances should be given to the permanent employees of the department and not to the temporary work charged establishment and therefore, this concession was withdrawn.

Malik Muhammad Akhtar : I have got reason to press it still further on two grounds. Firstly, the affected persons are in lacs and they belong to the 4th class employment of Government. Secondly, these hard hit persons have got no other way except that we, representatives of the public, do rise for them and come to their rescue. My learned friend has taken a view that the decision was taken somewhere in January 1967, and I was required to raise this issue at the earliest possible opportunity. I would

refer you to your own decision as well as to the famous ruling which I have repeatedly quoted about the earliest opportunity. I don't want to repeat that ruling but for me the earliest opportunity was the date on which this paper was published. If the decision was taken in December, 1966 ...

Mr. Speaker : If the Member happens to come to know of a particular event after a year that does not make it of recent occurrence.

Malik Muhammad Akhtar : Even if I come to know of a certain specific incident after three years and it is of urgent public importance, according to the rulings of the Chair, I am competent to raise it.

Minister for Communications and Works : Actually, this work charged establishment have been raising this issue since these allowances were withdrawn and we have been looking and examining this case very actively. The matter is not of recent occurrence. We have been holding meetings during the last six months. Had it been during the last month then, of course, Malik Sahib could have raised it as of recent occurrence and so on and so forth.

Mr. Speaker : The matter proposed to be discussed in this adjournment motion is not a matter of recent occurrence. The motion is ruled out of order.

DANGEROUS CONDITION OF PRIMARY AND MIDDLE SCHOOL BUILDINGS IN RAWALPINDI DISTRICT

Malik Muhammad Akhtar : I ask for leave to move a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the dangerous condition of primary and middle schools buildings in Rawalpindi District which has exposed the lives of the students to danger of death. The buildings have become dangerous due to negligence of the authorities to repair them. The news has perturbed the mind of the public of West Pakistan.

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Opposed. The Director of Education, Rawalpindi Region, has informed us that no complaint of this nature has come to their notice where the students have been exposed to the danger of death because of bad condition of the buildings of primary and middle schools. On the Provincialization of the Primary Education, the maintenance and building of new school buildings was made the responsibility of the Local Councils in whose areas new schools were to be built. Section 24 of the West Pakistan Primary Education Ordinance, 1962 is very very clear on this point. It says —

> " In a Municipality the Municipal Committee, in a town, the Town Committee and in a Union in the rural area, the Union Council shall, as far as possible, be responsible for the provision of new school buildings alongwith requisite equipment of such design and standard as may be specified by Government from time to time.
>
> A building for a primary school located in a Municipality, town or Union in a rural area shall, as far as possible, be

maintained by the Municipal Committee, the Town Committee or the Union Council as the case may be, to the satisfaction of the District Primary Education Committee."

In view of the responsibility which falls on the Local Councils, the Government has asked the local authorities to ask the Union Councils to keep these buildings in good shape so that the educational activities may go on smoothly. We have recently formed a party to go round and survey all these buildings which, according to the move of this motion, are in dilapidated condition. When the survey is complete, the report would be submitted to the Commissioner and the Deputy Commissioner and they would be asked to look into the matter. The Union Council concerned will be asked to repair those buildings.

Mr. Speaker : Now, according to the Minister's information there is no dangerous condition of any primary school building.

Minister for Education : No, Sir. Not a single instance has come to our notice.

Malik Muhammad Akhtar : Question !

Minister for Education : So, this seems to be palpably out of order and I request that this may be ruled out.

Malik Muhammad Akhtar : Question ! I have got an order in my possession and it is the order of the Governor of West Pakistan. May I read that ?

"مغربی پاکستان کے ہزاروں سکولوں کی
عمارتیں انتہائی مخدوش ہیں ۔ گورنر موسیٰ نے
راولپنڈی کے سکولوں کی عمارتوں کے سروے کا
حکم دے دیا" ۔

Of course, I have made my motion specific confining it only to Rawalpindi schools.

"صوبے میں پرائمری اور مڈل سکولوں کی
عمارتوں کی حالت انتہائی نا گفتہ بہ ہے اور یہ
طلبا کی قیمتی جانوں کے لئے مستقل خطرہ ہیں ۔
اس صورت حال پر گورنر مغربی پاکستان جناب
محمد موسیٰ کو گہری تشویش ہے اور وہ
جلد از جلد اس صورت حال سے نمٹنا چاہتے ہیں ۔
گورنر مغربی پاکستان کو پرائمری سکول

سکھو ضلع راولپنڈی کی عمارت کی زبوں حالی کے
بارے میں شکایت موصول ہوئی تھی ۔ گورنر نے
اس شکایت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے
رپورٹ طلب کر لی ہے" ۔

Mr. Speaker : This press statement goes against the Member.

Malik Muhammad Akhtar : Why ? In what respect ?

Mr. Speaker : The Government is already taking action in the matter.

Malik Muhammad Akhtar : The Government is negligent. There has been criminal negligence on the part of the Government not to repair it in time.

Mr. Speaker : Before raising this issue by the Member, they have already taken action.

Malik Muhammad Akhtar : The action has been taken by a supreme authority. What about the black-sheep who have been sleeping over it ? What about those authorities who have not repaired it ?

Mr. Speaker : Doesn't the Member think that the Government has taken any action ?

Malik Muhammad Akhtar : Sir, the Government has taken action to get the dangerous building repaired but not to punish the black-sheep.

Mr. Speaker : In view of the Member's own statement, the motion is ruled out of order. (*laughter*)

Malik Muhammad Akhtar : The Minister for Basic Democracies was also involved in this motion.

Minister for Basic Democracies : That is why the Member got it ruled out of order himself.

BREACH OF QAMAR BUND IN TEHSIL LAKHRA, DISTRICT LAS BELA

مسٹر سپیکر ۔ حاجی سردار عطا محمد اپنی تحریک التوا پیش کرنے
کی اجازت طلب کریں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ تحریک پیش
کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم
اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی
جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل لاکھڑا ضلع لس بیلہ میں قمر بند ٹوٹنے
سے ۵۶ ہزار ایکڑ اراضی کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے اور سب تحصیل

لاکھڑا کے ۱۵ ہزار باشندے پینے کے پانی کی سہولتوں سے محروم ہو گئے ہیں ۔ کراچی کے موقر روز نامہ ''جنگ'' مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۷ء کے مطابق وہاں کے لوگوں میں سخت خوف و ہراس چھایا ہوا ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) ۔ جناب والا ۔ انہوں نے اس میں کسی خاص نقصان کو مختص نہیں فرمایا ۔ اس میں صرف likelihood کے امکانات کا ذکر کیا ہے ۔

So far no adverse effect has been produced nor there is a concern in respect of the likelihood or the probability of its causing any damage. And I do not think anything has happened so far.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں انگریزی نہیں سمجھ سکتا ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ انہوں نے اپنی تحریک التوا میں کوئی خاص نقصان مختص کر کے نہیں بتایا ۔ دوسرے جناب والا ۔ میں معلومات فراہم کر کے جواب پرسوں تک دے سکوں گا لہذا مجھے اس وقت تک مہلت دیں ۔

وزیر زراعت ۔ حاجی صاحب یہ آپ نے کیا فرمایا تھا کہ آپ کا کمر بند ٹوٹ گیا ہے (قہقہہ) ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب گورنمنٹ کا ''کمر بند'' ٹوٹ گیا ہے (قہقہہ) ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب اس تحریک التوا کو پرسوں تک ملتوی کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker : This adjournment motion will be taken up day after tomorrow.

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میری تحریک التوا کا جواب مخدوم صاحب نے پرسوں دینا ہے تو میں یہ درخواست کروں گا کہ اگر اسے پرسوں کی بجائے کل لے لیا جائے تو مہربانی ہوگی کیونکہ میں نے ڈاکٹر کو وقت دیا ہوا ہے اور پرسوں میں نے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے ۔

وزیر آبپاشی - وہ تو مسٹر سپیکر نے پرسوں کے لئے fix کر دی ہے -

مسٹر سپیکر - کیا مخدوم صاحب کے لئے اس تحریک التوا کے متعلق کل تک اطلاعات فراہم کرنا ممکن ہوگا - کیا آپ پرسوں ایوان میں نہیں ہوں گے -

حاجی سردار عطا محمد - میں نے عرض کیا ہے کہ میں نے ڈاکٹر کو وقت دیا ہے اور میں نے میو ہسپتال جانا ہے -

Mr. Speaker : Then let it be on the 30th.

حاجی سردار عطا محمد - میری دوسری گذارش یہ ہے کہ میں نے ایک تحریک التوا تعلقہ ماتلی کے متعلق دی تھی - - - -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب - جس تحریک التوا کے پڑھنے کی اجازت ایوان میں نہ دی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جا چکا ہے -

---

INSTRUCTIONS ISSUED BY THE B. D. AND L. G. DEPTT. REGARDING SELECTION OF D. C. MEMBERS FOR ATTENDING COURSE AT NIPA.

Mr. Speaker : Next motion No. 190 by Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Mr. Speaker Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence namely, the instructions issued by the Basic Democracies and Local Government Department of the Provincial Government to all the District Councils in the Province to the effect that the District Council Members well versed in English should only be sent to attend 8-day course at NIPA has caused great resentment among the public all over the province. The news disclosing the contents of the above instructions was published in the daily Nawa-i-Waqt, Lahore, dated 24-10-67.

وزیر بلدیات (میاں محمد یاسین خان وٹو) - جناب والا - میرے فاضل و محترم دوست نے جو تحریک التوا پیش کی ہے اس کی مخالفت کرنے کے لئے میری استدعا ہے کہ مجھے ایک دو دن کی مہلت عطا فرمائی جائے تاکہ میں ضروری معلومات فراہم کر کے جواب دے سکوں -

Mr. Speaker : But this circular or these instructions were issued by the Government right from the capital or the headquarters of the department or by the Ministers' Secretariat.

Minister for Basic Democracies : Sir, I have asked for time and it may be taken up tomorrow.

Mr. Speaker : Normally time is asked for when something is required from outside.

Minister for Basic Democracies: Sir, the position is this that today when this adjournment motion was received in my office, my Private Secretary informed me that the telephone had gone out of order. So I came to know about this only when I came here. I am well in time and now I have received the file.

Mr. Speaker : Today ; it is a very good ground that the telephone had gone out of order.

We will take up this motion tomorrow.

مسٹر حمزہ - مجھے جناب والا کوئی اعتراض نہیں ورنہ ملک اختر صاحب خفا ہو جائیں گے -

وزیر بلدیات - وہ خفا ہوں گے تو نزلہ آپ کے با برکت سر پر گرے گا -

---

FAILURE OF THE AUQAF DEPTT. TO MAKE ARRANGEMENTS FOR VISITORS TO THE MAZAR OF MIRZA ABDULLAH ASHIABI, MUKHLI, THATTA DISTT.

Mr. Speaker : Next motion No. 193 by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Auqaf Department to make proper arrangements for the visitors who visit in large numbers from distant areas of the Province the Mazar of Mirza Abdullah Ashiabi, Mukhli, Thatta District. There is no proper arrangement for the stay nor there is proper supply of water and also electricity has gone out of order. The news has perturbed the followers of the said saint and the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan): Opposed Sir. Sir, this adjournment motion was received this morning and we are collecting the information in this regard. Hence I would request that this motion may be taken up tomorrow or the day after.

Mr. Speaker : Let it be tomorrow.

RISE IN THE PRICES OF RICE IN PESHAWAR

Mr. Speaker : Next motion No. 195 by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of dis-

cussing a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the prices of rice in Peshawar have risen to five rupees per seer. The rise has been caused due to unwise policy of the Government to ban inter-district movement of rice. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Food and Agriculture (Malik Khuda Bakhsh): Sir, I oppose this motion on the ground that firstly it is vague in the sense that whether the Member is intending to say this about the price of coarse rice or some other rice. So he has not specified the price of which rice has arisen. If he is intending to say that the price of coarse rice is Rs. 5.00, then I deny it emphatically and if it relates to superior rice, then the prices of this rice have been rising for the last so many days and this becomes a continuing thing and should be ruled out of order on that score The Member has also stated in his motion that it is due to inter-district restrictions imposed on the transportation of superior rice to Peshawar area. Sir, it is true that the restrictions have been imposed on the inter-district movement of superior rice or the rice that is proposed to be procured. But we have done it because we are procuring this rice to earn foreign exchange. It does happen occasionally that the interests of the nation come into conflict with individual interests and I beg the Mover to realise it that in a developing country sacrifices of this character become inevitable and inescapable.

So in view of the fact that it is vague as the Member has not specified the quality of rice and that if it is ordinary coarse rice then I factually deny it and if it is superior rice, then it has been rising for the last so many days—it may be Rs. 5 00 per seer according to the information as I have not been able to check it—the motion may please be ruled out of order. In respect, however, of the coarse rice, the prices are reasonable in every region of this province.

Mr. Speaker: Should the Member give the quality of rice also ?

Minister for Food: Sir, I have a right to say that the rice has different qualities.

Malik Muhammad Akhtar: Sir, I will explain, the position and I am within my rights.

Minister for Food: Sir, it is wrong to assume it for all types of rice. The Member should have specified it whether it is 'Basmatti' or something else. At the same time, the Government is not intending to either remove the inter-district restrictions in order to facilitate the equilibrium of the prices in a particular area because the needs of the nation are more paramount than the needs of the individuals here and there or everywhere.

Malik Muhammad Akhtar: Sir, I am greatly indebted to the Leader of the House and I do not object to his remark that I have not specified the kind of rice. He should have easily realised that the motion relates to the rice the movement of which has been banned from one district to another. But since he is not a Law Graduate, I do not object on that technicality.

Minister for Food: On a point of explanation Sir. I am a First-class Law Graduate.

Malik Muhammad Akhtar: I apologize Sir (*laughter*).

And I am a Third-division Law Graduate. And I beg to state that the motion pertains to the rice the movement of which has been banned.

Mr. Speaker : Is the Member pressing his motion ?

Malik Muhammad Akhtar : Certainly Sir.

Mr. Speaker : Government has already imposed a ban on the movement of rice.

Malik Muhammad Akhtar : I want them to remove the ban. After banning the transportation of certain kind of rice it is still being sold in the market that is to say the black-market and smuggling is going on. It is due to the unwise policy of the Government that there is scarcity of foodgrains.

Mr. Speaker : The Member wants to say that the ban should be lifted.

Malik Muhammad Akhtar : Certainly. Imposing the ban is an unwise policy. This is what I am saying.

Minister of B D. and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Sir, a difference of opinion has arisen between a Third Class and a Ist Class Graduate. He is talking about the third class rice and he is talking about the first class rice.

Mr. Speaker : Since when has this rise of price occurred in Peshawar ?

Malik Muhammad Akhtar : Since the day before yesterday. How can he contradict it.

Minister of Food : It is not sudden. It has been a continuing rise.

Malik Muhammad Akhtar ; How can he contradict it. Let him contradict it.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ جناب قائد ایوان نے یہ تو فرما دیا ہے کہ ملکی ضروریات کے پیش نظر یا یہ کہ ملکی مفادات کا یہ تقاضا ہے کہ چاول کی نقل و حمل پر پابندی عائد کی جائے لیکن اس کے ساتھ ہی ان کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئیے کہ گرانی کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ اگر کسی علاقے میں پانچ روپے سیر چاول میسر آتا ہو تو ہمارے ملک میں جہاں پر کہ کافی مقدار میں چاول پیدا ہوتا ہے اور جہاں پر انہوں نے اجتماعی طور پر ملکی مفادات کو مد نظر رکھنا ہوتا ہے ، ان کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ وہ بعض اقسام کے

چاول جو کہ عام لوگ بھی استعمال کرتے ھیں اور خصوصاً تقریبات میں جو چاول استعمال کیا جاتا ھے تمام علاقوں میں لوگوں کی ضروریات کے پیش نظر فراھم کریں - پانچ روپے سیر چاول یعنی دو سو روپے من تو افیون کا بھاؤ ھو گیا - اس لئے ان کو یہ بات فخر کے ساتھ نہیں کہنی چاھئیے بلکہ ان کو اس بات کا احساس ھونا چاھئیے کہ لوگوں کی جائز ضروریات کے لئے چاول مہیا نہیں ھوتا -

وزیر زراعت - جناب والا - مجھے ان باتوں کا احساس ھے کہ ان لوگوں کی ضروریات ھیں اور شاید وہ جائز بھی ھوں لیکن میرے لئے مجبوری یہ ھے کہ پہلے مجھے حکومت اور اپنی قوم کے لئے روپیہ حاصل کرنے کی غرض سے یہ چاول خریدنا ھوتا ھے -

Malik Muhammad Akhtar : I suggest that let him donate his pay and I shall donate my remuneration to the Government and let the Government be saved.

وزیر زراعت - مجھے کوئی اعتراض نہیں ھے اگر آپ اپنی آمدنی donate کرتے ھیں تو میں بھی کر دیتا ھوں -

ملک محمد اختر - آپ حکومت سے جو کچھ لیتے ھیں وہ آپ بھی کر دیں اور میں بھی کر دوں گا -

وزیر زراعت - اگر اس سے چاول سستا ھو جاتا ھے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ھے -

Mr. Speaker : The rise in the prices of rice in Peshawar is a continuing grievance. The motion is ruled out of order.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEES REPORTS

Mr. Speaker : Now, some motions about the extension of time. Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir I beg to move :

That time for presentation of the report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the Provincial

Assembly of West Pakistan Privileges (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 60 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

Mr: Speaker. The question is:

That time for presentation of the report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the Provincial Assembly of West Pakistan Privileges (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 60 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

The motion was carried.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, I beg to move:

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Muslim Personal Law (Shariat) Application (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 41 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

Mr. Speaker: The question is:

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on The West Pakistan Muslim Personal Law (Shariat) Application (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 41 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

The motion was carried.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir. I beg to move:

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Muslim Personal Law (Shariat) Application (Amendment) Bill, 1966 (Bill No. 54 of 1966) be extended upto 31st May, 1968.

Mr. Speaker: The question is:

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Muslim Personal Law (Shariat) Application (Amendment) Bill, 1966 (Bill No. 54 of 1966) be extended upto 31st May, 1968.

The motion was carried.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, I beg to move:

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Family Courts (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 55 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

Mr. Speaker: The question is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Family Courts (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 55 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir, I beg to move :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Local Government on the Conciliation Courts Bill, 1967 (Bill No. 56 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

Mr. Speaker: The question is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Local Government on the Conciliation Courts Bill, 1967 (Bill No. 56 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

The motion was carried.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Sir, I beg to move :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Revenue on the Punjab Pre-emption (West Pakistan Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 52 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

Mr. Speaker : The question is:

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Revenue on the Punjab Pre-emption (West Pakistan Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 52 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

The motion was carried.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Sir, I beg to move :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Revenue on the NWFP Pre-emption (West Pakistan Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 53 of 1967) be extended upto 31st May 1968.

Mr. Speaker : The question is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Revenue on the NWFP Pre-emption (West Pakistan Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 53 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

The motion was carried.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Sir, I beg to move :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Food and Agriculture on The West Pakistan Govt. (Restriction) Ordinance (Amendment) Bill, 1967, (Bill No. 54 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

Mr. Speaker : The question is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Food and Agriculture on The West Pakistan Govt. (Restriction) Ordinance (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 54 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

The motion was carried.

Mr. Zain Noorani : Sir, I beg to move :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Local Government of the Municipal Administration Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 45 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

Mr. Speaker : The question is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Local Government of the Municipal Administration Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 45 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Mr. Zain Noorani.

Mr. Zain Noorani : Sir, I beg to move :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Local Government on the Karachi Development Authority (West Pakistan Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 46 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

Mr. Speaker : The question is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Local Government on the Karachi Development Authority (West Pakistan Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 46 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion is from Major Muhammad Aslam Jan.

Major Muhammad Aslam Jan : Sir, I beg to move :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Communications and Works on the Fatal Accidents (West Pakistan Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 61 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

Mr. Speaker: The question is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Communications and Works on the Fatal Accidents (West Pakistan Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 61 of 1967) be extended upto 31st May, 1968.

The motion was carried.

BILLS

THE WEST PAKISTAN LAND REVENUE BILL, 1965

(resumption of consideration clause by clause)

CLAUSE 86 (*contd.*)

Mr. Speaker: The House will now resume consideration clause by clause of the West Pakistan Land Revenue Bill, 1965. Khawaja Muhammad Safdar was speaking on his amendment to an amendment to clause 86 moved by the Law Minister, when the House rose for the day yesterday.

Khawaja Sahib may please resume his speech.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - میں نے کل یہ ترمیم پیش کی تھی کہ سوائے کلکٹر کے دوسرے ماتحت محکمہ مال کے عمال کو کسی زمیندار کو قید کرنے کا اختیار نہ ہو البتہ ماتحت عمال نادھند باقیدار کے خلاف وارنٹ جاری کرکے اور ان کو گرفتار کرکے سامنے پیش کر سکتے ہیں -

جناب والا - مجھے اس بات کے تسلیم کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ موجودہ قانون میں جو صوبہ کے اکثر و بیشتر حصہ میں رائج ہے یہ زیر بحث ترمیم محترم وزیر قانون کی طرف سے پیش کردہ ترمیم سے کہیں بہتر ہے - پہلی بات جو اس ترمیم میں مجھے نظر آئی وہ یہ ہے کہ آج کل محکمہ مال کے عمال کسی نادھند کو کسی وقت بغیر اطلاع دئے گرفتار کر سکتے ہیں - لیکن اس ترمیم کی رو سے آئندہ دفعہ ۸۵ کے تحت نوٹس کی میعاد ۱۵ یوم ہوگی - ۱۵ یوم کے بعد پھر ایک ماہ کا نوٹس دینا پڑیگا - بس اس حد تک اس میں ترمیم ہو گی -

جناب والا - اس ترمیم کا مقصد وہی ہے جو میں نے اپنی ترمیم کے ذریعہ اس ایوان میں پیش کیا تھا - میری ترمیم میں کم از کم دو نوٹس

نادھند کو یکے بعد دیگرے جاری کئے جانے ضروری تھے - اصولی طور پر میری اس ترمیم کو زیر بحث ترمیم میں شامل کر لیا گیا ہے لیکن افسوس ہے کہ میری گذارش کے باوجود اس معزز ایوان میں اس اصول کو تسلیم نہیں کیا گیا کہ مالیہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں زمیندار کو گرفتار نہ کیا جائے - میری ذاتی رائے ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کی رائے ہے - کہ شخصی آزادی نہایت ہی مقدس شے ہے - اس کی تقدیس کو جس حد تک محفوظ رکھا جا سکے رکھنا چاہئیے - جب میری وہ ترمیم نا منظور ہو گئی اور رد کر دی گئی تو میں نے زیر بحث ترمیم جو جناب وزیر قانون نے اس ایوان میں پیش کی ہے میں مزید یہ ترمیم پیش کی ہے کہ اگر اس معزز ایوان نے یا صوبہ کی حکومت نے یہ حتمی طور پر فیصلہ کر لیا ہے کہ نا دھند زمیندار کی گرفتاری کے اختیارات محکمہ مال کے عمال کے پاس ضرور ہونے چاہئیں - تو میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اس میں اس حد تک مزید ترمیم فرمالیں کہ یہ قید و بند کے اختیارات صرف کلکٹر کے پاس ہوں - میں نے جان بوجھ کر وارنٹ جاری کرنے کے متعلق صرف کلکٹر کو اختیار دینے کی تجویز نہیں کی کیونکہ کلکٹر کے پاس بہت زیادہ کام ہوتا ہے اس میں مزید اضافہ ہو جائے گا - اور یہ بات کہ ۲۴ گھنٹہ کے بعد کسی نادھند کو قید میں رکھنا ہے یا نہیں - اس کا اختیار کسی سینیئر افسر کے پاس ہونا چاہئیے اگرچہ میں نے دیکھا ہے کہ کلکٹر صاحبان اپنے کم تجربہ یا نو عمری کے باعث بہت جونیئر ہوتے ہیں کچھ عرصہ پہلے ایک سوال کے جواب میں کہا گیا تھا کہ ایک صاحب کو جن کی مدت ملازمت تین چار سال تھی ڈپٹی کمشنر یا کلکٹر مقرر کردیا گیا تھا - پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ ان میں احساس ذمہ داری محکمہ مال کے ان عمال سے جن کو تحصیلدار یا نائب تحصیلدار کہتے ہیں زیادہ ہوتا ہے - یہ عمال بیرونی اثرات کو برداشت نہیں کر سکتے اور ان کے متحمل نہیں

ہو سکتے - اس کلاز میں اس ترمیم کے ذریعہ محکمہ مال کے عمال کو جو اختیارات دئے گئے ہیں یہ اسی صورت میں استعمال ہونگے جبکہ بیرونی اثرات کام کرتے ہونگے - یا ان غریب لوگوں کے خلاف استعمال ہونگے جو ناگہانی ارض و سماوی آفات کی وجہ سے اپنی فصل کو درست طور پر برداشت نہ کر سکے یا ان کی فصل برباد ہو گئی - مجھے یاد آگیا ہے کہ کل اسی بات پر محترم قائد ایوان نے خوشی کا اظہار کیا تھا کہ صوبہ کے چھوٹے زمیندار بر وقت مالیہ ادا کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے دل میں یہ خوف ہوتا ہے کہ اگر دو یا تین فصلوں کا مالیہ بقایا رہ گیا تو وہ ادا نہیں کر سکیں گے - دوسری وجہ یہ ہے کہ ان کی سفارش کرنے والا کوئی نہیں ہوتا - ان اختیارات کو تحصیلدار یا نائب تحصیلدار چھوٹے مالکان کے خلاف استعمال کر سکتے ہیں حالانکہ محترم قائدایوان نے ارشاد فرمایا تھا کہ ان کے خلاف استعمال نہیں ہوں گے - حقیقت یہ ہے کہ یہ واقعی ان لوگوں کےخلاف استعمال نہیں ہوں گے جن کے پاس ذرائع ہیں اور ان کا اثرورسوخ مسلمہ ہے - اس سے پہلے ایک سوال کے جواب میں وزیرمال صاحب نے یہ بتایا تھا کہ پنجاب میں ۴۰ ایسے زمیندار ہیں جن کے ذمہ دس ہزار سے ایک لاکھ ۵۳ ہزار روپیہ تک کا مالیہ ہے جو انہوں نے حکومت کو ادا کرنا ہے اور وہ اب تک ادا نہیں کر رہے یہ ۳۰ جون ۱۹۶۷ تک کی فہرست تھی - اسکے بعد شائد کوئی ترمیم ہوئی ہو یا کمی ہوئی ہو یا اس میں کچھ اضافہ ہوا ہو مگر ان میں سے میں نے کسی کے متعلق نہیں سنا کہ اسے گرفتار کیا گیا ہو - لیکن ایک لاکھ ڈیڑھ لاکھ ۵۰ ہزار اور ۳۵ ہزار کی رقمیں اس فہرست میں واجب الوصول ظاہر کی گئی ہیں انکو گرفتار کیا جاسکتا تھا لیکن گرفتار نہیں کیا گیا - وہ اپنے مال اپنی وجاہت اور اپنے اثرورسوخ کی بنا پر اسکی زد میں نہیں آئے - مگر وہ زمیندار اس قانون کی زد میں آجاتے ہیں جنکے

پاس نہ روپیہ ہے نہ مال ہے اور نہ اثر ہے جس سے وہ محکمہ مال کے عملہ کی ہتھیلی گرما سکتے ۔ جناب والا ۔ اس موضوع پر میں اس سے زیادہ نہیں کہنا چاہتا سوائے اسکے کہ میں نہایت ادب سے محترم وزرا صاحبان کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ وہ شخصی آزادی کے تقدس کو بحال کرنے میں ہماری امداد کریں اور کم سے کم یہ ترمیم قبول کریں کہ قید کی سزا کا اختیار صرف کلکٹر کو ہو اور مال کے ماتحت عملہ کو نہ ہو ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی - ۱) ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ یہ کلاز تعزیری کلاز ہے اسمیں ایسی سزائیں ہیں جو کہ ایک نادہند کو نہ ہونی چاہئیں ۔ یہ ضرور ہے کہ جو امنڈمنٹ ابھی move کی گئی ہے وہ پہلے جو کلاز تھا اس سے بہتر ہے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں جو سقم ہیں اور اس میں جو زیادتیاں ہیں وہ دور کردی گئی ہیں ۔ کسی ایک ریونیو آفیسر یا نائب تحصیلدار کے ہاتھ میں ایک نا دہند کی آبرو عزت دے دینا یہ کہیں کا انصاف نہیں ہے ۔ یہ انتہائی ظلم ہے ۔ کہ ایک معمولی افسر جو کسی معمولی سی سفارش یا معمولی سے اثرورسوخ کے ساتھ ایک نادہند کو سزا دے سکتا ہے جو شاید گریجویٹ بھی نہ ہو ۔ تو جسطرح خواجہ محمد صفدر صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ سزا دینا ہی چاہتے ہیں جسکے میں انتہائی خلاف ہوں اور اگر ایک نادہند جیسا کہ یہ کہا گیا ہے کہ زمین کی over lordship حکومت کی ہے تو جب over lordship حکومت کی ہے تو پھر یہ سزا ایک غریب زمیندار کو کیوں دی جائے اور اسکو قید کیوں کیا جائے اور اسکو جسمانی سزائیں اور صعوبتیں کیوں دیجائیں لیکن اگر آپ نے یہ فیصلہ ہی کر لیا ہے کہ نہیں صاحب ہم اسکو ضرور سزادیں گے تو جسطرح میں نے ایک مرتبہ عرض کیا ہے کہ دفعہ ۷۵ کے تحت ممکن ہے کہ مالیہ کا دینا اسکے ذمہ نہیں ہے اور اگر

ہے تو اسقدر کم ہے کہ وہ خود ادا کر سکتا ہے لیکن اگر اس سے یہ کہدیا جائے کہ تمام کھیت کا مالیہ تم دو تو یہ ایک ناجائز چیز ہے اور جو اس پر بوجھ ڈالا جا رہا ہے یہ ایک ناجائز بوجھ ہے اگر اس کو سزا دینا ہی ہے تو وہ کلکٹر کے پاس جائے تو اس کی شنوائی ہوجائے گی اگر وہ نائب تحصیلدار کے پاس جائے گا تو وہ لاکھ روئے گا گڑگڑائے گا اس کی کوئی بات نہیں سنی جائے گی اور وہ اس کو سزا دے دیگا ۔ پھر یہ بھی ٹھیک نہیں ہے کہ پہلے اسکو ۲۴ گھنٹے قید کیا جائے اور اسکے بعد ۱۰ دن کے لئے سزا دی جائے ۔ اسلئے میں خواجہ صاحب کی ترمیم کی تائید کرتا ہوں کہ اگر اس کو سزا دینا ہی ہے تو ریونیو آفیسر سزا نہ دے بلکہ اسکو کلکٹر کے سامنے پیش کیا جائے اور وہاں اسکا فیصلہ ہو ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is :

> That in the amendment given notice of by Minister for Law, appearing at serial No. 4, in the 1st Supplement to 3rd Revised List No. I, in the proposed clause 86, for sub-clauses (3) and (4), the following be substituted and the subsequent sub-clauses re-numbered accordingly, namely :—
>
> "(3) When the defaulter is brought before the Revenue Officer he shall cause the defaulter to be taken before the Collector within twenty-four hours of defaulter's arrest."

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move:

> That in the amendment given notice of by Minister for Law, appearing at serial No. 4, in the 1st Supplement to 3rd Revised List No. I, in the proposed sub-clause (5) of clause 86, for the words "one month" occurring in lines 4-5, the words "ten days" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment to the amendment moved is :

> That in the amendment given notice of by Minister for Law, appearing at serial No. 4, in the 1st Supplement to 3rd

Revised List No. I, in the proposed sub-clause (5) of clause 86, for the words "one month" occurring in lines 4-5, the words "ten days" be substituted.

Minister for Revenue : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - یہ میری ترمیم بڑی واضح اور بدیہی ہے اور اسکے لئے کوئی لمبی چوڑی تقریر کرنیکی ضرورت نہیں ہے میرے دوست بڑی آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ چاہے آپ کلکٹر کو ایک ماہ تک قید کرنے کا اختیار دیں یا دس دن تک کے لئے اختیار دیں اسمیں قید کی لمبائی اور چوڑائی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس میں گورنمنٹ کے پیش نظر جو اصول ہے وہ یہ ہے کہ اگر ایک زمیندار کو آپ حوالات میں بند کرتے ہیں تو وہ اپنی عزت کی خاطر روپیہ ادا کر دے گا - اس میں اگر آپ دس دن کی قید رکھیں یا ۳۰ دن کی قید رکھیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا - جس نے نہیں دینا ہے وہ نہیں دے گا چاہے آپ اسکو چھ مہینے کے لئے قید کر دیں - چاہے اسکو ۱۰ دن کے لئے قید کردیں اور جسے اپنی عزت آبرو کا خیال ہوگا تو وہ حوالات کے دروازے تک جاتے جاتے بھی ادائیگی کر دے گا کیونکہ گرفتاری کے وقت جو کچھ اسکے دماغ پر اثرات ہوں گے اس کے تحت اگر وہ دینا چاہے گا تو دے دیگا اس لئے ۱۰ دن یا مہینے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا خواہ مخواہ آپ ایک آدمی کو کلکٹر کے حوالے کر رہے ہیں -

Mr. Speaker : The question is :

That in the amendment given notice of by Minister for Law, appearing at serial No. 4, in the 1st Supplement to 3rd Revised List No. I, in the proposed sub-clause (5) of clause 86, for the words "one month" occurring in lines 4-5, the words "ten days" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : I won't move this amendment but I will move the amendment from 1st Supplement to List No. II.

I beg to move :

That in the amendment given notice of by Minister for Law, appearing at serial No. 4, in the 1st Supplement to 3rd

Revised List No. I, the full-stop appearing at the end of the proposed para. (*b*) of sub-clause (8) of clause 86, be replaced by a colon and add the following proviso thereafter, namely :—

"Provided that no warrant for the arrest of the defaulter shall be issued unless the process specified in clause (*c*) of section 84 has first been taken against the land-owner."

Mr. Speaker : Amendment to the amendment moved is :

That in the amendment given notice of by Minister for Law, appearing at serial No. 4, in the 1st Supplement to 3rd Revised List No. I, the full-stop appearing at the end of the proposed para. (*b*) of sub-clause (8) of clause 86, be replaced by a colon and add the following proviso thereafter, namely :—

"Provided that no warrant for the arrest of the defaulter shall be issued unless the process specified in clause (*c*) of section 84 has first been taken against the land-owner."

Minister for Revenue : Opposed.

خواجه محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - میرے نزدیک اس ترمیم کی بہت اہمیت ہے - جناب لامنسٹر صاحب نے اپنی کل کی تقریر میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ انہوں نے موجودہ قانون میں اس طور پر ترمیم کی ہے کہ بیک وقت سارا کا سارا یہ طریق کار بقایا جات کے وصول کرنے کے سلسلے میں استعمال نہیں کیا جائیگا بلکہ ایک کے بعد دوسرا طریق کار استعمال کیا جائیگا - انکے اس طریق کار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ طریقہ کار بقایا جات وصول کرنے کے سلسلے میں پہلے اختیار کریں گے - اور وہ یہ ہے کہ دفعہ ۸۵ کے تحت نوٹس جاری کیا جائیگا - اور پھر نوٹس ملنے کے فوراً ہی بعد گرفتاری کی نوبت آجائیگی - میں نے اپنی ترمیم کے ذریعہ انکی خدمت میں یہ گذارش کی ہے کہ بجائے اسکے کہ آپ نوٹس دینے کے بعد فوراً گرفتاری کریں آپ دفعہ ۸۵ کے نوٹس کے بعد زمیندار کی فصل پر قبضہ کریں sub-clause 3 para (c) جناب والا - فصل کی قرقی کے متعلق ہے کہ اسکے کھیتوں میں جو ungathered crop کھڑی ہے - یا جو غیر برداشتہ فصل وہاں پڑی ہے اسکے اوپر قبضہ کر لیا جائے - جناب والا - کل بھی میں نے یہی گذارش کی تھی - اور آج شائد

میں اس کے اعادہ کا ارتکاب کر رہا ہوں ۔ اور اس کے اعادہ کے ارتکاب کے بغیر میں اپنی گذارشات کی وضاحت نہیں کرسکتا ہوں ۔ میں نے یہ گذارش کی تھی کہ اگر محکمہ مال کے عمال اپنے فرائض منصبی میں کوتاہی نہ کریں اور بر وقت صرف ایک ہی طریقہ کار پر عملدرآمد کریں اور نوٹس دینے کے بعد نادہند زمیندار کی فصل کو برداشت کر لیا جائے تو وہ اس قانون کے تحت ایک زمیندار کی ایک فصل ۔ اگر اس نے وہ زمین کسی مزارع کے سپرد کر دی ہے تو اس زمیندار کا حصہ اسقدر ہوگا کہ چار فصلوں کا مالیہ اس کی قیمت سے وصول ہوسکے ۔ کیونکہ ہم نے اس قانون میں یہ لکھا ہے کہ مالیہ کسی صورت میں بھی اصل منافع کے ۲۵ فیصد سے زیادہ نہ ہو گا ۔ اس لحاظ سے اگر اس سے زیادہ زمیندار پر ٹیکس عائد ہے یعنی ۲۵ فیصد تک بھی عائد ہے تو اسکی ایک فصل کی پیداوار چار فصلوں کے مالیے کے برابر ہونی چاہیئے اور اگر وہ خود کاشت کرتا ہو تو اسکی ایک فصل کم و بیش بارہ فصلوں کے مالیہ کی ادائیگی کے لئے مکتفی ہوگی اس لئے میں یہ اعتراض کر رہا ہوں کہ یہ اپنے عمال کو فرض شناسی سکھائیں ۔ مگر یہاں یہ اصرار کر رہے ہیں کہ وہ ان عمال کو فرض شناسی نہیں سکھائینگے بلکہ ان کو مزید جابر اور قہار بنائیں گے ۔ مگر حضور والا جابر و قہار بنانیکی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جبکہ اس صوبے کے عوام جن کے ذمہ مال گذاری واجب‌الادا ہو وہ مال گذاری ادا کرنے سے مستقل طور سے گریز کرتے رہتے ہوں تب ان عمال کو جابر و قہار بنانا چاہئے ۔ لیکن جب آپکے پاس ایسے وسائل موجود ہوں کہ اگر عمال فرض شناس ہو جائیں اور صرف اس شق پر عمل کرنا شروع کردیں اور اگر ایک زمیندار نے ایک مہینے یا دو مہینے تک واجب الادا مالیہ ادا نہیں کیا تو اسکی کھڑی فصل قرق کرکے نیلام کرائی جائے تو مالیہ بقایا رہ نہیں سکتا ۔ اس لئے جناب والا ۔ میں اپنے ان دوستوں کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ میں نے بہت سوچ سمجھ

کر یہ ترمیم پیش کی ہے کہ قید سے پہلے زمیندار کی فصل سے مالیہ وصول کرنے کی کوشش کی جائے اور فوری طور پر اس کی عزت پر ہاتھ نہ ڈالا جائے ۔ شخصی آزادی کے تقدس کو ایسے ذرائع سے پامال نہیں کرنا چاہئے اور اگر اس کی ungathered crop سے یا اسکی غیر برداشتہ فصل سے آپکا مالیہ پورا نہیں ہوتا ہے تو پھر بہرحال ان کے اپنے خیال کے مطابق ۔ میری اپنی رائے کے مطابق نہیں ۔ وہ اپنے کو حق بجانب سمجھیں گے کہ وہ کسی شخص کو جیل میں ڈالدیں ۔ اور اس صورت میں آپ کو مال گذاری وصول ہو سکے گی ۔ جناب والا ۔ یہ ایک ایسی بات ہے جسکو بار بار دھرانے سے میں اپنے دوستوں کو متاثر نہ کرسکوں گا ۔ لیکن یہ مسئلہ اسوقت اسقدر اہم ہے جسے نظر انداز میرے خیال کے مطابق نہیں کیا جا سکتا ۔ یہ سوچنے کا بنیادی فرق ہے کہ میں ایک شخص کی آزادی کو بہت قیمتی سمجھتا ہوں حتیٰ کہ میرے محترم دوستوں کی نظر میں وہ عزت اس قدر قیمتی نہیں ہے جس حد تک کھڑی ہوئی فصل ایک زمیندار کی ہو سکتی ہے ۔

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, you will see that as the new clause 86 is worded, the arrest will take place if 1½ months after the arrear is due. The opening lines of sub-clause (1) reads :

> "86. (1) If within fifteen days of the service of notice of demand under section 85 on a defaulter, the arrears of land revenue due from him, or any part thereof, remain unpaid, a Revenue Officer may issue a further notice to the defaulter requiring him to pay such amount, and if within thirty days of the service of such further notice, such amount or any part thereof still remains unpaid....."

So Sir, you know the Kharif dues generally fall due in the month of January and taking that as the due date if we count six weeks thereafter, then it is possible to lay hands on un-cut and ungathered crop of that season otherwise it is not possible as sufficient time has elapsed by that time. Therefore, this provision is necessary. Even otherwise this is a deterrent clause, and Sir, how many instances are there in West Pakistan where action has been resorted to under this clause. So it is only a deterrent clause. Any person who has any respect for himself will be able to liquidate the arrears on account of this. Actually there are no instances in the history of this Province where frequent resort has been made to this. In the last hundred years it has existed without actually victimising anybody. We do respect liberties of the people. It is necessary in view of the fact that arrears otherwis e are not collected.

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) - چونکہ خواجہ صاحب اپنے دل میں انصاف رکھتے ہیں اس لئے میں وارنٹ کی عبارت انکے سامنے پڑھکر سناتا ہوں تا کہ انکو علم ہو جائے کہ کتنی سہولت ان کو دی گئی ہے وارنٹ گرفتاری زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ معاملہ زمین پنجاب مصدرہ ۱۸۸۷ء مجوزہ فقرہ ۱۶ سٹینڈنگ آرڈر نمبر ۲۹ ، بقایا معاملہ حسب تفصیل مندرجہ حاشیہ باقی دار ہے ۔ اسلئے آپکو حکم دیا جاتا ہے کہ باقی دار مذکور کو گرفتار کر کے بہ سہولیت جسقدر جلد ممکن ہو ہمارے روبرو حاضر کریں ۔ مگر یہ شرط ہے کہ باقی دار مذکور مبلغ اتنے روپے کی رقم ۔ مبلغ روپیہ بابت خرچہ تعمیل حکمنامہ ھذا بلا توقف غیر ضروری پیش کرے اور بذات خود رقم مذکور لیکر آپکے ساتھ تحصیل کو آئے ۔ یا اسے آپکے ساتھ اپنے کارندے یا ملازم کے ساتھ بھیجے ۔ تو گرفتاری ملتوی رکھی جائے گی ۔ نیز آپکو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ یہ وارنٹ تاریخ فلاں ماہ اور فلاں سنہء کو اس سے پہلے معہ ایسی تحریر ظہری کے واپس کر دی ۔ جس میں وارنٹ کی تعمیل تاریخ و طریق یا وجہ عدم تعمیل درج ہو ۔ یہ ہے جناب والا ۔ یہ وارنٹ جس کے اندر اتنی سہولتیں درج کی گئیں ہیں ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to vote. The question is :

> That in the amendment given notice of by Minister for Law, appearing at serial No. 4, in the 1st Supplement to 3rd Revised List No. I, the full-stop appearing at the end of the proposed para. (*b*) of sub-clause (8) of clause 86, be replaced by a colon and add the following proviso thereafter, namely :—
>
> "Provided that no warrant for the arrest of the defaulter shall be issued unless the process specified in clause (*c*) of section 84 has first been taken against the land-owner."

The motion was lost.

مسٹر سپیکر - اخوند صاحب یہ ذرا ملاحظہ فرمائیے گا ۔ سب کلاز (۸)

> (8) Any defaulter, who, under sub-section (3) is being kept under personal restraint, or under sub-section (5) is being confined in the Civil Jail, shall forthwith be set at liberty—

قرق کئے بغیر وہ اس دفعہ کے تحت کسی باقی دار کو سول جیل میں بھیج سکتے ھیں ۔ میں سمجھتا ھوں کہ وہ تمام خدشات جو ھماری جانب سے پیش کئے گئے تھے حکومت نے ان کا ازالہ کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ محکمہ مال کے افسران کو ایسے اختیارات غیر ضروری طور پر دینے کا فیصلہ کیا ھے ۔ جناب سپیکر ۔ ایک طرف تو محکمہ مال کے افسران کے پاس انتہائی وسیع اختیارات موجود ھیں ۔ میں نے اپنی ترمیم میں جو اس دفعہ سے متعلق دیئے جانے کا نوٹس دیا تھا اس میں یہ مطالبہ کیا تھا کہ محکمہ مال کا کوئی افسر کسی باقی دار کو مالیہ ادا نہ کرنے کے جرم میں ایک بار سے زائد سول جیل میں نہ بھیج سکے ۔ مجھے افسوس ھے کہ موجودہ ترمیم شدہ دفعہ جس حالت میں بھی اس وقت ھمارے سامنے پیش ھے اس میں کلکٹر کو یہ اختیار دیا ھے کہ ایک شخص کو اگر ایک بار ۳۰ دن کے لئے سول جیل میں بھیجا گیا ھے تو اسی شخص کو چند دن کے بعد اسی جرم کے تحت سول جیل میں بھیج سکتا ھے ۔ میرے نزدیک یہ بہت زیادہ وسیع اختیارات ھیں ۔

جناب سپیکر ۔ میرا دوسرا اعتراض یہ ھے کہ جہاں حکومت نے از راہ نوازش خواتین ۔ نا بالغ بچوں اور ان لوگوں کو جو پاگل قرار دیئے جائیں اس دفعہ کے استعمال سے مستثنیٰ قرار دیا ھے میرا یہ مطالبہ تھا کہ آپ ۵۰ سال سے زائد عمر کے افراد کو بھی مستثنیٰ قرار دیں ۔

Mr. Speaker: Was there any amendment to that effect?

مسٹر حمزہ ۔ Yes, Sir. ۔ وہ یہاں پیش نہیں ھو سکی اس کا نمبر شمار ۲۳ ھے ۔

جناب سپیکر ۔ میں ۵۰ سال سے زائد عمر کے افراد کے لئے آپ سے مالیہ کی معافی کا مطالبہ نہیں کرتا لیکن جہاں آپ نے خواتین سے رعایت کرنی ھے ۔ آپ نے نابالغ بچوں کو رعایت دینی ھے ۔ اسلام میں زیادہ عمر والے انسان کو یا کسی سوسائٹی میں بڑی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ھے ۔ اگر آپ یہ رعایت خواتین اور نابالغ بچوں کو دینے کے لئے تیار

ھیں تو میرے خیال میں عمر کی زیادتی کی وجہ سے ایک آدمی جس کو ھم اتنی عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے ھیں جب اس سے کوئی جرم سرزد نہ ھو محض وہ اپنی کسی مجبوری کی بناء پر مالیہ جس کا مطالبہ کیا گیا ھے بروقت ادا نہ کرسکے آپ اس کوکم از کم جیل میں نہ بھیجیں ۔ آپ کے پاس مالیہ وصول کرنے کے اور بھی بہت سے اختیارات ھیں ۔ آپ کے پاس اور ذرائع بھی موجود ھیں اگر آپ نوجوانوں کو بخشنے کے لئے تیار نہیں تو کم از کم بوڑھوں پر تو رحم فرمائیں ۔

جناب سپیکر ۔ اس کے ساتھ ساتھ اس دفعہ کے متعلق میرا بڑا اعتراض یہ ھے میں نے مطالبہ کیا تھا کہ وہ افراد جن کو آپ سول جیل میں باقی دار ھونے کی حیثیت سے بھیجتے ھیں حکومت کی ذمہ داری ھونی چاھئے کہ وہ ان کے کھانے کے لئے روٹی اور پہننے کے لئے کپڑے کا بندوبست کرے . . . .

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب وہ ترمیم جو اس وقت ایوان کے سامنے پیش نہیں ھے اس کا ذکر نہ فرمائیں ۔ آپ اس کلاز کے متعلق فرمائیں کہ اس کو اپنانا ھے یا نہیں اپنانا ھے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں یہ بتانا چاھتا ھوں کہ اس میں یہ نقائص ھیں یا اس میں یہ خامیاں ھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ خامیوں کے متعلق آپ ترمیم دے سکتے تھے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں نے ترمیم تو نہیں دی ھے لیکن مجموعی طور پر اس ترمیم پر بحث کی جا رھی ھے ۔ مجھے حق حاصل ھے کہ اس میں جو خامیاں ھیں ان کی نشاندھی کروں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو اصول ھے اس کی مخالفت کرنی چاھئے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں اصول کی مخالفت کر رھا ھوں ۔ جناب سپیکر یہ کسی شخص کو سول جیل میں بھیج دیتے ھیں لیکن یہ اس کو کھانے اور خوراک مہیا کرنے کے لئے تیار نہیں ھیں اس لئے میں اس کی شدید

Relief Act, 1879 کی دفعہ اکیس سے ہے ۔ میں اس سے صرف چار سطریں quote کروں گا :۔

> Section 21 provides that "no agriculturist shall be arrested or imprisoned in execution of a decree for money". The Hari is given special protection against imprisonment even in the execution of decree for money passed by a court of law; a protection not enjoyed at all, but the Committee's recommendation proposes imprisonment for him even for the mere act of absconding without discharging his debt, a stage where no liability stands against him."

جناب والا ۔ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ اس ایکٹ کے تحت سندھ میں یہ دفعات موجود ہیں کہ کسی کو کسی قرضہ کے لئے جیل میں نہیں بھیجا جا سکتا ۔ جناب والا ۔ سول پروسیجر کوڈ ۱۹۰۸ کی دفعات کا ذکر میں کل کر چکا ہوں ۔ آپ یہاں موجود نہیں تھے ۔ آپ نے اخبارات میں دیکھا ہوگا ۔ Punjab Relief of Indebtedness Act کا بھی کل ذکر کر چکا ہوں ۔ Punjab Debtors Protection Act جو قانون مالیہ کے بعد اس ایوان کی ہسٹری کا دوسرا طویل ترین ایکٹ تھا اس کا بھی میں کل ذکر کر چکا ہوں ۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے انتہائی ڈھٹائی سے بہت سی ایسی دفعات codify کر دی ہیں اور ہمارے سامنے پیش کی ہیں جو مجموعی طور پر نہایت ظالمانہ ہیں ۔ ہم انہیں کیسے برداشت کر لیں ۔ جناب والا ۔ آج یہاں صدارتی نظام حکومت ہے ۔ آج جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنے کے لئے حوصلے اور جرأت کی ضرورت ہے ۔

Mr. Speaker : The Member may please be relevant.

ملک محمد اختر ۔ میں اس unholy clause کا بوجھ اپنے سر پر لینے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ یہ defaulters جو ہوں گے calamities کی صورت میں یا distress کی صورت میں جب کوئی ناگہانی مصیبت ان پر آ جائے تو انہوں نے ان پر کئی ایسی provisions لگائی ہیں جن سے مجھے اتفاق نہیں ۔ یہ جو general arrest کی powers ہیں یہ دور غلامی کی یادگار ہیں ۔ یہ غلامی کے عہد کی زنجیریں ہیں اور ان زنجیروں کی کڑیاں ہیں ۔

Mr. Speaker : The Member is not relevant.

Malik Muhammad Akhtar : Then I resume my seat Sir.

مسٹر حمزہ (لائلپور ۔ ٦) ۔ جناب سپیکر ۔ جناب وزیر قانون صاحب کی یہ ترمیم بعض لحاظ سے سابقہ دفعہ سے بہتر ہے ۔ لیکن اس سے وہ خدشات جو کہ عام آبادی کی طرف سے اس قسم کے قانون کے بارہ میں کئے جاتے ہیں ان کا ازالہ یا خاتمہ نہیں ہوتا ۔ میرے نزدیک اگر محکمہ مال کے افسران اپنے فرائض بر وقت اور تن دہی اور نیک نیتی سے سر انجام دیں تو اس دفعہ کے استعمال کی ضرورت ہی پیش نہیں آ سکتی ۔ میں آپ کے سامنے ڈارلنگ رپورٹ کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں ۔ انہوں نے اس میں بتایا ہے کہ مالیہ کل پیداوار کا کتنا حصہ ہوتا ہے ۔ وہ فرماتے ہیں :۔

> "For the three years, land revenue amounted on the average to only 6.7 per cent of the gross value of the agricultural produce of the province as estimated by the Director of Land Records. His estimate, however, includes nothing on account of timber, tea, fruits, vegetable, chillies. The amount on account of profit of stock-breeding with ninety million animals in the province must be very considerable."

جناب سپیکر ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ہمارے محکمہ مال کے افسران مالیہ بر وقت اور تن دہی سے وصول کرنا چاہیں تو انہیں ان اختیارات کے استعمال کی قطعاً ضرورت پیش نہیں آ سکتی ۔ اس لئے میں اس دفعہ کے اس مسودہ قانون میں رکھے جانے کے خلاف ہوں ۔ جناب خواجہ محمد صفدر صاحب نے ایک ترمیم پیش کر کے حکومت سے یہ ضمانت حاصل کرنے کی کوشش کی تھی کہ باقی دار کو گرفتار کرنے سے پہلے اس کی منقولہ جائیداد یا کھڑی فصل پر قبضہ کیا جائے یا اسے قرق کر لیا جائے اور شخصی آزادی کو جو ایک مقدس چیز ہے مجروح نہ کیا جائے یا کسی شخص کو اس سے محروم نہ کیا جائے ۔ لیکن حکومت یہ ضمانت دینے کے لئے تیار نہیں ہے ۔ بلکہ انہوں نے محکمہ مال کے افسران کو یہ اختیار دیا ہے کہ کسی شخص کی کھڑی فصل کو

Minister of Law : Therefore, he must give some substantial security. Some one else may stand surety for him and may give in security his property for the purpose of recovery of arrears.

Mr. Speaker : Any person can stand surety for him.

Minister of Law : Provided he has got property. Provided he is solvent.

Mr. Speaker : Yes, quite right.

"surety" to the satisfaction of the Revenue Officer.

> "On the defaulter furnishing to the Revenue Officer ordering his arrest, or the Collector.....'surety'.....to the satisfaction of the Revenue Officer".

Minister of Law : 'Security' is much better. Surety may be any body, whether having property or not having property, and he could stand surety. But that is not the intention.

Mr. Speaker : Would that not be clear ? As you like. Anyhow the intention should be clear.

Minister of Law : 'Security' is better.

Mr. Speaker : Alright. And "set at liberty" is also better ?

Minister of Law : It is alright.

Mr. Speaker : The question is :.....

Malik Muhammad Akhtar : Opposed.

Mr. Speaker : The Member wants to oppose the substituted clause 86.

ملک محمد اختر (لاہور ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے آج اس صوبے کے ان بد نصیب عوام کی نمائندگی اس ہاؤس میں کرنی ہے ۔ ان ان پڑھ اور جاہل عوام کی جن کی شنوائی نہ تو دیوانی عدالتوں میں اور نہ سرکاری حکام کے پاس ہوگی ۔ جناب سپیکر ۔ دفعہ ۸۶ میں یہ قرار دیا گیا ہے اور مغربی پاکستان حکومت کا یہ دعویٰ باطل ہو کر رہ جاتا ہے کہ نئے ترمیم شدہ قوانین سے ہم سابقہ سندھ کو سہولتیں دے رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر قانون نے بورڈ آف ریوینیو کا ایک چربہ یا ایک نقل پرانے قوانین کی اس میں شامل کر دی ہے ۔ اس میں بڑی تگ و دو کے بعد حکمران پارٹی نے ایک باہمی رضامندی سے ایک فارمولا کلاز ۸۶ کی صورت میں پیش کیا ہے جس کا ہیڈنگ arrest and detention of defaulters ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اس میں قرار دیا گیا ہے کہ اگر ۱۵ دن کے بعد جب تصوروار

کو نوٹس دیا جائے اور وہ مقررہ میعاد میں ادائیگی نہ کرے تو ریونیو افسر اس کو ۱۰ دن کے لئے جیل بھیجے گا اور پھر کلکٹر کے پاس پیش کرے گا جو اس کو ۳۰ دن کے لئے سول جیل میں رکھے گا ۔ اس میں اس جگہ نہایت کرم نوازی فرماتے ہوئے یہ کہا ہے کہ ایک عورت یا پاگل آدمی یا Idiot ۔ لیکن جناب میں یہاں Idiot کی ڈیفینیشن سمجھ نہیں سکا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بورڈ آف ریونیو کے ارکان جنہوں نے اس کو بنایا ہے ان پر اس Idiot کے لفظ کا اطلاق ہوتا ہے ۔

Mr. Speaker : No, no this is unparliamentary.

Malik Muhammad Akhtar : I withdraw it.

جناب والا ۔ لیکن میں جو کہنے والا تھا وہ مجھے واضح کر لینے دیجئے ۔ انہیں چاہئے تھا کہ یہ Idiot کے لفظ کو define کر دیتے ۔ جناب والا ۔ کل کو میں حکومت کو join کر لیتا ہوں اور میرے ذمے دو کروڑ کے واجبات ہیں تو یہ مجھے Idiot قرار دے کر مستثنیٰ قرار دے سکتے ہیں ۔

جناب والا ۔ میں اگرچہ یہ تھرڈ ریڈنگ پر کہنا چاہتا تھا ۔ یہ ویسٹ پاکستان لینڈ ریونیو ایکٹ نہیں یہ ویسٹ پاکستان الیکشن ایکٹ ہے ۔ یہ صدارتی نظام کو توسیع دینے کے لئے ہے اور جو بھی حکومت کا امیدوار ہو اسے منتخب کرانے کے لئے یہ masses کے خلاف ایک خوفناک ہتھیار ہے ۔ یہ ان کے جذبات کو suppress کرنے کے لئے ہے ۔ اگر اسمبلیوں کے ڈائرکٹ الیکشن کر دئیے جائیں ۔ پریذیڈنٹ کے تو یہ کبھی ڈائریکٹ الیکشن نہیں کریں گے ۔ تو یہ محکمہ مال کی گرفت ہوگی عوام پر ۔ جناب سپیکر ۔ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے قانون کو بہتر کر دیا ہے ۔ آگے جا کر انہوں نے ایک رعایت بھی دی ہے ۔ میں چند جملوں میں اس پر تبصرہ کرنا چاہتا ہوں ۔ جب ایک باقی دار اپنی ادائیگی کرے گا تو اسے چھوڑ دیا جائے گا ۔ سندھ میں جو موجودہ قوانین ہیں مجھے ان کا صرف ایک حوالہ دینا ہے ۔ جناب والا ۔ میری مراد Dekkhan Agriculturists

set at liberty ۔ مناسب لفظ نہیں ہوگا released کی بجائے set at liberty
اس کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو قید ہو ۔
اور پیراگراف (بی)

(*b*) on the defaulter furnishing to the Revenue Officer ordering his arrest, or the Collector, security to the satisfaction of the Revenue Officer.

یہ personal security ہوگی اس کی surety نہیں ہوگی ۔

Minister of Law : Which one ? "(8) (*b*) on the defaulter furnishing to the Revenue Officer ordering his arrest, or the Collector, security to the satisfaction of the Revenue Officer....."

مسٹر سپیکر ۔ یہ "personal security" ہوگی اس کی ۔
یا کچھ اور ہے This is the intention

Minister of Law : He will furnish security (*interruptions*). He may get some one who stands surety for him.

Mr. Speaker : That would be surety. Security means personal security.

Minister of Law : May be even his bond.....

Mr. Speaker : He may accept even his personal bond and the Revenue Officer cannot insist on furnishing the sureties in view of this provision.

Minister of Law : Yes Sir, "as the case may be, for the payment of the arrears due from him". "Security to the satisfaction of the Revenue Officer or the Collector, as the case may be," because the restraint is before two different officers. For ten days it is the Revenue Officer, for thirty days it is the Collector.

Mr. Speaker : Even before the Revenue Officer or before the Collector if the defaulter furnishes the personal security to the satisfaction of that Officer then he would be released. That is your intention.

Minister of Law : Yes Sir. (*interruptions*)

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب آپ نے کہا ہے ؟

"(*b*) On the defaulter furnishing to the Revenue Officer ordering his arrest, or the Collector, security to the satisfaction of the Revenue Officer or the Collector, as the case may be, for the payment of the arrears due from him."

security سے یہ بھی interpret ہو سکتا ہے ۔

Security means personal security from that person. That is what I understand.

Minister of Revenue : Security means 'zamanat'.

مسٹر سپیکر ۔ surety میں یہ ہوگا کہ وہ اس کی ضمانت دے گا ۔

وزیر مال ۔ surety کا مطلب یہ ہے جو کسی کی ضمانت دے ۔
"Surety" سے مطلب ہے ''ضمانت دھندہ'' ۔

Surety is applicable to the man. Security means 'zamanat'. Somebody else will stand 'zamanat' for him.

Mr. Speaker :

> "(*b*) On the defaulter furnishing to the Revenue Officer ordering his arrest, or the Collector, security to the satisfaction of the Revenue Officer....."

(Interruptions)

The Minister means to say that security includes surety.

Minister of Revenue : No Sir. These are two different things. Surety is 'zamin' and security is 'zamanat'. He will give security *i.e.* 'zamanat' Surety applies to the 'zamin' the man who stands surety.

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب مجھے اتنا معلوم ہے کہ جب ایک درخواست ضمانت پیش کی جاتی ہے تو اس میں یہ ہوتا ہے کہ اتنے کا مچلکہ ذاتی اور دوسرے یہ کہ جو ضامن ہوتا ہے وہ اس کو سٹینڈ کرتا ہے personal surety along with two sureties ۔

وزیر مال ۔ میں سیکورٹی کی بات کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کو بے شک بتلا چکے ہیں لیکن سیکورٹی سے پرسنل سیکورٹی کہیں نہ لے لی جائے یا یہ سمجھ لیا جائے کہ یہ پرسنل سیکورٹی ہے ۔

وزیر مال ۔ نہیں ایسا نہیں ہے ۔

Mr. Speaker :

> "(*b*) On the defaulter furnishing to the Revenue Officer ordering his arrest, or the Collector, security to the satisfaction of the Revenue Officer....."

Minister of Law : It is qualified further. "security to the satisfaction of the Revenue Officer....." It will be to the satisfaction of the Revenue Officer. Certainly he is not going to accept the same man as security for himself because he is already a defaulter.

Mr. Speaker : Yes.

مخالفت کرتا ہوں ۔ آپ کو ذاتی طور پر علم ہو گا کہ بیشتر اوقات جس شخص سے مالیہ وصول کیا جانا ہوتا ہے اگر وہ با رسوخ ہے تو محکمہ مال کے افسران اس سے مل جاتے ہیں لیکن ایسی مثالیں بھی دیکھنے میں آئی ہیں کہ جس شخص سے آپ مالیہ وصول کرنا چاہتے ہیں وہ نادار ہے ۔ غریب ہے اس کو تحصیلدار پکڑ کر سول جیل میں بند کر دیتا ہے ۔ کیا اس وقت محکمہ مال کی ذمہ داری نہیں کہ اس کے لئے کھانے کا بندوبست کرے ۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ بعض اوقات وہ شخص جو سول جیل میں بند ہوتا ہے وہ قریب سے گذرنے والے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے اور ان سے روٹی مانگتا ہے ۔ اگر وہ کھاتا پیتا ہو گا اس کے عزیز و اقارب اس کی جگہ مالیہ ادا کر دیں گے ۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس قسم کے حالات پیدا ہو سکتے ہیں اس قسم کے بدقسمت انسان بھی اس ملک میں موجود ہیں جو وسائل نہ ہونے کی وجہ سے مالیہ ادا نہیں کر سکتے اور ان کو سول جیل میں بھیج دیا جاتا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ ان حالات میں حکومت کا یہ فرض ہے کہ ایسے افراد کو جو بہت نادار اور غریب ہوں جن کے عزیز یا دوست اس کو خوراک مہیا نہ کر سکیں یا کریں حکومت کو یہ ذمہ داری اٹھانی چاہئے کہ ان کو خوراک مہیا کرے اور سردیوں کے موسم میں ان کو اوڑھنے کے لئے کپڑے مہیا کرے ۔ یہ مسودہ قانون جس شکل میں بھی اس وقت ایوان کے سامنے پیش ہے اس سے وہ افسران جو اپنے فرائض ٹھیک طریقہ سے سر انجام نہیں دے رہے ان کو سزا دینے کے لئے تیار نہیں ۔ اگر آپ نے سزا دینی ہے تو ان افراد کو جو غریب ہیں جن کو خوراک بھی مہیا نہیں کی جاتی ۔ یہ آپ کا اخلاقی فرض بھی ہے ۔ یہ آپ کا انسانی فرض بھی ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا فرض ہے کہ ایک ایسا شخص جس کو باہر سے خوراک مہیا نہیں کی جاتی آپ اس کو خوراک مہیا کرنے کی ذمہ داری لیں ۔ موجودہ حالت میں اس دفعہ کو ایک

ظالمانہ دفعہ سمجھتا ہوں یہ کسی مہذب ملک یا اس دور میں جس میں سے یہ دنیا گذر رہی ہے ہماری قوم اور ہمارے ملک پر ایک کلنک کا ٹیکہ ہے ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب سپیکر ۔ قید کی سزا کی تجویز جو یہاں پیش ہے یہ لینڈ ریونیو کے بارے میں حکومت برطانیہ نے اپنے زمانہ میں قائم کی تھی وہ چاہتے تھے کہ ہم سے جس طریقے سے اور جس طرح ہو سکے روپیہ بٹوریں اور یہاں سے لے جا کر اپنے ملک کی بہتری کے لئے اس کو استعمال کریں ۔ لیکن جیسا کہ ہمارا خیال ہے کہ ہمیں ایک ویلفیر سٹیٹ بنانی چاہئے ۔ ویلفئر سٹیٹ بنانے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہم عوام کی عزت و آبرو اور ان کی آزادی کو پائمال کریں ۔ ویلفیئر سٹیٹ بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ عوام کے جو بنیادی حقوق ہیں ۔ عوام کی جو ضروریات ہیں ان کو پورا کریں ۔ عوام کی بد حالی کو دور کریں ۔ عوام کی شخصیتوں کو بلند کریں اور ان کی عزت و آبرو کا تحفظ کریں ۔ جناب سپیکر ۔ یہاں پر سب سے پہلے جس چیز کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے وہ عوام کی عزت و آبرو ہے ۔ ان کی آزادی کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے ۔ ان کی شخصیتوں کو پائمال کیا جا رہا ہے ۔ وہ زمانہ چلا گیا جب آزادی کے لئے کسی کو گرفتار کرلیتے تھے تو جب وہ جیل سے باہر آتے تھے تو ان کے گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالتے تھے ۔ جو ٹیکس کا روپیہ نہ دے اس کی عزت و آبرو اس کے دوستوں اور اس کے عزیز و اقارب میں کیا رہتی ہے ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس کے ذمہ مالیہ لگا دیا ہے وہ ایک غریب اور نادار کاشتکار ہے یا وہ کسی ناگہانی آفت کی وجہ سے یا کسی مصیبت کی وجہ سے نقد مالیہ نہیں دے سکتا ۔ کیا یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی فصل یا منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد یا اراضی کو منتقل کر دے یا فروخت کر دے ۔ خواجہ محمد صفدر صاحب نے بتایا ہے کہ ایک شخص کی

اراضی پر جو فصل ہے اس سے روپیہ وصول کر سکتے ہیں ۔ اس کو گرفتار کر سکتے ہیں اگر اس کے بعد بھی وصول نہ ہو سکے تو اس کی اراضی کو منتقل کر دیا جائے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اس کی اراضی کو فروخت کر دیا جائے یہ چیز سب سے آخر میں ہونی چاہئے ۔ انسان کی آزادی کو آپ سلب کر لیتے ہیں ۔ میرے خیال میں اس سے بڑھ کر غلط قانون بنایا ہی نہیں جا سکتا ۔ ان کو اپنے عوام کے لئے ایسا قانون نہیں بنانا چاہئے ۔ ہاں اگر کسی نے کسی دوسرے ملک کو فتح کیا ہو تو وہ مفتوح لوگوں کو ذلیل کرنے کے لئے ایسا قانون بنا سکتا ہے اور ان کو کہہ بھی سکتا ہے یہ ہمارا حصہ ہے ہم مالک ہیں تم اتنا حصہ ادا کر دو ۔ سکھوں کے وقت میں جناب والا ۔ جب کسی سردار نے یا کسی دوسرے آدمی نے کسی سے دشمنی لینی ہو یا عداوت کا بدلہ لینا ہوتا تھا تو اس کے نام کچھ زمین منتقل کر دیتے تھے تا کہ جب وہ مالیہ ادا نہ کر سکے گا تو اس کو قید و بند کی سختیوں میں جکڑ کر ذلیل کیا جا سکے ۔ اسے بیڑیوں میں رکھا جائے گا مگر یہ حکومت جس کا نظریہ ہی ملک کو welfare state بنانا ہے وہ اس قدر رجعت پسندانہ قانون کیسے بنا سکتی ہے ۔

پھر جناب والا ۔ 1½ ماہ کا عرصہ دیا گیا ہے اگر اس 1½ مہینے کے بعد بھی کوئی شخص مالیہ کا نقد روپیہ ادا نہ کر سکے تو مال کے اہلکار اسے ڈرا دھمکا کر بطور رشوت اس کا رہا سہا روپیہ بھی بٹور لیتے ہیں تو وہ 1½ مہینے میں کس طرح نقد مالیہ ادا کر سکے گا ۔

پھر جناب والا ہمارے ان پڑھ کاشتکار کو تو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے نام اصل میں کتنی اراضی پٹواری نے لکھ دی ہے اور کتنا اس سے مالیہ واجب الوصول بنا دیا اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ سیاسی دباؤ کی وجہ سے اس کو نا دہندگان کی فہرست میں شامل کر لیا گیا ہو اور یوں ناحق اس کا مال و جائیداد قرق کر لی جائے اس کی

movable property بھی قرق کی جائے immovable property بھی نیلام یا فروخت کر دی جائے یا اس کی زمین کا غلط طور پر انتقال کر دیا جائے اس لئے جناب والا میں عرض کروں گا کہ اس قانون میں اور خاص کر اس کلاز میں بہت سے flaws ہیں اور اس کے پاس ہو جانے کے جلد بعد ان constitutional flaws کی بناء پر ممکن ہے ہائی کورٹ میں اس قانون کو چیلنج کر دیا جائے۔

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان) ۔ جناب والا ۔ یہ بات بار بار دہرائی جا رہی ہے اس لئے مجھے ان کا یہ شبہ رفع کر لینے دیجئے ۔ خواجہ محمد صفدرصاحب نے بھی اس شک کا اظہار فرمایا تھا کہ ایک دفعہ فصل قرق کر لینے سے اس کا مالیہ چار سال کا بھی وصول ہو سکے گا مگر ان کو خیال نہیں رہا کہ صرف اس کا مالیہ ہی نہیں بلکہ انکم ٹیکس بھی واجب الادا ہو سکتا ہے اور پھر annual property tax کا بقایا بھی ہو سکتا ہے اور اس طرح بڑی بڑی رقوم کا arrears ہو تو وہ ایک دو فصل قرق کر لینے سے پورا نہیں ہو سکتا جیسا کہ خواجہ صاحب نے فرمایا تھا مگر میں ان کا شک رفع کرنے کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ انکم ٹیکس کا بقایا اور annual property tax کا بقایا بھی ہو سکتا ہے جو کہ ایک فصل قرق کر لینے سے پورا نہیں ہو سکتا اس بات کا علم شاید خواجہ صاحب کو نہیں تھا اس لئے میں نے ازالۂ شک کے لئے یہ گذارش کر دی ہے ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to vote. The question is :

That for clause 86 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

Arrest and detention of defaulter.

"86. (1) If within fifteen days of the service of notice of demand under section 85 on a defaulter, the arrears of land revenue due from him, or any part thereof, remain unpaid, a Revenue Officer may issue a further notice to the defaulter requiring him to pay such amount, and if within thirty days of the service of such further notice, such amount or any part thereof still remains unpaid, the Revenue Officer may issue a warrant directing an officer named therein to arrest the defaulter and bring him befoe the Revenue Officer.

(2) The further notice referred to in [sub-section (1) shall be served in the manner provided in sub-sections (1), (2) and (3) of section 24, and a copy thereof shall, wherever practicable, be also forwarded by registered post to the defaulter.

(3) When the defaulter is brought before the Revenue Officer, the Revenue Officer may cause him to be taken before the Collector, or may keep him under personal restraint for a period not exceeding ten days, and then, if the arrear is still unpaid, cause him to be taken before the Collector.

(4) Where the Revenue Officer keeping a defaulter under personal restraint is an Assistant Collector of the second grade, he shall without delay report his action to the Collector, if the period of such restraint exceeds twenty-four hours.

(5) When the defaulter is brought before the Collector, the Collector may issue an order to the officer in charge of the Civil Jail of the District, directing him to confine the defaulter in jail for such period, not exceeding one month from the date of the order, as the Collector thinks fit.

(6) The process of arrest and detention shall not be executed against a defaulter who is a female, a minor, a lunatic or an idiot.

(7) A warrant of arrest issued against a defaulter under sub-section (1) shall not be executed, if the arrears due from him are paid or the defaulter furnishes security in the manner provided in clause (*b*) of sub-section (8).

(8) Any defaulter, who, under sub-section (3) is being kept under personal restraint, or under sub-section (5) is being confined in the Civil Jail, shall forthwith be set at liberty :—

(a) on the arrears due from such defaulter being paid; or

(b) on the defaulter furnishing to the Revenue Officer ordering his arrest, or the Collecter, security to the satisfaction of the Revenue Officer or the Collector, as the case may be, for the payment of the arrears due from him."

The motion was carried.

Mr. Speaker : I will now put the clause. The question is :

That clause 86 as substituted, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 87

Mr. Speaker : Clause 87; first amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Minister for Law: Sir, will it not be possible to check this amendment? I have also given notice of that.

Mr. Speaker : That is a similar amendment given notice of by Malik Muhammad Akhtar and that was tabled much before the Minister tabled it. Yes Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

> That clause 87 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

> That clause 87 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

Minister for Revenue : Not opposed.

Mr. Speaker : The amendment is not opposed; it is carried and clause 87 stands deleted.

CLAUSE 88

Mr. Speaker : Clause 88, the first amendment would be moved by :

Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani,

Chaudhri Muhammad Idrees,

Sardar Manzoor Ahmed Khan Qaisrani,

Syed Makhdum Nasir-ud-Din Shah,

Mr. Muhammad Akbar Khan Kanju,

Makhdum Syed Muhammad Rehmat Hussain Gilani,

Mian Muhammad Hayat Kaiyar,

Mian Khan Muhammad Kalyar,

Not moved.

Yes the Minister for Law may please move his amendment.

Minister for Law : Sir, I beg to move :

> That clause 88 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

> That clause 88 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

Minister for Revenue : Not opposed.

Mr. Speaker : There is no opposition; the clause stands deleted.

CLAUSE 89

Mr. Speaker : Clause 89; first amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for clause 89 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"89. (1) At any time after an arrear of land revenue has accrued in case of a holding area of which is more than twenty-five acres uncut or ungather crop of the defaulter may be distrained and sold by order of Revenue Officer.

(2) In other cases when an arrear of land revenue accrued the movable property of the defaulter other than that as exempted from attachment under the provisions of any law for the time being in force may be distrained and sold by order of a Revenue Officer.

(3) The distress and sale shall be conducted as nearly as may be in accordance with the law for the time being in force for the attachment and sale of the movable property under the decree of a Revenue Court."

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for clause 89 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"89. (1) At any time after an arrear of land revenue has accrued in case of a holding area of which is more than twenty-five acres uncut or ungather crop of the defaulter may be distrained and sold by order of Revenue Officer.

(2) In other cases when an arrear of land revenue accrued the movable property of the defaulter other than that as exempted from attachment under the provisions of any law for the time being in force may be distrained and sold by order of a Revenue Officer.

(3) The distress and sale shall be conducted as nearly as may be in accordance with the law for the time being in force for the attachment and sale of the movable property under the decree of a Revenue Court."

Minister of Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور-۲) - جناب سپیکر - میں نے دفعہ نمبر ۸۹ کو جس ترمیم کے ذریعے تبدیل کرنے کی کوشش کی ہے - اس مجوزہ ترامیم کی روح یہ ہے کہ وہ holding جو کہ پچیس ایکڑ سے کم ہوں - اگر ان کے مالک پر مالیہ کے واجبات کی ادائیگی کے سلسلے میں کوئی بقایاجات ہوں - تو ان کی ان کٹی اور ungathered فصلات کو restrain نہ کیا

جائے بلکہ پچیس ایکڑ سے زیادہ holdings کی صورت میں ہی فصلات کو قرق کیا جائے۔ اسکے بعد میں نے دفعہ نمبر ۲ میں یہ عرض کیا ہے کہ اگر کسی مالک کی holding پچیس ایکڑ سے زائد ہو اور وہ مالک مالیہ کے واجبات کی ادائیگی کے سلسلے میں ناقیدار یا نادھند ہو جائے۔ تو اس نادھند کی منقولہ جائیداد کو بھی قرقی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ جس طرح کہ دیگر قوانین میں بعض حالات کے تحت اسکو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ میری پہلی ترمیم تو بالکل واضح ہے کہ میں پچیس ایکڑ سے کم رقبے کے مالک کو اور چھوٹے زمینداروں کو مستثنیٰ کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی فصلات کی قرقی کسی حالت میں بھی نہ کی جائے اور پچیس ایکڑ سے زائد رقبے کے مالکان کو میں وہ استثنیٰ دلوانا چاہتا ہوں جو کہ Relief of Indebtedness Act اور Punjab Debtors Protection Act کی دفعات کے تحت ان کو حاصل ہیں اور جو quotation میں نے ابھی دی تھی۔ اسکے تحت ان لوگوں کو جو استثنیٰ حاصل ہے۔ میں وہ ان لوگوں کو دلوانا چاہتا ہوں۔ میں اپنے دلائل کو مزید زور دار بنانے کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ایک judgement debtor کو وہ استثنیٰ حاصل ہے کہ ایک حد تک اسکی منقولہ جائیداد قرق نہیں ہو سکتی۔ مثلاً اسکی چارپائی اور بستر اسکے ذاتی استعمال کے زیورات۔ اسکا آبائی مکان جب ایک دیوانی عدالت فیصلہ کر کے اسکو قرقی سے immune کر دیتی ہے تو پھر بیچاری دیہاتی آبادی کے ساتھ یہ زیادتی کیا صرف اس لئے روا رکھی جا رہی ہے کہ وہ بے زبان ہے۔ ان پڑھ ہے اور اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے لڑنا نہیں جانتا۔ یہ ہمارے کاشتکاروں کو دعوت دے رہے ہیں کہ وہ اس حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کریں۔ محترم میجر اسلم جان صاحب نے بار بار آئین کی دفعات کا ذکر کیا ہے اور میں بھی مجبوراً یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تمام کی تمام سہولتیں جو شہری آبادی کو دی ہیں۔ اور جہانتک عام لین دین یا عام کاروبار کی صورت

میں رقم کی لین دین کا تعلق ہے ۔ یقیناً اس میں دیہاتی آبادی بھی شامل ہے ۔ لیکن جہاں حکومت کے واجبات ہوں ۔ تو وہاں آپ نے اس میں امتیاز پیدا کر دیا ہے جو کہ حکومت کے لئے باعث شرم ہے ۔ ان کو چاہئیے کہ چھوٹے مالکان اراضی یا پچیس ایکڑ سے کم رقبے کے مالکان کو بھی سہولتیں دیں ۔ لیکن بجائے اسکے کہ وہ ان کو واجبات کی ادائیگی کے سلسلے میں سہولتیں دیں ۔ ان کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کو قرق کرنے کے لئے دفعات لا رہے ہیں ۔ ایک اخبار نے ایک اداریہ بھی لکھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اداریہ مجھ پر براہ راست ایک چوٹ تھی لیکن میں نے اس چوٹ کو برداشت کیا ۔ کیونکہ میرے خیال میں وہ اداریہ لکھنے والے حق بجانب تھے ۔ انہوں نے لکھا کہ یہ جو پانچ ایکڑ والا نقطہ تھا ۔ میں نے اسکو اچھی طرح سے واضح نہیں کیا ۔ میں مجرم ہوں ۔ کیونکہ مجھے اتنے مواقع میسر نہیں تھے اور نہ ہی مجھے اسکے متعلق بات کرنے کے لئے زیادہ وقت تھا اور یا پھر میں پوری طرح تیاری نہیں کر سکا تھا کہ میں یہ زور دے سکتا کہ پانچ ایکڑ والے مالکان کو مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔

Mr. Speaker : No reference about the past discussion.

ملک محمد اختر ۔ بہتر جناب ۔ آج میں اپنے زمیندار بھائیوں کے لئے ایک مطالبہ کرتا ہوں کہ پچیس ایکڑ یا اس سے کم رقبے کے مالکان کو وہ رعایات دیں جو کہ Punjab Debtors, Relief of Indebtedness Act اور ضابطہ دیوانی میں دی گئی ہیں اور جسکے تحت آپ ایک Protection Act خاص حد تک قرقی نہیں کر سکتے ۔ شہری آبادی میں تو آپ آبائی مکان اور ایسے مکان کو کہ جسکی عمارت کے ساتھ دو تین ملحقہ مکانات ہوں قرق نہیں کر سکتے ۔ لیکن جب ایک دیہاتی نا دھند ہو جاتا ہے تو The last needle from his house is attachable

وزیر زراعت ۔ کیا شہری آبادی کے سلسلے میں یہ قرق نہیں ہو سکتیں ۔

ملک محمد اختر - اگر حکومت کے واجبات ہوں تو ہو سکتی ہیں -

وزیر زراعت - تو یہاں بھی حکومت کے واجبات کا ہی معاملہ ہے -

ملک محمد اختر - جناب والا - آپ اسی سال پچھلے قانون کو دھرانا چاہتے ہیں - چلئے میں اپنی تمام ترامیم کو press نہیں کروں گا اگر حکومت اور جناب ملک خدا بخش صاحب اسے قبول کر لیں کہ اس مالگذاری کے قانون کے ساتھ ان کی ایک سنہری تصویر بھی لگا دی جائیگی - جس قانون کو کہ سب سے زیادہ تجربہ کار افسر بنا رہے ہیں - جناب والا - آپ بھی ایک بڑے زمیندار ہیں - اور اس قسم کا امتیاز اگر ہوتا گیا تو اس قانون کی منظوری کے لئے میں آپ اور ہم سب ہی ذمہ دار ہوں گے - اس قانون میں شہری آبادی کو جو رعایات دی گئی ہیں وہی رعایات دیہاتی آبادی کو نہ دینا میرے نزدیک بنیادی حقوق سے انحراف ہے - یہ قانون جو کہ میری دانست میں غلامی کی زنجیروں کو قوی تر کرتا ہے - آپ یہ دیکھیں کہ اس میں سے کونسی دفعات حذف کی گئی ہیں - صرف وہی جو کہ پنجاب کے مالگذاری کے قانون میں موجود نہیں تھیں اور سندھ کے مظلوم ہاری اسکا شکار تھے -

Mr. Speaker : I will now put the amendment.

The question is :

That for clause 89 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"89. (1) At any time after an arrear of land revenue has accrued in case of a holding area of which is more than twenty-five acres uncut or ungather crop of the defaulter may be distrained and sold by order of Revenue Officer.

(2) In other cases when an arrear of land revenue accrued the movable property of the defaulter other than that as exempted from attachment under the provisions of any law for the time being in force may be distrained and sold by order of a Revenue Officer.

(3) The distress and sale shall be conducted as nearly as may be in accordance with the law for the time being in force for the attachment and sale of the movable property under the decree of a Revenue Court."

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment is from Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : Next. Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move :

> That in clause 89 of the Bill, as reported by the Select Committee, for sub-clause (1), the following be substituted, namely :—
>
> "(1) At any time after an arrear of land revenue has accrued and two consecutive notices of demand under section 85, demanding payment within fifteen days under each notice have been served upon the defaulter, the Revenue Officer, if he has reasons to believe, which should be recorded in writing, that the defaulter is wilfully refusing or delaying the payment, may order that the movable property and uncut and ungathered crops of the defaulter be distrained and sold."

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

> That in clause 89 of the Bill, as reported by the Select Committee, for sub-clause (1), the following be substituted, namely :—
>
> "(1) At any time after an arrear of land revenue has accrued and two consecutive notices of demand under section 85, demanding payment within fifteen days under each notice have been served upon the defaulter, the Revenue Officer, if he has reasons to believe, which should be recorded in writing, that the defaulter is wilfully refusing or delaying the payment, may order that the movable property and uncut and ungathered crops of the defaulter be distrained and sold."

Minister of Revenue : Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) - جناب والا - اس دفعہ ۸۹ کے حصہ اول میں فرق صرف یہ ہے - انہوں نے لکھا ہے -

> "At any time after an arrear of land revenue has accrued....."

اس کا مطلب یہ ہے کہ خواہ ایک دن ہو خواہ چار دن گذر جائیں ریونیو افسر کو اختیار دیا جائے کہ ۴ دن گذرنے کے بعد باقیدار کی منقولہ جائیداد کو قرق کرکے نیلام کر سکے - میں کہتا ہوں کہ دو نوٹس دئے جائیں - پھر بھی وہ ادائیگی نہ کرے تو ریونیو افسر تحریری طور

پر یا کسی کے لکھنے پر کہ وہ جان بوجھ کر ادائیگی نہیں کرتا تو وہ باقیدار کی منقولہ جائیداد یا فصل پر قبضہ کر کے نیلام کر سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ریونیو افسر کو اتنے وسیع اختیارات نہ دیں کہ وہ بغیر اطلاع دئے یعنی دو دن یا چار دن یا دس دن کا نوٹس بلکہ کسی موقعہ پر بھی کوئی اطلاع نہ دے اور باقیدار کی جائیداد منقولہ قرق کر لے۔ تو یہ اس اس اصول کے خلاف ہے جو کہ ابھی ابھی اس ایوان نے قبول کیا ہے۔ باقیدار کے خلاف جو پہلا قدم اٹھانا ہوگا وہ دفعہ ۸۵ پر عمل کرنا ہوگا۔ چلئے۔ دو نوٹس نہ سہی اتنا تو اس میں درج کر دیں کہ دفعہ ۸۵ کے تحت نوٹس دیا جائے۔ at any time کے الفاظ تو نہ ہوں۔ یہاں پر جو سکیم پیش کی گئی ہے میں اس کے خلاف ہوں یہ کہ پہلے نوٹس دیا جائے پھر اس کو گرفتار کیا جائے تیسری سٹیج پر اس کی uncut یا ungathered crop پر قبضہ کر کے نیلام کیا جائے۔ الفاظ at any time شامل کر کے گورنمنٹ نے خود اپنی سکیم کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس لئے یا تو دفعہ ۸۵ کے تحت نوٹس دیا جائے یا میری ترمیم مان لی جائے۔ اس ترمیم کا دوسرا حصہ یہ ہے۔ اصل تجویز میں اور میری ترمیم میں جو فرق ہے وہ یہ ہے کہ نوٹس کے بعد کم از کم ریونیو افسر کو کوئی وجوہات دینی چاہیئیں کہ وہ کس طرح یہ سمجھتا ہے کہ باقیدار دانستہ طور پر ادائیگی سے انکار یا گریز کر رہا ہے۔ یہ نہ ہو کہ ریونیو افسر باقیدار کی کھڑی فصل کو اونے پونے بیچنے کے لئے قرق کر کے نیلام کر دے۔ اس طرح زمیندار کے حقوق کی حفاظت نہیں ہو سکے گی۔

وزیر مال۔ میں یہ عرض کروں گا کہ عام طور پر کسی زمیندار کو arrest کرنے یا اس کی فصل کو قرق کرنے سے پہلے ریونیو افسر کی طرف سے نوٹس دیا جاتا ہے لیکن اس کے ہاتھ میں یہ چیز بھی ہے کہ اگر وہ مناسب سمجھتا ہے اور مالیہ کی وصولی آسان نہیں تو وہ arrest بھی کر سکتا ہے اور فصل کو قرق بھی کر سکتا ہے۔ ویسے عام طور پر قرق کرنے کے لئے نوٹس دیا جاتا ہے۔

Mr. Speaker : The question is :

That in clause 89 of the Bill, as reported by the Select Committee, for sub-clause (1), the following be substituted, namely :—

"(1) At any time after an arrear of land revenue has accrued and two consecutive notices of demand under section 85, demanding payment within fifteen days under each notice have been served upon the defaulter, the Revenue Officer, if he has reasons to believe, which should be recorded in writing, that the defaulter is wilfully refusing or delaying the payment, may order that the movable property and uncut and ungathered crops of the defaulter be distrained and sold."

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move :

That in sub-clause (2) of clause 89 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "as nearly as may be" occurring in line 2, be deleted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in sub-clause (2) of clause 89 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "as nearly as may be" occurring in line 2, be deleted.

Minister of Revenue : Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) - میرا خیال تھا کہ وزیر مال اس ترمیم کو ضرور قبول کر لیں گے کیونکہ جب کسی افسر کو اختیار دیا جاتا ہے تو کم از کم اس اختیار کی تخصیص کر دینی ضروری ہوتی ہے یا اس امر کو واضح specify کر دینا چاہیئے کہ اس کو کیا اختیار دیا جا رہا ہے ۔ اگر اس افسر کی صوابدید پر چھوڑ دیا جاوے تو یہ امر اچھی قانون سازی کا نمونہ نہ ہوگا ۔ تمام امور اسی طرح اگر ملازمین کی صوابدید پر چھوڑ دیئے جاویں اور کہہ دیا جاوے کہ مروجہ قانون کے مطابق جہاں تک ممکن ہو سکے یا جس طرح چاہو کرو اگر وہ کہہ دے کہ ایسا ممکن نہیں ہو سکتا تو پھر ؟ یہ تو اس کی مرضی پر ہے جیسا کہ ان الفاظ as far as may be سے ظاہر ہے محکمہ مال کے عمال پر اس وقت مروجہ قانون کے تحت پابندی ہے اگر ان کو اس پابندی سے آزاد

کر دیا جائے اور یہ کہہ دیا جاوے کہ جو مرضی ہو کرو تو یہ بالکل ایسے ہی ہے کہ ان کو بے لگام گھوڑے کی طرح چلنے کی کھلی چھٹی دے دی ہے کہ چاہے وہ کسی زمیندار کا گلا کاٹ دے ، کسی کی ٹانگ کاٹ دے ، کسی کا بازو کاٹ دے یا کسی کا کان کاٹ دے ۔ اس کے لئے آپ نے حدود متعین نہیں کیں ، میں چاہتا ہوں کہ ایسے اختیارات نہ دیئے جاویں ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ کبھی کسی کے کان یا گلا بھی کاٹا جا سکتا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کاٹے جا سکتے ہیں ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ یہ نا ممکن ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar : With the permission of the Chair as well as the Leader of the House.

*X X X X X X X X X X X

Mr. Speaker : Order please. This is uncalled for. The remarks are expunged from the proceedings of the Assembly.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ ملاحظہ فرمائیں ۔

> "The distress and sale shall be conducted, as nearly as may be, in accordance with the law for the time being in force for the attachment and sale of movable property under the decree of a Revenue Court....."

جناب والا ۔ ایک ضابطہ Tenancy Act اور دوسرے قوانین میں موجود ہے تو کیا وجہ ہے کہ ریونیو افسر کو اس کلاز کے تحت کام کرنے کی کھلی چھٹی دے دی جاوے ۔ اور اس کو ضابطہ کا پابند نہ بنایا جائے بلکہ اسے یہ کہا جائے کہ جہاں تک تم سے ممکن ہو سکتا ہے تم اس کی پابندی کرو یہ مناسب نہیں ۔ اس کو کھلی چھٹی نہیں دینی چاہیئے اس کو قانون اور ضابطہ اور قواعد کا پابند کرنا چاہیئے۔

یہ بات تو کئی بار کہی جا چکی ہے اب اس کا اعادہ کسی صورت میں اچھا نہیں لگتا ۔ ہمارے افسران کی حالت اس قدر خراب ہو چکی ہے

**Expunged as ordered by the Speaker.*

کہ ہمیں چاہیئے کہ ان کے اختیارات پر پابندی لگائیں چہ جائیکہ اس کلاز کے ذریعہ ان کے اختیارات کو اس قدر وسعت دے رہے ہیں اور ان کو اپنی صوابدید پر چھوڑ رہے ہیں کہ جو تم سمجھو گے وہی قانون ہوگا اور کسی کی پابندی ان کے لئے لازمی نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر حمزہ !

مسٹر حمزہ (لائل پور-٦) ۔ جناب سپیکر ۔ میں خواجہ صاحب کی ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔ اس ترمیم کو جس طرح خواجہ صاحب نے پیش کیا ہے اگر اسے منظور کر لیا جائے اور محکمہ مال کے عمال کے اختیارات کو محدود کر دیا جائے تو جیسا کہ ان کی منشا ہے اور حکومت جن مقاصد کے لئے ان کو استعمال کرتی رہی ہے یا کرے گی وہ فوت ہو جائیں گے ۔ جب تک ان کے پاس اتنے وسیع اختیارات نہ ہوں گے ۔ جب تک ان کے پاس discretionary powers نہ ہوں گی اور اپنی صوابدید استعمال کرنے کا اختیار نہیں ہوگا اہم معاملات میں حکومت ان سے جو کام لینا چاہتی ہے کس طرح لے سکے گی ۔

جہاں تک خواجہ صاحب کی ترمیم کا مقصد ہے وہ یہ ہے کہ مالیہ کی وصولی کے لئے کسی کی فصل کو کس طرح قرق کیا جائے ۔ لیکن حکومت کے مقاصد تو اس کے علاوہ بہت سے ہیں اگر خواجہ صاحب اس سیاق و سباق کو دیکھیں گے تو لازمی طور پر ان افسران کو یہ اختیارات دیئے جانے چاہیئیں کیونکہ اس مالگذاری کے قانون کا مقصد محض مالیہ وصول کرنا نہیں ہے ان حالات کے پیش نظر حکومت حق بجانب ہے کہ ان افسروں کو اتنے وسیع اختیارات دے ۔ اگر ان کے اس بازوئے شمشیر زن کے پاس اختیارات نہ ہوں گے تو حکمرانوں کی کرسیاں کس طرح باقی رہیں گی ۔

ان حالات کے پیش نظر میں خواجہ صاحب کی ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker: I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is :

That in sub-clause (2) of clause 89 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "as nearly as may be", occurring in line 2, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker: Next amendment by Khawaja Muhammad Safdar is out of order because there are no words like "West Pakistan Tenancy Act".

The question is :

That clause 89 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 90

Mr. Speaker: Clause 90 and the first amendment is by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar: I beg to move:

That for clause 90 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely:—

"90. (1) At any time after an arrear of land revenue has accrued on a holding, the Collector may transfer the holding to any person after serving a notice on the defaulter to deposit the amount of land revenue due within thirty days of the service of the notice and if he still continues to be a defaulter.

(2) The holding so transferred shall be transferred for term not exceeding three years from the commencement of the agricultural year next following the date of transfer:

Provided that the land-owner whose holding is so transferred may after making payment of the amount due take possession of the holding at any time on expiry of agricultural year.

(3) The contracts regarding cultivation or payment of rent already made by the land-owner shall be binding on the Collector in respect of the holding transferred.

(4) On the death of the land-owner whose holding has been transferred his heirs shall have a right to redeem the possession on payment of arrears of land revenue subject to the provisions of foregoing sub-section (2).

(5) The Commissioner may set aside the transfer or alter the conditions of transfer on an application in this respect made by any interested party".

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is:

That for clause 90 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely:—

"90. (1) At any time after an arrear of land revenue has accrued on a holding, the Collector may transfer the holding to any person after serving a notice on the defaulter to deposit the amount of land revenue due within thirty days of the service of the notice and if he still continues to be a defaulter.

(2) The holding so transferred shall be transferred for term not exceeding three years from the commencement of the agricultural year next following the date of transfer:

Provided that the land-owner whose holding is so transferred may after making payment of the amount due take possession of the holding at any time on expiry of agricultural year.

(3) The contracts regarding cultivation or payment of rent already made by the land-owner shall be binding on the Collector in respect of the holding transferred.

(4) On the death of the land-owner whose holding has been transferred his heirs shall have a right to redeem the possession on payment of arrears of land revenue subject to the provisions of foregoing sub-section (2).

(5) The Commissioner may set aside the transfer or alter the conditions of transfer on an application in this respect made by any interested party".

Minister for Revenue: Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - دفعہ ۹۰ جیسے کہ سیلیکٹ کمیٹی نے تجویز کی ہے اور اس کی substitution بھی جناب لا منسٹر صاحب نے دی ہے اس کے متعلق میں کوشش کروں گا کہ بات اس موقع پر نہ کروں - جناب یہ نہایت ہی خطرناک طریقہ ہے اس میں یہ قرار دیا گیا ہے یعنی دفعہ ۹۰ جو original میں جس میں میں نے substitution کی ہے اس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ جب arrears آف لینڈ ریونیو due ہو جائیں تو کلکٹر اس ہولڈنگ کو کسی اور شخص کے پاس ان شرائط پر جن شرائط پر وہ مناسب سمجھے یا مناسب تصور کرے transfer کر دے گا کہ دوسرے شخص کو اس کا قبضہ دلا دیا جائے- جناب والا - اس کے بعد یہ کلکٹر کی صوابدید پر ہوگا کہ وہ اس کی شرائط

مقرر کرے اور اس کی جو transfer کی term ہو گی وہ ۱۵ سال تک مقرر کر سکتا ہے اگر چہ انہوں نے ایک امنڈمنٹ کے ذریعہ ۱۵ سال کا لفظ delete کیا ہے لیکن یہ ۱۵ سو سال تک کے لئے transfer کر سکتے ہیں اس لئے اس امنڈمنٹ سے یہ rectify نہیں ہوتا ۔ اس کے بعد کلکٹر کمشنر کو رپورٹ کرے گا کہ میں نے فلاں زمین کو transfer کر دیا ہے ۔ کمشنر اس کو منظور کرے یا نہ کرے ۔ جناب والا ۔ اسی طرح جب یہ transfer ہو گی تو یہ joint and several liabilities جو کسی مالک اراضی کی ہوگی اسے بھی effect کرے گی ۔ اس کے بعد تمام liabilities جو کہ اس ہولڈنگ پر ہونگی وہ بھی ختم کر دی جائیگی اور جو ہولڈنگ ہوگی وہ incumbrance سے فری ہوگی ۔ جسکی ٹرانسفر نئے مالک کے لئے کی جائے ۔ اب وقت جس کا تعین کیا جائے گا اس کے اختتام پر وہ ہولڈنگ واپس کی جائے گی ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دفعہ arrest سے بھی زیادہ ظالمانہ دفعہ ہے ۔ جناب والا ۔ arrest تو ان کی تجویز کے مطابق ۳۰ دن کے لئے کیا جا سکتا تھا لیکن اگر کسی بیچارے نے لینڈ ریونیو نہیں دیا یا کسی سے انہیں سیاسی انتقام لینا ہے تو ایسی صورت میں یہ اس کی ہولڈنگ transfer کر سکتے ہیں ۔ اس لئے میں نے ایک نہایت ہی نرم دفعہ substitute کرنے کی کوشش کی ہے اور میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اگر ۳۰ دن کے نوٹس کے بعد کوئی شخص اپنا arrears آف لینڈ ریونیو ادا نہیں کر سکتا تو اس کی ہولڈنگ transfer کی جائے اور جناب والا ۔ وہ اس طرح کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ اس کی میعاد تین سال ہو ۔ جناب والا ۔ آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ arrest کی صورت میں انہوں نے یہ رکھا ہے کہ اگر تین سال تک کوئی مالیہ ادا نہیں کرے تو اسے arrest کر لیا جائے گا تو transfer کی صورت میں بھی یہ شرط رکھ دی جائے کہ اگر کوئی شخص مالیہ ادا نہ کرے تو اس کی ہولڈنگ transfer کی جائے اور اس طرح transfer کی جائے کہ transfer کی جو میعاد ہے وہ تین سال سے زیادہ نہ ہو ۔ جناب والا ۔ آپ بہت بڑے زمیندار ہیں میں آپ سے اس سلسلہ میں observation چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب میں بہت بڑا زمیندار نہیں ہوں ۔ بار بار آپ اس بات کا اعادہ کریں نہ کریں ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہ ۸۰ فیصد بے زبان آبادی جس کے گلے پر یہ چھری چلا رہے ہیں کیا ان کو اس طرح سیاسی انتقام کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا ۔ جناب والا ۔ defaulter آف لینڈ ریونیو ۔ ۔ ۔ (آپ فرمائیں گے کہ تم اپنے دلائل کا اعادہ کر رہے ہو) ۔ جناب والا ۔ اس پر defaulters آف لینڈ ریونیو کی ایسی بحث ہو سکتی ہے ۔ جناب والا ۔ ایسا طریقہ کار ہو سکتا ہے ایسے reasons ہو سکتے ہیں ۔ calamities ہو سکتی ہیں unforeseen circumstances ہو سکتے ہیں لیکن یہ اس شخص کی زمین جس نے لینڈ ریونیو نہیں دیا ہے چھین لیں گے ۔ اور اسے دوسرے شخص کو دے دیا جائے گا ۔ جناب والا ۔ جناب لا منسٹر صاحب نہایت ہی نیک نیتی سے ایک امنڈمنٹ لائے ہیں اور اس میں انہوں نے ۱۵ سال کا لفظ اڑا دیا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ۱۵ سال ہے اور یہ سب کلاز (۲) میں ہے ۔

وزیر مال ۔ اس کو کم کر دیں گے آپ کی خاطر سے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ جب ان کی امنڈمنٹ پر بات ہو گی تب دیکھیں گے ۔ اس وقت موجودہ شکل میں جو چیز ہے جس پر میں ترمیم پیش کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ ۱۵ سال کے لئے کسی شخص کو اس کی ہولڈنگ سے محروم کر دینا مناسب نہیں ہے پھر ملک خدا بخش صاحب کا کہنا ہے کہ ہم اس نظریے کے قائل نہیں ہیں کہ ''حکومت بالاخر مالک ہے'' مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ سندھ کے جاگیردار کو دفعہ ۹۶ میں حقوق ملکیت جو دئے گئے ہیں کیا وہ اس چیز کی نفی نہیں کرتے یا کسی بھی زمین کو default کی صورت میں پندرہ سال کے لئے کسی تھرڈ پارٹی کو دے سکتے ہیں ۔ اور پھر جو redemption ہو گی اس کی شرائط کا تقرر کلکٹر نے کرنا ہے ۔

جناب والا ۔ کیا یہ ظلم نہیں ہے ۔ یہ کیا قانون سازی ہے ؟ کیا اس قانون سازی پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم انصاف کر رہے ہیں ؟ agricultural sector کے ساتھ یہ ایک غیر منصفانہ قانون ہے اور میں پھر کہتا ہوں کہ یہ قوانین peasantry کو بغاوت کرنے پر آمادہ کرینگے ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House. The question is :

That for clause 90 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"90. (1) At any time after an arrear of land-revenue has accrued on a holding, the Collector may transfer the holding to any person after serving a notice on the defaulter to deposit the amount of land revenue due within thirty days of the service of the notice and if he still continues to be a defaulter.

(2) The holding so transferred shall be transferred for term not exceeding three years from the commencement of the agricultural year next following the date of transfer:

Provided that the land-owner whose holding is so transferred may after making payment of the amount due take possession of the holding at any time on expiry of agricultural year.

(3) The contracts regarding cultivation or payment of rent already made by the land-owner shall be binding on the Collector in respect of the holding transferred.

(4) On the death of the land-owner whose holding has been transferred his heirs shall have a right to redeem the possession on payment of arrears of land revenue subject to the provisions of foregoing sub-section (2).

(5) The Commissioner may set aside the transfer or alter the conditions of transfer on an application in this respect made by any interested party."

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving Sir.

Mr. Speaker : Next amendment by Minister for Law.

Minister for Law : Sir, I beg to move :

That for sub-clause (1) of clause 90 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"(1) At any time after an arrear of land revenue has accrued on a holding, the Collector may transfer the hold-

ing to any person being a land-owner of the estate in which such holding is situated and not being a defaulter in respect of his own holding, on condition of his paying the arrear before being put in possession of the holding, and on such further conditions as the Collector may deem fit to impose :

Provided that no order shall be passed under this sub-section for the transfer of a holding unless the processes specified in clauses (*b*) and (*c*) of section 84 have first been taken against the land-owner."

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for sub-clause (1) of clause 90 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"(1) At any time after an arrear of land revenue has accrued on a holding, the Collector may transfer the holding to any person being a land-owner of the estate in which such holding is situated and not being a defaulter in respect of his own holding, on condition of his paying the arrear before being put in possession of the holding, and on such further conditions as the Collector may deem fit to impose :

Provided that no order shall be passed under this sub-section for the transfer of a holding unless the processes specified in clauses (*b*) and (*c*) of section 84 have first been taken against the land-owner."

Minister for Revenue : Not opposed.

Major Muhammad Aslam Jan : Opposed.

Mr. Speaker : There is an amendment by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : I am not moving Sir.

Mr. Speaker : Yes, Major Muhammad Aslam Jan.

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی - ۱) - میں اس سب کلاز کو بالکل oppose کر رہا ہوں - یہ جو sub-clause ہے یہ technical basis پر article (6) paragraph (2) کے constitution سے inconsistent ہے -

Article 6, para 2 says :

"(2) The State shall not make any law which takes away or abridges the rights so conferred, and any law made in contravention of this clause shall, to the extent of such contravention, be void."

اب جناب والا - میں آپ کی توجہ Fundamental Rights کے Principles of Policy Chapter 4 paragraph 14 کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں -

"(2) No property shall be compulsorily acquired or taken possession of save for a public purpose, and save by the authority of law which provides for compensation therefor and either fixes the amount of compensation or specifies the principles on which and the manner in which compensation is to be determined and given."

جناب والا ۔ آپ اس میں یہ دیکھیں گے کہ constitution کے اندر اس وقت fundamental rights جو ہیں وہ suspended ہیں لیکن جس وقت کہ یہ fundamental rights بحال ہوئے تو یہ جو amendment آیا ہے اور یہ جو ہے sub-clause It will be declared void کیونکہ ان کو کوئی compensation نہیں دیا جا رہا ہے ۔ کسی شخص کو یہ اختیار نہیں ہے اس کو جائیداد سے نکالنے کا ۔ اور اس کے متعلق مجھے اگر جناب اجازت دیں تو میں مولانا مودودی کے کیس میں جسٹس حمود الرحمن کے مشہور فیصلہ کا paragraph پڑھنا چاہوں گا — I may be allowed to read کیونکہ یہ paragraph بہت لمبا ہے ۔ I will read its relevant portion

".....It is not necessary in this country to have recourse to any such device, for, our Constitution itself has clearly imposed upon the High Courts the duty of enforcing the fundamental rights and so far as fundamental rights are concerned the Constitution itself has declared that all laws inconsistent with those rights shall be void to the extent of inconsistency. It is not necessary for the High Courts in this country to declare a law to be void, for, the Constitution itself has done that. But all that the High Courts are called upon to do is to decide whilst enforcing a fundamental right as to whether that right has been restricted by any law and whether such a restriction is a reasonable restriction imposed in accordance with the terms of the Constitution. If it finds that there is a law which is inconsistent with the fundamental rights conferred by the Constitution, then it becomes the duty of the Court to decide whether that law should prevail or the Constitution. The Constitution being supreme must obviously prevail and since the Constitution itself declares that all laws inconsistent with the rights conferred by it shall to the extent of the inconsistency be void, the High Courts have no other option but to treat that law as void to the extent of the inconsistency and enforce the fundamental right."

Mr. Speaker : It is compulsory acquisition of land.

Major Muhammad Aslam Jan : No Sir, I am saying that they can acquire compulsorily under the Acquisition Act. They cannot deprive a person of his property which intend to do.

Mr. Speaker : If that is the Member's argument, then does he contend that there can be no attachment in execution of decree.

Major Muhammad Aslam Jan : But even in case of attachment you cannot deprive him of the land.

Mr. Speaker : They cannot deprive him of the land without paying him the compensation.

Minister for Law : Sir, I may explain the position. In the first place, it is not the deprivation as the Member seems to think. It is only transfer for some time, *i.e.* for a term and it will be a short term and the holding shall on the expiration of the term be restored by the Collector to the defaulter. So it will revert back to the defaulter. The Government has only to recover the amount and immediately thereafter the Collector shall restore the property.

میجر محمد اسلم جان ۔ یہ تو صرف sub-clause کا تھا جناب ۔ لیکن آگے جیسا کہ Law Minister صاحب نے فرمایا ہے کہ ان کو یہ بھی اختیارات حاصل ہیں کہ وہ ان کی property کو فروخت کر سکتے ہیں ۔ بہر حال ان کا جو proviso ہے کہ یہ پہلے اس کو arrest کریں گے اور پھر بعد میں اس کا detention ہوگا ۔ اس کے بعد اس کی قرقی ہوگی ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ظلم ہے کہ پہلے اس کو arrest کیا جائے اور پھر اس کی قرقی ہو ۔ ویسے ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر وہ نا دہند ہے تو اس کی زمین جا کر دیکھیں ۔

Mr. Speaker: It is a repetition of arguments. I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is:

> That for sub-clause (1) of clause 90 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely:...—
>
> "(1) At any time after an arrear of land revenue has accrued on a holding, the Collector may transfer the holding to any person being a land-owner of the estate in which such holding is situated and not being a defaulter in respect of his own holding, on condition of his paying the arrear before being put in possession of the holding, and on such further conditions as the Collector may deem fit to impose;

Provided that no order shall be passed under this sub-section for the transfer of a holding unless the processes specified in clauses (*b*) and (*c*) of section 84 have first been taken against the land-owner".

The motion was carried.

Mr. Speaker: Amendments at serial No. 39, 40, 41 and 42 are out of order. We pass on to amendment No. 43. Khawaja Muhammad Safdar. He is not present. The amendment is not moved. Next Khawaja Muhammad Safdar at S. No. 44.

Khawaja Muhammad Safdar: I am here.

Sir, I beg to move:

That in clause 90 of the Bill, as reported by the Select Committee, in sub-clause (2) for the word "fifteen", occurring in line 7, the word "two" be substituted.

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is:

That in clause 90 of the Bill, as reported by the Select Committee, in sub-clause (2) for the word "fifteen", occurring in line 7, the word "two" be substituted.

Minister of Revenue: Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - محترم وزیر مال نے ابھی ہماری جانب سے سابقہ ترمیم کا جواب ارشاد فرماتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ یہ کلاز محض اس لئے نہیں شامل کی جا رہی ہے کہ مالگذاری کا بقایا کسی کے ذمہ ہو اور اسے وصول کرنا ہو - ہماری جانب سے یہ کہا گیا تھا بلکہ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ جب مالیہ کی شرح کسی صورت میں بھی اصل منافع کی ۲۵ فیصدی سے نہیں بڑھ سکتی تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اس قسم کے متشددانہ قانون وضع کر رہے ہیں تو اس کے جواب میں انہوں نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ محض مالگذاری کی وصولی کے لئے نہیں بلکہ اور بھی گورنمنٹ کے واجبات ہیں جن کی وصولی کے لئے یہ دفعات استعمال کی جا سکتی ہیں - انہوں نے خاص طور پر حوالہ دیا تھا انکم ٹیکس کے واجبات کا - اس میں کوئی شک نہیں کہ انکم ٹیکس کے واجبات مالیت میں بعض صورتوں میں جب کبھی بڑے بڑے کاروباری طبقہ سے متعلقہ افراد کا تعلق ہو تو بڑی بڑی رقموں میں ہو سکتے ہیں لیکن ان طبقات سے وصولی کرنے کے اور ذرائع بھی موجود ہیں - آج کل

تو اگر چہ یہ رسم چل پڑی ہے کہ ہمارا کاروباری صنعتی طبقہ کچھ اراضی خرید لیتا ہے خواہ اس کا منشاء اور غرض کچھ اور ہی کیوں نہ ہو اگر چہ یہ امر زیر بحث نہیں ہے تو ان کے واجبات کے لئے یہ اراضی نا کافی رہے گی اور شاید بہت کم حالات میں بھی اتنی نہیں ہو سکے گی کہ اگر کسی کے ذمے واجبات لاکھوں روپے کی شکل میں موجود ہیں تو وہ اس اراضی سے وصول کئے جائیں تو ایسی صورت میں لازم ہو گا کہ اس کے کاروبار اور اس کے بڑے بڑے محلات کو فرق کرنا پڑے گا۔ لیکن یہاں ہم اس وقت بحث کر رہے ہیں کہ اراضی سے کس طرح بقایا جات وصول کئے جائیں۔ اور موجودہ دفعات میں اسی قسم کی دفعہ ہے جس میں یہ کہا گیا ہے اور یہ دفعہ خصوصیت سے انتہائی متشددانہ ہے کہ کسی زمیندار کی اراضی کو محکمہ مال کے عمال اس سے چھین کر کسی دوسرے شخص کے حوالے کر سکتے ہیں اگر اس کے ذمے مالگذاری کے واجبات ہوں اور اس کی میعاد ۱۵ سال تک رکھی گئی ہے۔ اب جناب والا۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اور بار بار عرض کیا ہے کہ مالگذاری کے واجبات اس قدر ہو ہی نہیں سکتے کہ ۱۵ سال تک کے لئے ایک شخص یا ایک فرد کی اراضی کو اس کے واجبات کے عوض کسی دوسرے شخص کو دے دیا جائے۔ ایسی صورت پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ایک مثال اسی کلاز میں ہے اور اس سے پیشتر یہ بار بار کہا گیا ہے کہ جونہی کہ مالگذاری کے واجبات کسی کے ذمہ ہوں یا یہ کہ وہ واجبات کسی کے ذمہ واجب‌الادا ہوں تو اس کلاز میں یہ درج کیا گیا ہے اور جو کہ ترمیم کر دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے تو اس کو قید کریں گے یا دفعہ ۸۴ کی سب کلاز سی کے تحت اس کی فصل کو قرق اور نیلام کر کے وصول کرنے کی کوشش کی جائے گی تو میری نظر میں کوئی ایسی صورت پیدا نہیں ہو سکتی اگر محکمہ کے عمال تھوڑے سے فرض شناس ہوں تو پھر یہ صورت پیدا نہیں ہو سکتی کہ اس شخص

کی زمین اس سے چھین کر کسی دوسرے شخص کے حوالے کر دی جائے ۱۵ سال تک کے لئے - جیسا کہ جناب والا - میں بار بار عرض کر چکا ہوں کہ یہ زمین جس سے کہ ہم نے مالگذاری وصول کرنی ہے اس سے اس کی ایک سال کی فصل اگرچہ وہ خود کاشتہ ہے تو تقریباً ۱۰ سال کی مالگذاری کے لگ بھگ بن جائے گی - تو اس لحاظ سے کہ بجائے ۱۵ سال کے لئے اس کی زمین چھین لی جائے اگر اس کے ذمہ کوئی بقایا جات ہیں جو کہ اس کی فصل کو فروخت کرنے کے بعد بچ رہتے ہیں تو وہ یقیناً بہت قلیل ہوں گے تو اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ ایک سال کے لئے کسی دوسرے کے حوالے کر دیا جائے - دوسری دلیل میری اس کے متعلق یہ ہے کہ کوئی شخص بھی جس نے واجبات ادا کرنے ہیں جب اس کو معلوم ہے کہ میری ملکیت پر زیادہ سے زیادہ اصل منافع کا دو تہائی مجھ سے بطور مالگذاری وصول کیا جا سکتا ہے تو وہ کس طرح برداشت کریگا کہ وہ بقایا ایک تہائی بھی کلکٹر کے حوالے کر دے اور وہ بالکل اس زمین کی پیداوار سے ایک دو نہیں دس پندرہ سال کے لئے جیسا کہ اس ترمیم میں درج ہے محروم ہو جائے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے بھی کم و بیش بطور وکیل کے کچہریوں میں جاتے ہوئے ۳۰ سال کا عرصہ گذرنے والا ہے - ۲۹ سال پورے ہو گئے ہیں - میرے علم میں کبھی ایک بار بھی ایسا واقعہ نہیں آیا جبکہ اس دفعہ کے استعمال کی کسی ریونیو افسر کو ضرورت پڑی ہو - اس سے پہلے جب اس کو قید کیا جاتا ہے تو اس کے ملنے جلنے والے اس کے رشتہ دار کہیں نہ کہیں سے روپیہ فراہم کر کے اس کے مالیہ کو ادا کر دیتے تھے اور اس صورت سے وصولی نہ ہو تو کبھی کبھی سننے میں آجاتا ہے کہ کسی زمیندار کی فصل قرق ہو گئی ہے لیکن میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ کسی زمیندار کی زمین کو چھین کر محکمہ مال کے عمال مجبور ہوئے ہوں کہ وہ زمین کسی دوسرے کے حوالے کر دیں - اس لئے جناب والا - میں سمجھتا

ہوں کہ یہ شق انتہائی غیر ضروری ہے اور اگر گورنمنٹ اس شق کو ضروری سمجھتی ہے تو میرا خیال ہے کہ اس میعاد کو دو سال کر دیا جائے اور اس سے زیادہ نہ رکھا جائے ۔ جناب والا ۔ میں نے اس کلاز میں ابھی ایک بہتری کی صورت پیدا کر دی ہے کہ سب کلاز ایک پر پرووائزو لگا کر بی اور سی کے processes کو ضروری قرار دے دیا ہے ۔ یہ صورت جو پہلے مروجہ قوانین میں نہیں ہے ۔ اس سے اس کلاز میں ایک صورت بہتری کی پیدا ہو گئی ہے لیکن ساتھ ہی میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس صورت کے پیدا کرنے سے انہوں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ واجبات زمیندار کو قید کرنے سے اور اس کی فصل کو برداشت کرنے سے ضرور پورے ہو جائیں گے ۔ میری یہ ایک مزید دلیل ہے کہ اگر آپ نے اس کلاز کو یہاں رکھنا ہے تو صرف دو سال کے لئے رکھیں اس سے زیادہ عرصے کے لئے نہ رکھیں ۔

وزیر مال (خان غلام سرور خان) ۔ جناب یہ بہت simple معاملہ ہے ۔ دو سال بہت کم میعاد ہے ۔ یہ بالکل مضحکہ خیز نظر آئی گی ۔ اس لئے پندرہ سال بالکل مناسب ہیں ۔ اگر کسی زمین کا ٹرانسفر ہو گا ۔ اگر رقم بڑی ہے ۔ جو عام طور پر بڑی ہو گی ۔ مثلاً اگر انکم ٹیکس کا arrear یا بقایا ہے تو دو سال میں وہ کیسے وصول کریں گے ۔ تو پندرہ سال مناسب ہے اگر اس سے پہلے رقم پوری ہو جائے تو وہ زمین اس کو واپس ہو سکتی ہے ۔

Mr. Speaker: I will now put the amendment to the vote of the House. The question is:

> That in clause 90 of the Bill, as reported by the Select Committee, in sub-clause (2), for the word "fifteen", occurring in line 7, the word "two" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker: Next amendment is from Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir I beg to move:

> That in clause 90 of the Bill, as reported by the Select Committee, the sub-clause (4) be deleted and subsequent sub-clauses renumbered accordingly.

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is:

> That in clause 90 of the Bill, as reported by the Select Committee, the sub-clause (4) be deleted and subsequent sub-clauses renumbered accordingly.

Minister of Revenue: Not opposed.

Mr. Speaker: As the amendment is not opposed it stand carried. Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar: Not moving, Sir.

Mr. Speaker: Next amendment about deletion.

Khawaja Muhammad Safdar: Not moving, Sir.

Mr. Speaker: Now I will put the clause to the vote of the House.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - Opposed Sir - میں اس پر تقریر نہیں کروں گا کہ کس طریق پر اس کلاز کو abuse کیا جائے گا - میں اس سلسلہ میں تین چھوٹی چھوٹی quotations دے دوں گا - سب سے پہلے یہ Land Administrative Manual (1) کا پیرا ۵۳۱ ہے -

> The term of direct management or the farm must not exceed fifteen years. When it is over, the holding or the estate is re-assessed in the light of the evidence as to its assets which has been obtained. Care should, however, be taken that the land revenue imposed on such land does not raise the total assessment of the circle in which it is situated to more than 1/4 of the net assets of the circle. Direct management accompanied by the annulment of the assessment is known as 'kham tehsil'. It differs from kurk tahsil because the proprietory rights and obligations of the owners are for the time being in abeyance, and the land revenue settlement made with them is cancelled. If part only of an estate under farm or direct management, the joint responsibility of the land owners of the rest of the estate is suspended as regards that part only. The Financial Commissioner may order that contracts regarding cultivation or payment of rent already made by the defaulter, or by other persons under whom the defaulter claims, shall not be binding on the Deputy Commissioner. If it is part of the sanctioned arrangement that owners shall remain in cultivating possession of their khud-kasht lands, they will do so as tenants and will pay such rent as the Deputy Commissioner thinks proper.

جناب والا - میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نہ صرف ٹرانسفر آف ہولڈنگ ہوگا بلکہ وہ اس سے مالیہ کا اضافہ ایک چوتھائی تک کر سکتے ہیں -

حکومت اپنے مفاد کی خاطر اس کو رکھنا چاھتی ھے ۔ اب جناب والا ۔ میں اس کے پیرا ۵۳۲ سے چار لائنیں پڑھوں گا ۔

However profitable direct management may be to the Government, the defaulters cannot claim re-entry until the end of the term and they are not entitled to any account of profit and loss when they recover the possession.

جناب والا ۔ یہ بڑی معنی خیز بات ھے ۔ ایک تو جو ھولڈنگ ٹرانسفر ھوئی اس پر یہ پچیس فی صد مالیہ کا اضافہ کر سکتے ھیں ۔ پھر پندرہ سال کے بعد جب وہ لوٹائی جاتی ھے تو کوئی اکاؤنٹ نفع اور نقصان کا وہ کلیم نہیں کر سکتا ۔ اس کا مطلب یہ ھے کہ ایک بار اگر اس ھولڈنگ کو ٹرانسفر کرنے کا فیصلہ کر لیا جائے تو وہ مالک بالکل ھی stranger قرار دیا جائے گا ۔ پندرہ سال کے لئے وہ ھولڈنگ سے ھاتھ دھو لے گا ۔ پچیس فی صد مالیہ میں اضافہ ھو جائے گا اور جب وہ لوٹائی جائے گی تو اسے کوئی حق نہیں ھوگا کہ وہ اس کے حسابات مانگ سکے ۔

Mr. Speaker : I will put the clause to the vote of the House. The question is :

That clause 90, as amended, do stand part of the bill.

The motion was carried.

CLAUSE 91

Mr. Speaker : Clause 91 : Malik Muhammad Akhtar to move his amendment.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move :

That for clause 91 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"91. (1) At any time after an arrear of land revenue has accrued, the Collector may cause the holding in respect of which the arrear is due to be attached and taken under his own management.

(2) The Collector or the agent shall be bound by all the agreements which existed between the defaulter and his tenants, if any, and shall be entitled to manage the land and to receive all rents and profits accruing therefrom.

(3) Land shall not be attached for the same arrear for a longer term than five years from the commencement of

the agricultural year next following the date of the attachment but if the arrear is sooner discharged, the land shall be released and the surplus receipts, if any, made over to the land-owner."

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for clause 91 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"91. (1) At any time after an arrear of land revenue has accrued, the Collector may cause the holding in respect of which the arrear is due to be attached and taken under his own management.

(2) The Collector or the agent shall be bound by all the agreements which existed between the defaulter and his tenants, if any, and shall be entitled to manage the land and to receive all rents and profits accruing therefrom.

(3) Land shall not be attached for the same arrear for a longer term than five years from the commencement of the agricultural year next following the date of the attachment but if the arrear is sooner discharged, the land shall be released and the surplus receipts, if any, made over to the land-owner."

Minister of Revenue : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - اب در اصل جتنا ہم اس ایکٹ میں آگے بڑھتے جاتے ہیں - ہمیں سخت سے سخت تر کلازوں سے دو چار ہونا پڑتا ہے - کلاز ۱۰۰ تک ایسی دفعات ہیں جن پر اگر ہم بحث نہ کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری مجرمانہ کوتاہی ہوگی - کم از کم ہمیں ان کے بارہ میں اپنا نکتہ نظر ضرور واضح کرنا ہوگا - کلاز سو سے ایک سو بائیس تک جو کلازیں ہیں ان کو ہم مقررہ شیڈول کے مطابق ختم کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس دفعہ ۹۱ کے سلسلہ میں میں کم و بیش سینکڑوں ایسے فیصلوں کے حوالہ جات دے سکتا ہوں جن کے مطابق موجودہ قوانین مثلاً Alienation of Land Act اور Relief of Indebtedness Act کے ہوتے ہوئے جس صورت میں انہوں نے اس دفعہ کو منظور کرنا چاہا ہے وہ اسے کر ہی نہیں سکتے - لیکن سر دست میں اپنی ترمیم پر آتا ہوں - میں نے یہ قرار دیا ہے کہ اگر لینڈ ریونیو کا بقایا ہو تو کلکٹر

صرف ایسی ہولڈنگ کو attach کرے جس کے متعلق وہ بقایا جات واجب‌الادا ہیں ۔

جناب والا ۔ میں نے یہ قرار دیا ہے کہ جب کسی زمین کو حکومت attach کرتی ہے تو arrear of land revenue کی صورت میں تو وہ یہ قرار دیتی ہے کہ جو لینا دینا ہے یا جو پہلی liabilities تھیں وہ یکسر تمام کی تمام ختم ہو گئیں اور اب صرف لینڈ ریونیو کی liability رہتی ہے اور جب وہ ہولڈنگ کسی مینیجمنٹ کو ٹرانسفر ہوگا یا as a attached holding تو ان پر وہ incumbrances رہیں گی ۔ جو بھی incumbrances کسی ہولڈنگ پر ہوں وہ کسی قانون کے تابع ہوتی ہیں مثلاً سول پروسیجر کوڈ کے تحت یا کسی اور کنٹریکٹ ایکٹ کے تحت ۔ تو کیا جناب میں اس قانون کو آئین سمجھوں ۔ کیا یہ لینڈ ریونیو ایکٹ ۱۹۶۷ء جو صوبائی حکومت کے لئے آئین کا درجہ رکھتا ہے یہ تمام قوانین کو over ride کر گیا ہے ۔ قانون کے تابع جو liabilities ہوں گی وہ یکسر ختم ہو کر رہ جائیں گی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ قانون جو آئین سے متضاد ۔۔۔۔ تمام دیگر قوانین سے بھی متضاد ہے ۔ ان کو ہرگز ایسا حق حاصل نہیں کہ وہ کسی ہولڈنگ کو incumbrances سے فری قرار دیں جو attach کی جائے ۔ جناب دفعہ ۳ میں میں نے یہ شرط لگائی ہے کہ مالیہ جس کے لئے انہوں نے زمین attach کرنی ہے اس کی رقم کی مقدار ہرگز اتنی نہیں ہو سکتی ۔ پانچ سال سے زیادہ default ہو ۔ مثلاً ''اے'' اگر زمین کا مالیہ ادا نہیں کرتا اس کی زمین attach کر لی گئی ہے تو یہ غالباً تین سال بعد attach کریں گے ۔ میں انہیں یہ grace دینا چاہتا ہوں کہ یہ پانچ سال کے لئے attach رکھیں اور پھر یہ ۲۵ فی صد مالیہ کا بھی اضافہ کر سکتے ہیں ۔ اندازہ فرمائیں تین سال کے default کو recover کرنے کے لئے میں نے ساڑھے چھ سال کا لینڈ ریونیو collect کرنے کا حق دے دیا ہے تاکہ ان کے جو منیجر ہوں یا ان کے جو ایجنٹ ہوں ان کے اخراجات بھی اس سے پورے ہو جائیں ۔

جناب والا ۔ یہ justice, equity and good conscience کے منافی ہے اس سے زیادہ حق دینا کہ یہ کسی کی زمین کو attach رکھیں ٹھیک نہیں ہے ۔ میری ترمیم دیگر قوانین رائج الوقت یعنی لینڈ آف لا کے مطابق ہے ۔ جن رائج الوقت قوانین کو بورڈ آف ریوینیو نہیں سمجھ سکتا یا ان سے بے بہرہ ہے ۔ اگر وہ ان قوانین کو سمجھتا تو کبھی بھی ایسی ڈرافٹنگ اس ہاؤس میں نہ آتی ۔ جناب والا ۔ نہ ہی میں اس میعاد کو پانچ سال سے زائد برداشت کرنے کو تیار ہوں جب کہ لینڈ ریونیو کی attachment کی جاتی ہے ۔ لینڈ ریونیو کی ہولڈنگ اس وقت قابل attach ہوتی ہے جس وقت کم و بیش اصولی طور پر تین سال کا لینڈ ریونیو کا arrear attach کرنا ہے ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is :

That for clause 91 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"91. (1) At any time after an arrear of land revenue has accrued, the Collector may cause the holding in respect of which the arrear is due to be attached and taken under his own management.

(2) The Collector or the agent shall be bound by all the agreements which existed between the defaulter and his tenants, if any, and shall be entitled to manage the land and to receive all rents and profits accruing therefrom.

(3) Land shall not be attached for the same arrear for a longer term than five years from the commencement of the agricultural year next following the date of the attachment but if the arrear is sooner discharged, the land shall be released and the surplus receipts, if any, made over to the land-owner."

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment.

Minister for Law : I beg to move :

That for sub-clause (1) of clause 91 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"(1) The Collector may, instead of transferring under section 90 a holding in respect of which an arrear of land

revenue has accrued, cause such holding to be attached and taken under his own management or that of an agent appointed by him for that purpose."

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for sub-clause (1) of clause 91 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"(1) The Collector may, instead of transferring under section 90 a holding in respect of which an arrear of land revenue has accrued, cause such holding to be attached and taken under his own management or that of an agent appointed by him for that purpose."

Minister for Revenue : Not opposed.

Mr. Speaker : As the amendment is not opposed, it stands carried.

Next two amendments standing in the name of Khawaja Muhammad Safdar and Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo would be out of order.

Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move :

That in clause 91 of the Bill, as reported by the Select Committee, in sub-clause (4), for the words "five years", occurring in lines 2-3, the words "one year" be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 91 of the Bill as reported by the Select Committee, in sub-clause (4), for the words "five years", occurring in lines 2-3, the words "one year" be substituted.

Minister for Revenue : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - زیر بحث کلاز نمبر ۹۱ میں در اصل ایک متبادل انتظام ہے - یہ انتظام کلاز ۹۰ میں کیا گیا ہے جس کو ہم منظور کر چکے ہیں - کلاز ۹۰ کے تحت کلکٹر کسی کی اراضی چھین کر کسی دوسرے شخص کے حوالے پندرہ سال تک کے لئے کر سکتا ہے - میں نے اس میں ترمیم دی ہے کہ دو سال سے زیادہ میعاد نہیں ہونی چاہئے کیونکہ میرے ذہن میں ایسا کوئی واقعہ نہیں آتا کہ کسی زمیندار کی اراضی کو اس طریقے سے چھین کر کسی دوسرے شخص کے حوالے کرنے کا موقع پیدا ہوا ہو - محترم وزیر مال صاحب نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ دو سال کی بہت قلیل میعاد ہے - اگر

دو سال کی میعاد ہوگی تو وہ شخص اس اراضی کو کیسے آرام سے کاشت کرے گا اس لئے مناسب میعاد پندرہ سال ہے - میں پہلی بات ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ گورنمنٹ ہر سال اپنی زمینیں ٹھیکہ پر دینے کے لئے نیلام کرتی ہے فروخت نہیں کرتی - وہ نیلام ایک سال کے لئے ہوتا ہے - کیا کبھی ریونیو منسٹر صاحب نے سوچا کہ وہ ایک سال میں نیلامی میں حاصل کرنے والے کیا کریں گے - جناب والا - میری دوسری گذارش یہ ہے کہ کلاز ۹۰ اور ۹۱ دونوں متبادل کلازیں ہیں - آپ یہ فرمائیں کہ ۵ سال کی میعاد کیوں درست نہیں ۱۵ سال کی میعاد کیوں درست ہے - وزیر قانون صاحب کی ترمیم جو کہ ابھی ہم نے منظور کی ہے -

"The Collector may, instead of transferring under section 90 a holding in respect of which an arrear of land revenue has accrued, cause such holding to be attached and taken under his own management or that of an agent appointed by him for that purpose."

غرض تو یہ ہے کہ باقیدار سے بقایا وصول کیا جاوے یہ غرض نہیں ہے کہ کسی دوسرے شخص کو ناجائز فائدہ پہنچانا ہے کہ وہ ۲۰ سال تک ٹیوب ویل لگا کر اس میں کھیتی باڑی کرے اور اس سے عیش و عشرت کرے - غرض یہ ہے کہ جو بچارا زمیندار اپنے مالیہ کی ادائیگی سے معذور ثابت ہوا ہے اس سے مالیہ کی رقم وصول کر لی جاوے - یہ غرض نہیں کہ کسی امیر زمیندار کو اس غریب زمیندار کی زمین کو ہڑپ کرنے کی اجازت دی جاوے - ان کے خیال کے مطابق یہ ہو نہیں سکتا ہے - ۱۵ سال کی میعاد غلط تھی یا یہ ۵ سال کی میعاد غلط ہے - میرے نزدیک دونوں غلط ہیں - وہاں ۱۵ سال غلط تھی - یہاں ۵ سال غلط ہے - میں تجویز پیش کر رہا ہوں کہ کلکٹر کے لئے ایک سال رکھا جائے کہ اتنے عرصے کے لئے نادھند کی زمین کلکٹر خود اپنے قبضے میں لے لے یا کسی دوسرے سے کاشت کرائے -

Mr. Speaker : I will now put the amendment to vote. The question is :

That in clause 91 of the Bill, as reported by the Select Committee, in sub-clause (4), for the words "five years", occurring in lines 2-3, the words "one year" be substituted.

The motion was lost.

I will now put clause 91 to vote. The question is :

That clause 91, as amended, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 92

Mr. Speaker : Clause 92; Minister for Law to move his amendment.

Minister for Law : Sir, I beg to move :

That for clause 92 of the Bill, as reported for by the Select Committee .....

Malik Muhammad Akhtar : Sir, this amendment is not with us.

Mr. Speaker : That has been circulated.

Khawaja Muhammad Safdar : Only 95 has been circulated.

Mr. Speaker : It has just been circulated. Yes please.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, I beg to move:

"That for clause 92 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

Annulment of assessment of holding.

"92. (1) When an arrear of land revenue has been due for a longer period than one year, and the foregoing processes are not deemed sufficient for the recovery thereof, the Board of Revenue may, in addition to or instead of all or any of those processes, order the existing assessment of the holding in respect of which the arrear is due to be annulled.

(2) The provisions of this section shall not be put in force for the recovery of an arrear of land revenue which has accrued on land:—

(*a*) while under attachment under section 91, or

(*b*) while under the charge of the Court of Wards.

(3) When the assessment of any land has been annulled under sub-section (1), the Collector may, with the previous sanction of the Board of Revenue, manage the land either himself or through an agent, or let it in farm to any person

willing to accept the farm for such term and on such conditions as may be sanctioned by the Board of Revenue:

Provided that the term for which land may be so managed or farmed shall not be longer than ten years from the commencement of the agricultural year next following the date of the annulment.

(4) Some time before the expiration of the aforesaid term, the Collector shall determine the assessment in respect of the holding for the remainder of the term of the current assessment of the District or Tehsil, and, when that assessment has been sanctioned by the Board of Revenue, shall announce it to the land-owner.

(5) The land-owner may give notice to the Collector of refusal to be liable for the assessment within thirty days from the date on which the assessment was announced to him.

(6) If notice is so given, the Collector may, with the previous sanction of the Board of Revenue, take the holding under direct management or farm it for the remainder of the term of the current assessment of the District or Tehsil, or for any period within that term which the Board of Revenue may fix.

(7) The Board of Revenue may direct that any contract made by the defaulter, or by any person through whom the defaulter claims with respect to any land comprised in an holding of which the assessment has been annulled, shall not be binding on the Collector or his agent or farmer during the period the holding remains under the management of the Collector or his agent or is let in farm".

Mr. Speaker: Clause under consideration amendment moved is:

That for clause 92 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely:—

"92. (1) When an arrear of land revenue has been due for a longer period than one year, and the foregoing processes are not deemed sufficient for the recovery thereof, the Board of Revenue may, in addition to or instead of all or any of those processes, order the existing assessment of the holding in respect of which the arrear is due to be annulled.

Annulment of assessment of holding.

(2) The provisions of this section shall not be put in force for the recovery of an arrear of land revenue which has accrued on land:—

(*a*) while under attachment under section 91, or

(*b*) while under the charge of the Court of Wards.

(3) When the assessment of any land has been annulled under sub-section (1), the Collector may, with the previous sanction of the Board of Revenue, manage the land either himself or through an agent, or let it in farm to any person

willing to accept the farm for such term and on such conditions as may be sanctioned by the Board of Revenue:

Provided that the term for which land may be so managed or farmed shall not be longer than ten years from the commencement of the agricultural year next following the date of the annulment.

(4) Some time before the expiration of the aforesaid term, the Collector shall determine the assessment in respect of the holding for the remainder of the term of the current assessment of the District or Tehsil, and, when that assessment has been sanctioned by the Board of Revenue, shall announce it to the land-owner.

(5) The land-owner may give notice to the Collector of refusal to be liable for the assessment within thirty days from the date on which the assessment was announced to him.

(6) If notice is so given, the Collector may, with the previous sanction of the Board of Revenue take the holding under direct management or farm it for the remainder of the term of the current assessment of the District or Tehsil, or for any period within that term which the Board of Revenue may fix.

(7) The Board of Revenue may direct that any contract made by the defaulter, or by any person through whom the defaulter claims with respect to any land comprised in an holding of which the assessment has been annulled, shall not be binding on the Collector or his agent or farmer during the period the holding remains under the management of the Collector or his agent or his let in farm".

Minister for Revenue : Not opposed.

Malik Muhammad Akhtar : Opposed. Sir, first of all, I will rise on a point of order. Sir, this is an abuse of Rules of Procedure. I am sorry but I have got to point out that. I will quote Rule 66 of Rules of Procedure regarding notices of amendments, that the notice of a proposed amendment should be given two clear days before the date on which the Bill or the relevant clause or schedule is put.

Mr. Speaker: The Member means to say that he did not have sufficient notice of it.

Malik Muhammad Akhtar : I will go a step further to say that it is an abuse of Rules of Procedure in this respect that the amendment is being proposed . . . . . .

Mr. Speaker : All right. We will take up this amendment tomorrow.*

CLAUSE 93

Mr. Speaker : We now pass on to the next clause 93; first amendment by Malik Muhammad Akhtar.

**Please see Vol. VI, No. 23—p.*

Malik Muhammad Akhtar: Sir, I beg to move:

That for clause 93 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"93. (1) When any land is attached or when the assessment of any land has been annulled, the Collector shall make proclamation thereof.

(2) No payment made after the making of the proclamation on account of rent or any other asset of the estate or holding to any person other than the Collector or his agent or farmer shall be credited to the person making the payment".

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is :

That for clause 93 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"93. (1) When any land is attached or when the assessment of any land has been annulled, the Collector shall make proclamation thereof.

(2) No payment made after the making of the proclamation on account of rent or any other asset of the estate or holding to any person other than the Collector or his agent or farmer shall be credited to the person making the payment".

Minister for Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب والا - مجھے اپنی ترمیم متعلقہ دفعہ ۹۳ پر کوئی لمبا چوڑا بیان نہیں دینا - مجھے صرف اسکی سب کلاز (۲) پر اعتراض ہے -

"93. (2) No payment made by any person to the defaulter before the making of the proclamation on account of rent or any other asset in anticipation of the usual time for the payment shall, without the previous sanction of the Collector, be credited to that person or relieve him from liability to make the payment to the Collector or his agent or farmer".

میں چاہتا ہوں کہ اگر کلکٹر annulment کا آرڈر کرے یا liabilities کرے یا کالعدم قرار دے تو دونوں چیزیں اسکے اعلان میں آجائیں اور دونوں legal ہو جائیں یعنی قانون میں جائز اور legal ہو جائیں -

Mr. Speaker: I will now put the amendment; the question is:

That for clause 93 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely:—

"93. (1) When any land is attached or when the assessment of any land has been annulled, the Collector shall make proclamation thereof.

(2) No payment made after the making of the proclamation on account of rent or any other asset of the estate or holding to any person other than the Collector or his agent or farmer shall be credited to the person making the payment.".

The motion was lost.

Mr. Speaker: Next is from Mr. Hamza.

Mr. Hamza: Not moving.

Mr. Speaker: Next. Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, I beg to move:

That sub-clause (2) of clause 93 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted and the subsequent clauses renumbered accordingly.

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is:

That sub-clause (2) of clause 93 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted and the subsequent clauses renumbered accordingly.

Minister of Revenue: Opposed.

خواجه محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - آپ ذرا اس کلاز کو ملاحظہ فرمائیں - در اصل اسکے دو حصے ہیں کہ جب اعلان کر دیا جائے یا منادی کر دی جائے کہ دفعہ ۹۱ کے تحت فلاں شخص کی اراضی قرق کر دی گئی ہے یا یہ کلکٹر نے اپنے قبضہ میں لے لی ہے یا اسکی تشخیص دفعہ ۹۲ کے تحت منسوخ کردی گئی ہے - تو اسکے بعد دو صورتیں پیدا ہوتی ہیں - پہلی صورت جسکو میں نے حذف کرنے کے لئے کہا ہے میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر اس اعلان سے پہلے یا منادی سے پہلے اس نا دھند باقیدار کو کسی شخص نے کوئی ادائیگی کی ہے تو وہ مجرا نہیں ہو سکتی اور انہوں نے دوسری صورت یہ بتائی ہے کہ اس اعلان یا منادی کے بعد اگر اس شخص کو کسی نے کوئی ادائیگی کی ہو تو اس ادائیگی کے لئے بھی مجرا نہیں دیا جائے گا - اختصار کے ساتھ بات اتنی سی ہی ہے - میری سمجھ میں یہ بات تو اچھی طرح سے آسکتی ہے اور یہ بات واضح بھی ہے کہ جب اعلان ہو گیا - اور منادی بھی ہو گئی کہ فلاں شخص نادھند ہے اور اسکی اراضی کلکٹر صاحب نے اپنے قبضہ میں لے لی ہے اور اب وہی اس کا انتظام و انصرام کریں گے یا یہ کہ اب

انہوں نے اپنے ایجنٹ کے ذریعے اس کا انتظام سنبھال لیا ہے ۔ تو فرض کیجئے کہ اگر اس کے بعد کوئی مزارع اس مالک کو لگان کی صورت میں کوئی ادائیگی کرتا ہے تو اس کو مجرا نہیں کیا جاسکتا ۔ اس لئے کہ وہ شخص نادھند ہے یا باقیدار ہے اور اس کو کسی قسم کی ادائیگی نہیں ملنی چاہئے ۔ اس زمین کے متعلق اگر کوئی رقم وصول کرنی ہے تو وہ کلکٹر کو وصول کرنی چاہئے ۔ یہ صاف اور سیدھی بات ہے اور سمجھ میں آسکتی ہے ۔ لیکن یہ بات کہ اگر اس اعلان یا منادی سے پہلے بھی اس شخص کو کوئی ادائیگی ہوئی ہو تو وہ بھی کلکٹر صاحب کو قابل قبول نہیں ہو گی اور اسکے لئے وہ کوئی مجرا نہیں دیں گے ۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ سکتی ۔ کیونکہ لوگوں کو اس اعلان یا منادی سے پہلے کیسے معلوم ہوگا ۔ آپ اسکے مضمرات بھی ملاحظہ فرمائیں ۔

"(2) No payment made by any person to the defaulter before the making of the proclamation on account of rent or any other asset in anticipation of the usual time for the payment shall, without the previous sanction of the Collector, be credited to that person or relieve him from liability to make the payment to the Collector or his agent or farmer".

میری سمجھ میں تو یہ بات بالکل نہیں آتی کہ لوگوں کو کیسے معلوم ہوگا ۔ آیا ان کو کوئی الہام ہوگا یا ان پر کوئی وحی نازل ہوگی کہ اس شخص کو جسکو کہ انہوں نے ادائیگی کرنی ہے ۔ اسے بعد میں نادھند اور باقیدار قرار دیدیا جائیگا ۔ اس کے متعلق تو آپ نے بعد میں اعلان کرنا ہے اور اس وقت تک اس گاؤں یا اس علاقے میں کسی کو بھی یہ معلوم نہیں ہے کہ اس شخص کی اراضی کو کلکٹر نے اپنے قبضہ میں لینا ہے ۔ اور اس کا اعلان بھی بعد میں ہو گا ۔ اس اعلان سے پہلے اگر اس کے کسی قرضدار نے اسکا قرضہ جو کہ چاہے لگان کی صورت میں ہی ہو ادا کر دیا ہے تو کلکٹر صاحب کہتے ہیں کہ اس کی ادائیگی درست طور پر نہیں کی گئی کیونکہ اسکی وصولی تو خود انہوں نے کرنی تھی ۔ ہو سکتا ہے کہ جناب وزیر مال مجھے سمجھا سکیں اور اس طرح سے میرے علم میں بھی اضافہ ہو گا ۔ یہ بات تو سیدھی سی ہے کہ اگر وہ شخص

کسی قسم کی وصولی بھی اس اعلان کے بعد کریگا تو وہ ناجائز ہو گی اور جو بھی اسے اس قسم کی ادائیگی کریگا تو اس ادائیگی کو مجرا ہونے کے قابل تصور نہیں کیا جائیگا ۔ تو اعلان سے پہلے کی ادائیگی کے متعلق تو بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ یہ بالکل سیدھی سی بات ہے ۔

وزیر مال ۔ اس کی explanation سب کلاز نمبر ۲ میں دی ہوئی ہے اور خواجہ صاحب نے بھی اسے پڑھا تھا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ یہ دیکھیں کہ ہمارے ہاں بیسیوں واقعات ایسے ہوتے ہیں کہ جن میں پیشگی وصول کر لی گئی ہوتی ہے تو کیا پیشگی وصول کرنا جرم ہے ۔

وزیر مال ۔ اگر بدنیتی سے پیشگی وصول کی گئی ہو تو یقینا جرم ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ لیکن ''بدنیتی'' کا لفظ اس میں درج نہیں ہے ۔

وزیر مال ۔ لیکن آپ یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ اس بات کا کس کو علم نہیں ہوتا کہ فلاں شخص نا دھند ہوگیا ہے ۔ کیونکہ اس کے متعلق تو اخبارات میں بھی آ جاتا ہے ۔ اسی طرح سب کو ہی پتہ ہوتا ہے کہ فلاں شخص کی زمین annul ہو گئی یا قرق ہو گئی ہے ۔ سارے صوبے میں اس کے متعلق معلوم ہو جاتا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اگر ایسا ہے تو میں اپنی بے بسی کا اقرار کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ (لائلپور-٦) ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ جو اختیارات نمبر ۹۱ اور ۹۲ دفعات کے تحت محکمہ مال کے افسران کو دیئے گئے ہیں ۔ ان اختیارات کو استعمال کر کے حکومت کے جو حقوق ہیں یا حکومت کے واجبات کی وصولی کا جو انتظام ہے ۔ وہ بڑے موثر طریقے سے کیا جا سکتا ہے ۔ جب حکومت کسی باقیدار کی جائیداد اپنے قبضے میں

لے لیتی ہے تو بیشتر اوقات اس جائیداد کی مالیت ان واجبات سے بہت زیادہ ہوتی ہے - تو میرے نزدیک ضمنی دفعہ نمبر ۲ سے وہ افراد یا ان افراد کے حقوق متاثر ہوں گے جو کہ بیشتر اوقات انتہائی غریب اور غریبہ ہونے کی وجہ سے وہ بیچارے خصوصی طور پر مالک کے اراضی باقیدار ہونے کے متعلق بالکل نا واقف اور لا علم ہوتے ہیں - مجھے یہ خدشہ ہے کہ اگر اس دفعہ کو موجودہ حالت میں منظور کر لیا جائے ، تو اس سے وہ چھوٹے کاشتکار یا چھوٹے چھوٹے مالکان اراضی جو کہ عام طور پر دوسرے لوگوں کی زمین ٹھیکے پر لے کر کاشت کرتے ہیں ، اس کی زد ان پر پڑے گی - آپ کو بھی اچھی طرح سے اس حقیقت کا علم ہے کہ ہمارے علاقوں میں اراضیات کی اس حد تک قلت ہے کہ وہ افراد جو کہ اپنی زمین ٹھیکے پر دیتے ہیں ، ان کا سب سے پہلا مطالبہ یہ ہوتا ہے کہ آپ پیشگی رقم ہمارے حوالے کرو اور اس وقت زمین ٹھیکے پر لینے کے لئے کاشتکاروں کے درمیان اس حد تک مقابلہ ہے کہ لوگوں کو پیشگی رقم ادا کرنی ہی پڑتی ہے - اس کے علاوہ آپ کو اس بات کا بھی علم ہے کہ ہمارے ملک میں بیروزگاری بہت زیادہ ہے ، زمین محدود ہے اور اسے کاشت کرنے والے مقابلتاً بہت زیادہ ہیں اور انہیں کاشتکاری کے علاوہ اور کوئی کام بھی نہیں آتا - اس لئے وہ مجبور ہیں کہ چاہے مالکان اراضی کی شرائط کس قدر سخت کیوں نہ ہوں ، وہ روح اور جسم کے رشتے کو قائم رکھنے کے لئے زمین ٹھیکے پر لیں اور اس کے لئے پیشگی رقم ادا کریں - یہ صورت حال محض ٹھیکیداروں کی نہیں ہے ، یہ حالت ان افراد کی ہی نہیں جو کہ زمین ٹھیکے پر لیتے ہیں بلکہ میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر مال کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے علاقے میں وہ لوگ جو کہ بحیثیت ایک مزارع کے زمین لیتے ہیں یا جن لوگوں کو کاشت کے لئے زمین دی جاتی ہے ، مالک ان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اتنے ہزار روپے اس کے حوالے کریں اور فلاں فلاں کام بھی مفت انجام دینے کا وعدہ کریں ، تو اس کے بعد ان کو زمین بٹائی پر دی جائے گی - اس میں کوئی شک نہیں کہ جناب قائد ایوان یہ فرما سکتے ہیں کہ آج سے تقریباً بارہ تیرہ

سال پہلے مزارعین کے حقوق کے تحفظ کے لئے ایک قانون بنایا گیا تھا جو کہ جناب قائد ایوان کو بہت ناپسند ہے ۔ لیکن آپ نے اس قانون کے تحت جو تحفظات ان چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں یا چھوٹے چھوٹے مالکان یا اس ملک کے کمزور لوگوں کو دیئے ہیں، مزارعین کے مفادات کے تحفظ کیلئے وہ قانون بھی اپنی جگہ پر بالکل بے کار اور بے معنی ہے ۔ کیونکہ در حقیقت ان کے پاس طاقت نہیں ہے کہ وہ عدالت میں جا کر انصاف کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور انصاف کا تقاضا کر سکیں ۔ اندریں حالات اگر آپ نے اس دفعہ کو موجودہ صورت میں منظور کر لیا تو چھوٹے کاشتکاروں پر ، ان مزارعین پر اور ان کمزور لوگوں پر اس کی زد پڑے گی ، جو کہ زمین ٹھیکے پر لیتے ہیں ۔ اور جب آپ کے محکمہ مال کے افسران کو سالہا سال تک قبل از وقت یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ فلاں باقیدار آخرکار مالیہ کے واجبات ادا نہیں کر سکے گا اور بالآخر آپ کو اس کی زمین اپنے قبضے میں لینی پڑے گی ۔ اگر آپ کے محکمہ مال کے افسران جو کہ بڑے تجربہ کار بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ جو بڑے گھاگ ہوتے ہیں ان کو ہر وقت معلوم نہیں ہو سکتا ، تو پھر ایک چھوٹے سے اور معمولی کاشتکار اور مزارع کو اس کا علم کس طرح ہو سکتا ہے کہ کل کو حکومت یہ زمین اپنے قبضہ میں لے لیگی ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment.

The question is :

> That sub-clause (2) of clause 93 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted and the subsequent clauses be renumbered accordingly.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment is from Kazi Muhammad Azam Abbasi.

Kazi Muhammad Azam Abbasi : Sir I beg to move :

> That in sub-clause (3) of clause 93 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "estate or" occurring in line 3, be deleted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

> That in sub-clause (3) of clause 93 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "estate or" occurring in line 3, be deleted.

Minister of Revenue : Not opposed.

Mr. Speaker : There is no opposition...

Khawaja Muhammad Safdar : I will oppose it Sir. I think there is a mistake somewhere.

آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں

> "No payment made after the making of the proclamation on account of rent or any other asset of the estate or holding . . . "

میں سمجھتا ہوں کہ اس لفظ کا اضافہ کرنا ضروری ہے ۔ یہ اس شکل میں ہے کہ اگر کوئی شخص ساری ایسٹیٹ کا مالک ہے تو یہ لفظ ان معنوں میں استعمال نہیں ہوا اگر وزیر مال اس پر غور فرمائیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ یہاں پر اس لفظ کو شامل کرنا چاہئے ۔ اس لئے کہ اگر کسی ایسٹیٹ کا کوئی فرد واحد مالک ہے یا اس نے اپنے قبضہ میں لے لی ہے اور اس کا rent وغیرہ واجب الادا ہے یا وصول ہونا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر مال ۔ ایسا کوئی فرد واحد نہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میرے خیال میں تو بہت سے لوگ ہیں ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ آپ کو معلوم ہے کہ اب ۵۰۰ ایکڑ کی حد ہو گئی ہے ۔ ایسی کسی کی ایسٹیٹ نہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ٹھیک ہے بعض گاؤں ایسے ہیں جہاں ۵۰۰ ایکڑ بھی نہیں ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ آپ کے ضلع میں تو ۵۰۰ ایکڑ والا کوئی بھی نہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ بہر حال آپ اسے دیکھ لیں اور غور کر لیں۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ میں نے اس پر بڑا غور کیا ہے ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House. The question is :

> That in sub-clause (3) of clause 93 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "estate or" occurring in line 3, be deleted.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is :

> The clause 93, as amended, do stand part of the bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The House is adjourned for tomorrow to meet at 8-30 a.m.

The Assembly then adjourned (at 1-30 *p.m.) till* 8-30 *a.m. on Wednesday, the 25th October*, 1967

APPENDIX I

(*Ref*: Starred Question No. 9160)

(On Judicial Paper worth Rs. 40.00)

Copy of partnership Deed.

M/S Mohd Aslam & Sons, Lahore.

This indenture written on 28th November, 1961 by and between

1. Mian Mohd Aslam Butt s/o Mian Mohd Ismail Butt resident of Lahore, adult, party of the first part ;

and

2. Mian Haroon Aslam Butt s/o Mian Mohd Aslam Butt, resident of Lahore, adult, party of the second part.

Whereas the first party was the licensed porter's contractor at Lahore Railway Station and also executed parcel and luggage handling contracts with the Railways. And now, it is necessary for the business that a partnership be formed for the continuity of business, and approval of the Railway Authorities concerned. Therefore; he asked for the keeping up of this business, he asked the second party to join with him as a partner ; and the second party has agreed and thus the firm was formed between them, and the terms were settled interse them.

After, however, forming this partnership, they have together agreed to admit Mian Mahmood Aslam Butt, minor to the benefits of this partnership, as he is a useful hand and will also be able to look after this business alongwith them and it was essential for efficiency and progress of the business.

Accordingly the terms and conditions have been settled interse and these are reduced to writing to keep the matters clear free, of doubt and ambiguity and for such uses and references as need may be from time to time. Hence this deed.

NOW THEREFORE THIS DEED WITNESSETH

1. That the name and style of this business shall be M/s. Mohd Aslam & Sons.

2. That the Head Office of the firm would be situated at Lahore. Its branches and/or agencies may be opened or closed at other places as need may be from time to time.

3. That the business of the firm would be the (*i*) Handling of licensed Porter's contracts, (*ii*) Handling of luggage and parcels contracts, (*iii*) all kind of contracts, (*iv*) Imports and (*v*) Exports and such other lines of business as be deemed fit and convenient from time to time.

4. That the accounts of the business will be kept properly and in accordance with law faithfully. Each party would be entitled to examine and check the same as would be deemed fit, but would do so, in a way, as not to holdthe progress and development of the business.

5. That both parties would work in mutual interests and would do nothing wrong to affect the interests of themselves, individually or collectively or as that of the minor, admitted to the benefits of partnership.

6. That once in a year the account of the business will be balanced, profit or loss struck and divided in between the parties and the minor, as in this deed.

7. That the first accounts of the firm be closed on 31-12-62 or as will be convenient to the parties or on such other dates as will be deemed fit and convenient. Similarly the accounts would be closed in the subsequent years.

8. That the profit or loss of the firm would be divided between the parties as hereunder.

1. Mian Mohd Aslam 35 paisas in profit and 50 paisas in loss
2. Mian Haroon Aslam 35 ,, ,, ,, 50 ,, ,,

and

3. Mian Mahmood Aslam 30 paisas in profit only.

Mian Mahmood Aslam, being a minor will not be liable for any loss.

9. That the firm would be got registered with the Registrar of Firms, in due course of time.

10. That each party would bear his own burden of Income Tax. The first party would also bear the tax liability of the minor, as long as he does not attain his majority. This liability is taken by him in accordance with the provisions of the Income Tax Law.

11. That both parties and the minor may work in the business to the extent and in the manner as will be deemed fit by them.

12. That the bank accounts may be opened or closed by the first party only and may as will be operated upon by him. He will also be entitled to receive payments and will give discharge receipts to the Authorities.

13. That in case of the death of any party the business will not be deemed to have been closed. The bankers and debtors will continue to pay it all the dues as if no change has occurred. The heirs of the deceased may, however, if deemed necessary be taken in a (as) partners.

14. That in case of any dispute or difference of opinion the same will be settled mutually or be referred to arbitration in accordance with law.

15. That all the provisions of the Partnership Act 1932 which are not contained herein, will apply to this partnership in the normal way.

16. That the firm has taken effect as from 1-12-1961.

In witnesses whereof the parties has set their respective hands on 28th November, 1961.

Witnesses	Parties
(1) Sd/- Mohd Afzal	(1) Sd/- Mohd Aslam
(2) Sd/- Illegible	(2) Sd/- Haroon Aslam Butt
	(3) Mahmood Aslam Butt

FORM 'C'

(Rule 9 A)

No. 384 of 1961-1962

ACKNOWLEDGEMENT OF REGISTRATION OF FIRM

The Registrar of Firms, Lahore Region, hereby acknowledges the receipt of the statement prescribed by Section 58 (1) of the Partnership Act 1932. The statement has been filed and the name of the firm M/s Mohammad Aslam & Sons, Railway Station, Lahore has been entered in the Register of Firms.

Seal.

Sd/-

(Masood Husain)
Registrar of Firms,
Lahore Region

Lahore
Dated 9th December, 1961.

APPENDIX-II

(*Ref*: Starred Question No. 9481)

Roads proposed to be constructed in Bahawalpur Division

	Sub-Division	Name of Section	Name and distance	Metalled	Estimated Cost	Duration of completion
1.	Provincial Sub-Division No. 1, Bahawalpur.	Yazman Road Section.	Constructing road from Yazman to Kudwala length 10 miles.	Metalled ...	11,11,000	June 1968 4 years.
2.	Ditto Ahmadpur East.	Mubarikpur	Constructing Mubarikpur Kotra Musa Khan Khairpur Dha Panjnad road length 30 miles.	Do. ...	29,71,000	June 1969 6 years.
3.	Construction Sub-Division No. 3, Hasilpur.	Hasilpur ...	Constructing road from Hasilpur to Chunawala 17 miles.	Do. ...	18,11,000	June 1969 5 years.
4.	Ditto Provincial Sub-Division, Chishtian.	Ditto Roads Chishtian.	Constructing of Bahawalpur to Sulemanke road reach mile 10/4 to 22/4, 22/4 to 30/0, 30/0 to 52/0, 52/0 to 60/0, 60/0 to 70/0, 70/0 to 92/0, 92/0 to 108/0.	Do. ...	78,44,000	June 1968 7 years.
5.	Ditto Haroonabad.	Fortabbas	Constructing metalled road from Fortabbas to Yazman, Section Fortabbas to Mansoora length 40 miles.	Do. ...	38,11,000	June 1969 6 years.
6.	Ditto Chishtian.	Road Chishtian ...	Constructing road from Chishtian to Metha Jhedu length 10 miles.	Do. ...	8,22,000	June 1968 5 years.
7.	Ditto Provincial Sub-Division Haroonabad.	Ditto Roads Haroonabad.	Constructing a metalled road from Chishtian to Haroonabad *via* Qaziwala length 220.13 miles.	Do. ...	21,89,000	June 1969 5 years.

APPENDIX

	Sub-Division	Name of Section	Name and distance	Metalled	Estimated cost	Duration of completion
8.	Provincial Sub-Division, Khanpur.	Liaqatpur and Khanpur.	Constructing metalled road from Liaqatpur to Khanpur 28 miles.	Metalled ...	43,88,000	June 1969 6 years.
9.	Provincial Sub-Division, Haroonabad.	Roads Haroonabad ...	Constructing road from Bahawalnagar to Fortabbas mile 18/3 to 64/6 (46.3 miles).	Do. ...	40,88,000	June 1968 11 years.
10.	Provincial Sub-Division, Bahawalnagar.	Boat Bridge Section ...	Improvement of Sahiwal Arifwala Qaboola, Bhukhan Bahawalnagar road mile 6.17 (Section Bahawalnagar to Bhukhan).	Do. ...	35,49,000	June 1968 3 years.
11.	Ditto Khanpur.	Liaqatpur Section ...	Metalling and Tarring Shahi road from mile 49/2 to 57/0 (7 miles)	Do. ...	8,41,000	June 1968 4 years.
12.	Ditto Provincial Sub-Division, Rahimyarkhan.	Ditto Kot Samaba ...	Metalling and Tarring Shahi road from mile 57 to 62 and 94/2 to 110/0.	Do. ...	38,86,218	June 1968 6 years.
13.	Provincial Sub-Division, Khanpur.	Khanbela ...	Constructing road from Allahabad to Khanbela (9.38 miles).	Do. ...	40,24,000	June 1968 5 years.
14.	Provincial Sub-Division, Sadiqabad.	Sadiqabad ...	Constructing Sadiqabad to Manthar road 10.87 miles.	Do. ...	10,16,000	June 1968 5 years.
15.	Ditto	Do. ...	Constructing road from Jamaldinwali to Bungalow Icha 3.80 miles.	Do. ...	3,89,000	June 1968 5 years.

16.	Ditto	Do.	...	Constructing road Sadiqabad to Bhong length 10 miles.	Do.	...	4,32,000	June 1968 5 years.
17.	Ditto Khanpur.	Khanpur	...	Constructing road from Aminabad to Pacca Laran length 6 miles.	Do.	...	5,75,000	June 1968 5 years.
18.	Provincial Sub-Division, Khanpur.	Liaqatpur	...	Constructing road from Allahabad to Janpur road length 6.75 miles.	Do.	...	5,97,000	June 1968 5 years.
19.	Ditto Sadiqabad.	Ahmadpur Lamma	...	Constructing road from Swetra to Bauwala Gudu road (14.25 miles).	Do.	...	15,27,000	June 1968 5 years.
20.	Ditto Khanpur.	Khanpur	...	Constructing road from Khanpur to Baghobahar length 12 miles.	Do.	...	6,36,400	June 1968 5 years.
21.	Ditto Sadiqabad	Ahmadpur Lamma	...	Constructing road from Sanjarpur to Walhar 3.79 miles.	Do.	...	3,96,000	June 1968 5 years.
22.	Ditto Khanpur.	Khanpur	...	Constructing road from Khanpur to Nawankot 10.56 miles.	Do.	...	8,08,000	June 1968 5 years.
23.	Ditto	Liaqatpur	...	Constructing Allahabad to Bye pass road 1.30 miles.	Do.	...	1,52,000	June 1968 3 years.
24.	Construction Sub-Division No. I, II and III.	Sulemanki Road Section		Constructing road from Bahawalnagar to Sulemanki mile 107/0 to 157/5.	Do.	...	1,12,35,800	December 7 1 year.

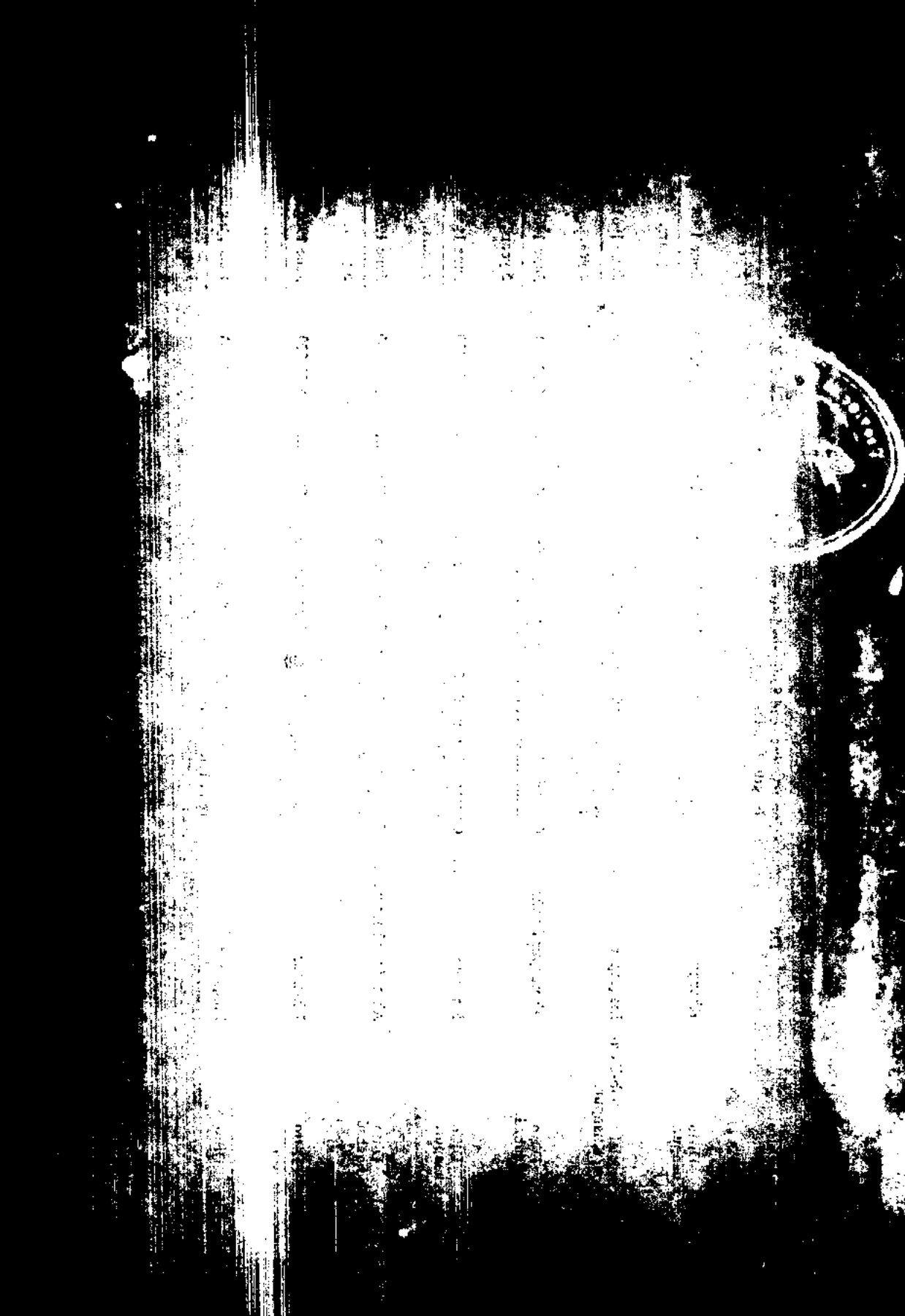

PROCEEDINGS OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Wednesday, the 25th October, 1957.

چہارشنبہ - ۲۰ رجب المرجب ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝

(پ ۱۸ - س ۲۳ - رکوع ۳ - آیات ۵۲ تا ۶۱)

اور (اے پیغمبر) یہ تمہاری جماعت حقیقت میں ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تم مجھ سے ڈرو۔ پھر اُن لوگوں نے اپنے کام کو آپس میں متفرق کر کے جُدا جُدا کر دیا۔ جو چیز جس فرقے کے پاس ہے وہ اُسی سے خوش ہو رہا ہے۔ تو اُن لوگوں کو ایک وقت تک اُن کی غفلت ہی میں رہنے دو۔ کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو دنیا میں اُن کو مال و دولت اور بیٹوں سے مدد دیتے ہیں۔ تو اُس سے اُن کی بھلائی میں جلدی کر رہے ہیں؟ نہیں بلکہ یہ لوگ سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ بلاشبہ جو لوگ اپنے پروردگار کے خوف سے ڈرتے ہیں۔ اور جو اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اور جو (اس کی راہ میں) دے سکتے ہیں دیتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ اُنہیں اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرتے اور یہی اُن نیکیوں کے لئے سبقت لے جاتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : The Question Hour. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo.

SUPPLY OF SEEDS TO FARMERS

*8015. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the amount allocated by the Government in 1967-68 budget for supply of seeds to the farmers in the Province ;

(*b*) whether it is a fact that the agencies through which the seeds are being supplied at present are not working properly with the result that a great quantity of seed turns useless ;

(*c*) the regionwise quantity of seeds supplied during the year 1966-67 alongwith that which remained unutilised and reasons therefor ;

(*d*) the steps Government intend to take for regularising the supply of seeds and the action to be taken against the responsible agencies for wasting seed grains ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) No amount is allocated for the purchase of seed. A provision of Rs. 37 lacs, however, exists in the A.D.P. for the year 1967-68, on account of subsidy which is given by Government on the distribution of seed to cover expenditure, etc.

(*b*) No.

(*c*) The required information is given in the attached statement, which is placed on the Table of the House.*

(*d*) The Agricultural Development Corporation has established Sale Depots at all Mandi Towns. In addition, agencies have been given for distribution of seed/fertilizer on the recommendation of Chairman of Union Councils in order to afford facility to the farmers in the procurement of seeds/fertilizer. Besides, distribution is being made through R. S. C. C. and Co-operative Societies, as 'commission agents' of Agricultural Development Corporation. In the event of any wastage, the agencies concerned are under obligation to make up the loss.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister for Agricul-

**Please see Appendix I at the end.*

ture kindly make it clear whether the seeds and fertilizers will be given only on the recommendations of the Chairman or can be acquired without such recommendations ?

پارلیمنٹری سیکرٹری - اُن کے recommendation کی ضرورت نہیں ہوتی ہے - وہ زمینداروں کی اپنی facility کے لئے ہے - یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ Chairman Union Council کے دروازوں کو کھٹکھٹائیں بلکہ زمیندار جس طرح سے چاہیں اُس facility کو حاصل کر سکتے ہیں -

---

GREEN BELT SCHEME FOR HYDERABAD CITY

*8016. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there was a GREEN BELT SCHEME for Hyderabad City ; if so, the year in which the said scheme was approved by Government and the estimated cost thereof alongwith the following details :—

(*i*) the years in which the scheme was under implementation ;

(*ii*) the yearwise amount allocated for the said scheme and the amount that was actually spent ;

(*b*) whether the said scheme has since been completed ; if so, when and if not reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) No.

(*i*) } Does not arise.
(*ii*) }

(*b*) Does not arise.

CONTROL OF INSECTS, PESTS AND FUNGAL DISEASE

*8017. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the amount provided in 1967-68 budget for the scheme regarding

control of insects, pests and fungal disease in the crops and the manner in which the said amount will be spent ;

(*b*) whether it is a fact that most of the crops in former Sind area are affected by the said diseases ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to pay more attention to Sind area by spending a sufficient amount for protection of crops from the said diseases ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) A sum of Rs. 370 lac has been provided in the budget for 1967-68 for the procurement of plant protectoin material. Pesticides and equipment procured against this budget are to be used for the control of agricultural pests and diseases throughout the Province.

(*b*) The pest incidence depends on a number of biological and geological factors and therefore the degree of infestation is not same in all the parts of the Province. In some years the former Sind areas are more affected than other parts of the Province and in other years the situation may be reversed.

(*c*) The Government has been keeping close watch on the development and spread of outbreak of agricultural pests and the control operations are carried out according to the situation in a particular area. The areas of former Province of Sind receive greater attention whenever there is infestation of insect pests of rice, cotton, oilseeds and other crops.

صاحبزادہ نور حسن ۔ کیا جناب وزیر خوراک یہ فرمائیں گے کہ یہ جو pesticides حاصل کئے جاتے ہیں کیا ان کے حاصل کرنے کے سلسلے میں کوئی فیس بھی وصول کی جاتی ہے ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جی ہاں ۔

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister for Agriculture kindly let me know whether the amount of Rs. 370 lacs is distributed on division-wise or region-wise basis and how Sind area is receiving greater attention when the diseases are on the increase there ?

Parliamentary Secretary : Sir, the Department always keeps in view the attack of pests, etc. and wherever required, more attention is paid.

I have already stated that it depends on the biological and geological factors. Of course, some times it so happens that Sind area is mostly attacked, and we always pay more attention to that area and other areas as well which are so attacked. And I assure the Member that when there is any calamity, the Department will certainly come to the help of the farmers.

COLD STORAGES FOR THE PRESERVATION OF FRUITS AND VEGETABLES

*8018. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state whether it is a fact that a provision of Rs. 15,00,000 has been made in 1967-68 budget for the scheme for setting up of cold storages for the preservation of fruits and vegetables ; if so, the names of places in the Province where such storages will be provided ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*i*) Yes.

(*ii*) Cold Storages are proposed to be constructed at the following places—

(1) Hyderabod,

(2) Sukkur.

(3) Rawalpindi.

(4) Islamabad.

(5) Kallurkot.

(6) Jauharabad.

حاجی گلاب خان شنواری ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتلائیں گے کہ اس سکیم سے پشاور ڈویژن کو کیوں نظرانداز کیا گیا ہے حالانکہ اسی ڈویژن میں پھل اور سبزی کی پیداوار بہت کثرت سے ہوتی ہے ؟ .

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ وہاں cold storage بہت محدود ہیں اور اس کے علاوہ وہاں پر Agricultural Development Corporation کام نہیں کر رہی ہے ۔

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister for Agriculture kindly let me know how much amount has so far been spent on each project and whether equal allocation has been made for each project ?

Mr. Speaker : The Member should give a fresh notice for that.

Parliamentary Secretary : Sir, if you permit me, I have got the information and I can, of course, give it to the Member.

Mr. Speaker : Alright, if it is readily available, the Parliamentary Secretary may give it.

Parliamentary Secretary : Actually Sir, the amount so far spent, is not with me but I can tell the capacity cubic feet.

The detail of amount for the time being is not with me and I am sorry.

ESTABLISHMENT OF A VETERINARY COLLEGE IN SOUTHERN ZONE

*8028. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some time ago there was a scheme under the consideration of the Government for the establishment of a Veterinary College in Southern Zone ;

(*b*) whether it is a fact that the place for the setting up of the said College was later changed to Lyallpur ; if so, reasons therefor ;

(*c*) whether Government intend to establish the said College in Southern area ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) No.

(*c*) No such proposal is under consideration.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : Sir, in part (*a*), the answer is 'Yes' and part (*c*) says that no such proposal is under consideration. So will the Minister agree that then there is no need of animal husbandry ?

Minister for Agriculture : I do not agree that there is no need of it.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : Then why is the proposal not being considered ?

Minister for Agriculture : The proposal was not accepted by the appropriate authority ; probably it will be included when there is need for it.

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Why was it not accepted ?

Minister for Agriculture : It was rejected obviously.

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں جناب وزیر زراعت صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ Veterinary College کی جب سکیم منظور کی گئی تھی جنوبی علاقے کے لئے تو کیا یہ Veterinary College لائل پور اس کے بعد قائم ہوا ہے یا اس سکیم کے بننے سے پہلے قائم ہوا تھا ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ اس وقت کوئی سکیم منظور نہیں کی گئی تھی ۔

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Will the Minister for Agriculture kindly state whether it is conducive to good Administration to have two Colleges in former Punjab and none in Peshawar, Quetta and Hyderabad ?

Minister for Agriculture : I think there is need for a College in the southern region, and that's all I can say.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : I would like to know whether the Government intends to consider this question in the near future ?

Minister for Agriculture : I will certainly consider it. However, it depends upon the provision of funds.

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر خوارک یہ فرمائیں گے کہ یہ جو Veterinary College لاہور میں ہے یہ کب سے قائم ہے ؟

وزیر زراعت ۔ یہ تقریباً ۸۰ سال سے ہوگا یا اس سے پہلے سے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ لائل پور میں کب سے ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری۔ لائل پور میں میرا خیال ہے پانچ چھ سال سے ہے مگر علیحدہ کالج کوئی نہیں بنایا گیا ۔

SUPPLY OF INDIGENOUS AND IMPORTED FERTILIZER TO AGRICULTURISTS

*8233. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state the quantity of indigenous and imported fertilizer supplied by Government to Agriculturists in each Division of West Pakistan in each of the financial years 1962-63, 1963-64, 1964-65, 1965-66 and 1966-67 ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : It has not been possible to collect the entire information which will now be supplied to the Member shortly.

Mr.Speaker : This question will be answered on the next turn.

RAISING FORESTS IN COASTAL LANDS

*8456. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Agricultural Development Corporation has decided to raise forests in coastal lands of the Province ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) when the decision was taken (*ii*) how far the decision has been implemented (*iii*) the acreage of land that has been utilized for raising forests uptil now ;

(*c*) in case the said decision has not so far been implemented, reasons therefor and when the decision will be implemented ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) No.

(*b*) Does not arise.

(*c*) Does not arise.

Chinese Wheat

*8457. **Chaudhri Idu Muhammad** : Will the Minister for Food be pleased to state :—

(*a*) the total quantity of Chinese wheat that was received from Central Government during the last two years and the expected quantity thereof to be received in 1967-68 ;

(*b*) the quantity of Chinese wheat that was supplied to Ration Depots in the Province for supply to people during 1966-67 and to be provided to the said Depots in 1967-68 and the quantity of that to be reserved in the stocks ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Imports of wheat from abroad are arranged by the Central Government and hence this information is not available with the Provincial Government.

(*b*) In view of reply to (*a*) above, it is not possible for the Provincial Government to furnish the requisite information.

چودھری عید محمد ۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ مرکزی حکومت سے ہمیں چین کی گندم کتنی موصول ہوئی ہے ؟

وزیر خوراک ۔ شاید وہ کسی اور question کا ذکر فرما رہے ہیں ۔ ہمیں یہ پتہ نہیں ہے کہ یہ چین کی گندم ہے ۔

چودھری عید محمد ۔ میں نے دریافت کیا ہے کہ ہم نے مرکزی حکومت سے چینی گندم کتنی وصول کی ہے ؟

وزیرخوراک ۔ چینی گندم تو میں نہیں کہہ سکتا ۔ آپ نے لکھا ہے

"(*a*) the total quantity of Chinese wheat that was received from Central Government during the last two years . . . ."

تو چین سے موصول شدہ گندم کا مجھے علم نہیں ۔

QUANTITY OF RICE YIELD IN WEST PAKISTAN

*8459. **Chaudhri Idd Muhammad:** Will the Minister for Food be pleased to state :—

(*a*) the total quantity of rice yield of all qualities in West Pakistan during the last three years ;

(*b*) the quantity of rice of all qualities that was placed at the Ration Depots for supply to the public in West Pakistan in 1966-67 and to be so provided there in 1967-68 ;

(*c*) the quantity of rice that has been reserved for export at present in stock ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

		Tons
(*a*)	1964-65	1,361,400
	1965-66	1,296,000
	1966-67	1,343,000
(*b*)	1966-67	21,768
	1967-68	Cannot at this stage be accurately estimated.
(*c*)	Exports being the subject of the Central Government, the requisite information is not available with the Provincial Government.	

مسٹر حمزہ ۔ سنٹرل گورنمنٹ جو چاول برآمد کرتی ہے وہ چاول صوبائی حکومت سے حاصل کیا جاتا ہے اور صوبائی حکومت وہ چاول کاشتکاروں سے خریدتی ہے ۔ اگر یہ حقیقت ہے تو اس کے متعلق کم از کم اعداد و شمار آپ کے پاس ہونے چاہئیں ۔

وزیرخوراک ۔ آپ (سی) کو ملاحظہ فرمائیں ۔

"(*c*) the quantity of rice that has been reserved for export at present in stock ; "

یہ مجھے پتہ نہیں کہ کتنا چاول گیا ۔ پہلا آپ کا خیال درست ہے کہ ہم بطور ایجنٹ کے اس کو خریدتے ہیں اور ان کی خدمت میں دے دیتے ہیں ۔

خان اجون خان جدون ۔ (بی) میں پوچھا گیا ہے ۔

"(*b*) the quantity of rice of all qualities that was placed at the Ration Depots for supply to the public in West Pakistan in 1966-67 . . ;"

۶۶ ' ۶۷ میں ۲۱ ہزار ۶۸۷ ٹن دکھایا گیا ہے ۔ یہ چاول اعلیٰ قسم کا ہے کیا اس میں سے پشاور اور دوسری جگہوں کو کوٹا نہیں تقسیم کیا گیا ؟

وزیرخوراک ۔ کوئی اعلیٰ قسم کا چاول نہ تھا ۔ مجھے تفصیل یاد نہیں ہے ۔ یہ پچھلے سال کا ہے اس سال کسی کو نہیں دیا گیا ۔

FLOUR MILLS

***8460. Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Food be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that certain Flour Mills in the Province caused inconvenience and panic among the poor and middle classes during the days of temporary shortage of foodgrains in 1966-67 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the number of such Mills which were closed (*ii*) the Mill owners who were arrested, challaned and convicted on this account in the Province during 1966-67 and the punishment awarded to each of them ;

(*c*) the names of the accused persons still facing trial in Courts of Law at present ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) (i) Twelve Mills were closed.

(*ii*) A statement containing the requisite information is placed at the Table.

(*c*) That statement pertaining to para. (*b*) (*ii*) contains the requisite information.

STATEMENT

Sr. No.	Names of Mill-owners arrested		Position regarding challans and convictions.
1.	Khawaja Chiragh Hasan	of Badami Bagh	Case pending in
2.	Khawaja Ihsanul Haq	Flour Mills,	Court
3.	Khawaja Maqbool Hassan	Lahore-were bailed out.	
4.	Mian Moinuddin	of Gulberg	—do—
5.	Mian Salimuddin	Flour Mills, Lahore-were bailed out before arrest.	
6.	Haji Ahmad Din of Rehman Flour Mills, Lyallpur		
7.	Abdul Hakeem of Millat Flour Mills, Lyallpur	were bailed out	—do—
8.	Mohammad Salim of Salim Flour Mills, Lyallpur		
9.	Allah Wasaia of Allah Wasaia Flour Mills, Lyallpur		
10.	Abdul Rashid of Shaheen Flour Mills, Lyallpur	was bailed out before arrest	—do—

چودھری عید محمد ۔ یہ جو مل والوں کے خلاف مقدمات ہیں ان کا فیصلہ ہو گیا ہے یا نہیں ہوا ۔

Parliamentary Secretary : The case is still pending in the Court.

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ ان کا چالان عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے ؟

Parliamentary Secretary : Challans have been submitted in the Courts. That is why I say that cases are pending in the Courts.

DEVELOPMENT SCHEMES IN BARRAGE AREA

*8461. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the number of schemes of the Agriculture Department completed in the Project areas of Ghulam Muhammad Barrage, Guddu Barrage, Taunsa Barrage, Thal Development Authority Area and Sowan Valley during 966-67 and the number of such schemes that will be completed in 1967-68 ;

(*b*) total amount spent on the said schemes in 1966-67 and total estimated expendiure to be incurred on the said schemes in 1967-68 ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The required information has been incorporated in a statement a copy of which is placed on the Table of the House.*

THEFT OF GOVERNMENT WHEAT IN MULTAN DIVISION

*8536. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister of Food be pleased to state the number of Gazetted and Non-Gazetted officials who were arrested and challaned for alleged misappropriation or theft of Government wheat from the wheat Reserve Stock Godowns in Multan Division in 1965 ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Nil.

---

*Please see Appendix II at the end.

GRANT OF LOAN TO COOPERATIVE SERVICE SOCIETY

*8539. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister of Cooperation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government had decided to advance a loan of Rs. 10,000.00 to each Cooperative Service Society in the Province during 1966-67 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative (*i*) the total amount given as loan in pursuance of the said decision and (*ii*) the number of Societies as were granted loans in Multan Division ?

Parliamentary Secretary (Khan Mukarram Khan) : (*a*) No.

(*b*) Does not arise.

DISTRIBUTION OF WHEAT IN SAHIWAL DISTRICT

*8540. **Mian Nazeer Ahmed** : Will the Minister of Food be pleased to state :—

(*a*) the quantity of foreign wheat imported by Government from various Countries in the months of November and December 1966 and January and February 1967, alongwith the names of the Countries from which the wheat was imported ;

(b) the quantity of foreign wheat at present in Government stocks in Sahiwal District and the quantity of wheat that was supplied to the Ration Depots, Flour Mills and Fair Price Shops of the said District during the period mentioned in (*a*) above ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Imports of wheat are arranged by the Central Government. The requisite information is not available with the Provincial Government.

(*b*) 2,669 tons of imported wheat was available in Government Reserves in Sahiwal District on the 25th August 1967. The quantity of wheat supplied to Ration Depots, Roller Flour Mills and Fair Price Shops from November 1 66 to February 1967 was as follows :

	tons
November 1966	1,000
December 1966	1,625
January 1967	2,150
February 1967	2,658
	7,433

WHEAT PRODUCTION IN SAHIWAL DISTRICT

*8541. **Mian Nazeer Ahmed** : Will the Minister of Food be pleased to state :—

(*a*) the total wheat production in the year 1966 in Sahiwal District ;

(*b*) the total consumption of wheat in the said District in the said year ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) 3,23,100 tons.

(*b*) It is difficult to assess the consumption of wheat alone. The requirements of foodgrains of Sahiwal District, however, worked out to 313,200 tons.

ZADRUGAR 50/1 TRACTORS

*8775. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Zadrugar 50/1 Tractors were imported by the Agricultural Development Corporation, West Pakistan, from Yugoslavia ;

(*b*) whether it is a fact that some of the said Tractors (Zadrugar) were given free of cost to some Progressive Farmers ; if so, the names of the said Progressive Farmers and number of Tractors given to them alongwith the basis and criterion on which the said Tractors were given ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) No.

IRREGULARITIES COMMITTED BY MR. ATTAULLAH KHAN, AGRICULTURAL ENGINEER, QUETTA

*8782. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Mr. Attaullah Khan, who belongs to Peshawar Region was posted as Agricultural Engineer, Quetta, in January 1966 ;

(*b*) whether it is a fact that after his posting at Quetta he discharged a number of empolyees of the Agriculture Workshop, Quetta ; if so, names and designations of the discharged employees ;

(*c*) whether it is a fact that the said Engineer has recruited quite a number of persons belonging to Regions other than Quetta/Kalat Regions ; if so, (*i*) the names of such persons and (*ii*) places of their residence and the appointments given to them ;

(*d*) whether it is a fact that on 18th May 1966, the employees of Agriculture Workshop went on strike due to his misbehaviour, illegal removal from service and transfer of employees ;

(*e*) whether it is a fact that Sardar Muhammad Ishaq, M. P. A. brought these irregularities and favouritism to the notice of Government some time ago ; if so, the action taken by Government against the said Engineer ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. The requisite information is given in the list placed on the Table of the House.*

(*c*) Out of 153 persons appointed by him, only 12 persons belonged to Regions other than Quetta/Kalat Regions. The requisite information, in respect of these 12 persons, is given in the statement 'A' placed on the Table of the House.*

(*d*) No.

(*e*) Yes. The matter is under investigation.

**Please see Appendix III at the end.*

بابو محمد رفیق ۔ کیا میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ مارچ ۱۹۶۶ء سے لے کر مئی ۱۹۶۶ء تک درجہ چہارم کے تقریباً ۴۸ ملازم سروس سے نکالے گئے ۔ اتنے مختصر عرصہ میں اتنے ملازموں کو نکالنے کی جو وجوہات لکھی ہیں ان میں کوئی sense نہیں ہے ۔ کیا یہ کوئی انتظامی کارروائی تو نہیں تھی ۔ اس کے متعلق ایک ایم ہی اے سردار محمد اسحاق خان نے ایک representation بھیجی ہے اس پر inquiry کیوں نہ کی گئی اور وہ inquiry آپ کب تک مکمل کریں گے ۔

Parliamentary Secretary : The matter is under consideration and we are trying our best to complete the enquiry as early as possible. The matter has been referred to the Director of Agriculture, Hyderabad Region, and certainly enquiries take some time. The matter is under active consideration and I hope it will be completed as early as possible.

چودھری محمد نواز ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ یہ استفسار ڈائریکٹر حیدر آباد ریجن کو کس تاریخ کو بھیجا گیا ہے ؟

Parliamentary Secretary : I cannot tell the Member the exact date but I can say with full confidence that it was sent to the Director just a few months back.

چودھری محمد نواز ۔ جناب اتنا اہم مسئلہ ہے ۔ کچھ مہینے گذر چکے ہیں ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں ؟ کیوں اس سے جواب طلب نہیں کیا گیا ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ انہوں نے ۱۵۳ آدمیوں کو ان کے کام سے مختلف اوقات میں برطرف کر دیا ۔ اور ان کی جگہ جو آدمی مقرر کیے ہیں ان میں سے بارہ ایسے ہیں جو کوئٹہ قلات ڈویژن کے نہیں ہیں ۔ وہ پشاور ریجن کے ہیں ۔ میں نے اس بات کا serious نوٹس لیا ہے کہ انہوں نے وہ آدمی کیوں ادھر جا کر بھرتی کیے ہیں ۔ جس قسم کے آدمی

وھاں لگائے گئے ہیں وہ وھیں سے میسر آ جائے چاھئیں ۔ اگر ٹیکنیکل ہوتے تو خیال کیا جا سکتا تھا کہ وہ وھاں نہیں ملے ؟

چودھری محمد نواز ۔ ان کے جواب سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ یہ انکوائری اس نوعیت کی نہیں تھی کہ اس پر اتنا وقت لگایا جائے ۔ کچھ ماہ ہوئے جب وہ حیدر آباد میں ڈائریکٹر کو بھیجی گئی تھی آج تک جواب آ جانا چاھیے تھا ۔ کیا آپ اس کے متعلق جلد ایکشن لیں گے ؟

وزیر زراعت ۔ جناب کے حکم کی تعمیل میں جلد ایکشن لوں گا ۔

FACILITIES FOR EXPORT OF FRUIT

*8786. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that area under Orchards is increasing in Quetta/Kalat Division ; if so, year-wise and district-wise increase since 1959 ;

(*b*) the action Government are taking for marketting and sale of fruit produced in the said Divisions ;

(*c*) whether any scheme for processing and preservation of the said fruit has been prepared by the Government ; if not, reasons therefor ;

(*d*) whether it is a fact that Loralai District produces thousands of maunds of almonds every year ;

(*e*) whether it is a fact that the shell of almonds in lacs of maunds goes waste every year in the said Divisions ; if so, whether any experiment or research has been done to utilize this shell ; in case no research has been made for the utilization of the said shell, reasons therefor ;

(*f*) whether any arrangements and facilities have been provided by the Provincial Government for the export of fruit produced in the Province, if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes. A statement is placed on the Table of the House as 'Appendix 'A'.*

(*b*) No specific action has been taken by Government as such matters are left to private enterprise. The Punjab Agricultural Produce Markets Act has, however, been extended throughout West Pakistan except tribal areas which will reduce irregularities and malpractices.

(*c*) No. However, there is one Date Processing Factory at Turbat which is runby the Mekran Co-operative Society.

(*d*) Yes.

(*e*) No. The almonds are exported to the markets of plains as a whole and so shells are not available in any place in any sizeable quantity. Government have already suggested to the Director, West Regional Laboratories, to conduct research on the utilization of almond shells for any industrial purpose.

(*f*) Fruit export earns Bonus Voucher which is a great incentive for export by private trade.

بابو محمد رفیق ۔ میں وزیر متعلقہ کی خدمت میں عرض کرنا چاھتا ھوں کہ میرا مقصد یہ تھا کہ جو چھلکا ھوتا ھے یعنی بادام کے اوپر کا حصہ وہ وھاں پر ضائع ھو جاتا ھے ۔ وہ پنجاب میں نہیں آتا آپ نے کب اسے لکھا ھے اور اب تک انھوں نے کیوں پوری ریسرچ نہیں کی وہ لاکھوں من ضائع ھو جاتا ھے ؟

Parliamentary Secretary : We agree with the Member, but we have said that it is not available in sizeable quantity ; anyhow I say that we have already suggested to the Director, West Regional Laboratories, to conduct research on the utilization of almond shell and when we receive the report, Government will take action on that. The matter is under active consideration.

بابو محمد رفیق ۔ کب تک امید رکھی جائے کہ لیبارٹری سے وہ رپورٹ آ جائے گی ۔

*Please see Appendix IV at the end.

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ میں research کے نتیجہ کے متعلق حتمی طور پر تو نہیں کہہ سکتا چونکہ آپ نے تقاضا کیا ہے اس لیے میں ذاتی طور پر بھی ان سے عرض کروں گا کہ جتنی جلدی ہو سکے رپورٹ دیں ۔ ویسے بھی قومی دولت کا ضیاع اچھی چیز نہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر وزاعت فرمائیں گے کہ انہوں نے آم کی گٹھلیوں کے متعلق بھی کوئی research کروائی ہے ۔

وزیر زراعت ۔ اس کے متعلق research تو نہیں کروائی ویسے آم کی گٹھلیوں سے پودے پیدا ہو رہے ہیں ۔ انہوں نے یہ مقولہ تو سنا ہوگا کہ

"آم کے آم گٹھلیوں کے دام"

OPEN SURFACE WELLS SCHEMES IN QUETTA AND KALAT DIVISIONS

*8792. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Open Surface Wells Scheme in Quetta and Kalat Divisions was scheduled to be completed in 1964-65 ;

(*b*) the total cost of the said scheme ;

(*c*) the year-wise allocation and expenditure on the said scheme since its inception along with reasons of variations, if any ;

(*d*) whether it is a fact that the balance amount was reserved for completion of a wells in the said Divisions during 1964-65, but instead machinery was purchased out of the said balance amount ;

(*e*) if answer to (*d*) above be in the affirmative, the total amount expended on the purchase of machinery ;

(*f*) whether it is a fact that the zamindars of the said Divisions have to face financial difficulties in completing the wells due to the action of the Government mentioned in (*d*) above ;

(*g*) whether it is a fact that a meeting held under the Chairmanship of Mr. Roeded Khan, C.S.P., Commissioner, Quetta Division, the Agriculture Engineer, Quetta, expressed his inability to complete the said wells due to non-availability of funds and the Commissioner ordered the said zamindars to complete the wells from their own resources in view of Grow More Food Campaign and promised to repay the expended amount out of the Government Treasury which has not so far been repaid to them ;

(*h*) if answer to (*g*) above be in the affirmative, reasons therefor and the names of the officials responsible for putting the said zamindars to financial difficulties due to non-payment of the amount and the action Government intend to take against them ;

(*i*) whether it is a fact that the said scheme has not been further expended in the Third Five Year Plan ; if so, reasons therefor and whether Government intend to expand the said scheme in future ; if so, when and if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) Rs. 33,56,000 (sanctioned cost).

(*c*) Statement containing this information is placed on the Table of the House.

(*d*) During 1964-65, the amount was to be spent for the purchase of pumping sets for supply to those cultivators who would instal wells at their own cost, which was done accordingly.

(*e*) Rs. 10,91,000.

(*f*) No.

(*g*) No.

(*h*) Question does not arise.

(*i*) A scheme envisaging to instal 150 wells fitted with pumping sets is pending for approval with P.D.W.P. 50% of the cost will be considered as subsidy, 25% will be received in advance and the balance 25% realized in 5 equal instalments spread over five years. The scheme is phased for the year 1967-68, 1968-69, and 1969-70. Funds are provided for the year 1967-68 which of course are subject to the approval of the scheme.

STATEMENT

Year	Budget allocation	Actual expenditure.
1961-62	Rs. 5,35,100	Rs. 2,23,417
1962-63	Rs. 1,22,911	Rs. 1,18,330
1963-64	Rs. 2,71,150	Rs. 2,64,730
1964-65	Rs. 19,75,265	Rs. 19,65,648

Short fall in utilization during 1961-62 was due to late allocation. For other years practically there is no difference between budget allocations and the actual expenditure.

بابو محمد رفیق ۔ میں وزیر متعلقہ کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ حصہ (ایف) اور (جی) میں جو جواب دیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے ۔ میں اس میٹنگ میں خود بیٹھا ہوا تھا ۔ جب کمشنر صاحب نے کہا تھا کہ اگلے سال پیسے دیں گے ۔ کیا آپ مہربانی کرکے اسے ذاتی طور پر persue کریں گے ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ چونکہ معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ یہ خود وہاں موجود تھے ۔ مجھے ان کی بات کا زیادہ اعتبار ہے بہ نسبت اس رپورٹ کے جو آئی تھی ۔ میں خود معزز ممبر سے اس بارہ میں تبادلہ خیالات کرنا چاہتا ہوں ۔ اس سکیم میں ترامیم اور تغیر و تبدل ہو رہا ہے ۔ ابھی تک یہ حتمی طور پر قائم نہیں ہو سکی ۔ اگر ان کے پاس معلومات ہوں تو میں نہایت مشکور ہوں گا ۔ کیوں کہ ہم اس علاقہ کی ڈویلپمنٹ کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا چاہتے ہیں ۔

———

SCHEME REGARDING CONCESSIONAL HIRE ON TRACTORS AND BULLDOZERS IN QUETTA AND KALAT DIVISIONS

*8793. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Agriculture please refer to answer to supplementary question to starred question No. 4958 of Sardar Muhammad Ishaq Khan, given on the floor of the House on

14-12-66 and state whether scheme regarding concessional hire charge of tractors and bulldozers in Quetta and Kalat Divisions has since been formulated and forwarded to the Home Department as promised ; if so, when and if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The matter has been referred to Home Department, and is being processed.

بابو محمد رفیق ۔ آپ نے کب یہ معاملہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کو refer کیا ہے ؟

Parliamentary Secretary : Sir, actually this matter was referred to the Home Department immediately, but then the Home Department sent it back to the department, and then to the S & GAD. If the Member likes, he can see the information. If you will permit me, Sir, I am prepared to read it if the Member likes.

MEXIPAK WHEAT

***8932. Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state the total acreage of land in the Province wherein mexipak wheat was cultivated during 1965-66 and 1966-67 alongwith the total quantity of wheat yield during the said period ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

	Area in acres		*Production in tons*	
	1965-66	1966-67	1965-66	1966-67
Maxipak Wheat	...	3,631	...	4,824

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب یہ میکسی پاک گندم کی کاشت کے لئے ۳۶۳۱ ایکڑ اراضی ہے اور اس کی پیداوار ۴۸۲۴ من ہے ۔

Mr. Speaker : This is not a point of order.

وزیر زراعت ۔ حاجی صاحب یہ ''من'' نہیں ''ٹن'' ہیں ۔

LAND UNDER COTTON CROP

*8933. **Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the total acreage of land in the Province under cotton crop during the last two years alongwith the varieties of cotton grown ;

(*b*) the total number of bales of cotton yielded during the said years ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a&b*) : The information has been incorporated in a statement a copy of which is placed on the table of the House.

STATEMENT

(*a*1) Area under cotton in West Pakistan

(Acres)

	American	*Desi*	*Total*
1964-65	33,39,000	4,13,000	37,52,000
1965-66	34,33,100	4,25,100	38,58,200
1966-67	35,50,200	4,53,100	40,03,300

(*a*2) The following are the main cotton varieties grown in West Pakistan.

1. AC 134
2. 289 F
3. 4F
4. Lassani 11
3. 13/26
6. M4 (N.T.)
7. L.S.S.
8. AC 307.

Production of cotton in West Pakistan
(Bales of 392 Lbs. each)

	American	*Desi*	*Total*
1964-65	20,00,000	1,23,800	21,23,800
1965-66	21,92,200	1,38,600	23,30,800
1966-67	24,19,100	1,70,900	26,05,000

CULTIVATION OF LAND

*8934. **Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the acreage of land in the Province cultivated during 1949-50 and 1966-67 ;

(*b*) the yield of wheat during the period mentioned in (*a*) above in the Province ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

	Year	*Area in Acres*
(*a*)	1949-50	3,70,41,000
	1966-67	Not available.
	Year	*Production in tons.*
(*b*)	1949-50	38,81,000
	1966-67	46,66,000 (Estimated).

Kazi Muhammad Azam Abbasi : Sir in reply to my question as to how many acres were actually under cultivation, they have said "Not available".

Minister of Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : The information will be completed by November. That is the prescribed schedule. So it was not available.

Kazi Muhammad Azam Abbasi : As you have given the production per acre, you must be knowing how much acreage is under cultivation by now.

Parliamentary Secretary : This is also estimation. We have actually provided it for the facility of the Member.

Minister of Agriculture : It is 13.2 million acres. You have asked 'under what' and that is the figure. But that is not the final forecast ; it has to be verified in November.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جناب قاضی محمد اعظم عباسی صاحب نے گندم کے بارے میں سوال دریافت نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے یہ دریافت

گیا تھا کہ ۵۰-۱۹۴۹ء اور ۶۷-۱۹۶۶ء کے دوران زیر کاشت کل رقبہ کتنا تھا ۔ کیا جناب وزیر موصوف مجھے بتا سکتے ہیں کہ کیا آپ کے پاس اس کے اعداد و شمار نہیں ہیں جو آپ نے تخمینہ بتایا ہے ۔ وہ پیداوار کا تخمینہ ہے ۔ وہ رقبہ جو زیر کاشت ہے اس کا تخمینہ آپ کے پاس کیوں موجود نہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ تخمینہ تو بتا دیا ہے ۔

وزیر زراعت ۔ زرعی رقبہ مجھے یاد نہیں ۔ گندم کا تخمینہ مجھے یاد ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ یہ سوال وزیر صاحب کے حافظے کے لئے نہیں تھا بلکہ محکمہ کو کیا گیا تھا ۔ اگر وہ اپنے حافظے سے گندم کا رقبہ بتائیں تو ان کا حافظہ قابل داد ہے ۔ محکمہ کے بارے میں وہ بتائیں کہ اس کے پاس اعداد و شمار کیوں نہیں ہیں ؟

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ نومبر کے مہینے میں شیڈول بنتا ہے اور رقبے کی مقدار finalise ہوتی ہے ۔ اس میں دور دراز کے رقبے آ جاتے ہیں ۔ گندم کا تخمینہ فوراً نکال دیتے ہیں کہ کل کاشت کتنی ہے ۔ کوئٹہ قلات وغیرہ میں بھی کاشت کا رقبہ ہوتا ہے ۔ اس وجہ سے اعداد و شمار میں کچھ شک تھا کہ یہ پختہ اعداد و شمار نہیں ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ گندم کے تخمینہ سے جو وزیر زراعت نے حافظے سے بتایا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۵۰-۱۹۴۹ء کی اوسط پیداوار ۶۷-۱۹۶۶ء کی اوسط پیداوار سے زیادہ ہے ۔ کیا اس لئے آپ نے اراضی کو چھپایا ہے ؟

وزیر زراعت ۔ حاجی صاحب ۔ ہم آپ سے کوئی چیز نہیں چھپانا چاہتے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ ہاؤس سے چھپانا چاہتے ہیں ۔

وزیر زراعت ۔ آپ بھی تو ہاؤس کے بڑے ممتاز رکن ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ آپ وزیر زراعت سے کہیں کہ وہ اراضی کے متعلق اعداد و شمار پیش کریں ؟

Mr. Speaker : Next question please.

Distribution of Mexi-Pak Wheat Seed

***9174. Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the total quantity of Mexi-Pak wheat seed procured by the Provincial Government that arrived at Karachi Port this year ;

(*b*) the total quantity of the said seed unloaded and despatched to various Regions within the Province ;

(*c*) the approximate time by which the unloaded Mexi-Pak wheat seed will reach various Regions ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) 41,620 tons of Mexi-Pak Wheat Seed have been imported by the Provincial Government out of which 31,148 metric tons arrived at Karachi on 8th September, 1967.

(*b*) The entire quantity arrived so far has been unloaded and despatched to various Regions within the Province according to schedule.

(*c*) The entire unloaded seed has reached scheduled destinations or is likely to reach in a day or so.

قاضی محمد اعظم عباسی ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر زراعت مجھے یہ بتائیں گے کہ باقی دس ہزار ٹن میکسیکن پاک گندم پہنچ گئی ہے ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ سب گندم پہنچ گئی ہے اور وہ متعینہ منازل پر بھی پہنچ چکی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر زراعت بتائیں گے کہ درآمد شدہ گندم کے بیج کی تقسیم کا طریقہ کار کیا ہے ۔ کیا آپ تمام علاقوں میں تقسیم کریں گے یا اس کی تقسیم کے لئے صوبہ کے صدر مقام یا ڈویژن کے صدر مقام سے پرمٹ جاری کریں گے ؟

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ یہ گندم منڈیوں میں بھی رکھ دی ہے ۔ جتنی کوئی لینا چاہے ہم دینے کے لئے تیار ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا وہاں گوری گندم بھی ہے ؟

وزیر زراعت ۔ گوری بھی ہے اور سرخ بھی ہے ۔ کیا آپ گوری کو پسند کرتے ہیں یا سرخ کو ؟

ملک محمد اختر ۔ ہم آپ کو پسند کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker: No interruptions.

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ حمزہ صاحب نے اس بات کا جواب نہیں دیا کہ وہ کون سی چیز کو پسند کرتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ جو میں پسند کرتا ہوں ۔ وزیر زراعت صاحب نے اس کا جواب غلط دیا ہے ۔ ہمیں وہ چیز ہی میسر نہیں آتی تو پھر پسندیدگی کے اظہار کا کیا فائدہ ۔

SUPPLY OF MEXI-PAK WHEAT TO HYDERABAD REGION

*9175. **Kazi Muhammad Azam Abbasi:** Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that sowing season in Hyderabad Region starts earlier than the Northern areas of the Province ;

(*b*) If answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Mexi-Pak wheat seed has been supplied to Hyderabad Region this year ; if so, the total quantity so supplied ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes 8,324 tons of imported Mexican Wheat Seed has been supplied to Hyderabad Region. This is in addition to the indigenous Mexian Wheat Seed procured for distribution amongst the cultivators.

قاضی محمد اعظم عباسی ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم مجھے یہ بتائیں گے کہ وہاں گوری گندم بھیجی ہے یا سرخ ؟

وزیر زراعت ۔ دونوں ہی بھیجی ہیں ۔

قاضی محمد اعظم عباسی ۔ کیا وزیر زراعت مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ گوری گندم کتنی تھی اور سرخ کتنی تھی ؟

وزیر زراعت ۔ اس کی نسبت دو ہزار اور چار ہزار ٹن کی ہے ۔

SCHEMES FOR UTILIZATION OF SUGAR CANE CESS

*9229. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Food be pleased to state :—

(*a*) the names of the schemes forwarded to Government by the Zonal Committees in West Pakistan for the utilization of Sugar cane Cess during 1964-65, 1965-66 and 1966-67 and the names of those out of them which were approved by Government ;

(*b*) whether funds for the said schemes were provided to the District Councils concerned for the implementation of the said schemes ;

(*c*) whether the administrative or technical sanction was given for the said schemes ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) A statement containing the requisite information is placed on the Table*.

(*b*) The schemes have since been forwarded by the Communications and Works Department to the Chief Engineer/Director General Highways for scrutiny. Funds are to be allocated by the Finance Department when the same have been administratively approved by the Communications and Works Department.

(*c*) Eleven schemes details of which are indicated in the statement pertaining to part (*a*) have as already stated by the Finance Department in reply to Question No. 9227 been approved by the Communications and Works Department. The remaining schemes are under scrutiny with the Communications and Works Department.

چودھری محمد نواز ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ جن گیارہ سکیموں کی انتظامیہ منظوری ہو چکی ہے کیا ان کے لیے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے فنڈز کی allocation کر دی ہے ؟

Parliamentary Secretary : I regret that I cannot give this information to the Member. I can only say that the scheme has been approved.

چودھری محمد نواز ۔ آپ فرماتے ہیں کہ محکمہ کی منظوری ۔ ۔ ہو چکی ہے اور فنانس ڈیپارٹمنٹ فنڈز کے متعلق allocation کرتا ہے ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ سکیمیں کب منظور ہو کر فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی گئی ہیں ؟

Parliamentary Secretary : The information given to me now is that funds have actually been given by the Finance Department.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : In part (*c*) of the answer it has been said that the remaining schemes are under scrutiny with the Communications & Works Department. Is it a fact that out of those remaining schemes there are schemes which were approved by the Zonal Committee in 1964-65 ?

Minister for Agriculture : This question should appropriately be addres-

*Please see Appendix V at the end.

sed to the Communications & Works Department. Actually, we are no longer the Administrative Department. I have just accepted this question but if they want further details they should address it to the Communications & Works Department. I don,t know this.

Kazi Muhammad Azam Abbassi : This question should be transferred to the Communications & Works Department.

Mr. Speaker : But the Member can put a fresh question.

چودھری محمد نواز ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ حضور والا ۔ پچھلی دفعہ اسی نوعیت کا سوال آیا تھا ۔ اور یہ فیصلہ ہوا تھا کہ وزیر مواصلات ۔ وزیر زراعت اور وزیر خزانہ تینوں موجود ہوں تا کہ اس سوال کا جواب دیا جائے ۔ جناب والا ۔ قائد ایوان نے جو جواب دیا ہے اس کی بھی وہی پوزیشن ہے ۔ یقیناً یہ محکمہ مواصلات کا سوال ہے ۔ میں درخواست کروں گا کہ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ وزیر مواصلات کل اس سوال کے متعلق کچھ اپنا اظہار خیال فرمائیں کیوں کہ یہ سوال بڑی دیر سے linger on ہو رہا ہے ۔ ہاؤس کو صحیح پوزیشن کا پتہ چلنا چاہئے ۔

Mr. Speaker : So far as this question is concerned they have replied to it and now the matter is under consideration of the Communications & Works Department.

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ ۱۱ سکیموں کے علیحدہ علیحدہ نقشے محکمہ مواصلات کے پاس ہیں ۔

That is a part of this question.

تو اس کی وجہ سے یہ سوال مکمل نہیں ہوا ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری صاحب آپ اس کے لیے الگ قلیل المیعاد سوال محکمہ مواصلات کو دے دیں ۔

Next question now.

FOODGRAINS AND OTHER FOOD STUFFS SUPPLIED BY FOOD DEPARTMENT TO RATION SHOPS AND FAIR PRIE SHOPS IN QUETTA

*9390. **Mian Saifullah Khan** : Will the Minister of Food be pleased to state :—

(*a*) the quantity and the kind of foodgrains and other food stuffs supplied by the Food Department to (*i*) Ration Shops and (*ii*) Fair Price Shops in Quetta during 1965 an 1966 and from 1st January 1967 upto 31st August 1967 ;

(*b*) the rates per maund of items mentioned in (*a*) above, charged by the Food Department, from the said Rations Shops and the Fair Price Shops ;

(*c*) the market price of the items mentioned in (*a*) above prevailing on 31st August 1967 ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) :

	196	1966	1967 from 1st January 1967 to 31st August 1967
	(Tons)	(Tons)	(Tons)
Wheat	22,652	13,973	21,688
Rice	596	377	223
Maize	...	...	2,008
Sugar	2,096	765	747
		Rs.	
Wheat 1965		15.00	per maund with bag.
1-1-66 to 31-5-66		16.00	Ditto.
1-6-66 to 31-8-67		17.25	Ditto.
Sugar 1-1-65 to 16-2-67		59.37	Ditto.
17-2-67 to 31-8-67		54.37	Ditto.
Basmati 1965			
Rice 1966		32.68	Ditto.
1967			

Maize Upto 22-7-67	16.75	Ditto.
23-7-67 to 31-8-67	14.75	Ditto.
Wheat	23.00	per maund.
Basmati Rice	60.00	Ditto.
Maize	16.50	Ditto.
Sugar	63.50	Ditto.

Mr. Speaker : Next question.

RATION SHOPS AND FAIR PRICE SHOPS IN QUETTA CITY

*9391. **Mian Saifullah Khan** : Will the Minister of Food be pleased to state :—

(*a*) the number of Ration Shops in Quetta City as on 1st September 1967 ;

(*b*) the number of fair price shops in Quetta City as on 1st September 1967 ;

(*c*) the names of proprietors and location of Ration and Fair Price Shops mentioned in (*a*) and (*b*) above ;

(*d*) the date when permission or licence was granted to the said Ration and Fair Price Shops ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) and (*b*) 59. There is now no distinction in a Ration Depot and a Fair Price Shop in Quetta City and Cantonment.

(*c*) A statement, containing the requisite information, is placed on the Table.*

(*d*) Ration Shops are functioning since many years past. Some of the Fair Price Shops were organised in December 1966 and the others in August 1967.

---

*Please see Appendix VI at the end.

WHEAT AND MAIZE IN GOVERNMENT GODOWNS IN QUETTA DIVISION

*9392. **Mian Saifullah Khan** : Will the Minister of Food be pleased to state :—

(*a*) the stock balance of wheat and maize in Government Godowns as it stood on 31st August of each of the years 1965, 1966 and 1967 in Quetta Division ;

(*b*) the quantity of wheat and maize supplied to (*i*) Quetta Coal Mine Labour area (*ii*) Quetta Urban area and (*iii*) other areas from 1st September 1965 to 31st August 1966 and 1st September 1966 to 31st August 1967 ;

(*c*) whether the Deputy Director of Food, Quetta has made any arrangements for weighing of wheat stocks to find any possible shortage ;

(*d*) whether any pilferage or theft of wheat stocks took place in Quetta Division during the said period ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*)

		Wheat	Maize
		(Tons)	
31-8-65	...	15,143	Nil
31-8-66	...	16,609	Nil
31-8-67	...	3,516	Nil

(*b*) (*i*) Quetta Coal Mine Labour Area :—

		Wheat	Maize
		(Tons)	
1-9-65 to 31-8-66	...	1,580	Nil
1-9-66 to 31-1-67	...	3,014	360
(*ii*) Quetta Urban Area :—			
1-9-65 to 31-8-66		5,036	Nil
1-9-66 to 31-8-67		13,346	180
(*iii*) Other Areas—			
1-9-65 to 31-8-66		11,103	Nil
1-9-66 to 31-8-67		21,109	2,546

(c) Stocks of foodgrains received from Karachi are taken on accounts on 10 percent check weighment and are delivered to the persons drawing supplies on check weighment. In case any person is not inclined to accept stocks on 10 per cent check weighment, the same are issued on cent per cent weighment at his cost. Such arrangements exist at all Government Centres.

(d) No.

WORK CARRIED OUT BY AGRICULTURAL DEVELOPMENT CORPORATION IN PESHAWAR DIVISION

*9407. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state the details of work carried out by the Agricultural Development Corporation in Peshawar Division during the years from 1962 to 1966?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : The required information is incorporated in a statement a copy of which is placed on the Table of the House.*

AREA SPRAYED WITH INSECTICIDES/PASTICIDES IN JACOBABAD, LARKANA AND SUKKUR DISTRICTS

*9431. **Mr. Ahmedmian Soomro** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(a) the area sprayed with insecticides/pesticides during *Kharif* of 1966 and 1967 in Jacobabad, Larkana and Sukkur Districts ;

(b) in case the area of the above said Districts sprayed in the year 1967 is less than the area sprayed in 1966, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (a)

	Year 1966	Year 1967.
(1) Larkana District of Hyderabad Region (including Garhi Yasin Tehsil of Sukkur District).	71,704 acres	132,654 acres

*Please see Appendix VII at the end.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جہاں جہاں اس دوائی کو چھڑکا گیا ہے گیا وہاں کچھ فائدہ ہوا ہے ۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) ۔ جی ہاں میرے علم کے مطابق فائدہ ہوا ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں آپ کی معلومات کے لئے عرض کردوں کہ ہمارے علاقے میں اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا ۔

ملک محمد اختر ۔ ایک صاحب عالم دین ہیں دوسرے عالم دنیائے زراعت ۔ اب ہم کس کا فتویٰ مانیں (قہقہہ) ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ ماشاء اللہ ملک صاحب سردی کی وجہ سے کافی گرم ہیں آج ؟ (قہقہہ)

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : Sir, I may point out that the area sprayed is only of a negligible percentage.

وزیر زراعت و خوراک ۔ واقعی بہت کم رقبہ میں چھڑکاؤ کیا جا سکا ہے ۔ ہماری طاقت نہیں کہ تمام رقبہ جات میں کر سکیں ۔

GRANT OF LAND IN CHAK NO. 13/11-L TEHSIL AND DISTRICT SAHIWAL FOR SETTING UP CATTLE BREEDING FARM

*9535. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that land has been granted in Chak 13/11-L Tehsil and District Sahiwal for setting up Cattle Breeding Farm ; if so, names of the persons to whom land has been granted ;

(*b*) the acreage of land granted to each said person and the dates of the grant and conditions on which the same has been granted ;

(*c*) whether arrears of Land Revenue are outstanding against any of the said persons ; if so, the amount outstanding against each one of them and since when ;

(*d*) whether the said persons have purchased any cattle from the Government Cattle Farms ; if so, when alongwith number thereof ;

(*e*) the number of present Cattle Heads in each farm of the said persons ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) (*i*) and (*ii*) Yes.

(1) Haji Muhammad Abdullah, son of Jan Muhammad and Muhammad Yaqub, son of Jamal Din.

(2) Raja Faujdar Khan, son of Fazal Dad Khan.

(3) Ch. Muhammad Sharif son of Ch. Muhammad Din.

(*b*) and (*c*) The required information is incorporated in Statement No. I, which is placed on the Table of the House.*

(*d*) No.

(*e*) The required information is incorporated in Statement No. II, copy of which is placed on the Table of the House.*

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ اس سوال کے جواب میں مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ دو افراد کو دس دس بارہ بارہ مربع اراضی الاٹ کی گئی ہے مگر دونوں الاٹیوں کے ذمے بقایا جات سرکار ایک سے ۲۷۹۸ اور دوسرے سے ۶۱۰۷روپے واجب الوصول ہیں نیز ان واجبات کی وصولی مالیہ سرکار کی وصولی کی طرح کرنا قرار پایا ہے ابھی تک یہ رقوم کیوں وصول نہیں کی گئیں ؟

Parliamentary Secretary : Actually Sir, as I have already explained in my reply that the money which is due from those land-lords or land-holders is not because of the land revenue but because of certain galvinised pipes issued to them in 1962, and the Board of Revenue has asked the

**Please see Appendix VIII at the end.*

Collector to recover this amount as early as possible and I think needful will be done at the earliest opportunity.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ مجھے جواب میں بتایا گیا ہے ۔

"Lessees are paying land revenue according to the terms and conditions of the lease. However, following amount on account of cost of galvanised pipes issued to them in 1962, including interest up to 1967, is due for recovery as arrears of land revenue."

جناب والا ۔ یہ رقوم ۱۹۶۲ء سے بقایا واجب الوصول ہیں ۔ تریاق بھی استعمال کرنے کا اختیار افسران مال کو تھا جس کے باوجود وصولی نہیں کی گئی اس کی کیا وجہ ہے افسران مال کے وسیع اختیارات جو اس زہر کے لئے تریاق کا حکم رکھتے ہیں یہاں کیوں ناکام رہے ہیں ۔

Minister for Agriculture: Outstanding arrears and dues are automatically recovered.

ویسے یہ مالیہ کا بقایا نہیں ہے اس میں کئی اور اخراجات مثلاً پائپ وغیرہ کی قیمت شامل ہے ۔ میں حمزہ صاحب کی بات کو بہت معقول سمجھتا ہوں ۔ میں ضرور ان بقایا جات کو اب جلدی وصول کرانے کی کوشش کروں گا ۔ وصولی جلد ہو جائے گی ۔ مگر جہاں تک میرے نوٹس میں آیا ہے کوئی forfeiture یا ضبطی نہیں ہوئی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ کے افسران مال اور خاص کر مقامی اہلکاران مال کو اتنے وسیع اختیارات حاصل ہیں کہ مالیہ کی طرح وصول کرتے وقت تو کوئی چیز اُن کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتی اور وصول ہوتی رہتی ہے مگر اس میں کیا راز ہے کہ ۱۹۶۲ء سے یہ رقم وصول نہیں کی جا رہی ؟

COMPLAINTS REGARDING DETERIORATION OF QUALITY OF COTTON

*9568. **Chaudhri Muhammad Nawaz**: Will the Minister for Agriculture be pleased to state whether it is a fact that during the last cotton

ginning season there were complaints from several quarters regarding deterioration of the quality of cotton in the Province; if so, the steps Government has taken or intend to take to check such malpractices in future?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): Yes. There have been some complaints regarding mixing of cotton during the last ginning season and prompt action was taken against the defaulters under the West Pakistan Cotton Control Ordinance/Rules, 1966. The Department has been asked to re-inforce in efforts for greater control and to exercise more vigilance.

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ انہوں نے میرے سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ complaints کاٹن میں ملاوٹ کے متعلق آئی ہیں مگر یہ نہیں بتایا کہ یہ شکایات کن کن quarters سے آئی ہیں ؟

Parliamentary Secretary: Actually the complaints were received from the public and also from the Department.

(ایک آواز : چھچا وطنی سے)

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ وہ کون سی فوری تدابیر تھیں جو انہوں نے بتایا ہے کہ کاٹن میں ملاوٹ کی complaints آنے پر اختیار کی گئی تھیں ۔ کیا بیرونی ممالک سے بھی شکایات موصول ہوئی تھیں کہ پاکستان کاٹن کی bails میں mixing کی گئی تھی ۔ آپ کے محکمے نے کیوں ایسی mixing کو بروقت نہیں روکا تھا جب کہ آپ کے انسپکٹر وغیرہ نگرانی و حفاظت کے لئے موجود تھے ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ اس سے پہلے بھی میں عرض کر چکا ہوں جب کہ یہ سوال پہلے بھی پوچھا گیا تھا کہ ہمارے محکمہ کے inspection سٹاف نے نگرانی تو کی مگر ہر جگہ اور ہر مقام پر وہ موجود نہیں ہو سکتے تھے کہ بروقت ملاوٹ کو روک سکتے ۔ پھر ملز وغیرہ بھی ملاوٹ کرتے رہے مگر اب ہم روک دیں گے ۔ اس میں جس جس مل کے

متعلق شکایت آئی تھی یا خود بھی معائنہ کرنے پر نقائص پائے گئے تھے ان کے خلاف قانون کے تحت action لیا گیا ہے۔

چودھری محمد نواز - جیسا کہ جناب وزیر زراعت کو اس بات کا علم ہے کہ ہم اس فصل کے ذریعے زرمبادلہ کماتے ہیں اور اس کے علاوہ آپ نے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ اس میں ملاوٹ ہو رہی ہے اور یہ کہ آپ کے پاس اس کو روکنے کے لئے عملہ بھی نہیں ہے کہ یہ جو اس کی نگہداشت کر سکے یا یہ دیکھ سکے کہ اس میں ملاوٹ ہو رہی ہے یا نہیں تو اس حقیقت کے پیش نظر اب جب کہ کپاس کا موسم آ رہا ہے تو آپ نے اس سلسلے میں کیا تدابیر اختیار کی ہیں کہ ملاوٹ نہ ہو۔

وزیر زراعت - جیسا کہ میں نے اپنے جواب میں عرض کیا ہے ہم نے تدابیر تو کی ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ تدابیر دو ہی سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو راہ راست پر لائے۔۔۔۔

چودھری محمد نواز - وہ راہ راست پر نہیں آئیں گے۔

وزیر زراعت - بہرحال - دوسری تدبیر یہ ہے کہ ہم نے اپنے عملہ کو یہ ہدایت کی ہے کہ اس سلسلے میں ان کی جو نگرانی ہے وہ زیادہ سخت اور باقاعدہ ہونی چاہیئے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ آئندہ ان کی سخت نگرانی کی جائے۔ اس کے علاوہ یہ کوشش بھی کی جا رہی ہے کہ جس جس چیز کو ملاوٹ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس سے کہ کپاس کی کوالٹی خراب ہوتی ہے ہم ان اشیاء کو eliminate کر دیں۔ اس کے علاوہ چونکہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ بہاولپور سے کوئی خراب کوالٹی لا کر اس میں ملا دے تو ہم نے اس کو روکنے کے لئے پل پر چیک پوسٹ بھی قائم کر رکھے ہیں کیونکہ ان کو تو پل پر سے تو بہرصورت گزرنا پڑے گا۔ تو ان تدابیر سے ہو سکتا ہے کہ کوئی بہتر صورت پیدا ہو۔

مسٹر حمزہ - جناب وزیر زراعت نے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ یہ لوگ راہ راست پر آ جائیں اور وہ اس قسم کا کام نہ کریں - لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہماری دعائیں تو قبول نہیں ہوتیں کیوں کہ اس حکومت کے بارے میں ہماری ایسی ہی دعائیں اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کیں -

وزیر بلدیات - اور آپ کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں نہیں سنیں -

خواجہ محمد صفدر - دعائیں بہرحال دعائیں ہیں - نہ ادھر سے قبول ہوتی ہیں نہ اُدھر سے -

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر زراعت مجھے یہ بتائیں گے کہ جب غیر ممالک سے بھی آپ کو ایسی شکایات موصول ہو چکی ہیں اور ان کو یہ بھی یاد ہوگا کہ مرکزی کاٹن کمیٹی کی طرف سے بھی ایک تحریری قرارداد پاس کی گئی تھی - اگر آپ نے اس کی روشنی میں کوئی خصوصی انتظامات کئے ہیں تو وہ کیا ہیں اور اگر نہیں کئے تو جو مقاصد آپ کاٹن کنٹرول آرڈیننس کے ذریعے حاصل کرنا چاہتے تھے کیا ان حالات میں آپ وہ مقاصد حاصل کر سکیں گے ؟

وزیر زراعت - جناب والا - اس وقت تو میں یہی صرف کہہ سکتا ہوں کہ ان خیالات اور احساسات کے پیش نظر میں اس سارے معاملے پر غور کرکے اس کے متعلق کوئی اور موثر اقدام کرنا ضروری سمجھتا ہوں -

چودھری محمد نواز - کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جب سے کاٹن انسپکٹروں کا عملہ ختم کر دیا گیا ہے اس وقت سے یہ ملاوٹ زیادہ ہو رہی ہے -

وزیر زراعت ۔ ملاوٹ تو اس وقت بھی تھوڑی بہت ہوتی ہی رہتی تھی لیکن میرے لئے یہ کہنا مشکل ہے کہ ملاوٹ کا تناسب اس وقت کیا تھا اور اب کیا ہے لیکن اس وقت بھی ہوتی تھی ۔

Mr. Hamza : On a point of personal explanation.

Mr. Speaker : Nothing has been said about the Member.

وزیر بلدیات ۔ کیا آپ کاٹن انسپکٹر رہے ہیں ؟

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر۔ میں کچھ عرصہ کاٹن انسپکٹر رہا ہوں ...

Mr. Speaker : Yes, the Member is allowed.

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ کو یہ علم ہے کہ کپاس میں جو ملاوٹ ہوتی تھی اس کے لئے کاٹن انسپکٹر صاحبان صرف ایک روپیہ فی گانٹھ کے حساب سے وصول کرکے گانٹھوں پر خالص روئی کی مہر لگا دیتے تھے ۔

وزیر زراعت۔ It is a point of personal explanation ۔ اگر ہے تو میں اسے قبول کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : No. It is not a point of personal explanation. Next question.

AREA UNDER CULTIVATION OF DESI, 4-F AND OTHER SHORT STAPLE COTTON

*9570. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the area under cultivation of Desi, 4-F and other Short Staple Cotton and the number bales of each variety pressed in each district of West Pakistan during ginning season 1966-67 ;

(*b*) the quality-wise average yield of Cotton in various regions and disparity, if any, in the production of bales and the average yield ;

(c) the number of bales of Short Staple Cotton consumed in the Province during 1966-67 ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*), (*b*) and (*c*) The information has been incorporated in statements No- I, II, and III respectively, copies of which are placed on the Table of the House.*

***9582. Sardar Gul Zaman Khan** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state whether it is a fact that there are no avenues of promotion for Agricultural Field Assistants ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : No.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ سوال یہ پوچھا گیا ہے کہ زراعتی فیلڈ اسسٹنٹ کے لئے ترقی کے کوئی مواقع نہیں ہیں اور اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں اس کے جواب میں انہوں نے ''جی نہیں'' کہہ دیا ہے وہ اس کی وجوہات بھی بتائیں ؟

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ ''جی نہیں'' کا مطلب یہ ہے کہ ان کی ترقیاں ہوتی ہیں اور پندرہ فیصد اسامیوں پر زراعتی انسپکٹروں کو ہی ترقی دی گئی ہے میرے پاس ان کی تعداد اور ان کے نام موجود ہیں ۔ اس وقت بیس یا بائیس آدمی ترقی پا چکے ہیں جو کہ فیلڈ اسسٹنٹ تھے ۔ اگر حاجی صاحب چاہیں تو میں ان کے نام بتا سکتا ہوں ۔

DISTRICTWISE ALLOCATON OF MEXI-PAK WHEAT SEED IN WEST PAKISTAN

***9584. Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state the district-wise allocation of Mexi Pak wheat seeds Nos. 65 and 66 in West Pakistan during the year 1966-67 alongwith tehsil-wise allocation of the said seeds, in Sialkot District ?

**Please see Appendix IX at the end.*

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Allocation of Mexi-Pak Wheat Seed during the year 1966-67 was made to the Directors of Agriculture of various Regions as well as other Agencies for the purpose of seed multiplication as shown in Statement I, a copy of which is placed on the Table of the House. Further distribution to the Districts was made by the Directors of Agriculture, details of which are not readily available. Tehsil-wise allocation of the seed in Sialkot District is incorporated in Statement II which is placed on the Table of the House.

STATEMENT I

ALLOCATION OF IMPORTED MEXI-PAK WHEAT SEED DURING 1966-67

Sr No.	Allocated to	Quantity (In Mds.)
1.	Director of Agriculture, Hyderabad.	6 Mds.
2.	Director of Agriculture, Lahore.	700 ,,
3.	Director of Agriculture, Peshawar.	40 ,,
4.	Director Livestock Farms, Lahore.	46 ,,
5.	Coordinator Wheat Improvement Programme, Government of West Pak : Agriculture Department, Lahore.	20 ,,
6.	Director SCARP-I, Lahore.	410 ,,
7.	A.D.C. West Pakistan, Lahore.	40 ,,
8.	DARI, Lyallpur.	68 ,,
		1330 Maunds (50 Tons).

STATEMENT—II

TEHSIL-WISE ALLOCATION OF IMPORTED MEXI-PAK WHEAT SEED IN SIALKOT DISTRICT

Sr. No.	Name of Tehsil	Quantity (In Mds.)	
		Mds.	Srs.
1.	Sialkot.	6	27
2.	Daska.	7	32
3.	Pasrur.	1	20
4.	Narowal.	2	10
5.	Shakargarh.	0	18
	Total :	18	22

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا معزز پارلیمنٹری سیکرٹری مجھے یہ بتائیں گے کہ سیالکوٹ کی تحصیلوں میں جو بیج تقسیم کیا گیا ہے ۔ ان میں بیج تقسیم کرنے کے سلسلے میں یہ امتیاز کیوں روا رکھا گیا ہے کہ دو تحصیلوں کو تو تقریباً اٹھارہ من بیج دیا گیا ہے لیکن دو تحصیلوں کو تقریباً چار من بیج دیا گیا ہے ۔ اس کی وجوہات کیا ہیں ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ میں اس کی وجوہات تو اس وقت عرض نہیں کر سکتا ہوں ۔ لیکن جو تاثر بظاہر معزز رکن نے لیا ہے اس کے متعلق میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ہمارے پاس تھوڑا سا بیج آیا تھا اور اس وقت ہمارا یہ خیال تھا کہ شاید میکسی پاک سیالکوٹ کے ضلع میں اچھی طرح پیدا نہ ہو سکے کیوں کہ اس کے لیے زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے ۔ بہر حال میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ انہوں نے بیج کی تقسیم کس اصول کو مد نظر رکھ کر کی ہے ۔ لیکن اگر معزز رکن فرمائیں تو میں اس کے متعلق دریافت کر لوں گا ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا یہ حصہ بقدر جثہ کے اصول پر تو تقسیم نہیں کیا گیا کہ جس تحصیل کا حدود اربعہ چھوٹا ہو اسے کم دیا جائے ۔

وزیر زراعت ۔ سیالکوٹ سے تو ہمارے واجب الاحترام قائد حزب اختلاف بھی تعلق رکھتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Will the Minister please give the allocation of Toba Tek Singh.

ملک محمد اختر ۔ ہر کہ بہ جسامت "کہتر" بہ قیمت بہتر ۔ (قطع کلامیاں)

وزیر زراعت ۔ میں اپنے لیے تو رحم کی درخواست نہیں کرتا لیکن فارسی اور اردو کے لیے ضرور رحم کی درخواست کروں گا کہ میرے بھائی اس کو قبول فرما لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے تو قبول ہے لیکن آپ ملک اختر صاحب سے پوچھ لیں ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ معزز وزیر زراعت نے فرمایا ہے کہ بیج کی تقسیم کے سلسلے میں اس تحصیل میں جو امتیاز روا رکھا گیا ہے وہ اس معاملے میں تحقیقات کریں گے تو میں ان سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ اس معاملے کی تحقیقات کے ساتھ یہ بھی تحقیق فرمائیں گے کہ نارووال کی تحصیل میں جو بیج تقسیم کیا گیا تھا اس میں سے تین چوتھائی حصہ یعنی دو من دس سیر صرف ایک زمیندار کو کیوں دیا گیا تھا ؟

وزیر زراعت ۔ ہو سکتا ہے کہ معزز رکن کا ارشاد درست ہو اور ایک زمیندار کو اتنی مقدار میں بیج دے دیا گیا ہو ۔ لیکن چونکہ ترق

یافتہ بیج تھوڑی مقدار میں آیا تھا ۔ اسی لیے صرف چند آدمیوں کو دیا گیا تھا لیکن اس وقت آپ جہاں بھی کہیں ہم دے دیں گے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا یہ مناسب نہ تھا کہ صرف ایک آدمی کو اتنی مقدار میں بیج نہ دیا جاتا ۔

وزیر زراعت ۔ مناسب یہی تھا کہ چند آدمیوں کو دیا جاتا ۔

CLASS I AND CLASS II OFFICERS IN THE FOREST DEPARTMENT

*9643. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the total number of sanctioned posts of Class I and Clas II in the Forest Department ;

(*b*) a complete list with Regional break-up in each cadre, showing the direct recruits and departmental promotees be laid on the Table of the House ;

(*c*) the quota fixed for Hyderabad Region for Class I and Class II posts in the said Department and names of the incumbents ;

(*d*) the number of RFOs so far recruited from Hyderabad Region during the years 1963 to 1967 alongwith (*i*) their names, (*ii*) location and primary schools in which they have been studying, (*iii*) their domicile and (*vi*) their mother tongue ;

(*e*) the present number and names of Forestors working in Hyderabad Region and how many of them belong to Hyderabad Region ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) (*i*) Class I-84.

(*ii*) Clase II-46.

(*b*) The information is contained in Statement I copy of which is placed on the Table of the House.

(*c*) The information is contained in Statement II copy of which is placed on the Table of the House.*

**Please see Appendix X at the end.*

(*d*) and (*e*) Collection of the required information will take time. It is, however, being collected and will be supplied to the Honourable Member as soon as possible.

حاجی سردار عطا محمد ۔ اگر اردو میں جواب پڑھیں تو بہتر ہوگا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میرا خیال تھا کہ آپ کے پاس اردو میں جواب ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا یہ مکمل نہیں ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جی نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال اگلی مرتبہ پوچھا جائے گا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ گذارش یہ ہے کہ جو فہرست ایوان میں پیش کی گئی ہے وہ انگریزی میں ہے ۔ اگر مجھے تمام جواب مل جاتا تو میں سوالات پوچھ سکتا تھا ۔

LOSS TO GOVERNMENT FORESTS IN MERGED AREA OF HAZARA DISTRICT

*9702. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one Aurangazeb Khan, (Khaksar) son of Muhammad Din of Abbotabad levelled serious charges against some influential persons for causing loss of crores of rupees to Government forests in merged area of Hazara District through a registered letter with A. D. dated 28th September 1967 addressed to the Minister of Agriculture ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action Government have so far taken in the matter ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) The matter is being investigated by the Chief Conservator of Forests, Peshawar Region.

مسٹر حمزہ ۔ مناسب تو یہی ہے کہ جب تحقیقات مکمل ہو جائیں تو اس کا جواب دے دیا جائے ۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) ۔ پھر آپ ایک نیا سوال کردیں ۔

Mr. Speaker : This cannot be repeated on the next turn. The question list is over and the question hour is also over.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Accounts of Co-operative Educational Societies in Hyderabad Region

358. Kazi Muhammad Azam Abbasi : Will the Minister of Co-operation be pleased to state :—

(*a*) the number and names of Co-operative Educational Societies which are functioning in Hyderabad Region ;

(*b*) whether the accounts of the said Societies are audited regularly ?

Minister of Co-operation (Malik Khuda Bakhsh) : (*a*) Twelve in all as under :—

1. Ghulam Hussain Hidayat Ullah Educational Cooperative Society Ltd. Hyderabad.
2. Sind Hidayat-ul-Islam Educational Cooperative Society Ltd : Hyderabad.
3. Khalid Memorial Educational Cooperative Society Ltd : Hyderabad.
4. Sind Oriental College Cooperative Society Ltd : Hyderabad.
5. Faiz Aam Ithad Educational Co-operative Society Ltd : Hyderabad.

6. Shah Abdul Latif Eductional Cooperative Society Ltd : Hyderabad.

7. T-Allahyar Educational Cooperative Society Ltd. Tando Allahyar.

8. Model Educational Cooperative Society Ltd : Tando Allahyar.

9. Nasarpur Educational Cooperative Society Ltd : Tando Allahyar.

10. Tharparkar Educational Cooperative Society Ltd : Mirpurkhas.

11. Larkana Cooperative College Educational Society Ltd : Larkana.

12. D.L.B. Saeedpur Educational Cooperative Society Ltd : Saeedpur.

(*b*) Not in all cases. In respect of 4, the audit is upto date. The explanation of the Officer concerned for not auditing all the Societies has been called for.

GHULAM HUSSAIN HIDAYATULLAH EDUCATIONAL CO-OPERATIVE SOCIETY HYDERABAD

359. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Co-operation be pleased to state :—

(*a*) the date on which Ghulam Hussain Hidayatullah Educational Co-operative Society was set up in Hyderabad alongwith the present number of its members ;

(*b*) whether it is a fact that all members of the said Society belong to only one family ;

(*c*) whether Co-operative Officers are regularly inspecting and auditing the accounts of the said Society ?

Minister of Co-operation (Malik Khuda Bakhsh) : (*a*) 11.11.1950.

112.

(*b*) No.

(*c*) Yes. The Society's audit by the Special Auditor of the Department has, however, not been done upto date. Explanation of the Officer concerned for the default on his part has been called for.

QUESTIONS OF PRIVILEGE

RE : INCORRECT STATEMENT OF THE REVENUE MINISTER ABOUT THE AUCTION OF NA-QABULI LANDS IN DISTT. THATTA.

Mr. Speaker: We will now take up the Privilege Motion by Haji Sardar Atta Muhammad.

حاجی صاحب ۔ آپ نے ایک تحریک استحقاق پیش کی تھی ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ اس وقت وزیر مال صاحب نہیں ہیں ۔ ان کی بے بسی کا مجھے علم ہو گیا ہے ۔ ان کا بس نہیں چلتا ۔

اب چونکہ ملک خدا بخش صاحب کی طرف سے کسانوں کے ساتھ ہمدردی کی گئی ہے اس لیے میں اسے press نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ اسے press نہیں کرتے ؟

ملک صاحب ۔ اس تحریک استحقاق کا جواب ریونیو منسٹر صاحب نے دینا تھا لیکن وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ لیکن انہوں نے اسے press نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے اگرچہ اسے press نہیں کیا پھر بھی وزیر صاحب کو ہاؤس میں موجود ہونا چاہیے ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی بات کو درست سمجھتا ہوں اور میں ان کی طرف سے حاضر ہوں ۔

ملک محمد اختر ۔ * X X X X X X

Mr. Speaker : This is improper and uncalled for.

Malik Muhammad Akhtar : I withdraw Sir.

**Expunged as ordered by the Speaker.*

Mr. Speaker : No question of withdrawal ; the Member should be careful in future. The remarks made by Malik Muhammad Akhtar are expunged from the proceedings of the Assembly.

The motion is not pressed.

ADJOURNMENT MOTIONS

ADMISSION OF NON-RESIDENT STUDENTS IN THE NISHTAR MEDICAL COLLEGE, MULTAN AGAINST SEATS RESERVED FOR BAHAWALPUR DISTT.

Mr. Speaker : Now we will take up adjournment motions and the first motion is from Malik Akhtar. The Minister of Health is to reply.

وزیر صحت (بیگم زاهده خلیق الزمان) ۔ انہوں نے ملتان کالج کے متعلق جو تحریک استحقاق دی ہے وہ فوری اہمیت کی حامل نہیں ۔ جن لڑکوں کو وہاں داخل کیا گیا ہے آپ با خبر ہوں گے کہ جہاں تک قواعد کا تعلق ہے جس درخواست کے ساتھ domicile certificate ہوتا ہے ان لڑکوں کو داخلہ مل جاتا ہے ۔ اس لڑکے کے پاس فرسٹ کلاس میجسٹریٹ کا دستخط شدہ سرٹیفیکیٹ تھا اور اس کے والد کی رہائش کے متعلق domicile certificate تھا ایسے حالات میں ہم داخلہ دے دیتے ہیں ۔ کیونکہ فوری ہوتا ہے ۔ اس کے بعد اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ ۱۵ دن کے اندر ڈی سی کا سرٹیفیکیٹ بھی لا کر دے ۔ اگر ۱۵ دن کے اندر نہیں لاتے تو ہم ان کو خارج کر دیتے ہیں ۔ اس معاملہ میں چونکہ فرسٹ کلاس میجسٹریٹ نے تصدیق کی ہے کہ وہ یہیں کے رہنے والے ہیں اور ان کی زمینوں کے کاغذات وغیرہ سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ مستقل طور پر وہیں کے ہیں اس لیے ان کو داخلہ مل گیا ۔

Mr. Speaker : What proof has the Member in this respect ?

Malik Muhammad Akhtar : I am relying upon a press statement, which is like this that.... ..

Mr. Speaker : Press statement by whom ?

Malik Muhammad Akhtar : It is a news and probably the orders have been given by the Provincial Chief Secretary, and subsequently the admission of two boys was cancelled, and even the Commissioner is mentioned Sir. So if you allow me to read two-three lines, I may be more clear.

ڈویژنل کمشنر بہاولپور نے نشتر میڈیکل کالج میں داخلہ لینے والے دو لڑکوں کے سکونتی اور domicile سرٹیفیکیٹ منسوخ کرنے کا حکم دیا ہے ۔ ان لڑکوں نے ضلع بہاولپور سے غلط domicile certificate داخل کرا کر بہاول پور کے کوٹے سے نشتر میڈیکل کالج میں داخلہ لیا تھا ۔ ان میں سے ایک طالب علم محمد ارشد داخلہ لے چکا تھا اور جب کہ دوسرا لڑکا ذوالفقار حسین waiting list پر تھا ۔ کمشنر نے یہ فیصلہ صوبائی چیف سیکرٹری کی ہدایت پر کیا ۔

So Sir the matter went so far ahead that the domicile certificate was subsequently proved to be a forged one, which was accepted. It must have been issued by the District Magistrate. I am not concerned who is to answer this adjournment motion and my allegation. The procedure has not been properly followed and it has been rather abused, and whosoever is to be held responsible.....

Mr. Speaker : Isn't the Deputy Commissioner competent to issue the domicile certificate ?

Malik Muhammad Akhtar : He issued an incorrect certificate causing injury to the admission of two boys, who deserved admission on merit. So neither the College authorities observed the rules nor they took proper care and precaution.

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ آپ نے domicile certificate کی تصدیق کمشنر کی statement کے بعد کرائی تھی ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر عبدالقیوم) ۔ جی ہاں ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ ان کا داخلہ نشتر میڈیکل کالج ملتان

میں ہوا ہے جس پر اختر صاحب کو اعتراض ہے ۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہم صرف domicile certificate ملنے پر داخل کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ domicile certificate جو جاری ہوئے تھے وہ کمشنر بہاول پور نے cancel کر دئے تھے ۔ کیا یہ تحقیقات کہ وہ واقعی بہاول پور کے رہنے والے تھے ۔ ڈپٹی کمشنر سے بعد میں کرائی گئی تھی ۔

وزیر صحت ۔ جی نہیں ہم کو اس قسم کی کوئی اطلاع نہیں ملی ۔ جیسا کہ ابھی میں نے عرض کیا ہے ہم نے کہا تھا کہ اگر ۱۵ دن کے اندر مطلوبہ سرٹیفکیٹ لا کر داخل کر دیں گے تو ان کا نام رکھا جائے گا ورنہ خارج کردیا جائے گا ۔ اور انہوں نے کہا تھا کہ لا کر داخل کر دیں گے ۔ فی الحال فرسٹ کلاس میجسٹریٹ کا تصدیق شدہ سرٹیفکیٹ جس میں ان کی رہائش کے کاغذات کا ذکر تھا پیش کیا ۔ چونکہ داخلے فوری ہوتے ہیں اس لیے ان کو داخل کر لیا گیا ۔

Malik Muhammad Akhtar : Then a breach of rule has occurred Sir.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ غلط domicile certificate جاری کئے گئے ۔ جناب چیف سیکرٹری صاحب کے پاس شکایت ہوئی انہوں نے احکامات جاری کیے کہ اس کی تحقیقات کی جائے تحقیقات کے بعد پایا گیا کہ ان لوگوں نے غلط اطلاعات مہیا کرکے domicile certificate حاصل کیے تھے ۔ بلکہ چیف سیکرٹری صاحب نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ جن افسران کی لاپروائی سے وہ سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے ان کے خلاف ایکشن لیا جائے ۔ اور جہاں تک مجھے معلوم ہے جو اقدامات کئے گئے ہیں وہ انتہائی مناسب تھے کیوں کہ بعض لوگ فائدہ اٹھانے کے لیے غلط اطلاع دے کر دوسری جگہ سے جعلی سرٹیفکیٹ

بنوا لیتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ موثر کارروائی کی گئی ہے اور انتظامیہ کی جانب سے جو کچھ کیا گیا ہے وہ بالکل درست ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar : There is one point to be determined. The Minister has made a statement and I think either she is not well-conversant with the rules or I am mistaken. They have not to accept the forms along with proper domicile certificates, and she is making a statement that those candidates were required to submit subsequently within a fortnight the domicile certificates. I don't think that is the position. As far as the rules are concerned, the domicile certificates are to be attached with the forms and if the statement as made by the Minister is correct, the College authorities made the admission without the domicile certificates having been appended to the forms. They are then at fault and the motion must be admitted.

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ کیا آپ وضاحت فرمائیں گی کہ ان کی داخلہ کی درخواستوں کے ساتھ domicile certificate موجود تھے یا نہیں ۔

وزیر صحت ۔ جیسا کہ میں نے آپ کے سامنے پہلے عرض کیا تھا ان کی درخواستوں کے ساتھ فرسٹ کلاس میجسٹریٹ کا سرٹیفیکیٹ داخل کیا گیا تھا اور یہ عارضی سرٹیفیکیٹ تھا انہوں نے یقین دلایا تھا کہ ۱۵ دن کے اندر ڈپٹی کمشنر صاحب کا سرٹیفیکیٹ لا کر دیں گے اس لئے ان کو عارضی طور پر داخل کیا گیا تھا ۔ مستقل طور پر داخلہ نہیں ملا تھا ۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے ان کو کہہ دیا تھا کہ اگر وہ ۱۵ دن کے اندر ڈپٹی کمشنر کا domicile certificate داخل نہیں کریں گے تو ان کا نام خارج کر دیا جائے گا ۔ ان کو اعتراض تو جب ہوتا اگر ان کو مستقل داخلہ دے دیا ہوتا ۔ وہ درجہ اول کے میجسٹریٹ کا تصدیق شدہ سرٹیفیکیٹ تھا ان کی زمین کے کاغذات موجود تھے ۔ اب جب کہ درجہ اول کے میجسٹریٹ نے اس کی تصدیق کی ہے کہ وہ وہیں کے رہنے والے ہیں تو اس کی بنا پر ان کو عارضی طور پر داخلہ دیا گیا مگر مستقل طور پر نہیں دیا گیا ۔

Mr. Speaker : Government is already looking into the matter, as has been stated by the Minister of Health. Therefore, the motion is ruled out of order.

COLLAPSE OF THE ROOF OF MUSAFIRKHANA OF HAZRAT MUSA PAK SHAHEED SHRINE AT MULTAN

Mr. Speaker : Next motion No. 178. That is to be answered by the Auqaf Department.

Minister of Auqaf (Mr. Muhammad Ali Khan) : Sir, the fact of the case is that this roof of the Musafirkhana Hazrat Musa Pak, Multan, collapsed on the 30th of July, 1967, due to heavy rains and this matter was reported in Imroze, which comes out from Multan, on the 31st of July. So, Sir, this matter is not of recent occurrence.

Sir, on hearing the news, the local Office of the Department immediately rushed to the scene, asked their Engineering Department to make out an estimate of the repairs. Besides that, they had already spent Rs. 1,000 in the month of May and June for minor repairs of the same shrine but as the building was an extremely old one it could not stand the heavy down-pour on that night. Again, another sum of Rs. 1,884 was spent on the same shrine in 1966-67 and another sum of Rs. 1,000 has been kept in the current year's budget for its proper maintenance. A further sum of Rs. 2,630 is going to be spent and estimate has been prepared and it would be sanctioned in due course of time. The department has shown no negligence whatsoever as it has already under-taken minor repairs in the months of May and June but, as I have said, the building was old and, it could not stand the down-pour and so a portion of the roof fell down.

Mr. Speaker : And is this 'Musafir Khana' now in good condition ?

Minister of Auqaf : Estimate has been prepared and it would be sanctioned within a few days. Action is being taken on that.

Mr. Speaker : Is the Member satisfied ?

Malik Muhammad Akhtar : Certainly not. I have got to raise three points. Firstly, I have got these comments from the Nawa-e-Waqt, Multan, dated 17th October, which was in my hand by the 20th of October because I got it by post. Secondly it has not been denied that four persons were injured due to the negligence of the Auqaf Department.

Mr. Speaker : When were those persons injured.

Malik Muhammad Akhtar : No date is given in this Paper but I will have to accept the date given by the Minister.

Mr. Speaker : The matter has not been raised at the earliest possible opportunity. The motion is ruled out of order.

INSTRUCTIONS ISSUED BY THE B.D. AND L.G. DEPTT. REGARDING SELECTION OF D.C. MEMBERS FOR ATTENDING COURSE AT NIPA.

Mr. Speaker : Next motion is from Mr. Hamza and the Minister of Democracies has to reply.

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ جناب والا ۔ اس تحریک التوا میں میرے فاضل دوست نے محکمہ بنیادی جمہوریت کے ایک ایسے خط پر یا ایسی ہدایات پر جو ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ کونسلوں میں سے تین نمائندے نامزد کرنے کے بارے میں ہے اعتراض فرمایا ہے اور اس خط میں بھی کہا ہے کہ ایسے تین نمائندگان نامزد کئے جائیں جو نمائندگان انگریزی میں اظہار خیال کر سکتے ہیں ۔ ان کے الفاظ یہ ہیں :

"....the instruction issued by the Basic Democracies and Local Government Department of the Provincial Government to all the District Councils in the Province to the effect that the District Council Members well-versed in English....."

And we have said "is able to express".

".....should only be sent to attend the 8 days course at NIPA has caused great resentment."

جناب والا ۔ واقعات یوں ہیں کہ NIPA کا یہ پہلا کورس نہیں ہے جس میں ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل کونسلوں کے نمائندگان بلائے گئے ہوں ۔ بلکہ اس سے پہلے دو کورس ہو چکے ہیں ۔ ان دو کورسوں کے مواقع پر انہوں نے ایسے ہی خطوط لکھے ۔ ان میں سے ایک خط جو حکومت کی

طرف سے جاری کیا وہ ۵—جون کی پہلی چھٹی تھی جو آج زیر بحث ہے ۔ میں آپ کی اجازت سے NIPA کے ڈائرکٹر کے خطوط کا حوالہ دینا چاہتا ہوں جن کی بناء پر ہمیں یہ ہدایت جاری کرنی پڑی کہ ایسے کورسوں کے لئے انگریزی جاننے والوں کو نامزد کیا جائے ۔ اس میں پوزیشن یہ ہے کہ NIPA کے کورسوں میں کچھ یہاں کے افسران ہوتے ہیں اور کچھ لوگ باہر کے بھی بلائے جاتے ہیں ۔ پچھلے تین کورسوں میں NIPA نے خصوصی طور پر بنیادی جمہوریت کے ارکان کے بارے میں رعایت برتی ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل کونسلوں کے نمائندگان کو بھی اپنے کورس کے آخری حصہ میں associate کر لیتے ہیں اور جناب والا ۔ یہ کورس انگریزی میں ہوتے ہیں ۔ اور اس سے پہلے بھی جتنے کورس ہوئے ہیں ۔ وہ سب انگریزی میں ہوئے ہیں اور ہمیشہ انگریزی میں ہوتے ہیں ۔ اب تین کورسوں سے وہ ہمیں بھی associate کر رہے ہیں اور ہم ایسے ممبران کو بھیجتے ہیں جو انگریزی جانتے ہیں ۔ تو جناب والا ۔ یہ ایک عجیب بات ہو گی کہ اگر ایک جگہ پر کورس انگریزی میں پڑھائے جائیں تو وہاں ہم وہ ممبران بھیج دیں جو انگریزی نہیں جانتے ہوں اور اسی طرح جہاں کورس اردو میں پڑھائے جائیں ۔ وہاں ہم انگریزی اور بنگالی جاننے والے دوستوں کو بھیج دیں یا کہیں بنگالی میں کورس ہوتا ہو تو وہاں ہم یہ پابندی عاید کریں کہ وہاں اردو جاننے والے جائیں تو اس طرح ان کا وقت ضائع ہوگا ۔ ان کی محنت ضائع جائے گی ۔ اور اس طرح کورس کرانے والوں اور کورس سننے والوں کے لئے زحمتیں ہو جائیں گی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ فاضل ممبر صاحب اس کے ذریعہ صرف یہ discuss کرنا چاہتے ہیں ۔ کہ حکومت اردو کو کوئی اہمیت نہیں دے رہی ہے ۔ میں عرض کروں گا کہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے تو جس یونیورسٹی میں جس سکول میں اور جس کالج میں یا جس ادارے یا جتنے بھی ایسے institutions ہیں وہاں سارے افسروں کے refresher کورسز ہوتے ہیں اور وہ وہاں

بیٹھ کر discuss کرتے ہیں ۔ تو وہاں ساری بات انگریزی میں ہوتی ہے ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ آپ ان کے یہ الفاظ ملاحظہ فرمائیں ۔ یہ کہتے ہیں :

"Since our programmes are conducted in English media, therefore, the nominees should be able to communicate in English."

یا جیسا ابھی ابھی کہا گیا یا جیسے پہلے بھی کہا گیا اور جس کے جواب میں ہم نے ۵—جون ۱۹۶۷ء کو جو خط جاری کیا اس کے الفاظ بھی وہی تھے جو ابھی جاری کیا تھا ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی اجازت سے پڑھتا ہوں :

"Kindly, nominate three members of Divisional or District Council from your Division who may express themselves in English for participating in this course from July 30."

جو چٹھی اس وقت زیر بحث ہے اس میں بھی جناب والا ۔ exactly یہی الفاظ repeat کئے گئے ہیں :

"Kindly nominate three members of the Divisional or District Council from your Division who may express themselves in English for participating in the course from December 2 onwards."

تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس میں یہ بنیادی مسئلہ جو زیر بحث لانا چاہتے ہیں ۔ وہ یہ ہے کہ آیا حکومت اردو کو صحیح اہمیت دے رہی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آئین کی دفعہ ۲۱۵—کے تحت ۱۹۷۲ء تک بنگالی اور اردو جو قومی زبانیں ہیں ان کے ساتھ انگریزی کے استعمال کی اجازت ہے اور اس ایوان میں بھی انگریزی زبان استعمال ہوتی ہے اور اتفاق سے ہمارے فاضل دوست نے یہ تحریک التواء جو پیش کی ہے وہ انگریزی میں پیش کی ہے ۔ اور انگریزی میں پڑھی بھی ہے ۔ بلکہ وہ جتنے سوالات مرحمت فرماتے ہیں وہ بھی انگریزی میں ہوتے ہیں ۔ انہوں نے کبھی یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ ان کے سوالات کا جواب اردو میں

دیا جائے ۔ پھر اس ایوان میں گزشتہ سیشن میں ایک بل بھی آ چکا ہے ۔ اس میں بھی ایوان نے یہ فیصلہ کیا کہ ۱۹۷۲ء میں صدر صاحب ایک کمیشن مقرر کریں گے اور پھر یہ فیصلہ کیا جائے گا ۔ قومی زبانوں کا تو تعین ہو چکا ہے ۔ اردو زبان کی اجازت یونیورسٹی میں بھی ہے ۔ ایوان میں بھی اجازت ہے اور قانون بھی اجازت دیتا ہے ۔ لیکن ان کا یہ ارشاد کہ حکومت اردو کو صحیح طور پر ترجیح نہیں دیتی ۔ یہ نامناسب اور غلط ہے ۔

Mr. Speaker : We are not discussing the motion.

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ ان کا موشن یہ ہے ۔ جناب والا ۔ ان کا موشن یہ ہے کہ وہاں کورسز انگریزی زبان میں ہو رہے ہیں ۔۔۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر ان کی تحریک یہ ہے تو اس وقت ان کی تحریک کی مخالفت نہیں ہو سکتی ۔ اس وقت تو یہ فیصلہ ہوگا کہ آیا یہ خلاف ضابطہ ہے یا نہیں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ خلاف ضابطہ ہے اور اس لئے خلاف ضابطہ ہے کہ یہ اس چیز کے خلاف ہے جو جاری ہوئی ہے ۔ دوسرے یہ اس چیز کے بارے میں ہے جو آئین نے deter-mine کر دی ہے ۔ تیسری اس چیز کے بارے میں ہے ۔ جس کو ایوان نے determine کر دیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اس میں شک نہیں کہ میں نے تحریک التواء انگریزی میں لکھی اور انگریزی میں ہی پیش ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے وزراء صاحبان انگریزی زدگی کا شکار ہیں ۔ اور اسی لئے مجھے یہ تحریک انگریزی میں لکھ کر دینی پڑی ۔ ویسے آپ کو علم ہے کہ میں اس ایوان میں اپنا مافی الضمیر اردو میں بیان کرنے کی کوشش

کرتا ہوں ۔ اور میں ہمیشہ اس کا پابند رہا ہوں ۔ لیکن ویسے بنیادی جمہوریت کا تصور انگلستان میں نہیں ہے ۔ وہ یہاں وزیر بنیادی جمہوریت کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے ۔ یعنی جیسے کوئی انگلستانی وزیر House of Commons میں بیان دے رہا ہو ۔ مجھے سب سے بڑا اعتراض یہ ہے ۔ جناب والا ۔ صرف مجھے ہی یہ اعتراض نہیں ہے ۔ بلکہ اس ملک کی ساری آبادی کو اس پر اعتراض ہے کہ بیس سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی آپ ان اداروں میں ہمارے سرکاری ملازمتوں کے ارکان کو بلکہ ذمہ دار افسران کو انگریزی میں تربیت دیتے ہیں ۔ اور وہاں آپ محض انگریزی ہی کو ذریعہ گفتگو بنائے ہوئے ہیں اور انگریزی زبان کو بطور ذریعہ تعلیم استعمال کرتے ہیں ۔ یہ چیز سخت قابل اعتراض ہے ۔ اس چیز کو آپ نے وہاں تک ہی محدود نہیں رکھا ہے بلکہ آپ نے یہ پابندی بھی لگا رکھی ہے کہ یونین کونسل کے وہ ممبران یا ڈسٹرکٹ کونسل کے وہ ممبران اس کورس میں حصہ لے سکتے ہیں ۔ بقول آپ کے جو اپنا مافی الضمیر انگریزی میں بیان کر سکتے ہوں ۔ اور وہی شخص اپنا مافی الضمیر انگریزی میں بیان کر سکتا ہے ۔ جو انگریزی میں اچھی خاصی صلاحیت کا مالک ہو ۔ دوسرے افراد جن میں انگریزی کی اچھی خاصی صلاحیت نہیں ہو گی وہ اس کورس میں حصہ نہ لے سکیں گے ۔ یہ جو NIPA ہے یعنی National Institute of Public Administration یہ ادارہ جناب والا ۔ کوئی غیر ملکی ادارہ نہیں ہے ۔ اور اس ادارے کے اندر آپ نے یہ گنجائش رکھی ہے کہ بنیادی جمہوریت کے بعض اراکین بھی اس کے کورس میں شامل ہوں گے ۔ اس لئے آپ نے انگریزی دان ہونے کو لازمی قرار دے رکھا ہے ۔ اس لئے میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اول تو انگریزی کو ذریعہ تعلیم نہ ہونا چاہیے ۔ اور اگر ایسا ہے تو بنیادی جمہوریت کے اراکین پر ایسی نا مناسب پابندی لگانا کسی لحاظ سے بھی معقولیت کا ثبوت نہیں ہے ۔ بلکہ میں تو کہوں گا کہ یہ انگریز غلامی اور مرعوبیت کا ایک بین ثبوت ہے ۔

Mr. Speaker : The action proposed to be discussed in this adjournment motion, has been taken in the ordinary course of administration ; the motion is ruled out of order.

FAILURE OF THE AUQAF DEPTT. TO MAKE ARRANGEMENTS FOR VISITORS TO THE MAZAR OF MIRZA ABDULLAH ASHIABI, MUKHLI, DISTT. THATTA.

Mr. Speaker : Next motion 193. That was deferred for today.

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Sir, this motion moved by Malik Muhammad Akhtar is based on a news-item which appeared in the Daily Hurriyat of 24th October, 1967, and is actually not based on facts. Sir, this shrine was taken over by the the Auqaf Department in the year 1960. The arrangements for the water-supply are adequate and where there is rush during 'Urs' period, special arrangements are made so that devotees do not suffer. As far as the electricity is concerned, we have two generators working in the shrine. Of course, the generators sometimes, being old, go out of order but the necessary repairs are taken in hand then and there so that elecricity supply remains in tact.

So far as accommodation is concerned, we have six rooms three for the visitors and those who want to spend or stay for the night, usually put an application to the Manager who gives permission to those people without charging any fee whatsoever. The allegation that the chowkidar charges money, is also baseless.

Regarding other facilities, there are four latrines, two for male and 2 for female visitors. During the 'Urs' period, when there is extraordinary rush, temporary arrangements for latrines and bath-rooms are, of course, made. 'Offerings', which come to the shrine are taken and then arrangements are made for auction of various articles at various times.

Mr. Speaker : The facts have been denied by the Minister for Auqaf, the motion is ruled out of order.

FAILURE OF THE INSPECTORATE OF SCHOOLS, NORTHERN DIVISION, KARACHI TO REGISTER TECHNICAL 'H' SECONDARY SCHOOL, AZIZABAD.

Mr. Speaker : Next motion No. 196.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance namely, the failure of Inspectorate of Schools, Northern Division, Karachi, to register Technical 'H' Secondary School, Azizabad whereby hundred of students have been seriously affected as they will not be eligible to appear in the examination this year. The negligence of the authorities has not only discouraged the private technical institutes but also seriously affected the students admitted in the Institution. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Education : Opposed. Sir, the motion was received this morning and we are collected the required information from Karachi. Hence I request that this may be taken up tomorrow.

Mr. Speaker : Let it be on Monday.

Minister for Education : Right Sir.

NON-PAYMENT OF MONTHLY SALARIES TO TEMPORARY DOCTORS OF CIVIL HOSPITAL, KARACHI

Mr. Speaker : Next motion No. 197.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent occurrence and urgent public importance, namely, temporary doctors of Civil Hospital Karachi, appointed on temporary basis have not been paid their monthly salaries., as the Health Directorate has failed to regularise their appointments in time resulting in stoppage of their monthly salaries. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

وزیر صحت (بیگم زاهده خلیق الزمان) ۔ جناب والا ۔ مجھے ٹائم دیا جائے ۔ کیوں کہ ابھی آدھ گھنٹہ ہوا ہے جب مجھے یہ موصول ہوا ہے ۔

Mr. Speaker : This motion will also be taken up on Monday.

وزیر صحت ۔ شکریہ ۔

NON-PAYMENT OF SALARIES TO TEMPORARY PROFESSORS OF LIAQAT MEDICAL COLLEGE, HYDERABAD

Mr. Speaker : Next motion No. 198.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the temporary professors of Liaquat Medical College Hyderabad, appointed on temporary basis have not been paid their monthly salaries, as the Education Department has failed to regularise their appointment in time resulting in stoppage of their monthly salaries. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

وزیر صحت (بیگم زاهده خلیق‌الزمان) ۔ ابھی آدھ گھنٹہ پہلے مجھے یہ دونوں موصول ہوئے ہیں ۔

Mr. Speaker : This motion will also be taken up on Monday.

وزیر صحت ۔ شکریہ ۔

PERISHING OF RICE DUE TO NON-PAYMENT OF RICE DEALERS IN LAHORE DISTRICT

Mr. Speaker : Next motion No. 199.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the Food Directorate has sealed all the rice husking machines in Lahore District as the area has been declared rice control area. But the dealers have not been appointed. Huge stocks have been gathered with the Zamindars. Due to lack of accommodation fit for storage the rice is perishing causing a great loss to Zamindars and causing scarcity of food-stuff. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Food and Agriculture (Malik Khuda Bakhsh): Sir, I oppose this motion on the ground that the contention of the Member that rice dealers have not been appointed and that huge stocks have gathered with the Zamindars and the rice is perishing, is factually incorrect. Sir, 14

Centres have been declared as Procurement Centres in Lahore District for purchase of rice. Besides that, 45 rice dealers have been appointed so far as authorised rice dealers in Lahore District and more are being appointed and anybody who has a food-grain licence applies he is appointed as authorised dealer. So I maintain that the information reaching the Member is factually incorrect. Hence the question of disturbing and perturbing the minds of anybody, does not arise.

Malik Muhammad Akhtar : The question still remains to be determined, when were these dealers appointed? and whether stocks are available with the Zamindars which have not been cleared in time? My learned friend, the Leader of the House has not considered it worthwhile to answer the main questions which form the subject matter of the adjournment motion. Had he declared that attempts were made a month, fifteen days or two months earlier or soon after the imposition of control I would have been satisfied. In the absence of these two facts with which he could still come forward and place before the House I consider that the motion needs be pressed.

Mr. Speaker : As has been stated by the Minister dealers have been appointed and the facts have been denied by the Minister of Food therefore the motion is ruled out of order.

Minister of Food : Can't we adjourn the adjournment motions now ?

Mr. Speaker : There are no more adjournment motions. We will now take up the consideration of the West Pakistan Land Revenue Bill.

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : Sir, I want to give a personal explanation for my absence from my seat when the privilege motion was taken up. Actually I met Haji Sahib yesterday in the lobby and satisfied him and he said that he would not press the privilege motion. Under this impression that he is not pressing the motion.....

Mr. Speaker :I was not a party to it. I did'nt know what was the Minister's arrangement with Haji Sahib. I had not received any intimation that he is not going to press it. He has intimated me on the floor of the House.

Minister of Revenue : It was yesterday.

Mr. Speaker : But I had no intimation. Anyhow if he makes any statement on the floor of this House so far as adjournment motions or privilege motions are concerned the Minister should be present.

Minister of Revenue : You mean to say that he should do it before the motion comes up.

Mr. Speaker : He could inform me that he does not want to press his motion on the floor of the House when be is called upon to move.

Minister of Revenue : Has he not done so now ?

Mr. Speaker : He has done so. But if we could act upon that agreement that in case of adjournment motions some Members say-Malik Muhammad Akhtar may say, I won't press my motion on the floor of the House, therefore the Minister or Malik Muhammad Akhtar need not come to the House.

Minister of Revenue : Actually it was moved by him. If he says, I withdraw, does not the matter end here ?

Mr. Speaker : He has done it here.

Minister of Revenue : That is what I am saying.

Mr. Speaker : Alright.

BILLS

THE WEST PAKISTAN LAND REVENUE BILL, 1965

(resumption of consideration clause by clause)

CLAUSE 92 *(contd.)*

Mr. Speaker : The House will now resume consideration clause by clause of the West Pakistan Land Revenue Bill, 1965. Clause 92. Substitution of this clause was moved by the Law Minister.

Minister of Law : I had moved it.

Mr. Speaker : Yes, that was moved.

Malik Muhammad Akhtar : May I rise on a point of order. Sir, my point of order is, if you could allow me just for a while to explain myself, that the Bill originally placed before the House was sent to a Select Committee. The Select Committee made its recommendations on the Bill and after that it was circulated. Rather it went twice to the Select Committee. And, Sir, after the circulation of the Bill it has been under consideration for the last two years.

Mr. Speaker : Does the Member want to raise the point of order that two days notice has not been given ?

Malik Muhammad Akhtar : No Sir. Without questioning the authority of the Speaker and most humbly yielding and submitting to the orders of the Speaker I would like to remind the Chair that amendments moved by this side or the other side were already existing on the agenda. Certainly it is for the Speaker to fix the priority or preference. But, Sir, I feel that the principles which I propose to place for the substitution of Clause 92 were altogether different from those which the Law Minister now seeks to place. Sir I do not claim it as a right but it would have been more beneficial for the House if the amendments as received are taken up according to the Rules which we are following.

Mr. Speaker : I have decided. I have allowed the Law Minister to move this substitution clause. The Member can oppose this amendment if he likes.

Malik Muhammad Akhtar : That I will but would it not have been better if I had been allowed to move my amendment ?

Mr. Speaker : I have decided that this is much better.

The Member can oppose this amendment. In fact it has already been opposed by him. Yes, please.

ملک محمد اختر (لاہور۔۲) ۔ جناب سپیکر ۔ جناب لا منسٹر صاحب نے دفعہ ۹۲ کو substitute کرنے کے لئے ایک دفعہ دی ہے اور اس دفعہ کے مطابق یہ کہا گیا ہے کہ جب بقایا جات لینڈ ریونیو کے ایک سال سے زائد عرصہ کے واجب الادا ہوں اور اس process سے جس سے ان کی مراد ہے arrest or attachment کا process سے اگر خاطر خواہ نتائج برآمد نہ ہوں تو اس annulment of assessment of holding کے ذریعے سے مالیہ کی وصولی کر سکیں گے ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ گزارش کرنا ہے اور میرے پاس وہ ٹیبل ہے گزشتہ یونائیٹڈ پنجاب کی جس میں ضلع وار سابقہ پنجاب کے اضلاع کے جو بھی مالیہ دھندگان ہیں ان کی مکمل تعداد اور نمبر ہے ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ۵۰ یا ۱۰۰ سے زائد مالیہ دینے والے چند افراد رہ جاتے ہیں ۔ جناب والا ۔ ان چند افراد کے لئے آپ نے attachment کا طریقہ کار اور اس سے بھی زیادہ سخت طریقہ گرفتاری کا اس

سے قبل تجویز فرمایا ہے ۔ تو جناب سپیکر اب لا منسٹر ان دو processes کے ہوتے ہوئے یہ تجویز فرما رہے ہیں یعنی ایک تو اس کی جائیداد بھی قرق کی جائے گی ۔ منقولہ بھی اور غیر منقولہ بھی اور دوسرے اس کو قرق کرتے ہوئے یہ کیا جائے گا ۔ اس کے بعد یہ process اختیار کیا جائے گا ۔ جناب والا ۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ کسی کی ہولڈنگ کو قرق کرتے وقت یہ صورت ہوگی کہ جس قدر قرضہ اس پر ہوگا اتنی liability اس پر ہوگی ۱۵ سال کے لئے ہم اسے ٹرانسفر کر سکتے ہیں ۔ اور اب annulment of assessment بھی کی جائے گی ۔ تو کلکٹر یا اجازت ریونیو افسر اس زمین کو خود یا اپنے ایجنٹ کی معرفت ایسی شرائط پر اس کی منیجمنٹ کرائے گا جن کو بورڈ اف ریونیو مقرر کرے گا ۔ میں اس دفعہ کے لئے بار بار harsh کا لفظ استعمال کرکے repetition نہیں کرنا چاہتا ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر مسٹر احمد میاں سمرو کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

نہ ان کے کانوں پر یہ چیز اثر انداز ہوگی ۔ میں نے اس سے قبل ۴ قوانین کا حوالہ دیا تھا جو پنجاب میں جاری تھے اور جن کی موجودگی میں ایسا قدم نہیں اٹھایا جا سکتا تھا ۔ اب مجھے سندھ کے ۳ قوانین کا حوالہ دینا ہے یعنی یہ دفعہ ۷ قوانین سے تضاد رکھتی ہے ۔

Pb. Debtors Protection Act میں بعض مراعات دی گئی ہیں عام شہریوں کو خواہ وہ دیہاتی ہوں یا وہ شہری ہوں ۔ جن سے وہ استفادہ کرتے ہیں اگر کسی عدالت کی ڈگری بھی ان کے خلاف ہو ۔ اس کے علاوہ سول پروسیجر کوڈ میں تمام مغربی پاکستان کے صوبہ کے نادھندوں کو جو مراعات حاصل ہیں انہیں یک لخت اور یکسر نئے لینڈ ریونیو ایکٹ میں کالعدم قرار دیا گیا ہے ۔ اب مجھے ان ۳ قوانین کا حوالہ دینا ہے جو سابقہ صوبہ سندھ میں رائج ہیں ۔

1. The Dekhan Agricultural Relief Act, 1875.
2. The Lands Improvement Loans Act, 1883.
3. The Agricultural Loans Act, 1884.

یہ تین قوانین لینڈ ریونیو کے قانون سے بھی پہلے کے ہیں - جو ۱۸۸۷ میں پنجاب میں نافذ ہوا تھا - میں یہ کہونگا کہ جو deletion ہوئی ہے اور اس insignificant deletion کے بعد جس دفعہ کو آپ پاس کرنا چاہتے ہیں وہ سات دفعات سے متضاد ہے - جناب والا Dekhan Agricultural Relief Act میں breach of priority جو رکھی گئی ہے وہ سو روپیہ ہے اب breach of priority کے طور پر کسی کی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کے طور پر آپ قرق کر سکتے ہیں اس کے بعد اسے گرفتار کر سکتے ہیں اس کی ہولڈنگ ٹرانسفر کر سکتے ہیں اسکی ہولڈنگ کو الگ بھی کر سکتے ہیں - اسی طرح سے Agricultural Relief Act 1840 میں بھی Penal Reference ہے اس کے بارے میں میرے پاس تین لائنوں کا ایک پیرا ہے اگر اجازت دیں تو عرض کروں -

"The Agricultural Relief Act of 1940 makes it a penal offence for any one to charge interest to agriculture or loan advanced. . ." etc., etc.

اور اندھا دھند اس پر بھی کچھ پابندیاں . . . .

but nobody has enforced it so far.

یعنی آپ اندازہ لگائیں یہ اس قدر protection ان تین قوانین میں ہے لیکن جناب والا یہی حکومت جب اپنے مالیہ کی وصولی کے لئے قانون بناتی ہے - جب وہ سندھ لینڈ ریونیو کوڈ اور پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ کو یکجا کر رہی ہے تو یہ سات قوانین ہیں جن کو نہ تو انہوں نے منسوخ کیا ہے نہ کہیں یہ لکھا ہے -

Mr. Deputy Speaker : The Member is not relevant to the clause.

Malik Muhammad Akhtar : I was telling just by my argument how far they have been harsh by depriving the...

Minister of Food and Agriculture : Relief Indebtedness Act, Debtors Protection Act, and others relate to the debts between private parties. These are Government dues my dear friend, and so, they will not come into conflict as you are imagining.

Malik Muhammad Akhtar : They will not come into conflict but I have got a right to compare the facilities given to the defaulters of ordinary loans or judgment debtors and the defaulters of land revenue.

بہرحال آپ دیکھیں یہ سات قوانین ہیں جو مختلف شکلوں میں رعائیتیں دیتے ہیں ان کو آپ نے surpass کیا ہے ۔ یہ دیکھئیے دفعہ ۹ یعنی جائیداد کی قرقی ہے ۔ اگر وصولی نہ ہو تو یہ دفعہ لائی جائے گی ۔ کہ جو assessment ہوگی اس کو annul کر دیا جائے گا اور کلکٹر یا اُس کا ایجنٹ اس زمین کو manage کرلے گا اور کتنے عرصے کے لئے کرے گا . . .

"Provided that the term for which the land may be so managed or farm shall be no longer than ten years from the commencement of the agricultural year next following the date of annulment."

جناب والا ۔ اب آپ بتائیے کیا یہ سیاسی دفعہ نہیں کیا یہ نیک نیتی پر مبنی ہے ۔ کسی نے ایک سال کا مالیہ دینا ہے اور آپ اسے دس سال کے لئے زمین سے محروم کر دیں گے ۔ اس کی opening line دیکھئیے ۔

"When arrears of land revenue have been due for a longer period, . ."

Mr. Deputy Speaker : No need to read the whole thing.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ اس قانون میں ایسی دفعات ہیں جن سے ہم اتفاق نہیں کر سکتے ۔ یہ درست ہے کہ ہم نے شیڈول تسلیم کیا ہے ۔ لیکن موجودہ لینڈ ریونیو ایکٹ جس شکل میں حکومت نے پیش کیا ہے کیا کسی فرد نے خواہ وہ آپوزیشن کا ہو یا Independent ہو اس کے کسی ایک اصول سے اتفاق کیا ہے ؟ نہ حکومت نے ہماری ترامیم سے اتفاق کیا ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : They had not opposed some of the amendments.

Malik Muhammad Akhtar : They were just technical Sir ; we were correcting their English. Even there we may not be right, because a prominent Advocate, Mian Mahmud Ahmed Qasuri, was telling me whether we were capable enough to correct the phraseology of the framers, which they made in 1887. He was doubtful about our amendments. But nevertheless some corrections were made and some have been done by the Law Minister and the Law Secretary themselves. Anyhow, that is not my concern.

Mr. Deputy Speaker : Come to the clause please.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ اگر ایک سال کے لئے لینڈ ریونیو due ہے ۔ وہ اسسٹمنٹ annul کرکے اس بیچارے کی holding یا اس بیچارے کے باپ دادا کی زمین جو چند نسلوں سے اس کے پاس ہے . . . .

Mr. Deputy Speaker : That is not relevant here.

ملک محمد اختر ۔ دس سال کے لئے management کے لئے دینی ہے بقایا جات بعض حالات میں ایک دو سال کے ہوں گے ۔ چلئے دو سال کے لے لیجئے اس کے بعد جب انتظام اپنے ہاتھ میں لیں گے تو کلکٹر assessment determine کرے گا ۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ میری زمین سیاسی وجہ سے قبضہ میں لے لی جاتی ہے ۔ اس پر ۲۰ فیصد assessment بڑھا دیتے ہیں جب وہ زمین مجھے واپس لوٹائی جاتی ہے تو یہ کہاں لکھا ہے کہ میں پرانی assessment ادا کروں گا ۔ یا redemption زیادہ عرصہ کی لے لی جاتی ہے اگرچہ redemption کی کلاز کوئی نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ سندھ کے لینڈ لارڈ یا کاشتکار جو اس بل کے پاس کرنے کے سلسلہ میں مسرت کا اظہار کر رہے ہیں میں ان کو warning دینا چاہتا ہوں وہ ایسی پولیٹیکل گرفت کا شکار ہوتے جا رہے ہیں کہ . . . .

Mr. Deputy Speaker : Come to the clause, please.

ملک محمد اختر ۔ وہ اپنی زمین سے ۱۵ سال کے لئے محروم کئے جا سکتے ہیں مجھے آج تک کوئی ایسا شخص نظر نہیں آیا کہ جس نے اس طرح اپنے خلاف خود ہی ایک قانون پاس کیا ہو ۔ اس کا جب یہ period expire ہو جائے تو لینڈ لارڈ کو محروم کیا جائے گا ۔ جب اس کو دوبارہ زمین واپس کی جائے گی ۔ پہلے جو اس کے تحفظ کے لئے منیجمنٹ یا اس کا جو طریق کار ہوگا وہ لاگو ہوگا ۔ دفعہ ۷ میں آپ دیکھیں بورڈ آف ریونیو کو اختیار دیا گیا ہے کہ اگر کوئی معاہدہ ہوا ہے یا کوئی کلیم ہے تووہ اس کا پابند نہیں ہوگا ۔ ان آٹھ قوانین نے کنٹریکٹ ایکٹ ۱۸۸۷ء کی نفی کرکے رکھ دی ہے ۔ اگر میں اسے West Pakistan Presidential Election Act یا West Pakistan Substitution of Constitution کو اس قانون کا نام دوں تو بیجا نہ ہوگا ۔ اندھے کی لاٹھی کی طرح سب قوانین کو ہانک رہا ہے سب کو over-ride کر رہا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ راز آدھی عمر گزر جانے کے بعد کھلا ہے ۔ دیہاتی آبادی پر political hold رکھنے کے لئے اس قسم کی دفعات کو لا رہے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ—۱) ۔ جناب والا ۔ میں نے کل رات اس ترمیمی کلاز پر بڑا غور کیا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ میں جتنی بھی اس میں ترمیم کراؤں یا ترمیم کرانے کی کوشش کروں وہ لاحاصل ہوگی ۔ یہ کلاز کچھ اس قسم کی متشددانہ ہے اور زمینداروں کے مفاد کے خلاف ہے ۔ اگر حقیقت یہی ہے تو میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں بجائے اس کے کہ اس میں کوئی چھوٹی یا بڑی ترمیم کی جائے بہتر یہ ہو گا کہ اس کلاز کی مجموعی طور پر مخالفت کی جائے تاکہ اس کو اس بل میں سے حذف کر دیا جائے ۔ اس کلاز کے ذریعہ زمینداروں کے لئے نہایت ہی سنگین حالات پیدا کئے جا سکتے ہیں ۔ جو لوگ ان سنگین حالات کے پیدا کرنے کا باعث یا موجب ہو سکتے ہیں ان پر کسی قسم کا کنٹرول

نہیں ہے ۔ ان کو اس کلاز کے ذریعہ کھلی چھٹی دے دی گئی ہے تکہ وہ جب چاہیں ۔ جس طرح چاہیں اور جس کے خلاف چاہیں اس کلاز کو استعمال کر سکتے ہیں ۔

جناب والا ۔ میں اس کلاز کی سب کلاز ، کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں اس میں اس طور پر درج ہے کہ بورڈ آف ریونیو جب بھی چاہے دوسرے ان تمام طریقہ ہائے کار کو جو کہ واجبات سرکار وصول کرنے کے لئے اس چیپٹر میں دیئے گئے ہیں یا اس مسودہ قانون میں درج کئے گئے ہیں ان کے علی الرغم اس کلاز کو استعمال کر سکتے ہیں انہیں اس کلاز کو استعمال کرنے کے لئے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں ہے کہ زمیندار دانستہ طور پر یا نادانستہ طور پر اپنی غربت کی وجہ سے یا اپنے عیش کی وجہ سے سرکار کے واجبات ادا نہیں کر رہا ہے ۔ یہاں لفظ "deemed" تحریر ہے ۔ "deemed" سے مراد ہے کہ ان کی رائے میں جب کسی ذریعہ سے واجبات وصول نہ ہو سکتے ہوں یہ طریق کار استعمال کیا جائے ۔ میرے محترم دوستوں نے جب اس مسودہ قانون کو تیار کیا تھا تو ان کے ذہن میں یقیناً صرف انگریزی زبان کا لفظ "deemed" تھا ۔ مگر انگریزی زبان میں ایک دوسرا لفظ "proved" بھی موجود ہے ۔ ان دونوں الفاظ میں جو فرق ہے وہ ان کے ذہن میں ہوگا ۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر لفظ "deemed" کی بجائے لفظ "proved" درج کر دیا جاتا تو جب بورڈ آف ریونیواس نتیجہ پرحتمی‌طور پر پہنچ جاتا کہ اگر کسی صورت سے سرکاری واجبات وصول نہیں ہو سکتے تو اس صورت میں اس قسم کی سنگین صورت حال اس کلاز کے ذریعہ زمینداروں کے لئے پیدا کی جاتی ۔ اس وقت تک دوسری صورتیں جو اس مسودہ قانون میں درج کی گئی ہیں یہ معزز ایوان اس کو قبول کر چکا ہے وہی استعمال کی جاتیں ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ میرا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ بورڈ آف ریولیو

کو یہ اختیار ہے کہ جہاں دوسرے ذرائع استعمال ہوں اس کے ساتھ ساتھ یہ ذریعہ بھی استعمال ہو ۔ ان کو یہ بھی اختیار ہے کہ دوسرے اختیارات جو محکمہ مال کو سرکاری واجبات وصول کرنے کے لئے اس قانون میں دیئے گئے ہیں ان کو استعمال نہ کریں پہلے اسی طریقہ کار کو استعمال کر لیں ۔ اس کی زبان اس قسم کی ہے اور میں نے ابتدا میں عرض کیا تھا کہ یہ بہتر ہوتا کہ اگر محترم وزیر مال اور محترم وزیر قانون صاحب تدریجی طور پر ہمیں بتاتے کہ واجبات کی وصولی کے لئے پہلے طریقہ کار اختیار کیا جائے گا ۔ نمبر دو پر یہ طریق کار اختیار کرنا ہے تیسرے نمبر پر یہ طریق کار اختیار کیا جائے گا ۔ مگر اس کلاز کے تحت محکمہ مال کو کھلی چھٹی ہوگی اور وہ کسی طریق کار کو استعمال نہ کرے سیدھا اسی طریق کار کو استعمال کر لے ۔

جناب والا ۔ تیسری بات جو میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر مال صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس کلاز میں لکھا ہے کہ اگر بقایا کسی کے ذمہ ہے اور ایک سال گزر جائے تو یہ کلاز بروئے کار لائی جائے گی ۔ میں آپ کی وساطت سے ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت کیا وجوہات ہوں گی اور کون سے حالات ہوں گے کہ اگر کسی زمیندار کے خلاف مالیہ بقایا رہ جائے گا اور اس بقایا کو ایک سال کا عرصہ گذر جائے گا جب محکمہ مال کے پاس اختیارات ہوں گے وہ اس کو قید کر سکتا ہے اس کی جائیداد کو قرق کر سکتا ہے ۔ غیر منقولہ جائیداد کو نیلام کر سکتا ہے ۔ اگر اس کی جائیداد منقولہ ہے تو وہ اس کو اپنے قبضہ میں لے سکتا ہے ۔

آخر وہ کون سی صورت حال ہوگی جب اس کی ضرورت پڑے گی (جب سابقہ اتنے سالوں میں اس کے استعمال کی کبھی ضرورت نہیں پڑی) ۔

وزیر مال ۔ کیا یہ کلاز کبھی استعمال ہوئی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب وزیر مال نے تو یہ بات میرے منہ سے چھین لی ہے ۔ میں یہی پوچھنے والا تھا کہ جب اتنی مدت مدید تک ماضی میں کبھی اس کے استعمال کا موقع پیدا نہیں ہوا تو آخر اس کے آپ مسودہ قانون میں درج کرنے کی وجہ کیا ہے ؟ آپ نے یہ سوال پوچھ کے میرے لئے آسانی کر دی ہے کہ میں کہوں کہ ایک نکمی ، بیکار ، بے فائدہ کلاز کو کیوں قانون میں رکھا جائے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ سابقہ سندھ میں پولیٹکل مخالفوں کے خلاف اس کو استعمال کیا گیا تھا ۔

Minister for Law : Point of information Sir. Sir such a provision never existed.

خواجہ محمد صفدر ۔ واقعی وہاں اس قسم کی کوئی کلاز موجود ہی نہیں تھی ۔

Mr. Deputy Speaker : If the Member reads the comparative table, he will find that there is no such provision.

ملک محمد اختر ۔ اتنی چھوٹی عمر میں میں نے یہ قوانین پڑھے تھے ۔

Mr. Deputy Speaker : It was before 1817 ; was the Member living at that time ? (*laughter*)

خواجہ محمد صفدر ۔ پنجاب میں تقریباً ۹۰ سال سے یہ قانون موجود تھا ۔ اتنے لمبے عرصے میں حکومت کے واجبات وصول ہوتے رہے اور اس دفعہ کی ضرورت ایک دفعہ بھی نہ پڑی تو پھر کیوں اس کو آج قانون میں شامل کیا جاوے ۔

Mr. Deputy Speaker : After clause 93 has been passed, how is it possible ?

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ کا اعتراض سر آنکھوں پر مگر صرف ایک

کلاز کا ہے یعنی جائداد نیلام کرنے یا قرق کرنے کی اس لئے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ واجبات سرکار کی وصولی کے لئے دوسری کلاز کی ضرورت نہیں ہے ۔ اب میں proviso کی طرف آتا ہوں ۔

ملک محمد اختر ۔ Point of order ۔ جناب والا ۔ یہ دفعہ ''پرکانوے'' ہے یعنی جیسے پولیس بلامقدمہ ڈرانے دھمکانے کے لئے بلا لیا کرتی ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : That is not a point of order ; it is ruled out of order.

وزیر زراعت و خوراک ۔ نہیں جناب ۔ یہ دفعہ پانوے ہے اکانوے یا پرکانوے نہیں ہے ۔ (قہقہہ)

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ وقت کم ہے اور کام زیادہ ہے اس لئے ہمیں کام کی طرف زیادہ سنجیدگی سے دھیان دینا چاہیئے کوئی شخص اپنی جمع تشخیص annul کرانے کے لئے خواہ مخواہ دس سال تک بقایا نہیں رہنے دے گا ۔ محترم قائد ایوان خود غور فرمائیں کہ دو تین مواقع پر بلکہ چار مواقع پر انہوں نے مختلف میعاد اور مدت کی حد مقرر کی ہے کہیں ۳ سال کہیں ۱۵ سال کہیں ۱۰ سال ۔ ہر جگہ علیحدہ علیحدہ میعاد اور مدت مقرر کی گئی ہے جو کلاز کل پاس ہوئی تھی اس میں میرے اعتراض پر وزیر مال نے فرمایا تھا کہ نہیں ۱۵ سال ہی بہتر ہے اگلی دفعہ اراضی کی قرقی کے متعلق تھی تو وہاں کلکٹر کے لئے ۵ سال تک اراضی پٹہ پر دینے کو جائز رکھا گیا میں نے کہا تھا ایک سال کے لئے قرق شدہ جائداد اور زمین کو کلکٹر صرف کسی کو پٹہ پر کاشت کے لئے دے سکے ۔ آخر جناب والا کوئی منطق تو ہونی چاہیئے جس کی بنیاد پر اس میعاد کو ایک سال یا ۵ سال یا ۱۵ سال رکھا جائے ۔

جناب والا ۔ بھلا کوئی ایسا احمق کاشتکار بھی ہوگا جو سرکار کا ایک چوتھائی حصہ پیداوار مالیہ تو نہ دے مگر اپنی کل جمع اور تشخیص کو

کالعدم قرار دلوا لے اور ایک چوتھائی کی بجائے ساری پیداوار سرکار کے حوالے کر دے ؟ پھر جناب والا سب سے عجیب و غریب دفعہ اس قانون کی یہ ہے کہ کسی کاشتکار کے باپ دادا کے کئے ہوئے تمام معاہدات کو بھی کالعدم قرار دیا جا سکے گا خواہ وہ کس قدر صحیح یا ایماندارانہ ہوں ۔ بھلا کسی کے باپ دادا کو کیا خبر ہوگی کہ میرا برخوردار بڑا ہو کر مالیہ سرکار دینے کی استطاعت بھی نہیں رکھے گا جس کے خطرے کے پیش نظر وہ غلط معاہدے کرکے اپنی زمین کسی غیر کے حوالے کر دے گا ؟ وراثت کے لحاظ سے باپ اپنی ساری جائداد اپنے بیٹے کو ہی دینا چاہے گا مگر یہاں گورنمنٹ یہ ناجائز اختیار بھی اپنے ہاتھ میں لینے کو تیار ہے کہ نادھند کے باپ دادا کے جائز اور صحیح معاہدات بھی منسوخ اور کالعدم سمجھے جائیں گے یہ عجیب و غریب دفعہ ہے اور یہ جمع تشخیص کو کالعدم کرنے کی دفعہ سراسر غلط اور ناجائز ہے ۔ لہذا جناب والا ۔ میں گذارش کروں گا کہ میری ان گزارشات کے پیش نظر ایسی نقائص والی دفعات اور تحتی دفعات کو خارج کرکے قانون پاس کیجئے ان نقائص والی دفعات کو قانون میں شامل نہیں کرنا چاہئے ۔

وزیر مال (خان غلام سرور خان) ۔ جناب والا ۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صرف enabling clause ہے ضروری نہیں کہ اس کی ضرورت پڑے بلکہ محض یہ ایک پرانی کلاز اور دفعہ چلی آتی ہے ۔ خدانخواستہ کہیں ضرورت پیش آ جائے تو اس . . . .

خواجہ محمد صفدر ۔ اس ہتھیار کو استعمال کر لیں گے ۔

وزیر مال ۔ میں تو اس کو ہتھیار بھی نہیں کہوں گا یہ ایک مالیہ کی وصولی کا طریقہ ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ یہ ہائیڈروجن بم ہے جس کو یہ اپنے اسلحہ خانہ کی زینت بنا رہے ہیں ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ خواجہ محمد صفدر کے کہنے پر ہم نے کئی ایک سخت کلازیں قانون سے نکال دی ہیں پانچ سال کی بجائے ایک سال اور ۱۵ سال کی بجائے دس سال کرکے کئی سختیاں اور زیادتیاں کم کر دی ہیں ۔ اس موجودہ دفعہ کا کوئی حرج نہیں ہوگا ۔

Mr. Deputy Speaker : I will now put the amendment. The question is :

That for clause 92 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"92 Annulment of assessment of holding. (1) When an arrear of land-revenue has been due for a longer period than one year, and the foregoing processes are not deemed sufficient for the recovery thereof, the Board of Revenue may in addition to or instead of all or any of those processes, order the existing assessment of the holding in respect of which the arrear is due to be annulled.

(2) The provisions of this section shall not be put in force for the recovery of an arrear of land-revenue which has accrued on land :—

(a) while under the attachment under section 91, or

(b) while under the charge of the Court of Wards.

(3) When the assessment of any land has been annulled under sub-section (1), the Collector may, with the previous sanction of the Board of Revenue, manage the land either himself or through an agent, or let it in farm to any person willing to accept the farm for such term and on such conditions as may be sanctioned by the Board of Revenue :

Provided that the term for which land may be so managed or farmed shall not be longer than ten years from the commencement of the agricultural year next following the date of the annulment.

(4) Sometime before the expiration of the aforesaid term, the Collector shall determine the assessment in respect of the holding for the remainder of the term of the current assessment of the District or Tehsil, and, when that assessment has been sanctioned by the Board of Revenue, shall announce it to the land owner.

(5) The land-owner may give notice to the Collector of refusal to be liable for the assessment within thirty days from the date on which the assessment was announced to him.

(8) If notice is so given, the Collector may, with the previous sanction of the Board of Revenue, take the holding under direct management or farm it for the remainder of the term of the current assessment of the District or Tehsil, or for any period within that term which the Board of Revenue may fix.

(7) The Board of Revenue may direct that any contract made by the defaulter, or by any person through whom the defaulter claims with respect to any land comprised in an holding of which the assessment has been annulled, shall not be binding on the Collector or his agent or farmer during the period the holding remains under the management of the Collector or his agent or is let in farm."

The motion was carried.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That clause 92 as substituted do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 94

Mr. Deputy Speaker : Clause 94. Amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for clause 94 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"94. When an arrear of land-revenue has accrued and the foregoing processes are not deemed sufficient for the recovery thereof, the Collector, with the previous sanction of the Commissioner may in addition to, or instead of, all or any of those processes and subject to the provision hereinafter contained, sell the holding if the area of the same is more than twenty-five acres in respect of which the arrear is due :

Provided that land shall not be sold for the recovery of any arrear which has accrued while the land was under the charge of Court of Wards, or under attachment or under direct management of the Collector or in farm under orders of a Revenue Officer."

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved is :

That for clause 94 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"94 When an arrear of land-revenue has accrued and the foregoing processes are not deemed sufficient for the recovery thereof, the Collector, with the previous sanction of the Commissioner, may in addition to, or instead of, all or any of those processes and subject to the provision hereinafter contained, sell the holding if the area of the same is more than twenty-five acres in respect of which the arrear is due :

Provided that land shall not be sold for the recovery of any arrear which has accrued while the land was under the charge of Court of Wards, or under attachment or under direct management of the Collector or in farm under orders of a Revenue Officer."

Minister of Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور۔۲) ۔ جناب سپیکر ۔ دفعہ نمبر ۹۴ میں جو اصول ہے اس میں یہ قرار دیا گیا ہے (چونکہ میں چاہتا ہوں کہ اس کلاز کے اصولوں پر یکبارگی ہی بات کر جاؤں) کہ جب مالیہ کے واجبات بقایا ہوں تو اس متعلقہ شخص کی گرفتاری سے قبل اور جائیداد منقولہ کی فروخت اور تشخیص مالیہ کی منسوخی وغیرہ پر کاربند رہ کر بھی اگر اس بقایا کی وصولی نہ ہو سکے ، تو پھر مالیہ کی وصولی کا جو طریق کار ہے ، وہ یہ ہوگا کہ کلکٹر بورڈ آف ریونیو سے اجازت لے کر اور وہ تمام سابقہ processes جو کہ میں نے بیان کی ہیں ان کا اطلاق کرنے کے بعد اراضی فروخت کر سکے گا ۔ جناب والا ۔ اس میں exemptions دی گئی ہیں کہ زمین کو فروخت نہ کیا جائے اگر وہ بقایا جات اس زمین سے واجب الادا ہوں جو کہ کورٹ آف وارڈز کی تحویل میں ہو یا جہاں پر وہ اراضی دیوانی عدالت یا ریونیو کورٹ کے احکام کے تحت پہلے ہی فرق شدہ ہو یا دفعہ نمبر ۹۲ کے تحت ان بقایا جات کو منسوخ کر دیا گیا ہو ۔ اس وقت بقایا واجب الادا ہو ۔ تو زمین کو فروخت نہ کیا جائے ۔ یہ تین exemptions اس صورت میں دی جانی چاہئیں کہ جس صورت میں کسی گورنمنٹ ایجنسی کی غفلت سے واجبات واجب الادا ہوں ۔ لیکن کسی مالک کے نادہند ہو۔ کی صورت میں اس کی جائیداد کو فروخت کر

سکتے ہیں ۔ میں نے اس میں یہ تجویز کیا ہے کہ جب کہ مالیہ کے بقایا جات واجب الادا ہوں اور دفعہ نمبر ۹۰ سے نمبر ۹۳ تک یا اس سارے chapter میں دیئے گئے ذرائع کے نفاذ کے بعد بھی مالیہ کے بقایا جات کی وصولی نہ ہو ، تو پھر اس کے بعد کلکٹر اس زمین کو فروخت کرے ۔ لیکن اس کے لئے یہ طریق کار اختیار کیا جائے کہ پہلے وصولی کے لئے جو تمام طریق کار دیا گیا ہے ۔ اس پر عمل کیا جائے ۔ اب آپ ملاحظہ فرمائیں کہ میرا خدشہ یہ ہے کہ اس کلاز کی زد میں بڑے زمیندار تو نہیں آئیں گے اور جیسا کہ کل بھی اس معزز ایوان میں کہا گیا ہے کہ اس کی زد ان لوگوں پر نہیں پڑے گی جو کہ بڑے بڑے مال کے مالک ہیں کیونکہ وہ اپنی زمین کا کچھ حصہ فروخت کرکے ان واجبات کو ادا کر دیں گے لیکن چھوٹے زمیندار اس قانون کی زد میں آ جائیں گے ۔ میرے پاس ایک چھوٹی سی quotation ہے ، سندھ ہاری کورٹ کی جس سے کہ یہ ثابت ہوگا کہ سندھ کے ہاری کس قدر زبون حال ہیں ۔ تو اگر کوئی زمیندار کسی چھوٹے سے بقایا سے بھی فارغ نہ ہو سکا ، تو اس قانون کا اطلاق بالخصوص سندھ میں ہوگا ۔

Minister of Law : This does not affect the Haris. Hari is not a land owner.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ quotation دی ہے جو کہ ان کے ایک آئی ۔ سی ۔ ایس افسر نے ۱۹۴۸ء میں چھوٹے زمینداروں کے متعلق دی ہے اور وہ آئی ۔ سی ۔ ایس افسر اس وقت بھی ملازمت کر رہے ہیں ۔

They are human-beings and as such rational animals, and though they judge like domesticated animals, they enjoy no privileges of rationality nor any rights.

Mr. Deputy Speaker : How is it relevent ?

Malik Muhammad Akhtar : It is relevant because only the small zamindar is going to be affected.

Mr. Deputy Speaker : Say how he is being affected ; his condition is not relevant.

Malik Muhammad Akhtar : This clause will be wholly, solely and only applicable to the peasants having small holdings.

Mr. Deputy Speaker : No ; it is applicable to every one.

Malik Muhammad Akhtar : It is not applicable to you or to any other zamindar. We can sell a portion of our land and make payment but a man.....

Mr. Deputy Speaker : Does the Member understand what is the meaning "of being applicable to" ?

Malik Muhammad Akhtar : "Applicable" means Sir that—if you allow me, I may be in a position to satisfy your honour.—if a person has got scattered holdings in ten different estates and arrear is in respect of one estate, only, he can just make the payment of the arrear by selling any part of his land, and if there is a small holding of two or three acres and arrears range into a thousand or Rs. 500/-; if they are continuous ; if they are allowed to rise to that extent ; in that case the holding will be affected, and the kind of holding to be affected is solely, only the solitary holding of a very small peasant. This is, Sir, what I mean to say that there are...

scattered or small holdings اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ سندھ میں زیادہ ہیں ۔ اس قانون کے اطلاق کے لئے میں جناب وزیر قانون کے ارشادات سے اتفاق نہیں کرتا کیونکہ یہ ہر مالک زمین پر applicable نہیں ہوتا ہے اور چھوٹے مالکان اراضی زیادہ تر اس کی زد میں آئیں گے ۔

Mr. Deputy Speaker : Go on to fresh argument.

ملک محمد اختر ۔ یہ دفعہ جو فروخت کے متعلق ہے اس کے لئے شاید آپ میرے نکتہ کو appreciate کریں ۔ کہ یہ متعدد قوانین سے متصادم ہوتی ہے ۔ میری مراد ہے Punjab Alienation of Land Act 1931 سے اور اس کی Subsequent Amendment 1938 سے ۔ اس کے تحت کسی کی زرعی زمین کو ٹرانسفر نہیں کیا جا سکتا ۔ جب تک ڈپٹی کمشنر اجازت نہ دے

یہ درست ہے کہ اس قانون کا اطلاق پنجاب پر ہوتا ہے تو آپ فرمائیں گے پنجاب اس قانون کی زد میں نہیں آئے گا ۔

جناب والا ۔ اس میں ایک اور بات دیکھیں ۔ وہ Reference No. 10 of 1936 of the High Court ہے اگر اس کو hold کیا گیا ہے تو اس کی موجودگی میں یہ دفعہ غیر موثر اور غیر قانونی ہو کر رہ جاتی ہے ۔

"It was soon found that it required further amendment in civil reference No. 10 of 1936. High Court held that in execution of a decree a civil court may order temporary alienation of a land of judgment debtor, who is a member of an agricultural tribe for a full period of 20 years irrespective of any previous alienation."

Mr. Deputy Speaker : The Member is irrelevant.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ اس transfer of holding کی زد میں صرف چھوٹے زمیندار آئیں گے ۔

Mr. Deputy Speaker : That argument the Member has already made. I will not allow repetition.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ اس کی زد میں بڑا زمیندار کبھی نہیں آئے گا ۔ قانون میں جو یہ دفعہ رکھی گئی ہے یہ نہایت ہی ظالمانہ دفعہ ہے اسے منسوخ یا delete کرنا چاہیئے ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is—

That for clause 94 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"94. When an arrear of land-revenue has accrued and the foregoing processes are not deemed sufficient for the recovery thereof, the Collector, with the previous sanction of the Commissioner, may in addition to, or instead of, all or any of those processes and subject to the provision hereinafter contained, sell the holding if the area of the same is more than twenty-five acres in respect of which the arrear is due :

Provided that land shall not be sold for the recovery of any arrear which has accrued while the land was under the charge of Court of Wards, or under attachment or under direct management of the Collector or in farm under orders of a Revenue Officer."

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment is by Khawaja Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir I beg to move—

That in clause 94 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the word "deemed", occurring in line 3, the word "proved" be substituted ; and the words and commas "in addition to, or instead of, all or any of those processes, and", occurring in lines 5 7, be deleted.

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is—

That in clause 94 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the word "deemed" occurring in line 3, the word "proved" be substituted ; and the words and commas "in addition to, or instead of, all or any of those processes, and", occurring in lines 5-7, be deleted.

Minister for Revenue : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) - جناب والا - اس ترمیم کی غرض و غایت یہ ہے اصل کلاز میں یہاں سب کچھ محکمہ مال کے عمال پر چھوڑ دیا گیا ہے - جو وہ خیال کریں جو تصور کریں یا جو بھی ان کی رائے ہو اور سابقہ تمام ذرائع جن کو ہم منظور کر چکے ہیں، اگر وہ بقایاجات وصول کرنے کے لئے کافی نہ ہوں تو اس دفعہ کا سہارا لے کر باقیدار کی اراضی کو فروخت کر سکتے ہیں میں نے یہاں "deemed" کی بجائے "proved" کا لفظ درج کیا ہے "deemed" کے معنی Law Laxicon میں یہ ہیں -

"in estimation of, considered to be, supposed thing."

یہی نہیں اس میں آپ نے محکمہ مال کو بے پناہ اور وسیع اختیارات دے دیئے ہیں اور ان کے ذہن میں اگر یہ بات آ جائے گی کہ باقی تمام

ذرائع ناکافی ہوں گے یا وہ انہیں غیر ضروری سمجھیں گے تو وہ سیدھے ہی کسی زمیندار کی اراضی کو کچھ سنے بغیر فروخت کر سکتے ہیں ۔

جناب والا ۔ یہ تجویز جو میں پیش کر رہا ہوں صرف اس قدر ہوں گی کہ محکمہ مال کے عمال پابند ہوں گے ۔ وہ پہلے تمام ذرائع استعمال کریں گے جب وہ ناکافی ہو جائیں تو پھر اس کلاز کو استعمال کر سکتے ہیں ۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے ۔ اس کے علاوہ میرے خیال میں محکمہ مال کے عمال کو جو اتنے وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں اس ترمیم سے چھوٹے یا بڑے زمیندار کو آپ محکمہ مال کے قبضہ قدرت میں نہیں رہنے دیں گے ۔ اس کے آگے اسی کلاز میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے ۔

"In addition to, or instead of, all or any of those processes,"

دراصل یہ بھی "deemed" اور "proved" کی ایک corollary ہے ۔ یا اسی کی ایک شاخ ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ اگر محکمہ مال کے افسران سابقہ تمام ذرائع استعمال کرتے ہیں ۔ وہ چاہے ایک کو کریں یا دوسرے کو یا دونوں کو استعمال کریں ان کو تو پہلے ہی بڑے وسیع اختیارات حاصل ہیں ۔ اگر اس قسم کے مزید اختیارات دے دیئے گئے تو اس متشددانہ دفعہ کا غلط استعمال ہونے کا امکان ہو سکتا ہے اور ہمارے زمیندار جو اس صوبہ کی معیشت کا سہارا ہیں ان کی آسانی سے کمر توڑی جا سکتی ہے ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا اور میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے عمال کو خواہ کوئی گورنمنٹ ہو اختیار دے اختیارات کے بغیر کوئی گورنمنٹ نہیں چل سکتی لیکن اختیارات ایک حد تک ہونا چاہیئے جن کا وہ غلط طور پر استعمال نہ کر سکیں اختیارات کی وسعت ان کی صوابدید پر نہ چھوڑی جاوے کہ وہ کسی کے ساتھ ظلم کریں خواہ کسی کے ساتھ ستم کریں خواہ کسی کے ساتھ رعایت برتیں ان کے لئے واضح طور پر ایک لائن کھینچ دی جائے کہ وہ اس لائن سے آگے نہ جا سکیں اور

اس لائن تک وہ اپنے اختیارات کو استعمال کر سکتے ہیں میری رائے میں میری تجویز جس کے متعلق میں نے یہ گذارش کی ہے صوبے کے لئے مفید ہے اور عمال کے مفاد میں بھی ہے اس سے خواہ بڑا افسر ہو یا چھوٹا افسر ہو اس کے ذہن میں یہ بات نہیں آئے گی کہ وہ اختیارات کا غلط طور پر استعمال کرے ۔ آج جس دور سے ہم گزر رہے ہیں اس دور میں یہ اشد ضروری ہے کہ ہم اپنے عمال کی زیادہ سے زیادہ نگرانی کریں اور اس لحاظ سے کہ وہ اپنے اختیارات ناجائز طور پر استعمال نہ کریں ۔ ہمیں ان کی کڑی نگرانی کرنی چاہئیے ۔ کڑی نگرانی نہ ہونے کے باعث آج حالات سدھر نہیں رہے ہیں بلکہ دن بدن ابتر ہوتے جاتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ عمال کے اختیارات میں اضافہ کیا جائے اور ان کے اختیارات وسیع کر دیئے جائیں تاکہ وہ ان کا غلط استعمال کر سکیں ۔

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان) ۔ جناب سپیکر۔ کلاز ۹۴ کے پڑھنے سے یہ چیز از خود ظاہر ہو جاتی ہے ۔ یہ کلاز کہتی ہے ۔

"When an arrear of land-revenue has accrued and the foregoing processes are not deemed sufficient....."

اس کا مطلب یہ ہے foregoing processes جب ناکافی ثابت ہو جائیں اس کے علاوہ اسی کلاز کے نیچے پرانی کلاز ہے اس کے نیچے commentary ہے وہ میں جناب کی خدمت میں عرض کر دوں اور یہ پرانے لینڈ ریونیو ایکٹ کی پرانی کلاز ۵۷ ہے ۔

"These measures can only be adopted when all the foregoing processes are deemed insufficient. The sanction of the Financial Commissioner is required and in order to obtain it the Deputy Commissioner would be required to prove that the proprietor was hopelessly insolvent."

یہ اس قدر insufficient ہے کہ ریونیو افسر صاحبان خود اپنی خوشی سے اس پر عمل نہیں کر سکتے اور اس کا ثبوت میں یہ عرض کروں گا کہ

خواجہ صاحب کے پاس شاید کوئی ایسی مثال نہیں ہوگی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کوئی مثال نہیں ہے ۔

وزیر مال ۔ جب کوئی مثال نہیں ہے تو پھر یہ الزام لگانا کہ ریونیو افسر یا عمال جن کو یہ اختیارات دیئے جائیں گے وہ اس کا غلط استعمال کریں گے از خود اس argument کی تردید کرتا ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is –

That in clause 94 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "are not deemed" occurring in lines 2-3, the words "have not proved" be substituted and in clause 94 so amended, the words and commas "in addition to, or instead of, all or any of those processes, and" occurring in lines 5-7, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment by Khawaja Muhammad Safdar at No. 1 received today is ruled out of order. Next amendment.

ملک محمد اختر (لاہور–۲) ۔ جناب سپیکر ۔ دفعہ ۹۵ ۔ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ کیا تاثرات ہوں گے اگر کسی زمین پر کوئی بار ہو یا کسی کی زمین mortgage ہو یا اس میں کسی دوسرے کا حصہ ہو یا اس کے قبضہ میں اس وقت زمین نہ ہو تو ایسی صورت میں دفعہ ۹۵ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ اس زمین کو جب فروخت کیا جائے گا تو دفعہ ۹۴ کے تحت وہ تمام ادائیگیوں اور contracts سے مبرا بیچی جائے گی ۔ جناب والا آپ اندازہ فرمائیں ''پنبہ کجا کجا نہم''

خواجہ محمد صفدر ۔ ''تن ہمہ داغدار شد'' ۔

ملک محمد اختر ۔ یعنی یہ اندازہ فرمائیں کہ ''اونٹ رے اونٹ تری کون سی کل سیدھی ہے'' جناب والا ۔ اس قانون کی کوئی دفعہ اور کوئی کلاز–––اب یہ قانون اونٹ پرجا رہا ہے چونکہ وہاں ریگستان ہے ۔ آپ

اندازہ فرمائیے کہ اس دفعہ کے ہونے کے بعد کیا کسی زمیندار کے لیے یہ باقی رہ جاتا ہے کہ زرعی اراضی کو کسی کے پاس رہن رکھ کر یا کسی اور صورت سے قرضہ حاصل کر سکے ۔ جناب والا ۔ حکومت کے جو واجبات ہیں ان کو priority حاصل ہوتی ہے اگر کسی زمیندار کی کوئی زمین attach کر کے فروخت کردی جائے گی تو وہ encumbrances سے مبرا ہو گی ۔ جناب والا ۔ بسا اوقات یہ دیکھا جاتا ہے کہ ۱۵ سال یا دس سال کے لیے اگر کسی نے اپنی زمین کسی کے ہاتھ فروخت کی ہے تو اس کو ڈپٹی کمشنر mortgage میں convert کر دیتا ہے تو جناب والا ۔ وہ بھی encumbrance ہے یعنی وہ encumbrance ڈپٹی کمشنر نے پنجاب Alienation ایکٹ کے تحت باضابطہ اور قانونی حیثیت سے عاید کی ہے اس کے بعد جناب والا ۔ کوئی ایسے بھی attachments ہیں جو سول پروسیجر کوڈ کے تحت بذات خود کلکٹر نے کئے ہیں اور ایگریکلچرل لینڈ کے ہوتے ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : That is not an encumbrance.

Malik Muhammad Akhtar : Why ?

Mr. Deputy Speaker : Attachment by the Collector is not an encumbrance.

Malik Muhammad Akhtar : What about the action of the Collector subsequent to which the attachment has been done?

Kazi Muhammad Azam Abbassi : I beg to move-

> That in clause 94 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "estate or", occurring in line 8, be deleted.

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration amendment moved is-

> That in clause 94 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "estate or", occurring in line 8, be deleted.

Minister for Revenue : Not opposed.

Mr. Deputy Speaker : As the amendment is not opposed, it stands carried. Next amendment by Khawaja Muhammad Safdar. This is for the deletion of the clause.

Khwaja Muhammad Safdar : Not moving.

Mr. Deputy Speaker : I will put the clause as a whole.

The question is.

That clause 94, as amended, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 95

Mr. Deputy Speaker : Clause 95, Malik Muhammad Akhtar to move his amendment.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move :

That for clause 95 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"95. Land sold shall be subject to all encumbrances, and contracts previously made by the landowner."

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for clause 95 of the Bill, as reported by the Selecot Committee, the following be substituted, namely :—

"95. Land sold shall be subject to all encumbrances, and contracts previously made by the landowner."

Minister for Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور-۲) ۔ کیا وہ سارے کا سارا قرضہ write off نہیں ہوجائے گا ۔ جناب والا ۔ یہ عجیب و غریب قسم کا تضاد پایا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص نے بھی لینڈ ریونیو ایکٹ ۱۸۸۷ء جس سے یہ دفعہ مستعار لی جا رہی ہے ۔ بنایا تھا یا وہ مکمل طور پر قانون سے بے بہرہ تھا یا اس نے دیگر قوانین کے تحت جو liabilities تھیں ان کو درخور اعتنا نہیں سمجھا جناب والا ۔ کیا یہ حکومت کا فرمان خداوندی ہے کہ ایک زمین جس کی مالیت ۱۰ ہزار روپے ہے اور اسے ۸ ہزار روپے کے لیے رہن رکھ دیا گیا ہے یا mortgage کر دیا گیا ہے تو یہ کہاں تک جائز ہے کہ وہ ۸ ہزار روپے بھی گئے جناب والا ۔ بسا اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ ان کا مالیہ جو ہے اس کے لیے

کسی process کے تحت کسی کی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد جب فروخت کی گئی ہے ۔ اس کی auction price بہت معمولی تھی ۔ چنانچہ وہ زمین کوڑیوں بھاؤ فروخت ہوئی ۔ جناب سپیکر۔ اب آپ اندازہ فرمائیں جب مالیہ کے حصول کیلئے کسی کی زمین فروخت کرنا تھی تو اس کے تمام encumbrance ختم ہو جائیں گے خواہ اس property کی قیمت کچھ بھی کیوں نہ ہو اس کے بعد جو second abuse of power کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ ایجنسی سے اس property کا auction کرایا گیا ہے ۔ ظاہر ہے کہ جب کسی گورنمنٹ agency سے کسی زمین کا auction کرایا جاتا ہے تو خواہ مخواہ اس پراپرٹی کی قیمت کم ہوتی ہے ۔ میرے دوست ۔' آئین کی اس دفعہ کو بار بار repeat کیا ہے اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس سے fundamental rights کی کوئی دفعہ متصادم نہیں ہوتی اس لیے کہ یہ ایک second constitution ہے ۔

جناب والا ۔ ملک قادر بخش صاحب اعتراض فرما رہے ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : Please be relevant.

ملک محمد اختر۔ مجھے جناب یہ درخواست کرنی ہے کہ یہ جو تین چار اشخاص آپوزیشن میں رہ گئے ہیں ان کی خدمات کو ٹرانسفر کر دیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : I will now put the amendment to vote. The question is :

> That for clause 95 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—
>
> "95. Land sold shall be subject to all encumbrances, and contracts previously made by the land-owner."

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment by Malik Muhammad Akhtar; it is ruled out of order.

Next amendment by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving Sir.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment again by Khawaja Sahib.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving Sir. I am not moving the other as well.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment by Minister for Law.

Minister for Law : Sir, I beg to move :

That for para (b) of sub-clause (2) of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"(b) any encumbrance, grant or contract in respect of which the Commissioner is satisfied was entered into in good faith, and is proclaimed as hereinfter provided ''

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for para (b) of sub-clause (2) of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"(b) any encumbrance, grant or contract in respect of which the Commissioner is satisfied was entered into in good faith, and is proclaimed as hereinafter provided."

Minister for Revenue : Not opposed.

ملک محمد اختر ۔ Opposed مجھے بہت دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت کے ارکان سے جو Boxing ہوئی ہے اس زیر بحث قانون کے سلسلے میں ۔ میں اپنے ان الفاظ کی معافی چاہتا ہوں اور ان کو واپس لیتا ہوں ۔ اور یہ عرض کروں گا کہ حکومت کی پارٹی سے بہت بڑی جدو جہد کے بعد جو چیز ہم یہاں منوا رہے تھے وہ ایک اژدھے کی صورت میں پھر ظاہر ہوئی ۔ اژدھے کو خواہ کیسا ہی paint کردیا جائے لیکن پھر بھی وہ اژدھا ہی رہے گا ۔ اس لیے اس بل کو جس صورت میں بھی paint کیا گیا ہے وہ ہمارے دماغوں کے لیے قابل قبول نہیں ہے ۔ میں بہت مودبانہ طور سے آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ دفعہ ہمارا دل قبول نہیں کرتا ہے ۔ اور نہ اسے دماغ مانتا ہے ۔ بلکہ دل یہ

چاہتا ہے کہ اس ظالمانہ قانون کی کسی دفعہ کو بھی بلا تبصرہ نہ پاس ہونے دیا جائے ۔ چونکہ ہمارا حق ہر دفعہ پر تبصرہ کرنے کا ہے اس لیے ہم نہیں چاہتے ہیں کہ اس قانون کی کسی دفعہ کو unopposed جانے دیا جائے ۔

Mr. Deputy Speaker : This amendment is being put in good faith.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہ سول کورٹ کو rights دینے کے لیے تیار نہیں ہیں ۔

If the Commissioner is satisfied, why should only a Commissioner be satisfied, why not the other Courts.

Mr. Deputy Speaker : The Member is not relevant to the amendment.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں کہتا ہوں کہ کمشنر کے بجائے یہ حقوق دیوانی کی عدالت کو کیوں نہیں دئیے جاتے ۔

Mr. Deputy Speaker : That is not the amendment ; the amendment is moved in good faith.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I would try to satisfy you.

Mr. Deputy Speaker : No the Member is not relevant. I will now put the amendment to vote. The question is :

> That for para (b) of sub-clause (2) of clause 95 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—
>
> "(b) any encumbrance, grant or contract in respect of which the Commissioner is satisfied was entered into in good faith, and is proclaimed as hereinafter provided."

The motion was carried.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment by Mr. Hamza, & Khawaja Muhammad Safdar.

Mr. Hamza : Not moving Sir.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving Sir.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment by Haji Sardar Atta Mohd. he is not present.

I will now put the clause as a whole.

The question is:

That clause 95, as amended do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 96

Mr. Deputy Speaker : Clause 96 ; first amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for clause 96 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"96. (1) If the arrear cannot be recovered by any of the processes hereinafter provided, or if the Commissioner considers the enforcement of any of those processes to be inexpedient, the Collector may, where the defaulter owns any other estate or holding, or any other immovable property, proceed under the provisions of this Act against that property as if it were the land in respect of which the arrear is due :

Provided that houses and other buildings with material and sites thereof and land immediately appurtenant thereto and necessary for their enjoyment belonging to a defaulter and occupied by him or any other similar property exempted from attachment under the Code of Civil Procedure, 1908, shall not be liable to attachment.

(2) When the Collector decides to proceed under this section he shall issue a proclamation prohibiting the transfer or charging of the property.

(3) Any private alienation of the property or of any interest of the defaulter therein, whether by sale, gift, mortgage or otherwise, made after the issue of the proclamation and before the withdrawal thereof shall be void.

(4) In proceeding against property under this section, the Collector shall follow, as nearly as the nature of the property may admit, the procedure prescribed for the enforcement of process against land on which an arrear of land-revenue is due."

Mr. Deputy Speaker : In sub-clause (1) of the amendment the Memebr has talked about 'estate'. I think he knows that we have done away with 'estates'. Khawaja Sahib we have done away with 'estates'. In this amendment which he seeks to substitute for clause 96 he has used the worp 'estate'.

Malik Muhammad Akhtar : I realise it, you can rule it out of order.

A voice : It may be withdrawn. (*interruptions*).

Khawaja Muhammad Safdar : It is necessary to keep the word 'estate' here.

"...whether the defaulter owns any other estate or holding".

میرا خیال ہے کہ محترم قائد ایوان کو زیادہ پتہ ہوگا اور ایک ایسٹیٹ ملک خضر حیات خان کی ہے -

وزیر زراعت - ۵۰۰ ایکڑ سے زیادہ کوئی رقبہ نہیں رکھ سکتا -

خواجہ محمد صفدر - میں کہتا ہوں کہ اس لفظ کو اس کلاز میں شامل کرنا مناسب کیسے ہو سکتا ہے ؟ شاید ہی صوبے میں کوئی ایسا آدمی ہو جو پوری ایسٹیٹ کا مالک ہو - چھوٹی اور بڑی دونوں ایسٹیٹ آپ بنا سکتے ہیں اور یہ بھی نہیں کہ دو ہزار ایکڑ اور کہیں نہیں لکھا ہوا کہ ایسٹیٹ میں دو ہزار ایکڑ ہوں گے -

وزیر زراعت - یہ تو نہیں ہے - بالعموم لینڈ ریفارمز کے بعد ۵۰۰ ایکڑ سے زائد نہیں رکھ سکتے ہیں - عام طور پر ۵۰۰ ایکڑ رکھ سکتا ہے -

خواجہ محمد صفدر - عام طور پر تو درست ہے میں اتفاق کرتا ہوں - محترم قائد ایوان سے لیکن اگر کہیں کہ ایک بھی ایسٹیٹ ہوگی تو impression وہی تھا - - - - بھر بھی یہ لفظ رکھنا ضروری ہے -

Mr. Deputy Speaker : In 94 we deleted the word 'estate'.

خواجہ محمد صفدر ۔ وہاں delete کیا ہے جناب ۔ جہاں ہم نے collective ذمہ داری ڈال دی وہاں یہ تھا کہ ایک ایسٹیٹ میں ۱۰ مالک ہیں ۔ ہم ایک قصور وار کی نا دھندگی کی وجہ سے باقیوں کو ذمہ دار نہیں بنانا چاہتے ۔ ہم نے وہاں ''ایسٹیٹ'' کا لفظ حذف کیا ہے ۔ دراصل اس کا سیاق و سباق اور ہے ۔ ایسی آبادی میں ہو سکتا ہے کہ ایک فرد ایسا ہے جو پوری ایسٹیٹ کا مالک ہے اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظ رہنا چاہیے ۔

وزیر مال ۔ میں جناب اس کی اور وضاحت کر دیتا ہوں کیوں کہ ایسے معاملات میں مزید وضاحت کرنی پڑتی ہے ۔ مثلاً ایسٹیٹ نمبر خسرہ نمبر وغیرہ دینا پڑتا ہے ۔ ایسا نہیں ہوسکتا کہ فلاں ایسٹیٹ ہے اور ہم اس کو فرق کر رہے ہیں ۔ ہر ایک زمین کا خسرہ نمبر دینا ہوتا ہے ۔ تو اس کا مطلب کچھ نہیں نکلتا یہ ہو یا نہ ہو کچھ فرق نہیں پڑتا ۔

Malik Muhammad Akhtar : He is negativing his own clause as recommended by the Select Committee.

وزیر مال ۔ وہ بھی آپ کے سامنے آ رہا ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar : May I support the argument of the Leader of the Opposition by quoting. . . . . .

Kazi Muhammad Azam Abbasi : On a point of order. He has already withdrawn his amendment. . . . . .

Malik Muhammad Akhtar : No, no.

Kazi Muhammad Azam Abbasi : Now, it is for the House to take a decision.

Mr. Deputy Speaker : If we see the definition of 'holding' :

"holding means a share or portion of an estate held by one land-owner or jointly by two or more land-owners."

Khawaja Muhammad Safdar : Holding and 'estate' are two diffe.ent things.

Mr. Deputy Speaker : 'Estate' will be an individual.....

Khawaja Muhammad Safdar : My point is that there is a difference between 'estate' and 'holding', 'estate' can constitute and can include so many holdings but 'holding' cannot include so many estates. This is the difference.

لیکن یہاں پوائنٹ صرف یہ تھا کہ کسی آدمی کی کسی اور جگہ ہولڈنگ ہے یا زمین ہے ۔ مثال کے طور پر ضلع سیالکوٹ میں ایک آدمی قصور وار ہے اس کی جائیداد منٹگمری میں ہے وہ ایک پوری ایسٹیٹ کا مالک ہے تو وہ یہاں منٹگمری میں بھی قصوروار ہو گیا اور اس کی ساری کی ساری ایسٹیٹ جواب دہ ہوگی اور ذمہ دار ہوگی اس قصور کے لیے جو اس نے سیالکوٹ میں سرزد ہوا ہے ۔

وزیر مال ۔ ''ایسٹیٹ'' کے لفظ کا ہونا بالکل غیر ضروری ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ بے شک نہ مانیں میرا تو فرض تھا کہ میں اس کو پوائنٹ آؤٹ کرتا ۔

وزیر مال ۔ اس کا ہرگز کوئی مطالبہ نہیں ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar : May I quote the definition of 'estate' ?

Mr. Deputy Speaker : I have seen it.

Kazi Muhammad Azam Abbasi : My point is that he has withdrawn his amendment.

Mr. Deputy Speaker : He has not.

Malik Muhammad Akhtar : The Member should know the rule. 'withdrawal' comes after the House gives sanction.

Kazi Muhammad Azam Abbasi : I know the rule.

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for clause 96 of the Bill, as reported by the Select Committee, the ollowing be substituted, namely :—

"96. (1) If the arrear cannot be recovered by any of the processes hereinafter provided, or if the Commissioner considers the enforcement of any of those processes to be inexpedient, the Collector may, where the defaulter owns any other estate or holding, or any other immovable property, proceed under the provisions of this Act against that property as if it were the land in respect of which the arrear is due :

Provided that houses and other buildings with material and sites thereof and land immediately appurtenant thereto and necessary for their enjoyment belonging to a defaulter and occupied by him or any other similar property exempted from attachment under the Code of Civil Procedure, 1908, shall not be liable to attachment.

(2) When the Collector decides to proceed under this section he shall issue a proclamation prohibiting the transfer or charging of the property.

(3) Any private alienation of the property or of any interest of the defaulter therein, whether by sale, gift, mortgage or otherwise, made after the issue of the proclamation and before the withdrawal thereof shall be void.

(4) In proceeding against property under this section the Collector shall follow as nearly as the nature of the Property may admit, the procedure prescribed for the enforcement of process against land on which an arrear of land-revenue is due."

Minister of Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - - -

Minister of Law : This has been already opposed.

Mr. Deputy Speaker : He had merely moved it and I had not proposed it to the House.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) - جناب سپیکر - میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ ایک اچھا لکتہ نظر آپ نے مجھے پیش کرنے کا موقع دیا۔

میں لے دراصل دفعہ ۹۶ کو اور تمام اصولوں کو ایک شرط کے ساتھ مانا ہے ۔ جناب والا ۔ انہوں نے قرار یہ دیا ہے کہ اگر کسی کے مالیہ کا بقایا تمام ان ذرائع سے بھی قابل وصول نہ ہو سکے ۔ یعنی گرفتاری ۔ نیلامی جائداد یا نیلام جو کہ منقولہ یا غیر منقولہ جائداد سے تعلق رکھتا ہو تو اس صورت میں بقایا جات کو اگر کمشنر سمجھے کہ کسی اور طریقہ سے قابل وصول قرار دینا ہے تو وہ کسی دوسرے کی ہولڈنگ کے متعلق کارروائی کرانے کا مجاز ہو گا ۔ کیوں کہ ابھی تک جو ہم نے فیصلہ کیا ہے وہ متعلقہ زمینوں کی فروخت یا سیل کا کیا ہے اور میں نے اس اصول سے اتفاق کیا ہے کہ جو immovable property ہو اس کی قرقی کے ذریعے سے یہ وصول کر لیں تو ایک قید اور پابندی لگائی ہے ۔ جناب والا ۔

Mr. Deputy Speaker : The Member has sought to delete the proviso to the original clause which says :

> ".....no interest save those of the defaulter alone shall be so proceeded against,....."

The Member wants the interests of others also to be affected.

ملک محمد اختر ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب آپ کسی کی جائداد قرق کریں گے ۔ تو سول پروسیجر کوڈ ۱۹۰۸ء کے تحت ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : The Member may see the proviso in the original clause, which he wants to substitute. In sub-clause there is a proviso :

> "Provided that no interests save those of the defaulter alone shall be so proceeded against,....."

The Member is seeking to delete that.

Malik Muhammad Akhtar : What I am saying, which I understand, is quite clear that :

> "If the arrears cannot be recovered by any of the processes hereinbefore provided....."

Mr. Deputy Speaker : Read the proviso in the original clause.

Malik Muhammad Akhtar :

"Provided that no interests save those of the defaulter alone shall be so proceeded against, and no encumbrances created, grants made or contracts entered into....."

Mr. Deputy Speaker : The Member wants to nullify this procedure. He wants others to be affected also.

Malik Muhammad Akhtar : Let them be affected. I am putting it in the way I consider it better.

جناب سپیکر ۔ میری گزارش یہ ہے کہ جب جائداد منقولہ کو قرق کریں گے تو اس صورت میں آپ متعلقہ اراضی کو جس حد تک چاہیں قرق کر سکتے ہیں ۔ لیکن ایسے مکانات یا بلڈنگ یا ان کے ساتھ جو میٹریل ہو یہ سول پروسیجر کوڈ کی دفعہ ہے ۔ جسے میں نے repeat کیا ہے ۔

"Provided that houses and other buildings with material and sites thereof and land immediately appurtenant thereto and necessary for their enjoyment belonging to a defaulter and occupied by him or any other similar property exempted from attachment under the Code of Civil Procedure, 1908, shall not be liable to attachment."

جناب والا ۔ میں کوئی نئی رعایت نہیں مانگتا ۔ صرف یہ کلیم کر رہا ہوں کہ جب کسی بھی پراپرٹی کو قرق کرنا مطلوب ہو تو ایسی قرق کی صورت میں وہی استفادہ جو ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے تحت لوگوں کو حاصل ہے ۔ وہ یہاں بھی دیا جائے ۔ یعنی ان کے رہائشی مکان یا اس سے ملحقہ تمام بلڈنگ کو قرق نہیں کیا جا سکتا ۔ اب آپ اندازہ فرمائیں ۔ بسا اوقات کاشت کاروں کے چھوٹے چھوٹے مکانات ہوتے ہیں ۔ تو یہ ان جھونپڑیوں کو بھی اور ایک کاشت کار کے بستر کو بھی ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : This relates to immovable property ; bedding is not an immovable property.

ملک محمد اختر ۔ وہ سامان جو سول پروسیجر کوڈ میں قرق نہیں ہو سکتا مگر یہ اسے بھی قرق کر سکتے ہیں ۔ یہ اس کی تمام منقولہ

پراپرٹی کو قرق کر سکتے ہیں ۔ صرف بیس سیر گندم کا بیج یا ایسا بیج جو اس زمین میں کاشت کیا جاتا ہے اسے چھوڑ کر وہ اس کی باقی ہر چیز کو قرق کر سکتے ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : Is bedding and utensils immovable property ?

ملک محمد اختر ۔ میں ایک مثال دے رہا ہوں ۔

Mr. Deputy Speaker : 'Misaal' should be relevant.

ملک محمد اختر ۔ میں محض مثال دیتا ہوں ان کے ظلم کی نشان دھی کرنے کے لئے ۔ اگر irrelevant ہے تو چھوڑ دیتا ہوں ۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ ان کاشت کاروں کی نیم پختہ جھونپڑیاں جہاں وہ اپنے خاندان اور بال بچوں کے ساتھ سر چھپا کے بیٹھے ہیں یہ ان کو قرق نہ کریں ۔ شہروں میں تو محلات کو بھی قرق نہیں کیا جا سکتا ۔ اگر کسی کی دس لاکھ کی کوٹھی ہے اور اس کے سات پورشن ہیں تو وہ بھی قابل قرقی نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ دیہاتی آبادی کے ساتھ اس قسم کا horrible اور harsh سلوک کرنا ۔ یہ چیلنج ہے تمام peasantry کے لئے کہ وہ اس کے خلاف آج نہیں تو کل بغاوت کے طور پر اٹھ کھڑے ہوں گے ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That for clause 96 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"96. (1) If the arrear cannot be recovered by any of the processes hereinafter provided, or if the Commissioner considers the enforcement of any of those processes to be inexpedient, the Collector may, where the defaulter owns any other estate or holding, or any other immovable property, proceed under the provisions of this Act against that property as if it were the land in respect of which the arrear is due :

Provided that houses and other buildings with material and sites thereof and land immediately appurtenant thereto and necessary for their enjoyment belonging to a defaulter and occupied by him or any other similar property exempted from attachment under the Code of Civil Procedure, 1908, shall not be liable to attachment.

(2) When the Collector decides to proceed under this section he shall issue a proclamation prohibiting the transfer or charging of the property.

(3) Any private alienation of the property or of any interest of the defaulter therein, whether by sale, gift, mortgage or otherwise made after the issue of the proclamation and before the withdrawal thereof shall be void.

(4) In proceeding against this property under this section, the Collector shall follow, as nearly as the nature of the property may admit, the procedure prescribed for the enforcement of process against land on which an arrear of land-revenue is due."

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment is by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move :

That in clause 96 of the Bill, as reported by the Select Committee, in sub-clause (1), the words and comma "or if the Commissioner considers the enforcement of any those processes to be inexpedient," occurring in lines 3-5, be deleted.

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 96 of the Bill, as reported by the Select Committee, in sub-clause (1), the words and comma "or if the Commissioner considers the enforcement of any of those processes to be inexpedient," occurring in line 3-5, be deleted.

Minister of Revenue : Not opposed.

Mr. Deputy Speaker : As the amendment is not opposed, it stands carried.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment is by Kazi Muhammad Azam Abbasi.

Kazi Muhammad Azam Abbasi : Sir, I beg to move :

That in sub-clause (1) of clause 96 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "estate or" occurring in line 6, be deleted.

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in sub-clause (1) of clause 96 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "estate or" occurring in line 6, be deleted.

Malik Muhammad Akhtar : Opposed Sir.

Minister of Revenue : Not opposed.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) ۔ جناب والا ۔ یہ اس جوش میں کہ قانون کو بہتر کریں اسے disfigure کر رہے ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : The Member has himself proposed that.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہ دیکھئیے یہ کہتے ہیں ۔

"The arrears cannot be recovered by any other process hereinafter provided."

جناب والا ۔ یہ اس ترمیم کے تحت estate کا لفظ نکالنا چاہتے ہیں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ ابھی قائد حزب اختلاف نے بڑی وضاحت سے کہا ہے کہ جب ہماری مغربی پاکستان اسمبلی کے معزز اراکین نے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : Malik Sahib, "holding" includes an "estate."

Malik Muhammad Akhtar : No Sir, "holding" does not include an "estate". An "estate" may include a "holding".

Mr. Deputy Speaker : If you see the definition of "holding", it says "holding" means a share or portion of an estate held by one land-owner or jointly by two or more land-owners.

Minister of Revenue : Portion of land, not the entire estate.

Minister of Law : There may be many holdings in an estate.

Minister of Revenue : Point of order, Sir. This point was discussed here threadbare very recently on a point of order.

Mr. Deputy Speaker : I know ; I will not allow any repetition ; rest assured.

Malik Muhammad Akhtar : I will not repeat that argument. I know how to oppose,

Minister of Revenue : If he will not repeat, Sir, then there is no other argument.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ کچھ ایسی غلط فہمی ہوگئی ہے ہماری حکومتی پارٹی کو ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : Not relevant ; come to the amendment please.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر فاضل رکن کی ترمیم کو مان لیا جائے تو اس سے ایسے نقائص پیدا ہونے کا احتمال ہے جس سے یہ جو recovery کا عمل ہے ۔ یہ غیر موثر ہو کے رہ جائے گا ۔ جناب والا ۔ ہماری مشکل یہ ہے کہ اگر ہم estate کا لفظ اس صورت میں خارج کریں جب کہ لینڈ ریونیو کے بقایا جات accrue ہو جائیں تو اونر یا جائنٹ اونر کی بجائے گاؤں یا ایسٹیٹ کی تمام کی تمام آبادی کو گرفتار کیا جا سکتا ہے ۔

جناب والا ۔ ۱۹۶۷ء میں بڑی بھاری achievement ہوئی ۔ یہ قرار دیا گیا کہ صرف وہ مالیہ ادا کرنے کے مستوجب ہوں گے جو joint holders ہوں یا اپنی holding رکھتے ہوں ایسٹیٹ وغیرہ نہیں ہوں گی ۔ انہوں نے اس چیز کو بار بار اشتہار دینے کے لئے کیا ہے ۔ ان کی عقل میں بات نہیں آئی ۔ میں ان سے معافی مانگتا ہوں ۔

They have been unable to understand the necessity of the words here.

یا جناب والا ۔ میں کم عقل ہوں ۔ ان سے کہیں تمام تراسیم کو ٹھیک طریقہ سے لائیں ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That in sub-clause (1) of clause 96 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "estate or," occurring in line 6, be deleted.

The motion was carried.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar :
Haji Sardar Atta Muhammad Lund
Mr. Hamza :
Khawaja Muhammad Safdar :
} Not moved.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That clause 96, as amended, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 97

Mr. Deputy Speaker : Clause 97. Yes, Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move :

That for claure 97 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"97. The person against whom the proceedings are taken may, if he denies his liability for the arear or any part thereof and pays the same under protest made in writing at the time of payment, and signed by him or his agent, institute a suit in a competent Civil Court for the recovery of the amount so paid."

Mr. Deputy Speaker : What is the difference.

Malik Muhammad Akhtar : You allow the amendment and kindly let me explain.

Mr. Deputy Speaker : The Member may first satisfy me before I allow the amendment.

Malik Muhammad Akhtar : Yes, Sir, you have every right to question.

جناب والا ۔ پہلے آپ دیکھیں یہ تو ایک اصولی اختلاف ہے ۔ وہ

کہتے ہیں کہ جو بیچارا under protest ادائیگی بھی کر دے ۔ اس کو دیوانی عدالت میں جانے کی کسی قسم کی اجازت نہ ہو گی ۔ میں نے اورجنل کاز کو نہیں دیکھا ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : See the original clause. When the Member has not seen the original clause, how can he tell me the difference ?

Malik Muhammad Akhtar : But I have got every right to correct their English.

The original clause says :

"A suit under sub-section (1) must be instituted in a Court having jurisdiction in the place where the office of the Collector of the District in which the arrear or some part thereof accrued is situate."

For this I am saying :

"a competent Civil Court."

I want to amend it by these words. Why should I be debarred from bringing that amendment ?

Mr. Deputy Speaker : Alright I allow the Member.

Clause under consideration, amendment moved is :

That for clause 97 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"97. The person against whom the proceedings are taken may, if he denies his liability for the arrear or any part thereof and pays the same under protest made in writing at the time of payment, and signed by him or his agent, institute a suit in a competent Civil Court for the recovery of the amount so paid."

Minister of Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور۔۲) ۔ جناب سپیکر ۔ اگر آپ اجازت دیں تو ترمیم اور کاز پر as a whole اکٹھا بول لوں ۔

Mr. Deputy Speaker : Yes please.

ملک محمد اختر ۔ قائد حزب اختلاف کا یہ حکم ہے کہ ایک بار سے زیادہ تقریر نہیں کرنی ہے ۔ دفعہ ۷۰ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ remedies ایسے شخص کے لئے ہوں گی جو liability for the arrear of Land Revenue pay کرنے سے انکار کرتا ہے ۔ یہ دفعہ نہایت ہی اہم ہے ۔ اس اعتبار سے اگر کسی نے کچھ دینا ہے تو ٹھیک ہے اس کی آپ منقولہ یا غیر منقولہ جائداد کو قرق کریں ۔ اس کو آپ گرفتار کریں ۔ لیکن اگر کوئی بیچارا بلاوجہ اس جال میں گرفتار ہو جائے تو لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت مقرر کردہ افسر اگر یہ چاہے کہ کسی کی جائداد کو بلاوجہ قرق کر لینا ہے ۔ تو اس کے لئے یہ قرار دیا گیا ہے ۔ احتجاجاً اس سے جس قدر رقم کا مطالبہ کیا جائے ۔ وہ اس کی ادائیگی کر دے ۔ اور احتجاجاً ادائیگی کرنے کے بعد وہ دیوانی عدالت میں جائے ۔ میرا ان سے صرف اس قدر اختلاف ہے کہ دفعہ ۷۰(۲) جس کو ابھی میں نے اس ہاؤس میں پڑھا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

"A suit under sub-section (1) must be instituted in a Court having jurisdiction in the place where the office of the Collector of the District in which the arrear or some part thereof accrued is situate."

جناب والا ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ Competent سول کورٹ میں ہو ۔ اب Competent سول کورٹ کون سی ہو گی ۔ Competent سول کورٹ وہ ہو گی جہاں پر غیر منقولہ جائداد ہو گی ۔ عام طور پر کلکٹر اور سول کورٹ ایک ہی جگہ ہوتے ہیں ۔ اس طرح زیادہ فرق نہیں ہوگا ۔ اگر یہ صورت ہو جائے کہ کلکٹر کا دفتر کسی اور جگہ ہے ۔ ڈسٹرکٹ جج یا سول جج کی jurisdiction کہیں اور ہے ۔ یا یہ فرق ہو سکتا ہے کہ ان دونوں کے پاس jurisdiction مختلف جگہوں پر ہوں ۔ کلکٹر کی غیر منقولہ جائداد کی jurisdiction مختلف جگہ پر ہو اور کلکٹر کا دفتر مختلف جگہ پر ہو تو اس صورت میں aggrieved party کے لئے یہ harsh ہوگا ۔

جناب والا ۔ میرا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ Competent سول کورٹ

کے لفظ سے سارا مسئلہ حل ہو سکتا ہے ۔ انہوں نے سب کلاز ۲ بلاوجہ insert کر دی ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That for clause 97 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"97. The person against whom the proceedings are taken may, if he denies his liability for the arrear or any part thereof and pays the same under protest made in writing at the time of payment, and signed by him or his agent, institute a suit in a competent Civil Court for the recovery of the amount so paid."

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Khawaja Sahib, I think, your amendment is to be ruled out of order because my copy says 'and signed by him'.

Khawaja Muhammad Safdar : I think, there is some printing mistake. I don't move it.

Mr. Deputy Speaker : The amendment is not moved.

Next amendment by Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Sir, I beg to move :

That in sub-clause (1) of clause 97 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words and comma "pays the same under protest made in writing at the time of payment and signed by him or his agent, institute a suit in a Civil Court for the recovery of the amount paid", occurring in lines 7-11, the words and comma "furnishes surety to the satisfaction of the Collector, seek a declaration from Civil Court to that effect" be substituted.

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in sub-clause (1) of clause 97 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words and comma "pays the same under protest made in writing at the time of payment and signed by him or his agent, institute a suit in a Civil Court for the recovery of the amount so paid", occurring in lines 7-11, the words and comma "furnishes surety to the satisfaction of the Collector, seek a declaration from Civil Court to that effect" be substituted.

Minister of Revenue : Opposed.

مسٹر حمزہ (لائلپور-۶) - جناب سپیکر - مجھے یہ ترمیم پیش کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ باقی دار سے مالیہ کی وصولی خواہ مطالبہ کی قائمی اور تشخیص غلط ہی ہو پھر بھی ضروری قرار دی گئی ہے - میں چاہتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا باقی دار کلکٹر کی تسلی کے مطابق ضمانت یا ضامن دے دے تو اس کو اس ''پیشگی ادائیگی'' سے مستثنیٰ قرار دیا جائے - تاوقتیکہ وہ کسی سول کورٹ سے ڈگری حاصل کرکے مالیہ کی ادائیگی سے بری قرار دیا جائے - جناب سپیکر - جب مالیے کے مطالبہ کی قائمی مبنی بر حقیقت نہ ہو - پھر بھی اس کی پیشگی ادائیگی لازم قرار دی جا رہی ہے - خواہ بعد میں سول کورٹ اس کو ناجائز قرار دے دے - پھر ستم بالائے ستم یہ ہے کہ گورنمنٹ کلکٹر کے اطمینان اور تسلی کے مطابق مالیہ گزار سے کوئی ضمانت لے لینے کا حق بھی نہیں دینا چاہتی - میں یہ تو نہیں کہتا کہ لیڈر آف اپوزیشن کی تسلی کے مطابق ضمانت لی جائے - بلکہ میں کہتا ہوں کہ کلکٹر یا ڈی - سی - کے اطمینان کے مطابق ضمانت لینے کی گنجائش رکھی جائے تاکہ غریب کاشت کار دیوانی عدالت میں چارہ جوئی کرکے اس مطالبے کی قائمی کو غلط ثابت کر سکے - بے چارے باقی دار کو بلاوجہ پیشگی مطلوبہ رقم ادا کرنے کی زحمت اٹھانے پر مجبور کیا جا رہا ہے - جناب والا - آپ کو بھی اس امر کا احساس ہوگا کہ بیس سال سے سابقہ انگریز حکمران جا چکے ہیں - مگر جو دفعات انگریزوں نے ہمیں غلام بنانے کے لئے قانون میں رکھی تھیں ، ہمارے پاکستانی حکمران اُن دفعات کو ابھی تک قائم رکھ کر ہمیں غلام بنانے پر تلے ہوئے ہیں - یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملکی باشندے اپنے بھائیوں کو غلام بنانا چاہتے ہیں ؟

جناب والا - انتظامیہ کی حالت دن بدن بگڑتی چلی جا رہی ہے - اس مسودہ قانون میں ایسی دفعات کا رکھنا اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ ہمارے حکمران سچ مچ ہمیں غلام بنانا چاہتے ہیں - ان کی انتظامیہ کی

مشینری ٹھیک اور صحیح طور پر نہیں چل رہی ہے ۔ اگر ہماری انتظامیہ کی مشینری صحیح ہوتی تو ہمیں اس دفعہ پر بھی اعتراض نہ ہوتا ۔ مگر ان کی انتظامیہ کی ہر چولیں ڈھیلی پڑ چکی ہیں اور چھوٹے چھوٹے کاشت کاروں اور چھوٹے چھوٹے زمین داروں پر بے پناہ زیادتیاں کرتی ہے ۔ اس کی ذمہ داری خود حکومت پر ہے ۔ یہ کسی غلط مطالبے کے خلاف عدالت سے رجوع کرنے اور چارہ جوئی کرنے کے لئے مہلت تک بھی نہیں دینا چاہتی ۔ حالاں کہ افسران مال ہر روز غلط مطالبے قائم کرتے رہتے ہیں ۔ ابھی اگلے روز اسمبلی کے معزز رکن صاحب زادہ نورالحسن صاحب نے اپنی مثال بیان کی تھی ۔ کہ ان کے خلاف مارشل لاء کے دنوں میں جو بیس اکیس ہزار روپے مالیہ کا بقایا دکھایا گیا ۔ مگر تحقیق و تفتیش اور بھاگ دوڑ کے بعد ثابت ہوا کہ اصل بقایا صرف ایک ہزار روپیہ تھا ۔ اور صاحب زادہ صاحب کو کئی دن تک پریشان رہنا پڑا ۔ اب جناب سپیکر ۔ آپ چھوٹے چھوٹے کاشت کاروں اور زمین داروں کی حالت زار کا اندازہ فرمائیں کہ جو اتنی بھاگ دوڑ نہیں کر سکتے ۔ ان کو کیسی کیسی پریشانیاں جھیلنی پڑتی ہوں گی ۔

جناب والا ۔ افسران مال اور ان کے اہل کاروں کی چیرہ دستیاں اور غلطیاں انتہا کو پہنچ چکی ہیں ۔ وہ آئے دن بے بنیاد اور غلط مطالبات قائم کرتے رہتے ہیں ۔ اس لئے ایوان کو یہ اصول تسلیم کر لینا چاہئیے کہ غلط مطالبہ کے خلاف دیوانی عدالت میں چارہ جوئی کرنے تک کلکٹر اپنی تسلی کے مطابق باقی دار سے ضامن یا ضمانت قبول کرکے باقی دار کو پیشگی وصولی سے مستثنیٰ کر سکے ۔ یہ ضامن کے لفظ کو ناپسند کرتے ہیں یا ضمانت کو بھی ناپسند کرتے ہیں یا ضامن یعنی surety کو ناپسند کرتے ہیں ۔

وزیر مال ۔ یہ آپ کیا کہہ گئے ہیں ۔ آپ کی بات صاف نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - جب آپ یہ اصول تسلیم کر چکے ہیں کہ ایک شخص کلکٹر کی منشا کے مطابق ضمانت دے سکتا ہے اور کلکٹر جو میعاد مقرر کرے گا اس کے مطابق باقی دار اس کی ضمانت دے دے گا - اس کے بعد حکومت کو میری ترمیم کی مخالفت نہیں کرنی چاہئیے - جناب والا - اس باقی دار سے جس سے بلاوجہ مطالبے کی توقع کی جا رہی ہے اسے موجودہ دفعہ کے تحت صرف سرکاری خزانے میں رقم ہی ادا نہیں کرنا پڑے گی بلکہ اگر وہ دیوانی عدالت کی طرف رجوع کرے گا وہاں بھی اسے کورٹ فیس اور جرمانے ادا کرنے پڑیں گے - اور اس طرح اسے لازمی طور پر کسی وکیل کی خدمات سے استفادہ کرنا پڑے گا - تو گویا دگنے جرمانے کے علاوہ تگنا جرمانہ اسے ادا کرنا ہوگا - کیوں کہ وکیل تو مفت نہیں ملتا - جو غریب کاشت کار پہلے ہی مالیہ ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا آپ اول تو اس پر غلط مطالبہ مسلط کرتے ہیں - پھر قانونی چارہ جوئی تک کلکٹر کی ضمانت پر بھی اس کو پیشگی ادائیگی سے نہیں بچاتے ؟ جناب والا - یہ دفعہ انتہائی متشددانہ ہے - ظالمانہ ہے اور غیر منصفانہ ہے بلکہ نا معقول ہے - اس سے کاشت کاروں کو غیر ضروری طور پر ستایا جائے گا - لہذا میں سفارش کروں گا کہ اسے قانون میں شامل نہ کیا جائے -

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی-۱) - جناب والا - دیکھنا یہ ہے کہ جو Saving Clause انہوں نے لگائی ہے اور جس کے تحت انہوں نے کچھ مراعات دینے کی کوشش کی ہے - کیا اس کے تحت زمین داروں کو کوئی اختیارات دئے گئے ہیں - کیا ان کو واقعی کوئی مراعات دی گئی ہیں - کیا انہوں نے پہلی کاوشوں میں ان پر ظلم وستم ڈھانے کا بندوبست کیا ہے - اس سے اس ٹریجڈی کو کسی طریقے سے legalize یا regularise کرنے کی کوشش کی گئی ہے یا نہیں - اور آیا اس سے کوئی فائدہ بھی ہوگا یا نہیں - یہ بڑی لمبی بات ہے اور اس پر جتنا بھی غور کیا جائے اتنا ہی

کم ہے ۔ اس کلاز میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر کسی نے مالیہ ادا کرنا ہے اور وہ اس سے انکار کرتا ہے یا یہ کہ وہ اس کے کسی حصے سے انکار کرتا ہے تو وہ پہلے جا کر مالیہ ادا کرے اور ادائیگی کے وقت احتجاج کرے اور اپنے اس احتجاج کو عدالت میں بھی دائر کرے ۔ اس کے بعد یہ کہتے ہیں کہ اس کو اختیار ہوگا کہ وہ دیوانی عدالت میں مقدمہ دائر کرے ۔ اور پھر یہ ہے کہ وہ مقدمہ بھی اسی ضلع کی عدالت میں دائر کرے کہ جس ضلع میں متعلقہ کلکٹر کا دفتر ہو اور جہاں پر کہ وہ واجبات واجب الادا ہوں ۔ آپ یہ ملاحظہ فرمائیں کہ آیا اس سے کسی قسم کا کوئی سیاسی دباؤ تو نہیں پڑ سکتا ۔ آیا اس کلاز کو کسی سیاسی مقصد کے لئے تو استعمال نہیں کیا جا سکتا ۔ آیا اس کے ذریعے لوگوں کی عزت و آبرو اور آزادی سے تو نہیں کھیلا جا سکتا ۔ کیوں کہ دفعہ ۸۳ کے تحت انہوں نے یہ قرار دیا ہے کہ ریونیو آفیسر کا سٹیٹ منٹ آف اکاؤنٹس حتمی اور قطعی ہو گا ۔ تو اگر یہ حتمی ہو تو پھر اس معاملے میں دیوانی عدالتیں لاچار اور مجبور ہو جائیں گی ۔

Minister of Agriculture : But not withstanding anything contained in Clause 83.

میجر محمد اسلم جان ۔ یہ درست ہے لیکن آپ یہ دیکھیں ۔ اور میں rehabilitation law کے متعلق بھی عرض کروں گا ۔ کہ وہاں پر بھی اس قسم کی دفعات ہیں ۔ اور اگر آپ کی نیت نیک ہے اور آپ واقعی ایک زمین دار کو مراعات دینا چاہتے ہیں ۔ اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ سے کوئی غلطی ہوئی ہے اور وہ دیوانی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا کر انصاف حاصل کر سکتا ہے ۔ تو جس طرح کہ عام طور پر ہوا کرتا ہے کہ جب کوئی دعوے دار ہوتا ہے تو وہ یہ نہیں کہتا کہ میرا روپیہ جمع کر دو ۔ بلکہ ہوتا یہ ہے کہ دعوے دار دعویٰ دائر کرتا ہے اور آپ اس کا جواب دیتے ہیں اور اگر آپ یہ نہیں کرتے تو جس طرح کہ جناب حمزہ

صاحب نے فرمایا ہے کہ آپ اس سے ضمانت لے لیجئے یا کوئی سیکورٹی لے لیجئے ۔ بجائے اس کے کہ روپیہ جمع کروانے کے بعد وہ آپ پر دعویٰ کرے ۔ اس طرح سے بجائے اس کے کہ مقدمات کم ہوں ، اس سے مقدمات میں اضافہ ہو گا ۔ یعنی پہلے تو زمیندار نقد پیسہ لائے ، پھر اسے جمع کرائے اور اس کے بعد وکیل کو فیس دے ۔ اور آپ کی کورٹ فیس بھی ادا کرے ۔ لیکن آپ تو کہتے ہیں کہ kings can do no wrong یعنی آپ سے تو کوئی غلطی سرزد ہو ہی نہیں سکتی ۔ غلطی تو صرف وہ غریب زمیندار ہی کرتا ہے جو کہ فی الحال اس زمین کا برائے نام مالک ہے ۔ اگر اس سے یہ غلطی ہو جاتی ہے کہ جس وقت وہ روپیہ جمع کراتا ہے اور فرض کیجئے کہ اس وقت وہ کسی دوسرے ضلع میں ہے ۔ تو آپ کا حکم یہ ہے کہ وہ مقدمہ اس ضلع میں ہی دائر کر سکتا ہے جس ضلع میں کہ وہ روپیہ واجب الادا ہو ۔ لیکن روپے کی ادائیگی وہ کسی بھی ضلع میں کر سکتا ہے ۔ لیکن آپ اگر اس کو کسی دوسری جگہ اطلاع بھیجتے ہیں اور وہ جگہ اس متعلقہ ضلع سے دور ہے اور اطلاع اسے نہیں پہنچتی اور وہ روپیہ جمع نہیں کراتا تو آپ اسے قید کر دیتے ہیں ۔ تو اگر وہ روپیہ کسی بھی خزانے میں جمع کرا سکتا ہے تو کیوں نہ وہ آپ کے خلاف مقدمہ بھی اسی ضلع میں دائر کر دے ۔ بہر حال اگر اس کو روپیہ جمع کرانے میں دیر ہو جاتی ہے تو جس طرح کی دفعہ اس وقت اس قانون میں بنائی گئی ہے ، اس کے تحت اس کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ جناب خٹک صاحب کی مسلم لیگ میں شمولیت پر بہت سی تقریبات منعقد ہوئی تھیں اور جن میں بڑے جشن منائے گئے تھے ۔ میرے عزیز دوست ان تقاریب میں شریک ہوئے تھے ۔ اور وہ رات بھر اس قدر مصروف رہے ہیں کہ ان پر نیند کا غلبہ ہے اور وہ سو رہے ہیں ۔ مسلم لیگ پارٹی کو ایسا نہیں کرنا چاہئیے تھا ۔

Mr. Deputy Speaker : Please wake up. The Member is not supposed to sleep. (*interruptions*).

میجر محمد اسلم جان ۔ وہ قابل معافی ہیں ۔ کیوں کہ حاکم ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ کیا وہ جاگے ہوئے بھی سو نہیں رہے ہوتے ۔

Mr. Deputy Speaker : I am not concerned with what he did during the night, I am concerned with what they do in the House.

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ نادہند کی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد یا اراضی کسی ضلع میں بھی ہو ، وہ فروخت اور قرق ہو سکتی ہے ۔ لیکن وہ متعلقہ ضلع کے علاوہ کسی دوسرے ضلع میں احتجاج بھی پسند نہیں کر سکتا کہ جو روپیہ آپ نے اس کے ذمہ نکالا ہے ، وہ غلط ہے ۔ تو پھر آپ یہ بھی دیکھیں کہ جب وہ عدالت میں جاتا ہے تو اس کا حشر کیا ہو گا ۔ مقدمہ اسی ضلع میں دائر ہو سکتا ہے جہاں پر کہ وہ واجبات واجب الادا ہوں ۔ اور جناب والا ۔ آپ بھی جانتے ہیں کیوں کہ آپ بھی ایک eminent وکیل ہیں کہ جو حالت انہوں نے پیدا کر دی ہے تو اس حالت میں as it appears مقدمہ تو دائر ہو جائے گا ۔ لیکن وہ زمین دار جو کہ مقدمہ دائر کرتا ہے ، وہ کسی relief کا بھی حق دار ہے یا نہیں ۔ وہ کسی ریلیف کا حق دار نہیں ہے کیوں کہ یہاں پر ایسی کوئی provision نہیں ہے ۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ under Special Relief Act provision ہے ۔ لیکن چونکہ یہ خصوصی قانون ہے اس لئے اس پر general law حاوی نہیں ہوتا ۔ اب کلاز ۸۳ جو کہ prohibitive clause ہے ۔ اس کے تحت ریونیو آفیسر کی تصدیق ایک قطعی ثبوت ہے ۔ حکومت کے نام پر سمن جاری ہو جائیں گے ۔ جواب دعویٰ داخل کر دیا جائے گا ۔ وہ کہیں گے کہ ٹھیک ہے ہم نے دفعہ ۸۳ کے تحت لکھ کر جو کچھ دیا ہے ، یہ قطعی ہے ۔

Minister of Law : "Notwithstanding anything in Section 83....." that takes away the question of its being conclusive.

میجر محمد اسلم جان ۔ اب جناب قانونی بحث مباحثہ ہوتا ہے ۔ اور ریونیو آفیسر کے متعلق تو انہوں نے کہہ دیا ہے کہ 'Notwithstanding' اس طریقے سے متروکہ جائیداد کے متعلق بھی تھا ۔ استقراری دعویٰ ضرور ہوتا تھا ۔ لیکن وہاں پر دیوانی عدالت کی jurisdiction کے متعلق تو انہوں نے سیکشن—۴۳ اور—۲۵ کے تحت اسے exclude کر دیا ہے ۔ ہائی کورٹ میں بھی لوگ گئے اور وہاں پر بھی فیصلہ ہوا کہ دیوانی عدالت کو کوئی اختیار نہیں ہے ۔ تو چونکہ یہ خصوصی قانون ہے ۔ اس کے لئے انہوں نے ریلیف کی کوئی provision نہیں رکھی ۔ ۱۹۶۷ء میں بھی جائدادوں کے متعلق شفعہ نہیں ہو سکتا ہے ۔

Minister for Law : How is that relevant ?

میجر محمد اسلم جان ۔ اگر ہم نے اس کلاز کو اسی طرح رہنے دیا جس میں کہ ریلیف کا کوئی عنصر نہیں ہے ۔ تو میرے خیال میں ان غریب زمین داروں پر بہت بوجھ پڑے گا کہ وہ سیکورٹی یا ضمانت دیں اور پھر مقدمہ کریں ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That in sub-clause (1) of clause 97 of of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words and comma "pays the same under protest made in writing at the time of payment and signed by him or his agent, institute a suit in a Civil Court for the recovery of the amount so paid", occurring in lines 7-11, the words and comma "furnishes surety to the satisfaction of the Collector, seek a declaration from Civil Court to that effect" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That clause 97 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 98

Mr. Deputy Speaker : Clause 98. An amendment by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move-

That for clause 98 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

(1) On the receipt of the sanction of the Commissioner to the sale of any immovable property, the Collector shall issue a proclamation of the intended sale, specifying-

(a) the date, time and place of the sale ;

(b) particulars of the property to be sold ;

(c) the amount of the arrear of the land-revenue in respect thereto ;

(d) any encumbrance, grant or contract to which the property is known to be liable ;

(2) The place of sale specified under sub-section (1) shall be either the office of the Collector or a place situate near the property to be sold."

Mr. Deputy Speaker : The Member has provided that the Board of Revenue would sanction the sale.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں نے (سی) اور (ڈی) سے اختلاف کیا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ (سی) میں نہ تو بورڈ آف ریونیو آ سکتا ہے نہ ہی گورنمنٹ آ سکتی ہے اس میں کمشنر ہونا چاہیے ۔ اس لیے یہ in order نہیں ۔ (ڈی) کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ in order ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : Which clause was that ?

Khawaja Muhammad Safdar : We have approved ; please see section 95, sub-cause (2) : "by order of the Commissioner and proclaimed as hereinafter provided."

Minister of Law : I have given a notice of the amendment also ; you can see notices in the Third Supplement to Third Revised List.

Mr. Deputy Speaker : "On the receipt of the sanction of the Board of Revenue...", before this have we granted the power to the Board of Revenue to sanction the sale ?

Minister of Law : Yes Sir.

Mr. Deputy Speaker : What clause was that, because if this was so, then Malik Akhtar's amendment would be out of order.

Malik Muhammad Akhtar : I think 'Commissioner' is there.

Mr. Deputy Speaker : If the Board of Revenue is sanctioned earlier ; the Member's amendment will be out of order.

Minister of Law : Please see section 94 ; sale of estate or holding.

Mr. Deputy Speaker : I think this is the relevant section. In 94, we have authorized the sale. When we have authorised the Board of Revenue how can I allow the Member's amendment ?

Malik Muhammad Akhtar : I may be allowed to withdraw it.

Mr. Deputy Speaker : I have not yet proposed it ; the amendment is ruled out of order.

Malik Muhammad Akhtar : I will be opposing the clause as a whole.

Mr. Deputy Speaker : That is a different matter.

Next amendment No. 85 by Malik Muhammad Akhtar is out of order. Next amendment No. 86 by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir I beg to move :

> That in sub-clause (1) of clause 98 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the word "take" occurring in line 2, the word "the" be substituted.

Mr. Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

> That in sub-clause (1) of clause 98 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the word "take" occurring in line 2, the word "the" be substituted.

Minister of Revenue : Not opposed.

Mr. Deputy Speaker : As the amendment is not opposed, it stands carried. Next amendment is from Kazi Muhammad Azam Abbasi.

Kazi Muhammad Azam Abbasi : I beg to move-

That in para (b) of sub-clause (1) of clause 98 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "estate or" occurring in line 2, be deleted.

(*At this stage Mr. Speaker took the Chair*).

Mr. Speaker : Clause under consideration amendment moved is-

That in para (b) of sub-clause (1) of clause 98 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "estate or" occurring in line 2, be deleted.

Minister of Revenue : Not opposed.

Minister of Food & Agriculture : Sir in my copy it is 'an estate'. This will have to be corrected. If you see (*b*), the words are "and if it is an estate". "an" will also go.

خواجہ محمد صفدر ۔ انہوں نے زبانی move کر دی ہے ۔

and I accept it.

Mr. Speaker : It should be 'a' instead of 'an' ; it would then read as : "the property to be sold, and if it is a holding."

Minister of Food and Agriculture : There is an amendment from the Law Minister and one is from Khawaja Muhammad Safdar. Any one of the two may be moved ; we are agreed on the point.

Khawaja Muhammad Safdar : The Law Minister should move it first. His amendment is dated 24-10-67.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جناب عباسی صاحب کی جانب سے کئی بار سکہ بند ترامیم اس ایوان میں پیش کی جا چکی ہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں کوئی خاص خوبی پنہاں ہو چونکہ وہ ان کو پیش کرنے کے ماہر ہیں ۔ ان کو ان کے متعلق کچھ روشنی ضرور ڈالنی چاہئے کہ وہ ایسی ترامیم کیوں پیش کرنا چاہتے ہیں ۔ وہ حیدر آباد کے مشہور وکیل ہیں اور بہت کچھ کہہ سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker : I will put the amendment of Kazi Muhammad Azam Abbasi to the vote of the House. The question is-

That in para (b) of sub-clause (1) of clause 98 of the Bill, as reported by the Select Committee, the words "estate or" occurring in line 2, be deleted.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next amendment by the Law Minister.

Minister of Law : Sir I beg leave to move-

That in para (b) of sub-clause (1) of clause 98 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "an estate or" occurring in line 2, the article "a" be substituted.

Mr. Speaker : "estate or" has been substituted.

Minister of Law : But "an" has not been touched.

Mr. Speaker : The words "estate or" have been deleted by the amendment of Mr. Abbassi.

Minister for Law : I beg to move-

That in para (b) of sub-clause (1) of clause 98 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the word "an", occurring in line 2, the word "a" be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in para (b) of sub-clause (1) of clause 98 of the Bill, as reported, by the Select Committee, for the word "an", occurring in line 2 the word "a" be substituted.

Minister for Law : Not opposed.

Mr. Speaker : As the amendment is not opposed, it stands carried.

Now, there is an amendment by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move :

That in clause 98 of the Bill, as reported by the Select Committee, in sub-clause (1)(c) for the words "specially saved by the order of the Board of Revenue", occurring in lines 5-6, the word "saved" be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 98 of the Bill, as reported by the Select Committee, in sub-clause (1)(c) for the words "specially saved by the order of the Board of Revenue", occurring in lines 5-6, the word "saved" be substituted.

Minister for Law : Opposed.

Mr. Speaker : There is another amendment by the Minister for Law.

خواجہ محمد صفدر ۔ اس کی زبان میں نے درست کرنے کی کوشش کی ہے اس سے معنی میں کوئی فرق نہیں ہے Revenue Board کا لفظ ویسے ہی یہاں نہ ہونا چاہئے کیوں کہ ہم ۹۵ ۔ میں کمشنر کا لفظ approve کر چکے ہیں کہ ہونا چاہیے ۔

Mr. Speaker : Has the Member seen the amendment given notice of by the Law Minister ?

Khawaja Muhammad Safdar : Yes. I think, "saved by the order of the Board of Revenue" are unnecessary words.

میرا خیال تھا کہ "saved by order of the Commissioner" جو الفاظ اس میں رکھے ہیں تو اس میں کمشنر کا لفظ تو ٹھیک ہے لیکن اس کے ساتھ اور جو کچھ درج کیا گیا ہے وہ درست نہیں ہے آپ کلاز ۹۵ دیکھیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ غیر ضروری الفاظ ہیں ۔

وزیر مال ۔ وہ change کر دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا ۹۵ (بی) میں امنڈمنٹ ہوئی ہے ؟

خواجہ محمد صفدر ۔ میرا پوائنٹ یہ ہے کہ جب ہم کلاز ۹۵ کو قبول کر چکے ہیں تو کمشنر کا لفظ یہاں لانے کی کیا ضرورت ہے صرف saved کافی ہے اگر الفاظ زیادہ استعمال کرنے ہیں تو اور بات ہے ویسے اس سے قانون کا منشا پورا ہو جاتا ہے میں نے زبان کو صاف کرنے کی کوشش کی ہے آپ کی امنڈمنٹ سے یا ان الفاظ سے by orders of Commissioner سے مسودہ قانون کی زبان ٹھیک نہیں ہوگی ۔

Minister for Law : The powers of the Commissioner are there. This was the drafting of the Punjab Act. As you will be pleased to see the words were "saved by order of the Commissioner".

Mr. Speaker : The question is:

That in clause 98 of the Bill, as reported by the Select Committee, in sub-clause (1)(c) for the words "specially saved by the order of the Board of Revenue", occurring in lines 5-6, the word "saved" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : The Law Minister.

Minister for Law : I beg to move:

That in para (c) of sub-clause (1) of clause 98 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "specially saved by order of the Board of Revenue", occurring in lines 5-6, the words "saved by the orders of the Commissioner" be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in para (c) of sub-clause (1) of clause 98 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "specially saved by order of the Board of Revenue", occurring in lines 5-6, the words "saved by the orders of the Commissioner" be substituted.

Minister for Revenue : Not opposed.

Mr. Speaker : As the amendment is not opposed, it stands carried. There is no other amendment.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore—II) : I oppose the clause as a whole.

جناب سپیکر ۔ مجھے صرف یہ گزارش کرنی ہے کہ مجھے اس دفعہ میں مندرجہ دو اصولوں سے اختلاف ہے جناب سپیکر ۔ ایک تو (سی) میں یہ کہتے ہیں جیسا کہ amended فارم میں کمشنر کا لفظ رکھا گیا ہے ۔ کہ اگر کوئی جائداد recoveries of land revenue کے لیے بیچنی ہو تو اس پر جو بار ہوگا وہ وہی بار proclamation میں دیا جائے گا جو بار کمشنر صحیح طور پر تصور کرتا ہو جناب والا ۔ کلاز (ڈی) میں یہ قرار دیا گیا ہے :۔

"if the property is to be sold otherwise than for the recovery of an arrear due in respect thereof, any encumbrance, grant or contract to which the property is known to be liable ;"

جناب والا ۔ اب (ڈی) میں ایک نئی بات پیدا کردی گئی ہے ۔

"(d) if the property is to be sold otherwise than for the recovery of an arrear due in respect thereof..."

جناب والا ۔ لینڈ ریونیو کے علاوہ اگر کچھ arrears واجب الادا ہوں گے ۔ اگر ان کی recovery وہ arrears of land revenue ہوگی تو (ڈی) میں اس کو cover کیا گیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ پہلے مجھے یہ کہنا ہے کہ (سی) میں جو شرط لگائی گئی ہے اس کے متعلق میں یہ نہیں کہتا کہ (ڈی) میں وہی شرط کیوں نہیں لگائی گئی ۔ یعنی arrears of land revenue میں تو صرف encumbrances کو justifiable قرار دیا گیا ہے ۔ اسی طرح سے ایک ہی دفعہ کے دو sub-clauses میں تضاد پیدا ہو گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی حد تک ناجائز ہے ۔ اور جناب والا ۔ یہ ایک نیا اصول جو اس دفعہ میں اپنایا گیا ہے تو اسی سے

"(d) if the property is to be sold otherwise than for the recovery of an arrear due in respect thereof..... "

یعنی جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس میں کوئی ambiguity نہیں ہے ۔ اب ۹۸ (ڈی) کا حصہ اس recovery کے متعلق ہے جو land revenue کے arrears ہیں ۔ لیکن اس سے میں یہ سمجھتا ہوں arrear of land revenue کو recover کرنا مقصود ہوگا ۔ جناب والا اس کے متعلق میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک اہم نکتہ اس طرح سے اٹھایا گیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اب آپ اندازہ فرمائیں کہ اس قانون میں جس کی زد میں recovery of arrears of land revenue سب سے قبل movable اور پھر immovable پراپرٹی تھی ۔ اس کے بعد step ہے arrest کا اس کے بعد annulment of assessment اور پھر immovable property کے auction کے مسئلہ کا principle چنانچہ جناب یہ پانچوں شقیں ہیں ۔ ان میں سے تین شقیں خاص طور سے arrest کی شق انہوں نے گورنمنٹ کے dues کو recover کرنے

کے سلسلے میں لگائی ہے ۔ جناب والا ۔ اس کلاز کی زد میں انکم ٹیکس dues اور وہ قرضہ جات جو کہ گورنمنٹ کے Autonomous Bodies سے صنعت کاروں نے حاصل کیے ہیں ۔ ان کے علاوہ اور بھی بیشتر قسم کے قرضہ جات آجاتے ہیں ۔ ایسے قرضہ جات جو لوگوں نے اپنے اپنے کاروبار کے سلسلے میں حاصل کئے ہیں ان سب کی recovery کرنے کا اس دفعہ کے تحت ریونیو آفیسر کو حق پہنچتا ہے ۔

ورنہ بہ صورت دیگر ۔ وہ دس دن کے لیے کسی کو قید خانے میں رکھ سکتا ہے اور اس کے بعد کلکٹر ۳۰ روز کے لیے اسے جیل بھیج سکتا ہے اس طرح سے جناب والا ۔ اس قانون کو آپ نے چور دروازہ کے ذریعہ اس ملک کی Statute Book میں شامل کرلیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اگر میں یہ کہوں کہ جناب ملک خدا بخش جو expert ہیں ان سے میں ادب سے گزارش کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ ۱۹۴۷ء کے بعد سے ۱۹۶۷ء تک آج یہ پہلا موقع حاصل ہوا تھا کہ ہم انگریز کے قائم کردہ ان شدید قوانین سے نجات حاصل کریں چنانچہ ۱۹۴۷ء کے بعد سے آج جو یہ پہلا موقع حاصل ہوا تھا وہ ہم نے کھو دیا ۔ یعنی اس قانون سازی میں ہم نے ایک ایسا قانون بنایا جو دور غلامی کی یادگار ہے ۔

Mr. Speaker : My I remind the Member that we are yet in the second reading and not in the third reading.

Malik Muhammad Akhtar : I am concluding Sir.

جناب والا ۔ اس قانون کو چور دروازے سے حکومت کے باقی واجبات پر بھی لاگو کر دیا گیا ہے ۔ اگلا نکتہ میرا یہ ہے کہ سب کلاز دو میں :

"(2) The place of sale specified under sub-clause (a), of sub-section (1), shall be either the office or the Collector....."

مجھے اس پر اعتراض نہیں ۔

".... .. or some other place appointed by the Collector in this behalf ....."

یہ جناب والا ۔ یا تو ان کی انگریزی غلط ہے ۔ یہ آپ کا کام ہے یا خواجہ صاحب کا ۔ میں اس کی کوئی اصلاح کرنے کو تیار نہیں ۔

".....in this behalf and situate in or near the property to be sold."

جناب والا ۔ اول تو ان کی انگریزی غلط ہے ۔ آپ اس کی تصحیح کر دیں یا خواجہ صاحب اس کو درست کر دیں ۔ میں جناب والا ۔ on their behalf اس کا correction کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ یہ انگریزی ایسی ہے ۔ جیسے کوئی میٹرک فیل لکھتا ہے ۔ اس کا آپ correction کریں یا نہ کریں ۔ مگر میں اس کی تصحیح نہیں کروں گا ۔ اب جناب والا ۔ یہ تین جگہیں مقرر کر رہے ہیں ۔ ایک تو اس جگہ auction ہو گا جو کلکٹر کا آفس ہو گا ۔ کلکٹر کا آفس بعض صورتوں میں بیس میل ۔ تیس میل اور چالیس میل دور ہو سکتا ہے ۔ دوسرے ایسی جگہ نیلام کرنا ہے جو اس کے قریب جگہ ہو ۔ تیسری وہ جگہ جو خود کلکٹر مقرر کرے ۔ جناب والا ۔ یہ کوئی پنجاب کا قانون نہیں ہے یا کوئی سندھ کا قانون نہیں ہے ۔ آپ جناب والا ۔ یہ بھی کر سکتے ہیں ۔ کہ مسٹر بھٹو کی زمین جو کہ میں مثال کے طور پر عرض کر رہا ہوں ۔ اگر نیلام کرنا ہو گی تو وہ اس کا auction پشاور میں کر دیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے ملک صاحب ۔

Malik Muhammad Akhtar : Or any place the Collector may specify.

ایک تو کلکٹر کا آفس ۔ دوسرے ۔

a place near the land to be auctioned or any other place.

Mr. Speaker : And situate in or near the property to be sold.

ملک محمد اختر ۔ اس کلاز میں ambiguity ہے ۔

Mr. Speaker : I will now put the clause to vote.

The question is :

That clause 98, as amended do stan . part of the Bill.

The motian was carried.

CLAUSE 99

Mr. Speaker : Clause 99 ; first amendment by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move :

That in clause 99 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the word "unless the same has been committed or made dishonestly", occurring in lines 4-5, the words "made or committed in good faith" be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 99 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the word "unless the same has been committed or made dishonestly", occurring in lines 4-5, the words "made or committed in good faith" be substituted.

Minister of Revenue : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) ۔ جناب والا ۔ ذرا دیکھئے ۔ ایک منٹ کے لئے اس شق کی زبان ملاحظہ فرمائیے ۔

"99. A Revenue Officer shall not be answerable for any error, mis-statement or omission in any proclamation under section 98 unless the s· me has been committed or made dishonestly."

جناب والا ۔ بار ثبوت کا دراصل فرق پڑتا ہے ۔ لاء منسٹر صاحب یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر مجھے یہ ثابت کرنا ہے کہ ریونیو آفیسر نے بددیانتی سے کام کیا ہے تو پھر لازمی طور پر بار ثبوت میرے اوپر ہو گا ۔ لیکن اگر اس نے دیانت داری سے کام کیا ہے تو اس کو اپنی دیانت داری ثابت کرنی پڑے گی ۔ اور اگر وہ اپنی دیانت داری ثابت نہ کر سکا تو پھر اس صورت میں فیصلہ میرے حق میں ہو گا ۔ اس لئے جناب والا ۔ یہ بار ثبوت کا فرق ہے ۔ اس طریقے سے الفاظ کا رکھنا سائل

کی بجائے بار ثبوت آفیسر کے اوپر جا پڑے گا ۔ اس لئے میں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ جس سے کہ آفیسر کو اپنی جان چھڑانی مشکل ہو گی ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to vote. The question is :

That in clause 99 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "unless the same has been committed or made dishonestly", occurring in lines 4-5, the words "made or committed in good faith" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment by Malik Muhammad Akhtar he is not present.

I will now put the clause to vote. The question is :

That clause 99 do stand part of the Bill.

The motion was lost.

CLAUSE 100

Mr. Speaker : Clause 100, first amendment by Malik Muhammad Akhtar, he is not present. Next amendment by Kazi Muhammad Azam Abbasi.

Kazi Muhammad Azam Abbasi : Sir, I beg to move :

That in sub-clause (3) of clause 100 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words, comma, figures and brackets "Union Council constituted under the Basic Democracies Order, 1959 (P.O. No. 18 of 1959)," occurring in lines 2-4, the words and comma "Union Committee, Town Committee or Union Council" be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in sub-clause (3) of clause 100 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words, comma, figures and brackets "Union Council constituted under the Basic Democracies, Order, 1959 (P O. No 18 of 1959)", occurring in lines 2-4, the words and comma "Union Committee, Town Committee or Union Council" be substituted.

Minister of Revenue : Not opposed.

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب یہ فرمائیے کہ ۔

"A copy of the proclamation may also be posted in the office of the Union Council.....within whose area the property to be sold is situate."

within the area of which. کی بجائے within whose area

چاہئے تو یہ تھا ۔

"within the area of which the property is to be sold is situate."

وزیر مال ۔ sense تو carry کرتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یونین کمیٹی اور یونین کونسل کے لئے whose کا لفظ استعمال کرنا ہے کیا یہ درست ہے یا غلط ۔

".....within the area of which the property to be sold is situate."

within whose jurisdiction the property is situated.

Minister of Revenue : I will verbally move it if you want it.

Mr. Speaker : Let me first put the amendment of Kazi Muhammad Azam Abbasi.

The question is :

That in sub-clause (3) of clause 100 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words, comma, figures and brackets "Union Council constituted under the Basic Democracies, Order, 1959 (P.O. No. 18 of 1959)," occurring in lines 2-4, the words and comma "Union Committee, Town Committee or Union Council" be substituted.

The motion was carried.

Minister of Revenue : Sir, I beg to move :

That in sub-clause (3) of clause 100 in lines 4-5 for the words "whose area" the words "the area of which" be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in sub-clause (3) of clause 100 in lines 4-5 for the words "whose area" the words "the area of which" be substituted.

As the amendment is not opposed it stands carried.

Mr. Speaker : Next amendment is from Mr. Hamza. He is not present. I will now put the clause.

ملک محمد اختر (لاہور-۲) ۔ میں اس کلاز کی مخالفت کرتا ہوں ۔ جناب سپیکر ۔ اس میں ایک بات قابل اعتراض رہ گئی ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں جناب کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ حمزہ صاحب ملک محمد اختر سے پناہ لینے کے لئے یا پناہ لینے کی خاطر یہاں آئے ہیں ۔ ویسے تو وہ ہاؤس میں حاضر ہیں ۔ لیکن وہ صرف پناہ لینے کے لئے آئے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ مجھے تو مزا ہی آج آیا ہے ۔ یہ بڑے باخبر ہیں ۔

چودھری محمد نواز ۔ حمزہ صاحب ۔ ملک اختر صاحب سے پناہ لینے کے لئے سردار محمد اشرف صاحب کے پاس گئے ہیں ۔ جن کے متعلق حمزہ صاحب نے پہلے ہی فرمایا تھا کہ یہ دوسرے ملک اختر ہیں ۔ (قہقہہ) ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ میں نے جو اس دن وضاحت کی تھی ۔ جناب حمزہ نے اس کو قبول کر لیا تھا کہ ملک اختر اور مجھ میں جو فرق ہے وہ قبول فرما کر میرے پاس تشریف لائے ہیں ۔ (قہقہے)

خواجہ محمد صفدر ۔ آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ میں مبارک باد دیتا ہوں حکمران پارٹی کو کہ وہ ایک سینچری کر گئے ہیں ۔ دفعہ ۔ ۔ ، کی ذیلی دفعہ (۳) میں یہ ہے ۔ ۔ ۔

"(3) A copy of the proclamation may also be posted in the office of..."
so and so.

جناب والا ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ دفعہ ۴۲ پر کتنی لے دے ہوئی اور ضروری قرار دیا گیا کہ یونین کمیٹیاں ۔ یونین کونسلیں اور ڈسٹرکٹ کونسلیں بڑا اچھا رول ادا کریں گی ۔ اور وہاں یہ نوٹس کی کاپی یا mutation کا ریکارڈ رکھا جائے گا ۔ اب جناب والا ۔ یہاں پر 'may' discre- tionary word ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ آپ mandatory قرار دیں ۔ آپ دیکھیں کہ کسی کی جائداد کو بیچنے کے proclamation کے متعلق تو دو دفعات رکھی ہیں کہ اس میں یہ ہو گا ۔ وہ ہوگا ۔ جناب والا ۔ میں لوکل کونسل کا لفظ استعمال کروں گا جس میں یہ باتیں آ جاتی ہیں ۔ لوکل کونسل میں اگر آپ mandatory قرار دیں کہ وہاں یہ نوٹس کی کاپی لگا دی جائے گی تو زیادہ بہتر ہے ۔ اگر آپ نے 'may' کا لفظ استعمال کرنا ہے تو ذیلی دفعہ (۳) کے بغیر بھی آپ وہاں لگا سکتے ہیں ۔ تو جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یا تو shall کا لفظ ہونا چاہئے یا ذیلی دفعہ (۳) کو delete کر دینا چاہئے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That clause 100, as amended, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 101

Mr. Speaker : Clause 101. Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for clause 101 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"101. (1) The sale shall be by public auction and shall be conducted either by the Collector in person or by a Revenue Officer specially appointed by him in this behalf.

(2) The sale shall not take place on a Sunday or on other holiday, or till after the expiration of at least thirty days from the date on which the proclamation was made."

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for clause 101 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"101. (1) The sale shall be by public auction and shall be conducted either by the Collector in person or by a Revenue Officer specially appointed by him in this behalf.

(2) The sale shall not take place on a Sunday or on other holiday, or till after the expiration of at least thirty days from the date on which the proclamation was made."

Minister of Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - اس میں کچھ کہنے والی بات تو نہیں - اس اصول کو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس چیز سے اختلاف کرتے ہیں - تو مجھے اس پر تقریر کرنے کی ضرورت نہیں ہے -

Mr. Speaker : The question is :

That for clause 101 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"101. (1) The sale shall be by public auction and shall be conducted either by the Collector in person or by a Revenue Officer specially appointed by him in this behalf.

(2) The sale shall not take place on a Sunday or on other holiday, or till after the expiration of at least thirty days from the date on which the proclamation was made."

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment is from Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : The question is :

That clause 101 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 102

Mr. Speaker : Clause 102. Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That in clause 102 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the word "writing" and full stop, occurring at the end, the words "with prior sanction of the Commissioner" be inserted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 102 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the word "writing" and full stop, occurring at the end, the words "with prior sanction of the Commissioner" be inserted

Minister of Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) - جناب سپیکر - یہ دفعہ ۱۰۲ اس سے متعلق ہے کہ جو sale یا auction کی جا رہی ہو اس کو ملتوی کرنے کے اختیارات کس کو دئے جائیں -

Mr. Speaker : "Collector may from time to time, postpone the sale for reasons to be recorded in writing....."with prior sanction of the Commissioner'."

ملک صاحب اس کی sense نہیں بنتی -

Malik Muhammad Akhtar : If you think it is ambiguous it may be ruled out.

Mr. Speaker : Yes, it is ambiguous and it is ruled out of order. The question is :

That clause 102 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 103

Mr. Speaker : Clause 103. First amendment is from Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for clause 103 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"103. If at any tin e before the bidding at an auction is completed, the defaulter pays the arrear in respect of which the [property has been proclaimed for sale, together with the costs incurred for the recovery thereof to the officer conducting the sale, or proves to the satisfaction of that officer that he has already paid the same, the same shall be stayed."

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for clause 103 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"103. If at any time before the bidding at an auction is completed, the defaulter pays the arrear in respect of which the property has been proclaimed for sale together with the costs incurred for the recovery thereof to the officer conducting the sale, or proves to the satisfaction of that officer that he has already paid the same, the sale shall be stayed."

Minister of Revenue : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) - جناب سپیکر - اس میں ذرا سا ان کا اور میرا اختلاف ہے - آپ اصل کلاز ۱۰۳ کو دیکھیں یہ کلاز stay of sale کے متعلق ہے - اس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ جب کسی جائداد کی نیلامی کا عمل شروع ہو جائے مگر ابھی آخری بولی کا مرحلہ نہ آیا ہو تو جس شخص کی جائداد فروخت کی جا رہی ہے اسے یہ حق حاصل ہو گا کہ وہ حکومت کو تمام بقایا جات دے دے جو حکومت کے ذمے ہوں - اس کی نادہندگی کے باعث اور اس کی جائداد کو فروخت کرنا قرار دیا گیا ہو - اور اس طرح جناب والا - وہ آفیسر جو sale کو conduct کر رہا ہو - وہ اس کی تسلی کرا دے کہ اس نے ادائیگی کر دی ہے -

"and the manner prescribed under section 77 or into Government Treasury....."

جناب والا - یہ جو گورنمنٹ ٹریژری والا مسئلہ ہے - یہ مجھے قابل قبول نہیں - ادائیگی کر دی جائے اور اس کی وصولی دکھا دی جائے - اس میں گورنمنٹ ٹریژری بھی آ جائے - اس ترمیم سے ایک تو ان کی language کو بہتر کرنا مطلوب تھا اور ایک میں یہ چاہتا تھا کہ یہ ٹریژری کی جو پابندی لگا رہے ہیں - یہ بلا وجہ لگا رہے ہیں -

Mr. Speaker : The question is :

That for clause 103 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"103. If at any time before the bidding at an auction is completed, the defaulter pays the arrear in respect of which the property has been proclaimed for sale, together with the costs incurred for the recovery thereof to the officer conducting the sale, or proves to the satisfaction of that officer that he has already paid the same, the sale shall be stayed."

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment is from Mr. Hamza.

Mr. Hamza : I hereby move :

That in clause 103 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the words "defaulter" and "pays", occurring in line 2, the following be inserted, namely :—

"or any other person having interest in the land or immovable property "

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 103 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the words "defaulter" and "pays", occurring in line 2, the following be inserted, namely :—

"or any other person having interest in the land or immovable property."

Minister of Revenue : Not opposed.

Mr. Speaker : As the amendment is not opposed, it stands carried.

Now I will put the clause to the vote of the House. The question is :

That clause 103 as amended, do stand part of the Bill.

The motion was crrried.

CLAUSE 104

Mr. Speaker : Clause 104. First amendment is from Rai Mansab Ali Khan Kharal.

Rai Mansab Ali Khan Kharal : Sir, I beg to move :

That in clause 104 of the Bill, as reported by the Select Committee for the word "or" occurring in line 5, the letter 'a' be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 104 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the word "or" occurring in line 5, the letter "a" be substituted.

Minister of Revenue : Not opposed.

Mr. Speaker : As the amendment is not opposed, it stands carried.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That in clause 104 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "twenty-five", occurring in lines 5-6, the word "ten" be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 104 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "twenty-five", occurring in lines 5-6, the word "ten" be substituted.

Minister of Revenue : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) ۔ جناب سپیکر ۔ دفعہ ۱۰۴ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ جب آکشن ہو رہی ہو تو وہ شخص جو سب سے زیادہ بولی دے گا اسے یہ حکم دیا جائے گا ، افسر مجاز کی طرف سے ، کہ وہ پچیس فی صد قیمت کا یعنی بولی کا چوتھا حصہ اسی وقت وہاں پر ادا کرے ۔ پھر اس میں یہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ یہ جو سیل ہو گی ۔

"subject to the exercise of any right of pre-emption under the law in force for the time being."

سب سے پہلے آپ دیکھیں کہ auction پر پہلے بولی دی جاتی ہے ۔ اس کے بعد بیعانہ دیا جاتا ہے ۔ اگر تکمیل نہ کی جائے تو اس بولی کی یا ادائیگی نہ کی جائے بقایا رقم کی تو وہ بیعانہ ضبط ہو جاتا ہے ۔ اب جناب والا ۔ یہاں پر آ کے کس کے مفاد پر زد پڑتی ہے ۔ اگر حکومت کے مفاد پر زد پڑتی تو میں شاید یہ ترمیم نہ دیتا ۔ مگر یہ زد پڑتی ہے اس بیچارے defaulter کے مفاد پر ۔ defaulter کا ترجمہ غلام کر دیا جائے تو بہتر ہوگا ۔ اگر آپ بولی کے وقت پیشگی رقم جو جمع کرانی ہے ۔ تھوڑی رکھیں گے تو یقیناً آپ کو زیادہ competition کا موقع ملے گا ۔ اگر آپ اتنی بڑی رقم رکھیں گے تو خریدار تھوڑے آئیں گے ۔ دیکھئے یہ کرسی یا میز کے خریدنے

کا مسئلہ نہیں ۔ یہ اراضی کی فروخت کا مسئلہ ہے ۔ جس کی قیمت پچاس ہزار روپے تک ہو سکتی ہے ۔ اگر آپ اس کے لئے پچیس فی صد کی رقم جمع کرانے کی شرط رکھتے ہیں تو ہو سکتا ہے کسی شخص کو procla- mation کا دیر سے پتہ چلے ۔ اور اس اسے قدر موقع میسر نہ آئے کہ وہ یک لخت پیشگی رقم جمع کرا سکے ۔ پھر اگر وہ بولی کی ساری رقم کی ادائیگی نہیں کرتا تو اس کی پیشگی رقم ضبط ہو جاتی ہے ۔ یہ auction کی عام طور پر شرط ہوتی ہے ۔ اس لئے اگر ہم اراضی کی فروخت کے وقت بہتر گاہک اور زیادہ گاہک مہیا کرنا چاہتے ہیں ۔ تو ہمیں اس شرط کو نرم کرنا ہو گا ۔ اس طرح آپ اراضی کی زیادہ قیمت حاصل کر سکیں گے ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is-

That in clause 104 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "twenty-five" occurring in lines 5-6, the word "ten" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment by Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : The question is—

That clause 104, amended, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 105

Mr. Speaker : Clause 105. Ys, Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move-

That in clause 105 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the comma appearing after the word "sale" and the words occurring thereafter in lines 5-9, the following words be substituted, namely :—

"and the amount deposited by him under clause 104 shall stand forfeited."

Mr. Speaker : What is meant by this amendment ?

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ اس بیچارے کی جائیداد کی اگر کوئی بولی دے تو اس سے آپ اس قدر recovery کریں جس قدر وہ رقم deposit کرے یا آپ اسے forfeit کرلیں اگر کوئی bid آجاتی ہے تو آپ اسے واجب الادا نہ گردانیں ۔ میری مراد تو صرف یہ ہے اگر آپ اس سے مطمئن ہیں تو میں اپنی ترمیم کو move کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker :

"……the property shall forthwith be put to auction again and sold, and all expenses attending the first sale and the amount deposited by him under clause 104 shall stand forfeited "

That provision already exists in 107.

The question is-

That clause 105 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 106

Mr. Speaker : Clause 106. Yes, Malik Sahib.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move-

That in clause 106 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the word "fifteenth", occurring in line 3, the word "thirtieth" be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 106 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the word "fifteenth", occurring in line 3, the word "thirtieth" be substituted.

Minister for Revenue : Not opposed.

Mr. Speaker : As the amendment is not opposed, it stands carried.

Next amendment, Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move-

That in clause 106 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the words "declared" and "the", occurring in line 4, the words "to be" be inserted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 106 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the words "declared" and "the", occurring in line 4, the words 'to be" be inserted.

Minister for Revenue : Not opposed.

Mr. Speaker : As the amendment is not opposed, it stands carried.

The question is-

That clause 106, as amended, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 107

Mr. Speaker : Clause 107. Yes, Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move-

That in clause 107 of the Bill, as reported by the Select Committee, after the word "Government" occurring in line 6, a full-stop be added and rest of the words be deleted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 107 of the Bill, as reported by the Select Committee, after the word "Government" occurring in line 6, a full-stop be added and rest of the words be deleted.

Minister for Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) ۔ جناب سپیکر ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ کلاز ۱۰۷ میں procedure in default of payment دیا گیا ہے اس میں یہ قرار دیا گیا ہے یا سفارش کی گئی ہے کہ اگر مقررہ وقت میں ادائیگی کی default ہو یعنی دفعہ ۱۰۶ اور دفعہ ۱۰۴ کے تحت جو شرائط ہیں اس عرصہ میں اگر ادائیگی نہ ہو تو سیل کے ساتھ فروخت کے جو اخراجات ہیں

ان کے لیے بیعانہ کی رقم کو forfeit کرلیں گے ۔ یہاں تک میں اتفاق کرتا ہوں ۔ انہوں نے آگے اور addition کی ہے ۔

"...and may, if the Collector, with previous sanction of the Commissioner so directs, be applied in reduction of the arrear, and the property shall be re-sold, and the defaulting purchaser shall have no claim to the property or to any part of the sum for which it may subsequently be sold."

میں یہ چاہتا ہوں کہ either side پر کر دیا جائے ۔ کہ جس قدر کسی نے اس کا بیعانہ کیا ہے وہ forfeit کر لیا جائے اور forfeiture کے بعد ۲۵ فیصد رقم بیعانہ کے طور پر جو اسے جمع کرانی ہے اس پر کوئی liability ہو اور نہ حکومت ایسے اقدامات کر سکے کہ اس سے کسی قسم کی مزید recovery ہو سکے ۔

Minister for Law (Mr. 'Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): You don't want that it should be used for the purpose of reducing the arrears of the zamindar ? It may with the orders of the Collector be appropriated towards the arrear of the defaulter also. This is much better. We are giving greater relief than Malik Sahib.

Mr. Speaker : The question is-

That in clause 107 of the Bill, as reported by the Select Committee, after the word "Government" occurring in line 6, a full-stop be added and rest of the words be deleted,

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next amendment, Chaudhri Muhammad Sarwar.

Chaudhri Muhammad Sarwar Khan : I beg to move :

That in clause 107 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the words "with" and "previous", occurring in line 7, the article "the" be inserted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 107 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the words "with" and "previous", occurring in line 7, the article "the" be inserted.

Minister for Revenue : Not opposed.

Mr. Speaker : As the amendment is not opposed, it stands carried.

The question is-

That clause 107, as amended, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 108

Mr. Speaker : Clause 108. Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move :

That in clause 108 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the word "Commissioner" and full-stop occurring at the end, the words "within thirty days of such sale" be inserted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 108 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the word "Commissioner" and full-stop occurring at the end, the words "within thirty days of such sale" be inserted.

Minister for Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور-۲) ۔ جناب سپیکر ۔ میں صرف اس قدر چاہتا ہوں کہ یہ کہتے ہیں کہ ہر immovable property کی sale جو اس chapter کے تحت ہو کلکٹر اس کے متعلق کمشنر کو اطلاع دے گا ۔ جناب والا ۔ سرخ فیتہ سے سب سے زیادہ آپ اور ہم واقف ہیں ۔ اس میں حرج کیا ہے کہ اگر اس سیل کی رپورٹ پر ہی جانا ہے تو اس کے لیے میعاد کا تقرر کر دیا جائے ۔ خدشہ sale of immovable property کا ہے sale of immovable property میں irregularity بھی ہو سکتی ہے ۔ رشوت بھی لی جاسکتی ہے ۔ اس کو کم داموں پر بھی فروخت کیا جا سکتا ہے ۔ زد پھر بھی اس غریب کاشتکار پر پڑتی ہے جس کی زمین کو فرق کیا جائے گا ۔ سیل کے جو اختیارات ہوں گے یہ کلکٹر کو دئیے جانے ہیں چلئے یہ درست اور صحیح بات ہے ۔ اس نے کمشنر کو رپورٹ بھی کرنی ہے ۔ لیکن جب یہ اصول مانا گیا کہ اس میں کوئی حد مقرر کریں تو جیسا میں نے کہا ہے کہ ۳۰ دن کے اندر کمشنر کو رپورٹ کر دے میں سمجھتا ہوں

یہ اس لیے ضروری ہے تاکہ irregularities commit نہ کی جائیں ۔

Mr. Speaker : The question is-

That in clause 108 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the word "Commissioner" and full-stop occurring at the end, the words "within thirty days of such sale" be inserted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : The question is-

That clause 108 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Clause 109

Mr. Speaker : Next clause 109 ; first amendment by Malik Muhammad Akhtar, and the amendment also numbered as 109.

Malik Muhammad Akhtar : Yes Sir, and I have been cautious enough and have been putting amendments everywhere. Sir, I beg to move :

That in sub-clause (1) of clause 109 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the word "thirty", occurring in line 1, the word "sixty" be substituted

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in sub-clause (1) of clause 109 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the word "thirty", occurring in line 1, the word "sixty" be substituted.

Minister for Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) ۔ جناب والا ۔ اس دفعہ ۱۰۹ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ کسی auction یا sale کے خلاف کمشنر کے پاس اپیل کرکے تیس دن کے اندر فروختگی کو set aside نہ کرایا جائے تو باقی دار کی زمین / جائداد فروخت کردی جائے گی ۔ اگر کسی material irregularity کی بنا پر ایسا ہوگا تو بیچارے کاشت کار کو کافی بڑا نقصان پہنچ جائے گا اس لیے ممکن ہے تیس دن میں وہ بیچارہ چارہ جوئی بھی نہ کر سکے یا اس کو علم بھی نہ ہو یا اس کے agent کو بھی پتہ نہ چل سکے لہذا

میں عرض کروں گا کہ تیس دن کی بجائے ۶۰ دن کی مہلت رکھی جائے جس میں وہ چارہ جوئی کرسکے ورنہ صاف سینہ زوری اس کے خلاف ہوجائے گی اس کی جائداد فروخت کردی جائے گی یا نیلام کر دی جائے گی کاشتکار بیچارہ اتنی تھوڑی مہلت میں کلکٹر کا دروازہ نہیں کھٹکھٹا سکے گا ۔ اور پھر اس کو دیوانی عدالت میں جانے کی استطاعت بھی نہیں ہوگی ۔ مگر اس کے لیے مہلت تو ساٹھ دن کردی جائے ۔ اس سے دفعہ ۱۰۹ کی تحتی دفعہ (۲) زیادہ موثر ہوجائے گی ورنہ تیس دن کے اندر تو جناب والا ۔ وہ کچھ بھی نہیں کر سکے گا اس طرح تو گورنمنٹ جو کچھ ایک ہاتھ سے دے رہی ہے دوسرے ہاتھ سے چھین لے گی ۔ ان پڑھ لوگ تو اس تیس دن کی رعایت سے کوئی استفادہ نہیں کرسکیں گے ۔ ممکن ہے کاشتکار بیچارہ کہیں باہر جاکر مزدوری کرکے پیٹ پال رہا ہو اس کو خبر ہوتے ہوتے تیس دن گزر جائیں گے لہذا میری استدعا ہے کہ ایوان اس تیس دن کی مہلت کو بڑھا کر ۶۰ دن کی مہلت میں تبدیل کر دے ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment. The question is :

That in sub-clause (1) of clause 109 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the word "thirty" occurring in line 1, the word "sixty" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : I will now put the clause. The question is :

That clause 109 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 110

Mr. Speaker : Clause 110 ; first amendment is by Minister for Law for the substitution of this clause.

Minister for Law : Sir, I beg to move :

That for clause 110 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"110. (1) After the expiration of thirty days from the date of the sale, if such application as is mentioned in section 109 has not been made, or if such application has been made and rejected, the Commissioner shall, subject to the provisions of sub-section (2), make an order confirming the sale, and if such application has been made and allowed, the Commissioner shall make an order setting aside the sale.

Order confirming or setting aside sale.

(2) If at any time within thirty days from the date of the sale, the defaulter pays the arrear in respect of which the property has been sold, together with the costs incurred for the recovery of such arrear, the Commissioner shall make an order setting aside the sale."

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is:

That for clause 110 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"110. (1) After the expiration of thirty days from the date of the sale, if such application as is mentioned in section 109 has not been made, or if such application has been made and rejected, the Commissioner shall, subject to the provisions of sub-section (2), make an order confirming the sale, and if such application has been made and allowed, the Commissioner shall make an order setting aside the sale.

Order confirming or setting aside sale.

(2) If at any time within thirty days from the date of the sale, the defaulter pays the arrear in respect of which the property has been sold, together with the costs incurred for the recovery of such arrear, the Commissioner shall make an order setting aside the sale."

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : There is an amendment to this amendment by the Member.

Khawaja Muhammad Safdar : That is also a substitution clause and I am not going to move that.

جناب والا ۔ میری رائے میں یہ الفاظ حذف کر دیئے جائیں ۔

"subject to the provisions of sub-section (2)"

کیوں کہ یہ امور ایک دوسرے کے تابع نہیں ہو سکتے جتنی دیر میں دوسرے امر کی نوبت آئے گی پہلی بات واقع ہو چکی ہوگی یعنی جب پہلی میعاد تیس دن کی گزر ہو چکی ہوگی تو پھر بعد میں آنے والی بات پہلی کے تابع "subject to" کس طرح ہوگی کمشنر کے ہاتھ میں معاملہ ہوگا کہ وہ تیس دن کے اندر باقی دار کی بات مان لے ۔ کمشنر کا یہ عمل تو اتنے عرصے میں ہوچکا ہوگا ۔

Mr. Speaker : The Member wants that the words "subject to the provisions of sub-section (2)" be eliminated.

Khawaja Muhammad Safdar : Yes Sir.

Minister for Law : That is agreed Sir.

Mr. Speaker : I will put the amendment. The question is :

That for clause 110 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"110. (1) After the expiration of thirty days from the date of the sale, if such application as is mentioned in section 109 has not been made, or if such application has been made and rejected, the Commissioner shall make an order confirming the sale, and if such application has been made and allowed, the Commissioner shall make an order setting aside the sale.

(2) If at any time within thirty days from the date of the sale, the defaulter pays the arrear in respect of which the property has been sold, together with the costs incurred for the recovery of such arrear, the Commissioner shall make an order setting aside the sale."

The motion was carried.

Minister for Food (Malik Khuda Bakhsh): Sir, before you take the next clause, I have an alternative proposal for your consideration.

Mr. Speaker : Let me put this clause first. The question is :

That clause 110, as substituted, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Minister of Food (Malik Khuda Bakhsh) : As you may recall that we had in consultation with Khawaja Muhammad Safdar and Malik Muhammad Akhtar worked out a schedule. Although everybody has done his best but in view of the nature of legislation it has not been possible to complete the work within the assigned period. So I beg to propose with the concurrence of the Leader of the Opposition that we may meet today in the evening at six p.m. in order to complete the unfinished work or in the alternative the sections or clauses that are now left-which are of procedural character-if Malik Muhammad Akhtar who has given notice of so many amendments could agree we could sit for half an hour more and the matter could be finished now. I leave it to the discretion of Malik Muhammad Akhtar. I had the privilege of asking Khawaja Muhammad Safdar. He is agreeable to either of the two courses.

Malik Muhammad Akhtar : How many clauses more you want to pass ?

Minister of Food : Upto 123.

Malik Muhammad Akhtar : It is not possible.

خواجه محمد صفدر - پھر جناب والا - اس طرح کیا جائے کہ جب تک ہم کلاز نمبر ۱۲۳ ختم نہ کرلیں شام کا اجلاس جاری رہے خواہ ہمیں آٹھ نو بجے رات تک ہی کیوں نہ بیٹھنا پڑے -

Mr. Speaker : 192 and the preamble.....that would be done tomorrow and in the evening we will go upto 123. That is agreed.

Minister of Food : Yes Sir.

Mr. Speaker : So the Assembly will meet at six p.m. Tho House now stands adjourned.

The Assembly then adjourned (at 1.30 p.m.) till 6.00 p.m. the same evening.

EVENING SITTING

The Assembly met at 6.00 p.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

(پ ۳- س ۲- رکوع آیات ۲۵۴ و ۲۵۵)

اے ایمان والو! ہم نے جو کچھ تم کو دیا ہے اُس میں سے اُس دن کے آنے سے پہلے پہلے خرچ کرو جس دن نہ اعمال کا سودا ہوگا اور نہ دوستی و سفارش ہو سکے گی۔ اور کفر کرنے والے لوگ ظالم ہیں۔ اللہ وہ معبود برحق ہے۔ کہ اُس کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ زندہ ہمیشہ قائم رہنے والا اُسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین ہے سب اُسی کا ہے۔ کون ہے جو اُس کی اجازت کے بغیر اُس سے کسی کی سفارش کر سکے۔ جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہو چکا ہے اُسے سب معلوم ہے۔ اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں کر سکتے۔ وہ جس قدر چاہتا ہے معلوم کرا دیتا ہے۔ اُس کی کرسی آسمان اور زمین سب سے وسیع ہے۔ اور اسے ان دونوں کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں۔ اور وہ عالی مرتبہ اور جلیل القدر ہے۔

وما علینا الا البلاغ

BILLS

THE WEST PAKISTAN LAND REVENUE BILL, 1965

(resumption of consideration clause by clause)

CLAUSE 111

Mr. Speaker : Now we take up clause 111 ; an amendment by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move :

That in clause 111 of the Bill, as reported by the Select Committee, the comma appearing after the words "purchase money" be replaced by a full-stop and rest of the words be deleted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 111 of the Bill, as reported by the Select Committee, the comma appearing after the words "purchase money" be replaced by a full-stop and rest of the words be deleted.

Minister of Revenue : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور-۲) - جناب سپیکر - دفعہ ۱۱۱ جو کہ sales کو refund of deposit of purchase money کے متعلق ہے جب کہ set aside کر دیا جائے اس کے الفاظ کو میں آپ کے سامنے پڑھنا چاہتا ہوں اس میں کوئی ایسی اصولی بات نہیں ہے جس سے کہ میں اختلاف کررہا ہوں - جناب والا - اگر یہ پانچ الفاظ "as the case may be" کو حذف کر دیا جائے تو اس صورت میں اس کی drafting ٹھیک ہو جائے گی - اور اس کی ترمیم ایسی ہوگی -

"Whenever the sale of any property is not confirmed or is set aside, the purchaser shall be entitled to receive back his deposit or his purchase-money."

اگر آپ ملاحظہ فرمائیں تو الفاظ جو چوتھی لائین میں ہیں "as the case may be" یہ دو cases ہیں اور دونوں ہی دفعہ ۱۱۱ میں incorporate کر دیئے ہیں - - - -

Whenever the sale of any property is not confirmed or is set aside, the purchaser shall be entitled to receive back his deposit or his purchase-money as the case may be.

یعنی دونوں صورتوں میں refund of deposits in case یعنی ان کا sale confirm نہ ہو ۔ اگر اس کو اجازت نہ دی جائے یہ as the case may be الفاظ زائد ہیں ۔ تو جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے اس amendment کو مان لینا چاہئے ۔ اور اگر ان کو اعتراض ہے تو اس صورت میں I can not help it ۔

Mr. Speaker : The question is :

That in clause 111 of the Bill as reported by the Select Committee, the comma appearing after the words "purchase money" be replaced by a full-stop and rest of the words be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : I will now put the clause. The question is-

That clause 111 do stand part of the bill.

The motion was carried.

CLAUSE 112

Mr. Speaker : Clause 112. Mr. Maneka to move his amendment.

Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka : I beg to move :

That in clause 112 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the figures "100" occurring in line 3, the figures "107" be substituted.

Mr. Speaker : The position is that the Member wants to change the figure "100" to "107". Actually, we have deleted so many clauses and we don't know what would be the position of the actual numbering of sections.

میاں غلام محمد احمد خان مانیکا ۔ وہ جناب والا ۔ پرنٹنگ کی غلطی ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ یہ اس کی وضاحت کردیں کہ انہوں نے جو ترمیم دی ہے وہ کیا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ کیا ایسا نہ کر دیا جائے کہ آئندہ جب پارلیمنٹری سیکرٹریوں کا تقرر ہو تو ان کا امتحان باقاعدہ سی ایس پی کی طرح لیا جائے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بے سود ہے ۔ غور فرمائیے کہ انہوں نے کہا ہے کہ سیکشن ۱۰۰ جو آخر میں لکھا ہے اس کی بجائے ۱۰۷ پڑھا جائے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ وہ پہلے ہی ۱۰۷ لکھا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ دو کاپیاں ہیں ایک میں ۱۰۰ ہے اور ایک میں ۱۰۷ ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں اس کی تحریک اس لیے نہیں کررہا کہ اس کی ضرورت نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ اس میں printing کی غلطی ہے ۔ مگر جب مانیکا صاحب نے نوٹس دے دیا تو اس وقت ٹھیک تھی ۔

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا۔ یہ غلطی اس لیے تو نہیں ہوئی کہ یہ مانیکا صاحب نے move کی ہے ۔

Mr. Speaker : No, that is not the question.

جب مانیکا صاحب نے نوٹس دیا تھا تو یہ بالکل درست تھا ۔

Akhund Sahib is it the correct position as I have explained ?

Minister for Law : I think so because my copy also shows 107 while in certain other copies it is 100.

Minister for Agriculture : It seems that Mr. Maneka's copy shows 100. So, he can correct it.

Minister for Law : It seems to be a mis-print.

Mr. Speaker : Even if it is a mis-print, it would not be advisable to carry the amendment because we don't know what would be the actual numbering of sections.

Minister for Law : Sir, he may be allowed to withdraw the amendment.

Mr. Speaker : As I have not yet proposed the amendment, it, therefore, need not be withdrawn. It is ruled out of order.

Next amendment, Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : The amendment is not moved.

Next amendment, Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move:

> That in clause 112 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words and figures "in section 100", occurring in line 7, the words "in foregoing sections of this Chapter" be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

> That in clause 112 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words and figures "in section 100" occurring in line 7, the words "in foregoing sections of this Chapter" be substituted.

Minister for Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) ۔ جناب سپیکر ۔ یہ ایک نہایت ہی اہم ترمیم ہے اور اس میں حکومت کا فائدہ ہے ۔ اگر وہ اس ترمیم پر غور فرمائیں تو جناب والا ۔ قرار یہ دیا گیا ہے مطابق سفارش سیلیکٹ کمیٹی کے کہ جب ایک سیل کو ملتوی کیا جائے دفعہ ۱۰۲ کے تحت یا default کیا جائے جب کہ purchaser سیکشن ۱۰۰ کے تحت resale

کرے ۔ ۔ ۔ ۔ میں انہی کے الفاظ پڑھ رہا ہوں کہ جب کسی sale کو چیلنج کیا جائے اور ۳۰ دن میں مظلوم پارٹی اپیل کردے اور کمشنر ایک آرڈر پاس کرے جس کے مطابق وہ site کی confirmation کر سکتے ہیں یا set aside کر سکتے ہیں تو جناب والا ۔ ان تین حالتوں میں اگر کوئی bidder ادائیگی نہ کرے تو اس کی دوبارہ فروخت کی جائے ۔ وہ جناب والا ۔ یہ کہتے ہیں ۔

In the manner provided in section 100.

جناب والا ۔ سیکشن ۱۰۰ میں publication of proclamation ہے ۔ میں اس کو اس طرح کہنا چاہتا ہوں کہ جب resale ہو تو تمام شرائط یا قیود یا پابندیاں وہ تمام کی تمام لاگو ہوں اس resale پر جیسی کہ original sale کے وقت لاگو ہوتی ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ original sale کے موضوع میں میں نہیں پڑنا چاہتا ۔ دفعہ ۱۰۰ تا دفعہ ۱۰۵ جو کتاب میں ہیں ان کی definitions دی ہوئی ہیں اور آگے چل کر ۱۰۶ اور ۱۰۷ دفعہ بھی ہیں اور ان کی بھی کتاب میں وضاحت کی ہوئی ہے ۔ پھر جناب والا ۔ جہاں انہوں نے ۱۰۷ کا ذکر کر دیا ہے ۔ (قطع کلامیاں)

101. Time and conduct of sale.

102. Power to postpone sale.

103. Stay of sale.

104. Deposit by purchaser in case of immovable property.

105. Consequences of failure to pay deposit.

106. Time for payment in full.

Mr. Speaker : The manner of publication of the proclamation has been provided only in section 100.

Malik Muhammad Akhtar : It is not beyond the scope of this clause to propose an amendment imposing....

تو جناب والا ۔ میں نے کافی غور سے ان دفعات کو دیکھا ہے ۔ یہاں جامع دفعات موجود نہیں ہیں ۔ یہ سول کورٹس کی دفعات ہیں ۔ میں نے ان کو کافی غور سے دیکھا ہے تو مجھے یہ نقص نظر آیا جس کی بنیاد پر آج سے کم و بیشتر ایک سال پیشتر ہی میں نے یہ ترمیم دی تھی میں سمجھتا ہوں کہ proclamation of sale میں یہ دے سکتے ہیں ۔ یہ ان تمام دفعات کو شامل کرلیں ورنہ یہ sale کا defective procedure ہوکے رہ جائے گا ۔ اگر آپ یہ اس جگہ پر نہیں کرتے تو اس کی مناسب جگہ پر کرلیں ۔ اس موقع پر میں کہہ دوں گا ۔ یہ دفعہ ۱۰۰ کے تحت رکھنے سے ان کا مسئلہ حل نہیں ہوگا ۔ اگر آپ یہ correction اب نہیں کرتے تو یہ کلاز موثر نہیں ہوگی ۔ ویسے آپ میجارٹی سے اسے پاس کر سکتے ہیں ۔ لیکن یہ کلاز defective ہے اور یہ پروسیجر بھی defective ہے ۔ اس لیے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to vote; the question is :

That in clause 112 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the figures "109" occurring in line 3, the figures "107" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : I will now put the clause to vote ; the question is :

That clause 112 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 113

Mr. Speaker : Clause 113 ; Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for sub-clause (4) of clause 113 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :

"(4) A suit may be brought in any court on the ground that the purchase was made on behalf of a person other than the certified purchaser".

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for sub-clause (4) of clause 113 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :

"(4) A suit may be brought in any court on the ground that the purchase was made on behalf of a person other than the certified purchaser."

Minister for Revenue : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, at this stage, I will confine myself to the amendment only.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر۔ یہ دفعہ ۴ جو ہے ، میں صرف اس کا heading پڑھوں گا ۔

"On confirmation of sale, possession and certificate, to be granted to purchaser."

یہ سرٹیفیکیٹ دینے کی دفعہ ہے ۔ تمام دفعہ پر میں علیحدہ بات کروں گا ۔ ذیلی دفعہ (۴) یہ ہے ۔

"(4) Any suit brought in any Court against the certified purchaser on the ground that the purchase was made on behalf of a person other than the certified purchaser shall be dismissed with costs."

The cat is out of the bag.

میں الزام لگاتا ہوں کہ جن لوگوں نے یہ قانون draft کیا ہے ۔ وہ زمینداروں کی زمین بے نامی میں خریدنا چاہتے ہیں یہ کلاز بے نامی کی خرید کو regularise کرنے کے لیے چاہتے ہین یہ کرپشن کو regularise کرنا چاہتے ہیں ۔ سمگلروں کی جو خفیہ دولت ہے وہ اس سے زمین خریدیں گے اور یہ اسے regularise کر دیں گے ۔ یہ سنٹرل گورنمنٹ کے انکم ٹیکس کے نادھند جو ہیں انہیں براہ راست یہ موقع دینا چاہتے ہیں کہ وہ زرعی اراضی خرید لیں اور ان کے خلاف پھر کسی دیوانی عدالت کا دروازہ

نہیں کھٹکھٹایا جا سکے گا ۔ جناب ملک خدا بخش صاحب اس قوم پر رحم فرمائیں ۔

وزیر زراعت ۔ جناب یہی اس ایوان پر رحم فرمائیں ۔ قوم کی باری تو بعد میں آئے گی ۔ کیا یہ ایوان قوم کا حصہ نہیں ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب آپ ہی بتائیے کہ کیا کیا جائے ۔ ہمیں آپ کوئی راستہ بتائیں کہ ہم اس بل کو پاس ہونے سے روک سکیں ۔ ہمارے نالہ و شیون سے تو ان کا پتھر دل نرم نہیں ہوتا ۔

Mr. Speaker: Now something about the clause.

Malik Muhammad Akhtar: Sir, I am going to convince these people and I seek your protection and I want to know the remedy how to make them understand.

جناب والا ۔ اب یہ دیکھیں کہ انہوں نے یہ کیا دلچسپ گل کھلایا ہے ۔ کہ جب کوئی سمگلر یا کوئی راشی سرکاری افسر ، نامی میں زمین خریدے گا اور جب اسے سرٹیفیکیٹ جاری کردیا جائے گا تو اس کے خلاف مقدمہ نہیں کیا جا سکے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اخوند صاحب ذرا ملاحظہ فرمائیں گے آپ :-

"(4) Any suit brought in any Court against the certified purchaser on the ground that the purchase was made on behalf of a person other than the certified purchaser shall be dismissed with costs."

That means that the suit would be instituted and that would be dismissed with costs. I think the intention is that the suit would be dismissed with costs.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam A.i Akhund): Yes Sir that is the intention.

Mr. Speaker: But nowhere such phraseology has been used that the suit would be dismissed with costs. Then what is meant by this ?

Minister for Law : It will not be entertained.

Mr. Speaker : "would not be maintainable" ; I think this is the same phraseology which has been used in Punjab Land Revenue Act, and if you so feel we can amend it like this :

> "Any suit brought in any Court against the cerified purchaser on the ground that the purchase was made on behalf of a person other than the certified purchaser shall not be maintainable."

That would be much better ; that means that a person can file a civil suit but that would be dismissed with costs. I do not know what is meant by "with costs".

Minister for Law : It means that the costs are also to be burdened on the plaintiffs. It will straightaway be dismissed.

Mr. Speaker : And also liable to costs.

Minister for Law : Yes Sir; the other party may not be called upon.

Mr. Speaker : Then "shall not be maintainable" is better.

Minister for Law : Right Sir, I may move an amendment to this effect.

Mr. Speaker : Let me dispose of this amendment first.

The question is :

> That for sub-clause (4) of clause 113 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—
>
> "(4) A suit may be brought in any court on the ground that the purchase was made on behalf of a person other than the certified purchaser."

The motion was lost.

Mr. Speaker : Yes. The Law Minister.

Minister of Law : I beg to move :

> That in lines 4-5 of sub-clause (4) of Clause 113 for the words "be dismissed with costs" the words "not be maintainable" be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in lines 4-5 of sub-clause (4) of Clause 113 for the words "be dismissed with costs" the words "not be maintainable" be substituted.

Minister of Revenue : Not opposed.

Mr. Speaker : As the amendment is not opposed, it stands carried. I will now put the clause to the vote of the House.

Malik Muhammad Akhtar : I will oppose it.

Mr. Speaker : Yes, please.

ملک محمد اختر (لاہور۔۲) ۔ جناب سپیکر ۔ آپ اندازہ فرمائیں جب سیل تمام مراحل کو طے کرتی ہوئی یعنی آکشن کے بعد purchase money کی deposit کے بعد اور اگر کوئی اپیل ہو تو اس کی disposal کے بعد کنفرم ہو جائے گی اور اپیل وغیرہ سیکشن ۱۰۸ اور ۱۰۹ کے تحت خارج ہو جائے گی تو اس کے بعد کلکٹر اس شخص کو جس نے purchase کیا possession دلائے گا ۔ جناب سول پروسیجر کوڈ میں possession دلانے کے لیے طریقہ کار موجود ہے ۔ یہاں پر کیا طریق کار ہوگا ۔ وہ possession پولیس کے زور پر دلایا جائے گا یا possession محکمہ مال کے ارکان جا کر دلائیں گے ۔ possession دلانے کے لیے ایک پروسیجر ہوتا ہے ۔ اس میں ایک fatal defect یہ ہے کہ یہ قرار دیا گیا ہے کہ تمام مراحل طے کرنے کے بعد ایک rightfal purchaser کو جس کو ہر عدالت نے rightful purchaser قرار دے دیا ہے اس کو کلکٹر قبضہ دلائے گا ۔ جناب والا ۔ میرا سٹینڈ یہ ہے کہ کلکٹر اس کو possession نہیں دلا سکے گا ۔ ماسوائے اس کے کہ کلکٹر اپنے اختیارات خصوصی استعمال کرے اور اس کو چار ہفتہ کے لیے جیل بھیج دے اس کے بعد اس کو possession دلا دے ۔ آخر آپ اندازہ فرمائیں کہ

As Collector he cannot seek the aid of the Police. As Collector he has no process-servers or the power to throw out anybody.

اس کے لیے یا تو آپ رولز بنائیں اور کلکٹر کو اختیارات دیں کہ وہ اپنے احکامات اس ایجنسی کو بھیجے جو دیوانی عدالت یا ڈسٹرکٹ کورٹ کے ماتحت ہو کلکٹر کہاں سے possession دلائے گا ۔ یہ تو نہیں ہوگا کہ کسی کو کان سے پکڑ کر اس کو زمین سے باہر نکال دے گا اس کے لیے کوئی طریق کار ہونا چاہئے ۔ ہم کوئی ''ڈنگروں'' یا مویشیوں سے deal نہیں کر رہے ہیں ۔ ہم اس صوبہ کی ۸۰ فیصد آبادی اور عوام سے deal کر رہے ہیں ۔ جہاں اتنے متشددانہ قوانین بنائے گئے ہیں ۔ جہاں استبداد کی انتہا کردی گئی ہے ۔ وہاں کم از کم اس ہاؤس کو ایسی زبان سے اجتناب کرنا چاہیے ۔

How the Collector shall put him into possession ?—by helicopter, by the use of tear-gas, by the use of Police, by lathi-charge. How will he put those people in possession I am unable to understand.

خواجہ محمد صفدر ۔ کلکٹر کے متعلق آج معلوم ہوا ہے کہ وہ بے بس ہے ۔ (قہقہہ)

وزیر زراعت ۔ میں حمزہ صاحب کی باتیں سن سن کر یہ سمجھا تھا کہ خدا کے بعد وہی ہے ۔ (قہقہہ) ۔

Malik Muhammad Akhtar : This point should be considered by this august House particularly the Leader of the House.

میرا اندازہ ہے لیڈر آف دی ہاؤس سیاست میں زیادہ لگے رہتے ہیں قانون کو نہیں پڑھتے ہیں ۔

وزیر زراعت ۔ میں تو آج کل اس لینڈ ریونیو ایکٹ کی سیاست میں ہوں (قہقہہ)

Mr. Speaker : Malik Akhtar may please continue with his speech.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ وہ کون سے طریق کار ہوں گے

جو کنکلٹر استعمال کرے گا ۔ کیا وہ نئی قسم کے طریق کار ہوں گے ۔ اگر اس کی تشریح جناب وزیر مال صاحب فرما دیں تو میں اس پر اعتراض نہیں کروں گا ۔

جناب والا ۔ سب کلاز (۲) میں یہ ہے کہ

"(2) The certificate shall state whether or not the property was sold for the recovery of an arrear due in respect thereof."

یہاں اور تماشا دیکھیں ۔ پراپرٹی کو بیچا گیا ۔ لکھا جاتا ہے کہ کیوں بیچی گئی ہے ۔

What are the reasons ? Why the property is being sold ?

What are the encumbrances ?

میرا اندازہ ہے کسی نے پانچ دس سٹینوگرافر بٹھا کر dictation دی ہوئی ہے اور یہ قانون بنا دیا گیا ہے ۔ ۱۹۴۷ کی آزادی کے بعد ۱۹۶۷ میں ۸۰ فیصد عوام کو حقیقی معنوں میں ہم آزاد کر سکتے تھے لیکن قائد ایوان انہیں غلام بنانا چاہتے ہیں ۔ میں تو سمجھتا تھا کہ قوم ۲۰ سالہ جدو جہد کے بعد اس انعام کی مستحق ہو چکی ہوگی کہ اس کو غلام نہ بنایا جائے لیکن یہ لینڈ ریونیو بل تمام کتابوں پر تمام تراسیم پر کم و بیش ان آٹھ قوانین پر over ride کر رہا ہے جو ابھی نافذ ہیں یا جناب والا ۔ میرا ذہن خراب ہو چکا ہے ۔ (قہقہہ)

Minister of Law : The cat is out of the bag.

چودھری محمد نواز ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ حضور والا ۔ ملک اختر صاحب نے خود اپنے متعلق فرمایا ہے کہ ان کا دماغ خراب ہو چکا ہے ۔ کیوں نہ ان کو مینٹل ہسپتال بھیج دیا جائے ۔

Mr. Speaker : This is not a point of order.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ دفعہ

۱۰۰ میں یہ قرار دیا گیا ہے جس کا تین بار ذکر آیا ہے کہ proclamation ہوگی ۔ proclamation میں سب کچھ لکھا جائے گا ۔ اس میں جائیداد ہوگی اس کا حدود اربعہ کیا ہے ۔ اس کے کیا کیا واجبات ہیں ۔ حکومت کے کیا واجبات ہیں ۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ جب قانون بوڑھا ہو جائے اس پر اصرار ہو جاتا ہے ۔ ضد ہو جاتی ہے کہ اس میں ترمیم نہیں کرنی ہے ۔ اگر یہ بات ہے تو ٹھیک ہے ۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ۱۰۰ سال سے اس قانون پر کسی نے اعتراض نہیں کیا ہے ۔ ممکن ہے میں بھی دیہاتی ہوتا اس قانون کو دو چار بار پڑھا ہوتا میری نظر سے بھی over sight سے یہ چیز گذر جاتی ۔ میں نے ایک ناولسٹ کی حیثیت سے اس قانون کو پڑھا ہے اور میں نے اس کو غلطیوں سے بھر پور پایا ہے ۔

جناب سپیکر اس کے بعد آپ دیکھیں کہ ۔

"...and, if it was so sold, shall set forth the encumbrances, grants and contracts if any, specified in the proclamation....."

وہی لفظ proclamation کا آگیا ہے ۔ دفعہ ۱۰۰ میں بھی لفظ proclamation ہے اور یہاں پر بھی لفظ proclamation ہے ۔ کیا میں یہ سمجھوں کہ فرانسیسی زبان میں ہم قانون بنا رہے ہیں ۔ جس کی ہمیں سمجھ نہیں آتی ہے ۔

جناب والا ۔ میں تھرڈ کلاس میں گریجوایٹ لا ہوں معلوم نہیں کرمانی صاحب کون سی کلاس میں گریجوایٹ ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ کم از کم

Leader of the House claims to be a first class graduate.

جناب یہ بتائیں کہ یہ repetition نہیں ہے تو کیا ہے ۔

Mr. Speaker : Malik Sahib do you doubt it.

Malik Muhammad Akhtar : No Sir.

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ کل میں سرٹیفیکیٹ لے آؤں گا (قہقہہ) ۔

ملک محمد اختر ۔ یہ قانون سازی کا مسئلہ ہے ۔ یہ اتنا آسان نہیں ہوتا ۔

جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت اقدس میں عرض کروں گا ۔ کہ اگر آپ متعلقہ حوالے لے کر آ سکیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ تو ملک صاحب آپ کو پھر قانون پڑھا دیں گے ۔ (قہقہہ)

ملک محمد اختر ۔ اب میں ذیلی دفعہ (۲) اور ذیلی دفعہ (۳) کو انگریزی میں پڑھ کر سناتا ہوں ۔

"The certificate shall be deemed to be a valid transfer of property but need not be registered as a conveyance."

اب آپ جناب والا ۔ اندازہ فرمائیں کہ رجسٹریشن آف rights کو بھی یہ غلط کر دینے پر تلے ہوئے تھے لیکن بعض اضلاع میں یہ سرے سے درست نہیں ہوتا ۔

کیا اب یہ قرار دے رہے ہیں ۔ کہ اراضی کی registration بھی نہ کی جائے ۔ مجھے سچی بات کہنی ہی پڑتی ہے کہ یہ مال کے محکمے والے تو سمندر کی طرح فائلوں کو پی جایا کرتے ہیں ۔ یہ بڑے بڑے ریکارڈوں کو بدل دیا کرتے ہیں ۔ یہ دستاویزات حقوق میں رد و بدل کرنے کے پرانے عادی ہیں اب یہ بد دیانتی کو یہاں تک چھپا نا اور بچانا چاہتے ہیں کہ بے نامی خریدار کے خلاف کوئی دیوانی مقدمہ تک دائر نہ ہو سکے ۔ میں نے اپنی ترمیم نمبر ۲۰۰ متعلقہ دفعہ ۱۱۳ کی سب کلاز (۳) میں اسی غرض سے یہ تجویز پیش کی ہے کہ بے نامی کرنے والے کے خلاف دیوانی مقدمہ دائر کیا جا سکے جس میں other than the certified purchaser یعنی بے نامی کرنے والا خریدار ہوگا ۔

محترم قائد ایوان ابھی تک اپنی ہٹ پر قائم ہیں ۔ انہوں نے تھتی دفعہ (۴) کو نہیں بدلا ۔

"The certified purchaser of any immovable property shall be entitled to all rents and profits falling due in respect of the property after the date of the confirmation of the sale and be liable for all instalments of land-revenue and rates and cesses falling due in respect thereof after that date."

جناب والا ۔ مجھے بتایا جائے کہ جب فائنل sale ہوگی تو rights inheritance اور liability یا liabilities وراثت در وراثت نہیں جائیں گی ؟ میرے اس پوسٹ مارٹم کرنے کے بعد بھی یہ اس لاش کو اس کے دونوں پاؤں اس کے دونوں ہاتھوں اور سر کے سمیت یعنی پانچوں اعضا سمیت رکھنا چاہتے ہیں ۔

Mr. Speaker : I will now put the clause to the vote of the House. The question is :

That clause 113, as amended, do stand part of the bill.

The motion was carried.

CLAUSE 114

Mr. Speaker : Clause 114 ; the amendment of Malik Akhtar.

Khawaja Muhammad Safdar : There is a substitution clause by the Law Minister.

Mr. Speaker : Yes please.

Minister for Law : Sir I beg to move—

That for clause 114 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following clause be substituted, namely :—

"114. (1) The provisions of sections 98, 99, 100, 101, 102, 103, 109, 110, 111 and 112 shall apply, so far as they can be made applicable, to sales of movable property, other than perishable articles, and as if—

(a) reference to the Commissioner in sections 109 and 110 were a reference to the Collector ; and

(b) in the case of sale of animals, the period of thirty days prescribed in section 101, were a period of ten days.

(2) Perishable articles shall be sold by auction with the least possible delay in accordance with such orders as may from time to time be made by the Collector, either generally or specially in that behalf, and the sale of such articles shall be finally concluded on the spot by the officer conducting such sales and shall not require confirmation.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is—

That for clause 114 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following clause be substituted, namely :—

"114. (1) The provisions of sections 98, 99, 100, 101, 102, 103, 109, 110, 111 and 112 shall apply, so far as they can be made applicable, to sales of movable property, other than perishable articles, and as if—

(a) reference to the Commissioner in sections 109 and 110 were a reference to the Collector ; and

(b) in the case of sale of animals, the period of thirty days prescribed in section 101, were a period of ten days.

(2) Perishable articles shall be sold by auction with the least possible delay in accordance with such orders as may from time to time be made by the Collector, either generally or specially in that behalf, and the sale of such articles shall be finally concluded on the spot by the officer conducting such sales and shall not require confirmation.

Minister of Revenue : Not opposed Sir.

Malik Muhammad Akhtar : Opposed Sir.

Mr. Speaker : Yes, please.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) ۔ جناب سپیکر ۔ سب سے زیادہ قابل اعتراض اور خطرناک کلاز یہ کلاز نمبر ۱۱۴ ہے ۔ اس میں معلوم نہیں یہ کوئی ترمیم بھی منظور کریں گے یا نہیں اس کی مختصر ہسٹری یعنی دفعہ ۱۱۴ کی مختصر تاریخ اور پس منظر جناب والا یہ ہے :—

ع اس کو بھولا نہ چاہئیے کہنا ۔ صبح جو جائے اور آئے شام

یعنی اگر صبح کا بھولا ہوا شام کو گھر آ جائے تو سمجھو کہ وہ بھولا ہی نہیں تھا ۔ جناب اس میں سات قانونی پروسیجر کی بات ہے مگر یہ ہر قسم کے processes سے کنی کترا رہے ہیں ان کو لازم تھا کہ اس کلاز میں تمام قانونی طریق ہائے کار کی پابندی لازم قرار دیتے مجھے اب تمام دفعات مثلاً ۱۰۳ ، ۱۰۴ ، ۱۰۵ ، ۱۰۶—۱۰۸ وغیرہ کا حوالہ دینا پڑے گا میں حیران ہوں کہ یہ خود کیوں ان چیزوں کو نظر انداز کر جاتے ہیں ۔

چودھری محمد نواز ۔ آپ سے بھی تو کچھ نہ کچھ کام لینا ہوا ۔

Malik Muhammad Akhtar : 98 ; Proclamation of sale.

99. Indemnity to Revenue Officer with respect to contents of proclamation.

100. Publication of proclamation.

101. Time and conduct of sale.

102. Power to postpone sale.

103. Stay of sale.

104. Deposit by purchaser in case of sale of immovable property.

105. Consequences of failure to pay deposit.

106. Time for payment in full.

107. Procedure in default of payment.

مختصر گزارش یہ ہے کہ دفعہ نمبر ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - اور ۱۱۲ - کے پرووِیژن کو اطلاق پذیر کیا جائے ۔

قربان جاؤں ان کی غلط کاریوں کے کہ میں کل سارے دن کا تھکا ماندہ گھر پہنچا تو جلدی جلدی دو اڑھائی گھنٹے کی محنت سے یہ خامیاں نکال کر اپنا نوٹ تیار کیا ۔ حکومت اب میری copy کر رہی ہے ۔

Minister of Law : See your amendment at No 116 in the same clause.

ہم آپ کی کاپی نہیں کر رہے ۔

ملک محمد اختر ۔ اس طرح تو میں آپ کو لاہور کی ایک چوتھائی جائداد خرید کر دے سکتا ہوں ۔

تو جناب والا ۔ اگر میں غلط نہیں کہتا تو دفعہ نمبر ۱۰۷ جس کو کہ یہ چھوڑ گئے ہیں ۔ میں اس کی اہمیت کے پیش نظر اسے اس ہاؤس میں عرض کردوں ۔

> "In default of payment of the full amount of the purchase-money within the period mentioned in section 106, the deposit referred to in section 104, shall, after defraying the expenses of the sale, be forfeited to Government and may, if the Collector, with previous sanction of the Commissioner to directs, be applied in reduction of the arrear....."

جناب والا ۔ بہرحال اس کا مطلب یہ ہے کہ procedure in default of payment یا جس منقولہ جائداد کو فروخت کیا جائے تو اس پر دفعات نمبر ۱۰۳ اور ۱۰۹ تا ۱۱۲ لاگو ہوں گی ۔ اس میں دفعہ ۱۰۷ جو عدم ادائیگی کی صورت میں طریقہ کار ہے شامل نہیں کیا گیا ہے ۔ یعنی procedure in default of payment ۔ اب یہ کہتے ہیں کہ نمبر ۱۰۹ جو کہ reference to Commissioner ہوگا وہ نمبر ۱۱۰ میں reference to Collector ہوگا ۔ یعنی غیر منقولہ جائیداد کی صورت میں یہ اختیارات دینا چاہتے ہیں ۔ میں دفعہ نمبر ۱۱۳ "Sale of immovable property and articles" واضح کردوں ۔ Application to set aside the sale کے متعلق ہے ۔ یعنی اس صورت میں جب دی جائے یہ اختیارات اس دفعہ کے تحت کمشنر کو دینا چاہتے ہیں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اختیارات کلکٹر صاحب کو دینے کی بجائے کمشنر کو دینا زیادتی ہے ۔ اس لیے کہ نہ تو دیوانی عدالتوں میں اس sale کو چیلنج کیا جا سکتا ہے ۔ ان کا سرٹیفیکیٹ final ہے ۔ ان کی proceedings کہیں

بھی challengable نہیں ہیں ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ کمشنر کی بجائے ۔ اب کلکٹر کی definition میں کئی لوگ آ جاتے ہیں ۔ کلکٹر کی conotation میں کئی چھوٹے لوگ آ جاتے ہیں ۔

Anybody to be appointed as a Collector.

جہاں تک مجھے یاد ہے ۔ وہ بھی اس definition میں آتے ہیں ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ کلکٹر کو conclusive orders pass کرنے کے اختیارات دے دینا کہاں تک درست ہے ۔ اس کے بعد نمبر ۱۰۹ ہے ۔

Application to set aside the sale order.

Confirming or setting aside the sale.

میں سمجھتا ہوں کہ کلکٹر کو یہ بے انداز اختیارات دے دینا آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے ۔ کہ دراصل یہ ایک operative clause ہے اس سارے chapter میں ۔ اس طرح سے کہ اول تو وہ شخص گرفتار کیا گیا جو defaulter ہے ۔ اس کے بعد اگر اس کے پاس اس قدر سرمایہ ہے تو وہ ادا کردے گا یا اس کے رشتہ دار ادا کر دیں گے اور اگر اس بیچارے کے پاس سرمایہ نہیں ہے تو اس کی غیر منقولہ جائیداد کو بیچنے سے پہلے اس کی منقولہ جائیداد کو بیچنا ہوگا ۔ اس منقولہ جائیداد میں اس کی فصل ، اس کے گھر کا اثاثہ ، اس کے چوپائے۔۔۔بلکہ وہ خود بھی چوپایا ہے جس طرح کے اس کے لیے قانون بنایا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ recovery کے chapter میں سب سے اہم دفعہ نمبر ۱۱۳ ہے اور صرف یہی ایک source of recovery ہے اس کو ایک کلکٹر کے پاس appealable بنا دینا اور کلکٹر وہ شخص ہوگا جس کو ہم نے بطور ڈسٹرکٹ میجسٹریٹ کہیں بھی define نہیں کیا ہے ۔ آپ بتائیے کہ ان کو کون سمجھائے ۔ میں تو انہیں سمجھانے سے قاصر ہوں اب دفعہ نمبر ۱۱۳ (B) میں آئیے ۔

"in the case of sale of animals, the period of thirty days prescribed in section 101, were a period of ten days."

اب اس کے چوپائے بھی بیچے جائیں گے ۔ آپ اب کہیں گے کہ میں repetition of arguments کر رہا ہوں ۔ لیکن اس فریاد کو بلند ہونے دیجئے یہ اس بد نصیب صوبے کے اسی فیصد عوام کی آواز ہے ۔ یہ ان کا نالہ و و شیون ہے جو اس نقار خانے میں ایک طوطی کی آواز ہیں ۔ لیکن جو کل کو ان کے نقار خانوں کو متزلزل کر دے گی ۔ ضابطہ دیوانی میں یہ ہے کہ Implements of husbandry and agricultural tools قرق نہیں ہو سکتے ۔ لیکن اس بیچارے نادھند کے بیل بھینس اور اس کی بکریوں کو بھی یہ ہانک لے جائیں گے ۔ پھر اس کو اتنی شدید سزا دینے کے بعد کس کا فیصلہ conclusive ہوگا ، اس کلکٹر کا جس میں سے بیشتر لوگ ان ہی بکریوں کے گوشت پر پلیں گے جن کو کہ قرق کیا جائے گا ۔ آپ خیال کریں کہ شہری آبادی کے تو آبائی مکان اور بلڈنگ قرقی سے immune ہیں ۔ مگر ان دیہاتیوں کے نہیں ہیں جنہوں نے نوے فیصد ووٹ صدر مملکت کو دیئے تھے ، آخر ان کو کس بات کی سزا دی جا رہی ہے ۔ کیا موجودہ حکومت کے ایڈوائیزر یا کونسل آف منسٹرز اس چیز کا احساس نہیں کرتے اور یہ انقلاب روس اور انقلاب فرانس کو کیوں دعوت دے رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : Please be relevant to the clause.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کسی قسم کی exemption نہ دینا جو کہ شہری آبادی کو حاصل ہیں ۔ وہ سہولتیں دیہاتی آبادی کو نہ دینا ان بے زبانوں کے ساتھ ظلم ہے ۔ یہ بھی irony of fate ہے کہ یہ دیکھئے کہ اس قانون کو پاس کرنے والے بھی خود ہی زمیندار ہیں ۔ قدرت کے کام دیکھیں ۔ اس کے کام نرالے ہیں ۔ یہ خود ہی اس کو پاس کر رہے ہیں اور اپنی گردن کاٹ رہے ہیں ۔ میں اگلی دفعہ پر آتا ہوں ۔ واہ واہ کیا ڈھنگ نکالے ہیں بورڈ آف ریونیو کے ممبروں نے ۔ دفعہ نمبر ۱۱۳ (۲) ہے ۔

"Perishable articles shall be sold by auction with the least possible delay in accordance with such orders as may from time to time be made by the Collector, either generally or specially in that behalf, and the sale of such articles shall be finally concluded on the spot by the officer conducting such sales and shall not require confirmation."

جناب سپیکر ۔ آپ پہلے perishable کی definition لیں کیوں کہ perishable میں تمام فصل آ جائے گی ۔

جناب سپیکر ۔ یہ perishable ایسا لفظ ہے کہ اس سے صوبے کے ۸۰ فیصد عوام perish ہو گئے ہیں ۔ آپ دیکھیں اس میں perishable goods کی کہیں بھی difinition نہیں ہے ۔ اس طرح سے تمام فصل جو attach کی جائے گی اس سے غریب زمیندار کو نقصان ہوگا ۔ اس لیے اب بھی اسے درست کرلیں ۔

صبح کا بھولا اگر شام کو گھر آ جائے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہنا چاہیے ۔ یہ بھی آ جائیں میں تو آ گیا ہوں ۔

Mr. Speaker : The Member may please resume his seat now.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہاں perishable کا لفظ define نہ کرتے ہوئے جو ایک راستہ کھول دیا ہے اس سے محکمہ مال کے عمال کی جیبیں سونے سے بھر جائیں گی ۔ اور کوئی داد فریاد نہیں ہوگی ۔

Mr. Speaker : Law Minister may please just see clause 114(1) ; it reads :

"114. (1) The provisions of section 98, 99, 100, 101, 102, 103, 109, 110, 111 and 112 shall apply, so far as they can be made applicable,....."

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : "So far as" ; this is the language which is already used.

Mr. Speaker :

"... ..made applicable to sales of movable property,....."

Should it be in the singular or plural form ?

Minister for Law : Sales or sale ; both are correct.

Mr. Speaker : But in part (*b*) it is "sale of animals" which is plural.

وزیر قانون ۔ "animals" زیادہ کے لیے ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہاں "sale" ہونا چاہیے ۔

"(2) Perishable articles shall be sold by auction with the least possible delay in accordance with such orders as may from time to time be made by the Collector, either generally or specially in that behalf, and the sale of such articles shall be finally concluded on the spot by the officer conducting such sales....."

Minister for Law : Yes Sir, it should be "sale".

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : I think everywhere, it should be "sale".

مسٹر سپیکر ۔ پہلے بھی اور بعد میں بھی "sale" ہونا چاہیے ۔

Minister for Revenue : Yes Sir.

Mr. Speaker : ". . as they can be made applicable", this is alright.

Minister for Law : ". . . ., as far as possible. . . ."

مسٹر سپیکر ۔ میرے خیال میں "so far as" ٹھیک ہے ۔

It should be "so far as applicable".

Minister for Law : Sir, it means that it can be made applicable. So that is correct.

مسٹر سپیکر ۔ اگر 'they' ٹھیک ہے تو رہنے دیں ۔

Minister for Law : I think the language is correct.

مسٹر سپیکر ۔ تو پھر میں اسے ایسے ہی put کر دوں ۔

The question is :

That for clause 114 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following clause be substituted, namely :—

"114. (1) The provisions of sections 98, 99, 100, 101, 102, 103, 109, 110, 111 and 112 shall apply, so far as they can be made applicable, to sales of movable property, other than perishable articles, and as if—

(a) reference to the Commissioner in sections 109 and 110 were a reference to the Collector ; and

(b) in the case of sale of animals, the period of thirty days prescribed in section 101, were a period of ten days.

(2) Perishable articles shall be sold by auction with the least possible delay in accordance with such orders as may from time to time be made by the Collector, either generally or specially in that behalf, and the sale of such articles shall be finally concluded on the spot by the officer conducting such sales and shall not require confirmation."

The motion was carried.

Mr. Speaker : Other amendments are out of order now. I will now put the clause. The question is :

That clause 114, as substituted, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 115

Mr. Speaker : Clause 115 ; this is a deletion clause, yes Minister of Law.

Minister for Law : Sir, I beg to move :

That clause 115 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted and subsequent clauses re-numbered accordingly.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That clause 115 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted and subsequent clauses re-numbered accordingly.

Minister for Law : Not opposed.

ملک محمد اختر ۔ Opposed جناب سپیکر ۔ دراصل کچھ ایسی بات چل نکلی ہے کہ اسمبلی کے ارکان خواہ وہ حکومتی پارٹی کے ہوں خواہ آپوزیشن کے ہوں خواہ وہ آزاد ہوں وہ relieved محسوس کرتے ہیں ۔ جب

کوئی کلاز delete ہو جاتی ہے اور سمجھتے ہیں - کچھ تو جان چھوٹی - اب یہاں آپ ایک مفید کلاز کو delete کر رہے ہیں -

Minister for Law : Sir, I may explain this. Sir, in sub-clause (2) of clause 114, which we have just passed, provisions have already been made which existed in clause 115. Therefore, to allow clause 115 to stand will not be proper ; it will be a repetition of what has already been provided.

Malik Muhammad Akhtar : Alright Sir, I don't press.

Mr. Speaker : I will now put the amendment ; the question is :

> That clause 115 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted and subsequent clauses re-numbered accordingly.

The motion was carried.

CLAUSE 116

Mr Speaker : Clause 116 ; first amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

> That in clause 116 of the Bill, as reported by the Select Committee, the brackets and figure "(1)" occurring in line 1 and sub-clause (2) be deleted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

> That in clause 116 of the Bill, as reported by the Select Committee, the brackets and figures "(1)" occurring in line 1 and sub-clause (2) be deleted.

Minister for Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) - جناب سپیکر - دفعہ ۱۱۶ میں یہ ہے - mode of payment of movable property when sale is conducted on the spot اس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ جو sale finally conclude ہو جائے اور جو افسر sale کو conduct کرتا ہے اور جب ہر lot کی قیمت مقرر کر دی جائے تو اس کے بعد وہ افسر وقت مقرر کرتا ہے کہ اتنے وقت کے اندر payment کر دی جائے - اگر وہ payment نہ کی جا سکے تو دوبارہ

وہ property auction کر دی جائے گی اور جب اس کی payment ہو جائے گی تو وہ افسر ایک رسید دے گا اور جو sale ہوگی ۔

That should become absolute as against all persons whom soever.

جناب والا ۔ اندازہ فرمائیں کہ یہاں پھر absolute کا لفظ آ گیا ہے ۔ یعنی آخر یہ ہوا اور اس طرح سے قرار دیا گیا کہ جو movable property ہو اس کے بیچنے کے بعد اور تمام رقوم وصول کرنے کے بعد اگر مقرر میعاد میں ادائیگی ہو جائے ۔ تو جو افسر sale کر رہا ہے وہ رسید جاری کر دے تو وہ بالکل absolute ہو جائے گی ۔ جناب والا ۔ جہاں تک movable پراپرٹی کا تعلق ہے اندازہ فرمائیے کہ یہی کلاز کیا ان کی دفعہ ۱۱۴ سے تضاد نہیں رکھتی وہاں پر انہوں نے جناب والا ۱۰۹—۱۱۰ کو adopt کیا ہے ۔

109. Application to set aside sale.

110. Order confirming or setting aside sale.

ابھی ابھی ۱۱۴ میں جناب ریونیو منسٹر صاحب نے movable پراپرٹی کے متعلق کہا ہے جناب والا یہ دفعہ ۱۰۹(۲) ہے ۔

"114. The provisions of Sections 98, 99, 100, 101, 102, 103, 109, 110, 111 and 112, shall apply, so far as they can be made applicable, to sales of movable property....."

جناب والا ۔ اب بتائیے یہاں پر heading بھی یہی ہے ۔

Minister of Law : Probably if I were permitted to move my amendment the whole thing would have been clear.

Mr. Speaker : Has the Member gone through the amendment given notice of by the Law Minister ?

Minister of Law : It is at serial No. 3—5th Supplement to third revised list No. 1.

Mr. Speaker : This relates to the sale of perishable articles.

Malik Muhammad Akhtar : We are dealing with Clause 115.

Mr. Speaker : We are dealing with 116.

Malik Muhammad Akhtar : "Mode of payment for movable property. . . ."

Mr. Speaker : See the contents of the amendment and the clause and not its heading.

Malik Muhammad Akhtar : You will appreciate that I spoke for three hours in the day and now I am continuing for one hour.

جناب ۔ میں اتنا minutely جانے سے رہا ۔ غلطی بہرحال پھر بھی ان کی ہے ۔

Let him move his amendment and I will see whether I have to oppose it or not. I don't discuss it at this stage.

Mr. Speaker : First I will put Malik Muhammad Akhtar's amendment. The question is :

> "That in clause 116 of the Bill, as reported by the Select Committee, the brackets and figure "(1)" occurring in line 1 and sub-clause (2) be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment. Minister of Law.

Minister of Law : I beg to move :

> That in sub-clause (1) of clause 116 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the words "sale" and "is" occurring in line 1, the words "of any perishable articles" be inserted

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

> That in sub-clause (1) of clause 116 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the words "sale" and "is" occurring in line 1, the words "of any perishable articles" be inserted.

Minister of Revenue : Not opposed.

ملک محمد اختر (لاہور۔۲) ۔ Opposed جناب والا ۔ اب ان کی ترمیم شدہ امنڈمنٹ سے یہ ہے کہ جب perishable goods کی sale finally

conclude کر دی جائے تو افسر جو conduct کر رہا ہے وہ ادائیگی اور اس کی قیمت کی میعاد مقرر کرے گا اور اگر default ہوگا تو پراپرٹی دوبارہ بیچی جائے گی اگر payment ہو جائے گا تو sale جو ہوگی رسید جاری کرنے پر absolute ہو جائے گی ۔ جناب absolute کے لفظ پر مجھے اعتراض ہے یعنی میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح ریونیو کورٹ اور سول کورٹ کے جو remedies کے دروازے ہیں وہ بند ہو کر رہ جاتے ہیں اس شخص پر جس کی perishable goods ہیں ۔ جناب والا ۔ میں پھر دہراتا ہوں کہ دراصل perishable goods کی attachment تو ہر حال میں ہونا ہی ہے اگر مالیت کی مقدار کو دیکھیں تو یہ نوبت ہی نہیں آئے گی کہ بڑی holding کو attach کریں یا چھوٹی holding کو attach کریں یا ان کے ماسوا فارم کی صورت میں assume کرکے کسی اور کو management کے لئے دیں ۔ جناب والا ۔ میں ان لوگوں کا نام نہیں لوں گا جن کو حوالات میں بھیجا گیا لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ اگر اس بیچارے کے پاس payment کے لئے روپیہ نہیں ہے تو اس کو حوالات بھیجا جائے گا یا پولیٹیکل reasons کے تحت اس کی crops کو auction کیا جائے گا ۔ تو اس طرح سے بڑی آسانی سے perishable goods کی definition وہی لی جائے گی جیسے ریلوے ٹیکنالوجی میں perishable goods کی definition fruits لی جاتی ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ سارے زرعی سیکٹر کی بنیادی فصل اور تمام کی تمام فصل اس بے ضرر لفظ میں آ جاتی ہے اس کے بعد جناب والا perishable goods کی sale کو conclusive کون قرار دے گا وہ ایک petty افسر ہوگا جو اس کو نیلام کرے گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نائب تحصیلدار سے بڑا افسر نہ ہوگا جو موقع پر جا کر نیلام کرے گا اور جب وہ اس کی رسید جاری کرے گا تو اس رسید کی اتنی وقعت ہوگی کہ وہ گویا سپریم کورٹ کا حکم ہوگا یا آرڈر ہوگا جس کو کہیں بھی چیلنج نہیں کیا جا سکتا ۔ جناب والا ۔ یہ انتہائی ظلم اور بے انصافی ہے

میں سمجھتا ہوں کہ ایگریکلچر سیکٹر کے ساتھ اس سے بڑی بے انصافی نہیں ہو سکتی کہ ان کا سب کچھ چھین کر سب کچھ attach کرکے نیلام کرا دیا جائے اور اس کو کوئی remedy عطا کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ اخوند صاحب آپ ذرا اپنی ترمیم ملاحظہ فرمائیں ۔

It should be article and not 'articles'. I would read it like that. The question is :

That in sub-clause (1) of clause 116 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the words "sale" and "is" occurring in line 1, the words "of any perishable article" be inserted.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is :

That clause 116, as amended, do stand part of the Bill

The motion was carried.

CLAUSE 117

Mr. Speaker : Clause 117.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That in sub-clause (1) of clause 117 of the Bill as reported by the Select Committee, for the word "twenty-five" occurring in line 4, the word "ten" be substituted.

Mr. Speaker : The Law Minister to move his amendment first.

Minister of Law : I beg to move :

That in sub-clause (1) of clause 117 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "When the sale is subject to confirmation" occurring in lines 1-2, the words and commas "In case of sale of movable property, other than perishable articles," be substituted

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in sub-clause (1) of clause 117 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "When the sale is subject to confirmation" occurring in lines 1-2, the words and commas "In case of sale of movable property, other than perishable articles," be substituted

Minister for Revenue : Not opposed.

ملک محمد اختر (لاہور۔۲) ۔ Opposed دفعہ ۱۱۷ میں یہ قرار دیا گیا ہے اور یہ کافی لمبی دفعہ ہے اور بہت ہی ضروری دفعہ ہے اور آپ نے اسے amend کر دیا ہے اور movable پراپرٹی کے اندر سے آپ نے perishable کا لفظ نکال دیا ہے یعنی جب movable property کا sale ہو اور وہ subject to confirmation ہو تو وہ پراپرٹی جو کہ purchased declare کر دی جائے۔ تو فوری طور پر اس کا خریدار ۲۵ فیصد قیمت ادا کر دے اور وہ ۲۵ فیصد قیمت جو وہ bid کرے گا وہ جمع کر دی جائے گی ۔

"and in default of such deposit the property shall forthwith be again put to auction and sold."

جناب والا ۔ یہ کہہ رہے ہیں immediately ۔ تو جناب والا immediately سے آپ کی کیا مراد ہے اب جناب والا ۔ on the spot جب یہ auction کر رہے ہیں ۔ مثلاً کوئی پلاٹ جس کا یہ موقع پر auction کر رہے ہوں فرض کیجئے اس کی قیمت دس ہزار روپیہ بنتی ہے تو اس صورت میں کیا cheque acceptable ہوگا ۔ یا آپ کو cash لینا پڑے گا ۔ اس لئے جناب والا اگر آپ working کو دیکھیں تو آپ اس working کے اندر بہت سی غلطیاں پائینگے جو اس کو workable نہیں بنا سکتی ہیں سب کلاز (a) کو آپ اگر دیکھیں تو اس میں یہ ہے ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : The Member should not discuss sub-clause (2) ; he may discuss only sub-clause (1).

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں گذارش کروں گا کہ یہ immediately کی بجائے کچھ اس طرح کا طریق کار اختیار کریں کہ یہ کوئی basis بنا لیں کہ ہماری کم‌وبیش bid amount جو ہوگی وہ یہ ہوگی اور اس amount کے مطابق لوگوں سے یہ چیک لےلیں اب ایک شخص کو یہ بھی‌پتہ نہیں ہے کہ ہم کو کتنا دینا ہے ۔ ایک دیہاتی آبادی جہاں کہ یہ auction ہو

رہا ہے وہاں پر ایک شخص cash روپیہ لے کر جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے یہ روپیہ دیہات میں لے کر جانا واجب نہیں ہے بلکہ طریقہ کار یہ ہونا چاہئے تھا کہ minimum price آپ مقرر کر دیتے اور اس کے مطابق آپ sanction کے وقت اس سے یہ کہہ دیتے کہ تم کو اتنا روپیہ جمع کرنا ہے ۔ دو سو روپیہ جمع کرنا ہے یا تمہیں سو روپیہ جمع کرنا ہے اور اس روپیہ کا cheque جمع کرنے کا موقع مہیا کرتے ۔ تو زیادہ بہتر تھا ۔ بجائے cash کے ۔

Mr. Speaker : The question is—

That in sub-clause (1) of clause 117 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "When the sale is subject to confirmation" occurring in lines 1--2, the words and commas "In case of sale of movable property, other than perishable articles," be substituted.

The motion was carried.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں ۱۲۳ کو move نہیں کرنا چاہتا ہوں کیونکہ Law Minister صاحب نے اپنی ایک امنڈمنٹ میں اس کو منظور کر لیا ہے ۔

Mr. Speaker : The Law Minister.

Minister of Law : Sir I beg leave to move—

That in sub-clause (2) of clause 117 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the article 'the' and the word 'day', appearing in line 3, the word "seventh" be inserted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is—

That in sub-clause (2) of clause 117 of the Bill, as reported by the Select Committee, between the article 'the' and the word 'day', appearing in line 3, the word "seventh" be inserted.

Minister for Revenue : Not opposed.

Mr. Speaker : As the amendment is not opposed, it stands carried.

Malik Muhammad Akhtar : May I oppose the clause as a whole Sir.

Mr. Speaker : If the Member so likes.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) ۔ جناب سپیکر ۔ دفعہ ۱۱۷(۲) میں تو وہ میری بات مان گئے کہ کوئی نقد روپیہ اٹھا کر نہ لے جائے مگر دفعہ ۱۱۷(۱) میں اس بات کو وہ نہیں مانتے ہیں ۔ اس لئے جناب والا ۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کافی غور سے انہوں نے میری amendment کو پڑھا ہے اور اس طریقے سے انہوں نے اس کا چربہ اتارنے کی کوشش کی ہے بہر حال ۔ کچھ تو انہوں نے مجھ سے حاصل کیا ہے ۔ بہرحال میرے نام کو اگر exclude کیا جا سکتا ہے اس لینڈ ریونیو بل میں ۔ تو اس سلسلے میں مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا ۔

Mr. Speaker : No. No. Malik Sahib that is not possible.

ملک محمد اختر ۔ اگر اس بل کے پاس ہونے کے بعد بچہ صاحب کی آپ تصویر لگا دیں تو میں fore word اس پر لکھ دوں گا جناب والا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ یقین رکھیں ملک صاحب کہ اس Debate میں سب سے زیادہ نام آپ کا آئے گا ۔

ملک محمد اختر ۔ اب آپ اندازہ فرمائیں (۲)۱۱۷ میں انہوں نے اس چیز کو مان لیا ہے یعنی انہوں نے مانا ہے کہ پوری رقم جو purchase money کی ہے وہ purchaser کو نہیں دیتا ہے ۔ بلکہ وہ close of day سے پہلے دے ۔ اب خود انہوں نے یہ مان لیا ہے کہ سات دن میں وہ رقم دے ۔ تو جناب والا ۔ یہ درست ہے کہ ساتویں دن Sunday یا دوسرا Holiday نہ ہو ۔ اس صورت میں اس کو آٹھواں دن بھی میسر ہو جائے گا ۔ یا زیادہ چھٹیاں ہوں گی تو وہ اس ناقص working کے تحت زیادہ دنوں میں دے سکے گا ۔ لیکن یہ جناب والا ۔ (۲) میں جو مان رہے ہیں یہ اسے (۱) میں کیوں نہیں مانتے ہیں ۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ جب sale کسی movable پراپرٹی کا ہو جائے اور اسی bid کو قابل قبول تسلیم

کر لیا جائے تو 25 p.c of the amount دیا جائے گا ۔

"... to deposit immediately twenty-five percentum on the amount of his bid, and in default of such deposit the property shall forthwith be again put to auction."

اب جناب والا ۔ یہ دیکھیں کہ یہ ۲۵ فیصد یا ۱/۴ رقم تو ہزاروں روپیہ تک بھی ہو سکتی ہے اور sale ضلع کلکٹر کے آفس میں ہوتا ہے ۔ چلئے یہ sale وہاں بھی قابل قبول ہے لیکن اگر sale زمین کے موقع پر ہوتا ہے تو اسی نظم و نسق کے ماتحت ہوگا جو آج کل اس ملک میں ہے ۔ تو sale کے وقت جو آدمی وہاں جائے گا وہ روپیہ کی تھیلی بھی سنبھالے گا اور ایک کندھے پر بندوق بھی رکھے گا اور اس طرح سے وہ auction میں bid کرنے کے لئے جائے گا ۔ دیکھئے جناب والا ۔ کہ یہ کتنی سخت دفعہ ہے کہ اگر موقع پر ۱/۴ کی ادائیگی نہ کی جائے تو یہ صورت ہوگی کہ اس کے بعد re-sale کر دیا جائے گا ۔

Mr. Speaker : The Member should not repeat his arguments.

Malik Muhammad Akhtar : I am not repeating ; it is a fresh argument which I am going to add.

اب آپ دیکھئے جناب والا ۔ زد کس کے اوپر پڑتی ہے زد اس غریب کے اوپر پڑتی ہے جس کی Immovable Property کو auction کیا جاتا ہے کیونکہ کوئی بھی شہری دیہات میں جا کر یہ جرأت نہ کرے گا کہ وہ دیہات میں نقد روپیہ لے جا کر پراپرائی خریدے ۔ اس لئے جناب والا ۔ یہ طریقہ کار جو انہوں نے اختیار کیا ہے وہ cash کا ہے ۔ کیونکہ اگر کوئی cheque دے دیگا تو وہ شرط پھر پوری نہیں ہوئی ہے spot payment کی ۔ spot payment means cash payment ۔ اس لئے Law Minister صاحب نے خود ہی ایک amendment کے ذریعہ سے فوری طور پر کہ payment موقع پر ۷۵ فیصدی کی جائے اس کو مانا ہے اور یہ مانا ہے کہ سات دنوں میں payment کر دی جائے اور اس سلسلے میں وہ سہولتیں دیتے ہیں کہ

payment کو cheque کے ذریعہ کیا جائے۔ Treasury payment میں ہو سکتا ہے۔ بنک ڈرافٹ کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ چیک آرڈر کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ تو جناب والا۔ دفعہ (۱) میں وہ اس کو نہ مانیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے یہ خود ہی دفعہ (۰) اور دفعہ (۲) میں contradiction کر رہے ہیں۔ اب جناب والا۔ دفعہ (۳) کو دیکھیں۔

"On receipt of the full amount of the purchase-money, the purchaser shall be granted a receipt for the sale, and the sale shall become absolute as against all persons whomsoever."

(*At this stage Mian Muhammad Shafi rose to speak*)

Mr. Speaker : Member from Lahore should show courtesy to an other Member from Lahore.

میاں محمد شفیع۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ ہم تو بیزار تھے ملک اختر صاحب کی تقریر سے اب تو خواجہ صاحب بھی بیزار ہو کر ایوان سے باہر چلے گئے ہم کیا کریں ؟

Mr. Speaker : This is not a point of order. Yes, Malik Sahib.

ملک محمد اختر۔ دراصل بات یہ ہے کہ ٹوٹا ہوا تارا کہیں مہ کامل نہ بن جائے والی بات ہے میں ان کی Parliamentary Secretaryship کا خواہاں نہیں ہوں۔ یہ تو میں ۶ جون ۱۹۶۵ء کو لے سکتا تھا۔

جناب والا۔ آپ اس دفعہ کو ملاحظہ فرمائیں۔ میں آپ سے التجا کروں گا کہ آپ میری طرف سے میرا کیس پلیڈ کریں۔

مسٹر حمزہ۔ جناب آپ کو یاد ہے کہ پچھلی اسمبلی میں لوگ لاہور کے جو معزز ممبران تھے ان سے شکایت کیا کرتے تھے۔ کہ لاہور پاکستان کا دل ہے لیکن وہاں کے ممبران جو ہیں وہ خاموش رہتے ہیں ملک اختر صاحب اس اسمبلی میں صرف لاہور کی نمائندگی نہیں کر رہے بلکہ وہ پچھلی اسمبلی کی بھی کسر نکال رہے ہیں۔

Mr. Speaker : This is not a point of order.

ملک محمد اختر۔ جناب والا ۔ میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرا کیس آپ اپنی طرف سے plead کر دیں ۔

Mr. Speaker : This is not possible. I am very sorry.

ملک محمد اختر ۔ تو جناب والا یہ دیکھیں ۔ جب اس کی منتقلہ جائیداد کے لئے اس کو رقوم کی ادائیگی ہو جائے گی اور رسید جاری ہو جائے گی تو وہ بہت بھاری چیز ہوگی اور میں سمجھتا ہوں اس صورت میں conclusive sale ہو جائے گی ۔

Against all the persons whatsoever.

جناب والا ۔ اختیارات دیکھیں کہ کس قدر وسیع ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں سیل بھی absolute sale ہو جائے گی ۔

Mr. Speaker : The question is—

The clause 117 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

چودھری محمد سرور خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ملک اختر صاحب اپنی ترمیم کی نہ تو تائید کرتے ہیں نہ اس کی مخالفت ۔ تو کیا یہ عذاب انہوں نے ہمارے لئے رکھا ہے ۔

Mr. Speaker : That is up to him.

Sardar Muhammad Ashraf Khan : Point of order. Sir, I just want a clarification that if a Member, during the tenure of his Membership, becomes of unsound mind can he continue as a Member ?

Mr. Speaker : The Member should better look up the Constitution and the Rules of Procedure.

ملک محمد اختر ۔ دیوانہ بکار خویش ہشیار ۔

Sardar Muhammad Ashraf Khan : The necessity of my point of order arose because I recently heard a Member admitting himself that he had become of unsound mind and I assure you that there are 154 Members more, including the Leader of Opposition, who will bear me out that X X X X X X*. On this point I wanted your ruling that if a person admits himself, and there are 154 more witnesses which means the whole House . .

Mr. Speaker : The remarks made by Sardar Muhammad Ashraf Khan are expunged from the proceedings of the Assembly.

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ آج اس سے پیشتر بھی یہ مسئلہ زیر بحث رہا ہے کہ X X X X X X X X X X X X X* انہوں نے جو ریمارکس ملک اختر صاحب کے متعلق کہے ہیں تو میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے اپنے متعلق کیا ریمارکس ہیں ۔

Sardar Muhammad Ashraf Khan : I was expecting these remarks from Chaudhri Muhammad Nawaz because whenever there is such a thing he comes up to save Malik Muhammad Akhtar. I do not know how far.....

Mr. Speaker : I have already expunged from the proceedings of the Assembly the observation made by Sardar Muhammad Ashraf Khan and similarly, I expunge from the proceedings of the Assembly the observation made by Chaudhri Muhammad Nawaz

CLAUSE 118

Mr. Speaker : Now clause 118. Yes, Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move :

That in sub-clause (I) of clause 118 of the Bill, as reported by the Select Committee, the comma and words, "as the Collector thinks fit", occurring in lines 17-18 be deleted

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in sub-clause (I) of clause 118 of the Bill, as reported by the Select Committee, the comma and words, "as the Collector thinks fit", occurring in lines 17-18 be deleted.

Minister of Revenue : Opposed.

**Expunged as ordered by the Speaker.*

Mr. Speaker : I hope I shall not have to repeat those.

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے ابھی ایک حکم صادر فرمایا ہے کہ جناب ملک اختر صاحب اور جناب سردار محمد اشرف صاحب کے جو ریمارکس ہیں ان کو اسمبلی کی کارروائی سے حذف کیا جائے لیکن ملک اختر صاحب نے کہا ہے جس کو کہ پنجابی میں اس طرح کہتے ہیں X X X* اس کو بھی حذف کروا دیں ۔

Mr. Speaker : I had not heard those words and those remarks are also expunged from the proceedings of the Assembly.

چودھری محمد نواز ۔ اور یہ جو اب مسٹر حمزہ نے الفاظ استعمال کئے ہیں . . .

ملک محمد اختر ۔ (وزیر بنیادی جمہوریت سے مخاطب ہو کر) آگئے آپ ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جب میں نے دیکھا کہ آپ پر زیادتی ہو رہی ہے تو میں نے سمجھا میرا آنا ضروری تھا ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ دراصل اس ملک میں حاکم کا لفظ حرف آخر ہے ۔ آپ ۱۱۸ میں دیکھیں اگرچہ میری ترمیم آگے بھی ہے ۱۱۸ میں کہ جب اس باب میں جائیداد منتقلہ کی فروخت sale absolute ہو جائے اور جب کبھی جائیداد منتقلہ کی فروخت کنفرمیشن ہو جائے یعنی جناب والا ۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ جب موقعہ پر ریونیو افسر absolute sale کر دے گا تو اس کے بعد کنفرمیشن کی کون سی سٹیج رہ جاتی ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ ان تین لائینوں میں جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کیا یہ self contradictory نہیں ہیں ۔ آپ اندازہ فرمائیں . . .

**Expunged as ordered by the Speaker.*

"When any sale of movable property under this Chapter has become absolute, or when sale of immovable property has been confirmed . . ."

تو جناب والا ۔ یہ پونے چار لائینوں کا جو تضاد ہے اس کے لئے کوئی آپ راہ نجات نکالیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ جناب والا سیکشن ۱۱۰ آپ نے منظور کر لیا ہے اس میں لکھا ہے ۔

"The Commissioner shall make an order confirming the sale".

اس لئے تضاد کوئی نہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ تو اس پر بھی تضاد ہے اور وہاں پر بھی تضاد ہے ۔ جب ایک جائیداد منتقلہ کی فروخت ہوگی تو پھر جناب والا ۔ کمشنر نے کنفرمیشن کرنا ہے تو پھر absolute نہ رہی ۔ مجھے اس لئے اس انگریزی کی سمجھ نہیں آئی اور جو سمجھ آئی ہے اس کے مطابق میں نے کہہ دیا ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ اگر آپ کو یہ سمجھ آئی ہے تو پھر یہ انگریزی درست ہوگی ۔

Malik Muhammad Akhtar :

".....or when sale of immovable property has been confirmed, the proceeds of the sale shall be applied in the first place to the payment of any arrears, including costs incurred for the recovery thereof, due to Government from the defaulter at the date of the confirmation of the sale . . . ."

یعنی جناب والا حکومت اپنے تمام واجبات مع اس خرچ کے جو اس کو ادا کرنا پڑا ہو اس فروخت کو conduct کرنے کے لئے اور اس کے کرنے کے بعد جو بقایا جات لینڈ ریونیو کے ہوں . . . . جناب والا ان الفاظ کو ملاحظہ فرمالیا جائے ۔

"....whether the arrears are of land-revenue or of sums recoverable as arrears of land revenue...."

صبح بھی میں نے اعتراض کیا تھا کہ اس قانون کی دفعات کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ یہ جناب والا میں سمجھتا ہوں ضروری نکتہ ہے لیکن میں صبح والی argument repeat نہیں کروں گا لیکن جناب والا دیگر واجبات جو انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کے ہوں یا جناب والا انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کے علاوہ کسی خود مختار ادارہ کے ہوں تو بھی وہ قانون کی رو سے وصول کئے جائیں گے۔ جناب والا۔ اس میں یہ recommend کریں گے کہ انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ یا کسی خود مختار ادارے کے قرضوں کو ماسوائے کوآپرٹیو سوسائٹیوں کے قرضہ جات کے کیوں کہ وہ سیاسی افراد نے دینے ہیں۔ بطور بقایا جات لینڈ ریونیو وصول کریں گے۔ اور اگر کسی واجبات کی وصولی بطور بقایا جات لینڈ ریونیو ہوگی تو اس پر اس مقدس قانون کی تمام دفعات لاگو ہو جائیں گی۔ اسے گرفتار کیا جا سکے گا۔ اس کی جائداد کو قرق کیا جا سکے گا اس کی recover as arrear of land revenue منقولہ جائداد کو خواہ وہ perishable ہو یا کسی قسم کی ہو ضبط کیا جا سکے گا۔ جناب والا۔ مجھے اس اصول سے اختلاف ہے کہ لینڈ ریونیو ایکٹ کی ان دفعات کو دوسرے سرکاری واجبات کے لئے لاگو کیا جائے۔ جناب والا۔ اس کے بعد دیکھئے یہ قرار دیا گیا ہے۔

"....if the property sold was owned by more than one person, then to the owners either collectively or according to the amount of their recorded interests, as the Collector thinks fit."

یعنی مشترکہ جائداد کی صورت میں جب اس کی وصولی کرنی ہو اسے کلکٹر کی صوابدید پر چھوڑ دیا جائے۔ جناب والا۔ دفعہ ۲ میں یہ قرار دیا گیا ہے۔

"(2) The surplus shall not, except under the orders of a Court, be paid to any creditor of the person whose property has been sold."

یہ آپ دیکھیں سرپلس کے لفظ پر مجھے اعتراض ہے۔ اگر دیوانی

عدالت میں کوئی ڈگری کسی منقولہ جائداد کی قرقی بھی کر چکی ہو تو یہ اس کو بھی over-ride کرے گا۔ ان کا کلکٹر اس sale کے متعلق یہ آرڈر دیتا ہے کہ دیوانی عدالت کی ڈگری پر وہی رقم قابل ادائیگی ہوگی جو سرپلس ہوگی ۔ یہ دیکھئیے اگر وہ ڈگری دس سال قبل کی بھی ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب یہ دفعہ قرار دیتی ہے کہ جس وقت نیلام ہو تو جس سے اس شخص نے قرضہ لیا ہو جب تک وہ ڈگری حاصل نہ کرے اسے روپیہ نہیں ملے گا ۔ اس کا مطلب ہے کہ گورنمنٹ کی وصولی کو ترجیح دی جائے گی ۔

ملک محمد اختر ۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ قرض خواہ کے حقوق اور حکومت کے حقوق ایک جیسے ہونے چاہئیں نمبر (۳) میں یہ ہے اب چلیئے ۔ جناب والا ۔ Further proceedings under this chapter پر ۔

"(3) If the proceeds of the sale fall short of such arrears as are referred to in sub-section (1), the balance remaining due from the defaulter may be recovered from him by further proceedings under this Chapter or by any other means authorized by law."

وہ ہولڈنگ collective ہے اس کے بعد جناب والا یہ ایک اور فقرے کو add کر دیتے ہیں ۔

'further proceedings under this Chapter'

جناب والا ۔ میں وہ قانون جاننا چاہتا ہوں جو ان چیزوں کو adopt کرنے کے بعد لاگو ہے ۔ وہ کون سا ایکٹ ہے جو یہاں لاگو ہے ۔ لینڈ ریونیو کے بقایا جات پر اور اگر ایسا قانون یہاں نہیں ہے آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں کہ نہیں ہے تو

"further proceedings under this Chapter or by any other means authorised by law."

اس کا کیا مطلب ہے ۔ تو جناب والا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں

بھی یہ غلطی کر گئے ہیں ۔ انہیں آپ یہ سمجھائیں کہ یہ اس لائن کو delete کریں ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to vote ; the question is :

That in sub-clause (1) of clause 118 of the Bill, as reported by the Select Committee, the comma and words, "as the Collector thinks fit", occurring in lines 17-18, be deleted.

The motion was lost.

مسٹر سپیکر ۔ اخوند صاحب آپ یہ ذرا ملاحظہ فرمائیں گے ۔ سب کلاز (۱) ۔

"(1) When any sale of movable property under this Chapter has become absolute, or when sale of immovable property has been confirmed, the proceeds of the sale shall be applied in the first place to the payment of any arrears, including cost incurred for the recovery thereof, due to the Government from the defaulter at the date of the confirmation of the sale, whether the arrears are of land-revenue or of sums recoverable as arrears of land-revenue,... ....."

جو رقومات قابل وصولی ہوں گی ۔ بطور ریونیو کیا وہ بھی گورنمنٹ کو نہ چلی جائیں گی ۔

"as arrears of land revenue".

اس کا کیا مطلب ہے ؟

Minister for Law : After recovering all these amounts which are recoverable as arrears of land revenue or.....

مسٹر سپیکر ۔ یعنی وہ sum لینڈ ریونیو نہیں ہے ۔ لیکن recoverable بطور لینڈ ریونیو ہے ۔

Minister of Law : Yes Sir.

Khawaja Muhammad Safdar : According to Chapter IX, it is recoverable by Revenue Officer, instead of every sum recoverable as arrears of land revenue.

اس میں جناب fees اور cess آ جاتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ Quite right لیکن وہ جو رقوم ہوں گی ۔ recoverable وہ بھی اس کلاز کی interpretation کے مطابق گورنمنٹ کو جائیں گی ۔ فرض کیجئے Urban Immovable Property Tax کے تحت کچھ رقوم recoverable ہیں تو وہ پہلے گورنمنٹ کو جائیں گی ۔ خواہ وہ سنٹرل گورنمنٹ کی رقوم ہوں یا کسی اور کی ۔

Minister of Law : Yes Sir.

Mr. Speaker : And according to this Section these sums which are recoverable as arrears of land revenue these would be first credited to the Government.

Minister for Law : Yes Sir, adjustments of credit to the appropriate head can be made.

Mr. Speaker : But just see the language ; this is the language of the old clause when only the Government dues were recoverable as arrears of land revenue and others.

Minister of Law : I understand your point Sir. The question is whether this will create any difficulty in practical working ; either the amount may be credited to the appropriate head of Excise or Co-operative Societies but that will also be a Government Account or if they are credited to the General Fund, then they can also be adjusted.

Mr. Speaker : Proceedings shall be :

> "……for the recovery thereof, due to the Government from the defaulter at the date of the confirmation of the sale, whether the arrears of land revenue, or of sums recoverable as arrears of land-revenue ……".

There is nothing due to the Government. In case of arrears of land revenue, there is something due to the Government but in this case, nothing is due to the Government.

Minister of Law : There may be in some cases.

Mr. Speaker : But in some cases, there may not be ; such as Co-operative Societies.

Minister of lww : Wherever the Government dues as arrears of land-revenue are there, they will in the first instance, be credited to the Government and then adjustments can be made. This does not create any difficulty. The question is what is the effective means of recovery.

Mr. Speaker : That is not material because the heading is not apart of the clause.

Minister of Law : But that is the underlying object as to how the proceeds of the sales are to be adjusted.

Mr. Speaker : This is just for the sake of convenience that the heading is put there. Anyhow, if this serves the purpose, it is alright ; it may not create any difficulty but I just wanted to bring it to your notice.

Next amendment No. 125 by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

Mr. Speaker : I think the Member has already discussed the clause. I will now put the clause. The question is :

That clause 118 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 119

Mr. Speaker : Clause 119 ; first amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I will be opposing the clause as a whole.

Mr. Speaker : What about Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں جناب والا۔ اسے پیش نہیں کرتا کیوں کہ اصولی طور پر جناب لاء منسٹر صاحب نے اس ترمیم کو قبول کر لیا ہے ۔ اب، وہی اسے پیش کریں گے ۔

Mr. Speaker : Yes Minister for Law.

Minister of Law : Sir, I beg to move :

That in sub-clause (1) of clause 119 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "summary enquiry held after reasonable notice", appearing at lines 5-6, the words "an inquiry as provided in section 27." be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in sub-clause (1) of clause 119 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words "a summary inquiry held after reasonable notice", appearing at lines 5 and 6, the words "inquiry as provided in section 27" be substituted.

Minister of Revenue Not opposed.

Mr. Speaker : There is no opposition. (*a short pause*)

Mr. Akhund "enquiry" is spelt here with 'i'.

Minister of Law : Spellings can always be looked after.

Mr. Speaker : ".....for the words "a summary enquiry held after reasonable notice", appearing in lines 5 and 6 the words "enquiry as provided in section 27" be substituted.

That should be "an enquiry", "as enquiry as provided in Section 27."

Minister of Law "an enquiry" would be better. (*interruptions*).

Mr. Speaker : I will read it like that.

The amendment moved is :

That in sub-clause (1) of clause 119 of the Bill, as reported by the Select Committee, for the words, "a summary inquiry held after reasonable notice", appearing at lines 5 and 6, the words "an enquiry as provided in section 27," be substituted.

Minister of Revenue : Not opposed.

Mr. Speaker : As the amendment is not opposed, it stands carried.

Malik Muhammad Akhtar : I will be opposing the clause as a whole.

Mr. Speaker : Yes please.

ملک محمد اختر (لاہور۔۲) ۔ جناب سپیکر ۔ دفعہ ۱۱۹ میں یہ قرار دیا گیا ہے ۔ آپ غور فرمائیں یہ منقولہ اور غیر منقولہ جائداد دونوں کو deal کرتی ہے ۔ کہ اگر کسی تیسرے شخص کی کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد جس کو اس باب میں attach کیا جائے گا اس کا کوئی کلیم

ہو گا ۔ کلکٹر اس کلیم کو منظور یا نا منظور کرے گا ۔ اس کو نوٹس دینا ہے ۔ اس کو موقع بہم پہنچانا ہے اگرچہ سمری انکوائری کا طریق کار اختیار کیا جائے گا ۔ جناب سپیکر ۔ سب کلاز (۲) میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر کلکٹر کلیم کو جزوی طور پر یا مکمل طور پر منظور کرے تو پراپرٹی کو اس کے مطابق deal کیا جائے گا ۔ ماسوائے اس کے کہ :

" .....in so far as it is admitted, the property shall be sold and the title of the purchaser shall be good for all purposes, and the proceeds shall be disposed of in accordance with the provisions of section 118."

دفعہ ۱۱۹ میں ان لوگوں کو حقوق سے محروم کرکے رکھ دیا گیا ہے جن کے حقوق کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد سے متعلق ہیں ۔ اور محروم کرنے کا حق کلکٹر کو دے دیا گیا ہے اگرچہ طریق کار سمری انکوائری کا ہے ۔ سمری انکوائری میں یہ بھی qualify کر دیا گیا ہے کہ ایک ترمیم کے ذریعہ سے سمری انکوائری کے وقت پارٹی کو موقع ضرور دیا جائے گا کہ وہ کلیم کے متعلق کچھ بیان کر سکے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس باب میں سب سے زیادہ غیر منصفانہ دفعہ ۱۱۹(۱) ہے ۔ جناب والا ۔ فرض کیجئے کہ ایک اراضی جس کو attach کیا گیا ہے ۔ اس کی مالیت ۱۰ ہزار روپیہ ہے ۔ اس ۱۰ ہزار روپے کو mortgage کیا گیا ہے ۔ اس صورت میں تھرڈ پارٹی کا حق ہو گیا ۔ سمری انکوائری سے کلکٹر کے عہدے کا افسر determine کر دے گا ۔ اندازہ فرمائیں defaulter کے لئے کوئی راستہ نہیں رکھا گیا کہ وہ کسی عدالت میں جا کر اپنے کلیم کو enforce کرا سکے ۔ یہ زد بھی تھرڈ پارٹی پر آ جائے گی ۔ جس کا اس جائداد کے متعلق کسی قسم کا حق بنتا ہے ۔ جناب والا ۔ یہاں ''تھرڈ'' person کا لفظ بھی ambiguous ہے ۔ third person کے متعلق میرا اندازہ ہے کہ جہاں foreigners شامل ہوں گے ۔ وہاں co-sharer بھی شامل ہو جائیں گے جنہوں نے اپنے حصہ کا مالیہ ادا کر دیا ہو لیکن joint holders ہوں ۔ آپ اندازہ فرمائیں کلاز ۱۱۹ کی سب کلاز (۲) میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ :

"119(2) If the claim be admitted, wholly or partly, the property shall be dealt with accordingly and except in so far as it is admitted, the property shall be sold and the title of the purchaser shall be good for all purposes, and the proceeds shall be disposed of in accordance with the provisions of section 118."

اگر کلکٹر کمال مہربانی سے یا اپنے اثر کے تحت partly منظور کرے یا جزوی طور پر منظور کرے تو اس کلیم کی وصولی تھوڑی سی ہو سکے گی ۔ میں سمجھتا ہوں اگرچہ انہوں نے واضح نہیں کیا ہے یہ نہیں ہوگا کہ گورنمنٹ کی recovery نہیں ہو گی ۔

subject to the claims of third party.

بلکہ کلیم جو تھرڈ پارٹی کا ہوگا

subject to the recovery of Government.

یہ preference نہیں دے گا اگرچہ واضح نہیں ۔ یہ in practice ایسا نہیں کرے گا ۔ جس شخص کا ایگریکلچرل لینڈ ۔ منقولہ یا غیر منقولہ جائداد پر حق بنتا ہے ۔ اگرچہ سمری انکوائری میں اس کو determine کیا جائے گا لیکن یہ justice equity and good conscience کے منافی ہے ۔ اور اگر ایسے کلیم کو admit بھی کر لیا جائے گا wholly یا partly تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ surplus سے meet کیا جائے گا ۔ یہ کہیں واضح قرار نہیں دیا گیا تھا کہ پہلے اس کے claim کو یہ meet کریں گے اور اس کے بعد جو بچے گا اس سے اپنے مالیہ کی وصولی کریں گے ۔

Mr. Speaker : I will now put the clause to the vote of the House. The question is—

That clause 119, as amended, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 120

Mr. Speaker : Clause 120. Yes, Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

That for clause 120 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I will move my amendment first : it is at No. 131.

Mr. Speaker : Alright.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move—

That clause 120 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is—

That clause 120 of the Bill, as reported by the Select Committee, be deleted.

Minister of Revenue : Not opposed.

Mr. Speaker : As the amendment is not opposed, the clause stands deleted. Amendments to this clause given notice of are out of order.

CLAUSE 121

Mr. Speaker : Now we pass on to clause 121. There is an amendment from the Law Minister.

Minister of Law : Sir, I beg leave to move—

That for clause 121 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following clause be substituted, namely :—

"121. When a village officer required by rules under section 36 to collect any land-revenue or sum recoverable as an arrear of land-revenue—

(a) satisfies a Revenue Officer that the revenue or the sum has fallen due and has not been paid to him, or

(b) has collected such revenue or sum, but has not credited the same to Government in the manner provided in the rules,

the Revenue Officer may, subject to rules which the Board of Revenue may make in this behalf, recover such revenue or sum, from the person from whom it is due, or the village officer by whom it was collected, as the case may be, as arrears of land-revenue.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is—

That for clause 121 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following clause be substituted, namely :—

"121. When a village officer required by rules under section 36 to collect any land-revenue or sum recoverable as an arrear of land-revenue—

(a) satisfies a Revenue Officer that the revenue or the sum has fallen due and has not been paid to him, or

(b) has collected such revenue or sum, but has not credited the same to Government in the manner provided in the rules,

the Revenue Officer may, subject to rules which the Board of Revenue may make in this behalf, recover such revenue or sum, from the person from whom it is due, or the village officer by whom it was collected, as the case may be as arrears of land-revenue."

Minister of Revenue : Not opposed.

Malik Muhammad Akhtar : Opposed Sir.

مجھ کو اس گردش احباب پہ رونا آیا
رونے والے تجھے کس بات پہ رونا آیا

*X X X X X X X X X میاں معراج دین ۔

Mr. Speaker : Order please ; no cross-talks. Yes Malik Akhtar.

*X X X X X X X X ملک محمد اختر ۔

Mr. Speaker : The observations, which have been made by Mian Mirajuddin and Malik Muhammad Akhtar in their cross-talk, are most improper, and I warn both the Members not to make such remarks or cross-talk. Although these remarks were not part of the proceedings, anyhow, I wanted to make it clear to the Members and the House that such a talk should not be made on the floor of the House.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے یہ گذارش کرنی ہے کہ جناب لا منسٹر صاحب نے اس دفعہ کو بہتر شکل دینے کی کوشش کی ہے یہ ہماری بد نصیبی ہے کہ وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکے ۔ جناب والا ۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ جب ایک village officer جس کو دفعہ ۳۶ کے تحت کسی collection کے لئے مقرر کیا جائے اگر وہ لینڈ ریونیو

*Expunged as ordered by the Speaker.

کو collect نہ کر سکے یہ ایسی رقوم کو جو کہ recoverable ہوں ۔ as arrears of land revenue اور اگر وہ ریونیو افسر کو مطمئن کر دے کہ جو مالیہ ہے وہ that has fallen due and has not been paid to him یا اگر وہ مالیہ collect کرے اور اسے حکومت کے پاس جمع نہ کرائے تو ایسی صورت میں ریونیو افسر یہ کرے گا کہ ان رولز کے تحت جنہیں محکمہ مال بنائے ان کو recover کرے گا as revenues are sums from the persons from whom it is due.....

are the village officer by whom it has been collected as ۔ جناب والا the case may be as arrears of land revenue.

جناب والا ۔ مجھے یہ گذارش کرنی ہے کہ یہ collection کا جو طریقہ ہے اس کو اس طور پر . . . . دفعہ ۳۶ کو ہم منظور کر چکے ہیں کہ کوئی village officer مالیہ اکٹھا کرے اور credit نہ کرے تو یہ direct embezzlement بن جاتی ہے ۔ چونکہ مجھے اس کی سب کلاز (بی) پر اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی مالیہ اکٹھا کرے اور اس کو credit نہ کرے تو یہ ۳۰۹ بنتی ہے اس کو پھر اس کے بعد as arrears of land revenue اکٹھا کرنے سے ان فوجداری دفعات کا اطلاق میں یہ سمجھتا ہوں کہ نہیں ہو سکے گا اور یہ لوگوں سے collection کرنے کے لئے نہایت ہی موثر قوانین بنا رہے ہیں وہاں یہ اس village officer کو ایک کھلی چھٹی دے رہے ہیں کہ وہ embezzlement کرے اور سرکاری رقوم کو خوردبرد کرے اور اس کو کسی فوجداری عدالت سے قابل مواخذہ نہ ٹھہرایا جائے ۔ ان کی ترمیم یہ ہونی چاہئیے تھی کہ اگر یہ کہتے کہ ۔

"Besides taking other action if provided in other laws for the time being in force, recovery shall be made in the manner provided under this Act."

اب ان کی ترمیم بھی قابل قبول نہیں ہے یہ بھی omissions سے بھرپور ہے جو باتیں Criminal Procedure کے ماتحت ہوتی ہیں ان کو یہ ویسے

بھی چھوڑ رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ بھی اور لا منسٹر صاحب بھی دوبارہ اس پر غور فرما لیں ۔ یہ بات تو ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۹۰م کے تحت ہوتی ہے ممکن ہے بلکہ اغلب ہے کہ اگر یہ دفعہ اسی طرح پاس ہو گئی تو گورنمنٹ کی recovery proceedings بالکل ناکام ہو جائیں گی کیونکہ اس پر Criminal Procedure Code کی دفعہ ۹۰م کا اطلاق نہیں ہو سکے گا ۔ تو مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اس طرح سے recovery proceedings تو ہو جائیں گی لیکن اس شخص کو سزا نہیں دلوائی جا سکے گی جس شخص کو کہ سزا دلانا ضروری ہے اگر وہ embezzlement کرے ۔

پیشتر اس کے کہ میں اپنی تقریر ختم کروں میں میاں معراج دین سے معافی کا طالب ہوں اور اگرچہ وہ الفاظ تو ایوان کی کارروائی سے حذف ہو چکے ہیں لیکن پھر بھی میں ان الفاظ کے لئے ان سے معذرت خواہ ہوں جو کہ in the heat of the moment میرے منہ سے نکل گئے تھے ۔

Mr. Speaker : The Member may please resume his seat.

اخوند صاحب ۔ اس میں پارٹ (بی) کی addition کی گئی ہے جو کہ original clause میں نہیں تھا ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جس آدمی نے collection کی ہو اور اسے گورنمنٹ کو credit نہ کیا ہو تو اس کے خلاف recovery کے لئے as arrears of land revenue کی proceedings کی جائیں گی ۔ یعنی اس سے وہ dues مالیہ کے بقایا جات کی طرح وصول کئے جائیں گے ۔

Minister for Law : That is if he has collected some land-revenue and has not credited it to the Government then it shall be recoverable as if it were arrears of land-revenue from the person who has collected it and has not credited it. This is for safeguarding the interest of Government.

Mr. Speaker : The question is—

That for clause 121 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following clause be substituted, namely :—

"121. When a village officer required by rules under section 36 to collect any land-revenue or sum recoverable as an arrear of land-revenue—

(a) satisfies a Revenue Officer that the revenue or the sum has fallen due and has not been paid to him, or

(b) has collected such revenue or sum, but has not credited the same to Government in the manner provided in the rules, the Revenue Officer may, subject to rules which the Board of Revenue may make in this behalf, recover such revenue or sum, from the person from whom it is due, or the village officer by whom it was collected, as the case may be, as arrears of land-revenue.

The motion was carried.

Mr. Speaker : I will now put the clause to the vote of the House.

The question is—

That clause 121, as substituted, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 122

Mr. Speaker : We now pass on to clause 122 and the amendment is by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I don't move it. I may be allowed to oppose the clause as a whole.

Mr. Speaker : The amendment is not moved. Yes, Malik Sahib can oppose the clause as a whole.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) ۔ جناب سپیکر ۔ دفعہ ۱۲۲ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ جہاں Chapter 8 کے تحت مالیہ recoverable ہوگا ان قوانین کے تحت جو کہ ہم آٹھویں باب میں بنا چکے ہیں اور دوسری رقومات بھی recoverable ہوں گی as arrears of land revenue میری مراد یہ ہے کہ Arrest, attachment of movable and immovable property, taking possession of the holdings and putting them under the management of the Collector یہ چار پانچ شرائط جو ہوں گی وہ کسی شخص کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد یا اس کی زرعی اراضی پر بھی لاگو ہوں گی اگر اس میں مندرجہ ذیل شکل میں بقایا جات ادا کرنے ہوں ۔ کلاز (۹) میں فیس ، جرمانے اور ایسے

تمام اخراجات یا charges جو کہ اس نے ادا کرنے ہوں اس قانون کے تحت چونکہ ہم سابقہ باب پاس کر چکے ہیں تو یہاں تک یہ بات ذرا ملتی جلتی ہے اس سے آگے نہایت سخت دفعہ ہے ۔ وہ یہ ہے کہ

"revenue due to Government on account of pasture or other natural products of land, or on account of mills, fisheries or natural products of water, or on account of other rights described in section 49 or section 50 in cases in which the revenue so due has not been included in the assessment of an estate ; "

اب یہاں پر ایک نئی بات ہے ۔ وہی پرانا لفظ جو میں استعمال کیا کرتا ہوں ، ایک نیا تماشہ ہے اس قانون کے تحت ، اس بل کے تحت جس نے ابھی قانون کی شکل اختیار کرنی ہے ۔ دفعہ نمبر ۴۹ اور دفعہ نمبر ۵۰ کے تحت حکومت کو ایک نیا حق حاصل ہوا ہے جو کہ پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت نہیں تھا ۔ وہ یہ ہے کہ اگر کوئی natural product یا fisheries یا کوئی کان یا کوئی معدنیات نکل آئے تو اس پر special assessment کی جائے گی ۔ اور وہ جو special assessment ہوگی ۔ وہ کس قدر زائد اور گراں قدر ہوگی ۔ اس کے متعلق ہم اس وقت کوئی پیشنگوئی نہیں کر سکتے ۔ ماسوائے اس کے کہ لوگوں کو ان کے ان جائز حقوق سے محروم کیا جائے گا جو دفعہ نمبر ۴۹ اور دفعہ نمبر ۵۰ کے تحت سابقہ صوبجات پنجاب ، سرحد اور بلوچستان کے علاقے کے لوگوں کو royalty کے حاصل تھے ۔ ان کو ان حقوق سے محروم کرنے کے بعد یہ قرار دیا گیا ہے کہ دفعہ نمبر ۱۷ کے تحت special assessment کی جائے گی اور اس special assessment کے جو dues ہوں گے ۔ وہ بھی as arrears of land revenue وصول کئے جائیں گے ۔ یہ نہایت اہم دفعہ ہے ۔ اس special assessment کا کوئی معیار یا پیمانہ نہیں ہے ۔ لیکن یہاں پر اس کا طریق کار ضرور دیا گیا ہے ۔ کہ دفعات نمبر ۴۹ اور نمبر ۵۰ کے تحت ان حقوق کے مطابق جو کہ اب حکومت کو حاصل ہوئے ہیں وہ special assessment کی جائے گی ۔ اس special assessment کی صورت میں بھی اس بیچارے کو نا معلوم یہ لوگ

کس قدر زیر بار کریں گے ۔ یہ کوئی ساڑھے تین روپے یا پانچ روپے فی ایکڑ کے حساب سے نہیں ہوگی ۔ ممکن ہے کہ ہزاروں روپے کی assessment ہو جائے ۔ کیونکہ جب میں نے ان دفعات نمبر ۴۹ اور نمبر ۵۰ کو دیکھا تو مجھے یہی خدشہ ہوا کہ جسے آپ special asseesment گردانتے ہیں ۔ اس کی رقومات ہزاروں روپے ہوں گی ۔ اور وہ جو ہزاروں روپے کی ادائیگی کی جانی ہوگی میں سمجھتا ہوں کہ غریب کاشتکار کبھی بھی ادا نہیں کر سکے گا ۔ اگر کوئٹہ کے نمائندے یہاں موجود ہوں تو میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ سب سے زیادہ اس کی زد کوہستانی علاقہ پر پڑے گی ۔ یعنی دفعات ۴۹—۵۰ اور ۱۷ کی زد ان پر پڑے گی ۔ جن کے تحت ان علاقوں کی special assessment کی جانی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ لوگ اپنے آپ کو بیچ بھی دیں یا وہ غلامی بھی اختیار کر لیں تو بھی اتنی گرانقدر رقم کا ادا کرنا ان کے بس کا روگ نہ ہوگا ۔

جناب والا ۔ اب میں دفعہ (سی) پر آتا ہوں ۔ اس میں قرار دیا گیا ہے ۔

"(c) fees payable under the law for the time being in force for the use or benefit derived from the construction and repair of embankments, and works for supply, storage and control of water for agricultural purposes, . . ."

آپ اندازہ فرمائیں کہ وہ fees جو payable ہوں گی کسی قانون کے تحت جو وقتی طور پر کسی اشتمال کے لئے impose ہوگا ۔ یا کسی construction and repair of embankment کے لئے یا water supply کے لئے یا storage کے لئے ۔ اس کے لئے تو barrages بھی بنتے ہیں یا water storage کے لئے بڑی بڑی جھیلیں بھی بنتی ہیں ان سے وہ لوگ استفادہ کرتے ہیں جو tails پر نہیں ہوتے ۔ تو پھر rateable distribution اور assessment کا کیا طریقہ یا method استعمال کیا جائے گا ۔ اگر وہ رولز کے تحت کرتے

یا کسی اور طریقہ سے کرتے تو میں ان سے اتفاق کرتا ۔ قرض کریں کہ ایک زمیندار ہے اس بیچارے کے لئے گذر اوقات مشکل ہے اسے دو وقت کی روٹی نہیں ملتی ۔ اس کو کپڑا نہیں ملتا اور یہ اس کی ترقی کے لئے نہروں کو وہاں سے گذارتے ہیں اور پانی کی سپلائی کرتے ہیں اور اس کے لئے construction of embankments کرتے ہیں تو یہ کہاں لکھا ہے کہ یہ یقیناً rateable distribution کریں گے اور اس کو کس طرح سے بانٹا جائے گا ۔ تاکہ اس غریب پر کسی قسم کا بوجھ نہ پڑے ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ اس غریب پر جو special assessment کی جائے گی تو اس کی recovery بطور arrears of land revenue ہوگی ۔ اس کی holding کو قرق کیا جائے گا ۔ اس کی crops کو قرق کیا جائے گا اس کو قید کیا جائے گا ۔ اور اس کی assessment کو annul کیا جائے گا حالانکہ اس کا کوئی قصور نہ ہوگا ۔ اگر کوئی شخص اپنی زمین کو improve کرنا چاہے تو اس میں ٹیوب ویل وغیرہ لگائے ۔ لیکن اگر آپ جبری improvement یا جبری progress کرنا چاہیں تو اگرچہ یہ ملک اور قوم کے لئے مفید ہوگی لیکن اس غریب کے لئے نقصان دہ ہے ۔ میرے پاس لٹریچر ہے اور جنیجو صاحب مجھ سے اتفاق کریں گے کہ سندھ میں مالیہ کا ۱/۱۰ collect ہوتا ہے ۔

Mr. Speaker : The Member is not relevent.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I will come to the next point.

جناب والا ۔ مجھے conclude کر لینے دیں ۔ ۹/۱۰ حصہ charges بطور arrears of land revenue recover کرنا واجب نہ ہوگا ۔

اس کے بعد (ڈی) میں ایسی رقوم ہیں جو leviable ہوں ۔ یعنی

"(d) sums leviable by or under the authority of Government as water rates, or on account of the maintenance or management of canals, embankments or other irrigation works not being sums recoverable as arrears of land-revenue . . ."

اب جناب والا ۔ آبیانہ یا دیگر dues جو اس وقت سندھ میں recover کئے جاتے ہیں ان کا ۱۰/۹ حصہ Irrigation Department کو جاتا ہے اگر کوئی pay نہیں کرتا تو پھر اس کا کیا حشر ہوگا ۔ باب ۸ میں حکومتی پارٹی نے سب سے زیادہ ترامیم دی ہیں اور وہ تمام کی تمام لاگو ہوں گی ۔

اس کے بعد (ای) میں دیکھیں

"(e) sums payable to Government by a person who is surety for the payment of any of the foregoing sums . . ."

یعنی ہو سکتا ہے کہ کسی وقت کوئی خاندان قلاش اور کنگال ہو یا calamity کی وجہ سے وہ ریونیو ادا نہ کر سکے تو اس کی آپ یا میں surety بن جائیں تو ہمارے لئے وہی حالات وہی سول جیل ہوگی اور اسی طرح ہماری جائداد قرق ہوگی ۔ ہماری زمین transfer ہوگی ۔ اس لئے یہاں سے اس دفعہ کو اڑا دیں ۔ اس دفعہ کے تحت surety کو ملزم گردانا جائے گا یعنی surety بن کر وہ ملزم بن گیا اور وصولی کے لئے جو طریق کار ہے وہی اس کی وصولی کے لئے لاگو ہوگا ۔

Mr. Speaker : I will now put the clause to vote ; the question is :

That clause 122 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 123

Mr. Speaker : Clause 123 ; Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar ; Sir, I will be opposing the clause as a whole.

Mr. Speaker : Khawaja Muhammad Safdar ; he is not present. Yes Malik Muhammad Akhtar.

ملک محمد اختر (لاہور۔۲) ۔ جناب سپیکر ۔ یہ collection کی

آخری کلاز ہے اور اس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ باب ۸ میں جو بھی کوئی بقایاجات ہوں گے ان کے لئے اس باب ۸ کی دفعات applicable ہوں گی یا کسی اور رقوم کے لئے جو اس باب میں refer کی گئی ہیں جیسا کہ یہ باب ۸ کے تحت ہی مرتب کیا گیا ہو ۔ اگر کوئی arrears of land revenue ہوں گے تو اس شخص سے یا اس کے surety سے اسی طرح سے واجب الوصول ہوں گے یا کہ وہ defaulter ہوں ۔ یہاں تک تو ہم پاس کر چکے ہیں ۔ اب دفعہ ۱۲۳(۲) کو دیکھیں ۔

"123. (2) Unless any such sum is declared by any enactment for the time being in force to be recoverable as if it were an arrear of land-revenue due in respect of the land charged therewith, the provisions of section 96 shall apply under sub-section (1) to the recovery thereof."

اس کے بعد دفعہ ۹۶ کو دیکھیں ۔ اس دفعہ میں یہ proceedings ہیں ۔

Against the other immovable property of the defaulter.

یعنی یہ قرار دیا گیا کہ اگر کسی surety یا کسی defaulter سے یہ تمام کی تمام واجب الادا رقوم ان پانچوں طریقوں سے وصول نہ ہو سکیں تو جناب والا ۔ اس کی جو باقی جائداد ہوگی وہ بھی قابل ترقی قرار دیں گے ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے ذرا سی اجازت دیں تاکہ میں ایک general سی بات کہہ دوں ۔ وہ یہ کہ باب ۸ اور باب ۹ میں جو طریق کار اختیار کیا گیا ہے وہ انتہائی infructuous ہے ۔ اس کی ضرورت نہ تھی نہ ہے اور نہ ہوگی ۔ لیکن اس کے باوجود ان دفعات کو شامل کرنے سے میں صرف اتنا کہوں گا کہ حکومت نے وہ مقاصد جو انہوں نے Land Revenue کے سلسلے میں حاصل کرنے چاہے ان سے بڑے زمیندار کا تختہ کر دیا ہے اور چھوٹے زمیندار کا Land Revenue Act سے تختہ کر دیا ہے ۔ اس لئے جناب والا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کے ۸۰ فیصد عوام کا جنازہ لینڈ ریونیو بل کی صورت میں نکل چکا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب کیا آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں ؟

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان) - جی نہیں مگر میں نے یہ عرض کیا ہے کہ شاید اختر صاحب تھک گئے ہیں اسی لئے بیٹھ گئے -

ملک محمد اختر - نہیں جناب میں ریونیو منسٹر صاحب سے اختلاف رکھتا ہوں اگر وہ کوئی اور دفعہ لے آئیں تو میں ابھی بولنے کو تیار ہوں -

(*interruptions*)

Mr. Speaker : The question is :

That clause 123 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : 192-A, 192-B, Clause I, Preamble would be taken up tomorrow.

Malik Muhammad Akhtar : What about the definitions ? Is there no definition left ?

Mr. Speaker : The House is adjourned for tomorrow to meet at 8.30 a.m.

The Assembly then adjourned (at 8.30 p.m.) till 8.30 a.m. on Thursday, the 26th October, 1967.

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 8015)

REGION-WISE DISTRIBUTION OF SEEDS DURING THE YEAR 1966-67 IS AS UNDER

S. No.	Region	QUANTITY-SOLD					QUANTITY REMAINED UN-SOLD				
		Wheat	Gram	Cotton	Paddy	Maize	Wheat	Gram	Cotton	Paddy	Maize
1.	Peshawar	43,833	10,750	200	—	—	—	—	800	—	—
2.	Sargodha	44,963	7,000	26,000	7,500	4,000	—	—	1,00,070	—	—
3.	Lahore	51,595	—	2,100	34,833	3,059	—	—	928	—	—
4.	Multan	1,10,742	1,035	52,000	3,000	4,300	—	—	1,15,089	—	—
5.	Sukkur	70,282	1,050	34,500	12,592	1,068	—	—	68,807	—	—
6.	Hyderabad	93,749	—	13,754	6,000	2,200	—	—	56,800	—	—
Regional Total :		4,15,164	19,835	1,28,554	63,925	14,677	—	—	*3,42,494	—	—

Reasons for utilization of Seed Stock.

At the time of procurement the market rates of cotton seed were very high. We had to purchase cotton seed on high rates to complete our target in accordance with the scheme duly approved by the Government. At the time of sale of seeds market rates of cotton seed started falling down. The fall in the market rates was very steep. It continued to fall from day to day. Though we reduced our sale rate to correspond with the market yet we remained behind due to the speed of fall of rates.

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 8461)

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF SCHEMES COMPLETED OR TO BE COMPLETED IN PROJECT AREA

S. No	Project Area	No. of schemes completed during 1966-67.	Expenditure during 1966-67.	No. of schemes to be completed during 1967-68.	Anticipated expenditure during 1967-68.
1.	Ghulam Muhammad Barrage.	2	0.68 lacs.	2	17.03 lacs.
2.	Guddu Barrage	Nil	Nil	1	1.50 lacs.
3.	Taunsa Barrage	Nil	Nil	Nil	Nil
4.	Thal Development Authority.	Nil	Nil	Nil	Nil
5.	Soan Valley	Nil	Nil	Nil	Nil
	Total :	2	0.68 lacs.	3	18.53 lacs.

APPENDIX III

(Ref : Starred Question No. 8782)

STAFF INCLUDING VARIABLE LABOUR DISCHARGE BY MR. ATTAULLAH KHAN, AGRICULTURAL ENGINEER, QUETTA

S. No.	Name	Designation showing shop tractor on which working.	Date of apptt. in service	Place of domicile.	Rate (Rs.)	Date of discharge	Reasons for discharge.	Rule under which disciplinary action taken	Procedure followed in.
1	Muhammad Ibrahim.	T. Operator	—	—	4.00	16-6-65	damage to dozer TA 15-14/I	He was daily paid	He was terminated on the report of A.A.
2	Hasar Zada	—do—	—	—	5.00	—do—	—do—	—do—	—do—
3	Barkat Ali	Fitter	—	—	3.50	1-5-66	Wilful absence from duty.	—do—	—do—
4	Mr. Rafique	WTD Workshop	—	—	5.00	17-5-66	Refusal to take charge of Q.A. 33.4.	—	Liable to be terminated after 3 days.

5	Manzoor Ahmed.	Chowkidar	—	—	3 00	24-3-66	Charge of Q.A. 133.4.	—	Continuous absence (P. 81f 26 estt of V.K. VIII).
6	Ghulam Hussain	MTD	—	Quetta	4.00	12-4-66	Reluctant to Turbat.	—	—
7	Abdul Majid	Cleaner TD/7 Mustung Field	—	—	—	4-6-66	Alleged of theft.	—	—
8	Niaz Ali	Mechanic	—	—	—	28-4-66	Wilful absence.	—	—
9	Abdul Aziz	T.C.	—	—	3.00	7-5-66	Wilful absence.	—	—
10	Ramzan Ali	MTD. W/Shop	17.5	—	4.00	12-7-66	Dissatisfactory service.	—	—
11	Ghulam Raza	Cleaner	—	Quetta	—	1-6-66	Disobedience orders.	—	15 days notice.
12	Abdul Nabi	MTD	—	—do—	5.00	28-7-66	Dissatisfactory service.	—	—do —

13	Muhammad Hussain	Tractor Driver	—	—do—	4.50	13-7-66	—do—	—	—
14	Faizul Haq	T. Opr. T.	—	—do—	3.50	1-8-66	Frequent absence.	—	—
15	Nasir Ali	Fitter	—	—	4.00	3-7-66	Due to wilful absence	—	—
16	Mohd Ashraf	T. Opr. T.	—	—	—	—	Defying orders.	—	—
17	Mohd Bakhsh	T. Cleaner	—	—	2.50	1-8.66	Defying orders.	—	—
18	Mistri Abdullah	Mistri	—	—	6.00	26-8-66	Dissatis-factory.	—	—
19	Noor Mohd.	Electrician	—do—	—do—	3.50	15-10-66	Dissatis-factory work.	—	Orders with-drawn vide No. 37—82—12—10—66
20	Murad Khan	Operator	13-4-66	—	5.00	8-10-66	Negligence of work.	—	—
21	Aleem	Mechanic	—	—	7.00	27-10-66	Service not required.	—	15 days notice.

22	Mohd. Ayub	T. Cleaner	—	—	—	16-8-66	Wilful absence.	—	—
23	Abdul Gani	—	—	—	3.00	10-9-66	—	—	—
24	Mohd Din	—	—	—	3.00	30-10-66	—	—	—
25	Neik Mohd.	—	—	—	2.50	1.11-66	—	—	—
26	Ali Mohd.	—	—	—	2 50	16-11-66	—	—	—
27	Maula Bux	—	—	—	3.00	20-11-66	—	—	—
28	Bashir Ahmad	Diesel Mech.	16-9-66	—	5.00	31-12-66	—	—	—
29	Ali Paiwand	MTD	19-9-66	—	4.00	16-12-66	—	—	He was appointed for three months.
30	Dil Murad	Helper	14-10-66	—	3.00	20-12-66	—	—	—
31	Ata Mohd.	Pump Driver	—	—	4.00	5-1-67	—	—	15 days notice.
32	Akram Khan	Head Borer	—	—	3.50	3-2-67	—	—	Dissatisfatory work reappointed w.e.f.1-3-67.
33	Abdul Hakim	Pin Smith	26-10-66	—	6.00	19-1-67	—	Services not required.	Reappointed w.e.f. 20-1-67

APPENDIX

4783

34	Taj Mohd.	Mechanic	—	Pesha-war.	5.50	3-2-67	—	—	—
35	Mohd. Yousuf	—do—	—	—do—	6.00	20-1-67	—	Dissatisfac-tory work.	—
36	Abdul Gani	Cleaner	—	—	—	15-2-66	Absence	—	—
37	Taj Mohd.	Mechanic	—	—	3.00	31-10-65	—do—	—	—
38	Hafeez Ahmed	Apprentice	—	—	4.00	25-2-66	—do—	—	—
39	Mohd. Fareed	MTD	—	Quetta	—	9-4-66	carelessness.		—
40	Ibrahim	—do—	23-2-66	—	4.00	14-3-66	Wilful absence	—	—
41	Khair Mohd.	—do—	—	—	4.00	4-4-66	Wilful absence.	—	—
42	Narozali	Crane Driver	—	Quetta	4.50	31-3-66	—	—	—
43	Mohd. Akbar	TD	—	—	4.00	—	Wilful absence. Refuse to take.	—	—
44	Rafique	MTD	—	—	—	—	charge of GA-1334	—	—

S/d.
Agricultural Engineer,
Quetta Region.

STATEMENT 'A'

S. No.	Name	Designation	Place of their domicile.
1.	Mian Khan	Greaser	Peshawar.
2.	Khan Habib	D. Operator	—do—
3.	Shah Jehan	Mechanic	,,
4.	Abdul Ghafoor	M.T. Driver	,,
5.	Taj Mohammad	Mechanic	,,
6.	Ghulam Muhammad.	B. Operator	,,
7.	Hasan Dad	—do—	,,
8.	Nasarullah Khan	—do—	,,
9.	Muhammad Anwar.	Mechanic	,,
10.	Niamatullah	Apprentic Mechanic	Punjab
11.	Wali Muhammad	Blacksmith	,,
12.	Abdul Samad	Charge Mechanic	,,

———

APPENDIX IV

(Ref : Starred Question No. 8786)

APPENDIX 'A'

S. No.	Name of Division	Name of District	Increase in area under orchards during the years 1955-56	1956-57	1957-58	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63	1963-64	1964-65	1965-66	Total areas
I.	Quetta													
1.		Quetta	1,120	1,905	483	126	75	126	30	107	220	250	192	4,634
2.		Sibi	99	114	47	55	96	21	9	80	208	375	223	1,327
3.		Loralai	175	200	322	214	47	23	16	800	1,186	1,620	1,741	6,344
4.		Zhob	201	251	82	226	71	27	10	30	119	216	299	1,532
5.		Chagi	15	8	9	3	7	4	1	3	51	11	9	121
II.	Kalat													
1.		Kalat	Figures not readily available								109	199	216	524
2.		Kharan	—do—								81	18	6	105
3.		Kachhi	—do—								15	14	10	39
4.		Mekran	—do—								60	60	309	429

APPENDIX V

(Ref : Starred Question No. 9229)

STATEMENT SHOWING THE PARTICULARS OF SCHEMES FORWARDED TO GOVERNMENT BY ZONAL COMMITTEES IN WEST PAKISTAN DURING 1964-65, 1965-66, AND 1966-67 AND THOSE APPROVED BY GOVERNMENT TILL 30-9-1967

S. No.	Particulars of Mills	Schemes	Date on which the Scheme was approved.
1.	Charsadda Sugar Mills Ltd., Charsadda.	(*i*) Soling, metalling, surfacing and re-surfacing Adezai-Kangra-Batgram Road (Length 3.75 miles).	—
		(*ii*) Soling, metalling, surfacing and re-surfacing Niami-Naguman Road (Length 2.75 miles).	—
		(*iii*) Soling, metalling, surfacing and re-surfacing Jala Bela-Sardaryab Road (Length 3 miles).	—
		(*iv*) Soling, metalling, surfacing and re-surfacing Tarnab-Mirza Dher Road (Length 2.25 miles).	—

	(v) Soling, metalling, surfacing and re-surfacing Sherpao-Ziam Road (Length 2.25 miles).	—
	(vi) Soling, metalling, surfacing and re-surfacing Jatti Bala-Shah Alam Road (Length 1.5 miles).	—
2. Premier Sugar Mills & Distillery Co., Ltd., Mardan.	(i) Reconditioning and widening of N.C.C. Road Mile 25 (Length one mile).	—
3. Frontier Sugar Mills & Distillery Ltd., Takht-i-Bhai.	(ii) Reconditioning of N.C.C. Road Mile 24 (Length one mile).	18-9-67
	(iii) Reconditioning of Takht-i-Bhai Rajjar Road (Length one mile).	—
	(iv) Reconditioning of Takht-i-Bhai Pur Kho Dehri Road (Length 1.80 mile).	—
	(v) Reconditioning and widening of N.C.C. Road mile 18 and Mardan Charsadda Road Mile 1 (Length 2 miles).	18-9-67

(*vi*)	Reconditioning of concrete link Road (Length 3 miles).	18-9-67
(*vii*)	Reconditioning of Hoti Garhi Kapura Road (Length 3 miles).	—
(*viii*)	Reconditioning and widenng of N.C.C. Road Mile 22 & 23 (Length 1.5 mile).	18-9-67
(*ix*)	Reconditioning of Saro Shah Canal bridge upto Kuragh Branch Bridge on Takht-i-Bhai Road.	—
(*x*)	Construction of Road from N.C.C. to Seri Balal Dehri (Length one mile).	—
(*xi*)	Construction of Chichar Kati Garhi from Kati Garhi to Salak Road (Length 2.5 mile).	—
(*xii*)	Construction of Sharma Khan Road (From Gujjar Garhi to Haider Khan Killi (Length 2 miles).	18-9-67
(*xiii*)	Reconditioning mile 17, 18 and half of mile 19 Nowshera Charsadda Road (Length 2.5 miles)	—

(*xiv*) Widening of mile 17 & 18 Nowshera Charsadda Road (Length 2 miles).	—
(*xv*) Reconditioning and widening of mile 16, 17, & 20 Mardan Charsadda Road (Length 4 miles).	27-9-67
(*xvi*) Reconditioning of Umar Zai Hari Chand Road (Length 6 miles).	18-9-67
(*xvii*) Reconditioning of Takht-i-Bhai Rajjar Road mile 12, 13 and 14 (Length 3 miles).	—
(*xviii*) Reconditioning minor No. 6 Canal Road (Length 2 miles).	—
(*xix*) Construction of Pirabad Road from Katlong Road to Pirabad (Length 4 miles).	27-9-67
(*xx*) Construction of Qazi Kalli Road from Shahbaz Garhi Rustam Road to Qazi Killi via Khair Abad (Length 5 furlongs)	—

	(*xxi*) Construction of Lund Khawar Tazagran Road from Hathian Lund Khawar Road to Tazagran via Mian Issa (Length 4 miles).	27-9-67
	(*xxii*) Construction of Shergarh Hari Chand Road (Length 6 miles).	27-9-67
4. Bannu Sugar Mills, Naurang Serai, District Bannu	(*i*) Construction of Road from Bannu Kohat Road to Lalozai via Dharma Khel Hassani Kachozai, Mendozai, and Bazida Kokaf Villages.	—
	(*ii*) Construction of road from Naurang Serai to Kakki Gambila Road.	—
5. Rahwali Co-operative Sugar Mills, Rahwali	Metalling of Kacha Road from Rahwali Sugar Mills, Rahwali to village Kot Saadullah via Talwandi Kajorwali and Thatta Dad (Length 8 miles).	—
6. Kohinoor Sugar Mills, Jauharabad	(*i*) Widening and Improvement of Arterial Road No. 2 Section Mile 142/0 to 150/0 (Shahpur Sadar to Khushab).	—

	(*ii*) Widening and Improvement of Arterial Road No. 2 Section Mile 150/2 to 155/0 (Khushab to Jauharabad).	—
	(*iii*) Widening and Improvement of Arterial Road No. 2 Section Mile 160/0 to 165/0.	—
	(*iv*) Widening and Improvement of Lahore, Sargodha and Mianwali Arterial Road No. 2 from Jauharabad to Shahdia (mile 179/0 to 148/0.)	—
	(*v*) Reconstruction of T.D. A Link Road from Jauharabad to Chak No. 58/M.B. Phase 1 from Kohinoor Sugar Mills, Jauharabad to Nurewala Road (Length 4.5 miles).	—
7. Cresecent Sugar Mills & Distillery Ltd., Lyallpur.	(*i*) Re-conditioning of Lyallpur-Shahkot Road Miles 79, 80 & 81 (Length 3 miles).	—
	(*ii*) Reconditioning of Art No. 28 Lyallpur, Sargodha Road.	—

		(*iii*) Construction of Lyallpur-Chak Jhumra Road along Rly. Line (Length 9 miles).	—
		(*iv*) Construction of Lyallpur Lodhran Road from Lyallpur-Shahkot Road to Chak Jhumra-Kot Khudayar Road (Length 12 miles).	—
8.	Hyesons Sugar Mills Ltd , Jetha-Bhutta, Khanpur.	(*i*) Metalling and tarring of Road from Khanpur to Chak 98-portion of Khanpur to Sardargarh Road (Length 2 miles).	—
		(*ii*) Metalling and tarring of Road from Jetha Bhutta to Head Kawani Road Portion of Mile 0/0 to 4/0 (Length 4 miles).	—
9.	Leiah Sugar Mills, Leiah	(*i*) Construction of Leiah Karor Road (Length 16 miles).	—
		(*ii*) Construction of following three bridges over canal distributories :—	—
		(*i*) Bhagal Distributory RD 22,000	—
		(*ii*) Hiran Distributory RD 31,000	—
		(*iii*) Leiah Distributory RD 38,000	—

10.	Fauji Sugar Mills Ltd., Tando Muhammad Khan	Construction of 8 miles of Pacca Road from Tando Muhammad Khan to Sheikh Birkio upto Soomarki Regulator District Hyderabad.	—
11.	Habib Sugar Mills Ltd., Nawabshah	(*i*) Construction of Nawabshah to Bacheri Road via Kajri from 4th mile of Nawabshah Qazi Ahmed Road (Length 10 miles).	—
		(*ii*) Metalling of road from Nawabshah to 68th miles Nasrat (Length 3 miles).	—
12.	Bawany Sugar Mills Ltd., Talhar District Hyderabad	Metalled road from Talher-Tando Bago to Haji Sawan via Rajo Khanani (Length 12.5 miles).	—
13.	Mirpurkhas Sugar Mills Ltd., Mirpurkhas.	Construction of black top road from Mirpurkhas to Tando Adam (Length 0/0 to 7/2 miles).	—

———

APPENDIX VI

(Ref : Starred Question No. 9391)

NAMES OF PROPRIETORS AND LOCATION OF RATION AND FAIR PRICE SHOP

Quetta City.

1. Barkat Ali, Surag Ganj Bazar.
2. Mohd Rafiq, Share Fatima Jinnah.
3. Riaz Hussain, —do—
4. Nazar Mohd, Jinnah Road.
5. Mohd Akbar, Masjid Road.
6. Mohd Shafi, Masjid Road.
7. Ali Nazar, Meconghey Road.
8. Abdul Aziz, Prince Road.
9. Mohd Din, Jail Road.
10. Mehrullah, Jail Road.
11. Hamidullah, Jail Road.
12. Haji Lal Khan, Joint Road.
13. Abdul Qayum, Jail, Road.
14. Mohd Mir, Railway Colony.
15. Abdur Rehman. Brewery Road.
16. Mohd Azim, Brewery Road.
17. Mohd Inayat, White Road.
18. Noor Mohd, Grand Hotel.
19. P.&.T. Colony, Postal Colony.
20. Fazal Ahmed, Patel Road.

21. Mohd Iqbal, Toghi Road.

22. Nazir Hussain, Mission, Road.

23. Mohd Hadi, Nishari.

24. Barat Ali, Rehmat Ullah Road.

25. Syed Mohd Alam, Shaldara Kansi.

26. Sultan Ali, Kani Road.

27. Mohd Hasir Khan, Mocongney Road.

28. S. Mohd Shafi, Meconghey Road.

29. Haji Shah Jehan, Saryab Road.

30. Rafiq Food Store, Mir Ahmad Road.

31. Qambar Ali, Saidabad.

32. Ali Dost, Shaldara.

33. H. Abdul Qadir, Shaldara.

34. Javed Bros, Moti Ram Road.

35. Haji Mohd Umar, Jail Road.

36. Mir Zaman, Brewery Road.

37. Khuda Noor, Jinnah Road.

38. H. Mohd Abdi, Isa Khan Road.

39. Bashir Masih, Kansi Road.

40. Mohd Juma, Saidabad.

41. Mohd Ayub, Toghi Road.

42. Shafiq-ud-Din, Barres Road.

43. Mohd Azam, District Courts.

Quetta Cantonment Area

44. Haji Abdul Majid, Robert Market.

45. Mohd Shabir, Chiltan Market.

46. Ghulam Mustafa, Napier Lines.

47. Mir Kalam, Lytton Road.

48. Mohd Iqbal, Lytton Road.

Railway Atta Fair Price Shops

49. Mohd Yaqub, Joint Road.

50. Ali Jan, Joint Road.

51. Haji Noora Jan, Jinnah, Road.

52. Nawab Khan, Joint Road.

53. H. Abdur Rehman, Brewery Road.

54. Sadullah, Joint Road.

Sugar and Rice Fair Price Shops.

55. Subedar Allahad, Munsifi Road.

56. Ghulam Hussain, Share Fatima Jinnah.

57. Mohd Yunus, Wafa Road.

58. Ghulam Mohd, Pinny Road.

59. Mohd Hashim, Arbab Karam Khan Road.

APPENDIX VII

(Ref : Starred Question No. 9407)

STATEMENT SHOWING THE DETAILS OF WORK CARRIED OUT BY ADC IN PESHAWAR DIVISION DURING 1962 to 1966.

SEEDS IN NAUSAR DISTRIBUTED IN PESHAWAR DIVISION UPTO 30-6-1967

Kind of seeds	1962-63	1963-64	1964-65	1965-66	1966-67
Wheat	—	24,304	8,682	17,980	15,390
Gram	—	2,200	—	1,000	—
Cotton	—	100	—	—	—
Paddy	650	200	—	—	—
Maize	860	590	700	475	50
Jawar	—	—	—	—	500
Bajra	—	—	—	—	100
Potato	—	117 crates.	776 crates.	85 crates.	364 crates.

FERTILIZER IN TONS DISTRIBUTED IN PESHAWAR DIVISION DURING THE YEAR 1962-63 TO 1966-67

Year	Quantity
1962-63	15,968
1963-64	58,525
1964-65	41,633
1965-66	19,809
1966-67	44,955

APPENDIX VIII

(Ref : Starred Question No. 9535)

STATEMENT No. I

(*b*) Acreage of land granted, dates of allotment and conditions are as under :—

Lot No.	Acreage			Date of Allotment	Conditions on which Land was Granted.
	AC.	K	M		
1.	171	7	19	10/1960	Government of West Pakistan, Revenue and Re-habilitation Department Notification No. Col. 7/1—1/58, dated 30-5-60 containing the conditions of grant of land is attached.
2.	308	1	11	10/1960	
3.	251	3	10		

(*c*) The lessees are paying the land revenue according to terms and conditions of the lease. However, following amounts on account of cost of galvanised pipes issued to them in 1962 including interest up to 1967 are due for recovery as arrears of land revenue. Board of Revenue has asked the Collectors to do the needful.

	Name of Lessee	Amount Due	Since when due
1.	Haji Muhammad Abdullah	Rs. 2798/-	30-1-1962
2.	Raja Faujdar Khan	Rs. 6170/-	26-5-1962

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN
REVENUE AND REHABILITATION NOTIFICATION

The 3rd May, 1960

No. Col. 7/1. 1/58—In exercise of the powers conferred by sub-section (2) of section 10 of the Colonization of Government Lands (Panjab) Act, 1912, the Government of West Pakistan is pleased to issue the following statement of conditions on which the West Pakistan Government are willing to grant State uncommended and uncommandable waste land in the Districts of Campbellpur, Dera Ghazi Khan, Gujranwala, Gujrat, Jhelum, Jhang, Lahore, Lyallpur, Mianwali, Montgomery, Multan, Muzaffargarh, Rawalpindi, Shahpur, Sheikhupura, Sialkot, Bahawalpur and Rahimyarkhan to which the Act applies to certion persons for livestock breeding.

Statement of conditions on which the West Pakistan Government are pleased to grant land in the Districts of Campbellpur, Dera Ghazi Khan, Gujranwala, Gujrat, Jhelum, Lahore, Lyallpur, Mianwali, Montgomery, Multan, Muzaffargarh, Rawalpindi, Shahpur, Sheikhupura, Sialkot, Bahawalpur, Bahawalnagar, and Rahimyarkhan for breeding livestock.

1. General :—This statement of conditions is issued subject to the provisions of the Colonization of Government Lands (Panjab) Act, 1912 hereinafter called the "Act" and any tenancy granted on these conditions shall be a scheduled tenancy under section 4 of the said Act.

2. Power to Grant :—The West Pakistan Government are prepared to grant State uncommanded and uncommandable waste land in the districts of Campbellpur, Dera Ghazi Khan, Gujranwala, Gujrat, Jhelum, Jhang, Lahore, Lyallpur, Mianwali, Montgomery Multan, Muzaffargarh, Rawalpindi, Shahpur, Sheikhupura, Sialkot, Bahawalpur, Bahawalnagar, and Rahimyarkhan to which the Act applies to certian persons on application on the conditions set out below : provided that no person shall be entitled as of right to become a tenant, or to receive a tenancy and absolute discretion is reserved to Government in the selection of tenants.

3. Purpose :—The tenancy shall be used for the sole purpose of breeding livestock, and shall in no case be used for the purposes of building except such buildings are in the opinion of the Director, Animal Husbandry Department required for breeding purposes.

4. Disclosure before Eligibility :—If the tenant or his wife/husband wife or child, has previously received from Government any grant of land under these conditions or on other conditions referred to in clause 6 he/she shall disclose the fact by a written acknowledgment to the Collector prior to the issue of the order of allotment under section 10(3) of the Act.

5. Eligibility :—Only those person who have interest in or experience of livestock breeding may be selected by the Government for allotmant of land on those conditions. The selection shall be made by the Government on the report of the Director, Animal Husbandry, Department.

6. Ineligibility :—The tenant, his father, wife or her husband (in case the tenant is a woman) and minor children can have only one lot of share or interest therein under these conditions or on—

(*a*) Tube—well conditions published with the Government notification No. 4717-C, dated 8th September 1952.

(*b*) Tube-Well/well sinking conditions published with West Pakistan Government notification No. Col. 16 2-56, dated 23rd September, 1959.

(*c*) Horse/Mule breeding conditions ;

(*d*) Cow, buffalo ond sheep breeding conditions ;

(*e*) Ghori pal grants ;

(*f*) Resumed Lambardari grants ;

hereinafter called the "other conditions".

If at any time it is found that the tenant, his father, wife or her husband and minor children have got two or more tenancies allotted on these conditions or on other conditions referred to above, all such tenancies shall be liable to resumption by the Collector, provided that a period of one month shall be allowed to the tenant, his father, wife or her husband and minor children to retain any one lot of the tenancies. This choice shall be communicated jointly by all of them to the Collector, by registered post (acknowledgment due), within thirty days of the receipt of an intimation to that effect from the Collector.

7. Size of a tenancy :—The size of a tenancy shall be such as may be

specified in the allotment but in no case, shall exceed 3.0 acres, provided that the following categories of land shall not be leased out, namely :—

(*i*) commanded or commonable in the foreseeable future by canal irrigation ; and

(*ii*) uncommanded and uncommandable land included in any schedule of another approved scheme ;

(*iii*) charagah,

(*iv*) area lying within a belt of-

(*a*) Five miles running along and on the other side of the outer limits of the Corporation of the City of Lahore ;

(*b*) Two miles running along and on the other side of the outer limits of a first class Municipality ; and

(*c*) one mile running along and on the outer side of the outer limit of any other town ;

(*v*) cultivated areas, including banjar jadid ;

(*vi*) areas already leased out under any of the schemes approved by Government.

. Period of tenancy ;—The tenancy granted on these conditions shall be for a period of twenty years in the first instance and at the expiry of this period it will be determined unless it is renewed by the Government. Before the expiry of the tenancy, the tenant may apply to the Government for its renewal. If the Government is satisffied that the tenant has duly complied with all the terms and conditions of the expiring tenancy and that his work has been satisfactory, the Government may renew the tenancy for a further period of ten years on such fresh terms and conditions as may be prescribed. The discretion of the Government in renewing the lease shall be absolute.

9. Rent :—The tenant shall pay to the Government at such place and time as may be specified in the allotment order :—

Rent at Rs. 5 per acre annum, inclusive of land revenue but exclusive of cesses and other taxes ;

Provided that the Government shall remit the whole demand on account of land revenue, rent and other rates etc., for the first two years with effect from the commencement of the tenancy.

10. Area under cultivation –The tenant shall sow only such crops as are required for breeding animals and maintain it in good condition by fencing, seeding, and re-seeding to the satisfaction of the Officer in Charge of the Scheme Animal Husbandry Department. He shall grow fodder in not less than 1/3rd of the cultivated area under each harvest and keep the pedigree animals in good condition.

11. Conditions for breeding—(1) The tenant shall maintain on each square or rectangle of land, one cow/buffalo/five sheep of the breeding approved by the officer-in-charge of Scheme (Animal Husbandry Department) provided that the number of animals which a tenant shall be required to maintain may be altered by the Officer-in-charge of scheme (Animal Husbandry Department) according to the grazing capacity of the land ; provided further that the officer-in-charge of Scheme (Animal Husbandry Department) may require the maintenance of one bull/bullbuffalo instead of a cow-buffalo, if he considers this necessary in the interest of the livestock husbandry of the local area.

(2) The tenant shall make up the entire stock to be maintained under these conditions within one year of getting possession of the land.

(3) The tenant shall not keep on the land other livestock except one pair of bullocks for each 12½ acres of ploughed land without the permission in writing of the Director, Animal Husbandry, West Pakistan.

12. Decrease in strength—Any decrease in the strength of the livestock shall be made up by the tenant within three months by replacement with animals approved by the Officer-in-Charge of Scheme, Animal Husbandry Department or any officer authorised by him in this behalf.

13. Replacement—If any animal of the breeding stock becomes unsuitable for the purpose of the tenancy the Officer-in-Charge of Scheme, Animal Husbandry Department may require the tenant to replace it within an approved animal.

14. Progeny—The tenant shall rear not less than 50 per cent of the progeny upto the age of two years, but the Director may ask the tenant to rear 20 per cent of the selected stock upto the age of three years.

15. Restriction on disposal—The tenant shall not sell or dispose of any animal from the bred without prior permission of the Director, Animal Husbandry.

16. Inspection—The tenant shall produce the herd for inspection, whenever so directed by the Officer-in-Charge of the Scheme Animal Husandry Department or any officer authorised by him in this behalf.

17. Tattooing All the livestock, maintained under these conditions shall be branded as directed by the Officer-in-Charge of the Scheme, Animal Husbandry Department. If the tenant is not in a position to do so, the Officer-in-Charge of the scheme, Animal Husbandry Department shall arrange this at a nominal charge not exceeding annas four per head.

18. Castration—The tenant shall not castrate any male stock until directed by the Officer-in-Charge of the Scheme, Animal Husbandry Department.

19. Maintenance—The tenant shall carry out all breeding, feeding management and treatment operations, strictly in accordance with the instructions of the Officer-in-Charge of the Scheme, Animal Husbandry Department and maintain the stock in good physical condition at all times. For this purpose he shall grow such grasses, fodder, cereals, etc., and in such quantities as may be fixed by the Officer-in-Charge of the Scheme. Animal Husbandry Department. The tenant shall keep adequate stock of dry fodder and also provide for periods of scarcity.

20. Produce—All the produce of the farm shall be the property of the tenant but the Officer-in-Charge of the Scheme, Animal Husbandry Department shall have the first right to purchase the surplus stock at a reasonable price to be determined by him for issue to other breeders or for Government purposes.

21. Records—The tenant shall maintain breeding and other records in such forms and registers as may be prescribed by the Director. The record shall always be opened to inspection by the officials of the Anima l

Husbandry Department. The forms and registers shall be supplied by the Department free of cost.

22. Sickness and precautions—(*i*) The tenant shall immediately report to the Animal Husbandry Department, for prompt action, the prevalance of any contagious or infectious disease or any disease which may affect an unusually large number of animals in the flock and shall take such measures to check the disease as may be prescribed by the Officer-in-Charge of the Scheme, Animal Husbandry Department.

(*ii*) The tenant shall report the sickness disablement, loss or death of any animal of the stock immediately to the nearest Veterinary Hospital and in case of death shall not dispose of the carcass without the previous permission of an officer of the Animal Husbandry Department not below the rank of stock Assistant. Where an officer of the Animal Husbandry Department does not inspect the carcass at the tenancy within twenty four hours of the receipt of the report, the tenant shall be at liberty to dispose it of. He shall, for purposes of inspection, preserve the skin of the animal for one week from the date of the death of the animal.

23. Structures—The tenant shall build at his own expense such sheds or structures for the livestock as may be prescribed by the Director, Animal Husbandry.

24. Division—The tenant shall enclose the land with ring fence or hedge to the satisfaction of the Officer-in-Charge of the Scheme Animal Husbandry Department and divide the tenancy into blocks each separated from the next by a fence or hedge in accordance with a plan to be appeared by the Officer-in-Charge of the Scheme, Animal Husbandry Department.

25. Drugs—The tenant shall keep at his own expense, adequate quantities of drugs and medicines which may be prescribed by the Director Animal Husbandry.

26. Mineral rights—All grants, by way of tenancy, shall be subject to the following exception and reservations.

(*i*) No tenancy, unless it is otherwise specifically provided, shall be interpreted as creating on interferring any rights in mineral whatsoever but such rights shall be deemed to have been expressly excepted and reserv-

ed to the State with liberty to search for, work and remove any minerals existing on, over or below the land to which the grant relates, in as full ample a way as if the grant had not been made ; and for the full discovery, enjoyment and use of the rights in minerls so reserved, it shall be lawful for Government through its authorised agent or assigns or for any officer of the Government duly authorised in that behalf to enter the land and occupy it temporarily.

(*ii*) Areas excluded—Unless it is otherwise specifically provided, the following shall be deemed to have been expressly excluded from every grant :—

(*a*) All rivers and streams, with their beds and banks ;

(*b*) All water courses and drain-age channels ;

(*c*) All public thoroughfares existing on the land at the time when the grant is made together with any road or path which may be shown as proposed for construction on a plan attached to the instrument of grant, if any ; and for the protection and maintenance of any property so excluded, it shall be lawful for Government through its authorised agents to enter upon the land and make such use therefor as may be necessry for these purposes.

(*iii*) Entry—To permit without let or hinderance all officers ; or servants of the state and all other persons duly authorised by Government in that behalf to enter the land or any building thereon at all times and do all acts and things necessary excidental to :—

(*a*) The purpose of enforcing compliance with any of the terms or conditions of the grant or of acertaining whether they have been duly performed or observed ; or—

(*b*) Any purpose connected with full enjoyment discovery and use of the rights reserved to the State :—

Provided that no residenial building shall so entered except at a reasonable time and after twentyfour houses on tice.

(*iv*) Boundary Marks—At his own cost, when so required by the Collector to erect permanent marks on the lands hereby leased, demarcating correctly the boundaries and limits thereof, and at all times maintain the

same in good repair in accordance with any directions from time to time issued by the Collector.

(*v*) Tube well Installation—(1) The-tenant shall, within one year of his taking of possession of the land instal a tube well at his own expense.

(2) In such cases as may be recommended by the Director, Animal Husbandry West Pakistan, the Government may advance loan not exceeding the cost of a tube-well of one cusec capacity to the tenant. The loan shall be repayable with interest at the rates applicable in the case of interest on taccavi loans per annum in 30 half-yearly installments, commencing from the 5th year.

(*vi*) Means of Irrigation—The tenant shall cultivate the land by means of water from the tube-well sunk by him in accordance with these conditions and shall not irrigate it from canal or from tube well or well of another tenant or owner of land. At any time water is supplied from any source other than the tube-well the tenancy shall be liable to resumption.

(*vii*) Payment of Dues—The tenant shall pay to Government all sums due under these conditions at the proper time and place and in such manner as may prescribed by law or by the order of any competent authority.

(*viii*) Prompt Payment—The tenant covenants with Government as fallows, namely :—

To make payment of the rent instalments or any other payment which are payable to or on behalf of Government under the grant on or before the dates on which they all due.

(*ix*) Use of land—To use the whole or any part of the land for no purpose other than that of breeding livestock on the allotted land by means of irrigation by tube-well and shall not irrigate the land from canal or from tube-well or well of another tenant and not to erect any building except such building as may be prescribed by the Director.

(*x*) Assignment, transfer, etc.—The tenant shall not assign, sublet or transfer by mortgage, or otherwise part with the land or any part thereof without the permission in writing of the Government.

(*xi*) Boundry Marks—If tenant at any time fails to erect or maintain proper boundary marks in accordance with the conditions of the lease the Collector may without prejudice to any of the rights hereby conferred or by law on Government, cause such boundry marks to be erected or repaired as the case may be and may recover the cost incurred thereby from the tenant.

(*xii*) Surrender for public purposes or in case of mistake—In either of the following events—

(*a*) If the land or any portion thereof is required or any public purpose, or

(*b*) If it should be found that the whole or any part of the land has already been granted or allotted to any other person, to surrender the whole or so much of the land as may be required on demand by the Collector or by the previous grantee, as the case may be.

(*xiii*) Against Injury—Not to do or suffer to be done any act inconsistent with or injurious to any of the rights excepted and reserved to Government.

(*xiv*) Rights of public, etc.—Not to interfere with the lawful use by the public of any thoroughfare on the land or with the exercise of any existing rights and easements thereon by any third person.

(*xv*) Loyalty—To remain at all times of loyal behaviour, and not to obstruct or join in preventing the effective discharge and the carrying into effect of all statutes or rules and Governments instructions thereunder and at any time of trouble to render active support to the state and its officers, and to accept the decision of the Government as to hether this covenant has been fulfilled or not.

(*xvi*) Trees, etc. (1) The tenant shall plant and grow trees and shrubs of such type and in such number as may be fixed by the Deputy Director.

(2) The tenant may use for his personal needs brushwood and trees standing on the said land but he shall not sell or utilize the same for profit.

(*xvii*) Reversion – To surrender the land peacefully on the termination of the tenancy.

27. Succession—In the event of the death of the tenant the Government, unless it decides to resume the tenancy, absolutely reserved to itself the right to allot the tenancy to any one of the heirs of the deceased for the unexpired period of lease ; provided that the deceased lessee has satisfactorily fulfilled the conditions of the lease. The other heirs shall have no claim to it.

28. Resumption—The tenancy shall be liable to resumption at any time without any compensation if subsequent to its allotment the tenant has been found ineligible for the grant or he has furnished wrong information at the time of selection.

29. Resumption—If the Government is satisfied that the tenant has committed a breach or non-observance of the conditions herein contained, the Collector shall after giving the tenant an opportunity to appear and state his objections.

(*a*) Impose on the tenant a penalty not exceeding one hundred rupees ;

or

(*b*) order resumption of the tenancy ;

Provided that if the breach is capable of rectification, the Collector shall not impose any penalty or order resumption of a tenancy unless he has issued a notice in writing requiring the tenant to rectify the breach within a reasonable time, not being less than one month to be stated in the notice and the tenant has failed to comply with such notice.

30. Option to purchase livestock—In case the Government decides to resume the grant on the death of the tenant or in consequence of a breach of the conditions of the lease, the tenant shall be entitled to the value of any building erected, tube-well sunk and trees planted by him with the sanction of the collector, and in case of dispute as to the value thereof the same shall be settled by the Commissioner of the Division but in no case shall it exceed the original cost after the deduction of proper depreciation.

Provided that the Government shall have option to purchase the live-

stock on the tenancy at a price to be fixed by the Commissioner of the Division in consultation with the Director.

31. Occupancy Rights—No person shall be deemed to be a tenant or to have any right or title in the land allotted to him until a written order in such form as may be prescribed by the Government has been passed by the Collector and the allottee has taken possession of the land with the permission of the Collector. After possession has been taken the tenancy shall be held subject to the conditions herein contained.

32. Arbitration-In the event of any difference or dispute arising between the Government and the tenant as to the property or as to the rights reserved to the Government, or as to any of the conditions of the tenancy or as to any matter or in any way connected therewith including a difference or dispute as to the interpetation of any term orcondition of this instrument and as to whether the lease has been duly terminated and the rights and obligations flowing from such termination, the decision of which has not been hereinbefore provided for such difference or dispute shall be referred for arbitration to the Commissioner of the Division whose decision shall be final and conclusive between the Government and the tenant.

33. Damages-Government agrees to pay such compensation for damage caused to the surface of the land or to any thing attached thereto or to the property of tenant by the Act or negligent omission of any person duly authorised to enter the land in exercise of the powers in respect of the mineral rights reserved to the Government as may be assessed by the Collector.

34. Re—entry—If any tenant fails to perform or commits any breach of any of the terms or conditions of his tenancy or suffers or permits such breach or non-performance, or if the tenant is sentenced to a term of imprisonment for one year or longer and the order of sentence is not set aside or the sentence is not reduced to a term of less than one year on appeal or revision the Collector may at any time thereafter determine the tenancy and resume possession of the land.

35. Stamping and registration—The tenant shall purchase the stamps and within three months from the date of possession of the land shall present for registration at his own cost, failing which without prejudice to Government's rights otherwise the failure shall be recorded as breach of the conditions thereof.

36. Interpretation—In these conditions, unless there is anything repugnant in the context :—

(*a*) "Act" means the Colonization of Government Lands (Punjab) Act 1912 as in force for the time being ;

(*b*) "Collector" and the "Commissioner" means the Collector and the Commissioner for the time being of the District or Division in which the land is situated, and include any other person duly authorised by General or special order to exercise the powers of a Collector or a Commissioner in respect of the conditions governing a grant ;

(*c*) "Estate" means the revenue estate in which the land is situated.

(*d*) "Government" means the Government of West Pakistan and shall be deemed to include the successors and assigns of that Government.

(*e*) "Grant" includes any grant made in respect of land to which the Act has been applied whether made by way of conferment of proprietary rights or of demise or otherwise.

(*f*) "grantee" includes any person holding under a grant whether as proprietor or as tenant or otherwise ; and shall be deemed to include the successors of the grantee; and any liability imposed by these conditions shall be the liability of the sucessors ;

(*g*) "Kharif season" and "Rabi season" means the season of approximately six months each generally known as the Kharif and Rabi season, repectively, and should any question arise whether the date on which anything has been done or should be done falls in one season or the question shall be decided by the Collector, whose decision shall be final ;

(*h*) "Land" means the land which is the subject of the grant ;

(*i*) "Minerals" include all substances of a mineral nature which can be won from the earth, such as coal, earth-oil gold washings, stones and forms of soil which can be used for a profitable purpose on removal, whether existing on, over or below the surface of the land.

By order of the Governor of West Pakistan.

KHUDA BAKHSH
Secretary to Government, West Pakistan,
Revenue & Rehabilitation Department.

STATEMENT No. II

Lot No.	Name of Lessee	No. of Cattle Head
1.	Haji Muhammad Abdullah s/o Jan Muhammad and Muhammad Yaqub s/o Jamal Din.	7 Full strength.
2.	Raja Faujdar Khan s/o Fazal Dad Khan.	11 Short by one due to mortality
3.	Ch. Muhammad Sharif s/o Ch. Muhammad Din.	10 Full strength.

APPENDIX IX

(Ref : Starred Question No. 9570)

(00 Acres)

STATEMENT NO. I

AREA UNDER COTTON IN WEST PAKISTAN FOR THE YEAR 1966-67

Division/District	American	Desi	Total
West Pakistan	25502	4531	40033
Peshawar Region	3	60	63
Peshawar Division	1	36	37
Peshawar	1	31	32
Hazara	Nil	1	1
Mardan	*	4	4
Kohat	Nil	*	Nil
Agencies	Nil	Nil	Nil
D. I. Khan Division	2	24	26
Bannu	*	11	11
D. I. Khan	2	13	15
N. W. Agency	Nil	Nil	Nil
S. W. Agency	Nil	Nil	Nil
Lahore Region	26801	2794	29595
Rawalpindi Division	413	159	572
Campbellpur	*	12	12
Rawalpindi	Nill	6	6
Jhelum	5	58	63

Gujrat	408	83	491
Sargodha Division	6286	250	6536
Sargodha	2161	81	2242
Lyallpur	2102	96	2198
Jhang	1935	19	1954
Mianwali	88	54	142
Lahore Division	776	977	1753
Sialkot	5	258	263
Gujranwala	145	56	201
Sheikhupura	486	53	539
Lahore	140	610	750
Multan Division	14464	187	14651
Sahiwal	5192	31	5223
Multan	7971	89	8060
Muzaffargarh	733	46	779
D.G. Khan	568	21	589
Bahawalpur Division	4862	1221	6083
Bahawalpur	869	151	1020
Bahawalnagar	695	1051	1746
Rahimyar Khan	3298	19	3317
Hyderabad Region	8698	1677	10375
Khairpur Division	1751	1231	2982
Khairpur	606	168	774
Jaccobabad	15	13	28

Sukkur	345	242	587
Nawabshah	783	805	1588
Larkana	2	3	5
Hyderabad Division	6947	446	7393
Sanghar	2305	71	2376
Tharparkar	2618	192	2810
Dadu	11	21	32
Hyderabad	2012	159	2171
Thatta	1	3	4
Quetta Division	Nil	Nil	Nil
Kalat Division	Nil	Nil	Nil
Karachi Division	Nil	Nil	Nil

Note : *I* Information regarding bales of cotton pressed in each district of West Pakistan during 1966-67 is not available.

Note : *II* Information in regard to various varieties is not recorded by the Revenue Officials except as Desi and America. Hence the qualities has been shown as Desi and American only.

STATEMENT II

Yield per acre in maunds (Seed cotton) American/Desi in various Regions/Divisions of West Pakistan, for the year 1966-67

Division	Yield per acres American	Desi
West Pakistan	9·8	5·4
Peshawar Region	4·8	6·2
Peshawar	Nil	6·0
D.I. Khan	7·1	6·5
Lahore Region	9.6	4·8
Rawalpindi	7·2	3·9
Lahore	6·9	4·6
Sargodha	8·3	4·9
Multan	11·1	5·5
Bahawalpur	7·4	5·0
Hyderabad Region.	10·4	6·3
Hyderabad	10·6	5·6
Khairpur	9·7	6·5

STATEMENT No. II (*a*)

Production of Cotton in (00) bales for the year 1966-67

Region/Division	American	Desi	Total
West Pakistan	24339	1709	26048
Peshawar Region	1	26	27
Peshawar Division	*	15	15
D. I. Khan Division	1	11	12
Lahore Region	17995	945	18940
Rawalpindi Divison	209	43	252
Lahore Division	376	316	692
Sargodha Division	3666	85	3751
Multan Division	11217	72	11289
Bahawalpur Division	2527	429	2956
Hyderabad Region	6343	738	7081
Khairpur Division	1184	562	1746
Hyderabad Division	5159	176	5335

*Less than 50 bales.

STATEMENT NO. III

No. of bales of Desi Cotton consumed in the Province during the year 1966-67

Production of Desi cotton	1,70,000 bales.
Export (1-9-66 to 31-9-67)	1,28,027 bales.
Balance (consumed locally)	42,873 bales.

Note :—Quantity shown as consumed locally is based on the difference between production and export on the assumption that this was consumed locally.

APPENDIX X

(Ref: Starred Question No. 9643)

STATEMENT I

Class I posts=84

Class II posts=46

Regional break up of Class I posts

	Permanent Establishment	Temporary Establishment	Total
1. Lahore	12	7	19
2. Multan	7	12	19
3. Peshawar	3	16	19
4. Hyderabad	9	10	19
5. Quetta	4	Nil	4
	35	45	80
Divisional Forest Officer, Silva, Lahore/Hyderabad	...	...	2
Manager, Jallo Factory	...	...	1
(Ex-cadre) Economic Entomologist	...	...	1
	...	...	84

Regional break up of Class II posts

	Permanent Establishment	Temporary Establishment	Total
1. Lahore	9	3	12
2. Multan	2	2	4

3. Peshawar	7	7	14
4. Hyderabad	2	2	4
5. Quetta	2	2	4
	22	16	38

Asstt. Silviculturist, Lahore	1
Sub-Divisional Forest Officer Research, Jallo	1
Sub-Divisional Forest Officer Research, Abbotabad	1
	41

Ex.-Cadre Posts

Asstt. Economic Entomologist	2
Sub-Divisional Forest Officer, Range Improvement Scheme	3
	46

Number of direct recruits

*Class I	Class II
77	11

Number of promotees

*Class I	Class II
31	43

*This figure includes the officers on deputation (both from direct recruits and promotees).

STATEMENT II

Class I=19 Class II=4

NAMES OF OFFICERS POSTED IN HYDERABAD REGION

Class I

1.	Mr. Ahsan Ahmad Maqbool Ahmad	D.F.O. Working Plan, Hyderabad.
2.	Mr. Shahid Hussain	Planning Officer, Hyderabad.
3.	Mr. Nazir Hussain Khan	D.F.O. Working Plan, Sukkur.
4.	Mr. K. M. Shams	D.F.O. Karachi.
5.	Mr. Bashir Ahmad	D.F.O. (Direction), Hyderabad.
6.	Mr. G.N. Shaikh	D.F.O. Nawabshah.
7.	Mr. Muhammad Saleem	D.F.O. Hyderabad Forest Division.
8.	Mr. Maqbool-ur-Rehman	D.F.O. Khairpur.
9.	Mr. Abdul Razzaq	D.F.O. Sukkur.
10.	Mr. Muhammad Ajmal	D.F.O. Sanghar at Khipro.
11.	Mr. Faqir Ahmad	D.F.O. Thatta.
12.	Mr. Bahauddin Jan	D.F.O. Registan Forest Division.
13.	Mr. Rehmat Ullah	D.F.O. Larkana.
14.	Mr. Khan Muhammad Khan	D.F.O. Shikarpur Forest Division.
15.	Mr. Mushtaq Ali Khan	D.F.O. Working Plan, Nawabshah.
16.	Mr. Abdul Latif Rao	D.F.O. Dadu.
17.	Mr. Abdullah Arain	D.F.O. Working Plan, Shikarpur.
18.	Mr. Ghulam Qadir Memon	D.F.O. Silva, Hyderabad.

Class II

1.	Mr. I. H. Warsi	Sub-D.F.O. Mirpur Khas.
2.	Mr. Muhammad Aslam Memon	Sub-D.F.O. Working Plan, Sukkur.
3.	Mr. D. M. Paracha	Sub-D.F.O. Hub Range Management, Hyderabad.
4.	Mr. Muhammad Siddique	Sub-D.F.O. Wildlife, Hyderabad.

Thursday, the 26th October, 1967

پنج شنبہ - ۲۱ رجب المرجب ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۚ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

(پ ۲۸ - س ۶۱ - رکوع ۹ - آیات ۱ تا ۵)

سب چیزیں اللہ ہی کی پاکی بیان کرتی ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بات بہت ناراضگی کی ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے راستے میں اس طرح صف بند ہو کر لڑتے ہیں۔ کہ وہ گویا ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے۔ اور (وہ وقت قابل ذکر ہے) جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم مجھ کو کیوں ایذا پہونچاتے ہو۔ حالانکہ تم کو معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ پھر جب اس پر بھی وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ نے ان کے دلوں کو اور ٹیڑھا کر دیا۔ اور اللہ ایسے نافرمانوں کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS.

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mr. Zain Noorani.

T. B. CLINIC, THATTA

***7969. Mr. Zain Noorani :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a T. B. Clinic was started in Thatta by the Government about a year back ;

(*b*) whether it is a fact that upto 30th June 1967, no X-Ray plant was provided for the said Clinic and it was intended that X-Ray plant at the District Hospital, Thatta was also to be used by the said Clinic ;

(*c*) whether it is a fact that X-Ray machine at the said District Hospital has also been out of order for about two years ;

(*d*) by when is the X-Ray plant in the said District Hospital expected to be repaired and by when does the Government intend to supply the said T. B. Clinic with independent X-Ray plant ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) Yes a T. B. Clinic was started in Thatta in the year 1966.

(*b*) (*i*) The sanction of the Government issued for the establishment of this T.B. Clinic included the provision for the purchase of a separate X-Ray machine. However, the Director, Health Services, Hyderabad Region, failed to utilize the funds placed at his disposal for this purpose and also failed to ask for re-allotment of funds in the subsequent years. His explanation has been called upon this issue for having failed to do so.

(*ii*) Since there was no X-Ray machine available for the T.B. Clinic and since the X-Ray machine takes time for procurement it was logical to use the X-Ray machine of the District Headquarters Hospital, Thatta where the T.B. Clinic was located, for the use of the T.B. Clinic as well. It may further be added that in places where the work load is not very heavy even one X-Ray plant can deliver the goods both for the general as well as for the T.B. work. The population of Thatta Town was less than 13,000 at the time of 1961 census.

(*c*) Yes it is a fact but since Ist June 1966 only.

(*d*) Steps have been taken to repair the plant and it is expected to be repaired by the end of the current financial year when parts are received from abroad. However, instructions have been issued to make improvised arrangements by sending an X-Ray machine to Thatta for the time being from somewhere else and this will be done within two months.

Provision will be made for a separate X-Ray machine for T.B. Clinic, Thatta provided the work load justifies and provided the foreign exchange and funds are made available. The case will be looked into on these lines.

Mr. Zain Noorani : I have only one supplementary. They say that the T.B. clinic was started at Thatta in the year 1966. May I know in what month of 1966 was it started ?

Parliamentary Secretary : I can't give the exact date. You will have to give fresh question.

Mr. Zain Noorani : The question of asking a fresh question does not arise since the supplementary is arising out of the answer given to this question. However, the idea was only to point out to them that the T.B. clinic was started in 1966 and the basis of the answer could not be correct since in June 1965 itself the X-Ray plant, on which they were relying, namely the one at the Civil Hospital, Thatta, was out of order. The request therefore is that the inquiry should be a wide inquiry as to the planning part of it which is also obviously defective. We are grateful that the inquiry has now been initiated but it should be widened to look into this aspect also; In 1966 no extra X-Ray plant was possible for the T.B. clinic since funds were not available. Again in 1966 itself, the X-Ray plant in the Civil Hospital, Thatta, was out of order. Then the opening of the T.B. clinic at Thatta, in view of this was meaningless. It should have been postponed because it involved lot of recurring expenses to the Government. Without any X-Ray plant at either of these two places it could not have functioned properly. That is the aspect of the inquiry which is more necessary and important.

Parliamentary Secretary : No doubt, the X-Ray plant is a very important component of a T.B. clinic but even without it some service could be rendered because, as I had explained on the last turn, Karachi is near and no doubt, some indigent people or some poor people cannot travel to Karachi for X-Ray purposes but there are still some people who can travel and who can make use of the facility at Karachi and this clinic can still be useful for some people. I admit that it cannot be useful for the whole population but for some people some service can be rendered by this clinic.

Mr. Zain Noorani : Arising out of it is the supplementary how far is Karachi from Thatta ?

Parliamentary Secretary : Sixty-three miles.

Mr. Zain Noorani : If some people can go for X-Ray sixty-three miles away can they not go to Karachi for treatment also.

Parliamentary Secretary : I don't agree there because X-Ray is taken only once in a while whereas treatment is a continuous process.

Mr. Zain Noorani : Would the Parliamentary Secretary kindly consult his Minister or his Secretary before making this statement as to how many times and how periodically X-Ray is taken in the treatment of T.B.

وزیر صحت (بیگم زاهده خلیق‌الزمان) - جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ کہیں اور سے جہاں ایکسرے مشین تھی ٹھٹہ بھیج دی ہے کہ اسکو ٹھٹہ میں لگا دیا جائے۔ اور وہ انشاء اللہ جلد سے جلد وہاں لگا دی جائیگی -

---

OPENING OF T.B. CLINICS

*7992. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Health be pleased to state the number of T. B. Clinics proposed to be opened in the Province during the year 1967-68 alongwith (*i*) the amount allocated for this purpose and (*ii*) the locations of the said Clinics ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) 8 T.B. Clinics are proposed to be opened during the year 1967-68.

(*i*) The amount allocated for this purpose is Rs. 3,20,000.

(*ii*) The locations of the clinics are as under :—

Swabi, Gujranwala District Isakhel, Pakpattan, Toba Tek Singh, Hala, Khanpur and Jhelum Districts.

FIXING DAYS FOR BLOOD AND URINE TESTS

*7993. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some particular days of a week have been fixed for blood and urine tests in big hospitals such as Mayo Hospital, Lahore ;

(b) whether it is a fact that even in cases where immediate examination of blood is necessary, the patients have to wait for the fixed day while remaining in danger of losing life ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor and the action Government intend to take to reduce this grievance of the people ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) No. All such tests are performed daily.

(*b*) No. Urgent and immediate examination of blood is undertaken during all 24 hours of day and night.

(*c*) In the light of (*a*) and (*b*) above question does not arise.

صاحبزادی ۔محمودہ بیگم - میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ ٹسٹ روزانہ ہوتے ہیں لیکن جن غریب مریضوں کو جنرل وارڈ میں خون کی ضرورت ہوتی ہے الکو خون مہیا نہیں کیا جاتا ایسا کیوں ہے ؟

Parliamentary Secretary : I think this does not arise out of the question because it relates only to the testing of urine and blood and not the tranfusion of blood.

PROVIDING BETTER MEDICAL FACILITIES IN THE PROVINCE

*8172. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Health be pleased to state whether there is any scheme under the consideration of the Government to provide better medical facilities to the people of the Province ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : Yes.

During the 2nd Plan, Rs. 15·93 crores were committed towards the implementation of various schemes for improving medical aid facilities in the Province. These schemes included Malaria Eradication, B.C.G. Programme and establishment of more T. B. Clinics and T. B. Beds ; Family Planning ; establishment of Rural Health Centres ; establishment of new Tehsil and District Headquarter Hospitals and improvement and upgrading of existing Tehsil and District Headquarter Hospitals ; expansion and improvement of teaching and Urban Headquarter Hospitals; establishment of a new Mental Hospital and improvement and expansion in the existing Mental Hospitals ; establishment of more Schools for training of Para-Medical Personnel and increase in the admissions of students to the Medical Colleges and students in the Para-Medical Schools. Also Dental Clinics were established and Public Health Supervisory Personnel strengthened in the Province by establishment of more offices of District Health Officers and of offices of Assistant District Health Officers. These Programmes are being continued on a much larger scale during the 3rd Plan at an allocation of approximately Rs. 50·8 crores.

چودھری محمد ادریس - ابھی جیسا صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ نے پوچھا تھا کہ جنرل وارڈوں میں مریضوں کو عام طور سے خون نہیں ملتا اسکی improvement کیلئے آپ نے کیا کیا ہے اور آپ کیا کرنا چاہتے ہیں ؟

Parliamentary Secretary : I think if you read the question it says

> "whether there is any scheme under the consideration of the Government to provide better medical facilities to the people of the Province."

The answer could only be "Yes" but just to provide more information we have elaborated it considerably.

چودھری محمد ادریس - میں نے ابھی ایک انفارمیشن seek کی ہے ۔

Parliamentary Secretary : I cannot give this answer off-hand. If the Member wants information he will have to put a fresh question.

Mr. Speaker : That is also a medical facility.

مسٹر حمزہ - کیا میں ممبر صاحب سے دریافت کر سکتا ہوں کہ انہوں نے کتنی بار خون دیا ہے -

چودھری محمد ادریس - جتنی بار مسٹر حمزہ نے دیا ہے -

مسٹر حمزہ - میں نے تو دو بار دیا ہے -

مسٹر سپیکر - مسٹر حمزہ آپ ادریس صاحب کے نام پر ایک سوال بھیجئے گا -

بابو محمد رفیق - کوئٹہ میں ایک میڈیکل سکول کھولنے کی سکیم تھی کیا وہ ہے یا اسے drop کر دیا گیا ہے ؟

Mr. Speaker : The Member should give a fresh notice for that.

SHIFTING T. B. CLINIC, SAHIWAL TO SOME PLACE OUTSIDE THE CITY

*8173. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that T.B. Clinic at Sahiwal is situated in the heart of the City and is harmful to the general public health ; if so, whether Government intend to shift it to some other site outside the City ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) Yes. A T.B. Clinic (Red Cross) is located in the town of Sahiwal. The location of a T. B. Clinic anywhere does not increase the risk of infection to the local popula tion.

(*b*) It is a Red Cross Clinic and the Government is not in a position to shift it to another site. Moreover, its present location is not harmful to the health of public.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - جب کوئی ٹی - بی کلینک زیادہ آبادی میں واقع ہو گا تو جتنی زیادہ آبادی ہو گی وہاں لازمی طور

پر اتنی ھی infection بھی ھو گی اگر اس کو باھر نکال دیا جائے تو کیا یہ بہتر نہ ھو گا اس کے بعد اگر کوئی ٹی ۔ بی کلینک شہر کے heart میں واقع ھو تو اس سے اور زیادہ infection کا امکان ھے کیا اس کو باھر نہیں نکالا جا سکتا ؟

پارلیمنٹری سیکریٹری - ماھروں کی concensus of opinion یہ ھے کہ ھسپتال سے infection باقی population میں نہیں پھیلتی ۔

It does not affect the population surrounding it because instructions are issued to the patients that they should take precautions so that the disease does not spread. This is the concensus of opinion of the medical experts.

OPENING HOSPITALS AND DISPENSARIES IN THE REGIONS OF LAHORE, MULTAN, SARGODHA AND RAWALPINDI WITH LATEST MEDICAL FACILITIES

***8174. Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the number of hospitals and dispensaries in the Regions of Lahore, Multan, Sargodha and Rawalpindi where latest medical facilities are available and the names of the places where they are situated ;

(*b*) the number of new hospitals and dispensaries that the Government intend to open during the current fiscal year and the places where they are to be located in the above said Regions ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) Latest Medical facility is a relative term and cannot be defined precisely. According to the resources of a particular country, it may range between anything from a surgical knife to the latest medical equipment—namely artificial kidney, cobalt 60, and so on. Almost all hospitals, especially district hospitals and tehsil hospitals, are provided with medical and surgical equipment for routine needs.

Gynaecology specialists have been sanctioned, besides specialists in Anaesthesia, X-Ray, Dental Surgery and Laboratory work. At Lahore and Multan super-specialists have been appointed in the fields of Neuro-Surgery, Psychiatry, Thoracic Surgery, Orthopaedic Surgery Paediatrics and Dermatology and provided with necessary equipment.

A cobalt 60 centre is established at Lahore and Radio-isotope Centres both at Lahore and Multan.

In the remaining District Headquarters Hospitals, specialists are being provided in a phased way, and probably in five years' time most of the District Headquarters Hospitals will have specialists.

The detail of Hospitals, Dispensaries, Rural Health Centres and T. B. Clinics with their location is given in the enclosed list.*

(*b*) 62 beds in District Headquarters Hospital, Sahiwal and 36 beds in Civil Hospital, Gujranwala are being added. New District Headquarters Hospitals, Jhelum and Gujrat will be occupied and existing Civil Hospital, Gujrat has been converted into Women and Children Hospital. Construction of new Tehsil Headquarters Hospitals, Shujabad and Pasrur will be started. Civil Hospitals Phalia and Narowal are being expanded, Tehsil Headquaters Hospital, Jauharabad taken over from T. D. A. is having its deficiencies removed. Civil Hospital, Kalabagh is being completed. T. B. Clinics at Gujranwala, Jhelum, Pakpattan, Toba Tek Singh and Isa Khel are being established.

Land is being acquired for and work will be started on institute of Blood Transfusion, West Pakistan at Lahore. Two Divisional Blood Transfusion Units at Lahore and Multan and 4 District Blood Doners Units at Lahore, Sargodha, Rawalpindi and Sialkot are being established.

Expansion of Nishtar Hospital, Multan is being taken up and full scheme which administratively approved will costs Rs. 26,01,876.

Land is being acquired for the new Mental Hospital to be built in Lahore.

سردار منظور احمد خاں قیصرانی - کیا میں محترمہ وزیر صاحبہ سے یہ پوچھ سکتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ان کو یاد ہو گا کہ کوٹ

*Please see Appendix I at the end.

قیصرانی کی ڈسپنسری کے کھولنے کے احکامات نافذ کئے گئے تھے اور میرے پاس ایک چھٹی دسمبر سنہ ۱۹۶۶ کی موجود ہے جسکے ذریعہ مجھکو اطلاع دی گئی تھی کہ وہاں ڈسپنسری کھول دی گئی ہے لیکن جو فہرست آج ڈسپنسریوں کی دی گئی ہے اس میں اس ڈسپنسری کا نام نہیں تو اس کے متعلق وہ تحقیقات فرمائیں گی کہ وہ ڈسپنسری کیوں نہیں کھولی گئی ؟

وزیر صحت (بیگم زاهده خلیق‌الزمان) - جناب والا - جیسے ہمارے وسائل اجازت دیں گے اسکے مطابق ہم ہر ایک جگہ پر ڈسپنسری کھولتے جائیں گے -

مسٹر سپیکر - بیگم صاحبہ انکا سوال یہ ہے کہ ڈسپنسری وہاں موجود ہے لیکن لسٹ میں اس کو شامل نہیں کیا گیا ہے -

سردار منظوراحمد خان قیصرانی - میں نے عرض کیا ہے کہ اب تک کھولی نہیں گئی اس کی وجوہات کیا ہیں - منسٹر صاحبہ کو یاد ہو گا کہ انہوں نے اس قسم کے احکامات جاری فرمائے تھے مگر اب تک وہ ڈسپنسری نہیں کھولی گئی -

وزیر صحت - جناب والا - قیصرانی صاحب نے اس سے پچھلے سیشن میں مجھ سے فرمایا تھا اور میں نے ان سے عرض کی تھی کہ جلد سے جلد اپنے ماہ میں جیسے ہی انتظامات مکمل ہو گئے ہم وہاں ڈسپنسری کھولدیں گے لیکن اپنے وسائل کو پیش نظر رکھ کر ہر کام کیا جاتا ہے -

سردار منظور احمد خان قیصرانی - جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ڈیرہ غازی خان کا رقبہ تقریباً بعض ڈویژنوں سے بھی زیادہ ہے مثلاً لاہور ڈویژن سے بھی اس کا رقبہ زیادہ ہے اور باقی دوسرے ڈویژنوں کے لگ بھگ ہے جیسے بہاولپور اور راولپنڈی - تو جب آبادی کے لحاظ سے

بھی یہ زیادہ ہے تو لسٹ میں ڈسپنسریوں کی جو تعداد دی گئی ہے اس کے مقابلے میں ڈیرہ غازیخان میں ڈسپنسریاں کم ہیں کیا محترمہ وزیر صاحبہ اس بارے میں توجہ دے کر ہماری صحت کے معاملات کی اصلاح فرمائیں گی ؟

وزیر صحت - میرا خیال یہ ہے جناب والا - کہ طبی سہولتوں کے سلسلے میں اگر آپ ان چیزوں کو پیش نظر نہ رکھیں کہ طبی سہولتیں کس جگہ زیادہ ہیں اور کس جگہ کم ہیں تو بہتر ہوگا کیونکہ جہاں بھی آپکے لئے طبی سہولتیں موجود ہیں وہ ضروری ہیں - اور یہ کہنا کہ لاہور میں طبی سہولتیں زیادہ ہیں یا بہاولپور میں زیادہ ہیں تو طبی سہولتیں جہاں بھی زیادہ سے زیادہ پہونچ سکتی تھیں وہاں ہم فراہم کر رہے ہیں -

---

IMPOSING BAN ON DOCTORS GOING ABROAD

*8175. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Health be pleased to state (*a*) whether it is a fact that the Provincial Government recently made a recommendation to the Central Government that in view of the shortage of Doctors in the Province a ban may be imposed on their going abroad ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether any reply has been received from the Central Government; if so, whether the recommendations have accepted ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. An interim reply has been received from the Central Government stating that the matter is under their active consideration and will be finalised as soon as certain information in this connection which has been asked for from the Government of East Pakistan is received.

بابو محمد رفیق - کیا پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب یہ بتلائیں گے

کہ ڈاکٹر باہر جا رہے ہیں ۔ ڈاکٹروں کے باہر جانیکی کیا وجوہات ہیں اور وہ زیادہ تعداد میں کیوں باہر جا رہے ہیں ؟

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق‌الزمان) ۔ اس چیز کو آپ بھی بہتر طور پر جانتے ہیں اور میں بھی کئی بار آپکو بتلا چکا ہوں کہ چونکہ ڈاکٹروں کو باہر بہت کافی پیسہ ملتا ہے اسلئے وہ باہر جاتے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ اگر ان میں حب‌الوطنی کا جذبہ ہو تو انکو اس ملک کے کے اندر ہی رہ کر یہاں کے عوام کی خدمت کرنی چاہئے ۔ ان کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے ملک کے وسائل اتنے زیادہ بہتر نہیں ہیں کہ ہم انکو یہاں زیادہ سے زیادہ روپیہ دے سکیں ۔ لیکن انکو اپنے ملک کے لئے قربانیاں کرنی چاہئیں ۔ جیسا کہ ابھی آپ نے اپنے سوال میں کہا ہے جس وقت بھی ہم کو سنٹرل گورنمنٹ سے ہدایات ملیں گی جسکا کہ ہم انتظار کر رہے ہیں تو ہم کوشش کرینگے کہ انکو ہم باہر جانے سے روکیں ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم ۔ کیا بیگم صاحبہ یہ فرمائیں گی کہ بیرونی ممالک کے تعلیم یافتہ ڈاکٹر اور اپنے ملک کے تعلیم یافتہ ڈاکٹر صاحبان کی تنخواہوں میں فرق ہے یا ان ڈاکٹروں کے Scale of Pay ایک ہی ہیں؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جی ہاں ۔ زیادہ فرق ہے اسی لئے اس زیادہ تنخواہ کی attraction کی وجہ سے وہ باہر جاتے ہیں ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم ۔ آپ میرے Supplementary کو نہیں سمجھ سکے ۔ میں آپ سے یہ پوچھتی ہوں کہ بیرونی ممالک سے جو ڈاکٹر تعلیم حاصل کر کے یہاں آتے ہیں ان کو بھی وہی تنخواہ دی جاتی ہے جو اس ملک کے پڑھے ہوئے ڈاکٹروں کو دی جاتی ہے میرا سوال یہ تھا ۔ مگر تجربہ میرا یہ ہے کہ باہر سے جو پڑھکر ڈاکٹر یہاں اس ملک میں آتے ہیں نیز ان کو یہاں نوکری نہیں ملتی ہے ۔ بلکہ وہ یہاں مارے مارے پھرتے ہیں اسکی وجہ سے وہ عاجز آ کر باہر واپس چلے جاتے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - باہر جانے اور وہاں سے تعلیم حاصل کرنے کی بناء پر یہاں بہتر تنخواہیں نہیں ملتی ہیں - تنخواہوں کے گریڈ باہر کے تعلیم یافتہ اور یہاں کے پڑھے ہوئے ڈاکٹروں کے لئے یعنی دونوں کے لئے یکساں ہیں - ان کے گریڈ ایک ہیں - اسکے علاوہ Specialists کے بھی گریڈ ایک ہی ہیں اور اسی کی بناء پر تنخواہیں دی جاتی ہیں - باہر جا کر اگر کوئی Specialist بنا ہے تو اس کو تنخواہ زیادہ یہاں دی جاتی ہے - اسی طریقے سے اگر کوئی with in the country یہاں پر Specialist ہو جاتا ہے تو اسکی تنخواہ ضرور زیادہ ہو جاتی ہے -

بابو محمد رفیق - جیسا کہ پچھلے دنوں بیگم صاحبہ نے یہ فرمایا تھا اس ہاؤس کے اندر کہ ڈاکٹروں کو Rural areas میں زیادہ Pay دیں گے اور اس سلسلے میں کچھ Schemes کو آپ finalise کر رہے ہیں - تو ڈاکٹروں کو کب تک Revised Pay دینے کا خیال ہے ؟

وزیر صحت - جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکی ہوں کہ دیہات میں کام کرنے والوں کو زیادہ تنخواہ دینے کی تجویز ہمارے سامنے ہے اور جتنی جلد اس کا فیصلہ ہو گا تو ہم آپ کو اس فیصلے سے مطلع کر دیں گے -

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوفہ یہ فرمائیں گی کہ انکی نظر میں کیا کوئی ایسی سکیم ہے کہ دیہاتی آبادی کی طبی سہولت کے لئے اور ڈاکٹروں کو مہیا کرنے کے سلسلے میں کچھ سکول کھولے جائیں تاکہ دیہات میں ڈاکٹر جا سکیں - جیسا کہ پچھلے دنوں اخبار میں آیا تھا کہ بہاولپور میں کالج کھل رہا ہے - میرا سوال یہ ہے کہ کیا ایسا کوئی کالج کھل رہا ہے - یا ایسی کوئی تجویز زیر غور ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - سکول کھولنے کی کئی تجاویز ہیں - حکومت مغربی پاکستان نے ڈاکٹروں کی کمی محسوس کرتے ہوئے اس

چیز کو سوچا ہے کہ Rural areas کے اندر ڈاکٹر مہیا ہو سکیں - اس سلسلے میں ایک سکیم بنائی گئی ہے جو کہ سنٹرل گورنمنٹ کو بھیج دی گئی ہے - اس کے علاوہ حکومت مشرقی پاکستان سے بھی اس سلسلے میں گفت و شنید کی جا رہی ہے - اور سنٹرل گورنمنٹ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان سے مشورہ کرنے کے بعد امید ہے اس سلسلے میں جلد ہی کوئی نہ کوئی فیصلہ دے گی -

چودھری محمد نواز - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے جواب میں جو لکھا ہے کہ interim reply جو سنٹرل گورنمنٹ سے آیا ہے وہ کیا ہے - سنٹرل گورنمنٹ نے آپ کو کیا لکھا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ تو ڈاکٹروں کے متعلق ہے Not for that school مشرقی پاکستان سے جو information وہ لے رہے ہیں وہ ڈاکٹروں کے ban کے متعلق information ہے -

چودھری محمد نواز - یہ interim reply آپ کو کب ملا ہے

وزیر صحت - اس سکیم کے اوپر اب تک اتفاق رائے نہیں ہوا ہے اسی لئے یہ معاملہ ابتک زیر غور ہے -

چودھری محمد نواز - کوئٹہ اور بہاولپور میں میڈیکل سکول کی جو عمارتیں تھیں جہاں پر ڈاکٹروں کی تعلیم کا انتظام تھا ان عمارتوں کا آپ آجکل کیا استعمال کر رہے ہیں ؟

Mr. Speaker : The Member should give a fresh notice for that.

CHECKING SMALLPOX IN THE PROVINCE

***8176. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Health be pleased to state the steps Government have taken to check the incidence of smallpox in the Province and if no steps have been taken, reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : The Government have taken the following steps to check Smallpox in the Province :—

(1) Vaccination programme is continuously in progress. Full time Vaccinators have been appointed for this purpose. In some of the districts the vaccination staff is employed by the Health Department and in others by the Basic Democracies Department.

(2) For supervision of vaccination work there are District Superintendents Vaccination and Assistant Superintendents Vaccination. This position exists in almost all of the districts. Over and above this there are District Health Officers and Assistant District Health Officers to give guidance, supervision of the staff, evaluate the programme and carry out all other required measures to prevent occurrence of Smallpox cases, and carry out control measures if and when the disease breaks out in an epidemic form.

(3) Vaccine of the right potency and efficiency to meet the requirements is produced by West Pakistan Vaccine Institute. To supplement the requirements vaccine is also obtained from East Pakistan.

(4) The success of the programme is not only dependent on the sufficiency and efficiency of the staff but also on the co-operation and co-ordination of the public to the acceptance of the vaccination programme. Due to a number of causes *e.g.* illiteracy, bias, etc. the population in the rural area do not readily accept vaccination. Therefore to overcome this difficulty, Health Education Programme is regularly carried out by the health staff of all categories by all the media available *i.e.* Press, posters, pamphlets, etc. Special officer, who is designated as Health Education Officer (one in each region), is also posted to initiate, guide and implement these activities.

(5) Whenever a situation demands that the existing staff cannot give full coverage of vaccination *i.e.*, situation like outbreak and epidemic, additional staff is employed to meet the needs or at other times staff from other non-affected areas is deployed to meet the situation.

(6) To have an effective control programme vaccination is compulsory. Under the legal provisions, every child is required to be compulsorily vaccinated before he or she attains the age of one year.

(7) Re-vaecination at approximate interval of 3 years is also carried out as a matter of routine.

(8) Provincial Government has also a comprehensive scheme for the eradication of this disease, it is under consideration of Government of Pakistan. It is planned to institute this programme with the assistance of W. H. O.

FAMILY PLANNING WORK IN RAWALPINDI AND SARGODHA DIVISIONS

*8358. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Heatlh be pleased to state the date on which work on Family Planning was started in the Districts of Rawalpindi and Sargodha Divisions alongwith the expenditure incurred uptil 30th June 1967 on the implementation of the above said programme in each of the Districts of the above said Divisions ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : The Family Planning Scheme was introduced in the Districts of Rawalpindi, Jhelum, Sargodha, Lyallpur and Jhang with effect from Ist July 1965 and in the District of Gujrat with effect from Ist July 1966. The expenditure incurred district-wise is as follows :—

Rawalpindi Division —

		Rs.
(1) Rawalpindi	...	11,67,729·01
(2) Jhelum	...	6,16,399.62
(3) Gujrat	...	3,94,681.23

Sargodha Division—

(1) Sargodha	...	11,51,032.65
(2) Lyallpur	...	17,65,494.83
(3) Jhang	...	8,53,032.72

The Family Planning Scheme has not been started in the Districts of Campbellpur and Mianwali.

چودھری محمد نواز - Family Planning سکیم کیمبل پور اور میانوالی میں کیوں نہیں شروع کی گئی - کیا انہوں نے اسکی ضرورت وہاں نہیں محسوس کی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ تو phased programme ہے اب تک ہم اتنا روپیہ invest کر چکے ہیں اور باقی ڈسٹرکٹس کے اندر اب اسے شروع کیا جا رہا ہے یعنی اس phased پروگرام کو -

مسٹر حمزہ - جواب میں یہ بتلایا گیا ہے کہ گجرات میں جولائی ۱۹۶۶ء میں یہ سکیم جاری کی گئی ہے - لیکن جو رقم گجرات میں خرچ کی گئی ہے وہ دوسرے اضلاع سے بعض جگہ تین گنا اور بعض جگہ چارگنا دی گئی ہیں یعنی ۳۹ لاکھ ۹۳ ہزار -

Parliamentary Secretary : It is 3 laks 95 thousands sixty one.

مسٹر حمزہ - یہ جو چھپا ہے -

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق‌الزمان) - بعض جگہ کم رقم خرچ کر کے وہی مقصد حاصل کیا جاتا ہے -

Parliamentary Secretary : The figures are with 3,94,681.23.

چودھری محمد نواز - کیا پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ جیسا کہ انہوں نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ کیمبل پور اور میانوالی کے اضلاع میں Family Planning کو systematise نہیں کیا گیا ہے - کیا اسکی وجہ یہ تو نہیں ہے کہ ان دونوں اضلاع کی آبادی مقابلتاً کم ہے ؟

پارلیمنٹری سیکریٹری - اس کو introduce کرنے کے سلسلے میں بہت سی چیزیں consider کی جاتی ہیں .may be this is one of the reasons

مسٹر حمزہ - اگر میں آپ کی خدمت میں وجوہات کے بارے میں عرض کردوں کہ وہاں واردات بہت زیادہ ہوتی ہیں اور اس لئے وہاں پر آبادی ویسے ہی کم ہو جاتی ہے اس لئے آپ نے وہاں پر Family Planning کو introduce کرنیکی ضرورت نہیں محسوس کی ہے -

Mr. Speaker: This is not a supplementary question.

وزیر صحت - فرق صرف اتنا ہے حمزہ صاحب - کہ

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا -

GOVERNMENT DISPENSARIES IN GUJRANWALA AND LAHORE DISTRICTS

***8401. Chaudhri Muhammad Idrees**: Will the Minister of Health be pleased to state the following particulars about Doctors and Dispensers stationed at each Government Dispensary in Gajranwala and Lahore Districts as on 31st December 1965 :—

(*i*) their names ;

(*ii*) dates of their appointment ;

(*iii*) their educational qualifications ;

(*iv*) their experience and length of service ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : As given in the statements "A" and "B" placed on the Table of the House.*

ILLEGITIMATE CHILDREN BORN IN HOSPITALS IN LAHORE

***8402. Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Health be pleased to state the number of illegitimate children born in each hospital in Lahore during each year from 1960 to 1966 ?

**Please see Appendix II at the end.*

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : The information is given below :—

Name of Hospital	Years							
	1960	1961	1962	1963	1964	1965	1966	Total
Sir Ganga Ram Hospital	3	4	4	6	4	7	5	23
Lady Willingdon Hospital.	12	13	19	31	29	29	29	162
Lady Aitchison Hospital	5	3	8	8	9	13	7	48
Services Hospital.	...	...	...	...	...	...	...	...
Janki Devi Jamiat Singh Hospital	...	...	...	...	...	...	...	...
United Christian Hospital	...	...	...	...	...	...	...	...
Total	20	20	26	45	42	49	41	243

چودھری محمد ادریس - یہ ہسپتال میں جو بچے پیدا ہوتے ہیں کیا ان کے لئے کوئی انتظام کسی جگہ پر کیا گیا ہے -

پارلیمنٹری سیکریٹری - ہسپتال ان کے لئے ہے -

I have got some information. It is a lengthy one. I would like to read it :

> "For the benefit of illegitimate children there is a Child Welfare Council working under the chairmanship of Begum Justice Jan, 2 Queen's Road, Lahore.
>
> For the purpose of adoption regular forms are prescribed. The applicant has to submit these forms properly filled in which are then scrutinized by a Committee of persons and submitted to a First Class Magistrate. Thereafter a Social Welfare

Officer pays a visit to the home of a person wanting to adopt a child. Having noted all the circumstances of the person along with his income, suitable orders are issued. Generally a list of persons is kept who want to adopt these children.

For the benefit of these infants who have not been adopted a nursery is maintained e.g. at Lady Willingdon Hospital where one senior Staff Nurse, one Lady Health Visitor and three or four ancilliary staff are appointed to look after the welfare of those infants. The Sister incharge also checks the work of the staff nurse. The Professors concerned attached to the Institution check the complaints of any illness amongst these infants."

چودھری محمد نواز - کیا پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب فرمائیں گے کہ یہ ادارہ جو کہ بیگم صاحبہ کی نگرانی میں چل رہا ہے یہ پرائیویٹ ادارہ ہے یا سرکاری ؟

وزیر صحت (بیگم زاهده خلیق الزمان) - دیکھئے اس قسم کے جو ادارے ہوتے ہیں تو وہ زیادہ تر سوشل ادارے ہوتے ہیں - کچھ سرکاری بھی ہوتے ہیں اور کراچی میں بھی ہیں - وہاں کچھ تھوڑے دنوں تک وہ بچے رہتے ہیں - میں کراچی حال ہی میں گئی ہوئی تھی تو میں نے وہاں surprise visit کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ پانچ بچوں کے لئے پانچ ہزار درخواستیں موجود ہیں کیونکہ بعض لوگ ایسے بچوں کو متبنیٰ بنا لیتے ہیں - لیڈی ولنگڈن میں حکومت کیطرفسے پیسے دئے جاتے ہیں اور کراچی میں ایک ایسا ادارہ ہے جو بیگم اختر سلیمان صاحبہ (جو کہ سہروردی صاحب کی بیٹی ہیں) کی زیر نگرانی چل رہا ہے -

چودھری محمد نواز - کیا بیگم صاحبہ فرمائیں گی کہ جیسے دوسرے ممالک میں گورنمنٹ کے ادارے بنے ہوئے ہیں جہاں پر کہ ایسے بچوں کی پرورش ہوتی ہے تو کیا آپ کی حکومت کے بھی پیش نظر ایسی تجویز ہے کہ اسی پیمانے پر بڑے بڑے شہروں میں ایسے ادارے بنائے جائیں -

وزیر صحت - دیکھئے زیادہ تر سوشل ویلفیر ڈیپارٹمنٹ کیطرفسے بہت سے ایسے ادارے کھلے ہوئے ہیں اور قائم کیے ہوئے ہیں - جو پرائیویٹ ہیں - ان کو بھی ہم ہی پیسے دیتے ہیں اور وہاں عورتوں اور بچوں کی پرورش ہوتی ہے -

چودھری محمد نواز - کیا بیگم صاحبہ مجھ سے اتفاق کریں گی کہ یہ جو پرائیویٹ ادارے ہوتے ہیں ان میں بہت سی قباحتیں ہوتی ہیں اور بچوں کو پریشانی ہوتی ہے تو کیوں گورنمنٹ یہ انتظام اپنے ہاتھ میں نہیں لے لیتی -

وزیر صحت - جیسا کہ شائد آپ کو بھی معلوم ہو سوشل ویلفیر آفس نگرانی کرتا ہے ایسے اداروں کی میں نے surprise visit کئی مرتبہ کی ہے تو مجھے تو ان کا انتظام اچھا لگا ہے - کیونکہ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ سوشل ویلفیر ورک اپنی خوشی سے ہوتا ہے اور paid work میں بعض اوقات بد عنوانیاں بھی ہو جاتی ہیں تو جو خود جا کر وہاں کام کرتے ہیں وہ کام عموماً اچھا ہوتا ہے اور عورتوں کا بھی وہاں اچھا انتظام ہے - ایک ایسا ادارہ بیگم سکندر مرزا نے کھولا تھا جس کی انچارج بیگم اصفہانی ہیں اور بہت اچھا کام ہو رہا ہے - اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ وہاں جا کر دیکھ بھی سکتے ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ ایم پی اے صاحبان کو بھی وہاں جا کر visit کرنا چاہئے اور کام کرنا چاہئے -

چودھری محمد نواز - اگر آپ مدعو کریں تو ہم وہاں جانے کو تیار ہیں -

---

POSTING PAKISTANI SURGEONS IN NISHTAR MEDICAL COLLEGE

*8403. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister of Health be pleased to refer to answer to starred question No. 3090 given on the floor of the House on 8th June 1967 and state the nationality, race, educational

qualifications and date of appointment of Dr. Agjee alongwith the adverse remarks, if any, passed by the Administrator against the said Doctor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : Nationality/Race of Dr. I.A. Agjee is South African. He is M.B., B.S. (Bombay), M.S. (Bombay), F.R.C.S. (Eng.)., and (Edn.). His date of appointment is 9th November 1965.

It is regretted that the adverse remarks recorded in the Confidential Report being of confidential nature cannot be placed before the House in the public interest.

OUT-DOOR PATIENTS TREATED IN THE MAYO HOSPITAL, LAHORE DURING 1967-68

***9017. Chaudhri Manzur Hussain** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the number of out-door patients treated in the Mayo Hospital Lahore, during the year, 1966-67 ;

(*b*) the number of patients as were admitted in the General, Albert Victor and Family Wards, separately during the said period ;

(*c*) the amount spent by Government on the purchase of medicines for the said hospitals during 1966-67 alongwith the average amount spent on providing medicines to a patient ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) 7,85,436.

(*b*) Albert Victor Hospital Ward	...	1,197
Private and Family Wards	...	330
General Wards	...	39,124

(*c*) A sum of Rs. 9,91,665·00 has been spent on the purchase of medicines during the year 1965-67. Thus the total amount spent on providing medicines to a patient comes to about Rs. 1·20 per head.

SOCIAL WELFARE ACTIVITIES IN MULTAN DIVISION

*9052. **Sardar Manzur Ahmad Khan Qaisrani** : Will the Minister of Social Welfare be pleased to state :—

(*a*) the amount sanctioned for the improvement and extension of social welfare activities in Multan Division during 1966-67 and 1967-68 ;

(*b*) the details of projects on which the said amount was and is to be spent ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) :

(*a*)

Year	*Amount sanctioned (in lacs)*
1966-67 ...	1·12
1967-68 ...	1·92

(*b*) *Projects/Offices*

(*i*) Regional Office (Central Zone)

(*ii*) Regional Child Welfare Officer ...

(*iii*) Field Officer Voluntary Social Welfare Agencies.

(*iv*) Supervisor U.C.D. Projects (Multan Division).

(*v*) U.C.D. Projects, Multan (2) ...

(*vi*) U.C.D. Project, Khanewal ...

(*vii*) U.C.D. Project, Sahiwal ...

(*viii*) U.C.D. Project, D.G. Khan ...

(*ix*) U.C.D. Project, Okara ... ...

(*x*) Rural Community Development Project, Mandi Hira Singh ...

PENSION CASE OF SAFDAR ALI JAMALI, DISPENSER CIVIL HOSPITAL, KHANEWAL

*9240. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Health be pleased to state, whether it is a fact that Safdar Ali Jamali, Dispenser Civil Hospital, Khanewal, retired from service in April 1958 but his pension case has not yet been finalised ; if so, reasons therefor alongwith the approximate date by which it will be finally disposed of ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : Yes. Mr. Safdar Ali Jamali, Dispenser was retired on 1st April 1958 but he is not entitled to pension under the rules. Hence no pension has been allowed to him.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکریٹری مجھے بتا سکتے ہیں کہ سول ہسپتال خانیوال انتظام کے لحاظ سے صوبائی حکومت کے ماتحت ہے ؟

Parliamentary Secretary : Certainly.

مسٹر حمزہ ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس کمپاؤنڈر کو پنشن نہیں دی گئی اور آپ فرماتے ہیں کہ ضابطہ کے تحت پنشن نہیں دی جا سکتی ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری ۔ جواب سے یہ چیز عیاں ہے جب وہ entitled نہیں تھا پنشن کا تو یہ کس طرح اس کو دی جا سکتی تھی ۔

مسٹر حمزہ ۔ تفصیل سے بتائیں کہ کیا وجہ ہے جس کی بنا پر اس کو پنشن نہیں دی گئی ۔

وزیر صحت ۔ ان کی ملازمت کی مدت ۱۰ سال سے کم ہے اس کے ۹۶۰ روپے گریچوایٹی کے بنتے تھے جو اس کو ادا کر دئے گئے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ اس کی مدت ملازمت ۱۰ سال سے کم ہے اس نے ملازمت جو ہندوستان میں کی کیا اس کو اس کی پاکستان میں سروس کے ساتھ شمار نہیں کیا جائیگا ؟

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ اس کے لئے اگر fresh نوٹس دے دیا جائے تو بہتر ہوگا ۔ اس وقت کوئی ایسا قانون نہیں ہے کہ ہندوستان کی ملازمت

کو بھی گن لیا جائے اگر وہ ۱۰ یا ۱۵ سال کے بعد یہاں آ کر ملازمت حاصل کرتا ہے تو اس کی ساری سروس کو شمار کر لیا جائے ۔

UNANI DISPENSARIES

*9252. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the number of Unani Dispensaries functioning in Khairpur Division under the control of Government ;

(*b*) whether Government is considering the advisability of opening such Dispensaries in other parts of the Province ;

(*c*) the steps Government has so far taken for the opening of Unani Dispensaries in Multan City and the villages in its vicinity ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) 15.

(*b*) Government have suggested the advisability of opening Unani Shifa Khanas by the local Councils.

(*c*) Nil so far.

سردار منظور احمد خان قیصرانی ۔ کیا وجہ ہے کہ ملتان ڈویژن میں اس کا ابھی تک اجرا نہیں ہوا ۔

Mr. Speaker : I think the Member should give a fresh notice for that.

PRIMARY RURAL HEALTH CENTRE AT DAG ISMAIL KHEL

*9350. **Mr. Jalal-ud-Din Khan** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the building of Primary Rural Health Centre at Dag Ismail Khel, tehsil Nowshera, which was constructed two years ago, has not so far been electrified with the result that patients therein cannot get proper treatment ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for which the said Health Centre has not been electrified ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) Yes. for the first part. The buildings have been provided with internal electricity fittings. However, electricity is not so far available because of long distance between the Primary Rural Health Centre and the distribution lines.

(*b*) On account of the fact that electricity distribution lines are at a long distance from the Rural Health Centre and the estimated expenditure on the same could not be covered by the administrative approval issued for this Rural Health Centre. In fact the expenditure incurred on the buildings had exceeded the administrative approval by 10 per cent, the maximum allowed to the B. and R. Department.

The Director Health Services, Peshawar had issued administrative approval for external electrification and funds will be included for it in the Budget 1968-69 subject to approval by the Provincial Assembly.

مسٹر جلال الدین خان - وہ ہیلتھ سنٹر بجلی کی اس لائن سے کتنی دور ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - چونکہ اب تک وہاں بجلی نہیں لے جا سکے اس لئے فاصلہ معلوم کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی -

بابو محمد رفیق - وہاں تک لائن لے جانے میں کتنا خرچ آئیگا -

پارلیمنٹری سیکرٹری - کیونکہ ابتدائی طور پر یہی خیال تھا کہ لائن کافی دور ہے اس لئے estimate تیار نہیں کیا گیا - اب estimate کے لئے کہا گیا ہے -

چودھری محمد ادریس - جناب عالی - جلال الدین صاحب نے یہ پوچھنا چاہا تھا کہ وہ ہیلتھ سنٹر لائن سے کتنی دور ہے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ ان کا جواب صحیح ہے یا نہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - فاصلہ کی ضرورت تب ہوتی اگر ہم visual examination سے یہ سمجھتے کہ وہاں بجلی دے سکتے ہیں - جب بجلی دے ہی نہیں سکتے تو آگے کوشش ہی نہیں کی گئی -

---

INQUIRY AGAINST DR. KHALID SAIFULLAH KHAN, D.M.S. MAYO HOSPITAL, LAHORE

*9417. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Medical Superintendent, Mayo Hosptial, Lahore has constituted a team for the inspection of various stores supplied to the Hospital by different contractors and Dr. Khaild Saifullah Khan, Deputy Medical Superintendent, is one of the members of the said inspection team ;

(*b*) whether it is a fact that on 14th December 1966, while inspecting the store offered by Mian M. Saeed & Co., Contractors, the said Dr. Khalid Saifullah Khan, D.M.S., in his capacity as a member of inspection team, suddenly lost his temper and went to the extent of insulting and even using abusive langauge towards the representative Hafiz Muhammad Ibrahim and Proprietor of the said firm in the presence of Accounts Officer, Mayo Hospital and other members of the inspection team ;

(*c*) whether it is a fact that the firm mentioned in (*b*) above lodged a written complaint against this undesirable behaviour and insulting attitude of the said Dr. Khalid Saifullah Khan, D.M.S. demanding an impartial inquiry into the whole incident ;

(*d*) whether it is a fact that a formal inquiry was conducted into the matter without associating the complainant firm with it ; if so, reasons therefor and whether Government intend to look into the matter afresh to avoid recurrence of such undesirable incidents in future ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) Yes.

(*b*) No. An inquiry was conducted by Dr. Abdul Hamid Malik Senior Class I Officer and it was found that the remarks made by Dr. Khalid Saifullah Khan were in good taste and grace and there was no rudeness.

(c) Yes.

(d) No. The proper enquiry was held and the statement of the representative of M/s. Muhammad Saeed & Co., who was alleged to have been insulted, was duly recorded.

چودھری محمد نواز - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ انہوں نے جواب کے حصہ (ب) میں جو لکھا ہے -

"...it was found that the remarks made by Dr. Khalid Saifullah Khan were in good taste and grace...."

وہ کیا الفاظ تھے جو اس نے in good taste and grace کہے تھے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - وہ الفاظ تو میں نہیں بتا سکتا - انکوائری کی گئی اور یہ نتیجہ نکالا گیا کہ وہ الفاظ بے عزتی کے یا گستاخانہ نہیں تھے -

They were not in bad taste.

بابو محمد رفیق -کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ کس تاریخ کو انکوائری کا آرڈر کیا گیا اور وہ کب مکمل ہوئی ؟

Parliamentary Secretary : For this information, I am afraid, the Member will have to give a fresh notice.

DESTITUTE HOMES FOR WOMEN AND MINOR CHILDREN

*9418. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister for Social Welfare be pleased to state :—

(*a*) whether Government are aware of the fact that women and minor children, who leave their homes under some unavoidable circumstances, ruin their lives by falling into the clutches of miscreants as no asylums exist for them at the District Headquarters in the Province ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to set up Refuge Homes for them ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum): (*a*) As a matter of common knowledge the answer is "yes" but the Government has not conducted any survey in the matter.

(*b*) The Government have provided Homes for such women and children at the following places :—

(*i*) Home for Destitute and under Privileged Women, Karachi.

(*ii*) Home for Distitute and under Privileged Women, Rawalpindi.

(*iii*) Mothers and Children Home, Sialkot.

HOMES RUN BY VOLUNTARY AGENCIES

(*i*) Darul Niswan, Lahore.

(*ii*) Nasheman, Karachi.

The Government are providing all possible facilities to the inmates and has also arranged education and vocational training for them. Every effort is being made to enable them to stand on their own feet and become self supporting. The services of trained case-workers are available in these institutions who are responsible for their proper rehabilitation after their discharge from the Homes.

No Homes have yet been established at the District Headquarters due to financial limitations.

SOCIAL WELFARE AGENCIES IN HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS

*9432. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Social Welfare be pleased to state :—

(*a*) the total number of Social Welfare Agencies as are presently functioning in Hyderabad and Khairpur Divisions ;

(*b*) the number of Social Welfare Agencies out of those mentioned in (*a*) above (*i*) which have been registered under the West Pakistan Voluntary

Social Welfare Agencies (Registration and Control) Ordinance of 1961 (*ii*) who have applied for registration (*iii*) how many of them have been registered during 1961-62, 1962-63, 1963-64, 1964-65, 1965-66, 1966-67, 1967-68 and (*iv*) how many applications are still pending for decision ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) The total number of Social Welfare Agencies as are presently functioning in Hyderabad and Khairpur Divisions according to the record of the Directorate General of Social Welfare is 61.

(*b*) (*i*) Out of these 61 Agencies mentioned at (*a*) above, 37 have been registered under the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control) Ordinance, 1961.

(*ii*) 61 Agencies have applied for registration so far, including 37 which have been registered.

(*iii*)	*Year*		*Registered*
	1961-62	...	*Nil*
	1962-63	...	4
	1963-64	...	22
	1964-65	...	4
	1965-66	...	4
	1966-67	...	3
	1967-68	...	*Nil*

(*iv*) 24.

POSTING SINDHI KNOWING SOCIAL WELFARE ORGANIZERS IN HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS

***9433. Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Social Welfare be pleased to state the total number of Social Welfare Organizers in Hyderabad and Khairpur Divisions and how many of them are Sindhi knowing and posted in rural areas where the people do not know any other language except Sindhi alongwith their names ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (1) The total number of Social Welfare Officers in Hyderabad and Khairpur Divisions is 14.

(2) Number of Sindhi speaking Officers is 6.

(3) There are 10 Urban Community Development Projects and only 2 Rural Community Development Projects in these Divisions. All the Officers under 2 above are posted in Urban areas.

Appointments of the Social Welfare Organizers in former Sind

*9434. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Social Welfare be pleased to state whether the appointments of the Social Welfare Organizers in former Sind were made by inviting applications through the local newspapers of Hyderabad and Khairpur Divisions ; if so, names of the local papers in which the said advertisement appeared ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : The posts of Social Welfare Officers were advertised in the local newspapers of Hyderabad and Khairpur Divisions. The names of the papers are *Indus Times* (5th March 1967) and *Ibrat* (6th March 1967).

Appointment of Lady Social Welfare Organizers in Hyderabad and Khairpur Divisions

*9435. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Social Welfare be pleased to state the number of Lady Social Welfare Organizers appointed for Urban as well as Rural Community Development Projects in Hyderabad and Khairpur Divisions and whether they hail from former Sind area and know the Sindhi language ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : There is one lady Social Welfare Officer who is working in Hyderabad and Khairpur Divisions. She is from Hyderabad and knows the Sindhi language. At present she is posted at Hyderabad.

MINISTERIAL ESTABLISHMENT IN THE OFFICE OF SOCIAL WELFARE IN FORMER SIND AREA

*9436. **Kazi Muhammad Azam Abbasi**: Will the Minister of Social Welfare be pleased to state :—

(*a*) the strength of Ministerial establishment in the office of the Social Welfare Department functioning in former Sind area ;

(*b*) the number of those amongst (*a*) who belong to Sind area ;

(*c*) the number of persons belonging to Sind area amongst Community Workers and Lady Workers in the Urban and Rural Community Development Projects ;

(*d*) whether appointment of persons mentioned in (*c*) above was made by advertisement in the local papers of Sind ; if so, the dates of publication and names of those local papers ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) The strength of the Ministerial establishment in the various offices of the Social Welfare Department functioning in former Sind area is 15.

(*b*) 13.

(*c*) 23.

(*d*) The appointments were made through the local employment exchanges as per Government instructions.

PROVIDING SMALL-POX VACCINE TO KHAIRPUR DIVISION

*9548. **Rais Haji Darya Khan Jalbani** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the number of deaths occurred due to small-pox in Khairpur Division during October 1966 to September 1967 ;

(*b*) whether it is a fact that the number of deaths in the said Division was greater than that in any other Division of the Province during the said period ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether it is a fact that it was due to improper rather lack of vaccine ; if so, the action Government intend to take in this regard ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) 292.

(*b*) Yes.

(*c*) It is not exactly correct. The vaccine was always promptly supplied according to the demand to all districts of Khairpur Division except a single instance which relates to Jaccobabad district. Hereto the vaccine was supplied in the required quantities very promptly but it was returned by the local health authorities on the suspicion of its potency. The vaccine was put to Laboratory test. The opinion of the local Health authorities was found incorrect. However, the replacement was made immediately after the test.

The higher incidence was not due to either lack of supply or defective quality, but to the usual causes leading to epidemics in this country.

Rais Haji Darya Khan Jalbani : In the answer it is said that "the replacement was made immediately after the test."

Parliamentary Secretary : 'Immediately' means immediately ; soon after it was discovered that the supply was defective.

Rais Haji Darya Khan Jalbani : How much time was taken ?

Parliamentary Secretary (Health) : I am afraid I may not be able to give you that.

MALARIA ERADICATION PROGRAMME

***9549. Rais Haji Darya Khan Jalbani** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the year in which Malaria Eradication Programme was started in the Province alongwith the span of the programme ;

(*b*) the amount allocated for the said purpose during the last year and the manner in which it was utilized ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) The Programme was started in the year 1960-61. Its span is 14 year ending in 1974-75.

(*b*) Amount allocated.

Internal	*External*
	Rs.
Rs. 10 Lacs	40·00 Lacs.
Actually released by the Government	145·00 Do.
Expenditure during the year 1966-67	171·66 Do.

It was utilized for :—

(*i*) Insecticides.

(*ii*) Pay and allowances of Establishment.

(*iii*) Local expenses.

ADMISSION IN THE NISHTAR MEDICAL COLLEGE, MULTAN

*9561. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the names, father's names and their occupation, permanent home addresses and present addresses of two students who have been given admission in the Nishtar Medical College, Multan from 1967 term on the basis of two seats reserved for the rural areas of Jhang District ;

(*b*) the marks obtained by each of the said students, the names of the Colleges from where they passed their F. Sc. examination alongwith the names of the Schools through which they passed their Matriculation Examination ;

(*c*) the name and designation of the Officer who issued domicile certificates to the said two students ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum): (*a*) and (*b*) The names, father's names and their occupation, permanent home addresses and present addresses of two students who have been given admission in the Nishtar Medical College, Multan during current academic session on the basis of two seats reserved for rural areas of Jhang District are shown below.

The marks secured by each of the students, the names of the colleges from where they passed the F. Sc examination alongwith the name of the School from which they passed the Marticulation Examination are also shown in colum 4 below.

1	2	3	4
Serial No	Name/Father's name, Occupation and postal address	Permanent Address	Marks/Name of School and College/F.Sc./BSc.
1.	Mohd Masood Ahmed, son of Sh. Mohd. Sadiq, Secretary, Moraf Co. Industries, Lyallpur, c/o Hakim Mohd. Rafi, Dawakhana Mian Khuda Bux Mohalla Garrah, Chiniot; District Jhang.	Chak No. 144. J.B., K of Waswa, Tehsil Chiniot District Jhang.	476/700 (*i*) City Muslim High School Lyallpur. (*ii*) Government College, Lyallpur.
2.	Mr. Mubasshir Ahmed Saleem, son of Mohd Ahmad Jaleel, Professor Q.T. Jamia Ahmadia, Rabwah District Jhang.	House No. 1003/261, Mohalla Jamia, Rabwah District Jhang.	597 (*i*) Taleemul Islam High School, Rabwah (*ii*) Taleemul Islam College, Rabwah.

(*e*) The declarations of permanent residence of these two candidates are attested by the Tehsildar Chiniot and the Magistrate 1st Class, Jhang District.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - یہ نمبر ۲ پر مبشر احمد سلیم ہے جسے جھنگ کے رورل ایریا سے لیا گیا ہے - یہ ربوہ کا رہنے والا ہے - تعلیم الاسلام سکول ربوہ سے اس نے میٹرک کیا ہے - وہیں سے اس نے ایف ایس سی کیا ہے - ربوہ ہر لحاظ سے ایک شہر ہے - آپ نے اس لڑکے کو رورل سیٹ پر کیسے داخل کر لیا ؟

Parliamentary Secretary : We demand certificates and proofs. The students were rural area and, perhaps, Rabwah was declared a rural area.

بابو محمد رفیق - کیا جناب پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب یہ بتائیں گے کہ دیہی علاقوں اور شہری علاقوں کی آبادی کا تناسب کیا ہے اور کس آبادی کے تناسب سے کوٹا مقرر کیا گیا ہے ؟

Parliamentary Secretary : Urban areas are urban areas and rural areas are rural areas.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - ربوہ میں ٹاؤن کمیٹی موجود ہے پھر آپ نے ان کو دیہی علاقہ کی سیٹ کیوں دی ہے ؟

Mr. Speaker : Does the Member mean to say that the area within the Town Committee should be considered as an urban area ?

Chaudhri Muhammad Idrees : When it is a Town Committee, it is urban area.

Mr. Speaker : Is it not confined to Municipal Committees ?

چودھری محمد ادریس - جناب والا - بابو محمد رفیق صاحب نے پوچھا ہے کہ کتنی آبادی کو آپ اربن ایریا قرار دیتے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکریٹری (مسٹر عبد القیوم) - جناب والا - ۲۵ ہزار کی آبادی کو رورل ایریا قرار دیا گیا ہے -

چودھری محمد ادریس - جناب والا - نمبر ۱ پر مسٹر محمد مسعود احمد کا نام ہے جو جھنگ رورل ایریا کی نشست سے داخل ہوئے ہیں - انہوں

نے میٹرک کا امتحان مسلم ہائی سکول لائلپور اور ایف - ایس - سی گورنمنٹ کالج لائلپور سے پاس کی ہے - ان کی کمپنی مورافکو لائل پور میں ہے اور جھنگ کا پتہ ہے - کیا آپ اس کے متعلق انکوائری فرمائیں گے کہ آیا وہ جھنگ کا رہنے والا ہے یا لائلپور کا رہنے والا ہے - اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ لائلپور کا رہنے والا ہے تو کیا آپ انکوائری کریں گے ؟

پارلیمنٹری سیکریٹری - اس نے ہمیں ثبوت دیا ہے . وہ ارین ایریا کی سیٹ پر نہیں آ سکتا ہے ہم نے تو اس لئے اسکو داخل کیا ہے -

After satisfying ourselves completely that he is entitled to get a rural seat.

وزیر صحت (بیگم زاهد، خلیق الزمان) - جناب والا - پڑھنے کیلئے لائلپور سے کراچی میں بھی جا سکتے ہیں یا لاہور میں بھی پڑھ سکتے ہیں - ہمارے پاس جھنگ کے لئے ۱۵ نشستوں کے لئے درخواستیں آئی تھیں - قابلیت کے لحاظ سے یہی دو طالبعلم تھے جن کو قابلیت کی بنیاد پر داخل کر لیا گیا - جھنگ کا ڈومیسائل سرٹیفیکیٹ ان کے پاس تھا - میں نے کل بھی عرض کی تھی کہ domicile کے اعتبار سے اس وقت چیلنج کیا جا سکتا تھا -

چودھری محمد ادریس - جناب والا - اس ڈومیسائل سرٹیفیکیٹ پر ڈپٹی کمشنر کے دستخط نہیں ہیں - جیسا کہ جواب سے ظاہر ہے کہ ان دونوں امیدواروں کے مستقل سکونت گاھوں کے ڈیکاریشن تحصیلدار اور مجسٹریٹ فرسٹ کلاس کے تصدیق کردہ ہیں - کیا محترمہ وزیر صحت صاحبہ definite یقین دھانی کرائیں گی کہ اگر یہ اس ضلع کے رہنے والے نہیں ہیں تو ان کے خلاف کیا کارروائی کریں گی ؟

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ کل بھی میں نے عرض کیا تھا کہ اگر ۱۵ دن کے اندر اندر ڈپٹی کمشنر سے تصدیق شدہ ڈیکلریشن داخل نہیں کریں گے تو ان کو ہم نہیں رکھیں گے ۔

PROVIDING CLINICAL EQUIPMENT TO MENTAL HOSPITALS

*9598. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the present number of mental hospitals in the Province alongwith their locations and the number of (*i*)doctors and specialist in brain diseases (*ii*) Psychiatrists working in each of the said hospitals ;

(*b*) the nature of the clinical equipment available in the said hospitals for the treatment of patients ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*)

Mental Hospital	Location	Doctors and experts in brain disease	Experts in Psychiatrists
1	2	3	4
1. Mental Hospital, ...	Lahore ...	13(2 of these are mental specialists)	One post of Psychologist is vaccant at the moment
2. Mental Hospital ...	Peshawar	2(one mental specialist)	*Nil*
3. Mental Hospital, ...	Dhodial	3(one mental specialist)	*Nil*
4. Sir C.J. Mental Hospital ...	Hyderabad	5(one mental specialist)	*Nil*

(*b*) The nature of clinical equipment available in the above Hospitals are given below :

Mental Hospital, Lahore—

Electro Convulsive Therapy (ETC) machine		6
Electro oncephalogram machine		1
X-Ray plant 25 M.A. Unit Mobile	...	1
Laboratory equipment for routine Laboratory tests.		1

Mental Hospital, Peshawar - One E.C.T. machine is available. X-Ray, laboratory and operation theatre facilities of Lady Reading Hospital, Peshawar are utilized. This hospital will gradually wind itself with the expansion of Mental Hospital, Dhodial.

Mental Hospital Dhodial

E.C.T Machine	...	2
E.E.G. Machine	...	1
X-Ray machine with additional skull unit		1
Diathermy machine	...	1

In addition to above there are usual facilities of a hospital e.g. operation theatre and laboratory.

Sir C.J. Mental Hospital, Hyderabad—All the modern equipment i.e. E.T.C. machine, E.E.G. Machine cerebral stimulator and other modern facilities as available in Western Countries are present.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا - جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ سارے مغربی پاکستان میں ۵ امراض دماغی کے ماہرین ہیں - سوال نمبر ۹۵۹۹ میں بتایا گیا ہے کہ تمام مینٹل ہسپتالوں میں out-door اور in-door مریضوں کی تعداد ۲۷ ہزار ۷ سو ۵۶ ہے - کیا وزیر صحت صاحبہ مجھے یہ بتائیں گی کہ آیا دماغی امراض کے ماہرین کی تعداد اتنے مریضوں کے لئے کافی ہے ؟

وزیر صحت (بیگم زاهده خلیق الزمان) - مہربانی کرکے اپنا سوال پھر دھرائیں -

مسٹر حمزہ - جناب والا - میں نے عرض کیا ہے کہ ہمارے پاس دماغی امراض کے علاج کے لئے ۵ ماہرین ہیں - مریض جو ہسپتال میں زیر علاج ہیں یا وہ مریض جو بیچارے ہسپتال میں داخل نہیں میرے نزدیک ان کی تعداد کئی لاکھ ہے - کیا مریضوں کی اتنی بڑی تعداد کے لئے ۵ دماغی امراض کے ماہرین ان کے علاج کے لئے کافی ہیں - اگر کافی نہیں تو آج تک آپ کے محکمہ نے دماغی امراض کے ماہرین کے متعلق کیا سوچا ہے ؟ مغربی پاکستان کے مختلف کالجوں میں ان کی تربیت کا کون سا انتظام کیا گیا ہے - کیا یہ ممکن نہیں کہ بیرونی ممالک میں ایسے ڈاکٹروں کو تربیت کے لئے بھیجیں -

وزیر صحت - جناب والا - اس کے لئے ایک جامع منصوبہ تیار ہو رہا ہے جس پر جلد از جلد کام شروع ہو جائے گا -

مسٹر حمزہ - کیا وزیر صحت صاحبہ مجھے بتا سکتی ہیں کہ اگلے تعلیمی سال تک ماہرین کی تربیت کا اہتمام ہو جائے گا ؟

وزیر صحت - کوشش تو ہماری یہی ہو گی کہ جلد از جلد کام ہو -

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوفہ یہ فرمائیں گی کہ جیسا کہ حمزہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ایسے ڈاکٹروں کو تربیت کے لئے ملک سے باہر کیوں نہیں بھیجا جاتا - اگر ان کو تربیت دلانے کے لئے بھیجنے کی سکیم ہو تو میں آپ سے یقین دھانی چاہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہو گا کہ جب وہ تعلیم حاصل کرکے آجائیں تو ملک میں قوم کی خدمت کرنے کی بجائے آپ ان کو باہر جانے کے لئے پاسپورٹ دے دیں -

وزیر صحت - جناب والا - مغربی پاکستان میں بھی تربیت گاھیں موجود ھیں جہاں ڈاکٹر جاکر تعلیم حاصل کرسکتے ھیں - اب باھر کے ممالک کا سہارا لینے کی کم ضرورت رہ گئی ھے - دوسرے یہاں کے ڈاکٹر دوسرے ممالک کے ڈاکٹروں سے زیادہ قابل ھیں -

چودھری محمد ادریس - جناب والا - اندرون ملک کالجوں میں اگر اس قسم کا انتظام ھے تو دماغی امراض کے لئے ریسرچ کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی ؟

وزیرصحت - جناب والا - میں نے ابھی ابھی حمزہ صاحب کے سوال کے جواب میں عرض کیا ھے کہ ھم ایک جامع منصوبہ تیار کر رھے ھیں وہ جلد از جلد تیار کرکے آپ صاحبان کے سامنے پیش کر دیں گے -

چودھری محمد نواز - کیا بیگم صاحبہ یہ فرمائیں گی کہ جیسا کہ انہوں نے ابھی فرمایا ھے کہ ھمارے ملک کے ڈاکٹر دوسرے ممالک کے ڈاکٹروں سے زیادہ قابل ھیں - میں یہ معلوم کرنا چاھتا ھوں کہ کیا یہی وجہ ھے کہ ھمارے ملک کے ڈاکٹروں کی ڈیمانڈ دوسرے ممالک میں زیادہ ھے اس وجہ سے آپ ان کو باھر جانے کی اجازت دے دیتے ھیں ؟

وزیر صحت - جناب والا - یہ اجازت مرکزی حکومت دیتی ھے - جیسے وہ باھر سے آ جاتے ھیں ھم ان کو روکتے ھیں اور ان سے التجا کرتے ھیں کہ برائے کرم باھر نہ جائیں - جہاں تک ھمارے ڈاکٹروں کی قابلیت کا سوال ھے میں صحیح عرض کرتی ھوں کہ ھمارے ھاں کے ڈاکٹر وھاں کے ڈاکٹروں سے بہت آگے ھیں -

TREATMENT IN MENTAL HOSPITALS

***9599. Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch :** Will the Minister for Health be pleased to state:—

(*a*) the number of patients which were given (*i*) outdoor and (*ii*) indoor treatment at each of the mental hospitals in the Province during the year 1966;

(*b*) the accommodation available in each hospital for the indoor patients;

(*c*) the number of patients in each hospital who are therefor the last one year, three years and more than three years, respectively ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*)

	Name of Mental Hospital	Outdoor	Indoor
1.	Mental Hospital, Hyderabad	155	516
2.	Mental Hospital, Peshawar	...	464
3.	Mental Hospital, Dhodial	20,624	391
4.	Mental Hospital, Lahore	...	1,856
5.	Mental Clinic, Mayo Hospital, Lahore	3,750	...
	Total ...	24,529	3,227

(*b*) *Accommodation*=

(1) Mental Hospital, Hyderabad ...	356 beds.
(2) Mental Hospital, Peshawar ...	140 beds.
(3) Mental Hospital, Dhodial ...	120 beds.
(4) Mental Hospital, Lahore ...	1,160 beds.
Total	1176 beds.

(*c*) Name of Hospital	Last one year	three years	More than three years
1. Mental Hospital, Hyderabad ...	65	174	174
2. Mental Hospital, Peshawar ...	69	27	98
3. Mental Hospital, Dhodial ...	24	33	47
4. Mental Hospital, Lahore ...	591	511	296
Total ...	749	745	615

RESERVATION OF SEATS IN MEDICAL COLLEGE FOR STUDENTS BELONGING TO BORDER AREAS OF LAHORE DIVISION AFFECTED DURING SEPTEMBER 1965 WAR

*9666. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan :** Will the Ministes of Health be pleased to state whether Government has decided to reserve steates in the Medical Colleges for the students belonging to border areas of Lahore Division which were badly affected during the September 1965 war ; if so, college-wise number thereof ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : Government has not reserved any seat in the Medical Colleges for the students belonging to border areas of Lahore Division which were badly afiected during the September War 1965. The question of supplying college-wise number thereof, does not arise.

HOSPITALS IN SANGHAR DISTRICT

*9672. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the present number of Civil Hospitals, Dispensaries, Rural Health Centres, Maternity Homes, etc. in Sanghar District alongwith the locations thereof ;

(*b*) the sanctioned strength of Doctors for the said Institutions and the number of those actually working against the sanctioned strength alongwith reasons for not filling up the vacant posts ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*)

No.	*Locations*
10	1. District Headquarters Hospital, Sanghar.
	2. M.T. D. Dispensary, Sanghar.
	3. Rural Health Centre, Jhol.
	4. Rural Health Centre, Shahpurchakar.
	5. Rural Health Centre, Phullahdyum.

6. M.C.H. Centre, Govt. Sanghar.

7. T.B. Clinic Sanghar.

8. Civil Dispensary, Tando Adam.

9. Civil Dispensary, Shahdadpur.

10. Civil Dispensary, Berani.

(*b*) Name of Institution	Posts sanctioned	Actually working	Vacant
1. Civil Hospital, Sanghar	... 6	5	1 (Male Dr.)
2. M.T.D. Dispensary, Sanghar	... 1	...	1
3. Rural Health Centre, Jhol	... 2	2	...
4. Rural Health Centre, Shahpur-chakar	... 2	1 (one)	1 (Female)
5. Rural Health Centre, Phullahdyum	... 2	1 (one)	1 (Female)
6. T.B. Clinic Sanghar	... 1	...	1 (Male doctor)
7. Civil Dispensary, Tando Adam	... 1	1	...
8. Civil Dispensary, Shahdadpur	... 1		...
9. Civil Dispensary, Berani	... 1	1	..

The above four vacancies are due to the shortage of doctors.

M.C.H. Centre is under the charge of Lady Health Visitor.

Besides above there are 35 Dispensaries run by District Council and Municipal Committee which are totally manned by the local bodies concerned. As regards the vacancies of doctors in these dispensaries it is submitted that only one Lady Doctor and two Male Doctors are required by the local bodies.

APPOINTMENT OF ASSISTANT PROFESSOR IN MEDICINE

*9711. **Sardar Manzoor Ahmed Khan Qaisrani** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in February 1967, the West Pakistan Public Service Commission held an interview for the post of an Assistant Professor in Medicine ;

(*b*) whether it is a fact that instead of declaring the result the said Commission decided to re-interview the candidates on 4th September 1967, without re-advertising the post ; if so, reasons thereof ;

(*c*) whether it is a fact that the Zone/Block No. 4 is under represented in respect of the post of Assistant Professor in Medicine with respect to the said block ;

(*d*) whether it is a fact that during the last two selections for six posts of Assistant Professors in Medicine, 4 posts were allocated to Lahore Block, one post to Karachi Block and one post to tribal area ;

(*e*) whether it is a fact that no such post has so far been allocated for Bahawalpur Block ; if so, reasons therefor ;

(*f*) whether the Fellows of Pakistan College of Physicians and Surgeons (F. C. P. S.) are given preference over the foreign qualified candidates like M. R. C. P. and F. R. C. S. in the matter of selection ; if so, the reasons for ignoring F. C. P. S. candidate at the time of selection held by the Public Service Commission on 21st February 1967 ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) Yes.

(*b*) It is true that interviews were held first in February but the selection was not finalised and for certain reasons the Commission decided to interview the candidates again. There is nothing wrong in this as Commission may for sufficient reasons interview candidates a second time. The question of re-advertisement of the posts did not arise because the interviews were held of the some candidates for the same posts and there was no fresh requisition.

(*c*) Against 9 posts of Assistant Professors of Medicines no one from Zone 4 is working as Assistant Professor of Medicine at the moment.

(*d*) During the last two selections for 6 posts of Assistant Professors of Medicine 4 posts were allocated to Zone 3 (Lahore Block), 1 post to Zone 2 (Hyderabad Block) and not Zone 7 (Karachi Block and 1 post to Zone 5 (Tribal areas).

(*e*) Yes for the Ist part.

So far as the second part is concerned, all posts of Assistant Professors in various subjects in Medical Colleges/Institutions are pooled together for purposes of zonal allocation and posts are rotated accordingly. If no post has gone to Zone 4, the reason is that the turn of the Zone did not fall in rotation.

(*f*) Under the general orders of Government candidates with F.C.P. S. qualification are to be given preference. This means that all other things being equal the F.C.P.S. candidates are to be preferred. It does not mean that persons with better academic record or/and longer experience and otherwise more suitable should be ignored altogether in this particular case there was only one candidate with the F. C. P. S. qualification. He was interviewed. The Commission have laid down a definite policy for assessing candidates for medical appointments on the basis of their educational and professional qualifications, academic record, experience, personality etc. In this case the candidates, including the candidate with F. C. P. S., were assessed accordingly.

سردار منظور احمد خان قیصرانی - جناب والا - کیا میں وزیر صحت صاحبہ سے دریافت کر سکتا ہوں ہمارے زون نمبر ۴ میں کیوں ایک پوسٹ بھی Assistant Professor of medicine کی نہیں دی گئی ؟

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق‌الزمان) ۔ میں آپکے اصل سوال کے جواب میں پہلے بھی بتا چکی ہوں کہ تمام پوسٹوں کو تمام زونوں کے لئے pool کر لیا گیا ہے اور ایک rotation مقرر کر دی گئی ہے ۔

سردار منظور احمد خان قیصرانی ۔ جناب والا ۔ بہاول پور کی turn کیوں نہیں آئی ۔ وہ تو پہلے ہی پس ماندہ ہے اور وہاں سے کوئی اسسٹنٹ پروفیسر آف میڈیسن نہیں لیا گیا ؟

وزیر صحت ۔ آپ کی باری جلد آ جائے گی اور آپ کو یہ پوسٹ دی جائے گی ۔

سردار منظور احمد خان قیصرانی۔ جب وزیر صحت صاحبہ یہ تسلیم کرتی ہیں کہ F. C. P. S. کی qualification والے امیدواروں کو ترجیح دی جاتی ہے تو پھر جب ایک ہی ڈاکٹر امیدوار اس qualification کا واحد مالک تھا تو اس کو بھی کیوں نہ چنا گیا ؟ اسکو نظرانداز کرنے کی وجوہات بیان فرمائی جائیں ؟

وزیر صحت ۔ اصل سوال کے جواب میں بتایا جا چکا ہے ساری پوسٹوں کو pool کر کے زونل rotation مقرر کی گئی ہے ۔ اب اس rotation میں Next زون نمبر ۴ خود بخود آ جائیگا ۔

Mr. Speaker : Both questions to be taken up for consideration on next Monday.

Minister of Health : Certainly Sir.

AFFILIATION OF CHEMISTS AND DRUGGISTS WITH SOME ASSOCIATION

*9748. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government,—vide its circular No. S. O. (Drugs) Misc. 315/67, dated 29th March 1967, has made it compulsory for all Chemists and Druggists to get affiliated with some particular Association on payment of a membership fee of Rs. 50 ;

(*b*) whether it is a fact that the licences of the Chemists and Druggists are not to be renewed unless they comply with the said condition ; if so, reasons for imposing the said condition ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) Yes. However, no fee has been prescribed by Government.

(*b*) Yes. The Chemists and Druggists have been advised to furnish Registration Cards from their respective Organizations to the licensing authority at the time of renewal of their Drugs licences.

In 1962, Government of Pakistan enforced Ordinance No. EXL of 1961, dated the 2nd September, 1961 which provides for the regulation and control of Trade Organizations. *Vide* Section 13 of this Ordinance, the Central Government have made the membership of all the Trade Organizations as compulsory. Accordingly all relevant Trade Organizations of Chemists and Druggists, *i.e.*, all Pakistan Chemists and Druggists Association and all Pakistan Pharmaceutical Importers Associatio.. were constituted and duly registered by Government.

These Organizations have persistently requesting the various Chemists and Druggists to get themselves registered but it was observed that the response for registration was very poor and only few members got them enrolled as regular members of those Organizations. The purpose for which these Organizations have requested the various Chemists and Druggists to enrol themselves as their members are as follows :—

(*i*) To promote cordial relations between the members of the Trade and the Government ;

(*ii*) To provide a liaison between the Government and the dealers of drugs and medicines ;

(*iii*) To communicate to the dealers in the remotest corners of the country all directives, Notifications, public notices and other Circulars.

(*iv*) To help the Government with expert advice in the formulation of Trade policies.

(*v*) To organize the dealers in all Districts by forming District Branches so that the programmes and instructions may be collectively discussed and implemented.

In March last this year, Government launched a drive against spurious and below standard manufacture and instructions were issued through these Organizations and Press. However, it was observed that the Chemists and Druggists in the remotest corners were not carrying out the necessary instructions as provided in the Drugs Rules, due to the fact that these instructions did not reach them in time. Accordingly the Government approached these Associations to communicate to all their members the necessary instructions under the Drugs Rules for strict compliance but the Associations informed that they can only communicate these instructions to their members. Accordingly, it was decided that the licensing authorities in the District should be asked to renew the licences on the presentation

of the said enrolment cards from their Associations so that the Associations may be in a position to act as a liaison between the Government and various Chemists and Druggists in the Province for the elimination of the racket of spurious and sub-standard manufacture.

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر صاحبہ اس امر کی تحقیقات فرمائیں گی کہ Chemists and Druggists جو کاروباری تنظیم میں شامل ہوتے ہیں ان سے پچاس پچاس روپے فیس وصول کی جاتی ہے ۔ اگرچہ گورنمنٹ نے رولز میں کوئی فیس مقرر نہیں کی لہذا اس غیر سرکاری اور ناجائز فیس کی وصولی کے خلاف تحقیقات کی جائے جو کہ پورے صوبے میں غیر قانونی طور پر دوا فروشوں سے وصول کی جا رہی ہے ؟

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) ۔ یہ پچاس روپے کی رجسٹریشن فیس تو میرے نوٹس میں نہیں آئی۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ رجسٹریشن کو آپ ضروری قرار دیا ہے ۔ یعنی "However, no fee has been prescribed by the Government." تو ہم آپ کے نوٹس میں لا رہے ہیں کہ اس رجسٹریشن کے لئے چھوٹے چھوٹے Chemists and Druggists سے پچاس روپے کی فیس لے کر انکی جیبوں کو خالی کیا جا رہا ہے ۔ اس لئے میں نے تحقیقات کا سوال اٹھایا ہے ؟

وزیر صحت ۔ کوئی خاص case بتائیے تا کہ اس پر غور کیا جائیگا۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سب کے سب Chemists and Druggists کو رجسٹریشن کے لئے فیس ادا کرنی پڑتی ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ آپ کوئی specfic case نوٹس میں لائیں تو وزیر صحت کو تحقیقات کرانے میں سہولت ہو جائے گی ۔

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : We will now take up short notice questions. Mr. Zain Noorani may please read out his question.

SIND MUSLIM EDUCATION CESS FUND

*7959. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the correct balance of the Sind Muslim Education Cess Fund as on 30th June 1967 ;

(*b*) whether it is a fact that the total amount of the said Fund is invested in Government Securities ; if so, the details of the same alongwith the total amount invested and the date of maturity of investment ;

(*c*) the total interest earned so far on investments in Government Securities ;

(*d*) how is the Fund being managed and whether a Board of Trustees has been formed ; if so, who are the present Trustees and how long have they been in office ;

(*e*) whether any scholarships have been awarded from the said Fund for higher education during the last five years ; if so, to whom and how much ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Rs. 10,00,000.00 (Rs. 10 lacs).

(*b*) Yes. The details are as below :—

1. In 1948 the face value of Rs. 10 lacs was invested in the Govt. of Pakistan Securities of 2¾% Pakistan Loan 1955-56 on behalf of former Govt. of Sind, Finance Department, Karachi on account of "Muslim Education Cess Fund".

2. In July, 1956 these securities were converted into 3¼% Pakistan Loan 1967 in the same value.

3. In July, 1967 this loan was again converted into 5½% Pakistan Loan (1987).

(*c*) Rs. 5,54,833·33 on 30-6-1967.

(*d*) The management of the Fund was entrusted to a Board (consisting of the following members) constituted in 1958 for a period of three years :—

1. Sardar Abdul Hamid Dasti, the then Minister for Education, Govt. of West Pakistan. (Chairman Ex-Officio)
2. S. M. Sharif Esq. the then Secretary to the Govt. of W. Pakistan Education Department. (Member Ex-Officio)
3. M. M. Ahmed Esq., then Secretary to the Govt. of West Pakistan, Finance Department. -do-
4. Mr. Allama I. I. Kazi Vice-Chancellor Sind University. (Member Ex-Officio)
5. Mr. A. M. Nizamani, Director of Education, Hyderabad. (Secretary Ex-Officio)
6. Kazi Fazlullah the then Minister for Development Power & Irrigation, West Pakistan. (Govt. Nominee)
7. Mr. Ali Ahmed Khan Talpur, the then Minister for Cooperation. West Pakistan. (Govt. Nominee)

Education Department is taking effective steps to reconstitute the Board.

(*e*) No.

Sir, apart from this, I have some further information regarding the background of the whole case and I will take just few minutes to explain that.

Sir, the Sind Muslim Education Cess Fund was levied under the Sind Muslim Education Cess Act, 1946 (Act No. V of 1946), which was amended by the Sind Act of 1947 and Sind Act XIV of 1950 respectively. All these legislations were ultimately repealed by the Sind Education Cess West Pakistan Repeal Ordinance 1962 (Ordinance No. XVI of 1962). The Fund was constituted during the year 1947-48 by setting apart a sum of Rs. 10 lacs from the cess collected during the year 1947-48, in terms of Sind Muslim Education Cess Extension Act of 1947. The Cess collections were originally credited to the major head 7 - Land Revenue and the

transfer to the fund was effected in the account by debit to major head 37 - Education. This Cess Fund of the former Sind area was controlled by the former Sind Government and accounts were maintained in the office of the Comptroller, Southern Area, Karachi. In the year 1948, the amount of the fund was invested in the Government of Pakistan Securities at 2¾ per cent Pakistan Loan 1955-56 on behalf of the former Government of Sind, the Finance Department Karachi, on account of Muslim Education Cess Fund. In July 1956 these securities were converted into 2½% Pakistan Loan 1967 for the same value. In March 1967 the name of the Administrator of the Fund was changed as Secretary to Government of West Pakistan, Finance, Lahore. In 1962 the name of the Fund was also changed as Cash Balance Investment Account. Again in 1965 these securities were ear-marked by the Government of West Pakistan Finance Department for their Demand Loan Account Ways and Means Advances of the Government of West Pakistan. This loan was again converted to 5½% Pakistan Loans 1987 for rupees ten lakhs in July 1967 and now being held against Ways and Means Advance of the Provincial Government. The management of this fund was entrusted to a Board, as I have already stated. The names of the present trustees are not known to the Director of Education Hyderabad, Karachi. The Director Hyderabad, ex-officio Secretary of the said Board has noted on the file that no meeting was held during his tenure. It appears that after the constitution of the Board in 1958 neither any meeting was held nor the previous trustees were replaced by some other Member. However, the Education Department is taking effective steps to reconstitute a Board. Interest realised from the investment of the fund was to be utilised for awarding educational scholarships for :

(1) technical and higher education abroad,

(2) technical education in Pakistan to Muslims domiciled in the area of former Sind,

subject to the condition that the total amount of scholarships in an area shall not ordinarily exceed the interests receipts in that year on the investment held in the fund.

The Assistant Director, Education Karachi has said that no scholarship has ever been granted out of the said fund. Whereas the Director of Education, Hyderabad, does not know whether any scholarship has been awarded during the last five years.

So I have given the whole background and explanation of the case that the fund was, no doubt, created. There were lots of changes through Acts and Ordinances and other political exegencies. After 1958 the Board was constituted, no meeting was held and no scholarships were awarded. And we had assured the Member last time on the floor of the House that the Minister of Education is going to take active and speedy measures to restore the Board.

Mr. Zain Noorani : The fund of ten lakhs of rupees, according to the written statement which he has read was collected obviously during a number of years. The sum of ten lakhs of rupees being mentioned is the one according to him, collected subsequently ?

Parliamentary Secretary : As I have already said, this Head still stands with cash accounts of ten lakhs and with our best efforts we have been able to give details of the amount of interest to the Member. And as I said, we are thankful to the Member that he has brought this measure to the notice of the Education Department.

Mr. Speaker : This balance of ten lakhs is as on 31-6-67 ?

Parliamentary Secretary : Yes Sir.

Mr. Zain Noorani : According to the original answer and also according to the present answer ten lakhs of rupees were collected by way of cess in 1947-48. They were invested. They were not misappropriated or lost anywhere. But the repeal, amendment and stopping of the collection was much later, somewhere in the late sixties or fifties. During all these years some cess must have been collected. Now, if the average amount of collection is ten lakhs of rupees per year, as is evident from his answer, it comes to fifty or sixty lakhs of rupees. That is the first thing.

The second is that even if five lakhs of rupees are lying idle they should have been invested.

Mr. Speaker : The Member means to say that part 'a' of the answer is incorrect.

Mr. Zain Noorani : It is not completely incorrect but they should be more sure about it. They have said that in 1947-48 ten lakhs of rupees were collected and these were invested. I accept that .....

Mr. Speaker : The Member means to say that in part (b) they have given the investment as ten lakhs in 1947-48. That means that ten lakhs were collected in 1948. Again they say in part (a) of the question that upto 30th June, 1967 the total amount is ten lakhs.

Parliamentary Secretary : The position is that some more amount might have been collected under this particular Head. As has been stated in the question the amount which was set apart for giving scholarships and technical education abroad.....

Mr. Speaker : He wants to know in part (a) of the question the correct balance in Sind Muslim Education Cess Fund as on 30th June, 1967 ?

Parliamentary Secretary : Yes Sir. In Sind it is ten lakhs.

Mr. Zain Noorani : They are basing the answer on the figures given by the Audit in the Finance Report. That is correct. The whole point is, what happened to that money ? Where is that mysterious money which was collected from 1948 onwards upto 1962. Nobody knows that. Funds are being collected. It must have been forty to fifty lakhs of rupees. It means that students from Sind are being deprived of the benefit of fifty lakhs of rupees worth of scholarships of which nobody knows anything.

Mr. Speaker : Does the Parliamentary Secretary mean to say that so far upto the 30th June, 1967 only ten lakhs have been collected ?

Parliamentary Secretary : As I have said, more money might have been collected in this particular Head. Only ten lakhs were set apart.

Khawaja Muhammad Safdar : What happened to the rest of the money that is a simple question.

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Sir, I feel that this reply is not complete so we would require some time for collecting more information because if this cess was levied definitely it ought to have been realized every year.

Khawaja Muhammad Safdar : It has been realized.

Minister of Education : It might have been. We do not know for sure whether it has been realized or not. As far as our information goes it is a sum of ten lakhs plus five lakhs, fifty four thousand and some odd hundred as interest.

Mr. Speaker : From where has the Minister got this information ?

Minister of Education : The Department has collected it from the A. G's Office and the Finance Department. We will probe into it again and give a complete answer.

Mr. Speaker : On what date ?

Minister of Education : On the fourth.

Mr. Zain Noorani : On the 4th there may be B.D. & other Departments.

Mr. Speaker : Let it be on the third.

Mr. Zain Noorani : Since this question is coming and going for the last so many days therefore to finally settle this may I request that not only should this aspect be gone into but also two other things. I think the information is not correct with regard to the purpose also. Not only scholarships for further studies abroad and scholarships for further studies in Pakistan were to be given but there was a third purpose too as far as I know and that was to aid the Sind Muslim College in Karachi. What happened to that part of the provision. The second thing worth inquiring what has happened to the five lakhs that we know were accumulated as interest. Why has that not been invested so as to earn more profit and increase the amount ?

Mr. Speaker : We will take up this question on the third.

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : Mr. Speaker, Sir you have noticed that both the Departments, Health and Social Welfare have answered all the questions and the answers have been printed. This is the second time during this session and I think both the Departments deserve your commendation.

(*laughter*)

Mr. Speaker : Thank you very much.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS.

URBAN AND RURAL COMMUNITY DEVELOPMENT PROJECTS IN HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS

360. Kazi Muhammad Azam Abbasi : Will the Minister of Social Welfare be pleased to state :—

(*a*) the number of Urban Community Development Projects as have been establishment in each District of Hyderabad and Khairpur Divisions from 1961-62 to 1967-68, alongwith the details thereof ;

(*b*) the number of Rural Community Development Projects as have been established in the former Sind Region during the said period ?

Minister of Social Welfare (Begun Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (a) The number of Urban Community Development Projects have been established in each of Hyderabad and Khairpur Divisions from 1961-62 to 1967-68, alongwith details is given below :—

Name of District and Division.	Number of U.C.D. Projects and year of establishment.					
	1960-61	1961-62	1962-63	1966-67	1967-68	Total
HYDERABAD.						
Hyderabad	1	—	1	—	—	2
Tharparkar (Mirpurkhas)	—	1	—	—	—	1
Sanghar.	—	—	—	1	—	1
Dadu	—	—	—	1	—	1
						5
KHAIRPUR						
Khairpur.	1	—	—	—	—	1
Sukkur.	1	—	—	—	—	1
Nawabshah.	—	1	—	—	—	1
Larkana.	—	—	—	1	—	1
Jaccobabad.	—	—	—	1	—	1
						5

(b) Two Rural Cummunity Development Projects have been established in former Sind Region i.e. one at Thatta during 1966-67 and the other at Dour, District Nawabshah in 1967-68.

SETTING UP URBAN COMMUNITY DEVELOPMENT PROJECT NO. 3 IN HYDERABAD

361. Kazi Muhammad Azam Abbasi : Will the Minister of Social Welfare be pleased to state whether it is a fact that the residents of Kali Road, Hyderabad have been representing to the Government since long through the Social Welfare Department for setting up the Urban Community Development Project No. 3 in Kali Road, Hyderabad ; if so, the action intended to be taken by Government in the matter ?

Minister of Social Welfare (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : No representation has been received from the residents of Kali Road, Hyderabad. However, there is an Organization named Social Welfare Co-operative Council, Kali Road, which has made representation in the past regarding the setting up of Urban Community Development Project in Kali Road, Hyderabad.

The Government has no intention to set up Urban Community Development project in Kali Road area, Hyderabad.

QUESTIONS OF PRIVILEGE

Mr. Speaker : Now, there is a question of privilege sought to be raised by Mr. Hamza.

Minister of Food (Malik Khuda Bakhsh) : I would request you to adjourn the privilege as well as the adjournment motions for the next working day.

خواجه محمد صفدر ۔ میری ایک تحریک التوا اس قسم کی ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے ابھی زیر بحث لے آیا جاوے ۔

I think there is lot of urgency in No. 202.

اور پہلے ملک صاحب پیش کر لیں تو اسکے بعد میں اپنی تحریک التوا پیش کر لوں گا ۔

Minister of Food : There is one privilege motion and three adjournment motions for today. I would request their postponement in the interest of the conclusion of coronation proceedings.

خواجہ محمد صفدر ۔ مجھے ان سے اتفاق ہے لیکن میری تحریک التوا پانچ دس منٹ میں ختم ہو جائے گی ۔

Minister of Food : If it takes five or ten minutes I have no objection.

Mr. Speaker : The privilege motion of Mr. Hamza is deferred for the next working day.

ADJOURNMENT MOTIONS

FAILURE OF THE S.H.O;P.S. CHUHARKANA, TO REGISTER THE CASE OF KIDNAPPING OF HAFIZ ABDUL HAQ.

Mr. Speaker : Next comes an adjournment motion (No. 202) by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir I beg to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the SHO, Chuharkana Police Station, to register a criminal case in respect of the kidnapping of Hafiz Abdul Haq, on 23rd October, 1967, by Abdur Rahim Chairman, Union Council Chuharkana. The relatives of Hafiz Abdul Haq suspect that he has been murdered because he had moved a no-confidence motion against the Chairman. This apathy of the Police has perturbed the mind of the public of the Ilaqa.

Minister of Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : I oppose the motion Sir. I have received it only this morning and I would like to collect information so that I may be in a position to say something on Monday.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) جناب والا ۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس تحریک کو محترم لا منسٹر صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کی غرض و غایت یہ ہے کہ آج صبح جب میں اپنے کمرہ سے باہر نکل رہا تھا کیونکہ میں ہر روز سیر کو جاتا ہوں تو میں نے دیکھا کہ میرے کمرہ کے باہر تین اشخاص بیٹھے ہیں میں نے پوچھا کہ تم کون ہو اور کس سے ملنے آئے ہو انہوں نے کہا کہ ہم تم سے ملنے آئے

ہیں میں نے پوچھا کیا بات ہے تو انہوں نے بتایا کہ ہم رات کے دو بجے سے یہاں بیٹھے ہیں ۔ در اصل انہوں نے اس وقت مجھے اطلاع نہیں دی اور صبح تک وہیں سردی میں پڑے رہے ۔ میں نے کہا کہ آخر کیا بات ہے کیا آفت آ گئی ہے ۔ چنانچہ انہوں نے واقعہ سنایا اور کہا کہ ان میں سے ایک کے بھتیجے کو ۳۰ تاریخ کو ان کے علاقے کے چیئرمین اور اس کے ساتھیوں نے کھیت سے اٹھا لیا کیونکہ وہ بی ڈی ممبر تھا اور اس نے چیئرمین کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی تھی ۔ اس کے بعد وہ تھانیدار کے پاس گئے تاکہ رپٹ لکھائیں ۔ تھانیدار نے رپٹ لکھنے سے انکار کر دیا ۔ جب وہ واپس آئے تو ان کے ڈیرے پر پولیس والے آئے اور انہیں ڈرایا دھمکایا اور کہا کہ اگر کسی کے پاس جا کر شکایت کی تو تمہارا بندوبست کیا جائے گا ۔ انہوں نے اگلے روز وہاں سے جان چھڑائی اور DSP صاحب سے جا کر ملے اور سارا ماجرا سنایا ۔ انہوں نے ان لوگوں کی بات سن کر کہا کہ وہ شخص آ جائے گا فکر نہ کرو ۔ اس کے بعد وہ SP صاحب کے پاس گئے تو انہوں نے کہا کہ دو دن کے بعد آؤ ۔ پھر وہ ڈپٹی کمشنر کے پاس گئے اور تمام واقعات سنائے انہوں نے کہا کہ یہ کام S.P. کا ہے میں کیا کر سکتا ہوں ۔ انہوں نے ایک درخواست تحریری طور پر پیش کی تھی اس پر ڈپٹی کمشنر صاحب نے کسی قسم کا حکم نہ لکھا ۔

اس سے آپ اندازہ فرمائیں کہ اس وقت لاء اینڈ آرڈر کی کیفیت کیا ہے ۔ یہ ایسا خوفناک واقعہ ہے کہ تین آدمی جو اچھے بھلے زمیندار معلوم ہوتے تھے ان کو میں نے آج پہلی بار دیکھا اور شاید زندگی بھر پھر کبھی نہ دیکھوں گا ان کی حالت دیکھ کر میرا دل بھر آیا وہ اس قدر ستم رسیدہ ہیں ۔ رات بھر میرے کمرہ کے باہر سردی کے موسم میں پڑے رہے ۔

جناب والا ۔ میں نے یہ تحریک اس لئے پیش کی ہے کہ آپ اس پر غور فرمائیں ۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ SHO کو فوراً چوھڑکانہ سے تبدیل کیا جائے اور اس کی جگہ نئے SHO کو مقرر کیا جائے اور case register کر کے اس کی تحقیقات کرائی جائے ۔

Mr. Speaker : We will take up this adjournment motion on the next working day.

SHORTAGE OF LIFE SAVING DRUGS AND ANTI-BIOTICS IN LAHORE

Mr. Speaker : Next motion, (No. 203) by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, there is an acute shortage of life-saving drugs and anti-biotics in Lahore. The executive committee of the Pakistan Medical Association, Lahore Branch, has expressed deep concern through a resolution. The scarcity of essential medicines has exposed the serious patients to the danger of death. The news has perturbed the mind of the public of West Pakistan.

وزیر صحت (بیگم زاهده خلیق الزمان) ۔ جناب والا ۔ اس کے لئے مجھے Monday تک وقت دیا جائے ۔

Mr. Speaker : On Monday then.

FAILURE OF THE POLICE TO ARREST DACOITS THREATENING HABIB, SHAH, A ZAMINDAR OF SHAHDADPUR.

Mr. Speaker : Next is No. 204 by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely the failure of the Police to arrest the dacoits, who have threatened a zamindar of Shahdadpur

with danger of death, unless he pays them seven thousand rupees, seven golden rings and many other valuables on an appointed date. The letter has been addressed to a big zamindar named, Habib Shah, and has been posted from Hyderabad. The failure of the Police to arrest the dacoits has perturbed the mind of the public of West Pakistan.

Minister of Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : I oppose it Sir. This is a very vague motion. We don't know when that letter was actually posted and when it was received by that zamindar, and we also don't know whether he has actually informed the police authorities or not. For aught I know that this whole letter may be a mere hoax, as several people have been writing to several people, and nobody takes notice of them. And since there has been no incident, how is the administration supposed to catch hold of the dacoits. I submit Sir that...

Mr. Speaker : Has any intimation been given to the Police ?

Malik Muhammad Akhtar : It is like this Sir. This is a repeated action and I have taken cognizance by this adjournment motion of the last incident.

Mr. Speaker : The Member means to say it is a repeated action.

Malik Muhammad Akhtar : Yes Sir.

Mr. Speaker : Then it is out of order.

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو ۔

Khawaja Muhammad Safdar : The Minister is inviting another couplet from this side.

RESOLUTION

RE: FELICITATIONS TO THE SHAHINSHAH ARYA MEHAR AND THE THE SHAH BANO OF IRAN ON THE OCCASION OF THEIR CORONATION.

Mr. Speaker : Now we take up the first item on the Agenda. Yes, the Minister of Food and Agriculture.

Minister of Food and Agriculture(Malik Khuda Bakhsh) : Mr. Speaker, Sir, I beg to move -

> The West Pakistan Assembly resolves that the most sincere and heartiest felicitations of the people of West Pakistan be conveyed to Their Imperial Majesties, the Shahinshah Arya Mehar, Mohammad Raza Shah Pehlvi and the Shah Bano of Iran on the auspicious occasion of their Coronation.
>
> The Coronation of Their Imperial Majesties is an epoch making event of tremendous historical significance to us in the context of the manifold spiritual and fraternal ties that bind our two countries and peoples whose hearts throb in complete unison. With each passing day new dimensions are being added to this relationship of which RCD is a positive manifestation as a valuable instrument of collaboration between our two countries in economic, cultural and social fields.
>
> The Assembly further wishes to convey its fervent prayers for the long life and glorious reign of Their Imperial Majesties so that they may continue to guide the destiny of the brotherly people of Iran thus ensuring their progress, prosperity and well-being.

Mr. Speaker : The resolution moved is :

> The West Pakisten Assembly resolves that the most sincere and heartiest felicitations of the people of West Pakistan be conveyed to Their Imperial Majesties, the Shahinshah Arya Mehar, Muhammad Raza Shah Pehlvi and the Shah Bano of Iran on the auspicious occasion of their Coronation.
>
> The Coronation of Their Imperial Majesties is an epoch-making event of tremendous historical significance to us in the context of the manifold spiritual and fraternal ties that bind our two countries and peoples whose hearts throb in complete

unison. With each passing day new dimensions are being added to this relationship of which RCD is a positive manifestation as a valuable instrument of collaboration between our two countries in economic, cultural and social fields.

The Assembly further wishes to convey its fervent prayers for the long life and glorious reign of Their Imperial Majesties so that they may continue to guide the destiny of the brotherly people of Iran thus ensuring their progress, prosperity and well-being.

وزیر زراعت و خوراک - جناب والا - یقین جانئے کہ میں اس قرار داد کے پیش کرنے میں نہ صرف دلی مسرت حاصل کر رہا ہوں بلکہ میں اسے اپنے لئے ایک وجہ ناز و فخر سمجھتا ہوں - یہ قرار داد جناب والا نہ تو رسمی ہے اور نہ کسی وقتی ضرورت کے تحت یا عارضی مصلحت کی بنا پر پیش کی جا رہی ہے - یہ قرارداد پاکستان کے ۱۱ کروڑ عوام کے دلوں کی صحیح عکاسی اور ترجمانی کر رہی ہے - جناب والا - اس قرارداد کے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے دلی جذبات اس مبارک موقع پر ایرانی قوم اور شہنشاہ ایران اور انکی رفیقہ حیات کی خدمت میں پیش کر سکیں - ایران ایک عظیم قوم اور ایک عظیم ملک ہے - جناب والا جانتے ہیں کہ ایران کا رقبہ وسیع ہے یعنی فرانس ، سپین ، اٹلی اور جرمنی کو ملا کر بھی اس کا رقبہ زیادہ بیان کیا جاتا ہے - ایران کے ساتھ ہمارے گہرے رشتے ہیں جناب والا - صرف جغرافیائی بنا پر ہی نہیں بلکہ تاریخ کی بناء پر ایران سے ہمارے تعلقات کی نوعیت برادرانہ اور محبت سے بھرے ہوئے جذبات سے لبریز ہے - جناب والا - ایران کے متعلق کسی کہنے والے نے کہا اور لکھنے والے نے لکھا کہ پہلی دفعہ گلاب کا پھول وہیں چٹکا اور مہکا - اور بلبل وہیں پہلی دفعہ نغمہ سرا ہوا اور astronomy نے وہیں پر سائنس کی شکل اختیار کی اور ریاضی کو اس نے ہنر کا درجہ دیا - ایران اور ایرانی قوم کا دنیا میں ایک منفرد اور بلند مقام

ہے - تہذیب و تمدن کے سلسلے میں اور خصوصاً اخلاقیات کے سلسلے میں ہم نے تو اسی قوم سے درس بلکہ درس حیات پایا - جناب والا کو یاد ہوگا کہ ایک عرصہ تک اس ملک میں ہماری سرکاری اور دفتری زبان فارسی رہی اور وہی زبان ہماری قومی زبان کی اساس بھی بنی - اور آج اردو ، فارسی عربی اور مقامی زبانوں کا مرکب ہے -

جناب والا - اگر میں یہاں پر یہ بھی کہدوں تو بے جا نہ ہوگا کہ علامہ اقبال مرحوم و مغفور جس نے پاکستان کا تخیل مسلمان قوم کے سامنے پیش کیا انہوں نے بھی فارسی کو اپنا ذریعہ پیغام خیال کیا اور در اصل ان کے پیر یعنی مولانا جلال الدین رومی پیر روم کے نام سے مشہور ہیں - تو جس نقطہ نظر بھی دیکھا جائے --- جغرافیائی لحاظ سے دیکھا جائے، تاریخ کے لحاظ سے دیکھا جائے ، مذہب کی بنا پر دیکھا جائے ، احساسات کی بنا پر دیکھا جائے تہذیب کی بنا پر دیکھا جائے ایران اور پاکستان جغرافیائی طور پر دو ملک ہیں مگر در اصل انمیں اتنی مشترک اقدار ہیں جنکی بنا پر آج کے موقع پر جبکہ تمام ایرانی قوم اپنے بادشاہ کی تاج پوشی کے سلسلے میں مسرور و شادمان ہے ہم ان کی مسرت و شادمانی میں شامل ہونا چاہتے ہیں - جناب والا - شہنشاہ ایران ایک تاریخی شخصیت ہیں بلکہ میں یہ کہدوں تو بے جا نہ ہوگا کہ وہ تاریخ ساز شخصیت ہیں - جناب والا کو معلوم ہوگا کہ خاندان پہلوی کے آنے سے پہلے ایران کا کیا حال تھا اسکا شمالی حصہ کسی کے قبضہ میں تھا اس کا جنوبی حصہ کسی کے قبضہ میں تھا اور اسکے درمیانی حصہ میں انتشار و اضطرار کی کیفیت تھی - مشیت ایزدی کو یہ مناسب معلوم ہوا اور قدرت کچھ ایسا انتظام کر دیا کرتی ہے کہ یہ لوگ ایران کی سیاست پر آئے اور انہوں نے ایران کی سیاست میں استحکام ، اس کی معیشت میں توازن بلکہ فروغ و ترقی - اس کی تجارت میں فروغ اس کی صنعت و حرفت میں قوم کی ترقی کا سامان کر گئے - جناب والا - آپ یہ سن کر خوش ہونگے اور ہم یقیناً خوش ہیں کہ اس وقت ایران کی سالانہ

آمدنی ۱۲ سو فی کس ہے اس لحاظ سے یہ جو ترقی کی منازل طے کی جا رہی ہیں اس کا بانی یا داعی اور محرک صرف ایک شخصیت ہے ۔ جس کا نام شہنشاہ ایران ہے اس شخص نے یا اس مرد مجاہد نے اپنی قوم کے حالات کے پیش نظر ایک نہایت ہی جامع واضح اور قابل عمل منصوبہ تیار کر کے اپنی قوم کو صحیح طریقہ پر لانے کی کوشش کی اور اگر میں یہ کہوں تو بیجا نہ ہوگا کہ انہوں نے اپنے نو نکاتی پروگرام سے اپنی قوم کی کایا پلٹ دی ۔ زرعی اصلاحات ان کا زرین کارنامہ ہے ، تعلیمی اصلاحات نے ان کو ہمیشہ کے لئے لافانی اعزاز بخش دیا ہے جناب والا وہ افراد پر حکومت نہیں کرتے بلکہ وہ ان کے دلوں پر حکومت کرتے ہیں اور در اصل عوام کی حاکمیت کو وہ نہایت ہی ممتاز درجہ دیتے ہیں مجھے کبھی ایران جانے کا تو اتفاق نہیں ہوا لیکن اخبارات کے ذریعہ جو کچھ مجھے آج کوائف معلوم ہوئے ہیں یا چند روز سے جو کوائف مجھے اخبارات میں دیکھنے سے معلوم ہوئے ہیں آپ یقین جانیے کہ اس پر ہر مسلمان کو بیحد خوشی ہوئی ہے ۔ ایران ایک ایسا ملک ہے جو اپنے وسائل سے صحیح فائدہ اٹھاتا ہے اور اپنی قومی ترقی کے ذرائع پیدا کر رہا ہے ۔ اس لئے شہنشاہ ایران کی تاجپوشی جیسا میں نے اس قرارداد میں پیش کیا ہے کہ یہ کوئی رسمی نہیں ہے ۔ ۲۶ سال کے بعد آج دو کروڑ ۷ لاکھ ایرانی عوام اپنے بادشاہ کی تاجپوشی کا جشن منا رہے ہیں میں اس چیز میں گو جسماً موجود نہیں ہوں مگر میں ان کے ساتھ اس خوشی میں اور اس جشن میں برابر کا شریک ہوں ۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایرانی قوم کو ترقی کی منازل پر زیادہ سے زیادہ جلد لے جائے اور ایران سرسبز و شاداب رہے ایرانی قوم ہمیشہ آباد رہے ۔ شہنشاہ ایران ہمیشہ ان کی رہنمائی کر سکیں ۔

میں آخر میں جناب والا صرف یہ عرض کروں گا کہ ایرانی قوم تابندہ باد اور شہنشاہ ایران پائندہ باد ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔۱) ۔ میں اس قرار داد کے سلسلے میں جناب محترم قائد ایوان کی پوری پوری تائید کرتا ہوں ۔ میرے تائید کا منبع و ماخذ وہ میرے جذبات تشکر ہیں جو میں شہنشاہ ایران اور ایرانی قوم کے لئے میں اپنے دل میں پاتا ہوں ۔ یہ جذبات تشکر ۱۹۶۵ء کی اس جنگ کا نتیجہ ہیں جو کہ ہندوستان نے ہم پر ٹھونسی تھی ۔ اسوقت جناب والا۔ جبکہ دشمن ہر چہار سمت سے ہم پر یلغار کر رہا تھا اگرچہ بہت سی قوموں نے ہمارے ساتھ محبت اور ہمدردی کا اظہار کیا ۔ مگر ایران اور ترکی ان میں سر فہرست تھے۔ انہوں نے نہ صرف اخلاقی بلکہ مادی امداد دے کر ہم پر بہت بڑا احسان کیا ۔ رسول اکرم کی حدیث ہے کہ جو شخص انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا ہے وہ خدا کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا ہے ۔ اس لئے ہم سب جو بھی اس ملک میں بستے ہیں اپنے اس مشکل وقت میں ایک دوست ملک کی ۔ ایک ہمسایہ ملک کی ہمدردی اور معاونت کے لئے انتہائی تشکر کے جذبات اپنے دل میں پاتے ہیں ۔ کیونکہ جناب والا ۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس کے متعلق بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ایران اور شہنشاہ ایران کا بہت بڑا احسان ہماری قوم پر ہے تو یہ مبالغہ نہیں ہوگا ۔ ایران اور پاکستان کے تعلقات خواہ سیاسی ہوں خواہ معاشرتی ۔ خواہ ثقافتی ہوں خواہ مذہبی وہ تعلقات صدیوں پرانے ہیں جیسا کہ محترم قائد ایوان نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایران اس دنیا میں قدیم ترین تہذیب کا مرکز رہا ہے ۔ ایران نے ساسانیوں کے عہد میں ترقی کی طرف منازل طے کئے کہ اس وقت دنیا کے اکثر و بیشتر حصے ان کے زیر نگین

تھے - اسکے بعد اگرچہ عرب سلطنت قائم ہوئی لیکن عباسیوں کے عہد میں در اصل اس سلطنت میں ایرانی اثر و نفوذ بدرجہ اتم موجود تھا - پیرمکی خاندان کوکون نہیں جانتا - اسکےبعد ایران نے بڑے بڑے انسان پیدا کئے - جن میں سینجر اور طغرل کے نام خصوصیت سے قابل ذکر ھیں - اس تمام عرصے میں ایران نے بےشمار ترقی کے مراحل طے کئے - لیکن گذشتہ دو صدیوں میں جیسے کہ تمام دنیائے اسلام پر ادبار کے بادل چھا گئے - ان کی لپیٹ میں ایران بھی آ گیا - اور قاچاریوں کے عہد میں ایران گونا گون مشکلات کا شکار ہو گیا - لیکن قبل اسکے کے میں موجودہ ایران کے متعلق کچھ کہوں میں یہ عرض کرنا چاھتا ہوں کہ ایران کا ایک بہت بڑا احسان ہمارے ملک پر یہ بھی ہے کہ ہمارے ملک کو ایران نے اسلام سے روشناس کرایا.اس بر صغیر میں اسلام کی شمع روشن کرنے کا سہرا بہت حد تک ایران کے سر پر ہے - ماسوائے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ برصغیر ہند و پاک کے بڑے بڑے اولیاء کرام میں سے کوئی بھی نہیں ہے جو ایران سے وارد نہ ہوا ہو - حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ افغانستان کے رہنے والے ھیں - وہ غزنوی کے ایک محلے ھجویر کے رہنے والے ھیں - آپ غور فرمائیں جناب والا - کہ خواجہ معین الدین چشتی ہوں خواہ شاہ بختیار کاکی - خواہ حضرت فرید شکر گنج ہوں خواہ نظام الدین اولیاء - خواہ ملتان کے گردیزی ہوں - آپ جہاں کہیں بھی نظر دوڑائینگے آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ سب ہی لوگ اسلام کا پیغام لیکر- اسلام کی تبلیغ کے لئے اس زمانے میں یہاں وارد ہوئے تھے جب کہ ہر چہار طرف اس ملک میں کفر کا اندھیرا چھایا ہوا تھا - انہوں نے یہاں اسلام کی شمع جلا کر اس ملک پر بڑا احسان کیا - جناب والا -

ایک قوم کی حیثیت سے ہم ان کا جس قدر بھی شکریہ ادا کریں وہ کم ہے - یہ تو ہمارا اُن سے مذہبی تعلق ہے جس کو ہم نہیں بھلا سکتے - معاشرتی اور ثقافتی اعتبار سے آپ دیکھیں کہ عرفی - حکیم اور صائب کے نام سے کون نا واقف ہے - یہ اور بہت سے شعراء - ادبا - حکماء اور علماء مغلیہ دور میں ایران سے یہاں پہنچے - جنہوں نے اپنے علم و فضل و حکمت کے موتی یہاں بکھیرے - اور ہمیں ان خوبیوں سے روشناس کرایا جو خوبیاں ایک مہذب قوم دوسری مہذب قوم کو دے سکتی ہے - اکبر اور خان خانان کے دربار - جہاں گیر اور شاہجہان کے دربار ایرانی علماء - عقلاء اور فضلاء سے بھرے رہتے تھے - جناب والا - میرے محترم بزرگ قائد ایوان نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہاں فارسی جو کہ ایران کی قومی زبان ہے ہماری دفتری زبان اور مجلسی زبان تھی - ہاں - بالکل درست فرما رہے ہیں آپ سکھوں کے زمانے تک ہمارے ہاں فارسی دفتری زبان تھی جب تک کہ انگریز یہاں وارد نہیں ہوئے تھے - اس برصغیر میں ہماری دفتری اور سماجی زبان فارسی ہی تھی - جناب والا - ایران کا رشتہ نہ صرف مغربی پاکستان سے تھا بلکہ مشرقی پاکستان سے بھی ایران کا ویسا ہی تعلق ہے - حافظ شیراز کو جب بنگال سے دعوت ہوئی تو اسکے جواب میں خط لکھ بھیجا - جس کا ایک مصرع عرض کر دوں گا ع

او این قند فارسی چو به بنگاله می رود ،، -

اس خط میں انہوں نے اپنی معذرت لکھ بھیجی کہ میں آ نہیں سکتا وہاں ایرانیوں کے لئے اس زمانے میں بھی نہ صرف مغربی پاکستان بلکہ مشرقی پاکستان میں بھی وہی جذبات تھے جنکو برادرانہ محبت کے جذبات کہا جا سکتا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہمارا ایران کے ساتھ صدیوں پرانا رشتہ ہے جو دن بدن استوار ہوتا رہا - حتیٰ کہ جب سے کہ پاکستان بنا

ہے یعنی گذشتہ بیس سال میں یہ دو ملک ایران اور ترکی ہیں جنہوں نے ہر مرحلے پر پاکستان کی حمایت کی ۔ کسی موقع پر بھی انھوں نے اپنی دوستی کے ہاتھ کو کھینچا نہیں بلکہ وہ ہمیشہ اپنی دوستی کا ہاتھ ہماری طرف بڑھاتے ہی رہے ۔ گذشتہ ۲۰ سال کی تاریخ میں دنیا کا کوئی بھی ایسا ملک دکھلائی نہیں دیتا ہے جس کے ساتھ کہ ہمارے تعلقات بڑھتے ہی رہے ہوں اور بگڑے نہ ہوں ۔ لیکن یہاں ہمارے تعلقات دن بدن بڑھتے رہے اور زیادہ سے زیادہ استوار ہوتے رہے ۔

اگر میں جناب والا ایران کو پاکستان کا پالین باغ کہوں تو بےجا نہ ہو گا اس میں ہمارے لئے محبت کے پھول ہیں اس میں ہمارے لئے اخوت کے فوارے پھوٹتے ہیں اگر ایرانی قوم آج مسرور ہے تو ہم اپنے آپ کو اسی طرح مسرور پاتے ہیں ۔ جناب والا ابھی میں یہ عرض کر رہا تھا اس سے پہلے آج ایران نے تمدن و ترقی اور سطوت کی بہت سی منازل طے کی ہیں ۔ یہ دنیا کی قدیم ترین تہذیب ہے لیکن میں نے عرض کیا کہ گزشتہ دو صدیوں میں باقی دنیائے اسلام کی طرح گو یہ ملک بھی ادبار کی گھٹا میں گھر گیا لیکن پچھلے دس سال میں اس نے حیرت‌انگیز ترقی بھی کی ہے اور اگر میں یہ کہوں کہ وہ تمام‌تر ترقی اس موجودہ فرمانروا کی مرہون‌منت ہے تو یہ بھی بےجا نہ ہو گا اس کی ترقی کا اندازہ لگائیں کہ آج سے ۱۰ سال پہلے ایک ایرانی کی اوسط سالانہ آمدنی ۶۵۰ روپیہ تھی اور آج ۱۲۰۰ روپیہ ہے ایرانی حکومت آئندہ ماہ میں ایک پانچ سالہ منصوبہ شروع کر رہے ہیں جس کی مالیت ۵۵ ارب روپیہ ہو گی یہ رقم وہی ہے جو ہمارے تیسرے پنج سالہ منصوبے کی مالیت ہے لیکن ہماری ۱۲ کروڑ آبادی ہے اور انکی آبادی دو کروڑ ہے اس لحاظ سے ان کا منصوبہ ہم سے پانچ گنا بڑا ہے ۔ وہ صنعتی

میدان میں موٹروں کی ضرورت اپنے ہاں سے پوری کرتے ہیں - ۶۰ فیصدی موٹر کار ان کے اپنے ہاں پیدا ہوتی ہیں اور ان کی موٹر کار کا نام پیکان ہے جس کے معنی تیر ہیں - دوسری ضروریات بھی ان کے اپنے کارخانوں میں تیار ہوتی ہیں - قائدایوان نے ارشاد فرمایا تھا کہ انہوں نے لینڈ ریفارمز کی ہیں لیکن انہوں نے کچھ زیادہ اس موضوع پر روشنی نہیں ڈالی - میں عرض کئے دیتا ہوں اس سے پیشتر ایران کے ۵ ہزار گاؤں تقریباً ایک ہزار خاندانوں میں تقسیم تھے لیکن موجودہ فرمانروا کی لینڈ ریفارمز کے بعد ان میں سے ۹۸ فیصدی خاندان چھوٹے زمیندار ہیں اور مزارعین تک انکی ملکیت چلی گئی ہے - صرف ۲ فیصد گاؤں ۵۰ ہزار میں سے لینڈلارڈز کے قبضہ میں رہ گئے ہیں اور باقیوں پر مزارعین کا قبضہ ہو گیا ہے - سب سے پہلے شہنشاہ ایران نے اپنی مثال پیش کی ہے انہوں نے اپنی زمین مزارعین میں تقسیم کر دی اور اس کے بعد تمام بڑے بڑے زمینداروں کو مجبور کیا کہ وہ اپنی زمینیں اسی طرح تقسیم کریں اور آپ یہ سنکر حیران ہونگے کہ گو وہ آج بھی پسماندہ ملک ہے لیکن وہاں یہ قانون رائج ہے کہ تمام صنعتی اداروں کا ۲۰ فیصد منافع ان صنعتی اداروں کے مزدوروں میں لازمی طور پر تقسیم کیا جائیگا - اس کا نتیجہ کیا نکلا کہ وہاں کارخانوں کی پیداوار کئی گنا بڑھ گئی اور دوسرے یہ کہ وہاں ہڑتالیں ناپید ہو گئی ہیں - وہاں ہڑتالیں ایسے قوانین بنانے کے بعد ناپید ہو چکی ہیں - جناب والا ایران گورنمنٹ نے ایک literary corps بنائی ہے - شہنشاہ ایران نے گذشتہ تین چار سال سے یہ مہم جاری کرائی ہے کہ جس کے ذریعہ تقریباً ۲۰ لاکھ ایرانیوں نے لکھنا پڑھنا سیکھا ہے - آپ غور فرمائیں کہ انہوں نے اپنی قوم کے لئے صنعتی میدان میں زرعی میدان میں علمی اور تعلیمی میدان

میں کس قسم کی اصلاحات نافذ کی ہیں اور انکے اثرات کیا مرتب ہو رہے ہیں - آج سے چند سال پہلے ہمارے ملک کی طرح وہاں امریکن ماہرین ایڈوائزرز اور ٹیکنیشنز کی بھرمار تھی لیکن آج وہاں کوئی امریکن ٹیکنیشن یا ماہر نہیں ہے - وہ اپنا کام خود کرتے ہیں - ہم نے ایک چھوٹی سی عمارت بنائی تھی مگر ہم نے غیر ملکی ماہرین سے اسکا نقشہ تیار کروایا انہوں نے اس سے بڑی عمارت جو کہ ان کی پارلیمنٹ کا ہیڈ کوارٹر ہے یعنی پارلیمنٹ کی بلڈنگ ہے انہوں نے مقامی طور پر اپنے ہی انجینیروں سے ڈیزائن کرائی ہے اور اپنے ٹھیکیداروں سے تعمیر کرائی ہے - وہ ترقی کی بہت سی منزلیں طے کر چکے ہیں - میں انکو اس ترقی پر مبارکباد دیتا ہوں اور میں دعا کرتا ہوں کہ وہ مزید ترقی کریں میں دعا کرتا ہوں کہ جس راستے پر شہنشاہ ایران گامزن ہیں اللہ تعالی ان کو مزید توفیق دے کہ وہ اپنی قوم کے لئے زیادہ محنت قربانی اور ہمت سے کام کریں تاکہ اپنے ملک کو زیادہ سے زیادہ ترقی اور بلندی پر پہنچا سکیں - میں قائد ایوان کا ممنوا ہوں کہ ہمارے یہ جذبات ایرانی گورنمنٹ تک پہنچا دئیے جاویں -

صاحبزادی محمودہ بیگم (پی ڈبلیو ۱۵۳ زون ۳) - صدر محترم - میں اس عظیم اور مقدس دن پر قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے خیالات کی پوری طرح تائید کرتی ہوں - جناب والا - یہ دن بے حد مقدس ہے اس لئے کہ ہمارے ہاں شہنشاہ ایران اور شاہ بانو کی تاجپوشی کی خوشی میں یہ دن منایا جا رہا ہے - جناب والا - ایران سے ہمارے تعلقات ہمہ گیر ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ کہ ہم ایران کے ساتھ اسلام کے مقدس رشتے میں وابستہ ہیں اور شہنشاہ ایران نے ہر مشکل وقت میں اور امتحان پر

پاکستان کو جس درجہ امداد فرمائی ہے ہماری پوری قوم ہمیشہ اس کی ممنون احسان رہے گی ۔ جناب والا ۔ شہنشاہ ایران کی ہستی ایک تاریخی ہستی ہے یہ وہ ہستی ہے جس نے ۲۶ سال کے طویل عرصہ میں اپنی قوم و اپنے ملک کے لئے جدوجہد کی جس نے یہ خوشی جو منائی جا رہی ہے اس میں کوئی جلد بازی نہیں کی ۔ میں ایک دفعہ شاہ ایران کی تقریر پڑھ رہی تھی جس میں انہوں نے فرمایا کہ میں اس وقت تک تاج پوشی نہیں کرانا چاہتا جب تک کہ میرے عوام کی حالت اچھی نہ ہو جائے ۔ جناب والا۔ اس طویل عرصہ میں شہنشاہ ایران نے اپنے عوام کے لئے جو اصلاحات نافذ کیں اور جن پر وہ عملی طریقہ سے بہت کاربند ہیں وہ اس کے لئے قابل مبارکباد ہیں ۔ تاریخ شہنشا ایران کو ہمیشہ یاد رکھے گی اس لئے کہ ایسے مرد مجاہد روز روز پیدا نہیں ہوا کرتے ۔ جناب والا ۔ میں پاکستان کی خواتین کی طرف سے اور خاص طور پر شاہ بانو کی خدمت میں ہدیہ عقیدت پیش کرتی ہوں ۔ شاہ بانو وہ خاتون ہیں ۔ جن کے سر پر ۲۵ اڑھائی ہزار سال کی طویل مدت کے بعد ایران کا تاج رکھا جائے گا ۔ اڑھائی ہزار سال کے طویل عرصہ میں کسی خاتون کو یہ عزت نصیب نہیں ہوئی تھی کہ اس کے سر پر ایران کا تاج رکھا جا سکے ۔ شاہ بانو اس لئے مبارکباد کی مستحق ہیں کہ وہ اڑھائی ہزار سال کی طویل مدت کے بعد ایران کی تاج پوشی کی رسم میں حصہ لیں گی ۔ جناب والا ۔ میں پاکستان کی خواتین کی طرف سے شاہ ایران اور ملکہ ایران کو خاص طور پر اس لئے مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے خواتین کے حقوق کی بے حد حفاظت کی ہے۔ شاہ ایران نے خواتین کو وہ حقوق عطا کئے ہیں جو اس سے پہلے ایران کی خواتین کو حاصل نہیں تھے۔ حق رائے دہی ایران کی خواتین کو میسر نہیں تھا ۔ انہوں نے آج سے تھوڑا عرصہ پہلے وہاں کی خواتین کو

یہ حق دیا ہے اور اس وقت وہاں کی پارلیمنٹ اور سینیٹ میں ۸ خواتین موجود ہیں ۔

جناب والا ۔ شاہ بانو اس لئے مبارک باد کی مستحق ہیں کہ وہ اپنی خواتین کے لئے ایک عام عورت کی طرح کام کرتی ہیں - اور وہاں کے ہسپتالوں اور یتیم خانوں میں ہر روز جاتی ہیں اور مریضوں اور یتیموں کی دیکھ بھال کرتی ہیں ۔ وہ ہمارے لئے قابل احترام اور قابل عقیدت ہیں ۔ اس لئے میں پاکستان کی خواتین کی طرف سے شاہ ایران اور شاہ بانو کی خدمت میں نہ صرف ہدیہ عقیدت پیش کرتی ہوں بلکہ انہیں مبارک باد دیتی ہوں کہ انہوں نے اپنے عوام کی بھلائی اور مفاد کے لئے جو کچھ کیا ہے معبود مقدس اس کے لئے ان پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

Mr. Zain Noorani (Karachi - I) : Mr. Speaker, Sir, I consider it a great honour to associate myself with the Resolution moved by the Leader of the House, and so ably supported by the Leader of the Opposition, felicitating His Imperial Majesty, Muhammad Raza Shah Pehlvi, the Shahinshah of Iran, on his Coronation, and Her Imperial Majesty, the Shah Bano Ferah Pehlvi, on her being crowned today.

Sir, the Shahinshah is an exceptional man. He was born an autocrat but preferred to mould himself to be a democrat. He is a ruler whose heart throbs for the ruled. A King who believes in giving and not taking from his people. He is, Sir, a prince amongst men and a man amongst princes; a ruler, a leader, reformer, scholar, soldier and even an author, all in one. That Sir is what Muhammad Raza Shah Pehlvi, the Shahinshah of Iran, is. The popularity of the Shahinshah, and the love and esteem the people of Iran have for their ruler has been amply proved when probably for the first time in recent history, and probably the Shahinshah is the only living monarch for whom the people of his country rose like a man, united to a man, against his enemies, when in 1953, on the 16th of August, he left Iran, only to return back triumphant a hero and the beloved of the people, three days after he had left, on the 19th August, 1953.

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے Invisible Government پڑھی ہے ؟

Mr. Zain Noorani : What better homage, what better proof of love could the people of any country give than what the people of Iran did for the Shahinshah. And, Sir believe me, no King deserved it better than the Shahinshah. The 26 years that the Shahinshah of Iran has ruled have been a period of emancipation, of progress; emancipation from illiteracy and progress towards stability and self-sufficiency. During these 26 years, Muhammad Raza Shah Pehlvi has worked with single-minded determination to provide for his people all that he felt was their just right, and to give them that standard of living which they deserved. He was faced with many obstacles but he was never deterred from the course which he knew to be just.

Mr. Speaker, Sir, the Nine Point Reforms of the Shahinshah are the basis of the social revolution in Iran. The distribution of land to the landless, the suppression of the Azerbaijan Revolt, the White Revolution of the Shah and the people, which led to the freedom of 2/3rd of the population of Iran. Their fight against illiteracy, the emancipation of women, and above all, the evolution and promulgation of Iran's independent and national policy, have been responsible for making the Shah of Iran one of the most respected people in the international field.

Sir, Iran and Pakistan are two different countries, but with the same objects, with the same heritage and the same destiny. The Shah of Iran and President Ayub of Pakistan have realized this, and they have worked incessantly; towards bettering the relations these two countries, and working as a team for the greater good of the greater number of the peoples of these two countries. The love and esteem that the Shah of Iran has for Pakistan can be described in no better words than to quote the Shah himself. Addressing the tribal Chiefs in Peshawar in 1964, the Shah of Iran said : "I am confident that under the leadership of Field Marshal Muhammad Ayub Khan, the people of Pakistan will attain the zenith of progress and of development. The establishment of understanding and friendly cooperation between Pakistan and Iran is not only the time's necessity, but should be of such a nature as to set an example for all other Nations in this region of Asia, which share the same ideas and same aspirations." Sir, this is exactly the line on which we think of Iran also. Speaking of Iran, in 1964, President Muhammad Ayub Khan, while addressing the Iran-Pakistan Cultural Association of Tehran said : "Destiny has tied our two people together. In the manner in which the Government and the people of Iran see eye to eye on all matters is

surely gratifying. I know how solidly the Iranian Nation stands behind its Shahinshah. As faith and determination guide us in the form of our aspirations, so has the Shah been led in his far-reaching reforms by an undaunted faith in the future of his country."

Sir, it is because of this feeling of oneness amongst the two leaders and the people of the two countries that in 1963 the Regional Cooperation for Development was set up. The R.C.D. by its successful working has proved to the world that smallar Nations can exist in peace to prosper and to develop. Provided, they are ensured that they will not be the victims of Inerational intrigues, they can progress, can develop, can cooperate and can make their people happier and exist for peace in the world. This is the contribution, Sir, which the friendship of Iran, Pakistan and Turkey has given to the world, to the peace-loving world. I, Sir, therefore, congratulate the people of Iran not only on my own behalf but, I speaking on behalf of the common man of Pakistan also, and on their behalf I pray along with you all Sir, for the long life of Their Imperial Majesties, the Shah and the Shah Bano of Iran, and hope that they may live long and prosper and guide the destinies of Iran to greater glory and side by side with Iran we shall march forward to achieve that common destiny and that common goal of the entire Islamic World.

I thank you.

مسٹر سپیکر ۔ میں قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کا ممنوا ہوں کہ آج کا دن ہم سب کے لئے بلکہ تمام پاکستانی قوم کے لئے نہایت ہی مسرت اور شادمانی کا دن ہے کہ آج ایران کے عوام اپنے شہنشاہ کی رسم تاج پوشی منا رہے ہیں اور ہم اس مبارک موقع پر ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں ۔ ہمارے جذبات اور ہمارے احساسات وہی ہیں جو آج ایرانی قوم کے احساسات و جذبات ہیں اور ہم ان کی خوشی میں برابر کے شریک ہیں ۔ ایران نے شہنشاہ محمد رضا شاہ پہلوی کے دور میں اور ان کے عہد حکومت میں جو ترقی کی ہے وہ بے مثال ترقی ہے ۔ اس ترقی پر نہ صرف شہنشاہ ایران مبارک باد کے مستحق ہیں بلکہ ایران کے عوام بھی مبارک باد کے مستحق ہیں ۔ پاکستان کے ساتھ اور پاکستانی عوام کے ساتھ جو روابط اور مراسم اس دور حکومت میں قائم ہوئے وہ یقیناً پاکستانی قوم کے لئے نہ صرف

حوصلہ افزا ھیں بلکہ وہ ھمیشہ کے لئے یاد رکھے جائیں گے کیونکہ پاکستان اور ایران کے تعلقات صدیوں پرانے ھیں اور اس دور میں دونوں ملک قریب سے قریب اور ان کے روابط مضبوط سے مضبوط تر ھوتے گئے ھیں ۔ ھمیں امید ھے کہ یہ تعلقات آئندہ اور بھی زیادہ مضبوط ھوتے جائیں گے ۔

اس کے علاوہ ھماری جو امداد ۔ جو معاونت ھماری آزمائش کی گھڑیوں میں ایرانی قوم اور شہنشاہ محمد رضا شاہ پہلوی نے فرمائی وہ بھی یقیناً ھماری قوم ھمیشہ کے لئے یاد رکھے گی ۔ کیونکہ شہنشاہ محمد رضا شاہ پہلوی خود امن کے خواھاں ھیں اور انہوں نے دنیا میں اور دنیاوی سیاست میں ایک منفرد مقام حاصل کیا ھے ۔ ان کی وہ تمام پالیسیاں اور ان کا وہ نصب العین کہ وہ اپنے ملک میں یا ملک سے باھر ترقی اور امن کے خواھاں ھیں تمام دنیا پر واضح ھو چکا ھے ۔ اس موقع پر آج جبکہ ان کی رسم تاج پوشی منائی جا رھی ھے ھم دعا کرتے ھیں کہ ان کا عہد حکومت ایرانی قوم کے لئے اس سے بھی زیادہ مبارک ثابت ھو اور ایرانی قوم روز بروز ترقی کی منازل طے کرے ۔ اور ھم اس موقع پر شہنشاہ ایران اور ملکہ فرح پہلوی کے لئے لمبے عہد حکومت کے لئے دعا کرتے ھیں اور ان کی صحت کے لئے بھی دعا کرتے ھیں ۔ میں یہ سمجھتا ھوں کہ جو قرارداد قائد ایوان نے پیش کی ھے اور جس کی تائید اور حمایت قائد حزب اختلاف نے کی ھے اس کو اس ھاؤس کی متفقہ حمایت حاصل ھے اور اس لحاظ سے یہ قرار داد متفقہ طور پر منظور کی جاتی ھے اور یہ قرار دیا جاتا ھے کہ مرکزی حکومت کی وساطت سے یہ قرار داد حکومت ایران کو بھیجی جائے ۔ (نعرہ ھائے تحسین)

BILLS

THE WEST PAKISTAN LAND REVENUE BILL, 1965

(resumption of consideration clause by clause)

CLAUSE 192 (A)

Mr. Speaker : The House will now resume consideration clause by clause of the West Pakistan Land Revenue Bill, 1965. Clause 192 (A) which was moved by Kazi Muhammad Azam Abbassi.

Kazi Muhammad Azam Abbassi : I request that permission may kindly be granted to withdraw it.

Mr. Speaker : Has Kazi Muhammad Azam Abbassi leave of the House to withdrawn his motion for a new clause ?

(*The motion was by leave, withdrawn*)

Mr. Speaker : The new clause stands withdrawn. Next is by Haji Darya Khan Jalbani. Yes, Mr. Jalbani.

Haji Rais Darya Khan Jalbani : Sir, I beg to move :

> That after the proposed clause 192 A given notice of by Kazi Muhammad Azam Abbassi, appearing at Serial No 136 the following new clause be added, namely :—
>
> "192-B. Notwithstanding anything contained in this Act, head-men(Lambardars) shall not be appointed in, nor shall rules for their appointment be enforced in or made applicable to, any area or part of the Province the law in force immediately before the commencement of this Act did not provide for the making of such appointment or rules."

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

> That after the proposed clause 192-A given notice of by Kazi Muhammad Azam Abbassi, appearing at Serial No. 136 the following new clause be added, namely :—
>
> "192-B. Notwithstanding anything contained in this Act, head-men (Lambardars) shall not be appointed in, nor shall rules for their appointment be enforced in or made applicable to, any area or part of the Province where the law in force immediately before the commencement of this Act did not provide for the making of such appointment or rules."

POINT OF ORDER

RE : AN AMENDMENT BECOMING OUT OF ORDER ON ACCOUNT OF ITS BEING OUT OF PLACE

مسٹر حمزہ (لائلپور - ۲) - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - آپ سے بہتر کون جانتا ہے کہ میں قانونی موشگافیوں کی اہلیت نہیں رکھتا لیکن

اس معزز ایوان کا ایک حقیر سا ممبر ہوتے ہوئے مجھے ذاتی طور پر محسوس ہوا ہے کہ جب ہم اس مسودہ قانون کی دفعہ ۳۶-۳۷ اور ۳۸ پاس کر چکے ہیں تو اس موقع پر یا اس مرحلہ پر جناب دریا خان جلبانی کی طرف سے یہ ترمیم پیش نہیں کی جا سکتی کیونکہ یہ ضابطہ کے خلاف ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اسی مسودہ قانون میں ہم یہ طے کر چکے ہیں کہ دفعہ ۳۶ میں

"Rules regulating appointment, etc., of village officers.

Village Officers Cess.

Restrictions on attachment or assignment of remuneration of village officers."

ابھی چند دن گذرے کہ آپ نے Parliamentary Practice by May کا حوالہ دیتے ہوئے اس قسم کی ترمیم کو جو بے موقع پیش کی گئی تھی خلاف ضابطہ قرار دیا تھا ۔

Mr. Speaker : Which amendment Mr. Hamza ?

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اس کے متعلق مجھے صحیح یاد نہیں ہے تاہم اس موقع پر آپ نے اس ترمیم کو جو اس مسودہ قانون میں دی گئی پاس شدہ دفعات کی نفی کرتی تھی خلاف ضابطہ قرار دیا تھا ۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے آپ نے اس وقت اسی کتاب کا حوالہ دیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب اس ترمیم میں confusion تھا میں نے ایسی ترمیم میں حوالہ دیا تھا اور اس کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ آپ ان امور کے متعلق مجھے قائل کریں کہ یہ ترمیم کیسے ہاؤس کے سامنے پیش کی جا سکتی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میرا اعتراض ۱۹۲ (بی) سے متعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر - میں نے ان کو یہ عرض کیا تھا کہ آپ یہ فرمائیں کہ صفحہ ۵۵۸ پر جو observation کی گئی ہے اس کے پیش نظر آپ کی ترمیم کیسے قابل پذیرائی ہے -

مسٹر حمزہ - جناب والا - میرے جو شک و شبہات ہیں آپ انکی ترجمانی کر چکے ہیں اس لئے میرے خیال میں مجھے اس کتاب سے حوالہ دینے کی چنداں ضرورت نہیں - میں آپ کا ہمنوا ہوں اور میری ذاتی رائے ہےکہ یہ موقع ترمیم دینے کا نہیں ہے وہ موقع گذر چکا ہے جب اس قسم کی ترمیم اس مسودہ قانون میں پیش کی جا سکتی تھی اس لئے میں التجا کروں گا کہ آپ اس ترمیم کو اس وقت پیش کرنے کی اجازت نہ دیں -

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا- میں محترم حمزہ صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر کی تائید کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ اس ترمیم میں کئی ایک نقائص ہیں - پہلا نقص یہ ہے کہ جس موقع پر یہ ترمیم پیش کی گئی ہے یہ موقع مناسب نہیں ہے - نئی ترمیم پیش کرنے کے متعلق یہاں پارلیمانی پریکٹس یہ ہے کہ اگر وہ مناسب موقع پر پیش نہ ہو تو وہ ترمیم خلاف ضابطہ قرار دے دی جائے گی - میں اس کے لئے May's Parliamentary Practice کے صفحہ ۵۵۱ کا حوالہ دوں گا - اسکے وسط میں پیرا گراف ۹ ہے -

"An amendment is out of order if it is offered at a wrong place in the Bill."

جس حصہ میں یہ ترمیم پیش کی جا رہی ہے یہ اس کے سیاق و سباق پر پوری طرح نہیں اترتی ہے - چاہئے تو یہ تھا کہ یہ ترمیم باب پنجم میں پیش کی جاتی تو پھر کوئی بات سمجھ میں آ سکتی تھی - یا کوئی نئی کلاز اس میں پیش کی جاتی تو پھر بھی کوئی بات سمجھ میں آ سکتی تھی - اس نکتہ کے متعلق میں نے آپ کی خدمت میں دو حوالے دئے ہیں ایک

May's Parliamentary Practice کے صفحہ ۵۵۱ کا حوالہ دیا ہے اور دوسرے Canon's Procedure کے صفحہ ۲۰۰ سے حوالہ دیتا ہوں ۔

"An amendment offered as an additional section must be germane to the portion of the Bill".

جناب والا - میرا دوسرا اعتراض اس کے متعلق یہ ہے کہ اگر کسی کلاز میں ترمیم سے کوئی مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے تو پھر وہ مقصد کسی نئی کلاز کو پیش کرکے نہیں حاصل کیا جا سکتا - اس کے لئے میں آپ کو May's Parliamentary Practice کے صفحہ ۵۵۸ پیرا نمبر ۴ کا حوالہ دیتا ہوں ۔

If it ought to be moved as an amendment to a clause of the Bill.

اور اس ترمیم کو اگر دفعہ ۳۶ میں ہم ترمیم کے طور پر شامل کر لیتے تو ہمیں یہاں ایک نئی کلاز کو پیش کرنے کی زحمت گوارا نہ کرنا پڑتی - اسکے بعد میرا جو تیسرا اعتراض ہے وہ سکوپ کو determine کرنیکا ہے - اس کے بارے میں عرض کروں گا کہ Preamble کو پڑھنے سے سکوپ کو determine کیا جاتا ہے ۔ کہ ایک بل کا سکوپ کیا ہے ۔ جناب والا ۔ آپ Preamble پر نظر دوڑائیں تو وہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ

"Whereas it is expedient to consolidate and amend the law relating to the making and maintenance of records-of-rights, the assessment and collection of land-revenue, . . ."

Sir, this is one from the objectives.

تو اس کے برعکس ہم یہاں یہ پیش کر رہے ہیں کہ اس صوبہ کے ایک حصہ میں Collection of Land Revenue کا طریقہ کار ہوگا۔ اور صوبہ

کے دوسرے حصوں میں یہ طریقہ کار نہیں ہوگا - جناب والا - میں اس سلسلے میں May's Parliamentary Practice کا حوالہ نہیں دونگا کہ beyond the scope کیا ہے - لیکن جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ کیا ہم Preamble سے کسی قسم کے نتائج اخذ کر سکتے ہیں کہ اس زیر بحث بل کا کیا مطلب ہے اور وہ سکوپ کو determine کرنے میں ہماری مدد کر سکتا ہے - تو میں اس سلسلے میں

Maxwell's Interpretation of Statutes page 44, & 46.

کا حوالہ دیتا ہوں -

This is from Maxwell's Interpretation of Statutes, page 44 :

> "The Preamble of a statute even after repeal, has been stated to be a good means of finding out its meaning and, as it were, a key to the understanding of it as it usually states, or professes to state, the general object and intention of the legislature in passing the enactment."

page 46 :

> "The Preamble is legitimately invoked to determine the scope of the enactment."

تو جناب والا - اسطرح میں نے اپنے تیسرے اعتراض کو واضح کرنیکی کوشش کی ہے کہ یہ کلاز scope of the bill سے باہر ہے جیسا کہ بل کے Preamble سے ظاہر ہے اور بل کا سکوپ درست طور پر بل کے Preamble سے سمجھا کیا جا سکتا ہے کہ وہ کس حد تک وسعت چاہتا ہے بلکہ اب میں ایک اور اعتراض اٹھاتا ہوں کہ

It negatives the bill.

جناب اب پھر میں Preamble کا حوالہ دونگا کہ ہمارے ان دوستوں نے جو کہ اس وقت حکومت میں ہیں اور برسر اقتدار ہیں انہوں نے اس بل کو اس ایوان کو پیش کیا ہے ان کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ اس صوبہ میں قانون کی یکسانیت چاہتے ہیں ان کا مدعیٰ اس بل سے یہ ہے کہ صوبہ کے پورے عرض میں ایک جیسا قانون نافذ ہو اور یہی چیز Preamble سے ظاہر ہوتی ہے اگر جناب والا ہم اس کلاز کو منظور کر لیں تو اس حد تک کہ جس حد تک Land Revenue کی collection کا تعلق ہے ہم یکسانیت کے اصول کی خلاف ورزی کریں گے اور صوبے کے ¾ حصہ میں اگر مالیہ کے اکٹھا کرنیکا ایک نظام قائم ہوگا ۔ تو صوبہ کے ¼ حصہ میں کوئی دوسرا نظام ہوگا ۔ تو یہ جناب والا ان کے زبانی اور تحریری دعوؤں کے خلاف ہوگا اور یہ کلاز beyond the scope of the bill ہوگی ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کرونگا کہ محترم حمزہ صاحب نے آپ کو ایک حوالہ بھی دیا تھا اگر اس جگہ یہ ترمیم پیش کی جاتی تو کوئی بھی قانونی اعتراضات اس کلاز کے خلاف پیدا نہیں ہو سکتے تھے ۔ ماسوائے ان کے جو کہ میں نے ابھی ابھی عرض کئے ہیں جو اس بل کی منشا کے خلاف ہیں ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ آپ ازراہ کرم اس پر غور فرمائیں یہ در اصل اس بل کی بنیاد کو پھاڑنے کے مترادف ہوگا اگر ہم اس ایوان میں اس کلاز کو پیش کریں اور اس کو پاس کریں ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم اس ملک میں کسی وقت بھی قانون کو یکساں طور پر یا یکسانیت کے ساتھ رائج نہیں کر سکیں گے یہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ ہے اور اس لئے میں نے اس معزز ایوان کے چند منٹ اس مسئلہ کو پیش کرنے کے لیے لئے ہیں ۔

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, I will take up the objections of the Leader of Opposition as he has raised them. His first objection is that the object of the Government in bringing about this law, is the unification of various systems so far as the Land Revenue is concerned. It is true that that is the objective but he must not forget, and I suppose the whole House is conscious of the fact, that West Pakistan consists of various communities, and various elements. There are various circumstances existing here and if the idea is to apply the same law to the entire Province, then I do not understand and one cannot reconcile oneself, with the provisions that have already been adopted or are to be adopted. Now Sir, kindly see clause 1 and clause 2 . . . .

Khawaja Muhammad Safdar : I am going to oppose clause 1.

Minister for Law : Yes, you may ; you have not done so far.

Khawaja Muhammad Safdar : I will oppose that when it is put before the House.

Minister for Law : Now Sir, you may see clause 1, which reads :

> "1. (1) This Act may be called the West Pakistan Land-Revenue Act, 1965.
>
> (2) It extends to the whole of the Province of West Pakistan, except the Tribal Areas.
>
> (3) It or any specified provision there-of shall come into operation in such area or areas and on such date or dates as Government may, by notification, appoint in this behalf."

This is one of the most important provisions of this Bill, which is supposed to be passed. This makes provision for application of some specified provisions to certain areas which also gives provision for excluding certain provisions from operation and application to certain other areas.

If that is so the argument of the Leader of the Opposition has no force. What is more, even if he proposes to oppose it today how does he get out of clause 2 which he has already passed.

Khawaja Muhammad Safdar : I have already opposed it.

Minister of Law: But the House has passed it.

Khawaja Muhammad Safdar: It is not binding on me.

Minister of Law: In team-work it is binding on you.

Mr. Speaker: Khawaja Sahib knows that he is a part of the House.

Khawaja Muhammad Safdar: I am not supposed to change my opinion.

Mr. Speaker: That is perfectly alright.

Khawaja Muhammad Safdar: I am not going to change my opinion.

I knew this decision was incorrect. I still consider that decision to be incorrect.

Minister of Law: Clause 2, sub-clause (1) says :

> "Should the circumstances of any area in which this Act, or any specified provision thereof, has been brought into force be such that, in the opinion of Government, that provision, or any other provision of the act, is unsuited thereto, Government may, by notification, except that area from the operation of such provisions, and thereupon those provisions shall not apply to such area until the notification is rescinded.".

This gives power to the Government that in relevant circumstances, in appropriate circumstances if the Government comes to the conclusion that certain provisions, specified provisions, of this should not be applied to certain areas then the Government may, by notification, exclude or except that area from the operation of these provisions. This is number two.

Then, Sir, kindly have a glance at clause 36.

> "The Board of Revenue may, with the previous approval of Government, make rules to regulate the appointment, duties, emoluments, punishment, supension and removal of village officers."

Further.....

> "Government may, by notification, impose on all or any of the estates in the Province, a cess . . ."

This has nothing to do with this provision.

Sub-clause (2) of Clause 37 :

> "The Board of Revenue may, with the previous approval of Government, make rules for the collection, control, and distribution of the village officers' cess."

Clause 38 :

> "The remuneration of a village officer payable under sub-section (1) of Section (1) of Section 37 shall not be liable to attachment . . . . ." etc.

All these do not make it binding on the Government to have a particular system of collection, there are different systems of collection prevailing in different areas. I don't think the provisions of clauses 36, 37 and 38 are a bar to the continuance of this system that prevails in different areas. In each area there may be a different system and if the Government thinks that that system is alright there is nothing wrong.

I will go further. Kindly recall the agencies that are employed for the purpose of collection of taxes other than the revenue tax-income tax for instance. It is collected by a Government agency. It is collected by people who are in the employment of the Government. If the provisions of Clause 192 B-the proposed clause-are passed by this august Assembly what will happen in the areas in which there was a different system. With regard to the collection that system will prevail. And what is that system ? That system is that the collection of land revenue in the Southern Zone is being done by Government employees. Others go at par with the system that prevails with regard to the collection of income tax, with regard to the collection of the Urban Immovable Property Tax dues, with regard to the collection of Entertainment tax and several other taxes. In fact I don't think I will be wrong if I say that except for the collection of land revenue in this particular zone all the other dues of the Government-Provincial and Central-are collected by Government agencies. I for myself cannot find as to what could be the possible objection to the adoption of this clause.

So far as the admissibility is concerned my friends have referred to May's Parliamentary Practice. It is true that the conventions of the British Parliament will be the guiding principles so far as other Assemblies are concerned but we have our own rules as well. My friends have referred to Rules 66-68. I will also invite your kind attention to Rule 68 in the Rules of Procedure.

> "Amendments shall ordinarily be considered in the order of the clauses of the Bill to which they relate."

Khawaja Muhammad Safdar: It is a new clause.

Minister of Law: What is stated here? ". . shall ordinarily be considered. ." It is not binding that in every case the amendment shall be considered with the clause to which it relates.

Mr. Speaker: Supposing there is no amendment at the time when we are considering a particular clause. You mean to say that any time we can give notice of an amendment that it should be considered here.

Minister of Law: I am developing my point. The history of this piece of legislation is that it was introduced in 1965. It was dragged on till the end of 1967. Today we are on the 26th of October, 1967. It has taken nearly three years. But for the gigantic effort which you have put and this august body has put in sitting here for five or six weeks now it would not have been possible to pass this legislation even during the life of this Assembly. Probably, if this course had not been adopted the Bill would have lapsed. All that we could possibly do in each session ordinarily would have been just 12 or 15 clauses. And even with that gigantic effort which we have put in what has happened? A certain provision-a certain clause-has been taken up: it has been postponed and we have left Chapters together and we have reverted back to these Chapters after years.

Therefore, Sir, keeping all the circumstances of this legislation in view I don't think it would be wrong for you, Mr. Speaker, to allow this amendment to be moved even in the proper clause i. e. in Section 36. I will go further and say that it would be proper, if you agree, that this proposed clause, 192-B, may be considered during the consideration of Clause 1 which is about to come. If you are not able to reconcile to the point of view, if you are not able to agree to the submission that I have

made and if you think that it is out of place here it could be taken up in clause I. Further Sir . . . .

Mr Speaker: If we consider it while considering Clause I that relates to Short title, extent and commencement of Bill and any particular clause that relates to the Bill as a whole . . . . . .

Minister of Law: Sub-clause (3) of Clause 1 reads:

> "It or any specified provision thereof shall come into operation in such area or areas and on such date or dates as Government may, by notification appoint in this behalf.".

It is the question of operation. Similarly here what the mover of this amendment is seeking is this:

> "Not withstanding anything contained in this Act, head-men (Lambardars) shall not be appointed in, nor shall rules for their appointment be enforced in or made applicable to, any area . .. "

Mr. Speaker: I think it would be most improper if we insert it in clause 1.

Minister of Law: According to my way of thinking this can also be done. What is more Sir is that such clauses do find place in other enactments. I will give four or five instances: The Sind Land Revenue Code contains section 216 in the Miscellaneous Chapter, which bars the application of Chapters VIII to X of the Code to the alienated villages except for the purpose of fixing boundary. So, Sir, this is also one way of legislating that in the miscellaneous chapters certain provisions can be inserted, which may go to operate as a bar on the application of certain chapters of the Act. Other instances are: section 12 of the Suits Valuation Act, 1887. This occurs in Part III, which excludes the application of Parts I and II of the Act to certain suits. There is a third instance in the Tea Control, Distribution and Movement Ordinance, 1960. Section 31 thereof excludes the application of the Ordinance to the possession or sale of any quantity of tea by a dealer, etc. There is a fourth instance in the Concilliation Courts Ordinance 1961; section 19 of that Ordinance specifically saves pending cases from the operation of this Act. And lastly, there is one more, that is the fifth instance. In the Control of Orphanages

Ordinance 1959, section 14 of that Ordinance provides that except sections 9, 10 and 12, nothing in this Ordinance shall apply to Orphanages established and managed by the Government. Therefore, in various cases of legislation, such provisions have been inserted and they have been passed, and they are part and parcel of the law of this country.

Therefore, I will support the viewpoint of the proposer of this amendment, and I would request that the point of order may be held to be out of order.

Khawaja Muhammad Safdar: May I say something Sir ?

Minister of Law: I have got all the enactments with me here, Sir ?

I do not challenge the enact- - (سیالکوٹ ۔۱) خواجہ محمد صفدر

ments محترم وزیر قانون نے بڑی دلچسپ بات کی ہے اور انہوں نے پانچ حوالہ جات دئے ہیں ۔

1. Sind Land Revenue Code.
2. Suits Valuation Act.
3. Tea Control, Distribution and Movement Ordinance.
4. Concilliation Courts Ordinance.
5. Control of Orphanages Ordinance.

جن میں یہ کہا گیا ہے کہ فلاں فلاں دفعہ کے تحت فلاں فلاں امر مستثنیٰ ہیں - ان حوالہ جات کو میرے points سے کوئی تعلق نہیں ۔ میں نے جو points اٹھائے تھے ان باتوں کا ان سے کوئی تعلق نہیں جب کلاز نمبر ۱ آئے گی تو اس کے متعلق اس وقت بحث کریں گے - کہ کونسا اختیار delegate کیا جا سکتا ہے ۔ چونکہ اس کا delegation of powers سے تعلق ہے اور political affairs سے تعلق ہے اس لئے اس کے بعد ہم جانچ پڑتال کر سکتے ہیں ۔ میرا مدعا یہ ہے کہ جس مقام پر یہ کلاز پیش کی گئی ہے

یہ کلاز اس جگہ پیش نہیں ہو سکتی ۔ جب وزیر قانون نے ارشاد فرمایا کہ اسے دفعہ نمبر ۱ میں شامل کر لیا جائے تو میں بہت حیران ہوا کیونکہ اس میں تو Short Title ہوتا ہے اور نفاذ کی تاریخ درج ہوتی ہے وہ substantive clause نہیں ہوتی اس لئے یہ بات حد درجہ محل نظر ہے کہ آیا اسے کلاز نمبر ۱ میں شامل کیا جائے یا نہ کیا جائے ایک بات جو میں کہنا چاہتا تھا وہ انہوں نے خود کہہ دی ہے اور اس کے لئے arguments دئے ہیں ۔ اب میں وہی arguments ان کے خلاف استعمال کروں گا ۔ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ ایسے معاملات یا مسائل کو رولز کے مطابق طے کر لیا جاتا ہے اور Substantive Law لانے کی ضرورت نہیں ۔

That will mean unnecessary legislation.

جہاں تک کلاز نمبر ۱ اور ۲ کا تعلق ہے ۔ کلاز نمبر ۲ تو پیش ہو چکی ہے ۔ اس کا مدعا اور منشا یہ ہے کہ گورنمنٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ through delegation of powers کسی علاقہ کے تمام کے تمام حصہ میں اس قانون کا اطلاق کر دیں یا کسی حصہ میں کر دیں اور کسی حصہ میں نہ کریں ۔ کلاز نمبر ۲ کے تحت تو حکومت کو پورے اختیارات حاصل ہیں ۔ اس کی کئی مثالیں دی جا سکتی ہیں کہ وہ اختیارات کسی خاص جگہ استعمال کئے جائیں یا کسی خاص جگہ استعمال نہ کئے جائیں ۔ اس وقت جو چیز زیر بحث ہے وہ یہ ہے کہ کلاز نمبر ۱ اور ۲ کے تحت جو منظور ہو چکی ہے گورنمنٹ کو اختیار ہو گا کہ اس قانون کا اطلاق کسی جگہ ہو اور اگر چاہے تو کسی جگہ نہ ہو ۔ میں پوچھتا ہوں کہ ایسا کیوں ہے کسی حصہ پر اطلاق ہو اور کسی پر نہ ہو یا دونوں پر نہ ہو ۔ کلاز نمبر ۱ Operation اور enforcement کے متعلق ہے ۔

"It or any specified provision thereof shall come into operation in such area or areas and on such date or dates as the Government may by notification appoint in this behalf."

جناب والا ۔ اس کے ذریعہ حکومت کو پورے پورے اختیارات حاصل ہیں کہ اگر وہ چاہے تو پنجاب سے نمبرداری اڑا دے ۔ صوبہ سرحد بلوچستان یا سابقہ سندھ میں سے اڑا دے یا کسی جگہ اس قانون کو نافذ کر دے یا ساری جگہوں سے اڑا دے ۔ یہ وہ اختیارات ہیں جو ہم پاس کر چکے ہیں ۔ آپ غور فرمائیں

"Should the circumstances of any area in which the Act, or any specified provision thereof, has been brought into force be such that, in the opinion of Government, that provision, or any other provision of the Act, is unsuited thereto, Government may, by notification, except that area from the operation of such provisions, and thereupon those provisions shall not apply to such area until the notification is rescinded."

اس میں حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو سارے صوبہ میں نمبر داری سسٹم جاری کرے ۔ فرض کریں کہ حکومت سارے صوبہ میں نمبر داری سسٹم جاری کر دیتی ہے ۔ اگلے ہی سال وہ اس نتیجہ پر پہنچتی ہے یا حالات ایسے ہوتے ہیں اور حکومت اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ سندھ میں نمبر داری رائج نہیں ہونی چاہئے تو کلاز نمبر ۲ کے تحت حکومت کو اختیار ہے کہ وہ صرف اس کے متعلق notify کر دے ایوان میں اس معاملہ کو پیش کرنے کی ضرورت نہیں ۔ اور پھر یہ کہہ دے کہ فلاں فلاں علاقہ میں فلاں فلاں رولز کا اطلاق نہیں ہوگا ۔

That is all. Nambardari will come to an end by that very notification only.

تو جناب والا جب یہ اختیارات حکومت کو حاصل ہیں کہ جس طرح چاہے ۔ قانون نافذ کرے اور جب چاہے جہاں چاہے نافذ کرے ۔ اس کے لئے کوئی تاریخ بھی معین نہیں ۔ دس سال کے بعد کرے یا بیس سال کے بعد کرے ۔ یا بالکل نہ کرے ۔ ایسے اختیارات کے ہوتے ہوئے زیر بحث قسم کی ایک مستقل کلاز قانون میں شامل کرنے کی کیا ضرورت ہے یہ کلاز تو بالکل غیر ضروری اور بے معنی ہو جاتی ہے ۔ ان چار اعتراضات کے علاوہ پانچواں اعتراض یہ ہے جو ہمارے سامنے پیش نہیں ہونا چاہئے اور جس کے لئے رول نمبر ۶۸ کا حوالہ دیا گیا ہے ۔

Mr. Speaker : The Member need not reply to that point.

Malik Muhammad Akhtar : May I speak Sir.

Mr. Speaker : No; I will now give my ruling. Mr. Hamza has raised a point of order that an amendment appearing at serial No. 137 by Haji Rais Darya Khan Jalbani to the effect that a clause, namely 192-B, be added to the Chapter 'Supplemental Provisions', is out of order on the ground that this amendment should have been offered while we were discussing clause 36 of the Bill. Mr. Hamza has been supported by Khawaja Muhammad Safdar, and so many objections have been raised. The first objection is that, according to May's Parliamentary Practice, an amendment is out of order if it is offered at a wrong place in the Bill. Firstly, we shall have to see whether this amendment, which has been given notice of as amendment No. 137 in the shape of insertion of clause 192-B, is in a wrong place or not. For deciding that, we shall have to refer to section 36, which has been referred to by Mr. Hamza. Clause 36 says that "The Board of Revenue may, with the previous approval of Government, make rules to regulate the appointment, duties, emoluments, punishment, suspension and removal of village officers."

So far as the plain reading of this section is concerned this clause provides only for making the rules to regulate the appointment, duties, emoluments, punishment, suspension and removal of village officers. This

clause nowhere says that in a particular area, or throughout West Pakistan, the Lambardars or village officers would be appointed or what sort of village officers would be appointed. This clause only contains these provisions and nothing more. To, this Chapter in which supplemental provisions have been provided, Mr. Jalbani wants to add 192-B as a new clause and wherein according to this amendment he wants to insert -

> "Notwithstanding anything contained in this Act, head-men (Lambardars) shall not be appointed in, nor shall rules for their appoinment be enforced in or made applicable to, any area or part of the Province where the law in force immediately before the commencement of this Act did not provide for the making of such appointment or rules."

Had clause 36 mentioned the mode of appointment of the Lambardars then it could have been said that the proper place for the insertion of this clause was clause 36 but it leaves to the Board of Revenue to make rules in respect of the appointment and the duties of village headmen or the Lambardars.

So, it cannot conclusively and definitely be said that clause 36 was the only place where this provision could have been inserted. Moreover, Mr. Jalbani wants to insert this clause in the supplemental provisions and, as is evident from the heading itself, any supplemental provisions for the purposes of enforcement of this Act can be inserted. So, it would not be, I should say, quite consistent and quite right to say that this amendment has not been offered at the proper place. The next point is to the effect that according to May's Parliamentary Practice, page 558, if the clause is inconsistent with the clauses agreed to by the Committee or substantially is the same clause as the clause previously negatived then that amendment would be out of order. Now, we shall have to see whether that amendment.....

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, it ought to be moved as ..

Mr. Speaker : I will deal with that. So far as this point is concerned, I think, the plain reading of this clause shows that it is not inconsistent with the provisions of clause 36 because in clause 36 the mode of appointment has not been mentioned or narrated. Moreover, Khawaja Muhammad

Safdar has objected to this clause on the ground that this clause ought to have been in the shape of an amendment to clause 36. That means that this amendment should have been moved while we were discussing clause 36. As I have already held that clause 36 only relates to "the appointment, duties, emoluments, punishment, suspension and removal of village officers" and Mr. Jalbani now wants to insert a specific provision and he wants to exclude those areas from the operation of the appointment of Lambardars where these institutions did not exist previously. I don't think that part (4) of the May's Parilamentary Practice, at page 558, that this clause should have been moved as an amendment to clause 36 if that amendment has not been moved there, it would be out of order here because this is not inconsistent with clause 35. Moreover, the other objection has been raised that this amendment would be beyond the scope of the Bill and reference has been made to the Preamble of the Bill. In the Preamble it has been mentioned :

> "WHEREAS it is expedient to consolidate and amend the law relating to the making and maintenance of record-of-rights, the assessment and collection of land-revenue, the appointment and functions of Revenue Officers and other matters connected with the Land-Revenue Administration in the Province of West Pakistan, or incidental thereto;
>
> It is hereby enacted as follows :—"

The plain reading of this Preamble would show that it relates to the appointment and functions of the Revenue Officers and other matters connected with the Land-Revenue Administration in the Province of West Pakistan and, moreover, it contains the collection of land-revenue. That means this Act also lays down the mode of collection of the land-revenue and the amendment of Mr. Jalbani is also in respect of the collection of the land-revenue. That is a separate matter that he is suggesting another mode of collection of the land-revenue. Therefore, I don't see any inconsistency between the Preamble and the amendment moved by Mr. Jalbani.

After disposing of all these technicalities, I seriously feel that this is a provision which is of very great importance, as has been said by the learned Leader of the Opposition, and if there is an amendment and there is a principle involved which is of much more importance, I think, I should leave it to the House to decide whether that provision should be adopted or should not be adopted. In view of these observations I rule the point of order raised by Mr. Hamza out of order and allow this amendment.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I rise on another point of order.

Though I have been unable to study this complicated point of order yet I have got the provision of section 36 before me. Probably it runs as under :—

> "The Board of Revenue may, with the previous approval of Government, make rules to regulate the appointment, duties, emoluments, punishment, suspension and removal of village officers."

This is how we have adopted section 36. Now, if you look into the proposed clause 192-B it says -

> "Notwithstanding anything contained in this Act, head-men (Lambardars) shall not be appointed in, nor shall rules for their appointment be enforced in or made applicable to, any area or part of the Province where the law in force immediately before the commencement of this Act did not provide for the making of such appointment or rules."

Now, I don't know where we have made provisions for the appointment of head-men or Lambardars and how does this occasion arise to make a provision that certain areas shall be debarred because as far as I understand we have not made . ..

Mr. Speaker : The appointment of the village head-man has been provided in clause 36.

Malik Muhammad Akhtar : The provision for Village Officers has been made but not the head-men.

Mr. Speaker : In clause 4, sub-clause (28) in the definition of the "village officer" the Member will find the name of the Lambardar there.

———

THE WEST PAKISTAN LAND REVENUE BILL, 1965

(resumption of consideration clause by clause)

CLAUSE 192 (B) *(new clause)*

Mr. Speaker : Now we proceed with the new clause 192 (B).

خواجہ صاحب آپ نے اسکو negative کرنے کو کہا تھا کیا آپ تقریر کرنا چاہتے ہیں ؟

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جی ہاں - جناب والا - ہماری اس گورنمنٹ نے اکثر اوقات اس ایوان میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہم صوبے بھر میں یکساں قسم کے قانون نافذ کرنا چاہتے ہیں بلکہ ہماری اس گورنمنٹ نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان بھر میں یکساں قسم کے قوانین کا نفاذ چاہتے ہیں - جناب والا - آپ کو یاد ہوگا کہ جب کبھی اور ابھی چند ہوئے اس ایوان میں کسی غیر سرکاری بل کے ذریعہ ضابطہ فوجداری کو یا ضابطہ دیوانی کو یا تعزیرات پاکستان میں ترمیم کرنے کی کوشش کی گئی تو سرکاری بنچوں کی طرف سے اسکی مخالفت کرتے ہوئے یہ کہا گیا تھا اور یہ دلیل دی گئی کہ پاکستان بھر میں ایک جیسا قانون ہونا چاہئے اس لئے یہ نا مناسب ہوگا کہ مغربی پاکستان میں تعزیرات پاکستان کی ایک ہی دفعہ سے ترمیم کی جائے اور مشرقی پاکستان میں تعزیرات پاکستان ایک دوسری شکل میں ہو - آج حکومت کی جانب سے اس clause کے اس ایوان میں پیش ہونے سے حکومت کا یہ دعویٰ قطعی طور پر باطل - غلط اور بے بنیاد قرار دیا جا سکتا ہے جو اکثر اوقات یہ کرتے رہے ہیں - اور حقیقت یہ ہے کہ حکومت کسی اصول کے تحت چلائی نہیں جا رہی ہے - بلکہ یہ روزمرہ expediency کے تحت چلائی جا رہی ہے - اگر ایک طرف سے دباؤ پڑے تو دوسری طرف جھک گئی اور جب دوسری طرف سے دباؤ پڑے تو اس طرف جھک گئی - یہ حکومت مٹی کے اس روائتی پہلوان کے مانند ہے جسے مداری ہر وقت اپنے ساتھ ساتھ لئے پھرتا ہے - جب اسے ایک طرف سے دبا دیا جاتا ہے تو وہ ایک طرف جھک جاتا ہے - اور جب اسے دوسری طرف دبایا جاتا ہے تو وہ پہلی طرف جھک جاتا ہے - محض اس بناء پر کہ اس ایوان کے چند مقتدر احباب اس دفعہ کو نا پسند کرتے تھے انہوں نے موجودہ دفعات کو رد کر دیا - اور ایک نئی دفعہ وہاں رکھ دی گئی ہے - جناب والا - مجھے افسوس ہے کہ اس ایوان میں نہایت غلط قسم کی قانون سازی کی جا رہی ہے - میرا دل و دماغ اس قسم کی قانون سازی سے بغاوت کرتا ہے اور میں یہ

بات نہیں سمجھ سکتا کہ اس ملک میں اور اس صوبے میں جیسا کہ ابھی محترم وزیر قانون نے ارشاد فرمایا ہے کہ بہت سی communities ہیں ۔ یہاں بہت سے elements بستے ہیں ۔ اس لئے ایک جیسا قانون یہاں کیسے ہو سکتا ہے ؟ مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہی وہ ذہنیت ہے جو اس وقت پاکستان کو کھوکھلا کر رہی ہے ۔ اور اسی ذہنیت کا مقابلہ کرنے کے لئے اس حکومت کے پاس اخلاقی جرأت نہیں ہے ۔ ہر جگہ Parochial تعصبات ہیں ۔ ہر جگہ لسانی اور Regional تعصبات کا ایک اژدھا سر بلند کئے ہوئے ہے یہ نالائق ترین حکومت اس کی اہل نہیں ہے کہ ان پھنکارتے ہوئے اژدھوں کا مقابلہ کر سکے ۔ اگر یہ اپنے آپ کو اس ملک کی سالمیت کو قائم رکھنے کی اہل نہیں پاتی ہے تو آخر کیوں یہ اپنی گدیوں سے چمٹی ہوئی ہے ۔ کیا محض اس لئے کہ اس کو اپنے ذاتی مفاد پیارے ہیں ۔ محض اس لئے کہ اپنے ذاتی وقار اور ذاتی مفاد کی خاطر اس قسم کے ذاتی رجحانات اور علاقائی تعصبات کو ہوا دے رہی ہے ۔ اور ان کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کی بجائے ہمارے یہ حکمران ان کی حمایت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ نہایت ہی افسوس کا مقام ہے ۔ اس قانون کی بنیاد جیسا کہ ابھی ابھی میں نے آپ کے سامنے پڑھا تھا (2) section اور (1) section دونوں میں غلط رکھی گئی ہیں اور اسی بنیاد پر آپ جو عمارت تعمیر کر رہے ہیں یقیناً وہ عمارت ٹیڑھی ہوگی ۔ پہلی خشت جو عمارت کی غلط رکھی گئی ہو تو پوری عمارت ٹیڑھی ہوتی ہے ۔ اور اگر ان اختیارات کو اپنے پاس رکھنے کی گورنمنٹ نے کوشش کی کہ وہ جس جگہ چاہے اس قانون کو نافذ کرے اور جس جگہ چاہے وہ اس قانون کو نافذ نہ کرے ۔ تو پھر ہم کو اس اصول سے اتفاق کرنا ہی ہوگا کہ یہاں مختلف elements بستے ہیں ۔ مگر ہمارے حکمران یاد رکھیں کہ یہ اصول سرتاپا غلط ہے ۔ ملت کے لئے زہر قاتل

ہے ۔ اور ہمیں زود یا بدیر یہ اصول تسلیم کرنا ہوگا اگر ہم نے زندہ رہنا ہے کہ ہم ایک قوم ہیں ۔ یہاں مختلف قومیں نہیں بستی ہیں ۔ یہ ایک قوم ہے ۔ یہ ملک کئی قوموں کے واسطے حاصل نہیں کیا گیا تھا ۔ یہ اس لئے حاصل نہیں کیا گیا تھا کہ یہاں پنجابی ۔ سندھی یا پختون بستے ہیں ۔ ان ناموں پر یہ ملک اور قوم نہیں بنائی گئی تھی ۔ آج سے ۲۰ سال پہلے قائد اعظم مرحوم نے ہزارہا بار اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ یہاں صرف مسلمان بستے ہیں ۔ پاکستانی بستے ہیں ۔ ہم کو پاکستانی کی حیثیت سے سوچنا ہوگا ۔ آج پاکستانی کی حیثیت سے سوچنے سے جو چیز مفید ثابت ہو ہم کو صرف وہی اختیار کرلی ہوگی ۔ سیالکوٹ کے حالات مختلف ہیں جھنگ اور مردان سے ۔ ملتانی بولی مختلف ہے پنجابی بولی سے ۔ کیا ۔ وہاں علیحدہ قانون ہو اور یہاں علیحدہ ؟ ۔ مگر افسوس ۔ جناب والا ۔ یہاں اسی بات پر بحث ہوتی رہتی ہے کہ ہم ایک قوم ہیں یا ایک سے زیادہ ۔ ان چیزوں سے میرے دل میں اس قدر رنج پیدا ہوتا ہے ۔ اس بات سے کہ ہمارا سوچنے کا اب طریقہ کیا ہو گیا ہے ۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سابق صوبہ پنجاب ۔ سابق صوبہ سرحد ۔ سابق صوبہ سندھ ہمارے دماغوں کے اندر دن بدن اس گورنمنٹ کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے گھر کر رہے ہیں وہ محض انگریزوں کی پیدا کردہ Administration کی حد بندیاں تھیں ۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں تھا کیا آپ انکار کر سکتے ہیں کہ ضلع میانوالی میں پختون ۔ پشتو بولتے ہیں ۔ اور سندھ اور ملتان کی زبان تقریباً ایک ہی جیسی ہے اور ایک ہی نسل بھی ہے ۔ ان علاقوں میں بلوچ بستے ہیں ۔ ایک بڑی اکثریت ملتان کے ڈویژن اور بہاولپور ڈویژن میں بلوچوں کی ہے ۔ کیا آپ اس سے انکار

کر سکتے ہیں کہ یہ محض حد بندیاں ہیں ۔ انہوں نے جوں جوں اس ملک کو فتح کیا انہوں نے یہ حد بندیاں قائم کی ہیں ان میں Administration کی خاطر ۔ نہ تو یہ لسانی حد بندیاں ہیں اور نہ یہ sectional حد بندیاں ہیں اور نہ community-wise حد بندیاں ہیں community کے اعتبار سے سب ہی مسلمان ہیں ۔ مجھے افسوس ہے محترم لا منسٹر کے ان الفاظ پر جو انہوں نے ارشاد فرمائے ہیں کہ مغربی پاکستان میں مختلف communities بستی ہیں مجھے انتہائی افسوس ہوا ۔ جناب والا ۔ اس اصولی اختلاف کی وجہ سے میں اس کلاز کی شدید مخالفت کرتا ہوں کیونکہ اس سے کئی ایک خرابیاں پیدا ہو جائیں گی ۔ اس کے علاوہ جو نظام اس وقت سندھ میں قائم ہے اس کی وجہ سے کئی ایک خرابیاں اس علاقے میں پیدا ہو رہی ہیں ۔ وہ نظام کیا ہے ۔ ایک فرد واحد ۔ یعنی ٹپے دار ہے ۔ وہی تشخیص مالیہ کرتا ہے اور وہی مالیہ کو جمع کرتا ہے ۔ تشخیص کنندہ اور جمع کنندہ فرد واحد ہے ۔ اب اگر ان دونوں functions کو یک جا کیا جائے تو اس سے کیا صورت حال پیدا ہوگی ۔ میرے دوست مجھے معاف فرمائیں ۔ میرا روئے سخن کسی فرد واحد سے نہیں ہے اور جب میں کوئی بات کہوں تو اس سے یہ مطلب نہ لیا جائے کہ میں کسی خاص فرد کی طرف اشارہ کر رہا ہوں کہ فلاں فلاں حضرات اس جرم میں ملوث ہیں ۔ یہ دنیا نیک اور پاکیزہ افراد سے کبھی بھی خالی نہیں رہی لیکن آج ہم اس سے بھی انکار نہیں کر سکتے ہیں کہ پاکستان میں بد دیانتی روز افزوں ترقی پر ہے اور نیکی روز بروز دب رہی ہے ۔ اس کی تمام تر ذمہ داری جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے موجودہ حکمرانوں پر ہے ۔ میں پھر اصل موضوع کی طرف لوٹتا ہوں ۔ میری مراد یہ ہے کہ کوئی ایک آدمی جب

خود مالیہ تشخیص کرتا ہے تو اس سے خرابیاں پیدا ہونی لازم ہیں اور یہ خرابی کسی خاص علاقے سے مختص نہیں جہاں بھی یہ دونوں فرائض ایک اہلکار میں جمع ہونگے یہ اس علاقے میں خرابیاں لازمی اور لابدی ہیں ۔ میرے محترم دوست وزیر قانون نے ارشاد فرمایا تھا کہ بہت سے قوانین ہیں جو کہ محض fiscal ہیں - جن کے ذریعے سے ٹیکس عائد کیا جاتا ہے اور فراہم کیا جاتا ہے ۔ وہ ایک ایجنسی ہے ۔ انہوں نے انکم ٹیکس کا ذکر کیا تھا اور غالباً غیر منقولہ شہری جائیداد کا ذکر کیا تھا - مجھے اس سے اتفاق ہے کہ ان محکمہ جات میں خرابیاں موجود ہیں ۔ کیا کوئی شخص انکار کر سکتا ہے کہ انکم ٹیکس کی جس قدر رقم سرکاری خزانے میں آج جا رہی ہے اس سے کہیں زیادہ انکم ٹیکس کے افسران اور انکم ٹیکس کے دوسرے ملازمان کی جیب میں جا رہی ہے - کیا کوئی پاکستانی جرأت کر سکتا ہے کہ اس کو جھٹلائے اس بین حقیقت کو ۔ ٹیکسوں کی زیادہ آمدنی یقیناً ملازمین کی جیبوں میں جا رہی ہے اور میں اس ایوان میں برملا کہتا ہوں کہ صوبائی حکومت کے ٹیکس اور مرکزی حکومت کے ٹیکس جس قدر ٹیکس کے محکمہ جات کے ملازمین کے ذریعے ضائع ہو رہا ہے وہ اور کسی طریقہ سے ضائع نہیں ہو رہا ۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ انکم ٹیکس کے افسران با اختیار ہیں ۔ مثال کے طور پر ٹیکس کی تشخیص الف ۔ ب ۔ یا ج کرتا ہے اور وہ حکم دے کہ ٹیکس خزانے میں جمع کرائے لیکن وہاں بھی یہ خرابیاں ہیں ۔ بد دیانت بیوپاری لوگ انکم ٹیکس کے افسروں کو رشوت دے کر گورنمنٹ کا ٹیکس ہضم کرتے ہیں اور وہ خود ہی رشوت انکم ٹیکس افسروں کی جیب میں ڈالتے ہیں ۔ اس قسم کی بد دیانتی کثرت سے موجود ہے ۔ زمیندار جہاں مقرر شدہ

لینڈ ریونیو نہیں ہے خصوصیت سے اس جگہہ کے ٹیے دار کی جیب میں ڈالتے ہیں اور کچھ اپنی جیب میں اور نسبتاً ایک قلیل سی رقم سرکاری خزانے میں چلی جاتی ہے ۔ یہ بڑی موٹی سی بات ہے اور اس کی وجہ عیان ہے کہ دو آدمیوں کے مابین معاملہ ہوتا ہے اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی ۔ ایک ٹیے دار ہے جس نے ٹیکس کی تشخیص کرنی ہے وہ میرے پاس آتا ہے ۔ اور کہتا ہے کہ ۵۰ ایکڑ اراضی کاشت کی ہے ۔ بتاؤ کیا تحریر کروں ۔ سودا کرو ۔ کیا ۱۰ ایکڑ لکھ دوں ۔

وزیر مال ۔ یہ صحیح نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ باقی ۴۰ ایکڑ کا ٹیکس ٹیے دار اور زمیندار تقسیم کر لیتے ہیں ۔ جناب وزیر مال فرماتے ہیں کہ یہ غلط ہے ۔ میں انتہائی خوش ہونگا کہ اگر یہ مجھے سمجھا دیں کہ واقعی یہ غلط ہے ۔

وزیر داخلہ ۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ کیا طریقہ کار ہے ؟

خواجہ محمد صفدر ۔ میں انتہائی خوش ہونگا اگر وزیر مال صاحب میری ان گذارشات کو غلط ثابت کر دیں لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جناب لا منسٹر صاحب نے محض زبانی ارشاد فرما دیا ہے اور میرے پاس اس قسم کے دستاویزات ہیں جو گورنمنٹ کے ریکارڈ سے متعلقہ ہیں جن سے میں نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ محترم وزیر قانون کے علم میں کچھ خامی ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) ۔ خواجہ صاحب وہ نہر کے ٹیے دار ہوتے ہیں اور مختار کار بھی ہوتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں ان دونوں کو جانتا ہوں ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ خواجہ صاحب assessment کو confuse کر رہے ہیں ۔ recovery سے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں ان دونوں امور کو علیحدہ علیحدہ سمجھتا ہوں ۔ میں کہتا ہوں کہ ایک فرد واحد کے ذمے یہ دونوں فرائض تشخیص اور وصولی روپیہ کے ہیں ۔

وزیر داخلہ ۔ وہ پٹواری نہیں کرتا ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس میں پٹواری کے متعلق جو رول ہے وہ یہ ہے کہ جب کاشت ہو جاتی ہے تو وہ پڑتال کے لئے جاتا ہے ۔ دیکھتا ہے ۔ نمبر شماری کرتا ہے کہ کیا کاشت ہوئی ہے ۔ کپاس کی یا جوار کی یا گندم کی یا چاول کی کتنی کاشت ہوئی ہے یہ تمام چیزیں وہ دیکھتا ہے اور وہ پڑتال کرتا ہے ۔ اور وہ کہتا ہے کہ فلاں نمبر کاشت ہوئی ہے ۔ پڑتال اور نمبر شماری اس کام کے لئے اریگیشن اتھارٹی کرتی ہے یعنی وہ بھی check up کرتے ہیں ۔ یہ دونوں ایجنسیاں کام کرتی ہیں ۔ اس کے بعد پھر یہ ہوتا ہے کہ ہمارے ہاں جب فصل تیار ہو جاتی ہے اور تشخیص کے مقرر کرنے کا وقت آتا ہے تو پٹواری فقط اپنا ریکارڈ پیش کرتا ہے ۔ پھر ہمارے ہاں مختار کار ہوتا ہے تحصیل میں جس کو یہ تحصیلدار کہتے ہیں لیکن ہمارے ہاں گزیٹڈ افسران اور فرسٹ کلاس مجسٹریٹ ہوتے ہیں وہ جمعبندی کرتے ہیں ۔ تشخیص کرتے ہیں اور ڈپٹی کلکٹر کے نگرانی کے ماتحت دونوں بیٹھ کر ساری تشخیص کرتے ہیں اور fix کرتے ہیں ۔ پھر دو مہینے کے بعد پٹواری کو آرڈر دیا جاتا ہے کہ یہ مقرر کیا گیا ہے اور فلاں زمیندار سے کتنا recover

کرتا ہے ۔ اب اس کے leakage کی کوئی گنجائش نہیں ۔ میرے دوست کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ وہاں leakage ہوتی ہے اور یہ کہ پٹواری بے ایمان ہوتے ہیں ۔ اگر leakage ہو سکتی ہے تو وہ initial stage میں ہوتی ہے جب نمبر شماری ہوتی ہے اور پڑتال ہوتی ہے ۔ اس وقت یہ چیز ہو سکتی ہے لیکن کلیکشن کے وقت پٹواری کبھی بے ایمانی نہیں کر سکتا اور leakage کی گنجائش نہیں ہوتی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں سمجھ گیا ۔ آپ نے مجھے جواب دے دیا اتنی لمبی interruption نہیں ہو سکتی ۔ میں تقریر کر رہا ہوں ۔ اگر میرا پوائنٹ ڈیویلپ ہو جانے دیتے تو قاضی صاحب کو interruption کی ضرورت نہ پڑتی ۔ جیسے کہ میں نے مثال دی تھی کہ میں نے ۵۰ ایکڑ کاشت کی اور پٹواری صاحب ۱۰ ایکڑ تحریر کر لیتے ہیں اس سٹیج پر جس کو initial stage کہتے ہیں ۔ میں تو عرض کر رہا تھا کہ leakage اس وقت ہوتی ہے جب نمبر شماری ہوتی ہے کہ کتنے کھیت اور کتنے نمبر کاشت کئے ہیں ۔ ۱۰، ۲۰، ۴۰ یا جتنے بھی ہوں چاہے ۱۰۰ ہوں اگر ایماندار ہے تو وہ یقیناً سو کے سو کھیت تحریر کریگا اور اگر نہیں ہے تو یقیناً کم لکھے گا ۔

وزیر داخلہ ۔ نمبردار کیا کرتا ہے ؟

خواجہ محمد صفدر ۔ میری بات سمجھ لیجئے اب جناب جو تشخیص ڈپٹی کلکٹر اور مختار کار دونوں نے مل کر کی ہے اس کی اطلاع پٹواریوں اور ٹپے داروں میں چلی جائیگی ۔ ہمارے ہاں وہ اطلاع نمبرداروں

کو چلی جاتی ہے ۔ اب صورت کیا ہے جنوبی زون میں جس میں رشوت لے کر کم نمبر لکھے جاتے ہیں ۔ تشخیص مالیہ کے بعد پرت تشخیص پھر ٹپہ دار کے پاس جاتا ہے کہ صفدر سے اس قدر لینڈ ریونیو قابل وصولی ہے یا اگر میں سابق صوبہ سرحد میں مقیم ہوں تو یہ اطلاع نمبر دار کے پاس جائیگی ۔ ٹپہ دار اس تشخیص کو دبائے رکھ سکتا ہے ۔ اسے کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ۔ لیکن نمبر دار اسے دائرہ میں لے کر بیٹھے گا ۔ اور کہے گا کہ فلاں آدمی یہ کر رہا ہے اور فلاں یہ کر رہا ہے اور بات نکل جاتی ہے ۔ یہ چیک یا بیلنس یا رکاوٹ ہے ۔ یہاں پنجاب میں بھی بدیانتی ہوتی ہے لیکن مقابلتاً کم کیوں کہ ایک تیسری ایجنسی اس میں شامل ہے جس کو پتہ چل جاتا ہے ۔ جناب والا ۔ چونکہ وقت کم ہے اس لئے میں براہ راست اس مسئلہ کی طرف آتا ہوں جو میں لا منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کر رہا تھا ۔ میرے پاس کچھ اس قسم کے ثبوت ہیں جو اس بات کی نفی کرتے ہیں ۔ سابقہ سندھ میں یا جہاں بھی نمبرداری سسٹم رائج نہیں ہے ایک فرد واحد کے ایماء پر اور اس کے مہیا کردہ اعداد و شمار پر مالیہ تشخیص ہوتا ہے اور خود وہ تشخیص کرنے والا ٹپہ دار ہی اس مالیہ کو وصول کرتا ہے ۔ اس سے نتیجہ کیا برآمد ہوتا ہے ۔ تین چار روز ہوئے اس ایوان میں ایک سوال پوچھا گیا تھا جس کا نمبر ۸۱۵۸ تھا ۔ اس سوال میں یہ کہا گیا ہے کہ لوئر باری دو آب کینال پر ۷ ہزار کیوسک پانی کا ڈسچارج ہوتا ہے اور وہاں سے مالیہ کی وصولی ایک کروڑ ۴۵ لاکھ روپے ہے مگر سکھر بیراج پر ۴۵ ہزار کیوسک ڈسچارج ہے اور وہاں سے صرف ۴۵ لاکھ روپے مالیہ کی وصولی ہوتی ہے اب جناب یہ تفاوت کہ تقریباً ۷ گنا سے زیادہ پانی دیا گیا اور گورنمنٹ کی آمدنی تقریباً

ایک چوتھائی حصہ رہ گئی - ے گنا پانی لینے سے ے گنا آمدنی ہونے کی بجائے چوتھا حصہ رہ گئی - یہ تو محض برسبیل تذکرہ تھا - ہماری Standing Committee on Public Accounts کی ایک میٹنگ حیدرآباد کے میونسپل ہال میں بتاریخ ٦ مارچ ١٩٦٧ء منعقد ہوئی تھی - جس کی کارروائی کے کچھ اقتباسات میں آپ کی خدمت میں پڑھنے کی جسارت کرتا ہوں تاکہ میرے دوستوں کو معلوم ہو کہ جو کچھ میں نے کہا ہے کسی بنا پر کہا ہے اور کسی اطلاع کی وجہ سے کہا ہے · جناب والا - یہ جو اقتباس ہے یہ صرف غلام محمد بیراج کے متعلق ہے باقی علاقہ کے متعلق نہیں ہے - غلام محمد بیراج کے متعلق Fourth Financial Forecast کے مطابق وہاں سے متوقع آمدنی ٩ کروڑ ٨٠ لاکھ ٣٣ ہزار تھی ١٩٥٦-٥٧ سے ١٩٦٥-٦٦ تک یہ اندازہ تھا - لیکن جب تشخیص ہوئی تو اصل آمدنی ٥ کروڑ ٢ لاکھ ٩٣ ہزار ٢٠٢ روپے رہ گئی اور ان ١٠ سالوں میں وصولی کیا ہوئی ایک کروڑ ٨١ لاکھ ٧٣ ہزار ٨٨٨ روپے جناب والا - اب میں اس کے صفحہ ٨ پر سے آپ کی خدمت میں کچھ اقتباسات پیش کرونگا - چاہئے تو یہ تھا کہ ہر سال غلام محمد بیراج سے وصولی میں اضافہ ہوتا کیونکہ فوری طور ٢٦، ٢٧ لاکھ ایکڑ کو پانی نہیں دیا جا سکتا تھا - چاہئے تو یہ تھا کہ ہر سال غلام محمد بیراج سے وصولی میں اضافہ ہوتا کیونکہ فوری طور ٢٦ ، ٢٧ لاکھ ایکڑ کو پانی نہیں دیا جا سکتا تھا - چاہئے تو یہ تھا کہ جوں جوں زیر آب اراضی میں اضافہ ہوتا وہاں سے آمدنی میں بھی اضافہ ہوتا لیکن حالت اس کے بر عکس ہے ١٩٥٦-٥٧ میں ٣٧ لاکھ ٧٧ ہزار ٩٨٩ روپے مالیہ کی تشخیص ہوئی - ١٩٦٠-٦١ میں یہ ٣٧ لاکھ ٢٦ ہزار ٣٣٨ روپے ہو گیا - لیکن ١٩٦٠-٦١ کے بعد یہ گرتے گرتے ١٩٦٥-٦٦ میں صرف ٣٧ لاکھ ٥٣ ہزار ٧٣٢ روپے رہ گیا -

اس کا مطلب یہ ہوا کہ غلام محمد بیراج سے مالیہ کی آمدنی بجائے بڑھنے کے ۶۲-۱۹۶۱ سے ہر سال کم ہو گئی اور ۶۶-۱۹۶۵ میں ۶۱-۱۹۶۰ سے تقریباً تقریباً نصف رہ گئی ہے ۔

وزیر داخلہ ۔ اس کا نام غلام محمد بیراج نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ چونکہ یہاں غلام محمد بیراج لکھا ہوا ہے اس لئے میں نے یہ کہا ہے اگر آپ اس کا نام تبدیل کر دیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ غلام محمد صاحب چونکہ چلے گئے ہیں اس لئے آپ کو ان کا نام نہیں لینا چاہئے ۔ جب موجودہ حکمران چلے جائیں گے تو ان کے ساتھ بھی آپ کا یہی سلوک ہوگا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ مجھے اس پر قطعاً کوئی اعتراض نہیں اگر وہ چاہیں تو کوئی دوسرا نام رکھ لیں ۔ اگر قاضی صاحب ایسی تجویز کریں گے تو میں اس کی مخالفت نہیں کرونگا ۔ بہر حال جناب والا ۔ اس بیراج میں رقبہ زیر کاشت یہ تھا :۔ ۶۲-۱۹۶۱ میں ۹ لاکھ ۷۲ ہزار ۱۷۰ ایکڑ، ۶۳-۱۹۶۲ء میں ۱۱ لاکھ ۴۴ ہزار ۵۳۰ ایکڑ، ۶۴-۱۹۶۳ میں ۱۲ لاکھ ۷۶ ہزار ۹۶۰ ایکڑ ، ۶۵-۱۹۶۴ میں ۱۲ لاکھ ۳۳ ہزار ۱۰۷ ایکڑ ، اور ۶۶-۱۹۶۵ میں جس کے متعلق میں نے مالیہ کے اعداد و شمار پیش کئے ہیں اس سال ۱۴ لاکھ ۴۵ ہزار ۶۴۵ ایکڑ یعنی ۶۱-۱۹۶۰ کے بعد رقبہ میں تقریباً ڈیڑھ گنا اضافہ ہوا اور آمدنی نصف رہ گئی ۔ اس کے متعلق اب میں ایک پیرا پڑھوں گا جو اس رپورٹ میں ہے ۔

"The Audit figures booked by the Comptroller, Southern Region, Karachi, included miscellaneous recoveries as well, which would mean that the actual collection of land revenue and water rate was less than even these figures."

وہ figure ہے جناب - ۱ کروڑ ۸۱ لاکھ ۷۳ ہزار -

This was something inexplicable. The department has not been able to furnish a satisfactory explanation in respect of either the fall in assessment from 1960-61 to 1965-66, or wide disparity between the total assessment and the actual realization. So far as the disparity between the assessment made, the actual realization and the anticipated revenues projected in the Fourth Financial Forecast, was concerned, the Committee felt themselves in a complete quandry, and no explanation was forthcoming from any quarter. In the opinion of the Committee, the situation was extremely alarming and it seemed that there were huge amounts of Government dues in arrears, which were not being recovered. Even if it was assumed that the anticipated figure of Rs. 9,90,44,000 were too rosy an estimate, the difference between the assesament made and the revenue actually realized amounting to Rs. 3,?1,19,314 would be enough to make a man's heart sink. The Committee called upon the department concerned and the Finance Department to address themselves to this appalling problem and insist upon the arrears of revenue being recovered on as early a date as possible."

جناب والا - میرے نزدیک اس کی بھی کوئی اہمیت نہیں گورنمنٹ نے جن سے روپیہ لینا ہے وہ وصول کرے - میں یہ پوچھتا ہوں کہ جب ماہرین نے تخمینہ تیار کیا تھا کہ بیراج سے ساڑھے نو کروڑ کی آمدنی ہو گی تو آج وہ آمدنی ۵ کروڑ کیوں ہے - میں تشخیص کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ۱۹۶۰-۶۱ میں ۷۳ لاکھ روپیہ تھی تو

آج ۴۷ لاکھ کیوں ہے جبکہ رقبہ زیرکاشت میں ۵۰ فیصدی کا اضافہ ہو چکا ہے ۔ اسکے بعد میں آپکی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ کمیٹی مذکور نے خاصی محنت کی ہے یہ minutes کے صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں (جناب والا یہ گھپلا دیکھیں) ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے کمیٹی کو اطلاع دی ہے کہ ۱۴ لاکھ ۶ ہزار ۶ سو ۹۸ ایکڑ اراضی انہوں نے release کی ۔ ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے اطلاع دی ہے کہ ۱۲ لاکھ ۱۳ ہزار ۴ سو ۵ ایکڑ اراضی release کی ہے ۔ آپ محکمہ مال اور محکمہ آبپاشی کی کارگزاری دیکھیں کہ وہاں کیسے لائق آدمی بیٹھے ہوئے ہیں ۔

> "Against the allotment figure 12,23,405 acres, the area cultivated was stated to be 14,45,645 acres in 1965-66. This meant that more than two lakh acres of area was being cultivated unauthorisedly."

Kazi Muhammad Azam Abbassi : Point of order. Sir, I am also a member of the Public Accounts Committee and we have not finalised its report. It has not yet been presented to the House. My point of order is can the Leader of Opposition quote the minutes of a Committee the report of which has not been presented to the House ? The report is not yet final and it can be changed.

Mr. Speaker : But the Member has raised the point of order when he has already referred to it. He should have raised it at the earliest possible opportunity.

Khawaja Muhammad Safdar :

> ".....This meant that more than two lakh acres of area was being cultivated unauthorisedly....."

This is the important factor.

> "This meant that more than two lakh acres of area was being cultivated unauthorisedly. It was not known whether this area had been assessed to land revenue and abiana.

"The Committee then came to the assessment being made and actual realizations against the area allotted. For the last five years the figures of assessment made were as follows:- (These figures obtained by the Department from the Mukhtarkar and could, therefore, be taken to be authoritative)"

یہ بڑی محنت کر کے ساتھ اعدادوشمار نکالے ہیں - جتنا رقبہ وہاں کاشت ہوا ہے یا جو فصل کاشت ہوئی ہے اسکا حساب لگا کر غلام محمد بیراج سے گورنمنٹ کو ۷ کروڑ ۳۶ لاکھ ۵۲ ہزار روپے وصول ہونے چاہئیں لیکن اس کے عوض صرف اسسمنٹ ۴ کروڑ کے لگ بھگ ہے اور وصولی ان سے کہیں کم ہے -

"Another interesting aspect of the matter was that according to the Ghulam Muhammad Barrage authorities, the total assessment up-to-date was Rs. 5,02,93,202....."

Kazi Muhammad Azam Abbassi : Point of order. Sir, he is still quoting it.

Khawaja Muhammad Safdar : I have not been ruled out of order. Why are you afraid of these figures ?

Kazi Muhammad Azam Abbassi : I am not afraid of the figures but I want a ruling on the point raised by me, whether the minutes of a Committee can be quoted the report of which has not been presented to the House.

Khawaja Muhammad Safdar :

"Another interesting aspect of the matter was that according to the Ghulam Muhammad Barrage authorities the total assessment up-to-date was Rs. 5,02,93,202/- while the actual recoveries of revenue booked by the Audit Office from 1955-56 to 1965-66 came to only Rs. 1,81,73,888/-. The question with which the Commitee was faced was ; where was the revenue going if it was being realised ?"

After this I will read only this portion—

"The Committee felt that large scale evasion of Government dues was going on if figures of cultivation supplied by the Barrage authorities were correct. If, on the other hand, the assessment figures supplied by the Barrage authorities were correct obviously the cultivation figures would be much less than they have been shown to be. This was a matter which the Committee would like the Board of Revenue and the Agricultural Development Corporation to look into carefully."

بیراج سے پہلے جب پالی نہیں ملتا تھا اس وقت وہاں سے ۳۱ لاکھ ۴۳ ہزار روپیہ مالیہ وصول ہوتا تھا لیکن آج ساری زمین کو پالی ملنے کے بعد یعنی ۲۷ لاکھ ایکڑ آبپاش اراضی پر صرف ۴۷ ہزار روپیہ مالیہ تشخیص کرتے ہیں لیکن اس سے کہیں کم وصول ہوتا ہے۔

"The Committee felt that the whole thing was in a mess and required to be looked into carefully. The Board of Revenue, the Agricultural Development Corporation and the Irrigation Department should join heads and look into this matter. The Committee would like this aspect of the matter to come up again when these Departments should furnish a satisfactory explanation."

جناب والا ۔ محترم دوست جناب وزیر قانون صاحب نے اپنے شکوک کا اظہار فرمایا ہے ۔ میں جن باتوں کے متعلق اس ایوان میں اظہار کر رہا ہوں یہ بے بنیاد نہیں ہیں ۔ ایسا نہیں ہوتا ہے کہ وہاں فرشتے بستے ہیں یعنی سابقہ سندھ میں فرشتے بستے ہیں اور بد دیانت لوگ کسی اور طرف ہوں گے ۔

وزیر قانون ۔ میں نے ایسا نہیں کہا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر - آخری فقرہ میں خود کہہ رہا ہوں ۔

Minister for Home : Then why do you put it into his mouth ?

خواجہ محمد صفدر - آخری فقرہ میرا اپنا ہے - میں عرض کروں گا کہ میرا اعتراض یہ ہے کہ ایک ایجنسی کو تشخیص کنندہ بنانا یا اسی ایجنسی کو مالیہ کی وصولی کا ذمہ دار ٹھہرانا صوبائی اور ملکی مفاد کے حد درجہ خلاف ہے ۔ میں اس امر کی مخالفت اس لئے نہیں کر رہا ہوں کہ وہاں نمبردار ہوں یا نہ ہوں - میری بلا سے آپ نمبرداری کو اس علاقے سے ہٹا دیجئے - میں نمبرداروں کو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہر حکومت کے ٹوڈی ہیں - یہ حکومت کے نقطہ نظر کے خلاف اور کسی کے ہم نوا نہیں ہو سکتے ہیں - ہر حکومت خواہ وہ کیسی ہی بد دیانت کیوں نہ ہو نمبردار اس کی ہمنوائی کریں گے لیکن اس کے باوجود مالیہ کی فراہمی کے متعلق ہم ایک سا نظام چاہتے ہیں خواہ اسکا نام نمبرداری نظام رکھ لیا جائے یا کوئی اور نام رکھ لیا جائے لیکن اس ایک نظام کو سارے صوبہ میں رائج کیا جائے - ایسا نہ ہو کہ ایک ضلع میں ایک نظام ہو اور دوسرے ضلع میں دوسرا نظام ہو - جناب والا - آج معزز ایوان نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ تفریق جو انگریز حکمرانوں نے اس خطہ ارض میں محض ایڈمنسٹریٹو سہولت کے لئے پیدا کی تھی وہ ختم ہو جائے یقیناً آپ کو ہر سابقہ صوبے بلکہ ہر سابقہ صوبے کے مختلف اضلاع کے لئے بھی الگ الگ تشخیص مالیہ اور وصولی کا انتظام الگ طریقے پر کرنا پڑے گا مثلاً ضلع سیالکوٹ میں ایک تحصیل شکرگڑھ کا معاملہ ہی سارے ضلع سے مختلف ہے اُن میں اور باقی لوگوں میں سوائے مذہب کے کچھ

بھی مشترک نہیں ہے ان کے سارے رسوم و رواج الگ ہیں ۔ آپ کو اس بات کے لئے تیار رہنا چاہئے کہ ان مصنوعی اختلافات کی بنا پر ہر ضلع بلکہ تحصیل میں الگ الگ قانون مالیہ رائج کریں اور سارے قانون کو ہی مشتبہ بنا دیں ۔ اگر ایک ہی طریقہ وصولی مالیہ کا سارے صوبے میں رائج کیا جائے تو دراصل کسی حصے پر بھی اس کا برا اثر نہیں پڑے گا نہ آمدنی پر نہ تشخیص پر نہ وصولی پر نہ لوگوں کے رسم و رواج پر جناب والا ۔ ان کا ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ اگر سندھ میں یہ طریقہ نمبرداری رائج کیا تو پھر سندھ میں زرعی cess بھی لاگو ہو جائے گا جس سے الکو کچھ رقم سرکار کو دینی پڑے گی وہ ڈرتے ہیں کہ ان پر نمبرداری cess عاید ہو جائے گا وہ اس پانچ فیصد زرعی ٹیکس سے بھی بچنا چاہتے ہیں جناب والا اگر صوبہ ایک ہے لوگ یکساں ہیں تو سارے صوبے کو اس زرعی cess سے مستثنیٰ کیا جائے یا سب پر لگایا جائے ایک متحدہ صوبے میں یہ تفریق و امتیاز کیوں ہو کہ سابقہ پنجاب والے یہ ٹیکس دیں اور سندھ والے نہ دیں ۔ ہم پنجوترہ ادا کرتے ہیں تو سندھی بھائی بھی ادا کریں یا ہم سے بھی نہ وصول کیا جاوے سب کے ساتھ یکساں سلوک روا رکھا جائے سابقہ سندھ میں اس کو آپ Development سرچارج کہہ لیں اس کا نام بدل دیں ۔ یا سارے صوبے میں اس کا خاتمہ کر دیا جائے ۔ جناب والا ۔ یہ ایک امر واقعہ ہے کہ نمبرداری سسٹم ہر کالونی میں انگریزوں کے زمانہ سے سیاسی لعنت تھی جس میں نمبرداروں کا ایک طبقہ کم از کم ایک طبقہ دلالی کا کام کرتا تھا غیر ملکی حکمرانوں کے فائدے کے لئے اور اس کی وجہ سے طرح طرح کے مصائب عوام پر نازل ہوتے تھے ۔ میں بھی نمبرداروں کے ایک طبقے کو پسند نہیں کرتا اس برائی کو رفع

کرتا ہے تو سابق پنجاب کے علاقے سے بھی اس کو رفع کیا جائے ورنہ ایک طبقہ نمبرداروں کا گویا مفت خدمت سرکار کرتا ہے مالیہ کی وصولی قریباً مفت کر دیتا ہے لہذا اس institution کی اصلاح کر دی جائے تو بہتر ہوگا پھر جناب والا سندھ کا ٹہے داری سسٹم بھی ایسا ہے جس میں گورنمنٹ کا روپیہ کھایا جاتا ہے ہمارے ہاں پٹواری زمینداروں کو کھاتا ہے مگر سندھ میں گورنمنٹ کا روپیہ ٹہے دار خورد برد کرتے ہیں ۔

Minister of Law : Question ! Question !

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے اس ایوان کے اندر ایک ضروری مسئلہ کو حل کرنے کے لئے گذارش کرتے ہوئے اگر کچھ تلخ باتیں بھی کہی ہیں تو مجھے معذور سمجھا جائے مجھے کسی کی کوئی توہین اور ہتک مقصود نہیں تھی صرف سچی بات کہہ کر اصلاح کا تقاضا کیا ہے ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی-۱) ۔ جناب والا ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ amendment جو سرکاری پارٹی کی طرف سے پیش کی ہے اس کا مقصد unification of laws ہے یا mockery of law ہے ۔ (قہقہہ) مجھے تو یہ مضحکہ خیز بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ وحدت مغربی پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں یا اس کو ایک متحدہ صوبہ رکھنا چاہتے ہیں مختلف علاقوں کے اندر مختلف قوانین رائج کرنے سے تو لوگ الگ الگ ہو جائیں گے اور وحدت صوبہ پارہ پارہ ہو جائے گی اس میں ہر سابقہ صوبہ سندھ ۔ فرنٹیر ۔ پنجاب بلوچستان اور بہاولپور کے لئے اگر الگ الگ قسم کے قانون بنائے جائیں گے تو علاقائی تعصب کو ہوا

ملے گی اور مختلف Regions میں نااتفاقی کا بیج بویا جائے گا۔ جناب والا مجھے تو حیرت ہوئی ہے کہ یہ حکومت ہمارے صدر مملکت کے اعلانات کی بھی مخالفت کر رہی ہے One Unit کی جڑوں کو کھوکھلی کر رہی ہے ۔

جناب والا ۔ مجھے خواجہ محمد صفدر صاحب سے اتفاق ہے کہ یا تو سارے صوبے میں نمبرداری سسٹم رائج کیا جائے یا سارے صوبے میں ٹیے داری نظام رائج کیا جائے مگر ایک صوبے کے مختلف حصوں میں مختلف سسٹم اور قانون ہر گز ہر گز نہیں ہونے چاہئیں اگر ایسا ہوا تو کل کو آپ مختلف علاقوں اور Regions کے لئے جرائم کی سزائیں بھی مختلف مقرر کر دیں گے ۔

جناب والا ۔ ٹیے داری نظام کے متعلق جیسا کہ خواجہ محمد صفدر صاحب نے بتایا ہے یہ بات سچ ہے کہ وہاں گورنمنٹ کا روپیہ خورد برد کیا جاتا ہے ہمارے پنجاب میں تو پٹواری غریب عوام کی جیبیں خالی کرتے ہیں مگر سندھ میں ٹیے دار گورنمنٹ کا روپیہ کھا جاتے ہیں اور سرکاری خزانے کو خالی کر دیتے ہیں مثال کے طور پر اگر ایک بڑے زمیندار کی ۱۰۰ ایکڑ اراضی ہے تو ٹیے دار زمیندار کے ساتھ مل کر اسکی کاشت کا رقبہ صرف ۲۵ ایکڑ دکھا کر گورنمنٹ کا مالیہ کھا جاتے ہیں ۔ سرکار کو دھوکا دیا جاتا ہے ۔ سرکاری روپیہ بد دیانتی سے کھایا جاتا ہے اس طرح چھوٹے کاشتکاروں کو تنگ کرنے کے لئے بڑا زمیندار ٹیے دار کو کہہ کر اس کے نام زیادہ رقبہ دکھاتا ہے یعنی ۲۵ ایکڑ کی بجائے سو ایکڑ دکھا کر غریب کاشتکار کو تنگ اور پریشان کیا جاتا ہے اب وہ ۱۰۰ ایکڑ کا مالیہ کہاں سے ادا کرے ؟

پھر جناب والا وہاں دوسرا نقص یہ ہے کہ ٹیکس داری نظام میں منصف ، مدعی اور assess کرنے والا اور وصول کرنے والا ایک ہی ذریعہ ہے کسی دوسرے کو پڑتال کا موقع نہیں ملتا خود پٹواری مدعی ہے وہ خود ہی منصف ہے وہ ہی مالیہ assess کرتا ہے اور وہ ہی وصولی کرتا ہے - یہ حکومت کے لئے خطرناک ہے یہ غلط طریقہ ہے - مجھے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس ترمیم کی کیا ضرورت تھی جب کہ رولز میں پہلے ہی بورڈ آف ریونیو کو بذریعہ نوٹیفیکیشن الگ الگ طریقہ وصولی جاری کرنے کا اختیار ہے ہم نہیں چاہتے کہ سندھ میں نمبرداری سسٹم رائج ہو مگر One Unit میں unification of laws کے حامی ہیں - صدر مملکت بھی یہی چاہتے ہیں -

مسٹر حمزہ (لائلپور-۶) - جناب سپیکر - حقیقت یہ ہے کہ ہماری جانب سے موجودہ حکومت پر جو شدید اعتراض ہوتا رہا ہے اور اب بھی ہے اور جس کا ثبوت اس ترمیم سے بہم پہنچایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ حکومت کے قول و فعل میں تضاد ہے - اس بات سے کوئی شخص بھی انکار نہیں کر سکتا کہ ایک یونٹ کے ساتھ ہمارے حکمرانوں کی ہمدردی محض زبانی ہے اور ان میں سے بیشتر لوگ ایک یونٹ کو ختم کرنے کے درپے ہیں -

وزیر قانون - یہ غلط ہے -

مسٹر حمزہ - اور وہ جب بھی اپنے مخالفین کے بارے میں بات کرتے ہیں تو یہی فرماتے ہیں کہ ہم اسکا تحفظ کرنے والے ہیں لیکن یقین کیجئے کہ اگر یہ تحفظ ہے تو اسی قسم کا ہے جیسا کہ پنجابی میں

کہا کرتے ہیں کہ ''دودھ کی رکھوالی کے لئے بلی،، ۔ میں آپ کی وساطت سے حکمرانوں سے یہ التجا کروں گا کہ اگر ان کے نزدیک ایک یونٹ کا جو مقصد تھا وہ فوت ہو چکا ہے یا اگر ایک یونٹ کے مقاصد سے آپ کو اتفاق نہیں تو برملا سامنے آئیے لیکن sabotage نہ کیجئے جب آپ ایک یونٹ کو بنانے کے بارہ سال بعد بھی اس صوبے میں بنیادی اور اہم ترین قوانین کو ایک سی بنیادوں پر نہیں بنا سکے اور ان کو لاگو نہیں کر سکے پھر آپ ہی بتائیے کہ اس صوبے میں یگانگت کس طرح پیدا ہو سکتی ہے ۔ تو جب یگانگت نہیں ہے اور ایک قانون نہیں ہے کہ قانونی لحاظ سے اس صوبے کو ایک مرکز سے کنٹرول کر سکیں اور اس پر حکومت کر سکیں ۔ آج تک سنا یہی گیا تھا کہ عوامی نمائندے ہمیشہ یہی چاہتے ہیں کہ اختیارات افسران کی بجائے عوام کو منتقل ہوں ۔ مجھے انتہائی دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ اختیارات جو سابقہ صوبہ سندھ میں ایک ٹیپے دار کو حاصل تھے اور جو کہ معمولی اختیار نہیں بلکہ بڑا اہم اختیار ہے ۔ مالیہ کی ادائیگی کا بہت ہی اہم حصہ بلکہ مالیہ کی تشخیص اور اس کے بعد اسکی وصولی اور اسکو اکٹھا کرنا ہے ۔ اگر ایک ٹیپے دار کے پاس اختیارات زیادہ ہوں گے تو آپ جانتے ہیں کہ جتنے زیادہ اختیارات ہوتے ہیں اسی تناسب سے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ان سے ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور جب بھی اس ایوان میں ٹیپے دار کا ذکر آیا تو سابقہ سندھ سے تعلق رکھنے والے معزز اراکین نے ہمیں ہمیشہ یہی بتایا کہ ٹیپے دار انتہائی بد دیانت ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اسی ٹیپے دار کو ہمارے بھائی اتنا طاقتور کیوں دیکھنا چاہتے ہیں ۔

آخر ہمارے سندھی بھائی ہی وہاں نمبردار ہوں گے ۔ ہم پنجابیوں

کو تو وہاں پر نمبردار بنا کر نہیں بھیجیں گے ۔ آپ ان کو یہ اختیار دینا کیوں پسند نہیں کرتے ۔ جناب وزیر خزانہ نے فرمایا ہے کہ اس قانون کی دفعہ ۲ میں یہ گنجائش ہے کہ اس قانون کی بعض دفعات کو بعض علاقوں میں نافذ نہ کیا جائے ۔ جہاں تک میرا خیال ہے ۔ اس دفعہ کو یہاں رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر عارضی طور پر حالات ایسے ہوں تو اس قسم کے انتظامات کئے جائیں ۔ لیکن یہ دفعہ جس شکل میں اس ایوان میں پیش کی جا رہی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ سابق صوبہ سندھ میں مالیہ کی وصولی کا جو نظام ہے وہ بدستور رہے اور اس کو آپ سابق صوبہ سرحد اور پنجاب کے علاقوں کی lines پر لانا نہیں چاہتے جناب وزیر قانون نے یہ بھی فرمایا ہے کہ انکم ٹیکس ، پراپرٹی ٹیکس اور بعض دوسرے ایسے ہی محاصلات جن کی تشخیص کرنے اور اکٹھا کرنے کے لئے حکومت کی ایجنسیاں ہی مقرر ہیں ۔ اور ان کو عوام سے کوئی تعلق نہیں ۔ لیکن میں جناب وزیر قانون سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو یہ علم ہے کہ لینڈ ریونیو ایکٹ اس قدر اہم ہے کہ آپ کے تمام واجبات جو کسی صورت میں وصول نہ ہو سکیں اس قانون کے ذریعے دئیے ہوئے اختیارات کے تحت وصول کرنے کا طریقہ پہلے بھی موجود تھا اب آپ نے پھر اسے اپنایا ہے ۔ اور آپ کو علم ہے کہ انکم ٹیکس کے واجبات کو آخر کار محکمہ مال کے افسران یا عمال کے ذریعے وصول کیا جاتا ہے ۔ اس لئے اس قانون کی اہمیت دوسرے محاصلات کے مقابلے میں انتہائی زیادہ ہے ۔

جناب سپیکر ۔ مجھے یہ بات کہتے ہوئے کافی ہچکچاہٹ محسوس

ہوتی تھی لیکن آج میں اس ایوان میں برملا کہنے پر مجبور ہوں کہ ہمارے سندھی بھائی یا سابق صوبہ سرحد کے نمائندے یا وہاں کے عوامی نمائندے حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ترقیاتی پروگراموں کی تعمیر و ترقی میں ان کو سابق صوبہ پنجاب کا درجہ دیا جائے بلکہ یہ کہ سابق صوبہ پنجاب کی تعمیر و ترقی کو وقتی طور پر روک دیا جائے اور پس ماندہ علاقوں کو پنجاب کی سطح پر لایا جائے کیونکہ آپ پنجاب کو ترقی یافتہ علاقہ گردانتے ہیں ۔ جب آپ کا مطالبہ یہ ہے اور حکومت کی یہ پالیسی ہے اور حکومت کی طرف سے کوئی اعلان ایسا نہیں ہے جس میں اس بات کا اعادہ نہ کیا جائے ۔ کیا پنجاب کے لوگ آپ سے یہ توقع کرنے میں حق بجانب نہیں ہیں کہ اگر آپ زیادہ اخراجات کا مطالبہ کرتے ہیں تو کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آمدنی میں بھی آپ انہیں برابر کا حصہ دلو بنائیں ۔ جہاں تک واجبات کا تعلق ہے ، وہ تو ہم سے وصول کئے جائیں گے اور جہاں تک اخراجات کا تعلق ہے وہ ان پر صرف کئے جائیں ۔ آخر حقوق اور ذمہ داریاں برابر ہونی چاہئیں ۔ اگر آپ محض حقوق کا ذکر کرتے ہیں اور ذمہ داریوں سے بےنیاز ہیں ، تو یہ قطعاً مناسب نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ ایک یونٹ بننے کے بعد سابق صوبہ پنجاب کو وقتی طور پر نمائندگی میں اتنا حق نہیں دیا گیا جو کہ اس کو آبادی کے لحاظ سے حاصل ہونا چاہئے تھا ۔ سابق صوبہ پنجاب نے اس سلسلے میں کافی قربانیاں کی ہیں اور آج تک کرتا چلا آیا ہے لیکن اگر ان تمام تر قربانیوں کے باوجود ہمارے بھائیوں کا یہ طریقہ کار ہے کہ وہ برابر کا بوجھ اٹھانے کے لئے تیار نہیں تو یہ کھیل اور حکمرانی

کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے اور اس طرح سے صوبائی تعصب میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ اس طرح صوبائی تعصب کی بنیاد رکھی جا رہی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ اگر وہ راز جو ٹیے دار کے پاس موجود ہو گا ، اسے میں راز اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جب مالیہ کی تشخیص بھی ٹیے دار نے ہی کرنی ہے اور اسکی وصولی بھی وہی کرے گا ۔ تو اس علاقے کے عام کاشتکار کو یہ پتہ چل ہی نہیں سکتا کہ کسی کاشتکار سے ٹیے دار نے کتنے مالیے کا مطالبہ قائم کیا ہے ۔ آپ کو پتہ ہے کہ عام علاقوں میں ایک دوسرے کے ساتھ تھوڑی بہت مخالفت بھی ہوتی ہے اور وہ حکومت کے مفاد کے لئے نہیں بلکہ ذاتی مخالفت کی بناء پر ایک دوسرے کے نقائص کا کھوج لگا لیتے ہیں ۔ اگر ٹیے دار اور کاشتکار کی آپس میں کوئی سازش ہو تو آپ خود ہی بتائیے کہ دوسرے کاشتکار کو کیسے پتہ چلے گا کہ ٹیے دار اور کاشتکار نے سازش کر کے حکومت کو کس قدر نقصان پہنچایا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو بھائی ٹیے دار کو اختیار دینا چاہتے ہیں ان کو ٹیے دار سے کوئی ہمدردی نہیں ۔ ان کو قوم سے ہمدردی نہیں ان کو صوبہ سے ہمدردی نہیں ۔ مغربی پاکستان کے عوام سے نہیں ۔ کیونکہ جو رقومات حاصل ہوں گی بالآخر وہ ملک اور قوم اور عوام پر خرچ ہوں گی ۔ اگر رقومات فراہم نہ ہوں گی یا ان کی وصولی نہیں ہو گی تو اخراجات کیسے ہو سکیں گے ۔ حقیقت حال یہ ہے کہ اس طرح ٹیے دار کو آپ اتنے وسیع اختیارات دے کر آپ اسے مواقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ سازش کر کے حکومت اور عوام کو دھوکا دے ۔ اور ان لوگوں کے لئے جو سرکاری واجبات کو خرد برد کرتے یا رشوت

وصول کرتے ہیں اور اسے اپنا پیدائشی حق سمجھتے ہیں ۔ ان کو رشوت وصول کرنے کے لئے کھلی چھٹی دے رہے ہیں ۔ میں سابقہ سندھ کی نمائندگی کرنے والے بھائیوں سے عرض کروں گا کہ اگر آپ کا تجربہ یہ ہے ۔ اگر آپ کا یہ احساس ہے ۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ سابقہ سندھ میں ٹیکس دار ہی بہترین ایجنسی ہے جس کے ذریعہ حکومت مالیہ کی رقومات وصول کر سکتی ہے اس سے سابقہ پنجاب اور سابقہ صوبہ سرحد کو انتہائی نقصان ہو گا اور آپ کی جانب سے ایسی ترمیم پیش نہیں کی جانی چاہئے تھی ۔ اگر آپ اپنے لئے یہ پسند نہیں کرتے تو ہمارے لئے کیوں پسند کرتے ہیں ۔ میں حکومت سے التجا کرتا ہوں کہ اگر حکومت یہ محسوس کرتی ہے کہ پنجاب میں مالیہ کی وصولی کا طریقہ ناقص ہے آپ پنجاب اور فرنٹیئر کے کاشتکاروں کے لئے اس مسودہ قانون میں بعینہ وہی طریقہ تجویز کر رہے ہیں ۔ اس کے برعکس میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ تھیوری تو تھیوری ہی ہوتی ہے اس کے پڑھنے سے خیالات میں تبدیلی آ سکتی ہے لیکن جب اس پر عمل در آمد کیا جاتا ہے تو بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں ۔ آپ تو سیاستدان ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ان پر عمل کرنے میں بہت سی دقتیں ہوتی ہیں ۔ اس کے باوجود بعض اصول ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو کسی قیمت پر قربان نہیں کیا جا سکتا ۔ میں مانتا ہوں کہ اس میں بہت دشواریاں ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی پارٹی کے دو چار ممبران ناراض ہو جائیں گے لیکن آپ کو ملک اور قوم کا مفاد عزیز تر ہونا چاہئے ۔ آپ اس ترمیم کو پیش کر کے یا پیش کرا کے یا اس کو منظور کر کے عوام میں افتراق کا یا افراتفری کا رجحان پیدا کرتے ہیں اور مرکز سے گریز کر کے رجحان کو تقویت

دیتے ہیں ۔ اگر آپ برملا ایک یونٹ کی مخالفت کرتے تو آپ اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے لیکن ایک یونٹ کی مخالفت کا جو طریقہ آپ نے ایجاد کیا یا اختیار کیا ہے یہ انتہائی خطرناک ہے بہتر ہے کہ اس قسم کا قانون یا ترمیم لانے کی بجائے آپ یہ اعلان کر دیں کہ ایک یونٹ کا منصوبہ ناکام ہو گیا ہے اور اسے ہم ہمیشہ کے لئے ختم کرتے ہیں ۔ آپ یقین کیجئے کہ جو مفروضات میں نے پیش کی ہیں وہ حزب اختلاف کے ایک رکن کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک پاکستانی کی حیثیت سے پیش کی ہیں ۔ آج ان تمام خدشات پر جو ہماری جانب سے پیش کئے جاتے رہے ہیں آپ نے مہر تصدیق ثبت کر دی ہے ۔ اس لئے میں التجا کروں گا کہ آپ دور اندیشی سے کام لیں ۔ قوم اور ملک کے مفاد کو سامنے رکھیں ۔ چند ایک دوستوں یا چند ایک افراد کو خوش کرنے کے لئے بے اصولی کرنا مناسب نہیں ۔ یہ ترمیم ملک اور قوم کے لئے نقصان دہ ہے لیکن جہاں تک عوام کا تعلق ہے ان کو اس سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہو گا ۔ اگر فائدہ ہو گا تو چند ایک افراد کو ۔ عوام‌الناس کی بہتری اور عوام‌الناس کی بھلائی اور فلاح محض اس میں ہے کہ تمام صوبہ میں ایک ہی قسم کا قانون نافذ کیا جائے جس سے زیادہ سے زیادہ مالیہ زیادہ سے زیادہ واجبات ان لوگوں سے جنہیں حکومت کو ادا کرنا فرض ہے یا حق ہے وصول کئے جائیں ۔

میر ولی محمد خان تالپور (حیدرآباد ۔ ۵) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے کوئی شوق نہیں تھا کہ اس ترمیم کے متعلق میں کچھ کہوں لیکن جناب قائد حزب اختلاف اور معزز اراکین نے سندھی ممبروں کو مخاطب کر کے کہا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس ترمیم پر کچھ

عرض کروں ۔ اور اپنی پوزیشن واضح کروں ۔ جلبانی صاحب کی جو ترمیم ہے وہ بالکل سیدھی سی ہے ۔ اس میں کسی قسم کی صوبائی عصبیت کا کوئی نقطہ بھی موجود نہیں ہے ۔ وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ ایک طریق کار جو ایک سابقہ صوبہ میں رائج ہے یا دو سابقہ صوبوں میں رائج ہے اس طریق کار کو وہاں ان لوگوں نے اپنا لیا ہے اس لئے اس کو بدلنے کی ضرورت نہیں ۔ اس سے زیادہ وہ یہ نہیں چاہتے کہ ہمیں الگ قانون چاہئے یا ہمیں دوسرا طریق کار چاہئے یا ہم کوئی چیز مانگ رہے ہیں یا ہم یہ کہتے ہیں کہ پنجاب کو دو ہم کو نہ دو ۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ مالیہ کی وصولی کا جو طریق کار ہے وہ ۸۰ سال سے اس علاقہ میں چل رہا ہے اس لئے وہاں کے لوگ اس چیز سے مانوس ہو گئے ہیں ۔ رہا یہ سوال کہ اس میں صوبائی عصبیت ہے مجھے تو اس میں صوبائی عصبیت کا کوئی عنصر نظر نہیں آتا اور جہاں تک یکسانیت کا سوال ہے میں یہ عرض کروں گا کہ اس بل میں یا مسودہ قانون میں جو زیر بحث ہے ہم نے مستقل لینڈ ریونیو بھی قبول کیا ہے اور غیر مستقل لینڈ ریونیو بھی قبول کیا ہے ۔ بتائیں کہ اس سے کیا یکسالیت ٹوٹ گئی ہے ۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ یکسانیت کیسے ٹوٹ گئی ہے ۔ ہم پاکستانی ہیں ۔ پاکستان میں رہیں گے ۔ پاکستان کے لئے مریں گے اور پاکستان کے لئے جئیں گے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) البتہ یہ ہے کہ اگر کہیں کوئی چیز مانوس ہو چکی ہے اور اس مسودہ قانون میں بھی یہ حکم دیا گیا ہے کہ گورنمنٹ خود اگر مناسب سمجھے تو وہاں وہ چیز نہ کرے ۔ اس کے بعد دوسرا اعتراض ٹیکس دار کے متعلق ہے ۔ یہ ٹیکس دار ایک ہی ایجنسی ہے جو وصولی بھی کرتی ہے اور ایسیس بھی کرتی ہے ۔ یہ کوئی ایسا

مسئلہ نہیں کہ جس کو حکومت ٹیے دار پر چھوڑ دے ۔ بہر حال نمبر شماری ہوتی ہے اور اس کے لئے ایک ریونیو پٹواری ہوتا ہے اور ایک اریگیشن پٹواری ہوتا ہے اور اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ جب دوسرے سال نمبر شماری ہوتی ہے تو وہ پہلی نمبر شماری سے ملائی جاتی ہے ۔ پھر جو تشخیص ہوتی ہے تو وہ ڈپٹی کلکٹر یا کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر جو کلاس ون کا افسر ہوتا ہے تصدیق کرتا ہے اس کے دیکھے جانے کے بعد مالیہ کی تشخیص کو قبول کر لیا جاتا ہے ۔ اب جو کچھ بھی ہو سکتا ہے اسے بد دیانتی سمجھیں یا جو کچھ بھی سمجھیں وہ تشخیص ہونے تک ہو سکتا ہے ۔ اس کے بعد بد دیانتی کا سوال ہی نہیں ہوتا ۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ پہلے سال کتنی زمین آباد تھی دوسرے سال کتنی زمین آباد ہوئی ہے ۔ اگر ایک ٹیے دار یہ دکھا دے کہ یہاں ایک ہزار ایکڑ زمین آباد تھی اور دوسرے سال ۷۰۰ ایکڑ بتا دے تو یہ نا ممکن سی بات ہے ۔ اس سے پوچھ گچھ ہوگی کہ ۳۰۰ ایکڑ کہاں گئے ۔ اگر وہ وہی ایکڑ قائم رکھے اور ایک کو نفع دے گا تو دوسرے کو نفع نہیں دے سکے گا کیونکہ اس نے ایک ہزار کی حد تو قائم رکھنی ہے ۔ ورنہ دوسرا زمیندار کھڑا ہو جائے گا کہ مجھے نفع کیوں نہیں ملا ۔ تو یہ باتیں ایسی ہیں کہ جن کے لئے ریکارڈ شاہد ہوتا ہے سب چیزیں شاہد ہوتی ہیں ۔

جناب قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے کہ غلام محمد بیراج ایریا میں جو لینڈ ریونیو کا تخمینہ کیا گیا وہ ۹ کروڑ تھا پھر بعد میں چار یا پانچ کروڑ بھی وصول نہیں ہوتا ۔ جناب والا ۔ ۱۹۶۴ء اور ۱۹۶۵ء میں غلام محمد بیراج ایریا آفات ارضی و سماوی کا شکار ہوا وہاں

ایسی حالت میں remission ہوا تو جب سال میں اتنے remissions ہوتے ہیں تو مالیہ کیسے وصول ہوگا اور کہاں سے وصول ہوگا ۔ جب فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں تو وصولی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ ۱۹۶۴ء میں غلام محمد بیراج کو calamity ایریا declare کیا گیا اور اس سال بھی غلام محمد بیراج کو calamity ایریا declare کیا گیا تو ایسی حالت میں فصلیں کیسے ہونگی ۔ اور آبادی کہاں سے ہوگی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اس سے پہلے کیا تھا ؟ اور ۱۹۶۳ء میں کیا ہوا تھا ۔

میر ولی محمد خان تالپور ۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جس میں ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہمیں یہ چیز دو اور ہمیں یہ چیز نہ دو ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ کئی سال سے ہمارا جو آبادکار طبقہ ہے وہ اسی طریقہ سے مانوس ہے جو طریقہ وہاں رائج ہے اس لئے جلبانی صاحب نے جو ترمیم پیش کی تھی اس میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے صوبائی عصبیت کا سوال ہو ۔

رانا پھول محمد خان (لاہور ۔ ۷) ۔ جناب والا ۔ جلبانی صاحب کی اس ترمیم کی میں مخالفت کرتا ہوں اور حمزہ صاحب کی تائید کرتے ہوئے میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ ایک طرف ہماری قوم اور ہماری حکومت کا یہ نظریہ ہے کہ پاکستان کے دونوں صوبوں میں یکسالیت زیادہ سے زیادہ کی جائے اور یہاں کے قانون میں بھی کوئی ایسا تضاد نہ ہو لیکن مجھے افسوس ہے کہ ہمارے دوست جلبانی صاحب نے اس صوبے میں بسنے والے لوگوں میں ایک ایسی تفریق پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جس سے تمام

قوم کو نقصان پہونچنے کا امکان ہو سکتا ہے اور جس سے میں سمجھتا ہوں کہ چور بازاری کے دروازے کھل جائیں گے ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کروں کہ جب اس قانون کے تحت اس صوبے کے قانون کو یکساں بنایا جا رہا ہے تو پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ حکومت کو لینڈ ریونیو سے جو انکم ہوتی ہے اس میں چور بازاری کے لئے گنجائش چھوڑی جا رہی ہے ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ سابقہ پنجاب میں وصولی کا طریقہ ایک نہایت ہی بہترین طریقہ ہے ۔ یہاں پٹواری گردآوری کرتا ہے ۔ نہری پٹواری بھی گردآوری کرتا ہے اس کے بعد مالیہ کی تشخیص ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود بھی کئی جگہوں پر یہ ہوتا ہے کہ پٹواری ایک زمیندار کی کاشت دوسرے زمیندار کے نام دے کر ایک آدمی سے ۲۰ روپے اور دوسرے آدمی پر پانچ سو روپے آبیانہ تشخیص کرتا ہے ۔ جب نمبر دار اس کی وصولی کرتا ہے تو پھر وہ زمیندار چارہ جوئی کرتا ہے اس کے بعد بڑی مشکل سے درستی ہوتی ہے ۔ اور سندھ میں ہمارے سندھی بھائی یہ چاہتے ہیں کہ وہی پٹواری تشخیص کرے اور وہی پٹواری وصولی بھی کرے اور اگر وہ چاہے تو وصولی کے وقت گڑبڑ بھی کر دے ۔ جہاں تک اس گڑبڑ کا تعلق ہے اگر میں یہ گذارش کروں تو بیجا نہ ہوگا اور ایک غیر مصدقہ اندازے کے مطابق میں یہ عرض کروں گا کہ آپ پنجاب اور سندھ کی نہروں کا اندازہ لگائیں ۔ کہ اپر باری دو آب کا پانی کل ۶ ہزار ۵ سو کیوسک ہے اسکا آبیانہ ڈھائی کروڑ روپیہ وصول ہوتا ہے اور دوسری طرف سکھر بیراج کا جو پانی ہے وہ ۵۴ ہزار کیوسک دیتا ہے لیکن اس کا آبیانہ اس کا اور جو وہاں سے وصول ہوتا ہے وہ صرف ۴ کروڑ روپے ہے آپ اندازہ کریں کہ جب وہاں کے اور یہاں کے آبیانہ کی شرح

ایک ہے حالانکہ اس سے پہلے کہا جاتا تھا کہ سندھ میں شرح زیادہ ہے اور مجھے اس سے ہمدردی ہے اور مجھے خوشی ہے کہ ہمارے سندھ بلوچستان فرنٹیر اور پنجاب میں کوئی فرق نہ ہونا چاہئے ہم سب کے یکساں حقوق ہیں میں سمجھتا ہوں کہ جو مراعات پنجاب کو ہوں وہی ہمارے سندھی بھائیوں کو بھی مراعات ہونا چاہئیں لیکن جو مراعات ہمارے سندھی بھائیوں کو ہیں وہی ہمیں بھی ہونا چاہئیں ۔ جناب والا ۔ اگر آپ نمبرداری سسٹم کو دیکھیں تو اس سے آپ کو پتہ چلے گا کہ اس سے سستا وصولی کا اور کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا کہ نمبردار ۵ روپے سینکڑہ پر لینڈ ریونیو وصول کرتا ہے ۔ اور ۳ روپے پر آبیانہ وصول کرتا ہے ۔ اس سے سستا کوئی اور ملازم یا کوئی اور طریقہ نہیں ہو سکتا ۔ اگر آپ دیکھیں کہ سندھ کے پٹواریوں کی کیا حالت ہے تو وہ میرے خیال میں سابقہ پنجاب کے ڈپٹی کمشنر سے زیادہ اچھی ہے ۔ اس کی وجہ کیا ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ آبیانہ میں قوم کی چوری کرتے ہیں ۔ جناب والا ۔ لینڈ ریونیو سے جو وصول ہوتا ہے وہ قوم کی بہبود کے لئے ہے وہ قوم کے خزانے میں آتا ہے ۔ اگر نمبرداری سسٹم کو رائج کیا گیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ پیسے قوم کے خزانے میں آنے کے بجائے پٹواریوں کی جیب میں جائیگا اس لئے میں گذارش کروں گا کہ جہاں کسی سیاسی اثر کے تحت کسی با اثر آدمی نے کسی پٹواری کو تعینات کرایا میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کا لینڈ ریونیو نہیں آئے گا اور آبیانہ نہیں آئے گا ۔ کیونکہ تشخیص کرنے والا بھی پٹواری اور وصول کرنے والا بھی پٹواری ۔ اس لئے میں گذارش کروں گا کہ نمبردار کسی سیاسی اثر و رسوخ میں نہیں آ سکتا ۔ نمبر دار کو

اپنی برخواستگی کا ڈر نہیں ہے کہ فلاں آدمی مجھے یہاں تبدیل کرا دیگا اور فلاں آدمی مجھے معطل کر دیگا ۔ اس لئے میں گذارش کروں گا کہ قومی روپے کو چوری کرنے سے بچائیے اور اگر اس ترمیم کو لانے کے بعد آپ منظور کر لیتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اپنی قوم کے ساتھ ایک ایسا ظلم کریں گے اور اس صوبے میں بسنے والوں میں تفریق پیدا ہو جائیگی ۔ اس لئے میں یہ گذارش کروں گا کہ اگر میرے محترم دوست کی نظر میں ان کو اس سے کوئی نقصان بھی پہونچتا ہے تو ان کو اسے خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہئے ۔ ہم بیقرار ہیں کہ جلد سے جلد ہمارے سندھی بھائیوں کو وہی مراعات دی جائیں جو پنجاب میں دی جا رہی ہیں ۔ اب ہم نہ بلوچی ہیں نہ سندھی ہیں نہ سرحدی ہیں ہم سب مغربی پاکستان کے باشندے ہیں ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اس ترمیم کی پر زور مخالفت کرتا ہوں ۔

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے ساری بحث کو نہیں سنا ۔ در اصل میں بحالت مجبوری اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ یہ ایک غیر ضروری سی دفعہ ہے جناب والا ۔ آپ اس دفعہ کو ملاحظہ فرمائیں ۔

> "Notwithstanding anything contained in this Act, head-men (Lambardars) shall not be appointed in, nor shall rules for their appointment be enforced in or made applicable to, any area or part of the Province where the law in force immediately before the commencement of this Act did not provide for the making of such appointment or rules."

جناب والا - یہ ایک سیولک کلاز ہے - یہ ایک exception کرنے والا کلاز ہے میں جناب قاضی صاحب اور جناب لا منسٹر صاحب سے بصد ادب مخاطب ہو کر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ میرے نقطہ نظر سے سب سے زیادہ تجربہ کار منسٹر ہیں اور جناب لا منسٹر صاحب سب سے زیادہ قانون سازی کے ذمہ دار ہیں اگر وہ ایسے تمام exceptional کلازز میں سے کوئی ایسا instance بتا دیں تو میں ہرگز اس کلاز کی مخالفت نہ کروں مجھے اپنے سندھی بھائیوں کے جذبات کا بھی احترام ہے لیکن میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ بلا وجہ اس چیز کو باعث اختلاف بنانا مناسب نہیں ہے - جناب والا - میں آپ کی توجہ ولیج آفیسرز کی definition کی طرف دلانا چاہتا ہوں جسے آپ dispose of کر چکے ہیں اور آپ اس کے لئے رولنگ دے چکے ہیں لیکن میں ہاؤس کے سامنے ایک چیز پیش کرتا ہوں کہ

> "'Village officer' means any person appointed under this Act whose duty it is to collect, or to supervise the collection of, the revenue of an estate, and includes Kanungos, Patwaris, Zabits and Kotars or Tapedars, Peons, Arbabs, Rais and Headmen (Lambardars)."

جناب والا - یہ definition ۲۸ - جو آپ نے بتائی تھی (میں نے اس نکتہ کی تیاری نہیں کی تھی اور میری امنڈمنٹ اس پر نہیں تھی) جناب والا - دفعہ ۳۶ - پر

> "The Board of Revenue may, with the previous approval of Government, make rules to regulate the appointment, duties, emoluments, punishment, suspension and removal of village officers."

جناب والا - میں یہاں پر آپ کی رہنمائی چاہوں گا - اب ولیج آفیسرز کی definition approve ہو چکی ہے اور ولیج آفیسرز کا appointment دفعہ ۳۶

میں approve ہو چکا ہے جناب والا ۔ آپ دیکھیں گے اور آپ شاید اب رولنگ دینا پسند نہیں کریں گے کیونکہ آپ اپنے observations کر چکے ہیں لیکن اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں رولز آف پروسیجر سے ایک رول (غالباً وہ رولز آف پروسیجر کی قاعدہ ۱۴۳ ہے) quote کرنا چاہتا ہوں

"143. Except as otherwise provided for by the Rules, a motion shall not raise a question substantially identical with one on which the Assembly has given a decision in the same session."

جناب والا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان بے شمار خامیوں میں سے یہ ایک مزید خامی ہوگی کہ اگر آپ اس question کو جو کہ Village Officer کے متعلق ہے جس میں Headman بھی included ہے ۔ Numberdar بھی included ہے ۔ اس پر اسی session میں آپ decision دیں ۔ یعنی ایک طرف تو آپ ایسی بات کو positive بنا رہے ہیں کہ Village Officer کی تقرری کر رہے ہیں دفعہ ۳۶ میں جناب والا ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ کے argument کو درست بھی تسلیم کر لیا جائے تو آپ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں ان سے آپ کی کیا مراد ہے یعنی same session.

ملک محمد اختر ۔ same session کا مطلب یہ ہے ۔ جناب والا ۔

In the same continuous session. You cannot take two decisions.

Mr. Speaker : What is 'same continuous session' ?

ملک محمد اختر ۔ یہ سیشن جو چل رہا ہے ۔ اس میں آپ ایک decision دے دیجئے لیکن آپ اسکے متبادل decision نہیں لے سکتے ہیں ۔

This is my interpretation ; I may be wrong.

Mr. Speaker : Had we disposed of clause 36 (1) in this session ?

Malik Muhammad Akhtar : Sir, in that case, this Bill is a continuous Bill.

یہ ٹھیک ہے آپ نے درست فرمایا ہے ۔

Mr. Speaker : It may be the same continuous session according to the Member.

ملک محمد اختر ۔ اس سے ہمارا رولز آف پروسیجر silent ہے ۔

You are very very intelligent to make this observation. I am very grateful to you.

جناب والا ۔ ابھی میں تقریر کروں گا اس کے اوپر ۔ اب آپ دیکھیں کہ اسی session میں میں نے دفعہ ۳۶ کو نہیں پیش کیا ہے جناب والا ۔ اس چیز کو لانے کے بعد تو اس چیز کا طریقہ یہ تھا کہ یہ دفعہ ۳۶ میں amendment لاتے ۔ یہ صوبے کو permanently debar کر دینگے سو سال کے لئے وہاں پر نمبردار کا appointment نہیں ہوگا ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ محض صوبائی عصبیت کو ہوا دینے کے مترادف ہے اور اسے ہم خواہ کتنی ہی نیک نیتی سے کریں ۔ لیکن یہ کوئی بھی تسلیم نہیں کریگا کہ ہمارے عزائم اور ہمارے ارادے اچھے تھے اور ہم نے اس کو good faith میں مانا ہے ۔ اس وقت Law Minister صاحب سے جن کو کہ بنیادی طور پر ذمہ دار گردانا جاتا ہے اس بل کے پیش کرنیکے سلسلے میں ۔ ان سے میں گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ ان اعداد و شمار کے پیش نظر جو قائد حزب اختلاف نے پیش کئے ہیں اور جو مفاد عامہ میں ہیں Headman کی تقرری وہاں پر کی جائے اس لئے میری گذارش یہ ہے اور اس سے زیادہ میں نہیں کہنا چاہتا ہوں جناب والا ۔ کہ یہ جو دفعہ ہے یہ صوبائی عصبیت کو ہوا دینے کے مترادف ہے اس لئے میں دفعہ پیش کرنے والے سے یہ request کرونگا کہ وہ اس دفعہ کو withdraw کر لیں ۔

وزیر قانون (مسٹر اللہ بچائیو غلام علی اخوند) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے بڑی حیرت ہوئی اور دکھ بھی ہوا کہ میری چند گذارشات کو جناب قائد حزب اختلاف نے اپنی تقریر کا موضوع بنا لیا اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے دکھ ہوا ہے ۔ میں نے اگر یہ کہا کہ مغربی پاکستان میں کئی communities بس رہی ہیں تو میری سمجھ میں یہ نہیں آتا ہے کہ میں نے کونسا کفر یا گناہ کیا ہے جسکی وجہ سے خواجہ صاحب کو اتنا رنج ہوا ۔ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ صرف اس لئے کہا ہے کہ section (2) میں جو کچھ ہے اسکا پس منظر یہ معلوم ہوتا ہے ۔ اور section (2) اس وقت پاس ہوا جب میں یہاں نہ تھا اور خواجہ صاحب ضرور اس میں حصہ لیا ہوگا ورنہ اگر سابق صوبہ سندھ کے علاقے کو دیکھا جائے تو میں جناب والا ۔ چند مثالیں یہاں پیش کرونگا جس سے یہ پتہ چلیگا کہ ہماری فراخدلی کا کیا معیار ہے ۔ ہم نے حال ہی میں ایک سوال کے جواب میں یہ کہا تھا کہ ۲۶ جو C.S.P. آفیسر ہیں اور جو صوبہ سندھ کے domicile پر مقرر ہوئے ہیں ان میں صرف ۱۰ ہیں جو اصلی سندھ کے باشندے ہیں ورنہ ۲۰ ان میں ایسے ہیں جو بعد میں آئے ہوئے ہیں ۔ تو کیا اس سے پتہ نہیں چلتا ہے کہ ہم نے اتنے پڑھے لکھے آدمی جن کی بڑی اکثریت بلکہ ۲ کی اکثریت ہماری C.S.P. کی نمائندہ بھی ہے وہ ہمارے ہی صوبے کے domicile پر ہے ۔ علاوہ اس کے ہمارے جتنے بڑے شہر ہیں ان میں اگر آپ دیکھیں گے تو آپ کو یہ معلوم ہو گا کہ ہماری آبادی مجموعہ ہے پورے پاکستان کی آبادی کا ۔ میرے گاؤں میں اگر آپ جا کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ غلام محمد ابراج میں کہاں کہاں کے لوگ آباد ہیں ۔ وہاں سندھ کے لوگ آباد ہیں ۔

سابق صوبہ پنجاب کے لوگ آباد ہیں صوبہ سرحد کے لوگ آباد ہیں ۔ مہاجر بھائی آباد ہیں ۔ اور مشرق پاکستان تک کے لوگ آباد ہیں ۔ تو آپ کو یہ معلوم ہو گا کہ ہمارے صوبہ سندھ ہیں سارے پاکستان کے لوگ آباد ہیں ۔ اور اس طرح سے ہمارے یہاں پورے پاکستان کی مردم شماری ملے گی ۔ اور میں جناب سپیکر چیلنج کرتا ہوں کہ آپ کسی علاقے کی ایسی مثال پیش تو کر دیں اس لئے میں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی ہے جس سے خواجہ صاحب اس بات کے کہنے پر مجبور ہوئے کہ ہم نے علاقائی تعصب کو فروغ دیا ہے ۔ بلکہ میں نے صرف یہ کہا ہے کہ چونکہ حالات مختلف ہیں اور حالات جو ہوتے ہیں وہ ایک دن میں نہیں بدلتے ہیں بلکہ حالات برسوں میں بدلتے ہیں ۔ اگر کسی وقت بھی حالات بدل جائیں سابق صوبہ پنجاب میں یا سابق صوبہ سندھ میں یا سابق صوبہ سرحد میں اور یہ ضروری محسوس کیا جائے کہ نمبردار نہ ہو تو وہ بھی ہو سکتا ہے ۔ اگر یہ محسوس کیا جائے کہ سندھ میں نمبردار ہیں تو یہ بھی ہو سکتا ہے ۔ یہ تمام چیزیں حالات پر منحصر ہیں ۔ ورنہ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی جس کی وجہ سے یہ کہا جائے کہ ہم نے علاقائی تعصب کو فروغ دیا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ یہی تو رونا ہے جو یہ ترمیم موجود ہے اور یہ اس کو استعمال کر سکتے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جہاں تک قانون کی یکسانیت کا تعلق ہے اس قانون کو آپ دیکھیں گے تو broad principles جو ہیں وہ یہی ہیں کہ rates of incidence of assessment کیا ہونا چاہئے ۔ recovery کیسے ہونی چاہئے ۔

collection کیسے ہونا چاہئے ۔ record of rights کیسے maintain کیا جائے ۔ assessment کیسے ہو ۔ general assessment کیسے ہو ۔ procedural assessment کیسے ہو ۔ procedure of sale کیسے ہو ۔ procedure of partition کیسے ہو ۔ یہ سب مقاصد اس قانون کے تحت آتے ہیں ۔ اب میں جناب خواجہ صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ وہ بتلائیں کہ اگر یہ دفعہ ۹۲ ، (ب) اگر پاس ہو جائے تو کیا ان میں سے کسی اصول میں فرق ہو سکے گا کیا ان میں سے کسی اصول میں کوئی کمی ہو سکے گی ۔ کیا سندھ پر یہ لاگو نہ ہوگا کیا rate of income of assessment مختلف نہیں ہو گی ۔ کیا writ نہیں ہوگی اگر باقیدار پیسے نہیں دیتا ہے کیا اس کی پراپرٹی sale یا annul نہیں ہو سکے گی ۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کس بناء پر ہمارے دوستوں نے یہ کہا تھا کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اس سے صوبائی عصبیت کی بو آتی ہے اور یہ مغربی پاکستان کی یکسانیت کے خلاف ہے ۔ یہ قطعی غلط ہے ۔ اور یہ کسی طرح بھی خلاف نہیں ہے ۔ بلکہ صرف یہ ہے کہ collection کی agency کون سی ہونی چاہئے ۔ اگر collection کی agency پٹواری ہو تو کیا خرابی ہے اور اگر وہ نمبردار ہے تو اس سے کیا فائدہ ہے ۔ جیسا کہ میرے فاضل دوست وزیر داخلہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے یہاں پہلے نمبرشماری ہوئی ہے اب نمبرداری کے بعد تحصیلدار اس کی چیکنگ کرتا ہے ۔ اسسٹنٹ کمشنر چیکنگ کرتا ہے اور ڈپٹی کمشنر بھی اس پر چیکنگ کرتا ہے اور میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کر دوں گا کہ ہمارے سابقہ صوبہ سندھ کے ۱۰ اضلاع میں سے صرف ایک دو اضلاع میں سندھی ڈپٹی کمشنرز ہیں اور زیادہ تر اور بھائی جو مغربی پاکستان اور دوسرے علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں یا مہاجر بھائی ہیں تو لینڈ ریولیو اگر کم ہوتی جاتی ہے تو اس میں پٹواری کا کیا قصور ہے ۔ میرے دوست نے اب

یہ رپورٹ جو کہ فائینل نہیں ہوئی اور جو کمیٹی کی ہے اس کا حوالہ دیا ہے لیکن رپورٹ میں اس بات کا فیصلہ نہیں ہو سکا اور وہ کمیٹی اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکی ہے ۔ کہ یہ جو مالیہ کم موصول ہو رہا ہے یہ کیوں کم موصول ہو رہا ہے ۔ تو یہ بات ابھی زیر غور ہے ۔ میں اپنے فاضل دوست کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ غلام محمد بیراج میں وہ زمینیں جو صدیوں تک آباد نہیں ہوئیں ڈیویلپ نہیں ہوئی تھیں ان کو آباد کرنے کے لئے ہزاروں روپیہ ہر ایک زمیندار کو چاہئے اور گورنمنٹ نے مناسب سمجھا ہے کہ زمیندار چونکہ اس کو آباد کرنے کے لئے یا ڈیویلپ کرنے کے لئے روپیہ خرچ کرے گا اس لئے ان کو ٹیکس ہالی ڈے دی جائے تین سال کے لئے ۔ یہی وجہ ہے جس کی وجہ سے مالیہ کم موصول ہو رہا ہے ورنہ اور کوئی وجہ نہیں ہے ۔ مالیہ کیوں نہیں بڑھے گا ۔ اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ گورنمنٹ نے ٹریکٹرز سکیم انٹروڈیوس کی ہے جس میں مشینی آلات سے کھیتی باڑی کی جائے گی اور اس پر ہزاروں روپے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے خرچ ہوتے ہیں ۔ نہ صرف یہ ٹیکس ہالی ڈے دی گئی ہے بلکہ وہ قسطوں میں زمینداروں سے ۴ سال کے بعد وصول ہوں گی تو اس لئے یہ سہولیات دی گئی ہیں تاکہ تین چار سال کے بعد جبکہ زمین پوری طرح ڈیویلپ ہو جائے تو اس وقت وہ گورنمنٹ کے پیسے دے سکیں اور کچھ وہ خود بھی حاصل کر سکیں ۔ تو یہ کہنا غلط ہو گا کہ چونکہ مالیہ کم وصول ہو رہا ہے یہ تمام بوجھ پٹواری کی وجہ سے ہے ۔ یہ غلط ہے کہ پٹواری اس کے لئے ذمہ دار ہے ۔ یہ کمیٹی ابھی طے کرنے والی ہے کہ کیا وجوہات ہیں جن کی وجہ سے مالیہ کم موصول ہو رہا ہے ۔ تو یہ کہنا سراسر غلط ہے ۔ میری ناقص عقل میں کلیکٹنگ

ایجنسی اگر ٹپہ دار نہیں تو آبدار کو رکھا جا سکتا ہے ۔ یہ گورنمنٹ کے زیر غور ہے لیکن اس پر ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا یہ معاملہ زیر غور ہے ۔ اگر میرے فاضل دوست ٹپے دار اور پٹواری کو اتنا برا سمجھتے ہیں تو ان کو ہٹا دیا جائے یہ کوئی ضروری نہیں کہ کلیکشن ان ہی کے حوالے ہو ۔ یہ کام اریگیشن والوں کے سپرد یا حوالے کیا جا سکتا ہے یا کسی اور کلیکٹنگ ایجنسی کے حوالے کیا جا سکتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ اس دفعہ کے پاس ہونے سے کون سے علاقے اس حساب سے بڑھتے ہیں ۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں میرے فاضل دوست خواہ مخواہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ون یونٹ کے خلاف کام کر رہے ہیں ۔ یہ چیز نہیں ہے ۔ ہم نے مغربی پاکستان کو تسلیم کیا ہے اور اس کو تسلیم کرکے بیٹھے ہیں ۔ ہم پاکستان کے وفادار باشندے ہیں اور ہم سے جہاں تک ہو سکے گا ہم پاکستان کی خدمت کریں گے اور انشاءاللہ آخری قطرہ اپنے خون کا اس کی خدمت میں دیں گے ۔

چودھری محمد ادریس (جھنگ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ یہ موشن جو اس وقت ہاؤس کے سامنے پیش ہے اس کے متعلق میں اپنے خیالات چند منٹوں میں اس ہاؤس میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ حضور والا ۔ یہ موشن جو محترم خواجہ صاحب کی طرف سے ہے کہ اس کو پاس نہ کیا جائے یا جلبانی صاحب کی طرف سے کہ نمبرداری سسٹم سندھ میں رائج نہ ہو اس کے متعلق یہ دلیل دی جاتی ہے کہ آج سے پیشتر یا اس وقت سندھ میں نمبرداری سسٹم رائج نہیں ہے لہذا آئندہ بھی وہاں یہ سسٹم رائج نہ ہونا چاہئے ۔ جناب والا ۔ اس سے پیشتر مغربی پاکستان کے ان حصوں میں جہاں

کہ آبادی تقریباً ساڑھے چار کروڑ کے قریب بنتی ہے ۔ فرنٹیر ، سابقہ پنجاب اور بہاول پور میں نمبرداری سسٹم رائج ہے صرف سندھ کے دو ڈویژن ایسے ہیں جہاں یہ نمبرداری سسٹم رائج نہیں ہے ۔ تو اس بنیاد پر کہ چونکہ وہاں یہ نظام اس وقت قائم نہیں اور آئندہ بھی نہیں ہونا چاہئے یہ کتنی غلط دلیل ہے اس سے تمام basis ہی ختم ہو جاتا ہے جس کی بنا پر اس ہاؤس میں تقریباً ۶ مہینے یا ۲ سال سے جب کہ ان لوگوں نے یہ بل انٹروڈیوس کیا یا یہ کہ جب یہ بل انٹروڈیوس ہوا یا اس کی ڈرافٹنگ ہوئی تھی یا اس کا منصوبہ بنایا گیا تھا صرف کئے ہیں ۔

جناب والا ۔ اس قانون کے پاس ہونے سے پیشتر یا اب بھی سندھ میں ایسی بہت سی چیزیں ہیں جن کو ہم اس قانون کے پاس ہونے کے بعد altogether تبدیل کر رہے ہیں ۔ مثال کے طور پر آج تک سندھ میں جتنی زمینیں ہیں ان میں ان کے قابضین کو قابضین ہی دکھایا گیا ۔ ان کو مالک نہیں دکھایا گیا لیکن اس قانون کے بعد ہم ان کو مالک قرار دے رہے ہیں ۔ اس قانون کے بعد سندھ کے زمیندار مالک بن رہے ہیں ۔ گویا ان کو وہ تمام مراعات حاصل ہوں گی جو ایک مالک کو پنجاب میں حاصل ہیں ۔ قانونی طور پر اب تک وہ صرف زمین کے مالکین ہیں لیکن خانہ ملکیت میں ان کے نام درج نہیں ۔ اس قانون کے پاس ہونے کے بعد ہم ان کے نام درج کر رہے ہیں ۔ اس قانون کو یولیفارم اور یکساں کرنے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ سندھ میں زمینوں کی ملکیت کے متعلق اب تک بہت سی جگہوں پر شک و شبہات تھے کہ زمین کا مالک کون ہے ۔ سٹیٹ ہے یا وہ لوگ جو اس پر قابض ہیں ۔

اسی طرح جناب والا سندھ ، کوئٹہ بلوچستان کے ایسے علاقے ہیں جہاں کہ ریکارڈ آف رائٹس ہی نہیں ہے اور اسی طرح جناب والا کوئٹہ اور قلات میں ایسے علاقے ہیں جہاں کہ آج تک زمین کا سروے تک نہیں ہوا ۔ جہاں آج تک سیٹلمنٹ تک نہیں ہوئی جہاں ابھی تک ریکارڈ تیار بھی نہیں کیا گیا جہاں آج تک یہ معلوم بھی نہیں ہے کہ زمین کس کی ہے اور کس کی نہیں ہے ۔ یہ تمام کے تمام فوائد جو سابقہ سندھ اور بلوچستان کے علاقوں کو حاصل نہیں ہیں وہ اب اس قانون کے تحت حاصل ہوں گے ۔ جناب والا ۔ اس بنیاد پر کہ چونکہ پہلے وہاں نمبرداری سسٹم یا نظام رائج نہیں اب بھی رائج نہ کیا جائے تو اس سے ہم اس basis کو ختم کر دیتے ہیں ۔ اگر وہاں نمبرداری نظام رائج نہیں ہے تو پھر ہم اس کو کیوں یولیفائی کر رہے ہیں ۔ پھر اس نوٹیفیکیشن کی کیا ضرورت ہے ۔ یہ تمام محنت جو ہم نے کی ہے اس کا فائدہ کیا ہوا ۔ ہم نے ایک نظام قائم کرنا ہے ۔ میں نمبرداری سسٹم کی حمایت کرنے کے لئے کھڑا نہیں ہوا بلکہ یہ عرض کروں گا کہ اگر نمبرداری نظام غلط ہے ۔ اس میں خرابیاں ہیں یا یہ کہ یہ لوگ اچھے لوگ نہیں ہیں تو پھر پنجاب اور سابقہ فرنٹیر والوں کا کیا قصور ہے کہ اس نمبرداری سسٹم کو قائم رکھا جائے ۔ میں جناب یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یا تو اس سسٹم کو تمام مغربی پاکستان میں قائم رکھا جائے یا تمام مغربی پاکستان میں اس کو ختم کیا جائے ۔ جہاں تک ہمارے ساتھیوں کا تعلق ہے جو سابقہ پنجاب یا سابقہ فرنٹیر کے صوبہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کو اس نمبرداری نظام سے کسی قسم کی attachment نہیں ہے سوائے اس کے کہ یہ ہمارے ہاں سال ہا سال سے رائج ہے ۔ ہم وہ نظام اپنانے کے لئے تیار ہیں جو ہمارے بھائی

اپنے لئے بہتر سمجھتے ہیں ۔ جس کو وہ اچھا سمجھتے ہیں جس سے وہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں ۔ آخر ہمارا کیا قصور ہے کہ آپ ہمیں محروم کرتے ہیں ۔ جب آپ یہ بل لائے تھے اور جب کونسل آف منسٹرز میں آپ نے یہ پاس کیا تھا جب اس بل کی ڈرافٹنگ ہوئی تھی اس وقت یہ آپ نے کیوں نہیں سوچا کہ نمبرداری سسٹم خراب ہے ۔ سندھ کا سسٹم اچھا ہے لہذا سندھ کا سسٹم تمام مغربی پاکستان میں رائج ہونا چاہئے تھا ۔ ہم نے کوئی گناہ یا قصور نہیں کیا ہم سابق پنجاب یا سابق فرنٹیر کے لوگ جو ہیں ہم نے کوئی قصور نہیں کیا ۔ ہم نے کوئی گناہ نہیں کیا ۔ جہاں تک ریونیو کی ادائیگی کا تعلق ہے ۔ ہم یہ اسی طرح سے کر رہے ہیں جس طرح سندھ والے کر رہے ہیں ۔ پھر اس اچھے نظام سے جو سابق سندھ میں رائج ہے ہمیں کیوں محروم رکھا جائے ۔ وہ ایسی ترمیم لے آئیں ۔ کہ نمبرداری نظام ختم کر دیا جائے اور ان کا نظام ہمارے ہاں رائج کر دیا جائے تاکہ تمام مغربی پاکستان میں ایک ہی قسم کا نظام ہو جائے ۔خواہ وہ اچھا ہو یا برا ہو ۔ اگر اچھا ہے تو صوبہ کے تمام حصوں کے لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور اگر برا ہے تو اس کی برائی کا سب کو یکساں نقصان ہوگا ۔ یہ pick and choose والی بات درست نہیں ۔ جو اچھا ہے اسے اپنالیں اور جو برا ہے اسے چھوڑ دیں ۔ اگر یہ سمجھتے ہیں ۔ کہ ان کا نظام اچھا ہے تو میں بڑے وثوق سے کہتا ہوں کہ سابقہ پنجاب کے لوگ اس تجویز کو قبول کر لیں گے ۔ ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہوگا ۔ لیکن اگر وہ یہ نہیں کرنا چاہتے تو پھر جناب یکسانیت کا تقاضا یہ ہے کہ سندھ میں بھی نمبرداری سسٹم رائج ہونا چاہئے ۔ کیوں کہ اس بل کی غرض و غایت تمام صوبہ میں یکسانیت پیدا کرنے کی تھی ۔

دوسرا پوائنٹ جناب جو میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک اختیار موجود ہے گورنمنٹ کے پاس---رول میکنگ پاور گورنمنٹ کے پاس ہے - وہ اسے استعمال کرتے ہوئے کسی نظام کو صوبہ کے کسی حصہ سے ہٹا سکتے ہیں - یا وہاں لگا سکتے ہیں - پھر اس ہاؤس سے کیوں یہ کرایا جا رہا ہے - ہمارے اوپر کیوں یہ الزام دیا جا رہا ہے ہمیں مجرم بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ہم نے ایسا قانون پاس کیا تھا - جس کی بنیاد یکسانیت میں تھی - ہم کیوں اس کے خلاف فیصلہ کریں - اگر گورنمنٹ یہ سمجھتی ہے یا گورنمنٹ کے افسران یہ سمجھتے ہیں یا بورڈ آف ریونیو یہ سمجھتا ہے کہ یہ نمبرداری سسٹم کوئی اچھی چیز نہیں ہے اور ہمیں اسے سندھ میں نہیں لگانا ہوگا - تو وہ ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعے نمبرداری سسٹم سے سندھ کو exempt کر دیں - اور اس ذمہ داری کو ہمارے بورڈ آف ریونیو کے ممبران اپنے سر لے لیں - یا ہماری گورنمنٹ لے لے - اس کی ذمہ داری ان پر عائد ہونی چاہئے - اس ہاؤس کے ممبران پر نہیں ہونی چاہئے -

دوسرے جناب والا - جیسا کہ ابھی خواجہ صاحب نے فرمایا تھا اس قانون میں ایسی پرووِژن موجود ہے کہ اس کے کسی حصہ کو صوبہ کے کسی حصہ پر لگایا جائے یا نہ لگایا جائے" ایک نوٹیفیکیشن سے گورنمنٹ کسی حصہ کو اس سے exempt کر سکتی ہے - جب گورنمنٹ کے پاس پہلے ہی یہ اختیارات موجود ہیں - تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ ترمیم اس ہاؤس میں کیوں لائی گئی - محترم لامنسٹر سے بصد ادب عرض کروں گا کہ اس ترمیم کو لانے سے یہاں جو بدمزگی اس وقت پیدا ہوئی

ہے کیا ہم اسے avoid نہیں کر سکتے تھے ۔ اگر اس ترمیم کو لانے کے بغیر وہ مقصد پورا ہو سکتا تھا جو اس سے حاصل کرنا مقصود ہے تو پھر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ترمیم کو اس ہاؤس میں لا کر ایک بہت بڑا نقصان کیا گیا ہے اور ابھی ابھی لیڈر آف اپوزیشن اور محترم لامنسٹر میں جو تھوڑی بہت تلخی یا غلط فہمی پیدا ہوئی ہے وہ اسی ترمیم کی وجہ سے ہوئی ہے ۔ محترم رانا صاحب نے جو کچھ کہا ہے اس کا باعث بھی یہی ترمیم ہے جو مقصد وہ اس ترمیم سے حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اس قانون میں پہلے سے موجود ہے ۔ اور گورنمنٹ ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعہ اسے حاصل کر سکتی ہے ۔ میں اس حق میں نہیں ہوں کہ یہاں کوئی ایسی چیز لائی جائے جو یونٹ کی روح کے خلاف ہو یا یکسانیت کے خلاف ہو ۔ میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ہمارے بھائی ایک قدم اور آگے آئیں اور اس ترمیم کو واپس لے لیں ۔ اگر گورنمنٹ اس نتیجہ پر پہنچی کہ ایسا کرنا ضروری ہے تو وہ ایک نوٹیفیکیشن سے یہی مقصد حاصل کر لے گی جو اس ترمیم سے حاصل کرنا مقصود ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ مجھے مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس میں ایک اور غلطی ہے ۔ اس میں یہ الفاظ دیکھئے ۔

"That after the proposed clause 192-A, given notice of by Kazi Muhammad Azam Abbasi, appearing at . . ."

Mr. Speaker : I will not put it like that.

قاضی محمد اعظم عباسی (حیدر آباد - ۲) - جناب سپیکر - آج ہم جلبانی صاحب کی ایک بے ضرر اور معصوم ترمیم کے اوپر بحث کر رہے ہیں اور اس ترمیم کے اوپر ہم نے سارا دن لے لیا ہے جب کہ کل ہم قریب قریب اتنے ہی وقت میں ۱۸ کلازوں کو پاس کر چکے تھے - جناب والا ، اس ترمیم کو جس رنگ میں لیا گیا ہے مجھے اس پر بے حد افسوس ہے - جہاں تک میرے بھائی چودھری محمد ادریس صاحب کا تعلق ہے میں آپ کو یہ عرض کردونگا کہ ان کا یہ خیال کہ نمبرداری سسٹم اگر خراب ہے تو اسے یہاں سے بھی نکالا جائے جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس کا فیصلہ وہ خود کر سکتے ہیں - جہاں تک میرا تعلق ہے یا سندھ کے نمائندے جو یہاں بیٹھے ہیں ان کا تعلق ہے یہ ترمیم ان کی ڈیمانڈ پر اور ان کے تقاضا پر اس ہاؤس میں لائی گئی ہے - چودھری ادریس صاحب نے فرمایا ہے کہ کیوں اس ہاؤس کے اوپر یہ ذمہ داری ڈالی جاتی ہے جب گورنمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ نوٹیفیکیشن کے ذریعے ایسا کر سکتی ہے -

Malik Muhammad Akhtar : I again rise on a point of order ; you will excuse me Sir. Kindly look into the amendment ; you may not be moving those words ; it is 192-B. There is no 192-A in the Bill. How are you going to put it ? It is ungrammatical.

Mr. Speaker : I will put it like this that after clause 192, the following be added. The clause starts from "Notwithstanding...".

قاضی محمد اعظم عباسی - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جناب ادریس صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ جب گورنمنٹ ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعے یہ کر سکتی ہے تو پھر اس معزز ایوان کے اوپر کیوں یہ ذمہ داری عائد ہو کہ یہ اسے پاس کر لے - مجھے یہ گذارش کرنا ہے کہ ہم بھی

آپ کے بھائی ھیں - چھوٹے بھائی سہی لیکن آپ کے بھائی ضرور ھیں - ھمارا یہ تقاضا تھا کہ یہ ترمیم ضرور آئے اور اس بل میں آئے - آپ ھمارے کردار سے واقف ھیں کہ ھم نے ھمیشہ یہاں بیٹھ کر سارے مغربی پاکستان کے عوام کے لئے سوچا ھے لیکن مغربی پاکستان کے ساتھ ساتھ ھم اپنے ریجن کی بھی نمائندگی کر رھے ھیں - اور اپنے عوام کی خواھشات اور جذبات کی ترجمانی بھی یہاں کر رھے ھیں - اسے مد نظر رکھتے ھوئے اور ان کو پورا کرنے کے خیال سے کیوں ان کا یہ تقاضا ھے کہ یہ ترمیم اس بل میں درج ھو - اس لئے ھم یہ کہتے تھے کہ جو سسٹم ھمارے پاس ۹۰ سال سے رائج ھے اس کو ختم کرنے اور نمبرداری سسٹم کو وھاں لانے سے مشکلات پیدا ھونگی -

Malik Muhammad Akhtar : Again on a point of order Sir, if I am allowed to speak.

جناب والا - اس ترمیم میں یہ قرار دیا گیا ھے -

> "Notwithstanding anything contained in this Act, head-men (Lambardars) shall not be appointed in, nor shall rules for their appointment be enforced in or made applicable to, any area or part of the Province where the law in force immediately before the commencement of this Act did not provide for the making of such appointment or rules."

جناب والا - یہ رولز کا لفظ اسے گرامر کے لحاظ سے غلط کر دیتا ھے - جب ایک قانون نافذ ھوگا تو رولز کے نافذ ھونے کا کیا سوال ھوگا - ایک اور غلطی یہ ھے کہ یہاں لفظ headmen استعمال کیا گیا ھے - اسکی بجائے headman ھونا چاھئے تھا -

Mr. Speaker : The point of order is ruled out.

قاضی محمد اعظم عباسی - جناب سپیکر - یہاں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بات یونیفیکیشن کے خلاف ہے - ون یونٹ کے خلاف ہے - جب یہ ترمیم ہم اس معزز ایوان میں پاس کر دیں گے تو ہم جب واپس اپنے علاقوں میں جائیں گے - تو ہم ان کو یہ بتا سکیں گے کہ آپ کی خواہشات کے مطابق یہ بل پاس ہوا ہے - لیکن اگر یہ نمبرداری سسٹم وہاں رائج ہو گیا تو ہم وہاں منہہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے ہم انہیں کیا جواب دیں گے - تو میں یہ سمجھتا ہوں اور میرا یہ ایمان ہے کہ یہ بات ون یونٹ کے حق میں نہیں بلکہ اس کے خلاف جائیگی - اس لئے میری یہ گذارش ہے اور میں اپنے بھائیوں سے یہ عرض کروں گا کہ جیسا کہ ادریس صاحب نے فرمایا ہے کہ بل کے ذریعہ حقوق مل رہے ہیں یہ صحیح ہے کہ ہمارے زمینداروں کو ہمارے کاشتکاروں کو وہاں مالکانہ حقوق نہ تھے ان کے accupancy rights تھے لیکن یہ بل پاس ہونے سے انہیں وہ حقوق ملیں گے - لیکن یہ نہیں ہونا چاہئے کہ ایک بات جو ان کے لئے کرتے ہیں - جو ان کے حق میں جاتی ہے جس کی وجہ سے ہم ان کو بتا سکتے ہیں کہ یکسانیت کی وجہ سے آپ کو یہ فائدہ ہے - ون یونٹ کی وجہ سے آپ کو یہ فائدہ ہوا ہے - کیونکہ ہم وہاں کے کاشتکاروں سے واقف ہیں - ان کے جذبات سے واقف ہیں کہ وہ نمبرداری سسٹم نہیں چاہتے ہیں - اس معزز ایوان میں میرے معزز بھائیوں نے کچھ ایسی باتیں کہی ہیں کہ قانون میں یکسانیت کیسے ہوئی - میں گذارش کروں گا اور یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ ہم سسٹم کو نہیں بدلتے ہیں - سسٹم وہی رہے گا - ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ collection ایجنسی جو یہاں

رائج ہے وہ وہی رہے اور جو وہاں رائج ہے وہ وہی رہے - ہمیں صرف ایجنسی پر اعتراض ہے - سسٹم وہی چاہتے ہیں قانون میں یکسانیت تو ہو گئی - اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی صرف ایجنسی کے متعلق ہم کہتے ہیں - اگر دو بھائی ہیں ایک یہ چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ سوٹ پہنتا رہے اور دوسرا چاہتا ہے کہ وہ پاکستانی کپڑوں یعنی شلوار اور کرتہ میں رہے ہم یہ نہیں کہیں گے کہ یہ اس کا بھائی نہیں ہے - میری یہ گذارش ہے اور ہم نے ہمیشہ ان کو اپنا بڑا بھائی تصور کیا ہے مہربانی کر کے ان خیالات کو جن کا آج اظہار کر رہے ہیں ان خیالات کو ہوا نہ دیں - ہم چاہتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر اپنے ریجن کی خدمت کریں - مجھے اپنے محترم دوست لیڈر آف دی آپوزیشن خواجہ محمد صفدر صاحب کا بڑا احترام ہے - ان کا احترام نہ صرف مجھے ہے بلکہ ہمارے لوگوں کو بھی ان کا بڑا احترام ہے - ان کی تقریریں وہ پڑھتے رہتے ہیں - مجھے بڑا افسوس ہوا جب آج میں نے ان کی تقریر سنی - - -

مسٹر حمزہ - اسی لئے حیدر آباد جیل بھیج دیا تھا کیونکہ ان کا بڑا احترام تھا -

قاضی محمد اعظم عباسی - جب میں نے ان کی یہ تقریر سنی کہ نمبرداری سسٹم جس کے لئے میں یہ کہوں گا کہ جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے اور ان کے کہنے کے باوجود وہ یہ چاہتے ہیں کہ سندھ میں وہی سسٹم رائج کریں - وہ خود کہتے ہیں اور ان کے منہ مبارک سے باتیں سنی ہیں کہ وہاں بھی یہ سسٹم رائج کروا دیا جائے - میں اسکے متعلق یہ گذارش کروں گا کہ ہم یہاں سندھ کے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں

ھمیں یہ حق حاصل ھے کہ وھاں کے عوام کی نمائندگی کریں اور وھاں کے عوام کے دل کی دھڑکنیں بھی آپ کو بتائیں ۔ ھمیں ان کے متعلق پتہ ھے کہ ان کو کیا چاھئے اور کیا نہیں چاھئے ۔ محترم خواجہ صاحب سے میں یہ عرض کروں گا کہ باوجود اسکے کہ وہ مغربی پاکستان بلکہ تمام پاکستان کے لیڈر ھیں اور یہاں حزب اختلاف کے لیڈر ھیں سیالکوٹ کے متعلق جو کچھ انہیں معلوم ھوگا وہ مجھے معلوم نہیں ھوگا اس لئے میں گذارش کروں گا کہ حیدر آباد کے متعلق یا سندھ کے متعلق سندھ کے نمائندوں کو پتہ ھے مہربانی کر کے آپ اس پر غور فرمائیں کہ ھم کیا چاھتے ھیں ۔ ھم صرف یہ چاھتے ھیں کہ جو یہاں نمبرداری سسٹم رائج ھے وہ ھمارے ھاں نہ ھو ۔ جیسا کہ ادریس صاحب نے فرمایا ھے کہ اگر ھمیں قائل کر دیں کہ ان کی collection ایجنسی ٹھیک ھے کہ وہ پٹواری سے یا کسی اور سے collection کروانا چاھتے ھیں تو ھم بھی مان جائیں گے ۔ میں گذارش کرتا ھوں کہ collection ایجنسی وھی رھنے دیں جو وھاں اب ھے اور یہاں وھی ایجنسی رھنے دیں جو یہاں اب ھے ۔ پھر ھمیں پتہ چلے گا کہ کونسی collection ایجنسی بہتر ھے ۔ جو آپ نے یہاں خیالات یا جو حزب اختلاف کے لیڈر نے ارشادات فرمائے ھیں وہ اگر صحیح ھیں اور ھم اس بات کے قائل ھو گئے تو ان کے مرضی پر چلا جائیگا کہ ھم یہ سسٹم رائج کروانا چاھتے ھیں یا نہیں کروانا چاھتے ھیں ۔ ادریس صاحب نے ایک اور بات بھی فرمائی ھے کہ اگر نوٹیفیکیشن جاری ھو جائے تو ھمیں کوئی اعتراض نہیں ھے ۔ میں اسکے متعلق عرض کرنی چاھتا ھوں کہ اگر نوٹیفیکیشن پر اعتراض نہیں ھے تو پھر قانون پاس کرنے میں انہیں کیا اعتراض ھے ۔ جب ھم چاھتے ھیں کہ قانون میں یہ بات رکھی

جائے تاکہ ہمارے لوگ جن کو یہ خدشہ ہے کہ وہاں نمبرداری سسٹم رائج ہو جائے گا وہ پٹواری کی collection ایجنسی کو ٹھیک نہیں سمجھتے یا ہمارے لوگ نمبرداری سسٹم کے تحت collection کروانا ٹھیک نہیں سمجھتے ان کو کوئی اعتراض نہ ہو ۔ محترم خواجہ صاحب نے ابھی لینڈ ریونیو کے لئے فرمایا ہے اور انہوں نے ایک سوال کا حوالہ دیا تھا کہ اس ہاؤس میں پوچھا گیا تھا کہ لینڈ ریونیو باوجود پانی کا ڈسچارج زیادہ ہونے کے کم ہے اور یہاں زیادہ ہے ۔ اس وقت وزیر آبپاشی مخدوم صاحب نے اسکا جواب دے دیا تھا انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ ادھر ٹیوب ویلز زیادہ ہیں اس وجہ سے مالیہ کی وصولی زیادہ ہوتی ہے ۔ پبلک اکونٹ کمیٹی کے متعلق محترم وزیر قانون صاحب نے جواب دے دیا ہے کہ اسکی رپورٹ ابھی فائنل نہیں ہوئی ہے ۔ میں یہی گذارش کروں گا کہ ہمارے جذبات کا بھی خیال رکھا جائے اور عوام کی خواہشوں کا بھی خیال رکھا جائے ۔ اس کو رہنے دیا جائے اس سے قانون کی یکسانیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا ۔ جہاں تک ون یونٹ کا تعلق ہے وہاں کے لوگوں کے جذبات اسکے لئے زیادہ درست ہوں گے ۔ میری یہ گذارش ہے کہ اس ترمیم کو بحال کیا جائے ۔

ملک معراج خالد (لاہور ۔ ۵)۔ جناب والا ۔ یہ کہا گیا ہے کہ چونکہ سابقہ صوبہ پنجاب اور سابقہ صوبہ سرحد میں نمبرداری نظام رائج ہے اور اسکو ہم آزما چکے ہیں اور چونکہ یہ مفید ہے اس لئے قانون میں یکسانیت کا تقاضا ہے کہ اسے بھی سابقہ صوبہ سندھ پر مسلط کیا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب دوست یہ طعنہ دیتے ہیں کہ چونکہ سابقہ

سندھ سے ہمارے بھائی اس سسٹم کو نہیں چاہتے ہیں اور وہ اپنے ہاں رائج پہلے سسٹم کو چاہتے ہیں فضول ہے ۔ سابقہ پنجاب کے دوستوں کو بھی طعنہ دیا جا سکتا ہے کہ چونکہ یہاں پر نمبرداری سسٹم رائج ہے وہ جذباتی طور پر اپنے آپ کو اس سے وابستہ محسوس کر رہے ہیں جس کو وہ یہاں ہر حالت میں قائم رکھنا چاہتے ہیں اور اسے دوسروں پر بھی ٹھونسنا چاہتے ہیں ۔ اس جذباتی وابستگی کی بنا پر اس نظام کے حق میں دلیلیں لانا میرے خیال میں بالکل نا مناسب ہے ۔ اگر ہمارے سندھی دوست چاہتے ہیں کہ ان کا وہی سابقہ سسٹم بحال رکھا جائے تو اس میں قطعاً کوئی حرج نہیں ہے ۔ اگر ہم اس قانون یا صرف اس موشن کے ذریعہ سے اسی طریقہ کو رائج کر دیں کہ سابقہ سندھ میں وصولی کی وہی ایجنسی رہے جو پہلے موجود تھی کو بخوشی قبول کرنی چاہئے ۔ یہاں نمبرداری سسٹم رہے تو اس میں کوئی نقصان نہیں ہے ۔ اگر یہ چیز موجود ہے کہ قانون میں یکسانیت پیدا ہو جائے اور گورنمنٹ اپنے نوٹیفیکیشن کے ذریعہ سابقہ صوبہ سندھ میں وہی وصولی کی ایجنسی رکھ سکے تو یہ بھی مناسب ہے ۔ جتنی تقریریں کی گئی ہیں ان میں جو جھلک آتی ہے وہ امتیاز اور تخریب کی ہے ۔ یہ نہایت ہی قابل افسوس بات ہے ۔ میں یہ گذارش کروں گا اور تمام معزز ارکان سے استدعا کروں گا کہ انہیں اس امر کا احساس کرنا چاہئے کہ یہ امتیاز و تفریق بہت بری چیز ہے ہم قانون کی یکسانیت اس لئے کر رہے ہیں کہ greater integration کیلئے راستے ہموار ہوں ۔ موجودہ روش سے ہم کونسی خدمت کر رہے ہیں بلکہ ہم ان تقریروں کے ذریعہ اس مقصد کو فنا کر رہے ہیں ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی (لس بیلا معہ ، قلات) ۔ جناب والا ۔

اس ترمیم پر میرے بہت سے محترم دوستوں نے تقاریر فرمائی ہیں اور میں بھی اس سلسلے میں زیادہ گذارشات نہیں کروں گا بلکہ میں صرف یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ نہ میں سندھ سے تعلق رکھتا ہوں ۔ نہ پنجاب سے تعلق رکھتا ہوں ۔ میں ون یونٹ کا حامی ہوں اور پورے پاکستان کو اپنا ملک سمجھتا ہوں ۔ (ہیئر - ہیئر) جناب والا ۔ میں اس خطے سے تعلق رکھتا ہوں جسے بلوچستان کا ایک جزو کہا جاتا ہے ۔ وہ اس وقت کراچی کے علاقہ سے یا کراچی ڈویژن سے جو ملحقہ ہے جسے ضلع لسبیلا کہتے ہیں ۔ جہاں تک اس ضلع کا تعلق ہے میرے جن دوستوں نے یہاں تقاریر فرمائی ہیں میں انہیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس ضلع میں نہ آج تک آپ لوگوں نے کوئی نہر بنا کر دی ہے ۔ نہ اس ضلع میں آپ نے آج تک کوئی چھوٹا موٹا بندھ باندھ کر دیا ہے ۔ نہ ہمارے ضلع میں ایریگیشن کی طرف توجہ کی گئی ہے لیکن اسکے باوجود بھی اس علاقے کے لوگ ون یونٹ کے اتنے ہی ہمنوا ہیں جتنا آپ میں سے کوئی ہو سکتا ہے ۔ (ہیئر ۔ ہیئر) ۔

جناب والا ۔ اس ضلع سے عدم توجہی کی وجہ سے مالیہ ہزاروں کی تعداد میں نہیں بلکہ لاکھوں میں شمار ہوتا ہے اور اس ضلع کا مالیہ وصول کرنے کا طریق کار کیا ہے ۔ نہ وہاں کوئی نمبردار نہ کوئی پٹواری مالیہ وصول کرتا ہے ۔ ہمارے ہاں پٹواری کے ساتھ دو معززین اس علاقہ کے اور نائب تحصیلدار سب کے سب ایک ٹولے کی شکل میں گھوڑوں پر سوار ہو کر اراضی کی تشخیص مالیہ کرتے ہیں اسکے بعد ان کو ایک پرچی آ جاتی ہے کہ آپ کی زمین یا آپ کی ڈیڑھ ایکڑ زمین کا بارہ آنے مالیہ دفتر نائب تحصیلدار میں داخل کرنا ہے وہ دور دراز سے پرچی لیکر

مالیہ کی رقومات نائب تحصیلدار کے دفتر میں داخل کرتا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے اس خطہ زمین پر مالیہ وصول کرنے کیلئے نہ نمبرداری سسٹم رائج ہے نہ پٹواری ہے ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : The House is adjourned to meet again on Monday at 8.30 A.M.

The Assembly then adjourned (at 1.30 *p.m.) till* 8.30 *a.m. on Monday, the* 30*th October*, 1967.

———

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 8174)

LIST OF HOSPITALS AND DISPENSARIES IN LAHORE REGION

CAMPBELLPUR DISTRICT

A—HOSPITALS

1. District Headquarter Hospital, Campbellpur.
2. Civil Hospital, Hazro.
3. Female Hospital, Hazro.
4. Civil Hospital, Fateh Jang.
5. Civil Hospital, Talagang.
6. Civil Hospital, Pindigheb.
7. Female Hospital, Makhad.
8. Police Hospital, Campbellpur.
9. Civil Hospital, Hassan Abdal.

B—DISPENSARIES

1. Government Dispensary, Nara.
2. Government Dispensary, Makhad.
3. City Branch Dispensary, Campbellpur.
4. Civil Dispensary, Domel.
5. Civil Dispensary, Tamman.
6. Rural Dispensary, Haji Shah.
7. Rural Dispensary, Akhori.
8. Rural Dispensary, Bhallar Jogi.
9. Rural Dispensary, Shadi Khan.
10. Rural Dispensary, Burhan.
11. Rural Dispensary, Chhoi.
12. Rural Dispensary, Shamsabad.
13. Rural Dispensary, Bahtar.
14. Rural Dispensary, Malal.
15. Rural Dispensary, Sherrai Saidullah.
16. Rural Dispensary, Khunda.
17. Rural Dispensary, Jand.

18. Rural Dispensary, Basal.

19. Rural Dispensary, Kamrial.

20. Rural Dispensary, Trap.

21. Rural Dispensary, Pachnand.

22. Rural Dispensary, Thoa Mehram Khan.

23. Rural Dispensary, Sanghar.

24. Rural Dispensary, Kot Sarang.

25. Rural Dispensary, Bhillomer.

26. Rural Dispensary, Multan Khurd.

27. Red Cross Zanana Dispensary, Pindigheb.

28. Red Cross Zana Dispensary, Talagang.

29. Union Council Dispensary, Kot Fateh Khan.

C—Mobile Dispensaries

NIL

D—T.B. Clinics

1. T.B. Clinic, Campbellpur,

2. T.B. Clinic, Hazro.

3. T.B. Clinic, Talagang.

E—RURAL HEALTH CENTRES (WITH SUB-CENTRES)

1. Rural Healh Centre, Lawa.

(*a*) Sub-Centre, Bhurnal.

(*b*) Sub-Centre, Vinbar.

(*c*) Sub-Centre, Kot Qazi.

2. Rural Health Centre, Rangoo.

(*a*) Sub-Centre, Kamra

(*b*) Sub-Centre, Haroon.

(*c*) Sub-Centre, Bahadar Khan.

3. Rural Health Centre, Chhab.

(*a*) Sub-Centre, Dakhnair.

(*b*) Sub-Centre, Maira Sharif.

(*c*) Sub-Centre, Mahlowali.

4. Rural Health Centre, Domel.

(*a*) Sub-Centre, Kisran.

(*b*) Sub-Centre, Mianwala.

(*c*) Sub-Centre, Kot Chajji.

GUJRAT DISTRICT

A—HOSPITALS

1. District Headquarter Hospital, Gujrat.
2. Civil Hospital, Phalia.
3. Civil Hospital, Kharian.
4. Police Hospital, Gujrat.
5. Civil Hospital, Jalalpur Jattan.
6. Civil Hospital, Lala Musa.
7. Civil Hospital, Mandi Baha-ud-Din.
8. Mission Hospital, Jalalpur Jattan.

B—DISPENSARIES

1. Canal Dispensary, Rajar.
2. Canal Dispensary, Rasul.
3. Canal Dispensary, Wasu.
4. G.S.B. Dispensary, Rasul.
5. Civil Dispensary, Kharianwala.
6. Civil Dispensary, Kunjah.
7. Civil Dispensary, Dinga.

8. Civil Dispensary, Kotla.

9. Civil Dispensary, Malakwal.

10. Civil Dispensary, Paharianwala.

11. Civil Dispensary, Qadirabad.

12. Civil Dispensary, Mong.

13. Rural Dispensary, Mangowal.

14. Rural Dispansary, Daulat Nagar.

15. Rural Dispensary, Tanda.

16. Rural Dispensary, Awan.

17. Rural Dispensary, Sheikhpur.

18. Rural Dispensary, Shadiwal.

19. Rural Dispensary, Ghakar Kalan.

20. Rural Dispensary, Burnali.

21. Rural Dispensary, Bosa.

22. Rural Dispensary, Khohar.

23. Rural Dispensary, Dilawarpur.

24. Rural Dispensary, Miana Gondal.

25. Rural Dispensary, Rukhan.

26. Rural Dispensary, Chillianwala.

27. Rural Dispensary, Hellan.

28. Rural Dispensary, Chimmon.

29. Rural Dispensary, Basal.

30. Rural Dispensary, Kuthiala Sheikhan.

31. Rural Dispensary, Jokalian.

32. Rural Dispensary, Dhuni Kalan.

33. Rural Treatment Centre, Mangat.

34. Small Treatment Centre, Bokan.

35. Small Treatment Centre, Dhorian.

36. Small Treatment Centre, Sarai Alamgir.

37. Subsidized Dispensary, Malka.

C—Mobile Dispensaries

NIL

D—T.B. Clinics

1. T.B. Clinic, Gujrat.

E—Rural Health Centres (with Sub-Centres)

1. Rural Health Centre, Lala Musa.

JHELUM DISTRICT

A—HOSPITALS

1. District Headquarter Hospital, Jhelum.
2. Civil Hospital, Pind Dadan Khan.
3. Police Hospital, Jhelum.
4. Salt Mines Hospital, Khewra.
5. Coal Mines Hospital, Choa Saidan Shah.
6. Civil Hospital, Chakwal.

B—DISPENSARIES

1. Government Rural Dispensary, Lehri.
2. Government Rural Dispensary, Khurd.
3. Government Rural Dispensary, Baragowah.
4. Government Rural Dispensary, Dalwal.
5. Government Rural Dispensary, Dharyala Jalap.
6. Government Rural Dispensary, Buchal Kalan.
7. Government Rural Dispensary, Nila.
8. Government Rural Dispensary, Bhaun.
9. Government Rural Dispensary, Balaksar.
10. Canal Dispensary, Chanawala.
11. Civil Dispensary, Domeli.
12. Civil Dispensary, Sohawa.
13. Civil Dispensary, Pari Darwaza.
14. Civil Dispensary, Jalalpur.
15. Civil Dispensary, Lehr Sultanpur.
16. Civil Dispensary, Choa Saidan Shah.
17. Civil Dispensary, Kalar Kahar.
18. Civil Dispensary, Khanpur.
19. City Branch Dispensary, Jhelum.

B—DISPENSARIES

20. Mangla Dam Dispensary, Mangla.

21. Subsidized Dispensary, Dina.

22. Subsidized Dispensary, Bangial.

23. Subsidized Dispensary. Padhri.

24. Subsidized Dispensary, Rohtas.

25. Subsidized Dispensary, Basharat.

26. Subsidized Dispensary, Soawal.

27. Subsidized Dispensary, Dandot.

28. Subsidized Dispensary, Jhatala Jaswal.

29. Subsidized Dispensary, Dhudial.

30. Subsidized Dispensary, Song Kalan.

31. Subsidized Dispensary, Jand.

32. Red Cross Dispensary, New Sultanpur.

C—Mobile Dispensaries

Nil

D—T.B. Clinics

1. T.B. Clinic, Jhelum.

E—Rural Health Centres (Along with Sub-Centres)

1. Rural Health Centre, Lilla.

(*a*) Sub-Centre, Saroba.

(*b*) Sub-Centre, Kanawal.

(*c*) Sub-Centre, Malyar.

2. Rural Health Centre, Munday.

(*a*) Sub-Centre, Roopwal.

(*b*) Sub-Centre, Mohroo Peelo.

(*c*) Sub-Centre, Mangan.

F—Maternity Homes

1. Maternity Home, Jhelum.

SIALKOT DISTRICT

A—HOSPITALS

1. Allama Iqbal Memorial Hospital, Sialkot.
2. Civil Hospital, Shakar Garh.
3. Civil Hospital, Narowal.
4. Civil Hospital, Zafarwal.
5. Civil Hospital, Daska.
6. Female Hospital, Daska.
7. Police Hospital, Sialkot.

SIALKOT DISTRICT

A—Hospitals

8. District Jail Hospital, Sialkot.

9. Civil Hospital, Badomali.

10. Civil Hospital, Phuklian.

11. Mission Hospital, Sialkot.

B—Dispensaries

1. Civil Dispensary, Sambrial.

2. Civil Dispensary, Chuinko.

3. Civil Dispensary, Pasrur.

4. Civil Dispensary. Maingri.

5. Hookworm Centre, Shakar Garh.

6. Canal Dispensary, Marala.

7. Canal Dispensary, Siranwali.

8. Civil Dispensary, Chawinda.

9. Civil Dispensary, Qila Suba Singh.

10. Civil Dispensary, Wadala.

11. Civil Dispensary, Kot Naina.

12. City Branch Dispensary, Sialkot.

13. Rural Dispensary, Kulluwal.

14. Rural Dispensary, Chaprar.

15. Rural Dispensary, Kotli Loharan.

16. Rural Dispensary, Rasulpur.

17. Rural Dispensary, Palaura.

18. Rural Dispensary, Sankhatra.

19. Rural Dispensary, Talwandi Bhindran.

20. Rural Dispensary, Qila Sobha Singh.

21. Rural Dispensary, Hallowal.

22. Rural Dispensary, Jassar.

23. Rural Dispensary, Jamke.

24. Rural Dispensary, Ghartal.

25. Rural Dispensary, Budha Goraya.

26. Rural Dispensary, Mitran Wali.

27. Rural Dispensary, Bandhir.

28. Rural Dispensary, Judhala.

29. Rural Dispensary, Khanpur Saidan.

30. Rural Dispensary, Kalaswala.

31. Rural Dispensary, Ucha Paharang.

32. Rural Dispensary, Bajra Garhi.

B—DISPENSARIES

33. Rural Dispensary, Saukinwind.

34. Rural Dispensary, Sukho Chak.

35. Rural Dispensary, Bara Manga.

36. Rural Dispensary, Darman.

37. Rural Dispensary, Gorala.

38. Rural Dispensary, Shah Gharib.

39. Rural Dispensary, Ikhlaspur.

40. Rural Dispensary, Lessar Kalan.

41. Rural Dispensary, Darapur.

42. Rural Dispensary, Cumtala.

43. Rural Dispensary, Naurangabad.

44. Qaid-e-Azam Memorial Dispensary No. 1, Sialkot.

45. Qaid-e-Azam Memorial Dispensary No. 2, Sialkot.

46. Red Cross Dispensary, Sialkot.

C—MOBILE DISPENSARIES

Nil

D—T.B. CLINICS

1. T.B. Clinic, Daska.
2. T.B. Clinic, Sialkot.
3. T.B. Clinic, Sialkot.

E—RURAL HEALTH CENTRES (WITH SUB-CENTRES)

1. Primary Health Centre, Kot Naina.

(*a*) Sub-Centre, Phagwari.

(*b*) Sub-Centre, Bhoko Chak.

(*c*) Sub-Centre, Behri Khurd.

F—SCHOOL HEALTH UNIT

School Health Unit, Sialkot.

SHEIKHUPURA DISTRICT

A—HOSPITALS

1. District Headquarter Hospital, Sheikhupura.
2. Female Hospital, Sheikhupura.
3. Civil Hospital, Nankana Sahib.
4. Police Hospital, Sheikhupura.
5. Civil Hospital, Sangalla Hill.

SHEIKHUPURA DISTRICT

A—Hospitals

6. Civil Hospital, Sharakpur.
7. Mission Hospital, Chuharkana.

B—Dispensaries

1. Government Rural Dispensary, Baraghar.
2. Government Rural Dispensary, Natha.
3. Government Rural Dispensary, Burj Ataari.
4. Government Rural Dispensary, Pakhiala.
5. Civil Dispensary, Narang.
6. Civil Dispensary, Kot Adhian.
7. Hookworm Centre, Malowal.
8. District Jail Dispensary, Sheikhupura.
9. Canal Dispensary, Pacca Dalla.
10. Canal Dispensary, Mohlan.
11. Canal Dispensary, Mangtanwala.
12. Canal Dispensary, Joyanwala.
13. Canal Dispensary, Muridke.
14. Civil Dispensary, Manawala.
15. Civil Dispensary, Chuhar.kana

16. Civil Dispensary, Jhabran.

17. Civil Dispensary, Shahkot.

18. Civil Dispensary, Syedwala.

19. Civil Dispensary, Hatcher.

20. Civil Dispensary, Kot Pindi Dass.

21. Civil Dispensary, Babakwala.

22. Rural Dispensary, Karkan.

23. Rural Dispensary, Ananad Garh.

24. Rural Dispensary, Jandiala Sher Khan.

25. Rural Dispensary, Awan.

26. Rural Dispensary, Nathuwala.

27. Rural Dispensary, Ajinanwala.

28. Rural Dispensary, Jandianwali.

29. Rural Dispensary, Tapiala Dost Muhammad.

30. Rural Dispensary, Jandiala Kalsan.

31. Rural Dispensary, Jmiorwal.

32. Rural Dispensary, Marh Bhangwan.

33. Rural Dispensary, Gharial Kalan.

34. Rural Dispensary, Kirto.

35. Rural Dispensary, Lambre.

36. Rural Dispensary, Miranpur.

37. Rural Dispensary, Buckeki.

38. Subsidized Dispensary, Chak No. 44 (Rice Farm).

39. Red Cross Dispensary, Kot Hussain.

40. Red Cross Dispensary, Chak Hyderabad.

41. Red Cross Dispensary, Kuthiala Virkan.

42. Red Cross Dispensary, Chak No. 13/GB.

43. Ren Cross Dispensary, Chak No. 20/Marriala.

44. Auqaf Dispensary, Chak No. 119/Bhullair.

45. Mission Dispensary, Maryabad.

C—MOBILE DISPENSARY

Nil

D—T.B. CLINICS

T.B. Clinic, Sheikhupura.

E—RURAL HEALTH CENTRES (WITH SUB-CENTRES)

1. Primary Rural Health Centre, Khangah Dogran—

(*a*) Sub-Centre, Kalian.

(*b*) Sub-Centre, Salar Sayadan.

(*c*) Sub-Centre, Chak No. 4.

2. Primary Rural Health Centre, Warburton—

(*a*) Sub-Centre, Feroze Wattoan.

(*b*) Sub-Centre, Buddah.

(*c*) Sub-Centre, Bahawal Kot.

3. Primary Rural Health Centre, Rehanwala—

(*a*) Sub-Centre, Faizpur Kalan.

(*b*) Sub-Centre, Sub-Centre, Joge Kot.

(*c*) Sub-Centre, Ganeshpur.

GUJRANWALA DISTRICT

A—HOSPITALS

1. District Headquarters Hospital, Gujranwala.
2. Female Hospital, Gujranwala.
3. Civil Hospital, Hafizabad.
4. Civil Hospital, Wazirabad.
5. Police Hospital, Gujranwala.
6. District Jail Hospital, Gujranwala.
7. Charles Eye Hospital, Gujranwala.
8. Saint Marry's Home Hospital, Gujranwala.

B—DISPENSARIES

1. Government Rural Dispensary, Wando.
2. Government Rural Dispensary, Harpoke.
3. Government Rural Dispensary, Ghakhar.

4. Government Rural Dispensary, Sukheke.

5. Government Rural Dispensary, Jalalpur.

6. Government Rural Dispensary, Kalu Tarar.

7. Government Rural Dispensary, Kot Nanak.

8. Civil Dispensary, Ahmad Nagar.

9. Canal Dispensary, Chianwali.

10. Canal Dispensary, Khanki.

11. Canal Dispensary, Kalaske.

12. Canal Dispensary, Kanauns.

13. Canal Dispensary, Qila Ram Kaur.

14. Reclamation Farm Dispensary, Chak Anwali.

15. Research Field Dispensary, Nandipur.

16. Civil Dispensary, Nowshera Virkan.

17. Civil Dispensary, Eminabad.

18. Civil Dispensary, Qila Didar Singh.

19. Civil Dispensary, Rasul Nagar.

20. Civil Dispensary, Pindi Bhattian.

21. Civil Dispensary, Vanike Tarar.

22. Satellite Town Dispensary, Gujranwala.

23. City Branch Dispensary, Gujranwala.

24. Muncipal Dispensary, Kamoke,

25. Muncipal Dispensary, Akal Garh.

26. Rural Dispensary, Talwandi Musa Khan.

27. Rural Dispensary, Sohawa Dhilwan.

28. Rural Dispensary, Harchoke.

29. Rural Dispensary, Aroop.

30. Rural Dispensary, Thatta Dad.

31. Rural Dispensary, Dhillanwali.

32. Rural Dispensary, Bhooma Bath.

33. Rural Dispensary, Dohatta Azmat.

34. Rural Dispensary, Rasul Pur Tarar.

35. WAPDA Dispensary, Nandipur.

36. Subsidized Dispensary, Mandiala Tega.

37. Subsidized Dispensary, Ferozewala.

38. Subsidized Dispensary, Dhaunkhal,

39. Subsidized Dispensary, Hardo Soharn.

40. M.C.H. Centre *cum*-Dispensary, Kot Mubarik.

41. Ghaunsia Anjuman Dispensary, Kamoke.

42. Public Welfare Society Male Dispensary, Gujranwala.

43. Public Welfare Society Female Dispensary, Gujranwala.

C—Mobile Dispensaries

Nil

D—T.B. Clinics

1. T.B. Clinic, Wazirabad.
2. T.B. Clinic, Gujranwala.

E—Rural Health Centres (With Sub-Centres)

1. Rural Health Centre, Sodhra—
2. (*a*) Sub-Centre, Behram.

(*b*) Sub-Centre, Jandiala Dhabwala.

(*c*) Sub-Centre, Mohdpur.

LAHORE DISTRICT

A—Hospitals

1. Mayo Hospital, Lahore.
2. Lahore General Hospital, Lahore.
3. Government Mental Hospital, Lahore.
4. Lady Willingdon Hospital, Lahore.
5. Lady Aitchison Hospital Lahore.
6. West Pakistan Dental Hospital Lahore.
7. Civil Hospital, Chunian.
8. Services Hospital, Lahore.

9. Police Hospital, Qila Gujar Singh, Lahore.

10. Sutlej Rangers Hospital, Lahore.

11. Qurban Lines Hospital, Lahore.

12. P. C. Port Hospital, Lahore.

13. District Jail Hospital, Lahore.

14. Jail Hospital, Bilal Ganj, Lahore.

15. I.D. Hospital, Kasur. Bilal Ganj, Lahore.

16. Civil Hospital, Kasur.

17. Civil Hospital, Raiwind.

18. Gulab Devi T. B. Hospital, Lahore.

19. Janki Devi Jamiat Singh Hospital, Lahore.

20. United Christian Hospital, Lahore.

21. Sir Ganga Ram Hospital, Lahore.

22. Mission Hospital, Clarkabad.

B—DISPENSARIES

1. Government House Dispensary, Lahore.

2. Wahdat Colony Male Dispensary, Lahore.

3. Wahdat Colony Female Dispensary, Lahore.

4. Civil Dispensary, Manga.

5. Civil Dispensary, Bhai Pheru.

6. Civil Dispensary, Kanganpur.

7. Government Rural Dispensary, Wan Radha Ram.

8. Government College Dispensary, Lahore.

9. Government College of Physical Education Dispensary Lahore.

10. West Pakistan University of Engineering and Technology Dispensary, Lahore.

11. Irrigation Workshop Dispensary, Lahore.

12. Chauburji Male Dispensary, Lahore.

13. Chauburji Female Dispensary, Lahore.

14. Civil Secretariat Dispensary, Lahore.

15. Canal Dispensary, Bedian.

16. Canal Dispensary, Khudian.

17. Canal Dispensary, Balloki.

18. Forest Dispensary, Changa Manga.

19. Civil Dispensary, Khana Nau.

20. Civil Dispensary, Sanda Kalan.

21. Civil Dispensary, Hira Mandi. Lahore.

22. Civil Dispensary, Qila Gujar, Singh Lahore.

23. Civil Dispensary, Shahdara.

24. Civil Dispensary, Mozang (Male) Lahore.

25. Civil Dispensary, Female, Lahore.

26. Female Dispensary, Kashmiri Bazar.

27. Female Dispensary, Wachowali.

28. Female Dispensary, Kasur.

29. Female Dispensary, Ali Raza Abad.

30. Civil Dispensary, Khudian.

31. Civil Dispensary, Pattoki.

32. Civil Dispensary, Ali Raza Abad.

33. Corporation Dispensary, Town Hall.

34. Corporation Dispensary, Ichhra.

35. Corporation Dispensary, Baghbanpura.

36. Corporation Dispensary, Nawankot.

37. Corporation Dispensary, Misri Shah.

38. Corporation Dispensary, Krishan Nagar.

39. Corporation Dispensary, Ghari Shahu..

40. Corporation Dispesarny, Gulberg.

41. Corporation Dispensary, Gulastan Colony.

42. Corporation Dispensary, Farooq Ganj.

43. Corporation Dispensary, Shad Bagh.

44. Corporation Dispensary, Balal Ganj.

45. Corporation Dispensary, Tezab Ahata.

46. Corporation Dispensary, Mochi Gate.

47. Corporation Dispensary, Dehli Gate.

48. Corporation Dispensary, Fateh Garh.

49. Corporation Dispensary, Kot Khawaja Saeed.

50. Corporation Dispensary, Salamat Pura.

51. Corporation Dispensary, Begum Kot.

52. Corporation Dispensary, Shahdara.

53. Corporation Dispensary, Paisa Akhbar.

54. Corporation Dispensary, Chah Miran.

55. Corporation Dispensary, Ram Garh.

56. Corporation Dispensary. Bhati Gate.

57. Rural Dispensary, Bhaseen.

58. Rural Dispensary, Hudiara.

59. Rural Dispensary, Wagha.

60. Rural Dispensary, Hair.

61. Rural Dispensary, Chung.

62. Rural Dispensary, Kamahan.

63. Rural Dispensasy, Kathluhi Kalan.

64. Rural Dispensary, Jaura.

65. Rural Dispensary, Sehjra.

66. Rural Dispensary, Kot Nasir Khan.

67. Rural Dispensary, Mehlan Kalan.

68. Rural Dispensary, Gohlan.

69. Rural Dispensary, Hallan.

70. Rural Dispensary. Mokal.

71. Rural Dispensary, Hanjran Kalan.

72. Rural Dispensary, Shamasabad.

73. Rural Dispensary, Chak No. 66 (Dina Nath).

74. Mission Dispensary, Lunda Bazar, Lahore.

75. Data Darbar Dispensary, Lahore.

C—MOBILE DISPENSARIES

1. Mobile Dispensary, Lahore.

D—T.B. CLINICS

1. Government Model Chest Clinic, Lahore.

2. T.B. Clinic Pattoki.

3. Corporation T.B. Institute, Hira Mandi Lahore.

4. T.B. Clinic, Lunda Bazar.

5. T.B. Clinic, Nisbat Road, Lahore.

6. T.B. Clinic, Farooq Ganj, Lahore.

7. T.B. Clinic, Lahore Cantt.

8. T.B. Clinic, Chunian.

9. T.B. Clinic, Bhai Pheru.

10. T.B. Clinic, Raiwind.

11. T.B. Clinic, Kasur.

E—RURAL HEALTH CENTRES (WITH SUB-CENTRES)

1. Rural Health Centre, Lulliani.

(*a*) Sub-Centre, Bedian.

(*b*) Sub-Centre, Sattoki.

(*c*) Sub-Centre, Raja Jang.

2. Rural Health Centre, Manga.

(*a*) Sub-Centre, Sultanke.

(*b*) Sub-Centre, Maraka.

(*c*) Sub-Centre, Shahpur.

F—SUB HEALTH CENTRES

1. Sub-Health Centre, Hari Hur.

2. Sub-Health Centre, Lakhanke.

3. Sub-Health Centre, Ram Thumman.

4. Sub-Health Centre, Fateh Pur.

5. Sub-Health Centre, Halloki.

6. Sub-Health Centre, Bhoe Asal.

RAWALPINDI DISTRICT

A—HOSPITALS

1. District Headquarter Hospital, Rawalpindi.
2. T.B. Sanatorium Samli.
3. Civil Hospital, Murree.
4. Civil Hospital, Kahuta.
5. Police Hospital, Rawalpindi.
6. Police Training College Hospital, Sihala.
7. Lawrance College Hospital, Ghora Gali.
8. I.D. Hospital, Rawalpindi.
9. Civil Hospital Gujar Khan.
10. Mission to Lapera Hospital, Rawalpindi.
11. Holy Family Hospital, Rawalpindi.
12. Mission Hospital, Taxila.

B—DISPENSARIES

1. Government Rural Dispensary, Kuri.
2. Government Rural Dispensary, Chakri.
3. Government Rural Dispensary, Kotli.
4. Government Rural Dispensary, Sukho.
5. Government Rural Dispensary, Matore.
6. Government Rural Dispensary, Kallar.
7. City Branch Dispensary, No. 1, Rawalpindi.
8. City Branch Dispensary, No. 2, Rawalpindi.
9. Civil Dispensary, Adhwal.
10. Civil Dispensary, Jheka Gali.
11. Civil Dispensary. Murree.
12. Sunny Bank Dispensary, Murree.
13. Rural Dispensary, Sihal.
14. Rural Dispensary, Chak Beli Khan.
15. Rural Dispensary, Noorpur Shahan.
16. Rural Dispensary, Bassali.
17. Rural Dispensary, Golra.
18. Rural Dispensary, Dhalla.

19. Rural Dispensary, Parial.

20. Rural Dispensary, Mankiala.

21. Rural Dispensary, Karor.

22. Rural Dispensary, Ghora Gali.

23. Rural Dispensary, Tret.

24. Rural Dispensary, Kuntrilla.

25. Rural Dispensary, Mandra.

26. Rural Dispensary, Panjar.

27. Rural Dispensary, Mohra Nagrial.

28. Red Cross Dispensary, Bohar Bazar.

29. Red Cross Dispensary, Phaprial.

30. Red Cross Dispensary, Kali Matti.

31. Red Cross Dispensary, Anguri.

32. Red Cross Dispensary, Boor.

33. Self Basis Dispensary, Narrh.

34. Self Basis Dispensary, Gulyana.

C—Mobile Dispensaries

1. Mobile Dispensary, Rawalpindi.

D—T.B. Clinics

1. T.B. Clinic, Gujar Khan.
2. T.B. Clinic, Chachi Mohallah, Rawalpindi.
3. T.B. Clinic, Rawalpindi.

E—Rural Health Centres (with Sub-Centres)

1. Primary Health Centre, Phagwari.
2. Primary Health Centre, Daultala.
3. Primary Health Qazian.

SARGODHA REGION

DISTRICT SARGODHA

1. D. H. Q. Hospital, Sargodha.
2. Government T.B. Hospital, Sargodha.
3. Civil Hospital, Bhalwal.
4. Civil Hospital, Noushera.
5. Police Hospital, Sargodha.
6. Civil Hospital, Shahpur Sadar.
7. Civil Hospital, Sillanwali.
8. Red Cross T.B. Hospital, Sargodha.
9. Marry-B-Ried Memorial Hospital, Sargodha.
10. Fatima Hospital, Sargodha.
11. Civil Hospital, Jauhrabad.

DISPENSARIES

1. Civil Dispensary, Khushab.
2. Civil Dispensary, Jhawarian.
3. Canal Dispensary, Kandiwal.
4. Canal Dispensary, Sat Ghora.
5. Canal Dispensary, Sikhanwali.

6. Canal Dispensary, Wan.

7. Canal Dispensary, Sultanpur.

8. Canal Dispensary, Rodianwala.

9. Construction Division Workshop Dispensary, Bhalwal.

10. Civil Dispensary, Bhera.

11. Civil Dispensary, Sahiwal.

12. Civil Dispensary, Phular Wan.

13. Civil Dispensary, Miani.

14. Civil Dispensary, Shahpur City.

15. Rural Dispensary, Kot Moman.

16. Civil Dispensary, Gunjal.

17. Civil Dispensary, Mitha Tiwana.

18. Civil Dispensary, Bhaghatanwala.

19. Rural Dispensary, Katha Sagral.

20. Rural Dispensary, Mid Rangha.

21. Rural Dispensary, Pail.

22. Rural Dispensary, Girote.

23. Rural Dispensary, Sardarpur.

24. Rural Dispensary, Jaura Kalan.

25. Rural Dispensary, Dhollar.

26. Rural Dispensary, Mohla.

27. Rural Dispensary, Mela.

28. Rural Dispensary, Chak 36/SB.

29. Rural Dispensary, Radhan.

30. Civil Dispensary, Noorpur Thal

31. Rural Dispensary, Kaulowal.

32. Rural Dispensary, Gondal.

33. M. C. Dispensary, Sargodha.

34. Rural Dispensary, Uchali.

35. Rural Dispensary, Bhabra.

36. Rural Dispensary, Shah Nikdar.

37. Rural Dispensary, Jahanian Shah.

38. Rural Dispensary, Katimar.

39. Rural Dispensary, Laxin.

40. Rural Dispensary, Sial Sharif.

41. T.B. Clinic, Bhera.

42. T.B. Clinic, Khushab.

PRIMARY RURAL HEALTH CENTRES

1. Primary Rural Health Centre, Farooqa.

(*i*) Sub Health Centre, Dera Jara.

(*ii*) Sub-Health Centre, Long.

(*iii*) Sub-Health Centre, Thata.

2. Civil Hospital, Jauhrabad.

DISTRICT MIANWALI

1. D. H. Q. Hospital, Mianwali.

2. Civil Hospital, Isa Khel.

3. Civil Hospital, Mallur Kot.

4. Civil Hospital, Kala Bagh.

5. Police Hospital, Mianwali.

6. Civil Hospital, Bhakkar.

7. Female Hospital, Bhakkar.

8. Civil Hospital, Daud Khel.

DISPENSARIES

1. Government Rural Dispensary, Mochh.

2. Government Rural Dispensary, Kundian.

3. Government Rural Dispensary, Hyderabad.

4. Canal Dispensary, Daud Khel.

5. Canal Dispensary, Bhakkar.

6. Canal Dispensary, Gunjial.

7. Canal Dispensary, Mianwali.

8. Canal Dispensary, Kallur Kot.

9. Civil Dispensary, Musa Khel.

10. Civil Dispensary, Mankora.

11. Rural Dispensary, Chakrala.

12. Civil Dispensary, Darya Khan.

13. Civil Dispensary, Wan Bhachran.

14. Civil Dispensary, Harnouli.

15. Civil Dispensary, Piplan.

16. Civil Dispensary, Dhullewala.

17. Rural Dispensary, Dhurmake.

18. Rural Dispensary, Ghohar Wala.

19. Red Cross Dispensary, Kaphai.

20. Civil Dispensary, Massan.

MOBILE DISPENSARY

1. Mobile Dispensary, Mianwali.

T. B. CLINICS

1. T. B. Clinic, Mianwali.

PRIMARY HEALTH CENTRES

1. Primary Rural Health Centre, Kamar Mashani.

(*i*) Sub-Centre, Trug.

(*ii*) Sub-Centre, Jalalpur.

(*iii*) Sub-Centre, Sultan Khel.

2. Primary Rural Health Centre, Jandanwala.

(*i*) Sub-Centre, Fazil.

(*ii*) Sub-Centre, Chak 65/DB. (at Behari).

(*iii*) Sub-Centre, Ghulaman.

3. Primary Rural Health Centre, Tabisar.

(*i*) Sub-Centre, Kacha Bhangi Khel.

(*ii*) Sub-Centre, Tola Bhangi Khel.

(*iii*) Sub-Centre, Kamarsar.

DISTRICT LYALLPUR

1. District Headquarter Hospital, Lyallpur.
2. Police Hospital, Lyallpur.
3. Civil Hospital, Gojra.
4. Infectious Diseases Hospital, Lyallpur.
5. Civil Hospital, Kamalia.
6. Civil Hospital, T. T. Singh.
7. Civil Hospital Jaranwala.
8. Civil Hospital, Tandlianwala.
9. Civil Hospital, Santokhgarh.
10. St. Repheal's Hospital, Lyallpur.
11. T. B. Hospital, Lyallpur.
12. Leper Home, Chak No. 67, Lyallpur.
13. Sheikh Mian Mohammad Trust Welfare and Maternity Hospital, Lyallpur.
14. National Maternity Hospital, Lyallpur.

DISPENSARIES

1. Government Rural Dispensary, Salarwala.
2. Government Rural Dispensary, Lundianwala.
3. Government Rural Dispensary, 30/J.B.

4. Government Rural Dispensary, Dasuha.

5. Government Rural Dispensary, Pirmahal.

6. Canal Dispensary, Kot Khuda Yar.

6. Canal Dispensary, Bhagat.

8. Canal Dispensary, Tharkani.

9. Canal Dispensary, Kanya.

10. Canal Dispensary, Farida.

11. Canal Dispensary, Lyallpur.

12. Agricultural College Dispensary, Lyallpur.

13. Civil Dispensary, Dij Kot.

14. Civil Dispensary, Garh.

15. Civil Dispensary, Gangapur.

16. Civil Dispensary, Muridwala.

17. Civil Dispensary, Jaranwala.

18. Civil Dispensary, Lyallpur (Stiana)

19. Civil Dispensary, Lyallpur (Thikriwala).

20. Dispensary, 485/G.B. Samundari.

21. Civil Dispensary, 374/G.B. Jaranwala.

22. Council Dispensary, 305/G.B. T.T. Singh.

23. Council Dispensary, 210/G.B. Samundri.

24. Council Dispensary, Shandhilianwali.

25. Council Dispensary, 694/36/G.B.

26. Council Dispensary, 63/G.B.

27. Council Dispensary, 254/G. B. T. T. Singh.

28. Council Dispensary, 45/G.B. Samundri.

29. Council Dispensary, 170/G.B. Samundri.

30. Council Dispensary, 2/G. B. Lyallpur.

31. Council Dispensary, 678/19/G.B. T. T. Singh.

32. Council Dispensary, 455/G.B. Samundri.

33. Council Dispensary, 509/G.B. Samundri.

34. Civil Dispensary, Sial.

35. Council Dispensary, Kalyanpur.

36. Council Dispensary, Nawab.

37. Council Dispensary, Chiraghabad.

38. Council Dispensary, 735/G.B. T. T. Singh.

39. Council Dispensary, 68/GB Jaranwala.

40. Council Dispensary, Darsana.

41. Council Dispensary, 136/RB.

42. Council Dispensary, 430/J.B.

43. Council Dispensary, 184/G.B.

44. Council Dispensary, 352/G.B.

45. Council Dispensary, Qadir Bux.

46. Council Dispensary, 154/G.B.

47. Council Dispensary, 244/G.B.

48. Council Dispensary, 61/R.B.

49. Council Dispensary, 147/R.B.

50. Council Dispensary, 379/G.B.

51. Council Dispensary, 272/RB.

52. Council Dispensary, 664/5/GB.

53. Council Dispensary, 452/GB.

54. Council Dispensary, 325/GB.

55. Council Dispensary, 472/GB.

56. Council Dispensary, Pacca Anna.

57. Council Dispensary, Dhelari.

58. Council Dispensary, 265/RB.

59. Council Dispensary, 582/GB.

60. Council Dispensary, 108/GB.

61. Council Dispensary, 58/JB.

62. Council Dispensary, Abaspur.

63. Council Dispensary, 720/GB.

64. Council Dispensary, 564/GB.

65. Council Dispensary, 58/GB.

66. Council Dispensary, 150/RB.

67. Council Dispensary, 106/JB.

68. M. C. Dispensary, Singh Wala.

69. Factory Area Dispensary, Lyallpur.

70. M. B. Dispensary, Abdullahpur.

71. M. B. Dispensary, Gulberg Colony, Lyallpur.

72. M. B. Dispensary, Ghulam Mohammad, Lyallpur.

73. M. C. Dispensary, Jhang Road, Lyallpur.

74. M. C. Dispensary, Samanabad.

75. M. C. Dispensary, People Colony Extension.

76. M. B. Dispensary, People Colony, Lyallpur.

77. Female Dispensary, Jinnah Colony, Lyallpur.

78. M. C. Dispensary, Tariqabad.

79. M. C. Dispensary, D. Type, Lyallpur.

80. Rural Dispensary, Pindi Sheikh Musa.

81. Rural Dispensary, Samundri.

82. Council Dispensary, 417/G.B.

83. Council Dispensary, 442/G.B.

84. Council Dispensary, Janiwala.

85. Council Dispensary, 218/GB.

86. Council Dispensary, 659/GB.

87. Council Dispensary, 182/GB.

88. Council Dispensary, 730/GB.

89. Mission Dispensary, Khushpur.

90. C. M. S. Dispensary, Batmanabad.

91. Begum Allah Jawai.

92. Kohi-Noor Mills Dispensary, Lyallpur.

93. Lyallpur Cotton Mills Dispensary, Lyallpur.

94. Rehman Cheritable Dispensary, Lyallpur.

95. T. B. Clinic, Kamalia.

96. P. R. H. Centre, Rajana.

DISTRICT JHANG

1. Civil Hospital, Jhang.
2. Police Hospital Jhang.
3. Civil Hospital, Chiniot.
4. Civil Hospital, Ahmad Pur Sial.
5. Civil Hospital, Shorkot.
6. Civil Hospital, Kot Isa Shah.
7. Fazal-e-Umar Hospital, Rabwah.
8. Sheikh Ibrahim Trust Female Hospital, Chiniot.

DISPENSARIES

1. Rural Dispensary, Pir Kot.
2. Government Rural Dispensary, Kot Shakir.
3. Canal Dispensary, Trimu.
4. Canal Dispensary, Yasmin.
5. Canal Dispensary, Waryam.
6. Canal Dispensary, War.
7. Canal Dispensary, Shah Jowana.
8. Civil Dispensary, Bhowana.
9. Civil Dispensary, 18-Hazari.

10. Civil Dispensary, Lalian.

11. Rural Dispensary, Garh Maharaja.

12. Rural Dispensary, Qaim Bharwana.

13. Rural Dispensary, Barana.

14. Rural Dispensary, Rajoa.

15. Rural Dispensary, Haveli Bahadur Shah.

16. Rural Dispensary, Mari Shah Sakhira.

17. Rural Dispensary, Kalari.

18. Rural Dispensary, Khewa.

19. Rural Dispensary, Chund.

20. Rural Dispensary, Shah Jewana.

21. Rural Dispensary, Bhamb.

22. Rural Dispensary, Horsa Sheikh.

23. Rural Dispensary, Bukhari.

24. Rural Dispensary, Chak 210.

25. Rural Dispensary, Kandiwal.

26. Rural Dispensary, Dab Kalan.

27. Rural Dispensary, Bagh.

28. Rural Dispensary, Chela.

29. Rural Dispensary, Mukhiana.

30. Rural Dispensary, Chak 485.

31. Rural Dispensary, Maghi Sultan.

32. Rural Dispensary, Lakhana.

33. Rural Dispensary, Makhdum.

34. Rural Dispensary, Sial Kot.

35. Rural Dispensary, Chak 4/3-R.

36. Rural Dispensary, Chak 231.

37. Rural Dispensary, Chak No. 14.

38. Rural Dispensary, Chak No. 139.

39. City Dispensary, Jhang.

MOBILE DISPENSARIES

1. Mobile Dispensary, Chiniot.

2. Government T. B. Clinic, Chiniot.

3. Government T. B. Clinic, Jhang.

PRIMARY RURAL HEALTH CENTRES

1. Rural Health Centre, Shorkot.

2. Rural Health Centre, Mochiwala.

DISTRICT SAHIWAL

1. D. H. Q. Hospital, Sahiwal.
2. Civil Hospital, Pakpattan.
3. Government Rural Hospital, Chak No. 45/12-L.
4. Civil Hospital, Depalpur.
5. Police Hospital, Sahiwal.
6. Civil Hospital, Okara.
7. Civil Hospital, Chichawatni.
8. Civil Hospital, Arifwala.
9. Civil Hospital, Boyal Gani.
10. Civil Hospital, Gogera.
11. S. J. Maternity Hospital, Sahiwal.
12. Nancy Full Ward Mission Hospital, Sahiwal.

DISPENSARIES

1. Civil Dispensary, Chak No. 109/9-L.
2. Canal Dispensary, Sahiwal.
3. Canal Dispensary, Renala Khurd.
4. Canal Dispensary, Sulemanki.
5. Canal Dispensary, Tahir.

6. Canal Dispensary, Pakpattan.

7. Canal Dispensary, Sheikh Fazil.

8. Forest Dispensary, Chickawatni.

9. Civil Dispensary, Hujra.

10. Civil Dispensary, Haveli.

11. Rural Dispensary, Basirpur.

12. Rural Dispensary, Shergarh.

13. Rural Dispensary, Harappa.

14. Rural Dispensary, 168/9-L.

15. Rural Dispensary, Mir Shanik.

16. Rural Dispensary, Shah Yakka.

17. Rural Dispensary, Mandi Hira Singh.

18. Rural Dispensary, Kehla.

19. Rural Dispensary, Bunga Hayat.

20. Rural Dispensary, Kamand.

21. Rural Dispensary, Beli Delawar.

22. Rural Dispensary. Kukeki Bahawal.

23. Rural Dispensary, Burj Jewa Khan.

24. Rural Dispensary, Muhammadpur.

25. Rural Dispensary, Chak 77/5R.

26. Rural Dispensary, Gagge.

27. Rural Dispensary, Dhulliana.

28. Rural Dispensary, Sath Garha.

29. Rural Dispensary, Chak No. 32/2-L.

30. Rural Dispensary, Kaliana.

31. Rural Dispensary, Malka Hans.

32. Rural Dispensary, Kamir.

33. Rural Dispensary, Jabeka.

34. Rural Dispensary, Chak 8/11-L.

35. Rural Dispensary, Shah Yakka.

36. Rural Dispensary, Jandraka.

37. Rural Dispensary, Pir Ghani.

38. Rural Dispensary, Gobindpur.

39. Rural Dispensary, Jamalpur (Jamal Kot).

40. Rural Dispensary, Hota.

41. Rural Dispensary, Rohila Tajeka.

42. Rural Dispensary, Chak No. 34/4-L.

43. Rural Dispensary, Chak No. 92/12-L.

44. Rural Dispensary, Qabula.

45. Rural Dispensary, Bahadar Nagar.

46. Rural Dispensary. Dhuniwala.

47. T. B. Clinic, Sahiwal.

48. Mobile Dispensary, Sahiwal.

49. Subsidized Dispensary, Chak Modi Khan.

50. M. C. Dispensary, Renala Khurd.

PRIMARY RURAL HEALTH CENTRES

1. Rural Health Centre, Kassowal.

(*i*) Sub-Centre, Chak 7/14-L.

(*ii*) Sub-Centre, Chak 101/12-L.

(*iii*) Sub-Centre, Chak 120/34-L.

DISPENSARIES

51. Municipal Committee Dispensary, Satellite Town, Sahiwal.

52. Municipal Committee, Dispensary, Ghalla Mandi, Sahiwal.

53. City Dispensary, Sahiwal.

54. Municipal Committee, Outdoor Dispensary, Okara.

55. Municipal Committee, Dental Clinic, Sahiwal.

56. Municipal Committee, Dental Clinic, Okara.

DISTRICT MULTAN

1. Nishtar Hospital, Multan.
2. Civil Hospital, Khanewal.
3. Civil Hospital, Shujabad.
4. Civil Hospital, Mailsi.
5. Police Hospital, Multan.
6. Civil Hospital, Vehari.
7. I. D. Hospital, Multan.
8. Civil Hospital, Burewala.
9. Civil Hospital, Mian Channu.
10. Civil Hospital, Lodhran.
11. Civil Hospital, Karor Pacca.
12. Civil Hospital, Sirai Sidu.
13. Civil Hospital, Makhdum Rashid.
14. Civil Hospital, Jalalpur Pirwala.
15. Civil Hospital, Qadirpur Ran.
16. Civil Hospital, Jahanian.
17. Civil Hospital, Kabirwala.
18. Civil Hospital, Taulamba.

19. Rural Hospital, Chak No. 135/10-R.

20. Rural Hospital, Chak No. 10/8-AR.

21. Rural Hospital, Qasba.

22. Rural Hospital, Jala Araib.

23. Rural Hospital, Jandiwan.

24. Mission Hospital, Multan.

DISPENSARIES

1. Civil Dispensary, Kushamsar.

2. Civil Dispensary, Sadora.

3. Civil Dispensary, Sardarpur.

4. Civil Dispensary, Bosan.

5. Civil Dispensary, Chak No. 15-L.

6. Civil Dispensary, Chak No. 79/15-L.

7. Civil Dispensary, Gogran.

8. Civil Dispensary, Gowon.

9. Civil Dispensary, Mailsi.

10. Civil Dispedsary, Multan.

10-A. Canal Dispensary, Katcha Khuh.

10-B. Canal Dispensary, Kot Mela Ram.

11. Canal Dispensary, Khanewal.

12. Canal Dispensary. Lunda.

13. Canal Dispensary, Sher Garh.

14. Canal Dispensary, Sachenwala.

15. Canal Dispensary, Sidhnai.

16. Canal Dispensary, Qutabpur.

17. Canal Dispensary, Miranpur.

18. Forest Dispensary, Pirowal.

19. Rural Dispensary, Jangle Maryala.

20. Rural Dispensary, Shitab Garh.

21. Rural Dispensary, Tibba Sultan.

22. Rural Dispensary, Sher Shah.

23. Civil Dispensary, Lundan.

24. Civil Dispensary, Dunyapur.

25. Rural Dispensary. Makhdumpur.

26. Rural Dispensary, Chak No. 123/7-ER.

27. Rural Dispensary, Dograna.

28. Rural Dispensary, Hamid Pur Kanaura.

29. Rural Dispensary, Jahanpur.

30. Rural Dispensary, Chak No. 53/15-L.

31. Rural Dispensary, Vehniwal.

32. Rural Dispensary, Kikri Khurd.

33. Rural Dispensary, Nazir Pur.

34. Rural Dispensary, Kotla Chakar.

35. Rural Dispensary, Kot Jaggowala.

36. Rural Dispensary, Alipur.

37. Rural Dispensary, Maqsood Abad.

38. Rural Dispensary, Kund Sargona.

39. Rural Dispensary, Salar Wahin.

40. Rural Dispensary, Chamb Kalyar.

41. Rural Dispensarv, Makhdum Ali.

42. Rural Dispensary, Dhanot.

43. Rural Dispensary, Lothar.

44. Rural Dispensary, Mulapur.

45. Rural Dispensary, Sikindarabad.

46. Rural Dispensary, Garha More.

47. Rural Dispensary, Rana Wahin.

48. Civil Dispensary, Abdul Hakim.

49. City Male Dispensary, Multan.

50. Municipal Committee, Dehli Gate Dispensary, Multan.

51. Municipal Committee, Lohari Gate Dispensary, Multan.

52. Municipal Committee, Chauk Shahidan Dispensary, Multan.

53. Municipal Committee, Chah Usmanwala Dispensary, Multan.

54. Municipal Dental Clinic, Multan.

55. Rural Dispensary, Jalalpur Khaki.

56. Rural Dispensary, Chak No. 537/EB.

57. Rural Dispensary, Sardarpur Jandir.

58. Rural Dispensary, Revani.

59. Rural Dispensary, Chak Haiderabad.

60. Rural Dispensary, Barana.

61. Subsidized Dispensary, Chak No. 219/WB.

62. Co-operative Society Dispensary, Chak No. 5-Faiz.

63. Co-operative Society Dispensary, Chak No. 174/WB.

64. Co-operative Society Dispensary, Chak No. 14-Faiz.

65. Faiz-e-Aum Dispensary, Multan.

66. Red Cross Dispensary, Multan.

67. Mobile Dispensary, Burewala.

T. B. CLINICS

1. T. B. Clinic, Khanewal.

2. T. B. Clinic, Ismailabad.

PRIMARY RURAL HEALTH CENTRES

1. Primary, Rural Health Centre, Kacha Khuh –

(*i*) Sub-Centre, Chak No. 7/9-B.

(*ii*) Sub-Centre, Chak No. 79/10-R.

(*iii*) Sub-Centre, Chak No. 30/10-R.

DISTRICT MUZAFFARGARH

1. D. H. Q. Hospital, Muzaffargarh.

2. Civil Hospital, Leiah.

3. Civil Hospital, Alipur.

4. Police, Hospital, Muzaffargarh.

5. Civil Hospital, Kot Adu.

6. Civil Hospital, Sinawan.

7. Civil Hospital, Khan Garh.

8. Rural Hospital, Daira Din Panah.

9. Civil Dispensary, Kot Sultan.

10. Canal Dispensary, Taunsa Barrage.

11. Canal Dispensary, Tail Munda.

12. Civil Dispensary, Karor.

13. Civil Dispensary, Sitpur.

14. Rural Dispensary, Rohilanwali.

15. Rural Dispensary, Basira.

16. Rural Dispensary, Kinjhar.

17. Rural Dispensary, Langer Sarai.

18. Rural Dispensary, Khairpur Sadat.

19. Rural Dispensary, Binda Ishaq.

20. Rural Dispensary, Choubara.

21. Rural Dispensary, Gujrat.

22. Rural Dispensary, Muradpur Janobi.

23. Civil Dispensary, Rangpur.

24. Civil Dispensary, Sahowala.

25. Civil Dispensary, Ghazi Ghat.

T. B. CLINICS

1. T. B. Clinic, Muzaffarghar.

2. T. B. Clinic, Leiah.

PRIMARY RURAL HEALTH CENTRES

1. Primary R. H. C., Sher Sultan—

(*i*) Sub-Centre, Kalarwali.

(*ii*) Sub-Centre, Hamzewali.

(*iii*) Sub-Centre, Damarwala.

2. Primary R. H. C., Jatoi—

(*i*) Sub-Centre, Phullan.

(*ii*) Sub-Centre, Bet Mirhazar.

(*iii*) Sub-Centre, Jhugiwala.

DISTRICT D. G. KHAN

1. D. H. Q. Hospital, D. G. Khan.
2. Civil Hospital, Rajanpur.
3. Civil Hospital, Taunsa.
4. Civil Hospital, Fort Munro.
5. Police Hospital, D. G. Khan.
6. Civil Hospital, Rejhan.
7. Civil Hospital, Kot Chutta.
8. Civil Hospital, Jampur.
9. Civil Hospital, Vehoa.
10. Civil Hospital, Dajil.
11. Civil Hospital, Lal Garh.

1. Government Rural Dispensary, Dhrama.
2. Government Rural Dispensary, Choti.
3. Government Rural Dispensary, Retra.
4. Government Rural Dispensary, Muhammadpur.
5. Government Rural Dispensary.
6. Government Rural Dispensary, Nutkani.
7. Civil Dispensary, Phugla.

8. Civil Dispensary, Kulchas.

9. Civil Dispensary, Barthi.

10. Civil Dispensary, Rakhi Gauge.

11. Civil Dispensary, Shadan Lund.

12. Civil Dispensary, Sakhi Sarwar.

13. Civil Dispensary, Miranpur.

14. Civil Dispensary, Sokar.

15. Civil Dispensary, Kotla Mughlan.

16. Civil Dispensary, Shah Sadar Din.

17. Rural Dispensary, Allahabad (Dhingona).

18. Mobile Dispensary, D. G. Khan.

1. Primary R. H. Centre, Fazilpur.

(*i*) Sub-Centre, Hajipur.

(*ii*) Sub-Centre, Sikhanwali.

(*iii*) Sub-Centre, Rakh Baghwala.

2. Primary Health Centre, Kot Mithan—

(*i*) Sub-Centre, Umarkot.

(*ii*) Sub-Centre, Murghai.

(*iii*) Sub-Centre, Kotla Nasir.

APPENDIX II

(Ref: Starred Question No. 8401)

"A"

STATEMENT SHOWING THE PARTICULARS OF DOCTORS, STATIONED AT GOVERNMENT DISPENSARIES IN LAHORE AND GUJRANWALA DISTRICTS: AS ON 31. 12. 1965.

Sr. No.	Name of Government Dispensary.	Name of Doctor	Date of appointment	Educational qualifications	Experience	Length of service on 31. 12. 1965
1	2	3	4	5	6	7
	DISTRICT LAHORE:					
1.	Irrigation Workshop Dispensary, Lahore.	Dr. Mohd Mushtaq, AMO.	14.4.58	LSMF/ MBBS	As general duty Medical Officer.	7 years' and 7½ months.
2.	Civil Secretariat Dispensary, Lahore.	Dr. M. A. Nau-Bahar, Medical Officer.	26.2.56	MBBS.	As general duty Medical Officer since the date of service.	8 years 10 months.
3.	Govt. College Dispensary, Lahore.	Dr. Mohammad Zahir Khan, Medical Officer.	22.10.56	MBBS.	-do-	9 years 2 months.

STATEMENT SHOWING THE PARTICULARS OF DOCTORS, STATIONED AT GOVERNMENT DISPENSARIES IN LAHORE AND GUJRANWALA DISTRICTS: AS ON 31. 12. 1965.

Sr. No.	Name of Government Dispensary.	Name of Doctor	Date of appointment	Educational qualifications	Experience	Length of Service on 31. 12. 1965
1	2	3	4	5	6	7
4.	Sutleg Rangers Dispensary, Lahore.	Dr. Mohd Ihsanullah, Medical Officer.	3.2.64	MBBS.	-do-	1 year 10 months.
5.	P. C. Fort Dispensary, Lahore.	Dr. Anwar Haider, Asstt. Medical Officer.	26.6.61	MBBS.	As general duty Medical Officer.	4 years 6 months.
6.	Qila Gujar Singh Dispensary Lahore.	Dr. Khalid Pervez, Asstt. Medical Officer.	20.11.59	LSMF.	-do-	6 years 1 month.
7.	Wahdat Colony Dispensary, Lahore.	(1) Dr. N. S. Usman, W. M. O.	7.5.63	MBBS.	As general duty Woman Medical Officer.	2 years 7 months.
		(2) Dr. Farakh Hussain Tirmzai, M. O.	1.12.62	MBBS.	As general duty Medical Officer.	3 years.

8.	Governor's House Dispensary, Lahore.	Dr. Capt. Saeed Ahmad, Medical Officer.	30.8.40	LSMF.	As general duty Medical Officer including 5 years	25 years 4 months.
9.	Chauburji Garden Estate Dispensary, Lahore,	(i) Dr. Mahmood Ahmed, MO	1.1.49	LSMF.	Military service experience.	
		(ii) Dr. T. M. Qureshi, WMO.	1.7.65	MBBS.	As general duty M. O. As general duty W. M. O.	17 years. 5 months.
10.	Civil Dispensary, Bhaipheru.	Dr. Mohd Afzal Ghuman.	15.3.62	MBBS.	As general duty M. O.	3 years 9 months.
11.	Civil Dispensary, Kanganpur.	Dr. Ashfaq Ahmed Khan.	6.8.61	LSMF.	-do-	4 years 6 mon ths.
12.	Canal Dispensary, Bedian.	Dr. Muzaffar Hamid.	17.7.65	LSMF.	-do-	1 year 11 months.
13.	Canal Dispensary, Balloki.	Dr. Faiz Mohammad.	5.5.60	LSMF.	-do-	5 years 7 months.
14.	Forest Dispensary, Changa Manga.	Dr. S. M. Hassan.	12.11.63	LSMF.	-do-	2 years 1 months.

2	3	4	5	6	
DISTRICT GUJRANWALA					
15. Govt. Rural Dispensary Ghakhar.	Dr. Manzoor Ahmed.	24.1.1963	MBBS.	As general duty Medical Officer.	
16. Govt. Rural Dispensary, Kalu Tarar.	Dr. Bashir Ahmed.	3.1.1959	MBBS.	-do-	3 years.
17. Govt. Rural Dispensary, Jalalpur Bhatian.	Dr. Masood Ahmed Butt.	10.11.1964	MBBS.	-do-	7 years.
18. Govt. Rural Dispensary, Harpoke.	Dr. Abdul Rashid.	1.5.1965 as M.O.	LSMF.	As general duty Medical Officer with 5 years Military service.	1 year 2 months. 26 years.
19. Govt. Rural Dispensary, Sukhoki.	Dr. Riaz Ahmed.	4.10.1965	LSMF.	As general duty Medical Officer.	3 months.
20. Govt. Rural Dispensary, Kot Nanak.	Dr. Mohd Nazir Ch.	1.12.60	MBBS.	-do-	5 years 1 month.

21.	Govt. Rural Dispensary, Wando.	Dr. Naseeb R. Awan.	Oct. 62.	MBBS.	-do-	3 years 3 months.
22.	Civil Dispensary, Ahmadnagar.	Dr. Mohd Latif Qureshi Asstt. Medieal Officer.	18.7.59	LSMF.	-do-	6 years 6 months.
23.	Canal Dispensary, Qila Ramkaur.	Dr. Sultan Ali.	9.11.63	LSMF.	-do-	2 years 1 month.
24.	Civil Dispensary, Khanki.	Dr. Asghar Ali Rana.	2.1.64	LSMF.	-do-	2 years.
25.	Canal Dispensary, Chianwali.	Dr. Mohd Arif Khokhar.	7.5.65	LSMF.	-do-	8 monts.
26.	Civil Dispensary, Noshera Virkan.	Dr. Ashraf Ali.	16.5.59	LSMF.	-do-	7 years.

"B"

STATEMENT SHOWING THE PARTICULARS OF DISPENSERS STATIONED AT THE GOVERNMENT DISPENSARIES IN LAHORE AND GUJRANWALA DISTRICTS AS ON 31. 12. 1965.

Sr. No.	Nome of Govt. Dispensary	Name of Dispenser.	Date of appoint-ment.	Education qualifica-tion	Experi-ence	Length of service on 31. 12. 65.
1	2	3	3	5	6	7
LAHORE DISTRICT:						
1.	Irrigation Workshop Dispensary, Moghal-pura Lahore.	Mohammad Amir.	16.1.1956	Matric/Qualified Dis-penser.	General duty as Dispen-ser.	11 years 5 months
2.	Civil Secretariat Dis-pensary LHR.	Fayyaz Ahmad.	8.12.1955	-do-	-do-	10 years.
3.	Govt. College Dis-pensary LHR.	Mohammad Hussain	21.5.1948	Middle/Qualified Dis-penser.	-do-	17 years 6 months.
4.	Wahdat Colony Dis-pensary LHR.	Mst. Fazilat Begum	13.9.1947	Under Matric/Qualified Dispenser.	-do-	18 years 3 months.

5.	Governor's House Dispensary LHR.	Zaka Ullah.	24.4.1949	Matric/Qualified Dispenser.	-do-	16 years 8 months.
6.	Sutlej Ranger Dispensary LHR.	Nazir-ud-Din.	1.10.56	Under Matric/Qualified Dispenser.	-do-	9 years 2 months.
7.	Governor's House Dispensary LHR.	Mohammad Yasin.	7.9.1960	-do-	-do-	5 years 3 months.
8.	Chauburji Female Dispensary LHR.	Mst. Albushra Bano.	16.9.1965	Matric/Qualified Dispenser.	-do-	3 months.
9.	Chauburji Male Dispersary LHR.	Mr. Hakim Ali.	30.6.55	Under Matric/Qualified Dispenser.	-do-	10 years 6 months.
10.	Wahdat Colony Male Dispensary, Lahore.	Mr. Munir Ahmad.	20.10.54	-do-	-do-	11 years 2 months.
11.	Civil Dispensary Kanganpur.	Abdul Majid Hashmi.	1.6.62	Matric/Qualified Dispenser.	-do-	3 years 7 months.
12.	Civil Dispensary, Bhaipheru.	Mohd Saleem Mahmood.	16.6.54	Under Matric/Qualified Dispenser.	-do-	11 years 6 months.
13.	-do-	Muffarah Shah.	19.2.59	Matric/Qualified Dispenser.	-do-	6 years 10 months.

1	2	3	4	5	6	7
14.	Civil Dispensary Manga.	Ghulam Ahmad.	26.6.62	-do-	-do-	3 years 6 months.
15.	Forest Dispensary Changa Manga.	Mohd Yousaf Ali.	24.8.49	Under Matric/Qualified Dispenser.	-do-	16 years 4 months.
16.	Canal Dispensary Bedian.	Miraj-ud-Din.	10.8.52	-do-	-do-	13 years 4 months.
17.	Canal Dispensary Khudian.	Abdul Wahid Khan.	11.6.53	Matric/Qualified Dispenser.	-do-	12 years 6 months.
18.	Canal Dispensary Ballokl.	Marcus	28.8.1951	Under Matric/Qualified Dispenser.	General duty as Dispenser.	14 years 4 months.
19.	P. C. Fort Dispensary Lahore.	S. Ahmad Masud.	19.12.1949	Middle/Qualified Dispenser.		
20.	Qila Gujjar Singh Dispensary LHR.	S. M. Ibrahim Zaidi.	6.11.1947	-do.	-do-	16 yrs.
21.	-do-	Jahangir Khan.	23.3.56	Matric/Qualified Dispenser.	-do-	18 years.

GUJRANWALA DISTRICT :

22.	Canal Dispensary Khanki.	M. H. Sindhu.	20.3.31	Under Matric/Qualified Dispenser.	-do-	9 years 9 months.
23.	Canal Dispensary, Kalaski.	Soofi Nazar Mohmmad.	8.3.48		-do-	34 years 9 months.
24.	Canal Dispensary Chianwali.	M. I.Sindhu.	16.12.24	Matric/Qualified Dispenser.	-do-	17 yrs. 10 months.
25.	Canal Dispensory Nanuana.	Agha Zafar Mirza.	29.10.47	Unde Matric/Qualified Dispenser.	-do-	25 years.
26.	Govt. Rural Dispensary Wando.	Abdul Rauf Khan.	28.5.52	-do-	-do-	18 yrs. 2 months.
27.	Govt. Rural Dispensary, Harpoke.	Sardar Ahmad Qureshi.	1.1.50	Matric/Qualified Dispenser.	-do-	13 yrs. 7 months.
28.	Govt. Rural Dispensary, Ghakhar.	Mohammad Afzal.	7.7.1939	Matric/Qualified Dispenser.	-do-	16 years.
29.	Govt. Rural Dispenssry, Jalapur Bhatian.	Mohammad Sharif.	8.3.48	-do-	-do-	26 yrs. 6 months,

30.	Govt. Rural Dispensary, Kot Nanak.	Barkat Masih.	10.10.52	Under Matric/Qualified Dispenser.	-do-	4 yrs. 5 months.
31.	Govt. Rural Dispensary, Kaulo Tarar.	Mohammad Jamil.	4.9.63	Matric/Qualified Dispenser.	-do-	13 yrs. 2 months.
32.	Govt. Rural Dispensary, Sukheki.	Abdul Rauf.	30.11.59	Under Matric/Qualified Dispenser, Adib Alam.	-do-	2 yrs. 4 months.
33.	Civil Dispensary Ahmad Nagar.	Riaz Ahmad.	10.11.61	Matric/Qualified Dispenser.	-do-	6 years.
34.	Reclamation Farm Dispensary, Chakanwali.	Majid Pervaiz.	25.6.54	Under Matric/Qualified Dispenser.	-do- -do-	4 yrs. 1 month. 11 yrs. 6 months.
35.	Research Field Dispensary, Nandipur.	Sana Ullah.	15.12.51	Middle/Qualified Dispenser.	-do-	14 years.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SIXTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Monday, the 30th October, 1967

دو شنبہ ۔ ۲۵ رجب المرجب ۱۳۸۷ ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-30 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝

(پ ۱۵۔ س ۱۷۔ رکوع ۱۔ آیات ۴ تا ۸)

اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل سے کہہ دیا تھا کہ تم لوگ زمین میں دو مرتبہ فساد برپا کرو گے۔ اور سرکشی کرو گے۔ پس جب پہلے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے اپنے سخت لڑاکو بندے تم لوگوں پر مسلط کر دیئے اور وہ شہروں کے اندر پھیل گئے اور وہ وعدہ پورا ہو کر رہا۔ پھر ہم نے دوسری بار تم کو اُن پر غلبہ دیا اور مال و دولت اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی۔ اور تم کو ایک بھاری جماعت بنا دیا۔ اگر تم بھلائی کے کام کرو گے تو اپنی جانوں کے لئے ہی کرو گے۔ اور اگر اعمالِ بد کرو گے۔ تو اُن کا وبال بھی تمہاری جانوں پر ہوگا۔ پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے پھر اپنے بندے بھیجے تاکہ تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں اور جس طرح پہلی دفعہ مسجد (بیت المقدس) میں داخل ہو گئے تھے اسی طرح پھر اس میں داخل ہو جائیں اور جس چیز پر غلبہ پائیں اسے تباہ کر دیں۔ اُمید ہے کہ تمہارا پروردگار رحم کرے۔ اور اگر پھر وہی حرکتیں کرو گے تو ہم بھی وہی پہلا سا سلوک کریں گے۔ اور ہم نے کافروں کے لئے جہنم کو قید خانہ بنا رکھا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Chaudhri Muhammad Nawaz.

INQUIRY AGAINST NAZAR MUHAMMAD, SETTLEMENT INSPECTOR, LYALLPUR

***8222. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Rehabilitation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Ch. Nazar Ahmad, Additional Settlement Commissioner has held an inquiry against Nazar Muhammad, Settlement Inspector, Lyallpur ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the nature of report of the Inquiry Officer and the date on which the inquiry was completed and submitted ;

(*c*) whether it is a fact that four cases have been registered by the police against the said Inspector and the police has asked for the record of those cases from the Settlement Department ; if so, whether the record has been furnished and in case the required record has not so far been made available to the police the reasons therefor alongwith the action taken against the officials responsible for the same ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) Yes.

(*b*) A copy of the report of the Enquiry Officer, which was submitted by him on 27-9-1966 is laid on the Table of the House.*

(c) Yes, four cases have been registered by the Police against the Inspector. All the relevant records have since long been handed over to the Special Police Establishment. As such the question of taking action against any official does not arise.

رانا پھول محمد خان - جناب والا - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ تحقیقات کے دوران اس کا ریکارڈ طلب کیا گیا ہے کیونکہ اس میں واقعی کچھ گڑ بڑ تھی - تو کیا اس انسپکٹر کو معطل کر دیا گیا ہے ؟

وزیر بحالیات (مسٹر غلام سرور خان) - اس انسپکٹر کو معطل نہیں کیا گیا - پولیس کی طرف سے جب تک کوئی نتیجہ نہیں نکلتا اس کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی نہیں ہوسکتی -

---

SALE OF *Ahatajats* IN RURAL AREAS OF SAHIWAL DISTRICT

***8226. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) the price fixed for the sale of *Ahatajats* in the rural areas of Sahiwal District ;

---

* *Please see Appendix I at the end.*

(*b*) whether it is a fact that a number of applications for the purchase of the said *Ahatajats* have been received from the people belonging to the said District ; if so, decision taken thereon ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) The rate fixed for the sale of *Ihatas* of various categories in the rural areas of the Sahiwal District are as under :—

(*i*) Villages situated within 5 miles radius of the Colony Town.	Average sale price for the preceding 12 months prevelant in the locality with the approval of the Commissioner of the Division.
(*ii*) In villages situated beyond 5 miles and within 10 miles of the Colony Towns.	Rs. 80 per marla.
(*iii*) In villages situated between 10 to 15 miles radius of the Colony Towns.	Rs. 60 per marla.
(*iv*) In villages situated beyond 15 miles from the Colony Towns.	Rs. 30 per marla.

(*b*) The applications for the purchasee of *Ihatas* in rural areas are received by the Collector from time to time and are decided by him in accordance with the Government instructions and considering the merits in each individual case. During the year 1966-67 (commencing from 1st July 1966), 714 applications were received, out of which 668 have been decided by this time.

IRRIGATION ARRANGEMENT FOR UNIRRIGATED LANDS

*8227. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) the names of Chaks in Sahiwal District where land was allotted to the displaced persons of Islamabad together with the area of allotted land in each Chak which is (*i*) irrigated and (*ii*) unirrigated separately ;

(*b*) whether it is a fact that the above said affected persons have repeatedly requested the authorities for making early arrangements for the irrigation of unirrigated land ; if so, steps taken by Government in this connection ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) The statement showing the details of area (*i*) irrigated and (*ii*) unirrigated, allotted to displaced persons of Islamabad in various Chaks/Villages in Sahiwal District (Tehsilwise) is placed on the Table of the Assembly.*

(*b*) Yes, the allottees have been requesting for the extension of irrigation facilities to the unirrigated land. The Irrigation Department has sanctioned canal water supply for 2,000 acres of such land of these allottees on Lower Bari Doab Canal, out of which 1,000 acres have actually been

---

**Please see Appendix II at the end.*

supplied with it and the rest will also get it soon. The case regarding supplies for the remaining area is pending with that Department and will be finalised in due course.

RECONSTRUCTION OF GOVERNMENT BUILDINGS DAMAGED BY EARTHQUAKE IN LORALAI DISTRICT

*8663. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Revenue be pleased to state whether it is a fact that the Communications and Works Department forwarded to the Commissioner, Quetta Division,—*vide* letter No. P. and D. B-270/141, dated 18th February 1967 estimates for the reconstruction of Government buildings damaged by earthquake at an estimated cost of Rs. 19,81,550 ; if so, (*i*) the number of such buildings in Loralai District, (*ii*) action so far taken by the Revenue Department for the reconstruction of the said buildings, (*iii*) the date by which the re-construction work will be started and if no action has so far been taken, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : Yes (*i*) 120. (*ii*) and (*iii*) The matter is under active consideration of the Government.

ARREARS OF LAND REVENUE

*9181. **Chaudhri Idd Muhammad :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the total amount of arrears of land revenue throughout the Province ;

(*b*) the amount, out of that mentioned in (*a*) above, outstanding for the last (*i*) one year, (*ii*) two years and (*iii*) three years, separately ;

(*c*) the steps Government have taken or intend to take to recover the said arrears ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) :

(*a*) Rs. 1,68,22,585.

(*b*) (*i*) Rs. 22,66,610.

(*ii*) Rs. 21,76,893.

(*iii*) Rs. 1,23,79,082.

(*c*) Out of the total arrears of Rs. 1,68,22,585 an amount of Rs. 82,73,231 is due from the Non-Muslim (Evacuees). This amount is being adjusted out of Evacuee Pool money. For the recovery of Rs. 85,49,453 action under sections 68, 69, 70 and 72 of the Land Revenue Act, is being taken in accordance with the proceedings of the monthly meetings held by the District Revenue Officers.

رانا پھول محمد خان - جناب پارلیمنٹری سیکرٹری نے جواب دیا

فرمایا ہے کہ اس رقم میں سے کچھ رقم غیر مسلم تارکین وطن کے ذمہ بھی تھے۔ کیا وہ یہ بتائیں گے کہ یہ رقم کتنے سالوں کی بقایا ہے ؟

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان) ۔ یہ شروع سے ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا الاٹمنٹ سے پہلے کی ہے یا بعد کی ہے ؟

وزیر مال ۔ یہ سب سالوں کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ یہ بتائیں کہ پارٹیشن سے پہلے کی ہے یا بعد کی ؟

وزیر مال ۔ یہ latest figures ہیں ۔

EVACUEE TRANSPORT COMPANIES AND AMOUNT OF SHARES ABANDONED BY NON-MUSLIMS

*9242. **Mr. Hamza** ; Will the Minister of Revenue and Rehabilitation be pleased to state:—

(*a*) the number of Evacuee Transport Companies and the amount of shares therein abandoned by non-Muslims at the time of Independence;

(*b*) the number of shares out of that mentioned in (*a*) above, allotted so far;

(*c*) the number of allottees of such shares who are locals and displaced persons, separately, and whether they were engaged in transport business in undivided India;

(*d*) the number of refugee transporters whose claims have not been settled so far alongwith the policy adopted by the Department to settle such claims in future?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) & (*b*) According to the information available with the Settlement Organisation the number of Evacuee Transport Companies abandoned at the time of Independence was 31.* The number of shares held by non-Muslim evacuees is not known. It is not in the public interest to lay on the table of the House the amount of shares held byn non-Muslims.

**Please see Appendix* III *at the end.*

(*c*) & (*d*). There is no law under which a displaced person who was a transporter in India, can, as a matter of right; claim a share in the Transport Company in Pakistan. The fact, however, is that in a majority of cases the shares in the Evacuee Transport Companies were allotted to the displaced persons from India, who were deserving refugees as well as orphans, widows and destitutes, who had no means of livelihood. Some applications submitted by refugees who claim to have abandoned transport business in India are pending with the Settlement Organisation. Since, however, all the available shares have already been allotted to deserving refugees etc., the applicants cannot be accommodated for the present. The general policy about future of Evacuee Transport Companies is also under consideration with the Central Government and their decison is awaited.

مسٹر حمزہ - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو ہندوستان میں ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے حصے چھوڑ کر آئے ہیں ان کو قانونی طور پر حق نہیں کہ ان کو پاکستان میں متروکہ ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے حصے الاٹ کئے جائیں - میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ وہ افراد جن کا متحدہ ہندوستان میں کاروبار بھی نہیں تھا اور پاکستان میں بھی ان کا اس قسم کا کوئی کاروبار نہیں ہے جب حکومت کی طرف سے ان کو روٹ پرمٹ دئے گئے ہیں تو جو لوگ یہ کاروبار کرتے تھے ان کو ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے حصے کیوں الاٹ نہیں کئے گئے - یا ان کو ان کا حق ابھی تک کیوں نہیں دیا گیا ہے -

وزیر بحالیات (مسٹر غلام سرور خان) - حتی الوسع انکو حق دیا گیا ہے اور جہاں جہاں نہیں دیا گیا ہے اسکے متعلق جواب میں آ گیا ہے کہ وہ as a matter of right اسے claim نہیں کر سکتے - اسکے متعلق جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ کوشش کی گئی ہے اور جہاں ممکن ہو سکا ہے انکو اسی profession میں accommodate کیا گیا ہے -

مسٹر حمزہ - جب آپ تسلیم کرتے ہیں کہ ایسے افراد یا ایسے بد قسمت افراد جو کہ ہندوستان میں ٹرانسپورٹ کا کاروبار کرتے تھے اور وہ یہاں موجود ہیں اور انکو حصے الاٹ نہیں کئے گئے تو کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ وہ ہزاروں افراد جنکا اس کاروبار سے آمدنی

تعلق نہیں تھا آپ کی جانب سے انکو حصے الاٹ کئے گئے تو کیا ایسے لوگوں کو جنکا یہ کاروبار تھا آپ کی جانب سے انکو حصہ الاٹ کیا جانا ممکن نہیں تھا یا تو آپ برملا اس چیز کو تسلیم کریں کہ آپ نے انکو بری طرح نظرانداز کیا ہے ۔

وزیر بحالیات ۔ انکو نظرانداز نہیں کیا میں نے عرض کیا ہے کہ جہاں جہاں ممکن ہو سکا ہے جواب میں بھی یہی عرض کیا گیا ہے کہ ان کو حصہ الاٹ کیا گیا ہے ۔

The fact, however, is that in a majority of cases, the share in the Evacuee Transport Companies were allotted to the displaced persons from India, who were deserving refugees, orphans, widows and destitutes, and who had no means of living.

لہذا حمزہ صاحب کے تمام اعتراضات کو یہ چیز cover کر لیتی ہے کہ جہاں جہاں ممکن ہو سکا ہے وہاں وہاں حصے دے دئے گئے ہیں ۔ لیکن بہر حال یہ بزنس ہے اسمیں expansion ہو رہا ہے اس میں سب ہی لوگوں کا حق ہے ۔ خواہ وہ ہندوستان میں یہ کاروبار کرتے تھے یا نہیں کرتے تھے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ بعض ایسے افراد کو بھی یہ حصے دئے گئے جو ہندوستان میں یہ کاروبار نہیں کرتے تھے لیکن وہ یتیم تھے بیوگان تھیں یا نادار افراد تھے تو کیا میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ یہ جو سیاسی لوگ یا سیاست دان یا مسلم لیگ پارٹی سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں جنکو آپ حصے الاٹ کرتے ہیں کیا وہ نادار افراد کی فہرست میں آتے ہیں یا یتیم ہیں بیوگان ہیں ۔ آخر آپ انکو کس زمرے میں شمار کرتے ہیں ؟

وزیر بحالیات ۔ یہ صرف رفیوجیز نادار اور destitute لوگوں کے متعلق کہا جا رہا ہے ۔

The share in the Evacuee Transport Companies were allotted to the displaced persons from India, who were deserving refugees, who were orphans, widows and destitutes.

یہاں کے لوگوں کے متعلق نہیں کہا جا رہا ہے اور نہ یہاں کے لوگوں کو دئے گئے ہیں - اور جواب میں بھی یہی عرض کیا گیا ہے کہ locals کو نہیں دئے گئے ہیں -

رانا پھول محمد خان - کیا وزیر بحالیات یہ فرمائیں گے کہ کیا یہ درست نہیں ہے کہ جتنے مہاجر یہاں آئے حکومت نے ان سے claims طلب کئے کہ وہ اپنے طے شدہ علاقوں میں چھوڑی ہوئی جائداد کے claims داخل کر سکتے ہیں تو ان claims میں ٹرانسپورٹروں کے claims بھی تھے جن میں سے کچھ لوگوں کو transports الاٹ کر دی گئیں اور جو بقایا رہ گئے انکے متعلق آپ نے ابھی تک کیا کیا ہے اور کیا کیا جا رہا ہے اگر یہ ضرورت نہیں تھی جیسا کہ انہوں نے جواب میں فرمایا ہے کہ ٹرانسپورٹ کے بدلے ٹرانسپورٹ دیا جائے تو claims طلب کرنیکا کیا مقصد تھا ؟

وزیر بحالیات - claims طلب کرنے کا مطلب یہ تھا کہ جہاں تک ممکن ہو سکا انکے claims کو satisfy کر دیا گیا اور جہاں ٹرانسپورٹ کے ذریعہ ایسا ممکن تھا وہاں ایسا کر دیا گیا اور جہاں ایسا ممکن نہیں تھا وہاں انکو دوسری طرح سے satisfy کیا جائیگا -

---

CLAIMS OF DISPLACED PERSONS FOR AGRICULTURAL LAND IN DISTRICTS OF LAHORE, SARGODHA AND MULTAN DIVISIONS

*9251. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister of Rehabilitation be pleased to state :—

(*a*) the number of claims of displaced persons in respect of agricultural land received by Government upto 15th September 1967, from each of the Districts of Lahore, Sargodha and Multan Divisions for re-verification;

(*b*) the number of claims, out of those mentioned in (*a*) above, (*i*) which have since been verified and (*ii*) as were found bogus and the action taken or intended to be taken against the said bogus claimants ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) & (*b*) A statement containing the required information is placed on the table of the House. Entitlement certificates of those forged or inflated have been

cancelled to that extent and the relevant entitlement certificates sent back to the Districts for taking necessary action under Sections 10/11 of the Displaced Persons (Land Settlement) Act, 1958.

STATEMENT

Sr. No.	Name of District	Total No. of Claim forms received in the Central Record Office for re-validation, upto 14-9-1967.	Total No. of Claims re-verified upto 14-9-1967.	Total No. of Claims found bogus.
	Lahore Division			
1	Lahore	2,265	1,219	31
2	Sialkot	346	220	4
3	Sheikhupura	730	18	6
4	Gujranwala	715	110	17
	Sargodha Division			
5	Sargodha	285	7	7
6	Lyallpur	394	15	26
7	Jhang	403	16	1
8	Mianwali	82	7	2
9	Thal	403	...	...
	Multan Division			
10	Multan	954	41	29
11	Sahiwal	402	56	26
12	Muzaffargarh	667	9	...
13	D. G. Khan	4,839	1	...

INCOME AND EXPENDITURE OF EVACUEE TRUST IN JHANG DISTRICT

*9505. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister of Revenue and Rehabilitation be pleased to state the total income accrued to Government from Evacuee Trust Properties in District Jhang, during 1966-67 and the expenditure incurred therefrom ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : The income from Evacuee Trust Properties in Jhang District during 1966-67 was Rs. 36,007.62 and the expenditure was Rs. 5,268.75.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - میں جناب وزیر بحالیات سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو Evacuee Trust سے آمدنی ہوتی ہے اس کا استعمال آپ کس طرح کرتے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ کرایہ پر دے دی جاتی ہیں -

چودھری محمد ادریس - میرا سوال یہ ہے کہ اس سے جو انکم ہوتی ہے اس کا خرچ آپ کس طرح کرتے ہیں ؟

وزیر بحالیات (مسٹر غلام سرور خان) - جیسا جیسا ضرورت ہوتی ہے ویسا ویسا خرچ کرتے ہیں - لوگوں کو اس سے تنخواہیں دی جاتی ہیں - properties کا maintenance کیا جاتا ہے اور لوگوں کو lease پر دی جاتی ہیں - تو جیسی جیسی آمدنی ہوتی ہے ویسا ویسا خرچ ہوتا ہے -

مسٹر حمزہ - جناب والا - سوال کے جواب سے جیسا ظاہر ہوتا ہے کہ ۳۶ ہزار روپے کی آمدنی ہوئی اور تقریباً ۵ ہزار روپیہ خرچ کیا گیا - اس سلسلے میں پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ جو لوگ جائیدادیں وقف کرتے ہیں وہ ظاہر ہے کہ نیک مقاصد کے لئے وقف کرتے ہیں کہ ان سے اس علاقہ کے بیوگان ، یتیم اور ایسے مختلف اداروں کی مدد کی جائے تو میں یہ دریافت کروں گا کہ حکومت نے ان مقاصد پر اس رقم کو اب تک کیوں نہیں خرچ کیا - کیا اس ضلع میں بیوگان ، یتیم اور ایسے ادارے نہیں ہیں جن پر یہ رقم خرچ کی جائے اور کیا وہاں مسلم لیگ کے عہدے دار موجود نہیں ہیں جن کو اس سے وظائف دئے جا سکیں -

مسٹر سپیکر - حمزہ صاحب - جہاں تک آپ کے سپلیمنٹری کے آخری حصہ کا تعلق ہے اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی البتہ آپ کا جو پہلا سپلیمنٹری ہے اس کا جواب دیا جائے گا -

وزیر بحالیات - یہ خرچ مختلف items پر ہو رہا ہے اور جہاں تک حمزہ صاحب کا سوال ہے اس پر بھی ہم غور کر لیں گے -

رانا پھول محمد خان - کیا جناب وزیر متروکہ املاک یہ بیان فرمائیں گے کہ جب حکومت نے یہ طے کر لیا ہے کہ ایسی متروکہ وقف کی جائیدادوں سے جو رقم وصول ہوگی وہ مذہبی اور تعلیمی اور ایسے دوسرے اداروں پر خرچ ہو سکتی ہے تو کیا ایسے اداروں پر یہ رقم خرچ کرنے کی کوئی کوشش کی گئی یا کوئی ایسی سکیم زیر غور ہے ؟

وزیر بحالیات - اس کے لئے fresh نوٹس چاہئے -

REIMBURSEMENT OF MEDICAL CHARGES TO MUSHTAQ AHMAD, PATWARI TEHSIL SHUJABAD

*9536. **Mr. Hamza :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Mushtaq Ahmad, Patwari of Tehsil Shujabad, District Multan is suffering from T. B. for the last ten years and is admitted in the T. B. Wing of Nishtar Medical College, Multan ;

(*b*) whether it is a fact that the amount spent by him on the purchase of medicines has not been reimbursed to him inspite of repeated reminders from him ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to look into the matter and redress the grievances of the ailing official ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) Mr. Mushtaq Ahmad, Patwari is admitted in the T. B. Wing of Nishtar Medical College, Multan, and is reported to be suffering from T. B. for a period of about four and a half years and not ten years.

(*b*) Bills to the tune of Rs. 702.90 have already been reimbursed to him.

(*c*) Only two bills amounting to Rs. 287.82 are outstanding for want of certain information required to be furnished by the said patwari, and will be reimbursed as soon as the requisite information is received from him.

مسٹر حمزہ - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے کہ یہ جو ۲۸۷ روپے کا بل ہے وہ کتنے عرصے سے گورنمنٹ کے ذمہ واجب الادا ہے -

وزیر بحالیات (مسٹر غلام سرور خان) - جناب یہ ۲۸۷٫۸۲ - اس وقت ادا کر دئے گئے ہیں -

مسٹر حمزہ - جناب والا - یہ پٹواری جو رشوت وصول کرتا ہے میرا یہ فرض ہے کہ اس ایوان میں میں اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کروں اور میں جناب وزیر مال کی خصوصی توجہ اس طرف بھی دلاتا ہوں کہ آپ نے سوال کے جواب میں یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ غریب اور بد قسمت پچھلے ساڑھے چار سال سے اس موذی مرض کا شکار ہے میں آپ سے التجا کروں گا کہ آپ اپنے خصوصی اختیارات استعمال کرتے ہوئے اس شخص کے لئے یا اس کے بال بچوں کے لئے جو تکلیف اور دکھ کی زندگی بسر کر رہے ہیں کوئی اقدامات کریں گے -

وزیر بحالیات - جناب اس وقت سوالات کے جواب سے کیا یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ گورنمنٹ اس کے علاج پر دو ہزار روپیہ خرچ کر چکی ہے اور اگر ضرورت پڑی تو اس پر گورنمنٹ اور خرچ کرے گی - کیا یہ اس بات کا بین ثبوت نہیں ہے کہ گورنمنٹ جو کچھ ممکن ہے اس کی امداد کر رہی ہے -

---

ASSESSMENT OF LAND REVENUE IN SOUTHERN ZONE

*9539. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that agricultural lands in Southern Zone of the Province have been badly affected by water-logging and salinity during the past few years resulting in extensive decrease in yield ;

(*b*) whether it is a fact that revenue assessment of the said lands is being done on the basis of land assessment of 1924 ;

(*c*) whether it is a fact that new assessment is carried out by Government after every four years in the former Punjab area ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to adopt the procedure mentioned in (*c*) above in respect of the assessment of land revenue in Southern Zone also ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) Some tracts of the agricultural land have been badly affected by water logging and salinity in Hyderabad and Khairpur Divisions resulting in considerable decrease in yield per acre.

(*b*) No.

(*c*) No.

(*d*) Does not arise.

RELIEF FOR PERSONS WHOSE HOUSES WERE BURNT IN DISTRICT SANGHAR

*9542. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether Government are aware of the fact that 18 houses were burnt in Union Council, Ghupchani, Tehsil Shahdadpur, District Sanghar in the month of May, 1967 due to a devastating fire;

(*b*) if the answer to (*a*) above be in the affirmative, the nature of relief given to the owners of the said houses, and if no relief has so far been given to them, reasons thereof?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani): (*a*) Yes, but only 14 houses were destroyed.

(*b*) An amount of Rs. 1,400 at Rs. 100 per houses has been given to the owners of the said houses. This is according to the scale laid down by Government.

GIVING RELIEF TO PERSONS OF VILLAGE UMRANI

*9543. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether Government is aware of the fact that in Umrani Village of Union Council, Shahpurchakar about 20 houses were destroyed by devastating fire and one child and many animals were also burnt alive causing an approximate loss of property and animals to the extent of Rs. 60,000;

(*b*) whether it is a fact that the Deputy Commissioner, Sanghar made recommendations for giving some relief to the said sufferers;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether his recommendations have been accepted; if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani): (*a*) Yes, only 19 houses were destroyed. One child of three months and two goats were also burnt. Approximate loss of houses and belongings was reported by the Deputy Commissioner, Sanghar to the extent of Rs. 54,795.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

رانا پھول محمد خان - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائینگے کہ ایک سو روپیہ فی مکان ان کو جو دیا گیا ہے جن کے مکانات جلے ہیں تو کیا یہ حقیر رقم ان کی امداد کے لئے کافی ہے اور اگر یہ رقم کافی نہیں ہے تو کیا گورنمنٹ اس scale میں اضافہ کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان) - یہ رقم ہرگز کافی نہیں ہے - یہ رقم حکومت کی جانب سے ہمدردی اور نیک نیتی کا ثبوت ہے - ویسے سارے مکانوں کی قیمت حکومت اگر دے جو جل گئے ہیں تو حکومت شائد اتنے روپیہ کی ادائیگی نہیں کر سکتی ہے - یہ رقم حکومت کی جانب سے ایک goodwill کا suggestion ہے -

رانا پھول محمد خان - کیا وزیر متعلقہ یہ فرمائیں گے کہ سو روپیہ فی مکان دینے کی بجائے ان متاثر افراد کے ساتھ لفظی ہمدردی کافی نہیں تھی -

---

GRANTING REMISSION IN LAND REVENUE AND *Abiyana* TO THE COTTON GROWERS OF DISTRICT SANGHAR

*9544. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that cotton crop in Sanghar District has been damaged considerably due to recent heavy rains and Mahla disease;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether any remission in land revenue and *abiyana* has been granted;

(*c*) whether any other relief apart from remission of land revenue and *abiyana* has been given to the cotton growers ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani): (*a*) Cotton crop damaged from Mahalla Pest and Red Leaf disease from 25 to 40 per cent. No appreciable damage caused due to rain.

(*b*) Remission will be granted on merits.

(*c*) No.

مسٹر حمزہ - سابق سوال کا جواب دیتے ہوئے جناب وزیر مال نے یہ فرمایا تھا کہ حکومت کی جانب سے جو امداد کی گئی ہے وہ قابل ستائش تھی - اور اس وقت میں اس امداد کی تعریف کرنے کے لئے کھڑا ہوا تھا اور اس سو روپیہ فی مکان امداد دینے کے سلسلے میں میں حکومت کی تعریف کر رہا ہوں -

Mr. Speaker: Not a supplementary to the previous question. It should be a supplementary to this question. Next question.

GIVING LAND TO HARIS IN DISTRICT SANGHAR

*9545. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that lands commanded by Sukkur Barrage in Sanghar District have recently been granted to Haris; if so, (*i*) whether on full rate or on *harap* or on *Yaksala* or on long term lease tenure; (*ii*) what are the *Deh* and Taluka-wise acreage and (*iii*) how many out of them are Hurs, locals and non-locals;

(*b*) whether it is a fact that out of the non-Hur grantees, more than 50 per cent are those who are non-local Haris;

(*c*) whether the Government intend to give such land on permanent basis which is held by Haris presently on lease and has been improved by them after spending much money ?

وزیر مال (خان غلام سرور خان) ۔ اس سوال کے جواب میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ افسر متعلقہ کی طرف سے ایک ٹیلیگرام آیا ہے کہ جو اطلاعات انہوں نے اس وقت فراہم کی ہیں وہ غلط ہیں اس لئے . . . .

Mr. Speaker: This question will be repeated on the next turn.

COMPENSATION FOR KABULI LAND SUBMERGED IN KALRI LAKE

*9641. **Mr. Hamza:** Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is fact that some land-owners of Thatta District were paid compensation for *Kabuli* land submerged under Kalri lake; if so, the date on which the possession of the said land was taken by Government alongwith (*i*) the date on which claims were filed, (*ii*) the date on which the claims were settled, (*iii*) the amount of compensation paid to the said land-owners; (*iv*) their names, and (*v*) the area acquired in each case separately;

(*b*) whether it is a fact that a complaints have been received by the Commissioner, Hyderabad Division to the effect that the persons who have been paid compensation were not the real land-owners as the land was non-*Kabuli* or State land;

(*c*) whether it is a fact that the Commissioner, Hyderabad Division detailed an Assistant Commissioner to enquire into the correctness of the complaints mentioned in (*b*) above;

(*d*) whether it is a fact that the Assistant Commissioner so detailed is the Officer who assessed compensation for the submerged land mentioned in (*a*) above;

(*e*) if answer to (*d*) above be in the affirmative, whether Government intend to hold fresh enquiry in the matter by some senior C.S.P. Officer; if so, when, if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani): (*a*) Yes. The possession was taken on 20th April 1956.

(*i*) The claims for determination proprietory rights were filed in February, 1966, while those for compensation on 21st July, 1966.

(*ii*) Compensation paid on 31st May, 1967.

(*iii*), (*iv*) & (*v*) Are as under—

Serial No.	Name of Awardees	Area acquired	Compensation	Interest @ 6 %	Total
		A. G.	Rs.	Rs.	Rs.
1	Ahmad, s/o Dato ...	290—13	1,66,092·91	1.10,686·19	2,76,779·10
2	Allo, s/o Fazal ...	141— 9	81,037.18	54,003·94	1,35,041·12
3	Haji Khamiso, s/o Haji Ibrahim.	147— 5	76,876,76	51,231,66	1,28,108·42
4	Muhammad Suleman, s/o Allah Warrayo.	390— 5	2,07,442·01	1,38,241·61	3,45,683·62
5	Muhammad, s/o Kadu ...	89—29	50,305.57	33,52,447·47	83,830·04
6	Yar Ali, s/o Imdadali Shah	120—00	70,369·62	46,895·33	1,17,264·95
	Total ...	1,170—29	6,52,124·05	4,34,583·20	10,86,707·25

(*b*) Yes. Only one complaint was received from Muhammad Soomar Soomaro.

(*c*) Yes.

(*d*) No.

(*e*) No.

مسٹر حمزہ - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب جو اتفاق سے سابقہ صوبہ سندھ سے تعلق رکھتے ہیں مجھے یہ بتلائیں گے کیا کاری جھیل غلام محمد بیراج بند سے پہلے ہی موجود نہ تھی بلکہ کاری جھیل آج سے صدیوں پہلے سے موجود تھی اس لئے کاری جھیل جس کے متعلق آپ نے فرمایا ہے اگر وہ موجود تھی اور آپ یہ تسلیم کرتے ہیں مالکان جن کو کہ آپ اس وقت مالکان گردانتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ ان زمینوں کے جائز مالکان نہیں تھے - آپ یہ فرماتے ہیں کہ ان سے زمین کا

قبضہ ۲۰ اپریل ۱۹۵۶ء میں لیا گیا تھا اور انہوں نے پورے دس سال کے بعد کلیم داخل کئے ہیں ۔ سب چیزیں کیا اس بات کا ثبوت نہیں ہیں کہ وہ حقیقتاً مالکان نہیں تھے بلکہ وہ ہمارے حکمرانوں کی فیاضی کی وجہ سے ان کو مالک قرار دیا گیا ہے ۔ اور معاوضہ ادا کیا گیا ۔

وزیر مال (خان غلام سرور خان) ۔ معاوضہ ان کو ادا کیا جاتا ہے جو Revenue Records میں entitled ہوں معاوضہ لینے کے سلسلے میں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ کے پاس وہ شکایت موجود ہے جو بقول آپ کے محمد سومار سمرو نے ان لوگوں کو 1,10,686.19 روپیہ دینے کے خلاف دی تھی ۔ کیا آپ اس رپورٹ کو ایوان کے سامنے رکھ سکتے ہیں یا اس رپورٹ کے contents یا مندرجات ایوان کے اندر پڑھ کر سنا سکتے ہیں ؟

وزیر مال ۔ اس کے متعلق مجھے Notice چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے اس table میں compensation دیا گیا ہے 1,66,092.91 روپیہ اصل رقم کی صورت میں ۔ اور 1,10,686.19 روپیہ دیا گیا ہے interest کی صورت میں ۔ کیا یہ رقوم صحیح ہیں ۔

وزیر مال ۔ کالم آپ کونسا فرما رہے ہیں ۔ وہ دس ہزار نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا compensation آپ نے دیا ہے 1,66,092 روپیہ اور اس کا interest 1,10,686.19 روپیہ رقم اصل کے برابر ہے ۔

وزیر مال ۔ آپ کس چیز کے متعلق فرما رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ ایک نمبر پر ٹیبل ہے اس میں اس سوال کا جواب ہے ۔

وزیر مال ۔ نامون کے سامنے ہے ۔ نمبر ۱ پر ۲۹۰ ایکڑ اراضی لی گئی ہے اور ۱۶۶۰۹۲ روپیہ بطور معاوضہ ادا کیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ مگر ایک لاکھ ۱۰ ہزار ۶۸۶ روپیہ بطور سود ادا کیا گیا ۔ کیا یہ درست ہے ۔ کیا یہ figures صحیح ہیں ۔ صرف میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی غلطی تو نہیں ہے اس میں ؟

وزیر مال - figures دی تو ہوئی ہیں - مگر پتہ نہیں کہ کیا صورت حال ہے -

چودھری محمد ادریس - جناب والا - ہر آئٹم پر یہی حال ہے -

ایک ممبر - یہ سود در سود معلوم ہوتا ہے -

وزیر مال - period زیادہ ہے -

مسٹر حمزہ - موکل نے اگر وکیل کو پورے حقائق مہیا نہ کئے ہوں تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کرنا چاہیئے - عرض یہ ہے کہ کیا وزیر مال صاحب مجھے بتا سکتے ہیں کہ آپ نے خود تسلیم کیا ہے کہ ان افراد کے محض فروری سن ٦٦ میں کلیم داخل کئے تھے - پھر آپ کے محکمہ نے ان کو ١٠ سال کا سود کیوں ادا کیا - دوسرے تمام اس قسم کے معاملات جن میں کہ آپ زمین acquire کرتے ہیں کیا آپ ان کو اسی طرح تمام عرصے کا سود ادا کرتے ہیں اگر آپ نے ان لوگوں سے کوئی خاص رعایت برتی ہے تو اس کی وجہ بتائی جائے ؟

وزیر مال - جس تاریخ سے قبضہ ہو اس تاریخ سے سود دینا ہوتا ہے -

چودھری محمد ادریس - جب قبضہ میں زمین لی گئی تو اس وقت سے معاوضہ کیوں نہیں ادا کیا گیا ؟ کیا آپ اس کی ذمہ داری خزانہ عامرہ پر ڈالتے ہیں - اس چیز کا کون ذمہ دار ہے ؟ کہ ٩ لاکھ ٣٣ ہزار ٥٨٣ روپیہ بطور سود چلا گیا -

وزیر مال - ہم تحقیقات کریں گے اور اگر کوئی شخص اس کا ذمہ دار نکلا تو اس کے خلاف ہم کارروائی کر لیں گے -

مسٹر حمزہ - کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ اس کے لئے کوئی قلیل المہلت سوال میری جانب سے منظور کرنے کا وعدہ فرمائیں - یہ معمولی بات نہیں ہے - پہلے تو مجھے شکایت یہ ہے کہ زمین سرکاری تھی جس کا معاوضہ

دیا گیا اور اس کے بعد ۹ لاکھ یا ۷ لاکھ کی زمین لی گئی اور ۴ لاکھ ۳۴ ہزار روپیہ بطور سود ادا کیا گیا ۔ جناب سپیکر ۔ اگر آپ اس ضمن میں ہدایت فرما دیں تو شاید یہ دھوکہ آئندہ نہ ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ انکوائری کرنا تو مشکل ہو جائے گی اگر آپ مزید انفارمیشن چاہتے ہیں تو آپ فرما دیں اور میں فاضل وزیر مال کو کہہ سکتا ہوں ۔ اگر انکوائری کرکے پھر وہ سٹیٹمنٹ دیں تو میں سمجھتا ہوں اس کام کے لئے وقت درکار ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ اگلے سیشن میں سٹیٹمنٹ دے دیں اور ہاؤس کو مطلع کر دیں اس رقم کے متعلق ۔

Mr. Speaker : Would the Minister make a statement in the next session ?

Minister for Revenue : I will make such a statement Sir.

رانا پھول محمد خان ۔ میں جناب والا گذارش کرتا ہوں کہ کسی خاص یا سپیشل افسر سے انکوائری کرائی جائے ان افسران سے نہ کرائیں ۔

AUCTIONING OF SHOP NO. 694-695 IN DARZI CENTRE, PESHAWAR CANTT.

*9762. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Minister for Rehabilitation be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that shop No. 694-695 in Darzi Centre, Peshawar Cantt., was purchased by Muhammad Siddique the highest bidder in an auction held on 12th September, 1960 for Rs. 9,100 and the auction was confirmed by the Additional Settlement Commissioner, Peshawar and P.T.O. No. 046017 was also issued ;

(*b*) whether it is a fact that one Nazar Muhammad represented before the Settlement Commissioner, Peshawar against the said transaction ;

(*c*) whether it is also a fact that the Additional Settlement Commissioner, Peshawar, forwarded the case to Settlement Commissioner (Policy) for decision and the same is pending with the latter since 16th June 1965 ;

(*d*) if answer to (*a*) and (*c*) above be in the affirmative, the reasons for delay in the disposal of the case ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) It is a fact that shop No. 694-695, Darzi Centre, Peshawar Cantonment was

auctioned on 12-9-1960 and the highest bid of Rs. 9100/- was offered by Muhammad Siddiq. Later on, the shop was ordered to be re-auctioned by the Addl. Settlement and Rehabilitation Commissioner, as a higher amount had already been offered by one Nazar Hussain. On reconsideration the auction was confirmed. No Provisional Transfer Order bearing No. 046017 was issued in respect of this shop.

(*b*) It is a fact that one Nazar Hussain represented before the Settlement Commissioner, Peshawar against the said transaction and the order of confirmation of auction was set aside.

(*c*) The case was forwarded by the Addl. Settlement & Rehabilitation Commissioner, Peshawar to the Settlement Commissioner (Policy) but is to be decided judicially by the Chief Settlement Commissioner. Some record has been requisitioned from the Addl. Settlement and Rehabilitation Commissioner, Peshawar and the case will be adjudicated upon and decided in due course in the light of the judgment of the High Court given in writ Petition No. 188 of 1962.

(*d*) As stated at (*c*) above, the case is to be judicially decided by the Chief Settlement Commissioner for which relevant record could not be completely collected earlier, hence the delay.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - اس سوال کے جواب کے حصہ (سی) میں ایک ھائی کورٹ کے فیصلے کا حوالہ دیا گیا ھے جس کا نمبر ۱۹۶۲/۱۸۸ ھے - میں وزیر بحالیات صاحب سے معلوم کرنا چاھتا ھوں کہ اس فیصلے میں کون سا پرنسپل آف لاء decide کیا گیا ھے جو اس کیس میں applicable ھے - ویسے ھائی کورٹ کیس کو منظور کرے یا نا منظور کرے یہ ان کے فیصلہ پر منحصر ھے - محمد صدیق نے ھائی کورٹ میں رٹ پٹیشن کیا تھا جو کہ ۱۹۶۲ء میں ھوا اور اب ۱۹۶۷ء ھے تو ۵ سال تک اس کیس کا کیوں فیصلہ نہیں ھو سکا ؟

وزیر مال - آرڈر تو ۱۹۶۴ کا ھے -

چودھری محمد ادریس - تو سن ۶۴ سے آج تک سیٹلمنٹ کمشنر نے کیوں فیصلہ نہیں کیا ؟

وزیر مال - اس کا فیصلہ ھو جانا چاھیئے تھا لیکن یہ اس لئے نہیں ھوا کہ ریکارڈ دستیاب نہ تھا لیکن میں نے ان کو کہہ دیا ھے کہ ریکارڈ مہیا کیا جائے تاکہ فیصلہ ھو جائے -

رانا پھول محمد خان - کیا وزیر مال صاحب یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان بے خانمان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کو آباد ہوئے بیس بیس سال گذر گئے ہیں اور چار پانچ سالوں تک ان کی درخواستوں کا فیصلہ نہ کیا جائے کیا یہ امر باعث تسلی ہے اور کیا آپ کے محکمہ سیٹلمنٹ کی کام کی رفتار تسلی بخش ہے اور کیا آپ اس سے مطمئن ہیں اگر نہیں ہیں تو کیا آپ اس کے کام کی رفتار کو تیز کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر مال - میں نے کہہ دیا ہے کہ جلدی فیصلہ کر دیا جائے گا ۔

چودھری محمد ادریس - کیا وزیر بحالیات بتائیں گے کہ اس کیس کا فیصلہ آپ اپنے محکمہ سے کتنے دنوں میں کرا دیں گے ؟

وزیر مال - ریکارڈ کی دستیابی پر یہ منحصر ہے ۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکا اس کیس کا فیصلہ کر دیا جائے گا ۔

رانا پھول محمد خان - جناب وزیر مال کا یہ جواب بھی درست نہیں - میں کہتا ہوں کہ اگر مہاجرین کو قارون کا خزانہ مل جائے ، حضرت نوح علیہ اسلام کی عمر اور حضرت ایوب کا صبر مل جائے تب ان کی آبادکاری ہو سکتی ہے ورنہ نہیں ہو سکتی ۔

وزیر مال - میں پیغمبروں کے جواب تو نہیں دے سکتا ۔

مسٹر حمزہ - اور وہ سوال کرتے ہیں دور ایوبی میں - - - - - - -

Mr. Speaker : Next question.

Allotting Uncultivable Land to the Inhabitants of Tribal Areas

***9807. Haji Ghulab Khan Shinwari :** Will the Minister for Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that lands which have been allotted to the inhabitants of Tribal Areas in Ghulam Muhammad Barrage area are uncultivable and most of them are affected by salinity and water-logging ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the reasons for allotting lands which are uncultivable and affected by salinity and water-logging to the inhabitants of the said area ;

(*c*) whether it is a fact that some of the said allottees have left for their native villages for the reasons mentioned in (*a*) and (*b*) above ; if so, the names and addresses of these persons and whether Government intend to provide alternate lands to them ;

(*d*) whether it is a fact that the lands of some of the said allottees are divided into two parts *i.e.*, one part is lying on one side of the Canal and the other one on the other side of the Canal ; if so, whether Government intend to consolidate the said lands ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : The requisite information is being secured from the local officers and will be furnished when received.

Mr. Speaker : This question would be repeated on the next turn.

چودھری محمد نواز - پوائنٹ آف آرڈر - جناب حضور والا آج کے لئے میرا ایک شارٹ نوٹ سوال admit ہوا تھا - نہ مجھے اس کا جواب ملا ہے - نہ اس کی تفصیلات معلوم ہوئی ہیں -

مسٹر سپیکر - غالباً آپ کا سوال محکمہ مال کے متعلق تھا - اور اس کا نمبر ۹۸۵۵ تھا - اس سوال پر ہوا یوں کہ جب آپ وہ سوال فاضل وزیر مال کی خدمت میں لے گئے تو انہوں نے اس پر اپنے محکمہ سے پوچھا کہ کیا ہم اس کا جواب دے سکتے ہیں اور اسے اپنے محکمہ کو مارک کر دیا - آپ نے یہ تصور کرتے ہوئے کہ انہوں نے نوٹس admit کر لیا ہے وہ دفتر میں دے دیا -

چودھری محمد نواز - انہوں نے اس پر واضح طور سے لکھا تھا کہ اگلی باری پر اس کا جواب دیا جائے - آپ اصل آرڈر کو نکلوا کے دیکھ لیں -

وزیر مال (خان غلام سرور خان) - میں نے اسے چیف سیٹلمنٹ کمشنر بحالیات کو مارک کیا تھا اور اس پر لکھا تھا کیا یہ ممکن ہو سکے گا - کہ ہم اس کے جواب کی اطلاع اس ماہ کے آخر تک فراہم کر سکیں - ان کی طرف سے جواب یہ آیا کہ نہیں کر سکتے - اگر میں اسے admit کر

لوں اور پھر جواب نہ دے سکوں تو یہ مناسب نہیں ہے ۔ اس لئے میں نے احتیاطاً پوچھ لیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب ۔ کیا آپ کسی تاریخ کے لئے اسے admit کر سکتے ہیں ؟

وزیر مال ۔ چار تاریخ تک ۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے ۔ اگر دے سکتے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ نہ دیتے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایسی بات ہے جسے وہ چھپانا چاہتے ہیں ۔

Minister of Revenue : We will try our best to get the information.

Mr. Speaker : The position is that if the Minister accepts the notice of a question he has to accept it for a particular date. Otherwise we would not be able to place it on a particular date.

Minister of Revenue : I will be able to give you a firm date tomorrow.

مسٹر حمزہ ۔ اگر وہ چودھری نواز صاحب کو نہیں نوازیں گے تو اور کس کو نوازیں گے ۔

چودھری محمد نواز ۔ شکریہ ۔

QUESTIONS OF PRIVILEGE

RE:INCORRECT STATEMENT OF THE HOME MINISTER ABOUT THE IMPOSITION OF SECTION 144 IN SAHIWAL.

Mr. Speaker : We will take up the privilege motion which was tabled by Mr. Hamza. This was to be replied by the Minister for Home.

مسٹر حمزہ (لائلپور-٦) ۔ جناب سپیکر ۔ ابھی میں نے وہ مختصر سا بیان دینا ہے جو تحریک التوا کے محرک دیا کرتے ہیں ۔ میں نے وہ بیان ابھی پیش نہیں کیا ۔ آپ سے بہتر کون جانتا ہے کہ جب کبھی ہماری جانب سے دفعہ ۱۴۴ کے متعلق کوئی تحریک التوا پیش کی جاتی ہے یا احتجاج کیا جاتا ہے تو آپ یہ فرمایا کرتے ہیں کہ یہ عام نظم و نسق کا مسئلہ ہے ۔ حکومت کے یہ اختیارات ہیں اس نے ان کو

استعمال کیا ہے ۔ ہماری جانب سے اس کے خلاف احتجاج بھی نامناسب سمجھا جاتا ہے ۔ کہا یہ جاتا ہے کہ یہ افسران مجاز کی صوابدید ہے ۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ یہ افسران مجاز کی صوابدید نہیں بلکہ حکومت کی مستقل پالیسی ہے اور حکومت کی ہدایات کے مطابق یہ گناہ کیا جاتا ہے ۔ سابقہ پنجاب میں ایک دوائی امرت دھارا ہوتی تھی جو ہر مرض کی دوا سمجھی جاتی تھی ۔ دفعہ ۱۴۴ سے ہماری حکومت امرت دھارا کا کام لیتی ہے ۔

Mr. Speaker: Any how the short statement should be very much relevant to the motion.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہمیں کہا جاتا ہے کہ یہ ان کے اختیار میں ہے اور وہ اپنے اختیار کو جس طرح چاہیں استعمال کر سکتے ہیں ۔ ہمیں اس سلسلہ میں اعتراض کرنے کی جرأت نہیں ہو سکتی ۔ لیکن جب انکو اس اختیار کے استعمال کرنے کا حق حاصل ہے اسکے باوجود بزرگوارم و محترم وزیر داخلہ کو غلط بیانی کا حق حاصل نہیں ہے ۔ میری بد قسمتی ہے کہ مجھے ان کو مورد الزام ٹھہرانا پڑتا ہے ۔ اہلکاروں کی جانب سے جو اطلاع انہیں بہم پہنچائی جاتی ہے انہیں اس پر انحصار کرنا پڑتا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اس دن جناب وزیر موصوف نے جناب خواجہ صفدر صاحب کی تحریک التوا کا جواب دیتے ہوئے انگریزی میں یہ فرمایا تھا

> "This was imposed by the D. M. because elections of students were taking place in Okara. Earlier they had taken place in Government College Sahiwal and there was a clash between students."

لیکن ایک طرف تو جناب وزیر داخلہ نے دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے لئے یہ جواز پیش کیا اور دوسری جانب حکومت کے عمال کی طرف سے جو ہینڈ آؤٹ جاری کیا گیا اس میں یہ بتایا گیا کہ ساہیوال کے ضلع میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ اس لئے کیا گیا کیونکہ بعض سیاسی پارٹیاں جلسہ عام کر رہی تھیں ۔ اس میں ''پبلک میٹنگ'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور

جلوس نکال رہی تھیں ۔ اس سے خدشہ لا حق ہو گیا تھا ۔ اس لئے امن عامہ کو محفوظ کرنے اور مفاد عامہ کے پیش نظر ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس خصوصی اختیار کو استعمال کرتے ہوئے دفعہ ۱۴۴ کو نافذ کریں ۔ میں ہینڈ آؤٹ کا وہ حصہ جو اس کے متعلق ہے لفظ بہ لفظ پڑھ کر سناتا ہوں ۔ اے ۔ ڈی ۔ ایم صاحب فرماتے ہیں :۔

"It may be mentioned here that it had been brought to the notice of the A. D. M. Sahiwal that the public meetings and processions were being organised by the political parties which are likely to create disruption among masses and to endanger public peace.

Whereas it has been made to appear to me that public meetings and processions organised by the political parties which are likely to create disruption among masses and to endanger public peace and tranquillity are going to be held within the limits of Sahiwal District."

جناب سپیکر ۔ حقیقت یہ ہے کہ جناب چودھری محمد علی صاحب نے جو نظام اسلام پارٹی کے سر براہ ہیں چیچہ وطنی میں تقریر کی ۔ اس سے پہلے بھی پچھلے سال نومبر میں اور چودھری محمد علی صاحب نے ایک تقریر لائل پور میں کی تھی ۔ جب دوسرے دن ہم ٹوبہ ٹیک سنگھ تقریر کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو وہاں دفعہ ۱۴۴ لگ چکی تھی ۔ جناب والا ۔ بہتر تو یہ تھا کہ وزیر داخلہ سے جو اب زندگی کے آخری دور میں ہیں اس قسم کی غلط بیانی نہ کرائی جائے لیکن مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اگر کوئی ایک بار غلط بیانی کرے تو اسے چھپانے کے لئے سو بار غلط بیانی کرنی پڑتی ہے ۔ اسکے باوجود وہ غلط بیانی ہی رہتی ہے ۔ میں نے یہ تحریک استحقاق مؤدبانہ اور نیک جذبات کے ساتھ ایک خامی کی نشان دہی کے لئے پیش کی ہے ۔ مجھے سب سے زیادہ دکھ اس بات کا ہے کہ جناب وزیر داخلہ کو اس غلطی کو چھپانے کے لئے بہت سی مزید غلط بیانیاں کرنی پڑیں گی ۔ میں ان معروضات کے ساتھ اپنا مختصر سا بیان اس ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں اور جناب وزیر داخلہ صاحب سے توقع کرتا ہوں کہ وہ افسران

جنہوں نے غلط اطلاع بہم پہنچائی ان کو قرار واقعی سزا دیں گے تا کہ وہ غلط بیانی یا غلط اطلاع دینے کے جرم دوبارہ ارتکاب نہ کریں ۔

Minister for Home (Kazi Fazlullah Obaidullah) : Mr. Speaker, Sir, I oppose this motion firstly on technical grounds. I made the statement, to which my friend referred, on the 18th October 1967 on the floor of the House, and my friend has slept over that statement for six days and did not bring this privilege motion at the earliest opportunity, as he was required to do. He actually brought it on the 24th, when 19th, 20th and 23rd were working days. So, on that ground alone it deserves to be thrown out because it is not of recent occurrence and my friend did not take the earliest opportunity of bringing this motion before the House.

Mr. Speaker : When was this hand-out released to the Press?

Minister for Home : There has been no hand-out released to the Press? My friends always manage to get such things, but I don't know how they manage. I am not aware if this hand-out was issued to the Press.

Mr. Speaker : I have received a copy of the hand-out. I think probably Mr. Hamza has attached it with the adjournment motion. It is Multan, dated the 19th of October.

Minister for Home : Even then the earliest opportunity should have been 20th or 23rd.

Mr. Speaker : I want to know whether this hand-out was published in the Press or not.

Minister for Home : I am not aware.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ ہینڈ آؤٹ یا حکومت کی جانب سے یہ اطلاع نامہ ملتان سے جاری ہوا ہے ۔ یہ ۱۹ تاریخ کو جاری ہوا ۲۰ تاریخ اخبارات میں شائع ہوا ۔ وہاں سے میرے کسی دوست نے اسکو میرے پاس بھیجا اور ۲۳ تاریخ کو ایوان میں بیٹھے ہوئے مجھے ملا ہے ۔

Mr. Speaker : But if a hand-out is released to the Press, then the Member should come to know of the fact within a reasonable time.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ پریس کے بارے میں آپکو پتہ ہے کہ وہ مردہ ہے موجودہ ماحول اور دور میں اس سے یہ توقع رکھنا عبث ہے ۔

Minister for Home : Even otherwise, Sir, I oppose this motion on factual grounds also. With your permission, Sir, I will read the adjournment motion, which was moved by Khawaja Muhammad Safdar, which occasioned the statement of mine. This adjournment motion said that on 15-10-67, in the evening just one hour before a public meeting under the auspices of the District P. D. M. was being held and was to be addressed by Chaudhri Muhammad Ali.....', and the reply that I made on the floor of the House was 'This imposition of section 144 was in no way connected with the visit of Chaudhri Muhammad Ali. I am not aware of the fact that he was to address the meeting on the 15th. It is disputed that this section 144 was applied one hour before that meeting. We are not aware of that meeting."

Sir, I submit that this is not contradicted at all by the hand-out, which my friend is referring to. I repeat Sir that we had no notice of that meeting, and this imposition of section 144 was in no way connected with the meeting, which is alleged to have been fixed for 15th, and which was said to be addressed by our permanent President of the Nizam-e-Islam Party. My respectful submission is that if the idea was to ban the public meeting to be addressed by Chaudhri Muhammad Ali, then this ban could have been imposed earlier. As I had said the other day, and I repeat again, actually our friend Chaudhri Sahib, who unfortunately does not draw considerable crowds, both qualitatively and quantitatively, addressed a meeting at Chichawatni on the 14th, and you heard our friend, an honourable Member of this House, saying that there was a crowd of not more than 500 people in that meeting. So the administration had no business to be panicky about the public meeting to be addressed by Chaudhri Muhammad Ali. Therefore, I submit that it was in no way connected, and there is no contradiction at all between the two passages, which my friend had quoted in the privilege motion.

Now, my statement said that this imposition of section 144 was in no way connected with the visit of Chaudhri Muhammad Ali Sahib, because my friend Khawaja Safdar emphasized that a meeting was fixed for 15th at Sahiwal and just one hour before that the ban was imposed. I have said I am not aware of the fact that he was to address a meeting on the 15th. It is disputed that section 144 was applied one hour before that meeting. We are not aware of that meeting.

My friend wants to confront this with the passage from the hand-out : "Whereas it has been made to appear to me that public meetings and processions organized by the political parties, which are likely to create disruption among masses and to endanger public peace and tranquillity, are going to be held within the limits of Sahiwal District." I submit Sir that this also does not refer to any meeting to have been fixed on 15th, which was to be addressed by Chaudhri Muhammad Ali. You will recall Sir that in the statement which I made I said that there were some meetings being organized by students with regard to elections, and political parties were sponsoring them ; they evinced their interest in them, and on an earlier occasion there was a clash between students, and it was in order to avoid that that this ban had been imposed.

I submit Sir there is absolutely no contradiction there also. I say that political parties are trying to exploit, because you know Sir that either the Jama'at-e-Islami or the Council Muslim League or some of the other political parties take sides of the rival student groups, and then there are meetings and processions, with the result that there is a clash before the

election is held and even after the election is held. Therefore, this was mainly the reason, according to me and according to the information that I received from the District Magistrate there, that this ban was imposed. My friend should know that our Government's policy is, and actually we have decided in the meeting of the Council of Ministers and have communicated the decision to the District Magistrates that they should make a very sparing use of section 144, and, therefore.....

Khawaja Muhammad Safdar : These instructions are not being implemented.

Minister for Law : They are sure to be implemented.

Minister for Home : Now Mr. Hamza said that the policy of the Government is to ban these meetings and apply this section 144 indiscriminately. My respectful submission is that it is not so. On the contrary very recently we have issued instructions to all the District Magistrates to make sparing use of section 144, and they should accept my statement. My respectful submission is that this statement of mine does not involve any breach of privilege ; there is no contradiction between the two statements at all, and this ban was in no way connected with Chaudhri Sahib's intended addressing of that meeting, if it was at all fixed for 15th.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - مجھے وزیر داخلہ سے یقینی طور پر ہمدردی ہے - ساتھ ہی میرا ذاتی فرض بھی ہے کہ جن خدشات کا ذکر جناب وزیر داخلہ نے کیا ہے اُن کو دور کر دوں - مثلاً ان کے پہلے اعتراض کے جواب میں اپنی معروضات پیش کر چکا ہوں کہ میں نے اپنی تحریک استحقاق بر وقت اور بجا طور پر پیش کی ہے - اُن کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ جیسا کہ انہوں نے اپنے بیان کا حوالہ دے کر فرمایا ہے کہ اُن کو اس بات کا علم ہی نہیں تھا کہ نظام اسلام پارٹی کے ''مستقل پریذیڈنٹ'' چودھری محمد علی نے ساہی وال میں ۱۵ تاریخ کو کسی جلسۂ عام سے خطاب کرنا تھا یا نہیں -

میرے نقطۂ نگاہ سے تو کسی صدر کو بھی اس عالم نا پائدار میں دوام حاصل نہیں ہو سکتا اس لئے ان کا طنزاً یہ کہنا کہ چودھری محمد علی

is a permanent President of the Nizam-e-Islam Party.

نا مناسب ہے البتہ ان کے صدر کو شاید دوام حاصل ہو -

Mr. Speaker : Please say something about the admissibility.

مسٹر حمزہ - جناب والا - یہ وزیر داخلہ صاحب اس قسم کے ریمارکس پاس کر کے فیلڈ مارشل محمد ایوب صدر پاکستان کی کوئی اچھی خدمت نہیں کر رہے ہیں - - -

Mr. Speaker : Order please. No remarks.

مسٹر حمزہ - یہ قاضی صاحب پہلے سکندر مرزا کی پیداوار تھے اب موجودہ صدر کی پیداوار بن گئے ہیں -

Mr. Speaker : The Member may please resume his seat.

مسٹر حمزہ - مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ جب میں گوجرہ سے لائل پور جاتا ہوں تو پولیس اور سی - آئی - ڈی بھاگ دوڑ شروع کر دیتی ہے کہ دیکھیں یہ گوجرہ سے لائل پور جا رہا ہے یا لاہور - جب میرے جیسے حقیر انسان کے متعلق ان کی باخبری کا یہ عالم ہے تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ چودھری محمد علی سابق وزیر اعظم پاکستان کے آنے جانے اور جلسے سے خطاب کرنے کا ان کی پولیس یا افسران ضلع کو پتہ تک نہ ہو -

جناب والا - یہ ان کی غلط بیانی ہے اور ایسی غلط بیانی ان جیسے بوڑھے آدمی کو زیب نہیں دیتی - کم از کم پولیس نے ان کو غلط اطلاع دے کر دھوکہ دیا ہے -

Mr. Speaker : It has been stated by the Home Minister that the speech, the contents of which have been made the subject matter of this adjournment motion, was delivered on the 18th of October and Mr. Hamza has moved this Privilege Motion on the 24th October, 1967. A hand-out was released to the Press, on the 19th October, from Multan and, as such, the motion should have been tabled on the 19th or the 20th or the 23rd but it has been moved on the 24th of October. So, it is very clear that the motion has not been raised at the earliest possible opportunity. Therefore, it is ruled out of order.

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں ان کے بیان کا حوالہ دے کر ایک متعلقہ بات کر رہا تھا اور ان کا جواب دے رہا تھا جب کہ آپ نے اپنے خصوصی حق کا استعمال کر کے مجھے خاموش کر دیا -

Mr. Speaker : What is the point of order ? I have got nothing to do with those.

مسٹر حمزہ - کیا مجھے یہ حق نہیں ہے ؟

Mr. Speaker : The Member may please point it out. He should not raise irrelevant matters on a point of order.

مسٹر حمزہ - جناب والا کو حق تو حاصل ہے مگر جب وزیر داخلہ بات کہہ رہے تھے تو آپ نے ان کو تو check نہیں کیا - اب حمزہ کو بھی حق ہے کہ وہ ان کے اعتراض کا جواب دے سکے -

Mr. Speaker : But does not the Member think the Chair has got that power ?

Mr. Hamza : Yes, Sir, you have.

Mr. Speaker : And he has got every right to speak.

مسٹر حمزہ - وزیر داخلہ صاحب غیر متعلقہ بات کر رہے تھے تو آپ نے ان کو نہیں ٹوکا - مگر مجھے جواب سے روکنے کے لئے خصوصی اختیارات استعمال کر رہے ہیں - وزیر داخلہ کے خلاف بھی یہی حق استعمال کرنا آپ کے فرائض میں ہے -

Mr. Speaker : Anyhow, this is not a point of order.

ADJOURNMENT MOTIONS

DEATH OF THREE PERSONS DUE TO AN ACCIDENT BETWEEN QUETTA PASSENGER AND A TRUCK NEAR BAHAWALPUR (*Speaker's ruling*)

Mr. Speaker : We will now take up adjournment motions. The first one is No. 189 from Haji Atta Muhammad and it was deferred for today. But before the Minister replies to it I would like to give my ruling on adjournment motion No. 157.

Malik Muhammad Akhtar has given notice of a motion for an adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent occurrence and urgent public importance, namely, three persons have been killed due to an accident between Quetta Passenger and a truck at a level crossing about seven miles from Bahawalpur. There was no chowkidar at the crossing when the accident took place. The negligence of the Railway authorities which, according to Malik Muhammad Akhtar has caused the accident, has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

The learned Law Minister opposed this motion on the ground that there was no negligence on the part of the Railway authorities inasmuch as the incident was just an accident and was not due to the negligence of the Railway authorities but it took place on account of the negligence on the part of the truck driver. The learned Law Minister has referred to Section 91 of the West Pakistan Motor Vehicles Ordinance, 1965 wherein it has been provided that the Driver of a transport vehicle who desires to pass over a Railway level crossing shall cause the vehicle to stop before the crossing and shall not attempt to pass over the crossing unless the conductor of the vehicle, or where the vehicle has no conductor, a person authorised in this behalf by the owner of the vehicle in writing other than the driver of the vehicle, walks before the vehicle until it has cleared the railway lines. In view of this provision of Law the Law Minister has contended that it was obligatory on the part of the truck driver to take the precaution and as such the responsibility or negligence of the Railway authorities is not involved. Anyhow, he has also informed that the mattar is under departmental inquiry.

Although no technical or legal objection has been raised except that the negligence of the Railway authorities has been denied. I had reserved this ruling simply to know as to how far the Railway Department is responsible in such accidents. This accident took place at level crossing No. 169-C at mile 519/19-20 situated between Lodhran and Adam Wahan stations on Lodhran-Samasatta Section and this level crossing has been classified as 'C' class unmanned level crossing. The level crossing is admittedly without any gates or chain or any gateman. In order to see whether *prima facie* there is any case of negligence on the part of the Railway authorities or not we shall have to refer to the law, rules and regulations in this respect. According to Rule 227 of General Rules for Pakistan Railway subject to such special instructions in that behalf as are permitted by these rules, all gates at level crossings shall be kept constantly closed and securely fastened across the thoroughfare on both sides of the railway and shall only be opened when it is necessary and safe to open them for the passage of road traffic and according to subsidiary rule No. 227/2, the classification and specifications of level crossings has been provided in Chapter XVII of the Way and Works Manual of the Railway. According to para 382 of the Way and Works Manual four categories of level crossings, viz. A,B,C and D have been provided and in the schedule attached to this para the standard specifications for level crossings have also been given. According to the 'REMARKS' column of entry No. 2 of this schedule it has been provided that (*a*) Gates shall be provided at 'A' and 'B' class level crossings;

(*b*) Gates or chains shall be provided at 'C' class level-crossings only in the following cases :—

(*i*) when the line is on a curve and the road and rail view is not clear;

(*ii*) when the speed of trains and volume of traffic are great;

(*iii*) when the level crossing is within those limits of a station between which shunting is normally likely to be carried out. In view of these provisions it is, therefore, clear that the Railway Department is bound to provide gates at C class level crossings where the speed of trains and volume of traffic are great. In the present case the level crossing is situated between Lodhran and Adam Wahn stations on the Main Line. Therefore the level crossing is surely situated at a place where the speed of the trains and the volume of traffic are great. It is understood that 64 trains

pass on this section in a day. All the fast running trains are run on this line and as such there is a great volume of traffic. Therefore, the Railway authorities were responsible *prima facie* to provide gates on this level crossing.

Further, at serial No. 14 of the same schedule the requirement of minimum number of gate keepers has been provided and it has been laid down there that the Gate Keepers will not be provided at 'C' Class level crossings where gates or posts and chains are not provided. This means that where the gates or chains are required to be provided the Gate Keepers also must be provided. As this level crossing requires the provision of gates or chains so it also requires some Gate Keepers to be appointed at this level crossing. Had there been the gates or chains and the Gate Keepers, this accident could have been averted.

The contention of the learned Law Minister that the truck driver or the conductor were duty bound to see while crossing the level crossing that no train was approaching is not very weighty particularly when the Railway authorities, in view of the provisions already referred to above, were duty bound to provide gates or chains and Gate Keeper at the level crossing. The Railway authorities cannot take advantage of another provision of law when they are themselves duty bound or under obligation to do a certain thing under the provisions of their Act, Rules or Instructions. If the Railway Department would not have been bound to provide gates of chains on this level crossing, the contributory negligence on the part of the truck driver could have been a defence for the Railway Department. But in the present case when the Railway authorities were bound to provide a gate or chains on this level crossing they cannot contend that the accident took place on account of the contributory negligence of the truck driver.

I have based this ruling on the N. W. Railway Way and Works Manual provided to me by the Railway Board. This book was printed in 1928 and contains 292 correction slips. I do not know why the Railway Board has not so far felt the need of printing an up-to-date Way and Works Manual particularly when in the preface of this book they have provided that each officer and subordinate of, and above, the rank of sub-inspector or holding an equivalent charge, in the Way and Works Branch shall have a copy of this manual in his possession while on duty. Even in the book provided to me no correction slip after 1960 has been pasted. Therefore, I am basing this ruling on whatever has been provided to me. It is quite strange that no correction slip has even been pasted in this book for the last seven years. Anyhow, it is very essential that such important books and manuals should be kept up-to-date. It is not very difficult for the Railway Board at least to re-print a book containing up-to-date rules and instructions. I hope that the Railway Board, if it has not done earlier, would now try to print an up-to-date Way and Works Manual and other important reference books.

In view of my observations made above I do not agree with the learned Law Minister that *prima facie* there has been no negligence on the part of the Raliway Authorities and as such hold the motion in order.

Khawaja Muhammad Safdar : What a sad commentary on the efficiency of the Railways?

Mr. Speaker : Malik Muhammad Akhtar has asked for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to

discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, three persons have been killed due to an accident between Quetta, Passenger and a Truck at a level-crossing about 7 miles from Bahawalpur. There were no chowkidars at the crossing when the accident took place. The negligence of the Railway authorities which has caused the accident, has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Those Members who are in favour of leave being granted, should rise in their places.

(As less than 25 Members rose in their places, leave to move the motion was refused.)

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - میرا پوائنٹ آف آرڈر بہت اہم ہے اور وہ یہ ہے کہ کچھ عرصہ پہلے ہمارے ایک سابق لیڈر کو حکومت نے ہم سے چھین لیا تھا اور ابھی وہ زخم مندمل نہیں ہوا تھا - - - کم از کم ان کو خان حبیب اللہ خان کی جگہ دی جاتی تو - - -

Mr. Speaker : This is no point of order.

ملک محمد اختر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - مجھے یہ point out کرنا ہے کہ مجھے منور خان صاحب کا سود ادا کرنا ہے -

وزیر بلدیات - آپ نے قرضہ کتنا لیا ہے -

Mr. Speaker : This is not a point of order.

BREACH OF QAMAR BUND IN TEHSIL LAKHRA, DISTT. LAS BELA.

Mr. Speaker : Now we will take up the adjournment motion sought to be moved by Haji Sardar Ata Muhammad. Yes, the Minister for Irrigation.

وزیر آبپاشی (مخدوم حمید الدین) - جناب سپیکر - اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ یہ صحیح ہے کہ تقریباً پانچ مہینے ہوئے کہ یہ متذکرہ بند ٹوٹ گیا تھا لیکن اس کی وجہ کراچی میں حالیہ سخت بارشیں تھیں- کیونکہ یہ مٹی کا بنا ہوا تھا ، اس لئے یہ ٹوٹ گیا تھا - لیکن انہوں نے اپنی تحریک التواء میں یہ جو فرمایا ہے کہ اس سے فصلوں کو نقصان پہنچا ہے ، تو میری اطلاع یہ ہے کہ اس سے فصلوں کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا -

خواجہ محمد صفدر - اس سے نصلوں کو فائدہ ہوا ہوگا -

وزیر آبپاشی - اس کے متعلق تو میں فی الحال نہیں کہہ سکتا کہ آیا اس سے فائدہ پہنچا ہے یا نہیں - البتہ یہ حقیقت ہے کہ اس سال آبپاشی اتنی ہوئی ہے کہ Revenue receipts سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پچھلے سال کے مقابلے میں اس سال گورنمنٹ کو زیادہ آمدنی ہوئی ہے - کیونکہ کچھ آبپاشی تو پہلے ہو گئی تھی اور کچھ مواقع بارشوں نے پیدا کر دیئے -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - مجھے افسوس ہے کہ ایوان کی کارروائی میں دو تین بار مخل ہوا ہوں - لیکن آپ ملاحظہ فرمائیں کہ حاجی صاحب کو کیا معلوم ہو سکتا ہے کہ جب مخدوم صاحب یہ کہتے ہیں کہ آبپاشی ہوئی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وہ کہہ رہے ہوں کہ بچی پیدا ہوئی ہے - تو کم از کم وہ زبان تو ایسی استعمال کریں جس کو حاجی صاحب سمجھ تو سکیں -

مسٹر سپیکر - اگر حاجی صاحب نہ سمجھ سکے تو وہ خود فرما دینگے کہ وہ نہیں سمجھے -

حاجی سردار عطا محمد - میں بھی یہی کہتا ہوں جو کچھ کہ حمزہ صاحب نے فرمایا ہے -

وزیر آبپاشی - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کل ۴۲۱۱۴ ایکڑ رقبہ اس بند کے command میں ہے اور ۹۶۴۰ ایکڑ رقبہ آبپاش ہوا ہے - پچھلے سال اس علاقے کی Revenue receipts ۱۴۴۸۱ روپے تھی اور اس سال ۱۶۵۷۵ روپے تھی ، تو ظاہر ہے اور میری اطلاع بھی یہی ہے کہ اس بند کے ٹوٹنے سے کوئی devastation نہیں ہوئی اور اگر کسی جگہ سے ایسا تاثر لیا بھی جائے تو وہ بھی جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ پچھلے دنوں کراچی میں جو شدید بارشیں ہوئی تھیں اس کی وجہ سے ہوا ہوگا اور پھر یہ پیلہ ڈسٹرکٹ کے متعلق ہے -

مسٹر سپیکر - مخدوم صاحب - یہ بند کب ٹوٹا تھا -

وزیر آبپاشی - تقریباً چار پانچ ماہ ہوئے -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب - یہ بند کب ٹوٹا تھا -

حاجی سردار عطا محمد - کوئی تین ماہ کا عرصہ ہوا - اور مجھے یہ تحریک التوا پیش کرنے کی ضرورت اس لئے پڑی ہے کہ وہاں پر کوئی انتظام نہیں کیا گیا اور ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ وہاں پر لوگوں کو پینے کا پانی بھی میسر نہیں ہے اور وزیر صاحب نے Revenue receipts کے متعلق ارشاد فرمایا ہے اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ وزیر مال صاحب مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ جب کوئی فصل کاشت کر لی جاتی ہے تو کوئی بھی آفات ارضی یا سماوی مثلاً ٹڈی دل وغیرہ سے بھی اگر فصل کو نقصان پہنچے - - - - - - -

مسٹر سپیکر - مخدوم صاحب - پینے کے پانی سے تو لوگ محروم نہیں ہیں -

وزیر آبپاشی - اس علاقے کا دستور ہے اور انہوں نے pits وغیرہ بنائے ہوئے ہیں جو flood season میں پانی سے بھر جاتے ہیں - ایسے علاقوں میں winter water نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی اس کی surety ہوتی ہے اس لئے وہ لوگ pits وغیرہ بنا کر provision کر لیتے ہیں - اس وقت بھی وہاں water pits بنے ہوئے ہیں - جن کو وہ استعمال کرتے ہیں - جہاں تک بند کی تعمیر کا تعلق ہے میں یہ عرض کرتا ہوں - - - -

حاجی سردار عطا محمد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - یہ pits وغیرہ کیا چیز ہے -

وزیر آبپاشی - یہ گڑھے ہوتے ہیں -

مسٹر حمزہ - در اصل آپ چغتبری اردو میں بات کرتے ہیں اور سمجھ میں نہیں آتا -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب جو معاملہ زیر بحث لانا چاہتے ہیں چونکہ وہ تازہ نہیں اس لئے ان کی تحریک مسترد کی جاتی ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یاسین خان وٹو) - یعنی وہ باسی ہے -

---

FAILURE OF THE INSPECTORATE OF SCHOOLS, NORTHERN REGION, KARACHI TO REGISTER TECHNICAL 'H' SECONDARY SCHOOL, AZIZABAD

Mr. Speaker : Next comes No. 196, from Malik Muhammad Akhtar. Yes, Sardar Sahib.

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : To start with, the facts are denied. Malik Muhammad Akhtar has been wrongly guided. This is not a Technical School. It is an ordinary unregistered and unrecognized secondary school. It was started in February 1967, without the prior permission of the Education Department as provided for in the West Pakistan Registration of Unrecognised Institutions Ordinance of 1962. It applied for registration as a Lower Secondary School in April 1967. In the meanwhile, the school held examinations after only about forty days schooling and requested that the school be registerd as a Higher Secondary School.

Prior to its registration as a Higher Secondary School, the Inspectorate informed the school management that its suitability as a lower secondary school would be examined and accordingly an inspection team, which included the District Inspector of Schools, Karachi went to inspect the school on 7th October 1967. The inspection team was not permitted by the management to inspect the school.

A decision on the request for registration could be taken only after the inspection team had visited the school and made a report examining the position of the staff, accommodation and other facilities for the students. It is only after this procedure had been gone through that the school could be registered by the Education Department.

Therefore, it is not correct to presume that the absence of registration could seriously affect the students admitted in the school. The boys from this school, even if it were registered, would have to appear as private candidates in the Matriculation Examination. The non-registration of this school does not alter their position as private candidates. It is only after 'recognition' by the Board of Education that the students can appear as regular students in the Matriculation Examination. There is, therefore, no cause for the present to agitate the public mind.

As I have said this is not, firstly, a technical school. Secondly it was started very recently in February 1967. Thirdly when the Departmental Inspection Team wanted to inspect the school it was not permitted to do so. Fourthly, even if the school would have been registered the position of the institution would not have changed because the management had not applied for the recognition of the school.

Mr. Speaker : The Parliamentary Secretary means to say that the Department has not so far refused recognition.

Parliamentary Secretary : Actually the management has not applied for the recognition. Recognition is done by the Board of Secondary Education and this is just registration which is to be done by the Divisional Inspector of Schools. This is merely registration.

Mr. Speaker : Every inspector can register a technical institution ?

Parliamentary Secretary : The Inspector of Technical Education is well within his rights to register an institution. That is just registration. But that registration does not confer the rights of recognition. That is a different thing.

Mr. Speaker : Before registration, is an enquiry held ?

Parliamentary Secretary : Yes Sir.

Mr, Speaker : Has the Department refused to register this technical institution ?

Parliamentary Secretary : Sir, very recently the school was started. Only after forty days of schooling the management applied (that the school is at present functioning as a Lower Secondary School) just after forty days the management applied for its registration as Higher Secondary School. On the direction of Inspector of Schools a team was deputed to visit the school. The access of the team was refused by the management of the school on 7th October, 1967. Sir, there are certain formalities and necessities which must be fulfilled.

Mr. Speaker : The Parliamentary Secretary means to say that this matter is under the consideration of the Department.

Parliamentary Secretary : Obviously not, because the access to the Inspector of Schools has been refused by the management. Obviously there is no justification at present to register the school as Higher Secondary which has been very recently started.

Malik Muhammad Akhtar : The motion concerns the failure of the Inspectorate of Schools (Northern Division) Karachi, to register Technical 'H' Secondary School, Azizabad whereby hundreds of students have seriously been affected. The dates of correspondence which has been brought to the notice of my learned friend, the Parliamentary Secretary, are not either complete or they have been deliberately withheld because the news which has not been contradicted goes on like this. I will only read the third para. Its heading is :

''سینکڑوں طلبا اور طالبات کا مستقبل خطرے میں ۔''

ٹیکنیکل سکول کی رجسٹریشن میں تاخیر ۔

جناب سپیکر ۔ اس میں دیا گیا ہے ۔

رجسٹریشن کے لئے انتظامیہ نے ۱۳ اپریل ۱۹۶۷ء کو درخواست دی ۔ اس پر انسپکٹر نے ۸ اعتراضات کئے ۔ بڑا اعتراض سکول کو تاخیر سے کھولنے کا تھا ۔ انتظامیہ نے ان آٹھوں اعتراضات کا جواب دیا اور تاخیر سے سکول کھولنے کے بارے میں اپنے ۲۶ اپریل ۱۹۶۷ء کے خط میں ناگزیر وجوہات کو ظاہر کیا اور یہ بھی حوالہ دیا کہ لیاقت آباد گورنمنٹ سیکنڈری سکول بھی حکومت کی تحویل میں ہونے کےباوجود کافی تاخیر سے کھلا ۔

Mr. Speaker : If the school management don't allow them to inspect the institution how can they expect them.....

Malik Muhammad Akhtar : That is not the correct position Sir.

وہ تو کہہ رہے ہیں کہ اگست یا ستمبر سے ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ ۲۶-۳-۶۷ سے یہ جھگڑا چلا ہے ۔ اگر آپ مجھے دو تین لائنز اور کہہ لینے دیں تو I may be more clear Sir ۔

تو جناب سپیکر ۔ اس میں لکھا ہے ۔

اس چٹھی کا جواب نہ ملا ۔ ۲ مئی کو انسپکٹریٹ نے یہ درخواست واپس کر دی کہ پہلے سکول کو لوئر سیکنڈری سکول کی حیثیت سے رجسٹر کرایا جائے ۔ حالانکہ اس حکم کا کوئی قانونی جواز موجود نہیں ہے اس کے باوجود انسپکٹریٹ کے ساتھ اپنے تعاون کو برقرار رکھتے ہوئے انتظامیہ نے حکم کی تعمیل کی اور رجسٹریشن کے لئے درخواست دے

دی لیکن ہ مئی کو دی جانے والی اس
درخواست پر کوئی کارروائی نہ ہو سکی ۔ جس
پر انتظامیہ نے ۱۹ جون کو یہ درخواست دی
کہ اسے نویں جماعت کے اجرا کے لئے اجازت
دی جائے ۔

The facts as they have appeared in the paper are altogether contradictory.

Mr. Speaker : Facts have been denied by the Parliamentary Secretary, Education. The motion is ruled out of order.

NON-PAYMENT OF SALARIES TO TEMPORARY DOCTORS OF CIVIL HOSPITAL, KARACHI

Mr. Speaker : Next comes No. 197.

Malik Muhammad Akhtar : It is to be answered by the Minister of Health.

وزیر صحت (بیگم زاهده خلیق‌الزمان) ۔ جناب والا ۔ سول ہسپتال کراچی کے عارضی ڈاکٹروں کی مدت ملازمت میں جو توسیع کی گئی تھی اس کے احکامات جاری ہو گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ ۔ یہ تحریک اس چیز کے متعلق ہے کہ اس سے پہلے جو سول ہسپتال کراچی میں آپ نے عارضی ڈاکٹروں کے متعلق تعیناتی کی تھی ان کو تنخواہیں نہیں دی گئیں ۔

وزیر صحت ۔ ان کی تنخواہوں کے متعلق آرڈرز بھیجے جا چکے ہیں ۔ اس سے پہلے جو احکامات رکے ہوئے تھے وہ کچھ departmental technicalities کی وجہ سے رکے ہوئے تھے ۔

Mr. Speaker : Is the Member satisfied with the statement of the Minister ?

Malik Muhammad Akhtar : I am satisfied.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

NON-PAYMENT OF SALARIES TO TEMPORARY PROFESSORS OF LIAQAT MEDICAL COLLEGE, HYDERABAD

Mr. Speaker : Next 198-by Malik Muhammad Akhtar.

بیگم صاحبہ یہ بھی آپ کے متعلق ہے ۔

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق‌الزماں) ۔ جی ہاں ۔ یہ جام شورو کے متعلق ہے ۔ اس کے متعلق جو اطلاع آئی ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ کوئی شکایت نہیں ۔ باقی رہی یہ بات کہ وہاں تنخواہیں نہیں دی گئیں ۔ معلوم نہیں کہ آپ نے کس طرح یہ تحریک التوا پیش کی ہے جب کہ وہاں کوئی شکایت ہی نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو عارضی پروفیسر لیاقت میڈیکل کالج حیدرآباد میں لگائے ہیں یہ ان کے متعلق ہے ۔

وزیر صحت ۔ ان کو باقاعدہ تنخواہیں مل رہی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ عارضی عملہ کو بھی مل رہی ہیں ۔

وزیر صحت ۔ جی ہاں ۔

Malik Muhammad Akhtar : The motion is not pressed.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

FAILURE OF THE S. H. O., P. S. CHUHARKANA TO REGISTER THE CASE OF KIDNAPPING OF HAFIZ ABDUL HAQ

Mr. Speaker : No. 202 from Khawaja Muhammad Safdar. This was deferred for today.

Minister for Home (Qazi Fazlullah Obaidullah) : I oppose this motion. Mr. Speaker, the factual position is that this Abdul Haq is one of the Members of the Basic Democracies, and he is one of the signatories of the no-confidence motion, which is moved against the Chairman.

Our information, Sir, is that he has disappeared under the pressure of the 'biradari' and he will probably appear on the date of the discussion and consideration of the no-confidence motion.

خواجہ محمد صفدر ۔ ۲۶ تاریخ گذر گئی ۔

Minister for Home : My submission is that this fellow is supposed to have sent a telegram to the Police Authorities that he has not been kidnapped and no action is called for. Subsequently, he has written a letter in his own handwriting that he has not been kidnapped and abducted and he is very much alive.

Mr. Speaker : I have also received a telegram, it is from Abdul Haq, B. D. Member of Chuharkana.

خواجه محمد صفدر - میرے پاس بھی تار آیا ہے -

Mr. Speaker : He has stated therein that the charge of kidnapping is baseless.

Minister for Home : I have got a letter in his own handwriting about whom my friend made a very dramatic reference that these people came in at mid-night and waited there for the whole night and met him in the morning. These things are happening and I suppose my friend knows that the political parties have been doing that.

Khawaja Muhammad Safdar : Political parties have been doing that ?

Minister for Home : Yes ; probably you have done it ; your party has done it.

خواجه محمد صفدر - بہت خوب !

Minister for Home : On a previous occasion in this district, two B. D. Members, Anwar Shah and Murad Shah, disappeared on the eve of no-confidence motion.

Malik Muhammad Akhtar : Point of order Sir. X X X*

Mr. Speaker : This is not a point of order ; the remarks are expunged from the proceedings.

Minister for Home : On a previous occasion also, in this very district two B. D. Members, Anwar Shah and Murad Shah had disappeared on the eve of no-confidence motion against the Union Council Chairman, Mian Allah Jiwaya. Their relations were insisting to register the case of kidnapping. Then two gentlemen ultimately turned up and their statements were recorded and are said to have been sent to the Home Department also, and they claimed that they were never kidnapped. These two cases were also kept under enquiry and this case also under the instructions of the Superintendent of Police was enquired into, the case was registered under section 154 Cr. P. C.

So, Sir, my submission is that Abdul Haq has neither been abducted nor murdered. He is very much alive. He has sent a telegram. He has also sent a letter in his own handwriting contradicting the statement in the motion of Khawaja Muhammad Safdar. Therefore, I submit that this should be ruled out of order.

خواجه محمد صفدر - جناب والا - محترم وزیر داخله نے یه ارشاد فرمایا ہے که سیاسی جماعتیں شاید ایسا کر رهی هیں - میں اپنی جماعت

*Expunged as ordered by the Speaker.

کے متعلق قطعی طور پر تو یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ ایسا نہیں کرتی لیکن میں ان کی جماعت میں جو لوگ شامل ہیں ان کے متعلق نہیں کہہ سکتا کہ وہ ایسا کرتے ہیں یا نہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ یہ گول مول سی بات ہے ان کا روئے سخن ریپبلکن پارٹی کی جانب ہے یا مسلم لیگ کی جانب ہے ۔

Mr. Speaker : That is no point of order.

مسٹر حمزہ ۔ ان کی چونکہ ایک پارٹی نہیں رہی اس لئے میں ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ پرسوں مجھے بھی ایک تار ملا ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ تین آدمی جو مجھے ملنے تھے اور آج صبح بھی دو آدمی تشریف لائے تھے ان کو میں نے یہ تار دکھایا تھا ۔ وہ کہتے ہیں کہ ۲۶ تاریخ کو جلسہ ملتوی ہو گیا ۔ عدم اعتماد کی تحریک رد کر دی گئی تو اس کے بعد اس کو گھر آ جانا چاہئے تھا جیسا کہ وزیر داخلہ نے ابھی ارشاد فرمایا ہے لیکن وہ آج تک گھر نہیں پہونچا لہذا یہ مختصر سی بات ہے کہ جب پولیس کو کسی جرم کے وقوع پذیر ہونے کا شک و شبہ ہو تو اس کو مقدمہ رجسٹر کر کے تفتیش کرنے میں کیا رکاوٹ ہے ۔ اگر کوئی جرم نہیں ہوا ہے تو رپورٹ خارج کر دے اور اگر جرم ہوا ہے تو تفتیش جاری رکھے ۔ اتنی سی بات ہے جس پر جناب وزیر داخلہ نے اصرار کیا ہے کہ پہلے ہم چھان بین کریں گے کہ آیا رپورٹ لکھانے والے نے رپورٹ درست بھی لکھائی ہے یا نہیں ۔ ارے بھئی پہلے ہی چھان بین کر لو اگر رپورٹ غلط ہو تو اس کو خارج کر دیا جائے اور اگر رپورٹ صحیح ہو تو مقدمہ چالان کر دیا جائے گا ۔

Mr. Speaker : As the facts have been denied by the Minister of Home, and these facts stand contradicted by the receipt of the telegram, I therefore hold the motion out of order.

SHORTAGE OF LIFE-SAVING DRUGS AND ANTI-BIOTICS IN LAHORE

Mr. Speaker: Next motion No. 203 by Malik Muhammad Akhtar. He had already moved it ; yes Begum Sabiba.

وزیر صحت (بیگم زاهده خلیق‌الزمان) - جناب والا - پہلے ان کا یہ ارشاد ہے کہ دواؤں کی کمی ہے - لیکن جناب والا میں آپ کے توسط سے یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہم اب بہت سی دوائیں بنانے لگے ہیں اور ان دواؤں کی کمی نہیں ہے - لیکن جو دوائیں باہر سے درآمد کی جاتی ہیں کبھی کبھی ان کی کمی ہو جاتی ہے - اس کے لئے لائسنس وغیرہ سنٹرل گورنمنٹ دیتی ہے اور اس کے لئے لائسنس سنٹرل گورنمنٹ سے ملتے ہیں - جیسے جیسے لائسنس ملتے ہیں ان دواؤں کو درآمد کیا جاتا ہے -

مسٹر سپیکر - بیگم صاحبہ - آپ یہ بتائیں کہ اس سلسلے میں صوبائی حکومت کیا کر رہی ہے ؟

وزیر صحت - اس کے لئے جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ یہاں پر اب antibiotic دوائیں بننے لگی ہیں اور انہیں یہاں پر باہر کی کمپنیاں بنا رہی ہیں - لہذا انہوں نے جو فرمایا ہے کہ یہاں پر یہ دوائیں نہیں مل رہی ہیں یہ صحیح نہیں ہے - وہ دوائیں یہاں مل رہی ہیں - اور یہاں پر صرف وہ دوائیں نہیں ملتی ہیں جنکو لائسنس کے ذریعہ درآمد کیا جاتا ہے - تو جیسے ہی ہم کو لائسنس ملتا ہے ہم ان کو درآمد کرنے کی کوشش کرتے ہیں - دوسری چیز جو انہوں نے فرمائی ہے وہ یہ ہے اور آپ کے ایڈجورنمنٹ موشن کا مقصد یہ ہے کہ یہ جو غیر مستند ڈاکٹر ہیں ان کو بعض دواؤں کے استعمال کرانے کے لئے کیوں اجازت دی گئی ہے - اس کے لئے یہ عرض ہے کہ بہت سی دوائیں جو مضر نہیں ہیں وہ اکثر لوگ یہاں پر استعمال کر لیتے ہیں جیسے ''امپرو'' اور ''اے - پی - سی'' وغیرہ دوائیں ہیں جو زندگی کے لئے خطرناک نہیں ہیں - اور جو خطرناک قسم کی دوائیں ہیں ان کے استعمال کی اجازت نہیں دی گئی ہے -

Malik Muhammad Akhtar : Sir, my motion is based on a resolution by the Executive Committee of the Pakistan Medical Association, Lahore Branch. They have expressed the view that life-saving drugs and anti-biotics should be sold by Chemists only against the prescriptions of the Registered Medical Practitioners, to avoid wastage. They have been of the view specially because it is necessary as there was acute shortage of the medicines in the city. They have said in their resolution that use of these medicines, which are being prescribed by persons other than registered medical practitioners.....

Mr. Speaker : Since when there is acute shortage of life-saving drugs in Lahore ?

Malik Muhammad Akhtar : It has been reported in the daily "Pakistan Times", dated 26th October 1967, and I moved the motion on that day.

Mr. Speaker : After all, this shortage has not suddenly arisen.

Malik Muhammad Akhtar : Anyhow, there should be some body to check it up if the Government is not going to take cognizance of that. I don't deny that it might be a gradual process, but Sir...

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ آپ ملک صاحب کو کیا یہ یقین دلاسکتی ھیں کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں پوری پوری کوشش کر رھی ھے کہ جیسے ھی لائسنس مل جائیں گے ان دواؤں کے منگانے کی کوشش کی جائے گی ۔

ملک محمد اختر ۔ کیا یہ ایک ایسی ھدایت جاری کریں گی کہ غیر مستند جو ڈاکٹر ھیں وہ نسخے جاری نہ کریں ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ یہ ھم نے میڈیکل ایسوسی ایشن کے مشورہ سے کیا تھا وہ لوگ اس میں شریک تھے لیکن معلوم نہیں کہ وھی لوگ اب کیوں برھم ھو گئے ھیں کہ غیر مستند ڈاکٹر نسخے نہ تجویز کریں تو اس کے لئے .....

مسٹر سپیکر ۔ وہ علیحدہ موشن ھے آپ اس کے متعلق کیا اشورنس دے رھی ھیں کہ گورنمنٹ اس کے متعلق پوری پوری کوشش کر رھی ھے کہ drugs زیادہ سے زیادہ available ھو سکیں ۔ کیا آپ اس کے لئے اقدامات کریں گی ؟

وزیر صحت - جی ہاں -

مسٹر سپیکر - ایسی صورت میں ملک صاحب آپ اپنے موشن کو press کرتے ہیں ؟

ملک محمد اختر - میں موشن کو press نہیں کرتا ہوں -

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

THEFT OF OFFICIAL DOCUMENTS FROM THE COURT OF R.M. TOBA TEK SINGH, DISTT. LYALLPUR

Mr. Speaker : Next motion by Mr. Hamza.

Mr. Hamza : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the utter failure of the law and order machinery in the Province as revealed by the theft of important official documents from the Court of R. M. Toba Tek Singh, District Lyallpur, which has caused great alarm and dispondency among the public all over the Province.

The news of the theft was published in the daily 'Mashriq', Lahore, on 29-10-67.

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubedullah) : I oppose it. I would like to have some time because I have received notice of the adjournment motion only this morning. If you are pleased to take it up the day after tomorrow I will be able to collect the requisite information.

مسٹر سپیکر - ایک document غائب ہوا ہے- حمزہ صاحب یا سارے کا سارا فائیل گم ہو گیا ہے ؟

مسٹر حمزہ - صرف document ہی نہیں گم ہوا ہے بلکہ فائیل گم ہو گیا ہے جناب والا -

Mr. Speaker : We will take up this adjournment motion on the 1st.

FIXING OF THE PURCHASE PRICE OF 'BAIGMI' RICE AT Rs. 20.00

Mr. Speaker : Next motion.

Malik Muhammad Akhtar : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the West Pakistan Government has fixed purchase price of 'Baigmi' rice at Rs. 20.00 (Rs. Twenty)

per maund from Rice Controlled Areas which is much lower as compared with the prices at which the Government is selling the same. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Mr. Speaker : When has this price been fixed ?

Malik Muhammad Akhtar : Very recently. I have got a document.

Mr. Speaker : When ? Which is the document ?

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - یہ کوہستان اخبار صوبائی حکومت کا اپنا ھی اخبار ھے - ۲۶ اکتوبر کی اس میں خبر ھے کہ صوبائی حکومت نے اجارہ داری سکیم کے تحت سال رواں میں چاول کی خریداری کے سلسلے میں جو پالیسی اختیار کی ھے - اس نئی پالیسی کے تحت امسال صوبائی حکومت ضلع لاھور ، گوجرانوالہ ، سیالکوٹ ، گجرات ، شیخوپورہ ، ساھیوال اور تحصیل سمندری - جڑانوالہ (ضلع لائلپور) اور جھنگ کی تحصیل چنیوٹ سے ۱۹ کروڑ روپیہ کی مالیت کا ۲ لاکھ ۲۰ ھزار ۲ سو ٹن چاول (باسمتی اور بیگمی) خرید کرے گی - ضلع گوجرانولہ سے ۵ ھزار ٹن چاول خرید کیا جائے گا جب کہ لاھور سے ۶ ھزار ٹن - شیخوپورہ سے ۶۹ ھزار ٹن - سیالکوٹ سے ۳۲ ھزار ٹن - گجرات سے ۶ ھزار ۵ سو ٹن - تحصیل سمندری اور جڑانوالہ سے ۲ ھزار ۶ سو ٹن - ساھیوال سے ۶ ھزار ۵ سو ٹن - اور تحصیل چنیوٹ سے چار سو ٹن چاول خریدا جائے گا - معتبر ذرائع سے معلوم ھوا ھے کہ امسال حکومت نے باسمتی چاول کی قیمت خرید ۲۸ روپیہ سے بڑھا کر ۳۱ روپیہ فی من کر دی ھے اور اسی طریقے سے بیگمی چاول کی قیمت خرید ۱۸ روپیہ فی من سے بڑھا کر ۲۰ روپیہ فی من کر دی ھے - تاکہ زمیندار چاول پیدا کرنے میں زیادہ سے زیادہ محنت کریں -

مسٹر سپیکر - چاول کی قیمت مقرر کرنے کے سلسلے میں جو نرخ وقتاً فوقتاً مقرر ھوئے ھیں ان کو آپ غور سے پڑھیں ملک صاحب -

And now the Minister for Food and Agriculture will give us the date.

Minister for Food and Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : It was on the 27th March, 1967, when the Government made the announcement of

the prices and we made sure that before the growers under-took the sowing operation they should know the prices at which we were going to procure both Basmati and Baigmi.

Mr. Speaker : Does the Member still press his motion ?

Malik Muhammad Akhtar : I press it because it is in the public interest whatever the ruling may be.

Mr. Speaker: The matter proposed to be discussed in the adjournment motion is not of recent occurrence. Therefore, the motion is ruled out of order.

Similar is the case with the next motion.

Malik Muhammad Akhtar : But I have not moved it.

Mr. Speaker : It is ruled out of order.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEES' REPORTS

Mr. Speaker : There is one motion for the extension of time by Rais Khan Muhammad Khan Nizamani.

Rais Khan Muhammad Khan Nizamani : I beg to move:

> That the time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Information on the West Pakistan Press & Publications (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 39 of 1967) be extended up to 31st May, 1968.

Mr. Speaker : The question is:

> That the time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Information on the West Pakistan Press & Publications (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 39 of 1967) be extended up to 31st May, 1968.

The motion was carried.

BILLS

THE WEST PAKISTAN LAND REVENUE BILL, 1965

(resumption of consideration clause by clause)

CLAUSE 192 (B) *(new clause) (contd.)*

Mr. Speaker : The House will now resume consideration clause by clause of the West Pakistan Land Revenue Bill, 1965. Mr. Muhammad

Hashim Lasi was speaking on the new clause 192 (B) when the House rose for the day on Thursday last. The Member may please continue with his speech.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - آج ''امروز،، میں ایک ایسی خبر چھپی ہے جس سے مجھے یہ خدشہ ہے کہ سابقہ صوبہ سندھ کے بعض زمیندار اس خبر کے پڑھنے کے بعد اس حد تک پریشان ہوئے ہونگے کہ ان میں سے بعضوں کو دل کا دورہ پڑ گیا ہوگا - اس اخبار میں یہ لکھا ہوا ہے کہ سابق صوبہ سندھ میں زمینداری سسٹم رائج نہیں کیا جائیگا - مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے سندھ کے ارکان کا مطالبہ منظور کر لیا -

جہانتک مجھے علم ہے اس قسم کا فیصلہ نہ تو اس ایوان نے کیا اور نہ مسلم لیگ پارٹی نے کیا ہے کہ زمینداری سسٹم وہاں ختم کر دیا جائیگا - اور سابق صوبہ سندھ میں زمینداری سسٹم رائج نہیں کیا جائیگا - حضور والا - یہ کتنی موٹی سرخی ہے - آپ اندازہ لگائیے کہ بعض کم پڑھے لکھے لوگ اس سرخی کو پڑھکر اس خبر سے کیا تاثر لینگے - اور کس قسم کی پریشانی انکو لا حق ہوگی -

مسٹر سپیکر - حمزہ صاحب - آپکے معیار کے تعلیم یافتہ لوگوں پر اس خبر کے پڑھنے سے کوئی اثر نہیں پڑیگا - مسٹر محمد ہاشم لاسی -

مسٹر محمد ہاشم لاسی (اس بیلہ - قلات) - جناب والا - میں مسٹر جلبانی کی ترمیم کے سلسلے میں اگلے روز کچھ گذارشات پیش کر رہا تھا - میرے مختلف دوستوں نے اس سلسلے میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے - میں یہ مناسب سمجھتا تھا کہ انکو فرداً فرداً جواب دے کر قائل کرنے کی کوشش کرتا کہ یہ ترمیم جن علاقے جات سے تعلق رکھتی ہے جو اپنی نوعیت کے واحد علاقے ہیں - یہ ترامیم کس حد تک بہترین ثابت ہو سکتی ہیں ان علاقوں کے لئے - اس سلسلے میں میں نے اپنے محترم دوستونکی توجہ دلائی اور میں یہ نہیں چاہتا کہ ان دوستوں کے اعتراضات کا میں فرداً فرداً جواب دے کر اس معزز ایوان کا وقت ضائع کروں - اس سلسلے میں میں صرف یہ گذارش کرونگا کہ

جناب والا ۔ سندھ اور بلوچستان یہ چند ایسے علاقے جات ھیں جنکے لئے اس ترمیم کا اس ایوان میں منظور کرنا نہایت ھی موزوں ھوگا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں جلبانی صاحب کی تجویز کی تائید کرنے کے لئے کھڑا ھوا تھا ۔ جناب والا ۔ میرے محترم دوست مسٹر حمزہ نے اس ترمیم کی مخالفت میں بڑے ھی زور و شور سے حکومت کی اکثریتی پارٹی اور میرے وزیر قانون پر یہ حملے کرنے کی کوشش کی کہ حکومت کی اکثریتی پارٹی نے اس ترمیم کو اس ھاؤس میں لا کر یہ ثبوت پیش کیا ھے کہ One Unit کے مقصد کو فوت کرنے کی کوشش کی جا رھی ھے ۔ جناب والا ۔ اس ھاؤس کے اندر ھمارا ھمیشہ سے یہ مقصد رھا ھے کہ جو بھی قانون سازی ھو قانون سازی کرتے وقت ھم کو اس چیز کا خیال رکھنا چاھئیے کہ قانون ھمیشہ اس ملک کے عوام کے مزاج اور ان کے رسم و رواج اور ان کے روزانہ کی زندگی سے وابستہ ھو ۔ اور وہ ان کے مزاج کے مطابق ھو ۔ جناب والا ۔ جب وہ ایک سمجھ دار ممبر ھوتے ھوئے یہ اچھی طرح سے جانتے ھیں کہ ان علاقہ جات میں چند ایسے علاقہ جات ھیں جہاں یا جن کے لئے قانونی ترامیم پیش کرنے کی ضرورت ھوتی ھے وہ ان کے مزاج کے مطابق ھونی چاھئے ۔ وہ اپنے الفاظ پر کسی وقت پابند رھنے کی کوشش کیا کریں ۔ ایسے قوانین نہیں بنانے چاھئیں جنکو ان کے سر پر تھوپ دیا جائے ۔ اس چیز کا خاص خیال رکھا جانا چاھئے اور تعاون بھی کرنا چاھئے کہ قانون بناتے وقت عوام کے مزاج کا خاص خیال رکھا جائے اور ان چیزوں کو ضرور مدنظر رکھا جانا چاھئے ۔ اکثریت پارٹی یعنی حکومتی پارٹی پر یہ الزام لگایا گیا کہ وہ ون یونٹ کا مقصد فوت کرنا چاھتے ھیں ۔ جناب والا ۔ یہ قطعی نہیں ھے ۔ ون یونٹ اتنا کمزور نہیں ھے کہ مالیہ اگر نمبردار وصول کرے تو کوئی برا اثر پڑے گا ان الفاظ کیساتھ میں اس تجویز کی تائید کرتا ھوں اور گذارش کرتا ھوں کہ مسٹر جلبانی کی ترمیم منظور فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : Would Mr. Jalbani like to say something ?

Haji Rais Darya Khan Jalbani : No Sir.

Mr. Speaker : I will now put the new clause to the vote of the House. The question is :

That after clause 197 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following new clause be added, namely:—

"198. Notwithstanding anything contained in this Act, headmen (Lambardars) shall not be appointed in, nor shall rules for their appointment be enforced in or made applicable to, any area or part of the Province where the law in force immediately before the commencement of this Act did not provide for the making of such appointment or rules."

The motion was carried.

PREAMBLE

Mr. Speaker : Now, the Preamble.

The question is:

That Preamble be the Preamble of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 1

Mr. Speaker : Clause 1; first amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for clause 1 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely:—

"1. (1) This Act may be called the West Pakistan Land-Revenue Act, 1967.

(2) It extends to the whole of the West Pakistan, except the tribal areas.

(3) It shall come into force at once."

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for clause 1 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely:—

"1. (1) This Act may be called the West Pakistan Land Revenue Act, 1967.

(2) It extends to the whole of the West Pakistan, except the tribal areas.

(3) It shall come into force at once."

Minister for Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور-۲) - پیشتر اس کے کہ میں اپنے دلائل اپنی ترمیم کے حق میں دوں میں یہ ضروری خیال کرتا ہوں کہ - - - - - (قطع کلامی) جناب سپیکر - میں نے ان سے اتفاق نہیں کیا - یہاں پر انہوں نے یہ سفارش کی ہے کہ سیلیکٹ کمیٹی نے یہ دفعہ ۱ کی سب کلاز ۳ میں Mind the word 'IT' Sir.

"(3) It or any specified provision thereof shall come into operation in such area or areas and on such date or dates as Government may, by notification, appoint in this behalf."

جناب والا - میں دفعہ ۹۶ کی پہلی جو شق ہے اس کو عرض کرتا ہوں - دفعہ ۱۹۶ (۱) میں جناب والا یہ قرار دیا گیا ہے -

"196. (1) The enactments mentioned in Part One of the Schedule are hereby repealed."

یعنی میں جناب والا - سمجھنے سے قاصر ہوں کہ جب دفعہ ۱۹۶ کے تحت اور شیڈول جو کہ منسلکہ دیا ہوا ہے اس کے مطابق کم و بیش ۱۶ قوانین پہلے حصے میں اور ۷ قوانین دوسرے حصے میں یعنی جناب والا - یہ کم و بیش ۲۳ قوانین ہیں جن کو یکجا کرنا مقصود ہے تو یہ قرار دینا کہ لینڈ ریونیو بل جس نے چند دنوں کے بعد ایکٹ بن جانا ہے ۱۹۶۷ء کا اس کی بعض دفعات اور ترامیم یہ سب کے سب علاقوں میں لاگو نہیں ہوں گی یہ مناسب نہیں ہے اور پھر اس کا مطلب یہ ہو گا کہ اس قانون کا مقصد فوت ہو جائے گا - در اصل جناب والا - یہ دفعہ Statement of Objects and Reasons سے متصادم ہے - اس کے متعلق میں ایک چیز پڑھے دیتا ہوں جو خان حبیب اللہ خاں سابقہ وزیر مال کی طرف سے ہے اس چیز کا میں ایک متعلقہ حصہ پڑھ دیتا ہوں جس سے یہ بالکل متصادم ہے -

"The Bill aims at unifying Land Revenue Laws in force in the various regions of the Province. Since integration, the Punjab Land Revenue Act 1887 and Sind Land Revenue Code 1879, have been the principal statutes on the subject in force in the North and South zones of West Pakistan. The Punjab Land Revenue Act 1887, was before integration adopted with certain modifications by the former N.W.F.P., Bahawalpur

State and Baluchistan. After integration, it was extended to the districts of Kalat, Kharan, Makran, Lasbella. The Sind Land Revenue Code 1879 is in force in the former Sind and Khairpur State. Bombay Land Revenue Code 1879 is also in force in the District of Karachi."

جناب سپیکر ۔ اب یہ اندازہ فرمائیں کہ اس میں دو ہی مقاصد ہیں جو اس دفعہ سے حاصل ہو سکتے ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ بعض علاقہ جات میں بعض دفعات کو نہ لگایا جائے ۔ میں جناب والا اس کے متعلق تیسری ریڈنگ پر عرض کروں گا کہ جو اتنا ڈھنڈورہ پیٹا جا رہا ہے کہ قانون کو بہتر کیا گیا ہے وہ کہاں تک درست ہے ۔ اور تمام ترامیم جو پیش ہوئی ہیں اور میں نے ہر ترمیم کو علیحدہ علیحدہ رکھا ہے میں نے ایک catalogue بنایا ہے جس میں میں یہ ثابت کروں گا کہ لینڈ ریونیو ایکٹ ۱۹۶۷ میں صرف ۲ کلازیں ایسی ہیں جن کو ترمیم کر کے نافذ کر دیا گیا ہے اور پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ اس سے قبل ہی نافذ ہے ماسوائے اس کے کہ اس کلاز کی پرووِژن سے سابقہ صوبہ سندھ یا کراچی میں جہاں نئے قانون کو نافذ کرنا مطلوب ہے اس سے ان کو victimize کیا جائے اور اس کے سوا میں اس کی کوئی وجہ جواز نہیں پاتا اس کے علاوہ جناب والا ۔ خان حبیب اللہ خان فرماتے ہیں ۔

"There are basic differences in the Punjab Land Revenue Act and Sind Land Revenue Code in regard to the nature of land tenures, mode of assessment [of land revenue, preparation and maintenance of record of rights, partition of lands, etc".

وہ آگے کہتے ہیں

"In order to remove disparities in different integrating units and place the rights and privileges of the land-owners vice-versa the State on a uniform basis throughout the Province it has been found necessary to consolidate and amend the laws relating to land revenue and incorporate them into one Act to be applicable to the whole of West Pakistan".

جناب والا ۔ یہ تو ہے اس کا بیان اغراض و وجوہ اب قرار دیا جا رہا ہے کہ یہ قانون جناب والا یہ کہنا چاہتے ہیں کہ دفعہ ۱ میں

1. (2) It extends to the whole of the Province of West Pakistan, except the Tribal Areas.

(3) It or any specified provision thereof shall come into operation in such area or areas and on such date or dates as Government may, by notification, appoint in this behalf.

جناب والا ۔ میرا جو نقطہ نظر ہے میں وہ straightaway آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ اس قانون سے بہر حال زمینداروں کو فائدہ پہنچا ہے اور کاشتکاروں کو فائدہ پہنچا ہے ان کو اسی level پر لایا جاتا ہے اسی level پر وہ مالیہ دیں ۔ اسی پر ان کو حقوق اور پرولیج حاصل ہوں گے جو ان علاقہ جات کے لوگوں کو حاصل ہیں جہاں پر سابقہ پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ نافذ ہے ۔

جناب والا ۔ اس کلاز کو اس صورت میں رکھنے سے حکومت یقیناً اسے سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کرے گی ۔ بلکہ یہ کلاز ۱۸۸۷ء کے پنجاب لینڈ ریوینیو ایکٹ میں تھی اور اس کے الفاظ یہ تھے ۔

"صوبائی حکومت مرکزی حکومت کی اجازت سے نوٹیفیکیشن کے ذریعہ سے اس قانون کو لگائیگی ان علاقہ جات میں جہاں چاہے گی"۔

اس سے مراد یہ ہوئی کہ آج بھی ہم ۱۸۸۷ء کے حالات سے دوچار ہیں حالانکہ اس وقت ذرائع آمد و رفت بہت مختلف تھے ۔ اور آج ترقی یافتہ ہیں ۔ آج حالات مختلف ہیں ۔

پھر جناب والا ۔ تیسری دلیل جو میں اپنی اس ترمیم کے حق میں دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کیا ہم کوئی نیا قانون لگا رہے ہیں جس کے لئے exemption دینا چاہتے ہیں ۔ یہ تو وہی ۸۰ ۔ سالہ پرانا پنجاب لینڈ ریوینیو ایکٹ ہے جس کی دفعہ ۷۵ اور دفعہ ۴۲ میں معمولی سی ترمیم کی گئی ہے اور وہ بھی پچیس فی صد ورنہ یہ قانون اور اس کے رولز وہی ہیں جن پر ہم گذشتہ ۸۰ سال سے کام کر رہے ہیں ۔ اب ہم نے اسے ان علاقہ جات پر لگانا ہے جو سندھ کے ہیں ۔ اس کلاز کی زد سندھ پر پڑتی ہے ۔ سندھ والوں کے ساتھ جس بیدردی سے سلوک کیا جا رہا ہے

یہ اس کا ثبوت ہے ۔ یہ ایک چیز اس میں رکھ دی گئی ہے کہ یہ آپ کو رعائت دی جاتی ہے آج اس پر ایک ایسی کلاز لگا دینا جس کے تحت وہ اس قانون سے مستفید نہیں ہو سکتے یہ مناسب نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اس کے بعد آپ اندازہ فرمائیں اس میں جو یہ قرار دیا گیا ہے ۔

It extends to the whole of the Province of West Pakistan, except the Tribal Areas.

جیسے جناب والا اس اصول سے مجھے اتفاق ہے کہ tribal area میں مرکزی حکومت کا اختیار ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے وزیر مال بھی نیم مرکزی وزیر ہیں کیونکہ یہ ان علاقہ جات پر حکومت کر رہے ہیں جو مرکزی حکومت کی تحویل میں ہیں جناب والا ۔ اب آپ اندازہ فرمائیں ۔ میں اس پر زیادہ وقت نہیں لوں گا ایک پریس کٹنگ سے عرض کرنا ہے ویسٹ پاکستان کے صوبہ کے بہت سے حصہ جات ہیں میں انہیں ریاست تسلیم کرنے کو تیار نہیں ۔ جنہیں سپیشل ایریا قرار دیا گیا ہے اور جس کے متعلق لامنسٹر صاحب نے مانا ہے کہ وہ مغربی پاکستان کا حصہ ہے اور سپیکر صاحب نے بھی چھ ستمبر کو رولنگ دیا ہے کہ وہ مغربی پاکستان کا حصہ ہے ۔ آئین میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ مغربی پاکستان وہ ہے جسے ۱۹۵۵ء میں قانون کے ذریعہ ''صوبہ مغربی پاکستان'' قرار دیا گیا تھا ۔ اب جناب والا ۔ کیا مغربی پاکستان کی ریاستوں کے ان علاقہ جات کے لوگ جو ہیں کیا وہ بھی کبھی اس قانون سے بہرہ مند ہوں گے کہ نہیں جناب والا ۔ یہ دو یا تین لائنیں ہیں جن میں ریاست چترال کو مغربی پاکستان میں مدغم کرنے کو زیر بحث لایا گیا ہے ان میں کہا گیا ہے کہ وہاں بیگار لی جاتی ہے چھوٹے بڑے زمینداروں اور کاشتکاروں سے پیداوار کا . . . .

Mr. Speaker: This law is not applicable in the tribal areas.

ملک محمد اختر ۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ ان سے پیداوار کا ۱۰/۱ حصہ بیگار کے طور پر لیا جا رہا ہے ۔ اب جناب والا

چونکہ جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے اس نئے قانون کا اطلاق محض سابقہ سندھ اور کراچی پر ہونا ہے کیوں کہ یہ سارے مغربی پاکستان میں ما سوائے ٹرائیبل ایریا کے پہلے ہی نافذ ہے ۔ جناب سپیکر آپ اندازہ فرمائیں کہ نئے بل سے Let it be the lesser evil.

میرے نقطہ نظر کے مطابق یہ قرار دیا گیا ہے کہ ریکارڈ آف rights کو بہتر طریق پر رکھا جائے گا اسی طرح اس قانون میں assessment جو ہے وہ کم کی گئی ہے ۔ ایسا طریق کار ہونا چاہئے کہ یہ سندھ میں بہتر طور پر رائج ہو سکے ۔

Mr. Speaker: The Member may please be relevant to his amendment.

Malik Muhammad Akhtar: Alright Sir.

پھر میں اس کلاز کی as a whole مخالفت کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ as a whole مخالفت کریں گے تو اسی کلاز کی کریں گے ۔

ملک محمد اختر ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کیا کیا فوائد تھے جو دئے جانے تھے ۔ اس کلاز سے اور اس سیاسی نقطہ نظر سے وہ علاقہ جات ان مقاصد اور فوائد کو حاصل نہیں کر سکیں گے ۔

Mr. Speaker: I will put the amendment to the vote of the House.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میری ترمیم بھی اسی قسم کی ہے اگر اس پر فیصلہ ہو گیا تو شائد میں پھر اسے پیش نہ کر سکوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ صرف سب کلاز تین کی ہے ۔ موجودہ ترمیم دوسری سب کلازوں کے ساتھ آ رہی ہے اور وہ independent ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں اسے اسی وقت پیش کر سکتا ہوں جب آپ اجازت دیں گے ۔

Mr. Speaker : The question is:

That for clause 1 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely:—

"1. (1) This Act may be called the West Pakistan Land Revenue Act, 1967.

(2) It extends to the whole of the West Pakistan, except the tribal areas.

(3) It shall come into force at once".

The motion was lost.

Mr. Speaker: Next amendment is from Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, I beg to move:

That the figures 1965, occurring in sub-clause (1) of clause (1) in line 2 (of the West Pakistan Land Revenue Bill as reported by the Select Committee) be substituted by the figures 1967.

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is:

That the figures 1965, occurring in sub-clause (1) of clause (1) in line 2 (of the West Pakistan Land Revenue Bill as reported by the Select Committee) be substituted by the figures 1967.

Minister of Revenue: Not opposed.

Mr. Speaker: As the amendment is not opposed, it stands carried.

Next. Mr. Hamza.

Mr. Hamza: Not moving.

Mr. Speaker: The amendment is not moved.

Next is Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir I beg to move:

That in sub-clause (3) of clause I of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely.—

"(3) It shall come into force at once".

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is:

That for sub-clause (3) of clause 1 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely:—

(3) It shall come into force at once."

Minister of Revenue: Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - کلاز ۱ کی سب کلاز (۳) اس طرح سے اس مسودہ قانون میں تحریر کی گئی ہے کہ

> "It or any specified provision thereof shall come into operation in such area or areas and on such date or dates as Government may, by notification, appoint in this behalf."

جناب والا - ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ دو قسم کے اختیارات حاصل کرنا چاہتی ہے - نمبر ۱ کہ اس مسودہ قانون کا کوئی حصہ کس علاقے میں نافذ کیا جائے یا کس علاقے میں نہ نافذ کیا جائے - نمبر ۲ اگر نافذ کرنا ہے تو کونسی تاریخ کو نافذ کرنا ہو گا یا مختلف تاریخوں پر مختلف علاقوں میں نافذ کرنا ہو گا - آپ ان الفاظ سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ در اصل ہماری گورنمنٹ اس سب کلاز کے ذریعہ وہ اختیارات حاصل کرنا چاہتی ہے جو حقیقت میں اس ایوان کو حاصل ہیں - جو اس صوبہ کی اس مجلس قانون ساز کو حاصل ہیں صرف اسی مجلس قانون ساز کو یہ اختیارات حاصل ہیں کہ یہ آئین میں دیئے گئے اختیارات کے تحت صوبہ مغربی پاکستان کے کسی حصے کے لئے یا تمام صوبہ مغربی پاکستان کے لئے باستثنائے ٹرائبل ایریا کے قانون سازی کرے - میرا خیال ہے اس میں کسی دوست کو یا ایوان کے کسی معزز رکن کو اختلاف نہیں ہو سکتا - میں عرض کر رہا ہوں کہ صرف اس ایوان کو یہ اختیارات حاصل ہیں ماسوائے اس صورت میں کہ ہنگامی حالات میں گورنر صاحب اپنے خاص اختیارات کے ذریعہ اس صوبہ کے لئے قانون سازی کریں - کسی فرد بشر کو یہ اختیارات آئین کی رو سے اور نہ اس صوبہ کی انتظامیہ کو میری مراد انتظامیہ سے گورنر صاحب کے ماسوائے حاصل نہیں ہیں - یعنی سرکاری ملازمین - سیکرٹری صاحب یا سیکرٹریٹ کو قانون سازی کے اختیارات حاصل نہیں ہیں وہ اختیارات اس کلاز کے ذریعہ ہم سے مانگے جا رہے ہیں یعنی ہم اپنے اختیارات خصوصی کو میری مراد قانون سازی کے اختیارات سے ہے اس

کلاز کے ذریعہ اپنے افسران کو یا اپنی انتظامیہ کے حوالہ کر رہے ہیں ۔ مجھے اس سے اختلاف ہے ۔

جناب والا ۔ یہ ایک بنیادی اصول ہے کہ انتظامیہ کو کسی صورت میں بھی قانون سازی کے اختیارات نہیں دیئے جا سکتے ہیں لیکن اس کلاز کے ذریعہ انتظامیہ قانون سازی کریگی ۔ انتظامیہ یہ فیصلہ کریگی کہ اس قانون کا اطلاق کس علاقے پر ہو یا کس علاقے پر نہ ہو ۔ اگر ہم یہ اختیارات انتظامیہ کے حوالے کریں کہ یہ قانون کس تاریخ کو کس علاقے میں نافذ ہو گا تو یہ بھی قانون سازی ہو گی ۔

جناب والا ۔ آئین سے متعلق کتابیں اس بات کے بارے میں واضح ہیں کہ انتظامیہ delegated legislation یا ancillary legislation کر سکتی ہے مگر اس کی حدود ایک حد تک قائم کر دی گئی ہیں اور حدود وہی ہیں جن کو ہم قواعد و ضوابط کے مرتب کرنے سے تعبیر کرتے ہیں یعنی کسی قانون کے تحت یہ اسمبلی اجازت دے سکتی ہے یا یہ اختیارات دے سکتی ہے کہ انتظامیہ اس قانون کے تحت ۔ اس کے مطابق اور اس قانون کے تابع ایسے قواعد و ضوابط تیار کرے جو اس قانون کی منشا اور مقصد میں ممد و معاون ہوں ۔ لیکن اس کلاز کے ذریعہ اس سے بہت زیادہ وسیع اختیارات آج ہم سے انتظامیہ مانگ رہی ہے ۔ میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کے متعلق مشہور jurists کی رائے آپ کے سامنے پیش کروں کہ کس حد تک یہ اسمبلی اپنی انتظامیہ کو delegated powers تفویض کر سکتی ہے اور کس حد تک تفویض نہیں کر سکتی ہے ۔ اس صوبہ کے ساڑھے پانچ کروڑ انسانوں نے اس ایوان کے معزز اراکین کو ایک خاص مقصد کے لئے ۔ ایک خاص غرض کے لئے چنا ہے ۔ اگر وہ مقصد ہمارے علاوہ کسی اور نے پورا کرنا ہے تو یہ الیکٹریٹ جس نے اس ایوان کے اراکین کو چنا ہے کسی اور کو بھی چن سکتی ہے ۔ وہ بورڈ آف ریونیو کے ممبران کو بھی قانون سازی کرنے کے لئے چن سکتی ہے ۔

محکمہ قانون کو بھی اس کام کے لئے چنا جا سکتا ہے ۔ اس صوبہ کے عوام کہہ سکتے ہیں کہ بورڈ آف ریونیو ہمارے لئے اس قسم کے قوانین بنائے۔ سیکرٹریٹ کے محکمے ہمارے لئے اس قسم کے قوانین بنائیں لیکن انہوں نے اس ایوان کے اراکین کو اس مقصد اور غرض کے لئے چنا ہے کہ اس صوبہ کا یہ ایوان قانون سازی کرے نہ کہ بورڈ آف ریونیو کے ممبران یا محکمہ قانون قانون سازی کرے ۔ اس کلاز کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ محکمہ قانون یا دوسرے محکمے مل کر یہ فیصلہ کریں گے کہ اس قانون کا کون سا حصہ کس علاقے میں نافذ ہو یا کس تاریخ کو نافذ کرنا ہے ۔ اس لئے میں جناب کی خدمت میں اپنی گذارشات کی تائید کے لئے ایک دو حوالے پیش کروں گا ۔

Page 177 : Fundamental Law of Pakistan by Mr. A. K. Brohi:

"The constitutional objection to the validity of Delegated Legislation was stated by Cooly in his Constitutional Limitations, as follows : (7th Edition, page 163) :—

"One of the settled maxims in constitutional law is that power conferred upon the legislature to make laws cannot be delegated by that department to any other body or authority. Where the sovereign power of the State has located the authority, there it must remain, and by that constitutional agency alone the laws must be made until the Constitution itself is changed. The power to whose judgment, wisdom and patriotism this high prerogative has been entrusted cannot relieve itself of the responsibility by choosing other agencies upon which the power shall be devolved nor can it substitute the judgment, wisdom and patriotism of any other body for those to which alone the people have seen fit to confide this sovereign post."

جناب والا ۔ اس کے ساتھ ہی میں جناب کی خدمت میں اسی کتاب کے صفحہ ۱۸۴ سے بھی ایک حوالہ جو کہ موضوع زیر بحث سے متعلق ہے عرض کرتا ہوں ۔

"Summing up the study of the case law that governs the delegation of legislation, legislative power, as it has developed in India, it is sufficient to remark that by now it is well settled that the essential legislative power is incapable of being constitutionally delegated. Short of delegating the essential legislative power, the legislature can, within the

frame work of the policy laid down by it, delegate to a subordinate agency the power to carry into effect, by making detailed rules, the policy thus laid down. This is the view which in the opinion of the present writer seems to have been firmly established in the decision of the Delhi Laws Act Case. It would not be wrong to say that the following extract from the judgement of Mukherjea, J. (at p. 397) enunciates the correct rule :

"Delegation of Legislative Authority could be permissible but only as ancillary to, or in aid of, the exercise of law-making powers by the proper Legislature and not as a means to be used by the latter to relieve itself of its own responsibility or essential duties by devolving the same on some other agent or machinery. A constitutional power may be held to imply a power of delegation of authority which is necessary to effect its purpose ; and to this extent delegation of a power may be taken to be implicit in the exercise of that power. This is on the principle 'that everything necessary to the effective exercise of a power is implied in the grant of the power. Everything necessary to the effective exercise of the legislation must, therefore, be taken to be conferred by the Constitution within that power'. Per O'Connor J. in Baxter V. Ah Way (1909) 8 C. L. R. p. 626. But it is not open to the Legislature to strip itself of its essential legislative function and vest the same on an extraneous authority. The primary or essential duty of law-making has got to be discharged by the Legislature itself ; delegation may be resorted to only as a secondary or ancillary measure."

Sir, further on, Justice Fazl-e-Ali says :

"The Legislature must normally discharge its primary legislative function itself and not through others."

جناب والا - میں آپ کے سامنے انگریزی کا پھر ایک اقتباس پڑھ کر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ subordinate and ancillary legislation سے کیا مراد ہے :—

"It remains now briefly to refer to the concept of subordinate or ancillary legislation. This refers to a situation in which the Legislature lays down the policy in more or less wide terms and gives to some external authority the power to carry out, by framing rules and regulations, the legislative policy so specified. There is always a Section (technically called Rule-making Power Provision) in the Act passed by the Legislature that says generally that some extraneous authority, charged with the duty of administering the Act, should frame rules and regulations 'not inconsistent with its provisions' for the purposes of 'carrying out the objects of the Act'."

جناب والا - اس طور سے جو اختیارات آئین کے تحت ایوان کے اپنے ہاتھ میں ہیں ہماری حکومت ان اختیارات کو اپنی انتظامیہ کے ہاتھ میں دے دینا چاہتی ہے - عوام نے تو ایوان ہذا کو قانون سازی کے لئے چنا تھا مگر ہماری حکومت عوام کی مرضی کے خلاف آئین کے منشاء کے خلاف اور ایوان کی اجازت کے بغیر یہ اختیارات اپنی انتظامیہ کو سونپ دینا چاہتی ہے یہاں میں چیف جسٹس کارنیلیس کی رائے اس بارہ میں کتاب مذکورہ کے صفحہ ۱۸۷ سے پڑھ کر سناتا ہوں -

Justice Cornelius says —

> "Prima facie the placing and keeping of a law on the Statute Book, and the removing of a law from the Statute Book are legislative functions."

اب جناب والا - میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا ورنہ اس کتاب میں اس مسئلے پر بڑی دلچسپ بحث کی گئی ہے - بہر حال مختصراً عرض ہے کہ جسٹس کارنیلس کی رائے یہ ہے کہ کسی قانون کو نافذ کرنا یا repeal کرنا یا واپس لینا اس قانون ساز اسمبلی کا کام ہے نہ کہ کسی دوسری ایجنسی کا مثلاً انتظامیہ نہ تو کسی قانون کو repeal کر سکتی ہے نہ واپس لے سکتی ہے نہ اپنی مرضی سے کسی قانون کو کسی علاقے میں کسی عرصے کے لئے نافذ یا واپس شدہ یا معطل شدہ قرار دے سکتی ہے - انتظامیہ کا یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی قانون کو کسی علاقے میں نافذ کرے یا کسی قانون کو اس علاقے سے کچھ عرصے کے لئے واپس لے لے یا repeal کر دے یا معطل کر دے یہ آئینی طور پر جائز نہیں ہوگا - جناب والا - میں حیران ہوں کہ آخر اس قانون کے ڈرافٹ کرنے والوں کو کیا سوجھی کہ انہوں نے کئی ایک دفعات اس قانون میں ایسی رکھ دی ہیں جن سے انتظامیہ کو قانون سازی کا اختیار تفویض ہو جاتا ہے - خدا کا شکر ہے کہ انہوں نے میری ترمیم کو قابل قبول سمجھا جو کہ کلاز ۱۹۷ سے متعلق تھی - ورنہ انہوں نے وہاں بھی آخر میں درج کیا ہوا تھا کہ انتظامیہ کا ایک حصہ یعنی بورڈ آف ریونیو جہاں چاہے جب چاہے

جس عرصہ کے لئے چاہے بذریعہ نوٹیفیکیشن کسی علاقے میں اس کو نافذ کرے یا واپس لے لے اس صورت میں ایوان کو خبر تک نہ ہوئی کہ فلاں قانون واپس لے لیا گیا ہے یا نافذ کر دیا گیا ہے گویا کہ ایک قانون وضع کر لیا گیا یا واپس لے لیا گیا ہوتا اب پھر اس کلاز کی شق (۳) کے ذریعہ جو زیر بحث ہے گورنمنٹ دوبارہ اپنے سیکرٹری کو جو کہ بورڈ آف ریوینیو کا رکن ہوگا یہ اختیار دے رہی ہےاور وہ اس قانون کو یکسر بدل دے ۔ میں ایک مثال دے رہا ہوں ۔ میں وزیر مال سے اور محترم قائد ایوان سے درخواست کروں گا کہ وہ اس کے مختلف پہلوؤں پر غور و خوض فرمائیں کہ وہ کیوں اس ایوان کی قانون سازی کے اختیارات اپنی انتظامیہ کو دے رہے ہیں ۔ ان کے افسر تو پہلے ہی اختیارات کے بھوکے ہیں وہ ابھی سیر نہیں ہوئے اور زیادہ سے زیادہ اختیارات مانگ رہے ہیں ۔ اس مسودہ قانون کی کلاز (۲)میں درج ہے کہ حکومت جس علاقے میں چاہے جب چاہے اس قانون کو نافذ کر دے یا اسے واپس لے لے ۔ یہ نظریہ درست نہیں ہے کہ بذریعہ نوٹیفیکیشن کسی قانون کو حکومت خود ہی واپس لے لے یا نافذ کر دے اسی کو میں کہتا ہوں کہ قانون سازی کے اختیار کو انتظامیہ کے سپرد کیا جا رہا ہے اور تفویض کیا جا رہا ہے جو کہ درست نہیں ۔ اس طرح تو رولز بنانے اور قواعد و ضوابط بنانے کی طرح قانون سازی کا کام بھی انتظامیہ کے حوالہ ہو جائے گا ۔

جناب والا ۔ اس مسودہ قانون کی تسوید کے وقت ان کے ذہنوں میں یہ خیال تک نہیں آیا کہ یہ قانون سازی کا اختیار اپنی انتظامیہ کو تفویض کر رہے ہیں انہوں نے یہ زحمت ہی گوارا نہیں کی کہ ذرا اس معاملے کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کرتے کہ آیا یہ قانون سازی کے اختیارات کی تفویض تو نہیں ؟ لہذا میں اپنے محترم وزیر مال اور وزیر قانون سے درخواست

کروں گا کہ وہ دوبارہ سوچ لیں انتظامیہ کو اس قسم کے اختیارات تفویض کرنا کسی طور مناسب نہیں اگر حکومت بذریعہ نوٹیفیکیشن کسی قانون کو سابقہ سندھ سے واپس لے سکے یا وہاں نافذ کر سکتی ہے تو یہ گویا قانون سازی کر رہی ہو گی کہ کبھی ایک قانون کو پشاور میں یا سرگودھا میں یا خیر پور میں نافذ کر دیا اور کبھی خیر پور سے واپس لے لیا یا سرگودھا سے یا پشاور سے واپس لے لیا حالانکہ ایوان ہذا کو اس کی بالکل کوئی اطلاع تک نہ ہوگی یہ تو گویا انتظامیہ کو ایوان ہذا کے اوپر super legislator کا درجہ دینے کے مترادف ہے ۔ یہ انتہائی خوفناک فعل ہے ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اس قانون کو نافذ کرنے کے بعد اگر یہ محسوس کرے کہ کسی علاقے میں اس قانون کے نفاذ سے کوئی دقت پیدا ہو گئی ہے تو اس علاقے سے اس قانون کو واپس لے لیں اور وہ واپس ہو جائے گا تو پھر میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسے اختیارات کی کیا ضرورت ہے کہ جہاں وہ چاہیں اسے نافذ کر دیں اور جہاں نہ چاہیں اسے نافذ نہ کریں ۔ کیونکہ جب کسی علاقے کو اس قانون کا تجربہ ہی نہ ہوگا تو وہاں کے لوگوں کو اس کا علم کیسے ہوگا کہ آیا انہیں اس قانون کی ضرورت ہے یا نہیں ۔ آپ اس قانون کو سارے صوبے میں نافذ کر دیں اور اس کے بعد اگر وہاں کے لوگ آپ سے کوئی شکایت کریں یا وہاں کے نمائندے آپ کو اپنی تکلیف کے بارے میں معروضات پیش کریں کہ صاحب ہمارے علاقے میں اس قانون کے نفاذ کی وجہ سے فلاں فلاں تکالیف پیدا ہو گئی ہیں تو اس کے بعد آپ کو دفعہ نمبر ۲ کے تحت جو اختیار حاصل ہے آپ اس اختیار کو استعمال کرتے ہوئے اس قانون کو اس علاقے سے واپس لے لیں ۔ تو جب آپ کو اس قانون کے واپس لینے کا اختیار حاصل ہے تو مجھے بتائیے کہ پھر اس اختیار کی کیا ضرورت ہے کہ آپ جہاں چاہیں اور جس وقت چاہیں اس قانون کا نفاذ کریں یا نہ کریں ۔ حقیقت یہ ہے

کہ میرے یہ دوست جو آج کل حکومت کی گدی پر فائز ہیں ۔ دراصل وہ اختیارات کے اس قدر بھوکے ہیں کہ وہ روائتی سکھوں کی طرح زین پر زین ڈالنا چاہتے ہیں ۔ یہ کہتے ہیں کہ ایک اختیار حاصل ہونے کے باوجود دوسرا اختیار بھی حاصل ہونا چاہئے ۔ حالانکہ یہ صوبہ پہلے ہی دو دو تین تین زینوں کے نیچے سسک رہا ہے، جان بلب ہے ۔ ذرا میرے محترم دوست خدا را یہ سوچیں کہ آخر اختیارات حاصل کرنے کی بھی کوئی حد ہوتی ہے ۔ آخر دفعہ نمبر ۲ کے تحت جو اختیارات ان کو حاصل ہیں ان اختیارات میں کونسی کمی یا خامی ہے جس کو اب وہ ان اختیارات کے حصول سے پورا کرنا چاہتے ہیں ۔ میں اپنی ترمیم کے ذریعے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ اس قانون کو سارے صوبے میں نافذ کردیں ۔ اول تو میں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ اس کے نفاذ سے کسی علاقے میں کوئی تکلیف ہوگی ۔ جیسا کہ ملک محمد اختر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ قانون اس صوبے کے تین چوتھائی حصہ پر ۱۸۶۷ء سے نافذ ہے بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ اس صوبے کے $\frac{5}{6}$ حصہ پر نافذ تھا، تو زیادہ غلطی نہیں کروں گا ۔ سابق صوبہ سندھ میں بھی ایک مختلف قانون نافذ تھا جس کا اصول یہی تھا ۔ اگر تو اس قانون میں کوئی طول و طویل ردوبدل ہوا ہو، تو پھر ہم یہ کہہ سکتے تھے کہ شائد اس کے نفاذ سے کوئی دقت پیدا ہوتی ہے ۔ جب سو سال سے یہ قانون اس صوبے میں نافذ ہے تو پھر اب وہ کونسی دقت پیدا ہونے کا احتمال ہے کہ جس کے بارے میں سوچ بچار کرکے بورڈ آف ریونیو کے ممبران وزیر مال صاحب سے یہ کہیں گے کہ اس قانون کا اطلاق فلاں فلاں کمشنری میں کیا جائے اور فلاں فلاں کمشنری میں نہ کیا جائے ۔ یا فلاں ضلع میں اس قانون کو نافذ کیا جائے اور فلاں ضلع میں نہ کیا جائے ۔ اس لئے میری سیدھی سی درخواست ہے کہ آپ کے پاس پہلے ہی وسیع اختیارات موجود ہیں اور اب مزید اختیارات نہ لیں اور یہ کہ اس قانون کو سارے صوبے میں

نافذالعمل ہونا چاہئے - ممکن ہے کہ اس قانون کے نفاذ سے سابق صوبہ سندھ میں کوئی مشکلات پیدا ہوں - مجھے یہ تسلیم ہے کہ شائد کئی ایک مشکلات پیدا ہوں اور آپ حفظ ما تقدم کے طور پر یہ اختیارات حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن اگر کوئی ایسی دقت پیدا ہو کہ جس کے پیشِ نظر آپ اس قانون کو وہاں سے واپس لینا چاہیں تو آپ کے پاس دفعہ نمبر ۲ کے تحت یہ اختیار ہے کہ جس کو استعمال کرکے یہ قانون آپ وہاں سے واپس لے لیں - تو میری رائے میں نہ تو قانونی لحاظ سے اور نہ ہی آئینی اعتبار سے آپ کو یہ اختیارات حاصل کرنے چاہئیں جو کہ دفعہ نمبر ۱ کے تحت آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور نہ ہی ان اختیارات کی کوئی ضرورت ہے - میں ان الفاظ کے ساتھ اپنے دوستوں کی خدمت میں یہ درخواست کروں گا کہ خدا را وہ اس بات کا احساس کریں کہ یہ ۱۹۶۷ء نہیں ہے - یہ دفعہ ۱۸۸۷ء کے اصل قانون سے حاصل کر رہے ہیں جو کہ دس بیس سال بعد یعنی ۱۹۱۱ء یا ۱۹۱۲ء میں ترمیم کرکے حذف کر دی گئی اور جو قانون کہ گذشتہ پچاس سال سے اس صوبے کے اکثر حصوں میں رائج ہے، اس میں یہ اختیارات موجود نہیں ہیں اور جو کہ ۱۹۶۷ء کی حکومت کو بھی حاصل نہیں ہیں وہ اختیارات حاصل کرنے کی کوشش کیوں کرتے ہیں - وہ کیوں اس صوبے کو ازمنہ وسطیٰ میں لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں - ہم بیسویں صدی میں رہ رہے ہیں ، خدا را ہمیں دھات اور پتھر کے زمانے میں نہ لے جائیے -

مسٹر سپیکر - مسٹر حمزہ -

مسٹر حمزہ (لائلپور - ۶) - جناب سپیکر - اس میں شک نہیں کہ خواجہ محمد صفدر صاحب نے اپنی تقریر میں جو کچھ بھی فرمایا ہے اس میں وزنی دلائل اور عالمانہ حوالہ جات موجود تھے لیکن مجھے ان کے ارشادات سے جزوی اختلاف بھی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جو

کچھ بھی فرمایا ہے سیاق و سباق سے علیحدہ کرکے بیان کیا گیا ۔ اگر وہ حالات جن میں کہ ہم جی رہے ہیں ، وہ سیاسی نظام جو کہ اس وقت ملک پر مسلط کیا گیا ہے ، وہ حکومت جو کہ ہماری قسمت میں آئی ہے ، اگر وہ ان امور کو مد نظر رکھتے ، تو ان کی جانب سے جو ترمیم پیش کی گئی ہے ، وہ اسے پیش نہ کرتے ۔ کیونکہ میرے نزدیک جیسا کہ جناب صدر مملکت متعدد بار فرما چکے ہیں کہ ہمارا ملک ایک نیا ملک ہے اور ایک نئے دور سے گذر رہا ہے ، اس ملک کے مختلف حالات ہیں اور ان حالات کی وجہ سے نئے تقاضے ہیں ، ہماری تہذیب یورپ کے ان ممالک سے جن ممالک کے مصنفوں کے حوالہ جات انہوں نے دیئے ہیں ، بالکل مختلف ہے ۔ ہم دوسرے ممالک کے نقال نہیں ہیں ۔ یہ تصور کہ مقننہ کو بہت ہی وسیع اختیار ہونا چاہیئے اور انتظامیہ اس کے تابع ہو یہ تصور ہماری حکومت اور ہمارے حکمرانوں کا نہیں ہے اور ان کو ایک بار ہی اس بات کو تسلیم کر لینا چاہیئے ۔ وہ لوگ یا وہ ممالک جو بزعم خویش ترقی یافتہ ہیں اور بیسویں صدی میں تہذیب و تمدن کا گہوارہ کہلاتے ہیں ، میرے نزدیک ترقی کے داعی ہیں ۔ ایک طرف ہمارا ملک ہے جس میں کہا جاتا ہے کہ سفید انقلاب برپا ہو چکا ہے ، اس کے کچھ تقاضے ہیں اور ہم نے اس انقلاب کے ذریعے ان تقاضوں کو پورا کرنا ہوگا ۔ جب انگریز یہاں تشریف لائے ۔ اور میں انگریزوں کے تشریف لانے کے متعلق اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اس وقت بھی ہماری قوم میں سے بعض مسلمان بھائیوں میں سے اور بعض ہندوستانیوں نے قوم سے غداری کی تھی تو انگریز ہم پر مسلط ہوئے اور آج بھی ہم پر جو حکمران مسلط ہیں وہ ہمارے ہی گناہوں کا نتیجہ ہیں اس لئے اگر حکومت یہ کہے کہ ہم ترقی کے دور سے گذر رہے ہیں ان کو یہ حق حاصل ہے کیونکہ ان کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور ہے ۔ جہاں ہماری حکومت ہمیں قرون وسطیٰ کی طرف لے جا رہی ہے اور یہ بتا رہی ہے کہ ہم ترقی کر رہے ہیں اور جیسا کہ اس دفعہ سے صاف ظاہر ہے کہ ہمارے حکمرانوں کے نقطہ نظر سے تو بہت

ترقی ہو رہی ہے لیکن تمام دنیا کے جہلا جن کو کہ لوگ ترقی یافتہ کہتے ہیں ، ان کے نقطہ نظر سے ہم پیچھے کو چل رہے ہیں ۔ یہ ان کا نقطہ نظر ہوگا ۔ ہمیں احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہیئے ۔ ہم نقال نہیں ہیں ۔ اس لئے میں خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جناب کارلیلیس صاحب کی تقاریر اور تصانیف اور جناب بروہی صاحب کی عالمانہ کتاب کے حوالہ جات کو اس ایوان میں پیش کرنا ہماری حکومت اور ہمارے اس طرف بیٹھنے والے بھائیوں کیلئے کافی نہیں یہ ان پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ آپ کو علم ہے کہ ۱۸۸۷ میں جو قانون اس ملک میں یا سابقہ پنجاب میں نافذ کیا گیا تھا اس میں انگریزوں کے کئی مقاصد تھے۔ ان کو ہزارہا میل دور سے اس قوم اور ملک پر حکومت کرنا تھی ۔ وہ چاہتے تھے کہ یہاں پر طاقت ور انتظامیہ موجود ہو جو ان کے سیاسی مقاصد کو پورا کر سکے ۔ آپ برملا اعتراف کرتے ہیں کہ سابقہ حکمرانوں کے جو مقاصد تھے یا جو ارادے تھے آج کے حکمرانوں کے مقاصد بھی بعینہ وہی ہیں ۔ ۱۸۸۷ کا قانون اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہے ۔ آج بھی اس قسم کے قانون اور اختیارات کی ضرورت اور موجودگی اور اس کے جواز کو سمجھا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ ہمارے حکمرانوں کا ذہن بالکل انگریز حکمرانوں کا وہ ذہن ہے جو بیسویں صدی سے پہلے حصہ میں اور انیسویں صدی کے آخری حصہ میں تھا ۔

جناب سپیکر ۔ عوام میں یہ تبلیغ کی جاتی ہے کہ انتظامیہ پر مقننہ کا کنٹرول ہوتا ہے ۔ لیکن جب انتظامیہ مقننہ کے ارکان کے چناؤ میں ایسے موثر رول ادا کرتی ہے تو اس مقننہ کو کیا حق ہے کہ انتظامیہ پر کنٹرول کرے ۔ کیا ہم نے اس ایوان میں یہ نہیں دیکھا کہ مقننہ کتنی بے بس اور لاچار ہے ۔ ہماری مقننہ نے بہ یک زبان بلکہ مغربی پاکستان کے قانون ساز ادارہ مرکزی اسمبلی اور مشرقی پاکستان اسمبلی نے متحد ہو کر آواز اٹھائی لیکن وہ ایک افسر کو سزا نہیں دلا سکے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب ان سے قومی اور ملکی تقاضوں کے پورا کرنے کی توقع رکھنا

انتہائی زیادتی ہے ۔ اب آپ جس دور میں جیتے ہیں اس دور کی بات کریں ہوائی قلعے بنانے کی چنداں ضرورت نہیں ۔ امن ملک میں انتظامیہ مختار کل ہے اور مقننہ اس کا تابع ادارہ ہے ۔ ہمارے قانون ساز ادارے ایسے نہیں کہ آپ ان سے کچھ توقع رکھیں ۔ انتظامیہ کے اختیارات کے سامنے مقننہ کے ارکان کی حیثیت ہی کیا ہے ۔ میں اپنے بزرگوں کی نیت پر شبہ نہیں کرتا لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر انہیں اختیارات کو غلط استعمال نہ کرنا ہوتا تو ایسا نہ کرتے ۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ اس قانون کو موجودہ حالت میں مغربی پاکستان کے تمام علاقوں میں سابقہ ریاستوں اور قبائلی علاقوں کو چھوڑ کر یک بارگی نافذ کرنا مشکل ہے ۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ بعض علاقوں میں ابھی تک بندوبست اراضی نہیں ہوا ۔ وہاں مالکانہ حقوق متعین نہیں ہوئے ۔ میں وزیر مال کی خدمت میں جو چند لمحوں کے بعد میری معروضات پر شدید حملہ کریں گے ۔ ان کے متوقع اعتراضات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ معروضات پیش کر رہا ہوں ۔ اگر وہ قباحتیں ، مشکلات ، مجبوریاں اور خامیاں جو مغربی پاکستان کے بعض علاقوں میں موجود ہیں جن کی وجہ سے اس قانون کو فوری طور پر نافذ نہیں کیا جا سکتا حکومت کو اس کا پورا احساس ہے اور اس کو چاہیئے تھا کہ اس قسم کی دفعہ سے جس میں وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں ان ڈکٹیٹرانہ اختیارات سے مسودہ قانون کی عصمت کو مجروح نہ کرتی یا پلید نہ کرتی ۔ بلکہ آخر میں ایک شیڈول شامل کیا جا سکتا تھا کہ فلاں فلاں علاقے یا فلاں ضلع یا تحصیل پر اس قانون کو نافذ نہیں کیا جائے گا ۔ اور یہ اختیار اس ادارے کو دیا جائے جس کے متعلق خواجہ صاحب نے فرمایا ہے ۔ جب خدا نے آپ کو عقل دی ہے تو آپ اس میں اتنی گنجائش رکھ سکتے تھے ۔ لیکن دکھ تو یہ ہے کہ آپ نے یہ تمام اختیارات انتظامیہ کو دیئے ہیں جس کے پاس پہلے ہی انتہائی وسیع اختیارات موجود ہیں ۔

جناب سپیکر - اس کے علاوہ میرا ایک اور اعتراض یہ ہے کہ اس ملک میں سفید انقلاب آ چکا ہے - اس تبدیلی کو سفید انقلاب کہتے ہوئے آج دسواں سال گذر رہا ہے - اگر آپ کی قوم اور آپ کا ملک واقعی تیزی سے ترقی کر رہا ہے - میں پچھلے ۱۱ سال کو بھول جاتا ہوں - ان ۹ سالوں میں جو انقلاب برپا ہوا ہے یا X X X X X X X*

Mr. Speaker: The remarks made by Mr. Hamza are expunged from the proceedings of the Assembly. They are unparliamentary.

مسٹر حمزہ - اس کے باوجود اتنے لمبے عرصہ میں آپ ان علاقوں میں بندوبست اراضی کیوں نہیں کروا سکے جو آج سے ۸۰ سال پہلے بھی نہیں کر سکے - آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ آج ملک میں بعض علاقوں اور ریاستوں کو چھوڑ کر باقی علاقوں میں وہی طریقے اختیار کئے گئے ہیں جو انیسویں صدی کے آخر میں انگریزوں نے استعمال کئے تھے- آپ روز مرہ برملا سفید انقلاب کا دعویٰ کرتے ہیں ایک سیدھا سا قانون جس کو ہماری معیشت اور ہماری زندگی میں بہت بڑی اہمیت حاصل ہے اور جس سے صوبہ کی ۸۵ فیصد آبادی متاثر ہوگی ۹ سال کے بعد بھی نافذ نہیں نہیں کر سکے - تو اس کو ایک ہی وقت میں یا بہ یک وقت کس طرح نافذ کر سکیں گے - آپ نے اپنے افسران کو وہ اختیارات دیئے ہیں جو سفید حکمرانوں نے دیئے تھے - جو ہزارہا میل سے اس ملک پر کنٹرول کرتے تھے ان کا مقصد صرف یہ تھا کہ اس ملک کے باشندوں کو غلام بنا کر رکھا جائے - اسی قسم کا قانون آپ اس ایوان میں لائے ہیں - آپ کا دعویٰ اور آپ کا کردار ناکامیوں کا منہ بولتا ثبوت ہے - ان الفاظ کے ساتھ میں خواجہ صاحب کی ترمیم کی حمایت کرتا ہوں -

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی - ۱) - جناب والا - یہ جو سب کلاز دی گئی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ کسی علاقہ کو اس دفعہ کے اطلاق سے مستثنیٰ قرار دیا جائے یا جہاں پر وہ مناسب سمجھیں

Expunged as ordered by the Speaker.

وھاں پر نافذ کریں - میں سمجھتا ھوں کہ اس سے یہاں جو ایک unified law بنا رھے ھیں اس قانون کا مذاق اڑایا گیا ھے - یہاں پر آپ نے اس قدر سخت قوانین یا سخت سزائیں تجویز کر رکھی ھیں اور آپ نے نوکر شاھی کے اختیار میں دے دیا ھے کہ جس علاقہ کو وہ چاھیں اور ان کی مرضی پر ھے کہ اس کو مستثنیٰ کر دیں اور اس پر اطلاق نہ کریں اور ایک ضلع کو یا تحصیل کو یا چھوٹے سے علاقہ کو بھی اگر وہ چاھیں تو اس کو مستثنیٰ قرار دے دیں اور جہاں پر آپ کو سیاسی دباؤ ڈالنا ھو وھاں پر اس کو نافذ کر دیں اور جو سزا دینا چاھیں وہ سزا وھاں نافذ کر دیں -

جناب والا - اگر آپ ایک قانون تمام مغربی پاکستان کیلئے بنا رھے ھیں اور اس کو ایک جگہ نافذ کیا جائے گا اور دوسری جگہ نافذ نہیں کیا جائیگا اور نوکر شاھی کے اختیار میں دیدیا جائیگا یا ان اصحاب کے اختیار میں دیدیا جائیگا جو کہ لیجسلیچر سے بالا تر ھو رھے ھیں تو یہ ایک انتہائی غلط چیز ھو گی - یہ کوئی ایسی چیز نہیں ھے جسے آپ صدر مملکت کے ارشادات کے مطابق کہہ سکیں یا یہ آپ کہہ سکیں کہ آپ ایسا کرنے سے اس ملک سے دوستی کر رھے ھیں - یہ ون یونٹ ھے جیسا میں نے اگلے روز بھی کہا تھا اگر ون یونٹ کو رکھنا ھے تو پھر اس کا اطلاق تمام صوبہ پر ھونا چاھئے یہ نہیں کہ کسی علاقہ پر آپ اس کو نافذ کریں اور کسی علاقہ کو چھوڑ دیں - یا تو آپ یہ کہئے کہ جو قانون آپ بنا رھے ھیں وہ قانون اس قدر ناقص ھے یا آپ کو خطرہ ھے کہ کسی ایسے علاقہ میں یا جو ایسے علاقے ھیں جن کو آپ سیاسی طور پر اپنے ساتھ ملانا چاھیں تو ان سے آپ کہدیں کہ یہ ناقص قانون ھے اس لئے ھم آپ کے علاقہ پر کچھ مدت کے لئے نہیں لگا رھے ھیں - اور باقی علاقوں پر لگا رھے ھیں - یہاں پر تو اس قسم کے قانون بن رھے ھیں کہ ایک آدمی جب یہاں all powerful ھوتا ھے تو وہ جو کچھ چاھتا ھے وہ کر گذرتا ھے اور دوسرے دن اس کو اٹھا کر ایسا پٹخ دیا جاتا ھے

کہ اس کی ضمانت تک نہیں لی جاتی اور ایک نائب تحصیلدار بھی اس کی ضمانت سے انکار کر دیتا ہے ۔ ایک ایس ۔ ایچ ۔ او ۔ اس کی عزت اتار کر پرے پھینک دیتا ہے ۔ آپ ایسا قانون بنا رہے ہیں کہ ایک آدمی کو آپ کہتے ہیں کہ تم حکومت کا ستون ہو اور وہی سب کچھ ہے دوسرے دن آپ اسے سماج دشمن عناصر کہہ دیتے ہیں اور اسپر جھوٹے سچے مقدمات چلائے جاتے ہیں اور اگر تیسرے دن وہ کسی لوکل گروپ کو اختیار کر لیتا ہے جسے آپ build up کرنا چاہتے ہیں تو وہی شخص حکومت کا ٹوٹا ہوا ستون پھر کھڑا ہو جاتا ہے اور وہی آدمی آپ کی جماعت کا پریذیڈنٹ یا وائس پریذیڈنٹ بن جاتا ہے اور وہی شخص لیڈر آف دی پارٹی بن جاتا ہے ۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک وہی شخص جو سماج دشمن عناصر میں سے ہے اس پر سینکڑوں مقدمات ہیں دوسرے دن سماج کا ستون کیسے بن جاتا ہے۔ جناب والا ۔ ایک دن آپ ان لوگوں کو کہتے ہیں کہ وہ ملک اور عوام کے دشمن ہیں اور ایک دن آپ ان کو قید کرتے ہیں اور دوسرے دن آپ ملک کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں اور ان سے آپ کہتے ہیں کہ جو کچھ آپ کرتے ہیں وہ ملک کی بہتری کے لئے ہے ۔ اور ملک کی فلاح و بہبود کے لئے ہے ۔ جناب والا ۔ جس طریقہ سے آج لوگ آپ کے ان سیاسی مشیروں پر ہنس رہے ہیں اسی طریقہ سے آپ کے قانون پر جو آپ بنا رہے ہیں یا جو کلاززز آپ اس میں add کر رہے ہیں ہنس رہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ جب سورج نکالتا ہے تو یہ نہیں ہوتا کہ فلاں علاقہ پر اس کی کرنیں پڑیں اورفلاں علاقہ پراس کی کرنیں نہ پڑیں ۔ رات آرام کے لئے ہوتی ہے تو یہ نہیں ہوتا کہ فلاں علاقہ کے لوگوں کے لئے رات آرام کے لئے ہے اور فلاں علاقہ کے لوگوں کے لئے آرام کے لئے نہیں ہے ۔ قانون ایسا ہی ہونا چاہئے کہ اس کی نگاہ میں ہر شخص اور ہر علاقہ ایک جیسا ہونا چاہئے ۔ یہ نہیں کہ کچھ کسی علاقہ پر نافذ کیا جائے اور کچھ کسی علاقہ پر نافذ کیا جائے اور جہاں پر آپ کا جو چاہے آپ نافذ کریں ۔ اگر یہ کہا جائے کہ بدنام سیاستدانوں نے اس قسم کے قانون بنائے تا کہ

وہ اپنی کرسیوں سے چمٹے رہیں تو شاید واجب ہوتا کہ کہیں ہماری وزارتیں ٹوٹ نہ جائیں کہ انہوں نے تمام علاقوں کے نمائندوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے اس قسم کے قانون بنائے تھے لیکن جب موجودہ حکومت جو اس قدر stable حکومت ہے اس کو کیا ڈر ہے وہ اس قسم کے قانون کیوں بناتی ہے اس کو تو ایسے قانون بنانا چاہیں جو تمام ملک کی فلاح و بہبود کے لئے ہوں اور تمام علاقہ کے لئے ایک جیسے ہوں ۔ ایسا نہ ہو کہ اس قانون کو ایک علاقہ پر نافذ کرنا ہے اور دوسرے علاقہ پر نافذ نہیں کرنا ہے۔ جناب والا۔ جیسا کہ خواجہ محمد صفدر صاحب فرما چکے ہیں اور آپ بھی بحیثیت ایک eminent lawyer جانتے ہیں کہ قانون بنانا لیجسلیٹو اسمبلی کا کام ہے ۔ پراونشل لیجسلیٹو اسمبلی اور سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی کا یہ کام ہے اور ان کو پاورز delegate ہوتے ہیں لیکن ایک انتہا تک ۔ یہ نہیں ہے کہ آپ ایسا قانون بنائیں کہ اس کو جہاں چاہیں نافذ کریں اور جہاں چاہیں نافذ نہ کریں اور جہاں چاہیں اس کو معطل کرنے کے لئے نوکر شاہی کو اختیارات دے دیں کہ تمہارا جس علاقہ پر جی چاہے نافذ کر دو جہاں چاہے معطل کر دو ۔ اس قسم کے قوانین سے (گو یہ تعصب کی بات ہے اور میں تعصب نہیں لانا چاہتا ہوں) میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ عوام میں بدمزگی پھیل رہی ہے ۔ آپ یہ دیکھیں کہ ۱۹۶۱ء میں اس قسم کے اختیارات نوکر شاہی کو دینے سے کیا ہوا کہ انہوں نے سابق سندھ میں ۲۵ فیصد مالیہ کی معافی دے دی اور اس ۲۵ فیصد مالیہ کو وصول کرنے کے لئے انہوں نے سابق پنجاب کے ان علاقوں جہاں بندوبست کی میعاد ہو چکی تھی مثلاً گجرات یا شیخوپورہ جو سیم و تھور کے نیچے آ چکے تھے اور جہاں پر مالیہ کم ہونا چاہئے تھا وہاں پر یہ مالیہ نافذ کر دیا ۔ اگر اس قسم کے اختیارات دے دئے جائیں اگر اس قسم کی چیز لیجسلیٹو اسمبلی کے سامنے آتی تو ہم اس کی چھان بین کرتے اور بتاتے کہ اگر آپ معافی دینا چاہتے ہیں تو ضرور دیجئے لیکن اس کا اطلاق کسی ایسے علاقہ پر کیا جائے جہاں پر آپ

نے لوگوں کو معافی دینی ہے ۔ جناب والا ۔ آپ دیکھئے کہ اس قسم کے اختیارات دے دینے سے northern zone میں ہمیں ۳۵ فیصد ترقیاتی فنڈز دینا پڑتے ہیں لیکن سندھ میں یہ ترقیاتی فنڈ نہیں ہے کیونکہ وہاں پر barrages آ گئے ہیں ۔ بے انتہا زمین زیر کاشت آ چکی ہے اس کے برعکس ہوا یہ ہے کہ جو مالیہ وہاں سے وصول ہونا چاہئے وہ وصول نہیں ہوتا اس کی وجوہات ہیں جیسا کہ پہلے گذارشات ہو چکی ہیں کہ وہاں مالیہ ٹپہ داروں کے ہاتھ میں چلا جاتا ہے اور کچھ بڑے بڑے زمینداروں کے ہاتھ میں چلا جاتا ہے اور حکومت کا جو حق ہے وہ انہیں وہاں کسی طریقہ سے نہیں ملتا کیوں کہ وہاں جو ٹپہ دار ہے وہی مدعی ہے وہی منصف ہے وہی مالیہ لگاتا ہے وہی مالیہ چھوڑتا ہے اس کے علاوہ کوئی اور ایجنسی نہیں ہے ۔ انتظامیہ اور نوکر شاہی کی حکومت کرنے کی بھوک دن بہ دن بڑھ رہی ہے ۔ اسے جتنا جلدی ختم کیا جائے بہتر ہے ۔ جناب والا ۔ ایک سائنسدان نے frankenstein بنایا اور اس لئے بنایا کہ اس کے ذریعہ وہ اپنے دشمنوں پر قابو پائے لیکن اس نے کیا کیا کہ پہلے اس سائنسدان کو اپنا لقمہ بنایا ۔ تو ایسے کام نہ کیجئے جس سے آپ کو خود تکلیف ہو ۔ قانون عوام کی بہتری کے لئے بنائیے ۔ آپ جو کلازز رکھئے وہ عوام کی بہتری کے لئے رکھئے اور ایسے کلازز نہ رکھئے جس سے ناجائز طور پر کسی علاقہ پر دباؤ پڑ سکے ۔

Mr. Speaker: I will now put the amendment to the vote of the House.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): Sir, may I say a few words in reply to those objections.

I oppose this amendment. The provisions of this are on account of the necessity of various parts of the Province. There are certain parts in this Province where the settlement is not complete or has not been undertaken. Now, in case the amendment is adopted then all the provisions relating to the record-of-rights, relating to arbitration, relating to partition and relating to so many other things, which are incorporated in this, will be applicable there and those will be quite out of [illegible] will serve no purpose. Therefore, considering those circ[illegible]use an[illegible] this power is given to the Government so that wh[illegible]mstances, only [illegible]ey should apply the necessary and relevant provis[illegible]n the time is ripe th[illegible]e there is no object of getting any pow[illegible]ons to those areas otherwis[illegible]itical victimization. My friends p[illegible]ions to indulge in any pol[illegible]itical existing in various parts [illegible]er so as to indulge in any pol[illegible]ances this amendment. [illegible]haps are unaware of the circumstances of this Province. With these words I oppose

Mr. Speaker : The question is :

That for sub-clause (3) of clause 1 of the Bill, as reported by the Select Committee, the following be substituted, namely :—

"(3) It shall come into force at once."

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment (No. 141) is a similar one and is ruled out of order. I will now put the clause to the vote of the House.

Malik Muhammad Akhtar : The clause is opposed as a whole.

Mr. Speaker : That time is over now.

The question is :

That the short title, extent and commencement, as amended, be the short title, extent and commencement of the Bill.

The motion was carried.

So, the second reading is over.

چودھری محمد ادریس - میں آپکے نوٹس میں یہ بات لانا چاھتا ھوں کہ legal practitioner کی definition ھم نے پہلے پاس کر دی ھے - یہ کلاز 15 ھے جناب غالباً سیکشن 4 میں - اسے ھم نے define اس طرح کیا ھے کہ Legal Practitioner as defined in the Legal Practitioner Act, 1871 وہ جناب ۱۹۶۵ء میں repeal ھو چکا ھے - اسکی جگہ اب آ گیا ھے Bar Council Act, Legal Practitioner Bar Council Act, 1965 اس لئے جناب والا اگر اسی طریقے سے یہ definition رھتی ھے تو اسکی وجہ سے بہت سی complications پیدا ھو جائینگی -

مسٹر سپیکر - دونوں definitions میں کیا کچھ فرق ھے ؟

چودھری محمد ادریس - فرق تو جناب یہ ھے کہ ھم نے اس کو "[illegible] Legal Practitioners Act, 1871" کیا ھے define

[illegible] as defined in the [illegible]

مسٹر سپیکر - آپ کا مطلب [illegible] ھے

اس کی definition دے دی گ[illegible] یہ ھے کہ repealed statute جو

[illegible] ئی ھے - میرے خیال میں ایسی تو بہت سی

مثالیں ہوتی ہیں ۔ لیکن آپ یہ فرمائیں کہ موجودہ definition میں یا جو اس وقت requirements ہیں کیا ان requirements میں اور جو وہاں definitions ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔

چودھری محمد ادریس ۔ definition تو ایک ہی ہے لیکن وہ repeal ہو چکا تھا اس کلاز کے پاس ہونیکے پہلے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا خیال ہے کہ وہ repealed ہے اس کی definition جو ہے وہ apply نہیں کرتی ۔ لیکن کیا repealed statute کی definition کو adopt ہی نہیں کیا جا سکتا ہے repealed provision ضرور ہے ۔ That is not applicable لیکن جو اس میں definition دی گئی ہے آپ کی کیا یہ contention ہے کہ وہ adopt نہیں کی جا سکتی ۔

چودھری محمد ادریس ۔ نہیں کرنی چاہئیے جناب ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ جب یہ دفعہ ایوان میں پیش ہوئی تھی تو میں نے اس پر اعتراض کیا تھا ۔ لیکن حکومت کی جانب سے یہ کہہ دیا گیا تھا کہ موجودہ صورت میں یہ درست ہے ۔

Mr. Speaker :

> "'legal practitioner' means any legal practitioner or within the meaning of the Legal Practitioners Act, 1879".

Although that law is in force but the meaning of Legal Practitioners Act is there.

چودھری محمد ادریس ۔ Sir میں نے اس point کو دیکھا نہیں ہے ۔ غالباً دونوں کی definitions کسی قدر different ہونگی ۔ کیونکہ اس وقت دو classes تھیں one pleader and the other advocate. There is now one class of Advocates اسکو rectify کیا جا سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ اسے اب اس stage پر rectify کیا جا سکتا ہے تو اسکو rectify کر دیا جائے ۔ میرے عرض کرنے کا مقصد صرف اتنا ہی تھا ۔

Minister for Law : Both are included in the Legal Practitioners Act.

Mr. Speaker: I think there is a motion for the constitution of a Drafting Committee and this can be looked into by the Drafting Committee and they can make a report.

Chaudhri Muhammad Idrees: Alright, Sir.

Minister for Law: I beg to move :

That a Committee of the House consisting of the following Members be appointed to suggest consequential and formal amendments to the West Pakistan Land Revenue Bill as it emerges from the consideration of clause by clause stage:—

(1) Chaudhri Muhammad Idrees.

(2) Kazi Muhammad Azam Abbassi.

(3) Mr. Aurangzeb Khan.

(4) Khawaja Muhammad Safdar.

(5) Malik Muhammad Akhtar.

The quorum of the Committee will be two.

The Committee may also meet while the Assembly is sitting.

The Committee should submit its report by 3-11-1967.

Mr. Speaker: The motion moved is :

That a Committee of the House consisting of the following Members be appointed to suggest consequential and formal amendments to the West Pakistan Land Revenue Bill as it emerges from the consideration of clause by clause stage :—

(1) Chaudhri Muhammad Idrees.

(2) Kazi Muhammad Azam Abbassi.

(3) Mr. Aurangzeb Khan.

(4) Khawaja Muhammad Safdar.

(5) Malik Muhammad Akhtar.

The quorum of the Committee will be two.

The Committee may also meet while the Assembly is sitting.

The Committee should submit its report by 3-11-1967.

As there is no opposition the motion stands carried.

So, the Bill is referred to the Drafting Committee and the motion by the Minister for Revenue, about the passage of the Bill, will be taken up after the receipt of the report of the Drafting Committee.

ORDINANCES

THE WEST PAKISTAN PAT FEEDER CANAL (CONTROL AND PREVENTION OF ALIENATION OF LAND) ORDINANCE, 1967.

Mr. Speaker : We now pass on to the next Item, *i. e.*, the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance. Yes, the Minister of Revenue.

Minister for Revenue : I beg to move:

> That the Assembly do approve of the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 30th August, 1967.

Mr. Speaker : The motion is :

> That the Assembly do approve of the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, promulgated by the Governor of West Pakistan on the 30th August, 1967.

Khawaja Muhammad Safdar : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar : Opposed.

Mr. Speaker : Would the Revenue Minister like to say something about this Ordinance?

وزیر مال (خان غلام سرور خان) ۔ جناب سپیکر ۔ آنریبل ممبر صاحبان کو معلوم ہے کہ دریائے سندھ سے کشمور کے مقام پر ایک کینال جو کہ پہلے نکالی گئی تھی اسے desert کینال کہتے تھے ۔ اسی Head Works کے نیچے دس میل کے فاصلے پر ایک اور کینال نکالی گئی ہے اسے پیٹ فیڈر کینال کہا گیا ہے ۔ یہ کینال تقریباً ۶ لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب کریگی ۔ یہ کچھی ضلع قلات کا ایک حصہ ہے ۔ اس علاقے میں اس سے قبل بندوبست نہیں ہوا تھا اور یہ تمام area بالکل unsurveyed تھا ۔ اسی لئے کسی خاص آدمی کا قبضہ کسی جگہ پر متعین نہیں ہے ۔ چنانچہ اس چیز کے پیشی نظر لوگوں میں اس بات کا خیال پیدا ہوا کہ چونکہ نئی کینال سے پانی آنے لگا ہے اسلئے جس قدر رقبہ ہو سکتا ہے اسکے اوپر فوری طور سے قبضہ کر لیا جائے ۔ اور چونکہ کچھ عرصے سے یہ بات شروع ہوئی ہے اور بہت سے لوگوں نے جنکے پاس دولت ہے انہوں نے

یہ سوچ کر کہ مستقبل میں یہ رقبہ بہت قیمتی بن جائیگا ۔ وھاں کے مقامی لوگوں سے رقبے انھوں نے خریدنے شروع کر دیئے ۔ چنانچہ ھزاروں ایکڑ کے رقبہ جات ان لوگوں نے خرید لئے ھیں جنکا Title خود مشکوک ھے ۔

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کر دیا ھے کہ area وھاں unsurveyed ھے ۔ لوگوں کے حقوق ملکیت قائم نہیں ھوئے ھیں تو لوگوں نے برائے نام قیمتوں کے اوپر وھاں رقبہ جات خرید رکھے ھیں ۔ چونکہ یہ چیز چل رھی تھی اور جو وھاں کے لوکل یعنی مقامی لوگ تھے انکے مفاد کے منافی تھی ۔ چنانچہ گورنمنٹ نے ایک آرڈیننس جاری کیا اور ۱۹۶۷ء والا جو آرڈیننس ھے اسکے تحت مقامی لوگوں کے حقوق کے تحفظ کی کوشش کی گئی اس آرڈیننس کا مقصد یہ ھے کہ جہاں جہاں ایسی بات ھے وھاں پر حکومت Tribunal کا تقرر کریگی ۔ Tribunal میں ایک تجربہ کار Revenue Officer ھوگا یا ڈسٹرکٹ جج کے rank کا ھوگا جو سول کا کام بھی جانتا ھو ۔ اور جو چھوٹے چھوٹے معاملات اسکے سپرد ھونگے وہ فریقین کو جن کا ان معاملات سے تعلق ھوگا بلائیگا اور وھاں باقاعدہ تحقیقات کر کے انکے متعلق اپنا فیصلہ دیگا ۔ کہ آیا یہ زمین جو اس نے بیچی ھے وہ اسی کی ملکیت تھی یا نہیں تھی ۔ یا اس میں اس کو کس قدر حق حاصل تھا ۔ اس آرڈر کے اوپر اپیل ھو سکے گی ۔ اس قانون کا مقصد محض اس قدر ھے اور چونکہ یہ قانون ان کے حق میں ھے اس لئے میں درخواست کروں گا کہ اس کو پاس کیا جائے ۔

Mr. Speaker : Clause 2; first amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

> That for para (*i*) of section 2 of the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, the following be substituted, namely :—
>
> "(i) 'alienation' means transfer of land by sale, gift, exchange, mortgage."

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for para (*i*) of section 2 of the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, the following be substituted, namely :—

"(i) 'alienation' means transfer of land by sale, gift, exchange, mortgage."

Minister for Revenue : Opposed.

مالک محمد اختر (لاہور-۲) - جناب سپیکر - اس آرڈیننس پر مفصل بحث اس وقت ہوسکے گی جب مجموعی طور پر اس کی مخالفت کی جائے گی - بہر حال جناب لا منسٹر صاحب نے ابھی چند ارشادات فرمائے ہیں کہ وہ کیوں اس قانون کو نافذ کرنا چاہتے ہیں - میں اس کا جواب اس سٹیج پر نہیں دینا چاہتا - میں نے جو ترمیم پیش کی ہے اس میں میں نے alienation کی definition کو تبدیل کرنا چاہا ہے - میں چاہتا ہوں کہ alienation جس کا مطلب ڈکشنری میں بھی تبدیلی ہے - اس کا مفہوم یہ لیا جائے اور alienation صرف اس زمین کی اس آرڈیننس کے احاطہ اختیار میں آئے جس زمین کو یا تو بیچ دیا گیا ہو یا اس کو gift کر دیا گیا ہو یا کسی زمین سے ایکسچینج کیا گیا یا اسے mortgage کیا گیا ہو - میں جناب والا یہ الفاظ پیش کرنا چاہتا ہوں -

"2. (*i*) ....., or lease exceeding one year but does not include alienation of land in lieu of dower;"

تو ان دو چیزوں کو میں حذف کرنا چاہتا ہوں - جناب والا اس قانون اور اس ترمیم کا پس منظر یہ ہے ..... میں جناب والا briefly بات کروں گا کہ حکومت نے گدو بیراج پروجیکٹ جو بنایا ہے جس کی ۱۹۵۳ میں revision بھی کی گئی تھی اس کے متعلق میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو قانون لائے ہیں یہ کس قدر زائدالمیعاد ہے اور یہ لوگوں کے سول حقوق پر کیونکر براہ راست حملہ کرنا چاہتے ہیں - یہ پراجیکٹ سن ۱۹۳۶-۳۷ سے چلے کا ہے جس کو ۱۹۵۳ میں revise کر کے ۱۷ کروڑ سے ۲۷ کروڑ پر لے گئے - اور ۶۳-۶۴ تک گدو بیراج میں ایک اور پراجیکٹ کا اضافہ بھی کیا گیا جس کا نام پیٹ فیڈر کینال ہے - اب

جناب والا پیٹ فیڈر کینال جو ہے اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں دو منٹ ہاؤس کے لے لوں تاکہ اس بحث کو آشکارا کر دیا جائے کہ پیٹ‌فیڈر سے مراد کیا ہے اگرچہ میں سمجھتا ہوں کہ میں غیر متعلقہ سی بات کر رہا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ۲۵-۳۰ تراسیم کے بعد اس بات کو چھیڑنا واجب نہ ہوگا ۔ (قہقہہ)

منسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں حکومتی پارٹی اور خاص طور پر وزرا صاحبان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ غلطی کا اعتراف کرنا بڑی بہادری ہوتی ہے اور آپ نے دیکھا کہ کس طرح ملک اختر صاحب نے اپنی غلطی کا واشگاف الفاظ میں اعتراف کیا ۔ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کر رہے ہیں تو میں ادب سے گذارش کرتا ہوں کہ آپ بھی ان سے سبق سیکھیں اور اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا کریں ۔

Mr. Speaker : This is not a point of order.

ملک محمد اختر ۔ یہ پیٹ فیڈر جو ہے اس نے نہروں کو پانی دینا ہے لیکن The total acreage proposed to be acquired will amount to ..... جو انہوں ۔ دی ہے وہ کسی منسٹر نے غلط دی ہے ۔

Mr. Speaker : That has got nothing to do with the definition of the alienation.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ مجھے اس نکتہ کو مکمل کر لینے دیجئے ۔ اس نہر نے تمام نہروں کو پانی دینا ہے ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to vote ; the question is.

> That for para (*i*) of section 2 of the West Wast Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, the following be substituted, namely :—
>
> "(i) 'alienation' means transfer of land by sale, gift, exchange, mortgage."

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment by Mr. Ahmed Mian Soomro.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, I beg to move :

That in para (*i*) of section 2 of the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, after the word "year" occurring in line 3, a full-stop be added and the words following thereafter be deleted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in para (*i*) of section 2 of the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, after the word "year" occurring in line 3, a full-stop be added and the words following thereafter be deleted.

I think the Minister for Law had given its notice.

وزیر مال ۔ میں جناب یہ عرض کروں گا کہ لا منسٹر ۔ جو ترمیم دی تھی . . . . (قطع کلامی)

Mr. Speaker : But this will have the precedent because this notice was received earlier.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, if they reject this amendment, they cannot give their amendment because that also is to the same effect.

خواجہ محمد صفدر ۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر آپ اس کو مسترد کر دینگے تو وہ پھر بھی پاس نہ ہوسکے گی ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب لا منسٹر صاحب کی ترمیم کے بارے میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک انگریزی میں لفظ ہے Plagiarism ۔ کیونکہ مسٹر احمد میاں سمرو ۔ میجر اسلم جان اور جناب خواجہ محمد صفدر کی طرف سے ترامیم پیش ہوچکی تھیں ۔

Mr. Speaker : Why don't you move your own amendment ?

Minister for Law : Sir, I protest against the use of this word "plagiarism"; that will mean committing theft of something.

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں آپ کے لئے نہیں کہہ سکتا لیکن مجھے علم ہے کہ اگر اس قانون کی زد میں وزیر قانون آتے تو آپ کی یہ ترامیم اس ایوان میں پیش نہ کی جاتیں ۔

Mr. Speaker : This is not a point of order.

وزیر مال - میں اسے oppose کرتا ہوں - عرض یہ ہے اگر کوئی زمین dowery کے طور پر دی جائے گی تو کیا وہ بھی اس میں آجائے گی -

Mr. Ahmed Mian Soomro : That is what I am asking. I may be allowed to explain before he opposes it, if you permit me. According to your Ordinance as you have issued at present you are excluding alienation where they are given in lieu of dower. I am seeking by an amendment to include those alienations because if the land is given in dower why do you exclude that ?

Minister for Revenue : Then I don't oppose it.

Mr. Speaker : The question is :

> That in para (*i*) of section 2 of the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control of Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, after the word "year" occurring in line 3, a full-stop be added and the words following thereafter be deleted.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Amendment by Chaudhri Muhammad Idrees at S. No. 3 and that of the Minister of Law given notice of on the 28th of October are similar amendments and, therefore, they stand disposed of.

Akhund Sahib, in this definition it says :

"alienation" includes disposition of land by sale, gift, exchange, mortgage, or lease...so on s o forth.

would it not be much b etter if we say :

"alienation" means disposition of land by sale, gift, exchange, mortgage, or lease.....

Minister for Law : "Meaning" and "including" are two different things. 'Including' is vaster. It comprehends anything. If we use the word 'means' then it would be confined to these categories. Therefore "includes" in legal phraseology is a better term. It is always better to use a more comprehensive term.

Mr. Speaker : Amendment No. 4 by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move :

> That for para (*iv*) of section 2 of the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, the following be substituted, namely :—
>
> "(*iv*) 'Land' means land which was not occupied as the site of any building in a Town or village on or after the 14th day of October, 1955, and includes proprietary waste and arable land ;".

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That for para (*iv*) of section 2 of the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, the following be substituted, namely :—

"(*iv*) 'Land' means land which was not occupied as the site of any building in a Town or village on or after the 14th day of October, 1955, and includes proprietary waste and arable land ; ".

Minister of Law : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور-۲) - جناب سپیکر - اب ایک اصولی بات کا ٹکراؤ ہو گیا ہے - یہ کہتے ہیں کہ ان علاقہ جات میں چونکہ بندوبست نہیں ہوا اس لئے ہم وہاں غیر قانونی انتقال اراضی کو روکنے کے لئے یہ قانون لا رہے ہیں - جناب والا - یہ قطعاً غلط ہے - میں اس بیان کی ایک موثر ذریعہ سے تصدیق کر چکا ہوں -

Mr. Ahmed Mian Soomro : On a point of order. Sir, actually the amendment does not make any difference, "on or after the 14th day of October, 1955". Even today is after the 14th of October, 1955.

Mr. Speaker : "... land which was not occupied as the site of any building in a Town or village on or after the 14th day of October, 1955, ..."

Mr. Ahmed Mian Soomro : Today, even now, is also after the 14th day of October, 1955. What is the significance of this amendment ?

Mr. Speaker : Will the Member explain ?

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - ان کے جو الفاظ ہیں وہ زیادہ clear نہیں ہیں - وہ علاقے develop ہو چکے ہیں - وہاں آبادی موجود ہے - اور ان کا ایسا کہنا جیسے کولمبس نے نئی دنیا ڈھونڈی ہے - وہاں زمینوں کی فروخت شروع ہو گئی ہے - میں اسے واضح کرنا چاہتا ہوں -

Mr. Speaker : How is that different from the definition given in the Ordinance ?

Malik Muhammad Akhtar : My definition is more clear.

Mr. Speaker : What is the difference ? What amendment does the Member want ?

Malik Muhammad Akhtar : I want it to be better-worded.

Mr. Speaker : Actually this is not an amendment. This is ruled out of order.

Next amendment is from Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving.

Mr. Speaker : Now to section 3 the first amendment is from Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move:

> That in sub-section (1) of section 3 of the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, for the words "three years" occurring in line 1, the words "one year" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

> That in sub-section (1) of section 3 of the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, for the words "three years" occurring in line 1, the words "one year" be substituted.

Minister of Revenue : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - اس آرڈیننس کی مجوزہ دفعہ ۳ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ کوئی شخص اس قانون کے نفاذ کے تین سال بعد تک

".....or until the determination of rights in the lands".

اس کے حقوق ایک خاص زمین میں متعین قرار نہ دئے جائیں - پراجیکٹ ایریا میں جہاں یہ قانون لگانا چاہتے ہیں کہ اس قانون کے نفاذ کے بعد تین سال کے لئے کوئی انتقال نہیں کیا جا سکے گا - میں صرف کلاز ۳ (۱) پر بولتا ہوں - اگلی سب کلاز پر بھی میری ترمیم ہے - دفعہ ۳ (۱) سے جو پابندی انہوں نے انتقال اراضی پر تین سال کے لئے لگائی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ ناواجب ہے - جناب لا منسٹر صاحب یا ریونیو منسٹر صاحب کا تمام کا تمام زور اس بات پر ہے انہوں نے یہ preamble میں کہا ہے میں اسے دھرانا نہیں چاہتا - ویسے وہ relevant ہوگا - اگر میں اس کا ریفرنس یہاں دوں چونکہ شہری سہولتیں پیٹ فیڈر ایریا کے علاقہ گدو بیراج میں دی جا رہی ہیں اس لئے وہاں پر زمینوں کی قیمت بڑھ گئی ہے - چونکہ وہاں پر جو زمینیں ہیں وہ unsurveyed اور unsettled ہیں - اور

ان کی اونرشپ undetermined ہے اس لئے ان کی اونرشپ کو rectify کرنے کے لئے انہوں نے دفعہ ۳ (۱) میں یہ پابندی لگائی ہے کہ تین سال کے لئے وہاں انتقال نہ کیا جائے۔ جناب والا۔ سب سے اول تو میں ان کے اس بیان کو چیلنج کرتا ہوں۔ وہاں پر رائٹس determine ہو چکے ہیں۔

Minister of Law : For the information of the Member may I invite his attention to an amendment which has been moved by me in the Preamble. Perhaps it has not reached the Member :

> That for paragraphs 1 to 5 of the preamble of the said Ordinance, the following paragraphs be substituted, namely :—
>
> "Whereas the lands under the command of the Pat Feeder Canal of Guddu Barrage are unsurveyed and unsettled ;
>
> AND WHEREAS certain persons are reported to have unauthorisedly or without lawful authority alienated in the said area lands to or in which they had no valid right or title;".

ملک محمد اختر۔ وہی پوائنٹ پھر آ گیا۔ یہ کہتے ہیں کہ تمام علاقہ unsurveyed اور unsettled ہے حالانکہ وہ علاقہ۔۔۔۔

Minister of Law : Ownership is undetermined. It does not exist any more in the proposed amendment.

ملک محمد اختر۔ پھر سیکشن ۳ میں ترمیم لائیں۔

Mr. Ahmed Mian Soomro : On a point of order Sir. There are only ten sections and the Government itself has sought six sections to be amended, including the Preamble. Why not bring a bill to that effect Sir ? They have amended it themselves and they have now amended the Preamble also.

ملک محمد اختر۔ جناب سپیکر۔ اب مجھے یہ بتایا جائے۔ یہ ترمیم ابھی ابھی آئی ہے میں ان سے معافی چاہتا ہوں۔

> "WHEREAS the land under the command of the Pat Feeder Canal of Guddu Barrage are unsurveyed and unsettled ;
>
> AND WHEREAS certain persons are reported to have unauthorisedly or without lawful authority alienated in the said area lands to or in which they had no valid right or title ;"

اب یہ بتائیں کہ ان کی preamble کے بعد (ویسے وزیر قانون صاحب قانون سے بخوبی واقف ہیں) کوئی چیز specified ہے۔ اگر کوئی تضاد بھی ہے

it does not matter انہوں نے خود ہی میرے لئے بات کرنے کا موقع پیدا کر دیا ہے ۔

"No person shall, for a period of three years from the date on which this Ordinance comes into operation or until the determination of rights in the lands."

یہ خود ہی کہتے ہیں rights determine ہو چکے ہیں ۔ پھر دفعہ ۳ کا کیا مقصد ہے ۔ اس سے خطرناک چیز اور کیا ہو سکتی ہے ۔ میں اس بات میں کوئی کریڈٹ نہیں چاہتا ۔ اگر قانون کو گہری نظر سے دیکھا جائے تو اس میں بعض اوقات deliberately یا innocently ایسے الفاظ کو شامل کر دیا جاتا ہے جو civil rights کے لئے زہر قاتل ہوتے ہیں ۔ اب آپ اندازہ فرمائیں until the determination of rights ۔ میں اپنے آپ کو determination of rights کے پوائنٹ پر ہی محدود رکھنا چاہتا ہوں ۔ determination of rights ہو چکے ہیں ۔ شیڈول میں جو علاقہ جات بتائے گئے ہیں میری معتبر اطلاع کے مطابق ان میں بیشتر علاقہ جات ایسے ہیں جہاں پر سیٹلمنٹ مکمل ہے ۔ اس لئے یہ کہنا کہ وہاں کے علاقہ جات unsettled ہیں یا ان کے undetermined rights ہیں درست نہیں ۔ ان کے rights کو determine کرنے کے لئے پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ اس وقت بھی نافذ ہے ۔ اس قانون کے پاس ہونے کے بعد جس کو ہم نے تھرڈ ریڈنگ کے لئے ایک بل کی شکل میں چھوڑا ہے اس میں determination of rights کے لئے ایک علیحدہ پروسیجر موجود ہے ۔

Minister of Food and Agriculture : With due respect, I would like to be enlightened in which areas particularly the survey or settlement has taken place ? Khawaja Muhammad Safdar has given notice of an amendment which probably we are going to accept ?

Khawaja Muhammad Safdar : Nasirabad Sub-Division.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد میرا دوسرا نکتہ یہ رہ جاتا ہے کہ یہاں determination of rights کے لئے باقاعدہ باضابطہ پروسیجر ہے ۔ جو گذشتہ دو سال کی محنت سے منظور کیا ہے ۔ determination of rights سے میری جو مراد ہے وہ یہ ہے کہ preparation of record of rights

ابھی ہم نے دفعہ ۴۲ جس پر کم و بیش ایک ہفتہ بحث کی ہے اس میں preparation of record of rights کے باب میں ہم نے determination of rights کا طریقہ منظور کیا ہے ۔ وہ اس وقت بھی پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ بیشتر اضلاع میں نافذ ہے ۔ اس کے اندر revision of rights کا چیپٹر موجود ہے ۔ اپیل کا بھی چیپٹر موجود ہے ۔ یہاں determination of rights کے لئے ایک نیا parallel قانون بنا دینا ٹھیک نہیں ۔ قائد ایوان نے فرمایا ہے کہ دونوں قوانین میں خامی ہے ۔ آپ بتائیں کس قانون میں خامی ہے تاکہ اس کو چھوڑا جائے اور دوسرے کو نافذ کیا جائے ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ جہاں پر قواعد حاوی ہیں وہاں کاغذات مال بن چکے ہیں جیسے خواجہ محمد صفدر صاحب کی ترمیم سے ظاہر ہوتا ہے ۔ آپ نے فرمایا تھا وہاں بنے ہوئے ہیں ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں جیسے ہمارے علم میں ہے کہ نصیر آباد اور کچھی ڈسٹرکٹ میں نہیں بنے ہیں ۔ آپ ہمیں اطلاع دیں تاکہ اس کی چھان بین کرکے فیصلہ کریں ۔ معلوم کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ ہمارے علم میں نہیں ہے آپ کے علم میں ہے ۔ آپ ہمیں بتائیں تاکہ قانون کا منشا پورا ہو ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں قائد ایوان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ ۲۷ اگست ۱۹۶۷ء کو جب یہ ہنگامی قانون نافذ کیا گیا تو civil rights سے ہماری حکومت نے ایک فٹ بال کی طرح کھیلا ۔ حکومت کو کیا علم نہیں کہ فلاں جگہ determination of rights ہو چکے ہیں ۔ جو یہ سوال کر رہے ہیں یہ سوال مجھے ان سے کرنا چاہئے تھا ۔ میں جانتا ہوں حقائق بخوبی میرے علم میں ہیں ۔ بہر حال determination of rights کے لئے باقاعدہ طریقہ ہے اور یہ دو parallel قانون لگا رہے ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ determination of rights کے لئے یا preparation of record of rights کے لئے جو کہ لینڈ ریونیو ایکٹ میں دیا گیا ہے جہاں

اس کے لئے جامع قانون کی مشینری دی گئی ہے اس کے لئے علیحدہ قانون بنا رہے ہیں ۔ میں ان سے سوال کرتا ہوں کہ جہاں سیٹلمنٹ نہیں ہوا کیا آپ ان تمام علاقہ جات میں اسی قانون کا نفاذ کریں گے ۔ اگر اسی قانون کا نفاذ ایسے علاقہ جات میں نہیں کرنا ہے تو میں سمجھتا ہوں Pat Feeder کا ایریا جس کو یہ چار لاکھ ایکڑ کہہ رہے ہیں یہ در اصل ۲۰ یا ۲۵ لاکھ ایکڑ کا ایریا زیر کاشت آنے والا ہے ۔ Pat Feeder Canal کئی نہروں کو پانی مہیا کرتی ہے ۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ جہاں Pat Feeder کا پانی جائے وہاں alienation کو روک دیا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ determination of rights کا مسئلہ ہے ۔ یہاں انتہائی غلط الفاظ استعمال کر رہے ہیں ۔ determination of rights کا لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت کیا جاتا ہے اس کے علاوہ آپ نے substitution کے لئے ترمیم دی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Minister of Food and Agriculture : I am sorry to disturb my friend and to disturb his sequence.

شیڈول جس جگہ apply کرتا ہے وہ تین چار تحصیلیں ہیں ۔ قلات ڈویژن میں چھتر ۔ ٹومبو اور میر پور ہیں ۔ جیکب آباد دوسری جگہ جو ان کے ذہن میں ہے وہاں کیسے یہ apply کرے گا ۔ شیڈول میں جو apply کرے گا وہ ایریا یہ ہے جو میں نے بتایا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ تو پھر اس میں ترمیم کر دیں ۔ جہاں پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ جو ویسٹ پاکستان لینڈ ریونیو ایکٹ ۱۹۶۷ء بننے والا ہے جہاں پر یہ operate کرے گا وہاں alienation روکی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ جن علاقوں میں یہ نافذ ہوگا ان کے متعلق شیڈول میں specifically ذکر موجود ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ لینڈ ریونیو ایکٹ بھی وہاں apply کرے گا اور یہ بھی apply کرے گا ۔ اس کو سٹڈی کرنے کے بعد یہ سمجھ سکا

ہوں کہ alienation ان علاقہ جات میں ہے جہاں determination of rights نہ کئے گئے ہوں ۔ جہاں سروے نہ ہوا ہو ۔ میرا سوال وزنی ہے ۔ آج آپ اس ہنگامی قانون کو پاس کر رہے ہیں ۔ ہفتہ کو آپ پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ پاس کریں گے ۔ وہاں پر مختلف پروسیجر ہوگا اور یہاں مختلف پروسیجر ہوگا ۔

Mr. Speaker : For what purpose ?

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ تو اس طرح تضاد پیدا ہو جائے گا ۔ اگر آپ اسے موثر مشینری سمجھتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Does that restrict the transfer of land ?

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ مجھے کہنے دیجئے ۔ اگر آپ ساری عبارت پڑھیں تو شاید مجھ سے اتفاق فرمائیں گے ۔ اس قانون کے چیپٹر ہیں Preparation of Record of Rights ۔ اس کے بعد ۔

In case of dispute of delivery and possession, revision of record-of-rights, appeal and all those procedures.

Mr. Speaker : Are those provisions provided in this section ?

Malik Muhammad Akhtar : They are not provided in this section Sir.

لیکن جب تمام طریقہ کار کا جو وہ مصفا اور شفاف قسم کے record of rights بنائے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker: That does not restrict the right of transfer. This provision is restricting the right of transfer.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ تو یہ determination of rights کے جو الفاظ ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker: This is 'until the determination of rights'.

Malik Muhammad Akhtar: Until the determination of rights.....

Mr. Speaker: Determination of rights, of course, would be done according to the Land Revenue Act but until the determination of rights no person would be able to transfer the land.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ تو پھر آپ دیکھیں کہ لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت determination of rights بھی ہو گیا ۔ کسی کمشنر وغیرہ نے اسے فائنل بھی کر دیا تو جناب والا ۔ کیا that machinery is sufficient ?

Mr. Speaker: But they are only restricting the land alienation in this section.

Malik Muhammad Akhtar: Why are they providing a Tribunal to determine whether the alienation is legal or illegal?

Minister for Agriculture: That is for a separate purpose.

Malik Muhammad Akhtar: That is for this very purpose.

جناب والا ۔ میرا ایک نقطہ نظر ہے آپ مجھے کہنے دیں کہ

determination of rights کے لئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker: The Member is not appreciating the difference.

I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is—

> That in sub-section (1) of section 3 of the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, for the words "three years", occurring in line 1, the words "one year" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker: Next amendment is from Malik Muhammad Akhtar and that is about the proviso.

اخوند صاحب پیشتر اس کے کہ ملک صاحب اپنی ترمیم پیش کریں
یہ فرمائیے گا کہ

> "No person shall, for a period of three years from the date on which this Ordinance comes into operation....."

There are two things "comes into operation" and "comes into force".

کیا آپ یہی چاہتے ہیں کہ come into operation کے ہی لفظ رہیں
یا come into force کے چاہتے ہیں ۔ کیونکہ آپ کے سیکشن ایک میں
دو چیزیں ہیں ۔

Sub-section (2) of section 1:

> "It shall come into force at once."

and in sub-section (3)

> "It shall apply to the areas specified in the Schedule, but Government may, by notification in the Official Gazette, exclude any area from the Schedule, or include in the Schedule any area which is receiving or is to receive irrigation supplies from the Pat Feeder Canals".

Would not the words "in force" be better than the word "in operation" because operation would be after it comes into force.

Minister for Law : Of course, it will be better. I agree.

Mr. Speaker : The second thing is :

> ".....determination of rights in the lands in the Project Area in pursuance of the settlement operations being or to be carried out therein....."

Are these words "being or to be carried out therein" not superfluous?

That will be like this—

> "No person shall, for a period of three years from the date on which this Ordinance comes into force or until the determination of rights in the lands in the Project Area in pursuance of the settlement operations, whichever is earlier....."

The word 'period' is also superfluous.

".....alienate any land in the Project Area"

Minister for Law : 'Whichever' qualifies three years.

Mr. Speaker : "Whichever is earlier" is quite right. But the words "being or to be carried out therein" are superfluous. I think, settlement operations are being carried out or would be carried out.

Minister for Law : In some places they are already working.

Mr. Speaker : But if these words are omitted "being or to be carried out therein" then what will be the position?

Minister for Law : If we delete the words "being or to be carried out therein" then it will read like this—

> ".....in pursuance of the settlement operations....."

Mr. Speaker : ".....whichever period is earlier....."

Minister for Law : Which operations? Which are on?

Mr. Speaker : The Minister may please read from the beginning.

> "No person shall, for a period of three years from the date on which this Ordinance comes into operation or until the determination of rights in the lands in the Project Area in pursuance of the settlement operations, whichever period is earlier....."

'Determination of rights' or 'settlement operations'?

Minister for Law : What is contemplated is the determination of rights in pursuance of the settlement operations which are now on. If that materializes earlier then it will not be restricted to three years.

Mr. Speaker : If the words "settlement operations" are simply used that will cover both; the settlement operations which are on as well as those which would be taken into hand afterwards.

Minister for Law : Settlement operations which may be hereafter.

Mr. Speaker : Anyhow. according to me, these are superfluous words. If the Government want to retain these words there is actually no harm.

Minister for Law : These words are necessary because settlement operations are on; otherwise it will contemplate settlement operations which may take place after many many years.

Mr. Speaker : ".....Settlement operations, whichever is earlier..." That is the determination of rights or the settlement operations whichever is earlier. Not that ".....settlement operations being or to be carried out therein". This is not in reference to that term.

Minister for Law : It means like this. The settlement operation which is being carried out from now, if that is completed before three years then the bar of alienation will be lifted. In other case the bar shall be restricted to three years' period. Either on the completion of the settlement operation, if it is before three years, or at the end of three years there will be no bar. That is the object of this provision.

Mr. Speaker : "Whichever period is earlier"?

Minister for Law : "Whichever is earlier"

Mr. Speaker : "Whichever is earlier" is correct. I think, the word "period" is superfluous.

Minister for Law : "Whichever period is earlier". Yes, the word "period" is superfluous and it may be omitted.

Mr. Speaker : The word "period" seems to be superfluous. And in place of the words "comes into operation" the words should be "comes into force".

Minister for Law : There is another point. Although this comes into force at once in certain places it may come into operation later on. Therefore, the word "operation" is not misplaced.

Mr. Speaker :

> "It shall apply to the areas specified in the Schedule, but Government may, by notification in the Official Gazette, exclude any area from the Schedule, or include in the Schedule any area which is receiving or is to receive irrigation supplies from the Pat Feeder Canals".

The Minister means to say those areas which are not covered by the Schedule.

Minister for Law : May be covered by clause 3.

Mr. Speaker : In that case this Act will come into force so far as those parts are concerned at that subsequent period or time but subsection (1) of section 3 says—

> "No person shall, for a period of three years from the date on which this Ordinance comes into eperation."

That means some time after the enforcement of this Ordinance.

Minister for Law : In some places it comes into force at once while in some other places it comes into operation after a particular stage. Supposing it is excluded for six months and then it is applied then the period in case of those two categories of land will be different. Therefore, the word "operation" is proper but the word "period" may be deleted from this clause.

I beg to move:

> "That in sub-section (1) of section 3 of the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, the word "period", occurring in line 5, be omitted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

> That in sub-section (1) of section 3 of the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, the word "period", occurring in line 5, be omitted.

As the motion is not opposed it stands carried.

Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move :

> That in sub-section (1) of section 3 of the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, the colon appearing after the words "Project Area" at the end of line 6 be replaced by a full-stop and the proviso thereafter be deleted,

Mr. Speaker : Amendment moved is :

> That in sub-section (1) of section 3 of the West Pakistan Pat Feeder Canal (Control and Prevention of Alienation of Land) Ordinance, 1967, the colon appearing after the words "Project Area" at the end of line 6 be replaced by a full-stop and the proviso thereafter be deleted.

Minister for Law : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ دفعہ نمبر ۳ کی ذیلی دفعہ نمبر ۱ جس کا عنوان "Bar on alienation of land" ہے ۔ اس کے متعلق ایک proviso شامل کی گئی ہے اور جسے کہ میں حذف کرانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ . . .

"3. (1) Provided that if in any part of the Project Area, the settlement operations are not or cannot be completed within the aforesaid period of three years, the said period may, in respect of any such part, be extended by Government by notification in the Official Gazette, till the settlement operations are completed."

جناب سپیکر ۔ یہ ایک ایسی proviso ہے جس کو لگانے سے ہم ان تمام حدود کو پھاند رہے ہیں جو کہ ایک قانون میں ہوتی ہیں ۔ میں صرف ایک مثال دینا چاہتا ہوں ۔ پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ جس کی قانون سازی کا آغاز ۱۸۴۶-۴۷ء میں ہوا اور جسے ۱۸۷۱ء میں codify کیا گیا اور ۱۸۸۷ء میں اسے نافذ کیا گیا ۔ ابھی تک ایسے علاقہ جات ہیں کہ جہاں پر اس قانون کے نفاذ کے باوجود بھی بندوبست نہیں ہوا ۔ اس مثال کے ہوتے ہوئے آپ یہ اندازہ فرمائیں کہ گذشتہ ایک سو بیس سال میں بھی بعض علاقہ جات ہیں کہ جہاں پر بندوبست نہیں ہوسکا ۔ اس proviso میں دیئے گئے وسیع اختیارات کہ جہاں پر اس قانون کا نفاذ ہو اور settlement operation complete نہ ہو سکے تو حکومت کو اختیار ہوگا کہ وہ ایک گزٹ کے ذریعے اس قانون کی میعاد بڑھا دے ۔ آج صبح delegated legislation کے متعلق کافی عالمانہ اور فاضلانہ بحث کی گئی ہے ۔ آپ ہی فرمائیں کہ کیا کوئی ایسی مثال آپ کے سامنے ہے کہ اس مغربی پاکستان کی اسمبلی نے جو قوانین آج تک بنائے ہیں۔ ان میں کوئی ایسی استثنیٰ رکھی گئی ہے ۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کر سکتے تو "Karachi Disorderly Persons Ordinance" کی میعاد میں سال بہ سال یا پانچ سال کے لئے توسیع کرنے کی غرض سے یہاں نہ لاتے ۔ اگر وہ ایسا کر سکتے تو "Essential Commodities Act" میں ۵۰ یا ۵۲ سے امسال تک دس پندرہ مرتبہ ترمیم کرنے کے لئے ایوان میں پیش نہ کرتے اور وہ صرف یہ کہہ دیتے کہ حکومت ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعے اس کی میعاد میں توسیع کر سکتی ہے ۔ میں پھر اس بات پر مصر ہوں اور میرے پاس دستاویزات موجود ہیں کہ جن سے یہ بات ثابت ہو گی کہ پیٹ فیڈر کا

جو آخری قطرہ ہے وہ بھی بیس لاکھ ایکڑ رقبہ اراضی کو جاتا ہے ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جس علاقے میں حکومت اس قانون کو extend کرنا چاہتی ہے اور جب کہ ۱۸۳۶ء سے اس قانون کی دفعات کو regulation کے ذریعے مختلف قوانین کی شکل میں ڈھالا گیا اور پھر بھی مغربی پاکستان کے بہت سے ایسے حصے رہ گئے ہیں کہ جہاں پر ایک سو بیس سال سے بندوبست مکمل نہیں ہو سکا ۔ خواہ اس میں حکومت کی کوتاہی کو دخل ہو یا آمدورفت میں مشکلات کی وجہ سے ایسا نہ ہو سکا ہو ۔ تو ایسی صورت میں Bar on alienation کا اختیار دیدینا ۔ یعنی تین سال کے لئے تو یہ پہلے ہی دفعہ نمبر ۱ میں دے رہے ہیں اور اسے پھر تین سال کے لئے extend کر رہے ہیں اور وہ بھی retrospective effect دے رہے ہیں یعنی چودہ اکتوبر ۱۹۵۵ء سے ۔ جیسا کہ اس کی پہلی سطر سے ہی ظاہر ہے ۔ آپ اس کو بھی اس کی زد میں لا رہے ہیں ۔ یعنی قرار یہ دیا جاتا ہے کہ ۵۵ سے لیکر ۷۰ یا ۷۱ تک تو یہ ویسے بھی چلے گا لیکن اس قانون کی رو سے اگر ۷۱ کے بعد بھی بندوبست نہ ہو (اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ بندوبست پچاس سال تک بھی نہیں ہوسکتا) تو یہ alienation of land کو debar کرنا چاہتے ہیں ۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی غیر منصفانہ ہے کہ حکومت کو یہ powers delegate کی جائیں ۔ ایسا کرنا واجب اور مناسب نہیں ہے اور یہ اختیار حکومت کو نہیں دینا چاہئے ۔

Mr. Speaker : I am sorry to disturb the Law Minister again. He may please see Section 3 (1), where it is laid down :

> "No person shall, for a period of three years from the date on which this Ordinance comes into operation ....."

ایک تاریخ تو یہ ہوئی ۔ پھر

> "..... or until the determination of rights in the lands in the Project Area in pursuance of the settlement operations being or to be carried out therein, whichever period is earlier, alienate any land in the Project Area."

اس میں ہو حالت میں Ordinance کی جو operation ہو گی وہ پہلے آئے گی۔

Minister for Law : There are certain areas in which it is possible to complete within three years but there may be areas where it may not be possible.

Mr. Speaker : So far as these areas which are mentioned in the schedule are concerned, there this Ordinance will come into force at once and this would be applicable, and naturally second date would come thereafter, and this Ordinance would be in force ; then what is the need of providing the second part ?

Minister for Law : Sir, if an area or in any part of the project settlement operations are not completed or cannot be completed ; this is for that. It is our expectation.

Mr. Speaker : But the limitation would run from tomorrow when we will approve this Ordinance or from the date when this Ordinance is promulgated or from the issue of this for three years, whichever is earlier. Naturally the earlier would be the date of promulgation of this Ordinance and not of settlement operation. Naturally the earlier period would be the date of the issuing of this Ordinance.

Minister for Law: No Sir ; if you see section 1 (3), which reads :

> " 1. (3) It shall apply to the areas specified in the Schedule, but Government may, be notification in the Official Gazette, exclude any area from the Schedule, or include in the Schedule any area which is receiving or is to receive irrigation supplies from the Pat Feeder Canal."

Mr. Speaker : But in all cases this Ordinance would not be applicable.

Minister for Law : The question is that will the bar on alienation in these cases be valid ?

Mr. Speaker : But first of all let us take the case of those areas which are mentioned in the Schedule because primarily or basically this Ordinance is to apply to those areas which have been mentioned in the Schedule and in those areas this bar on the alienation is to take effect from the date when the Ordinance has been issued or in force. And there the settlement operations are either being taken or will have to be taken and that date is earlier, *i.e.* the earlier date would be the issuing of this Ordinance. Therefore, actually there is no need of mentioning that in these areas.

Minister for Law : It is only necessary in case the settlement operations cannot be completed.

Mr. Speaker : This bar is to take effect from the issuing of this Ordinance so far as the areas given in the Schedule are concerned and that bar will be for a period of three years.

Minister for Law : Ordinarily, it will be for three years or even it may expire before three years.

Mr. Speaker : That is not possible.

Minister for Law : If the settlement is over.

Mr. Speaker : Or until the determination of rights in the lands in pursuance of the settlement operations being or to be carried out therein, whichever period is earlier. What does the Minister mean by the word "earlier" ?

Minister of Law: 'Earlier' means that if settlement is done earlier than three years then the bar will be lifted before three years. It is not necessary that it should be for three years. Three years or the date of determination of rights before three years.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Three years is maximum.

Minister of Law: Three years barring the proviso is maximum.

Mr. Speaker: Whichever period is earlier.

earlier کا مطلب یہ ہوگا ۔

when settlement operations are over, and determination of rights takes place.

Minister of Law: May I explain. The bar of alienation, to state simply, extends for three years. This is the first thing. But if it is possible to complete the operations of settlement and determination before three years the bar will vanish after three years. It may be one year, two years or two and a half years because that is earlier. Three years is the second stage. Under the proviso, if it is not possible to complete the operations by or within this period the Government has powers to extend this period. In that case it will be more than three years.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Then why not just say, "when the settlement operations are over". Then what is the object of three years. Let us say, "when the settlement operations are over,"—"three years or when the settlement operations are over." If they are not over by three years again the proviso will apply. What is the object of three years. Let us say, "when the settlement operations are over."

Minister of Law: The normal expectation is that it should be completed by three years. This is done keeping in view the requirements and circumstances. The circumstances are that they may be over by three years. If the settlement operation and determination of rights takes place before three years then the bar will not be there before three years. Ordinarily it will be three years. In case it is not possible to complete within three years the Government has powers to extend it.

Mr. Speaker: It is not very clear.

میں سمجھتا ہوں ۔ اس کی interpretation تو یہ ہو سکتی ہے ۔

whichever is earlier.

یعنی enforcement سے تین سال لگیں گے ۔

Minister of Law: What is the difficulty I am not able to understand.

Mr. Speaker:

> "No person shall, for a period of three years from the date on which this Ordinance comes into operation or until the determination of rights in the lands in the Project Area in pursuance of the settlement operations being or to be carried out therein, whichever period is earlier."

"whichever is earlier".

Minister of Law: Three years or settlement operation whichever is earlier. If the settlement is one year then the bar extends to one year. If the settlement or determination of rights takes place in two years the bar will be for two years. But normally, according to the first line, it will be three years.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Three years can also apply to the determination of rights. (*interruptions*)

Minister of Law: In para (1) what is contemplated is that we have put in a juxtaposition three years or until the determination of rights. If that takes place before three years then the bar will be for less than three years. Otherwise it will be for more.

Mr. Speaker: That may be the intention but that is not clear in the Ordinance.

Minister of Law: By any means if it is possible to complete the settlement operations within three years then that proviso will disappear. Am I clear ? If that proviso is not there and settlement operations are not completed by three years then that bar will be confined to three years.

Mr. Speaker: If the settlement operations are not there ?

Minister of Law: The disputes will remain unsettled. So, in order to extend the time this proviso has been added:

> "Provided that if in any part of the Project Area, the settlement operations are not or cannot be completed within the aforesaid period of three years, the said period may, in respect of any such part, be extended by Government by notification....."

This gives power to the Government to extend it for more than three years. If we do away with this proviso we will not be able to extend the time limit.

Mr. Speaker : "Whichever is earlier".

یہ پہلے provide کیا گیا ہے ۔ کیا یہ اس کو disturb نہیں کرے گا۔

وزیر قانون ۔ اس کو disturb نہیں کرے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیسے disturb نہیں کرے گا ؟

Minister of Law: The proviso qualifies only the period of three years.

Mr. Speaker:

> "No person shall, for a period of three years from the date on which this Ordinance comes into operation or until the determination of rights in the lands in the Project Area in pursuance of the settlement operations being or to be carried out therein, whichever is earlier....."

I say earlier is three years period. That is earlier. It should be, whichever is later.

یہاں later بھی صحیح نہیں ۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: There should be a colon after the words "comes into operation" with a proviso added thereafter, "provided that if it is determined earlier then it would not take effect." His intention is that if the settlement operations are over before three years then they will not wait for three years from the date of this order and the bar will end there.

Mr. Speaker: If we put these words "alienated land in the Project Area" those words should be there.

Minister of Law: It is to be read conjunctively and not distinctively.

Mr. Ahmed Mian Soomro: If that be the proviso: "provided that settlement operations are completed earlier" that bar will terminate earlier. If you see 1 (3) you will find that it may apply to any Act. They have not even said therein. "...any area which is receiving or is to receive irrigation supplies from the Pat Feeder Canals." where there are no settlement operations already completed, under this the Government is assuming power to enforce this Act in any area which is supplied by the Pat Feeder irrespective of the fact that settlement operations have taken place or not.

Minister of Law: Project areas.

Mr. Ahmed Mian Soomro: If you are pleased to read 1 (3):—

> ".....Government may, by notification in the Official Gazette, exclude any area from the Schedule or include in the Schedule any area which is receiving or is to receive irrigation supplies from the Pat Feeder Canals."

That means that tomorrow any land receiving water from any canal is transferred to Pat Feeder, irrespective of the fact whether settlement operations have taken place or not Government can by notification can apply this, and treat it as receiving supplies from the Pat Feeder canals.

Minister of Law: It is not so.

Mr. Ahmed Mian Soomro: It is so. That is not your intention, the Ordinance, as you have brought before us, does not place restrictions that Government can include in the Schedule those cases only where settlement operations have not been carried out. Where is that ?

Malik Muhammad Akhtar: On a point of order. This is most important, as a matter of fact, part of the show. Here I have got a map of the Pat Feeder and Pat Feeder is feeding many canals. Let them reconcile that it will be affecting only four lakh acres. I can pass on that map to you Sir and you will see that Pat Feeder is feeding many canals and the last drop of water.....

Mr. Speaker: This is not a point of order.

Mr. Ahmed Mian Soomro: For the information of the Member I may tell him that any water drawn from Pat Feeder, even their distributaries, is said to be under the command of Pat Feeder.

Mr. Speaker: Will it not serve the purpose if we amend it like this:

> No person shall, for a period of three years from the date on which this Ordinance comes into operation or until the determination of rights in the lands in the Project Area in pursuance of the settlement operations alienate any land in the Project Area:
>
> Provided . . . . اس کے بعد آ جائے۔

Minister of Law : According to you Sir, "being or to be carried out therein" is creating some confusion.

Mr. Speaker : In pursuance of the settlement.

Minister of Law : "In pursuance of the settlement operation." That must remain.

Mr. Speaker : "Being or to be carried out therein, whichever period is earlier,"; that is causing confusion.

Minister of Law : Here we make it obligatory to consider this thing that, firstly, settlement operation, which is being carried out, will be considered, and its period will also be considered. And, secondly, it also becomes obligatory on the Government or on the machinery provided to carry out the settlement operations. But if we exclude these words "being or to be carried out therein", that.....

Mr. Speaker : But if the words "in pursuance of the settlement operations" are there, then the interest would be there and settlement operations would be a must.

Minister of Law : Yes, it would be.

Mr. Speaker : "Whichever period is earlier".

وزیر قانون - 'earlier period' سے مراد ہے 'later period' ۔

مسٹر سپیکر - 'Whichever is earlier' سے مراد یہ ہے کہ imposition of Ordinance سے پہلے بھی settlement ہو سکتا ہے ۔

Minister of Law : No; no; we are not affecting that.

Mr. Speaker : That causes confusion.

Minister of Law : This section is intended to place a bar on alienation. Now the period of bar would be ordinarily three years from the date of enforcement. Then at the present moment or within a short time the operations will come into being, and if the operations are over before three years, the bar will disappear.

Mr. Speaker : Would that be earlier?

Minister of Law : Might be earlier than three years or later than three years.

Mr. Speaker : That would be later than three years.

Minister of Law : It can be earlier. It is possible that in some areas settlement operations may be over within six months time. If that is so, after this time there will be no bar on alienation, and according to the proviso, only if it is not possible to complete the settlement operations by three years, then Government has the power to extend this period of time from three years to such more time as is considered necessary.

Mr. Speaker : One period is the date of the enforcement of the Ordinance; the other is the date of the completion of settlement operations. There are two dates; whichever is earlier? Which is the earlier date; the earlier date is the imposition of the Ordinance.

Minister of Law : Normally the bar of three years would disappear on the completion of the settlement operations.

Mr. Speaker : Which date is the earlier date ?

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, three years will not apply from the period of completion of settlement operations. No alienation will be made from three years from the enforcement of this Act, but if any determination of rights under the settlement operations takes place before these three years, then the bar ends.

Mr. Speaker : But the word "earlier".

Mr. Ahmed Mian Soomro : The wording here 'three years' means earlier to both.

Mr. Speaker : And the date of the enforcement of this Ordinance is the earlier date.

Minister of Law : Then it is very simple Sir. After the words 'comes into operation', a comma may be inserted.

Mr. Speaker : That does not make any difference; there is a word 'or'. It reads like this: "or until the determination of rights in the lands in the Project Area in pursuance of the settlement operations being or to be carried out therein, whichever period is earlier,". If the settlement operation is completed within one year, that would be the earlier date?

Minister of Law: If the determination of rights is completed within one year, that would be the earlier date.

Mr. Speaker : No; not according to my interpretation; earlier date will be the date on which the Ordinance came into operation.

Minister of Law : Kindly don't consider the date of the notification of the Ordinance.

Mr. Speaker : There are two dates.

Minister of Law : There are three dates; the date of 30th August, and three years therefrom, but in case the operations and the determination of right in pursuance of the operations take place earlier than three years, then the bar will be terminated at that stage.

Mr. Speaker : That would be the earlier date.

Minister of Law : That would be the earlier date out of the two; 1970 or the earlier date. No person shall for a period of three years from the date from which this Ordinance comes into operation; *i. e.* 1970.

Mr. Speaker: Let us fix the date, *i. e.* 27th of August 1967, and then after one year the Department complete the settlement operations that means that it is.....

Minister of Law : That is earlier than 1970. Ordinary bar is three years from the date of enforcement.

Mr. Speaker : Let us fix the date. 27th of August is the date of issuing of this Ordinance. That is what is meant by the first two lines.

Minister of Law : Therefore, according to the first two lines, the bar runs upto 30th August 1970.

Mr. Speaker : After one year the Department complete the settlement operations.

Minister of Law : No; if the operations are completed.

Mr. Speaker : In pursuance of the settlement operations; on 30th of October 1967, the settlement operation is over.

Minister of Law : The bar is over.

Mr. Speaker : Whichever is the earlier?

Minister of Law : 1968 is the earlier date.

Mr. Speaker : For a period of three years from the date on which this Ordinance comes into operation, *i. e.* 27th of August, 1967.

Minister of Law : Three years from that; that is 27th August 1970. And three years to 1967.

Mr. Speaker : Alright, if the Minister so likes.

Minister of Law : I suppose that is clear.

Mr. Ahmed Mian Soomro : It is not clear.

Minister of Law : It is right; I don't know how you say it is not clear.

Mr. Ahmed Mian Soomro : I have a right.

Minister of Law : Yes, you have a right, but why do you insist that it is not clear.

Mr. Speaker : Now we continue with the amendment from Malik Akhtar. Yes, Khawaja Muhammad Safdar.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) - جناب والا - اس proviso کے تحت گورنمنٹ یہ اختیار حاصل کرنا چاہتی ہے کہ سب کلاز (۱) کے تحت اس ایوان نے جو فیصلے کئے ہیں کہ اگر بندوبست تین سال سے پہلے تکمیل پذیر ہو جائے تو جن علاقوں میں یہ قانون نافذ ہو وہاں کے باشندوں پر یہ پابندی نہیں رہے گی کہ وہ اپنی اراضیات کو بیع، فروخت یا ہبہ وغیرہ نہیں کر سکتے یا دوسری صورت میں اگر یہ صورت نہ ہو - تو تین سال تک یہ پابندی رہے گی - میری مراد یہ ہے کہ اگر بندوبست تین سال تک نہیں ہوا - یا تین سال سے پہلے تکمیل نہیں کی جا سکی - تو یہ تین سال تک پابندی رہے گی - اس پراویزو کے ذریعہ سے دراصل یہ گورنمنٹ مطالبہ کر رہی ہے - کہ ان کو اختیار

دیا جائے کہ اگر تین سال تک بندوبست مکمل نہیں ہوا ۔ تو پھر ان کو ایک notification کے ذریعہ یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس میعاد کو بڑھائیں ۔ آپ غور فرمائیں جناب والا ۔ کہ یہ کس قدر اہم حق ہے جو کہ عوام سے اس clause کے ذریعہ ہم چھین رہے ہیں ۔ ایک آدمی مالک ہے ۔ لیکن ہم اس سے یہ کہتے ہیں کہ نہ تو تم اپنی اراضی کو فروخت کر سکتے ہو نہ ہبہ کر سکتے ہو اور نہ تم اپنی اراضی کو رہن کر سکتے ہو ۔ یعنی اگر اس کو اپنی کوئی غرض یا ضرورت پورا کرنے کے سلسلے میں روپیہ درکار ہو تو وہ اتنی اراضی سے روپیہ وصول نہیں کر سکتا ہے ۔ اور اگر اس کے پاس نقد روپیہ نہیں ہے تو وہ اپنی ضرورت کو پورا نہیں کر سکے گا ۔ اور اس کو اس ضرورت کو پورا کئے بغیر اپنا وقت گذارنا پڑے گا ۔ حقوق ملکیت سے اور بڑا حق ماسوائے سیاسی حقوق کے اور شائد اس میں بھی بعض میرے دوستوں کو اختلاف ہو ۔ مثلاً آزادی ہے اور کوئی حق نہیں ہو سکتا ہے حقوق ملکیت ۔ یہ بہت بڑے حقوق ہیں ۔ ان کے اوپر اس قسم کی پابندی حدود کی ناروا اور نازیبا اور یقیناً میں کہونگا کہ نا درست ہے لیکن فرض کیجئے کہ ہم ان کو یہ اختیار دیتے ہیں کہ تین سال کے لئے یہ پابندی لگا دی جاوے ۔ لیکن یہ کیسے مناسب ہوگا کہ ہم ان کو یہ اختیار بھی دے دیں کہ اگر تین سال کے بعد ضرورت پڑی تو اسی میعاد کو دس سال تک بڑھا سکیں گے ۔ اور ان کو اس سلسلے میں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوگا ۔ اسلئے میری تجویز ہے کہ اس proviso کو حذف کر دیا جائے تا کہ گورنمنٹ کو اگر ضرورت پڑے تو اسے اس ایوان کے سامنے آنا پڑے اور یہ کہنا پڑے کہ ہم ان وجوہ کی بناء پر بندوبست کی تکمیل نہ کر سکے ۔ یہ امور مانع تھے کہ ہم اس کام کو بروقت مکمل نہ کر سکے ۔ اس لئے یہ معزز ایوان ہم کو ۶ ماہ ایک سال یا دو سال کی مزید مہلت دے ۔ تا کہ ہم بندوبست کے اس کام کی تکمیل کر سکیں ۔ اس لئے اگر اس حکومت پر یہ پابندی نہ لگائی گئی تو اسی حکومت کے

عمال جنہوں نے گذشتہ ۲۰ سال میں ان علاقوں میں بندوبست مکمل نہیں کیا وہ آئیندہ تین سالوں میں بھی بندوبست نہیں کرینگے ۔ میں مانتا ہوں کہ جن علاقوں پر یہ پابندی لگائی جا رہی ہے اس کی تین تحصیلیں ہیں جو کہ سابق قلات ریاست میں شامل تھیں ۔ قلات ریاست کو بارہ سال گزر چکے ہیں مغربی پاکستان میں مدغم ہوئے لیکن بارہ سال میں یہ ریونیو بورڈ جن کو ہم لگا تار اختیارات پر اختیارات دئیے چلے جا رہے ہیں اور وہ اس قدر کاہل اور سست واقع ہوئے ہیں کہ انہوں نے ۱۲ سال میں ان تینوں تحصیلوں میں بندوبست مکمل نہیں کیا ہے تو ہم کیسے تسلیم کر لیں کہ وہ آئیندہ تین سالوں میں بندوبست کریں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ آئندہ ۱۲ سال میں بھی بندوبست نہیں کر سکیں گے ۔ اور اس proviso کے تحت حاصل کردہ اختیارات سے وہ ہر سال کے بعد ایک notification جاری کر دیں گے ۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ بورڈ آف ریوینیو کے رکن سیکرٹری ہیں ۔ یعنی وہ خود ہی گورنمنٹ ہیں گورنمنٹ کو جو ہم کہتے ہیں کہ اختیارات دینا ہیں تو ایک حقیقت سے وہی سیکرٹری بندوبست کرانے کے ذمہ دار ہیں ۔ بورڈ آف ریوینیو کی حیثیت سے اگر وہ اپنی اس ذمہ داری سے عہدہ براء نہ ہو سکیں گے اپنی نا اہلیت کی بنا پر تو سیکرٹری کی حیثیت سے وہ notification جاری کر دیں گے کہ بورڈ آف ریوینیو کو مہلت دی جاتی ہے تا کہ وہ بندوبست کا کام مکمل کر سکے ۔ اور ایک شخص اپنی دوہری ذمہ داری کو نباہیگا ایک طرف اپنی کوتاہی پر پردہ ڈالنے کے لئے اور دوسری طرف اس اختیار کو استعمال کرنے کے لئے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ proviso حد درجہ خطرناک ہے اور اسے بالکل اس قانون میں شامل نہیں رہنا چاہئے ۔ اور یہ ایک سیدھی سی بات ہے ۔ تین سال ایک بڑی میعاد ہے ۔ اور تین سال کی میعاد میں بڑے بڑے نتائج پیدا ہو سکتے ہیں اگر اپنی نااہلی کی وجہ سے محکمہ مال کے عمال تین تحصیلوں میں بندوبست تک مکمل نہیں کر سکتے ہیں تو پھر اس

گورنمنٹ کو اس ایوان کے سامنے یہ بتلانا ہوگا کہ ہم اس بل میں ترمیم چاہتے ہیں کہ تین سال کے بجائے مدت کو چار سال کر دیا جائے جو sub-clause I میں ہے ۔ اس لئے کہ ہمارے عمال ان وجوہات کی بنا پر بندوبست کا کام مکمل نہ کر سکے ۔ کیا صورت حال بہتر ہوگی کہ اس حکومت پر اور ان کے سیکرٹریوں پر اور انکے بورڈ آف ریونیو پر یہ خطرہ مسلط رہے اور یہ پابندی عائد رہے کہ بندوبست کرنا ہے ۔ ورنہ اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہونا پڑیگا ۔ یہ کوئی ڈر والی بات نہیں ہے محض اس ایوان کے سامنے ایک explanation دینا ہوگا ۔ لیکن explanation اسی ایوان کے اندر دینا پڑیگا ۔ وہ explanation نوٹی فیکیشن کے ذریعہ سے نہیں ہوگا ۔ کوئی ڈرنے والی بات نہیں ہے اور اس ایوان میں آنے سے آپکو گھبرانا نہیں چاہئیے ۔ اس ایوان میں آپ تین سال کے بعد آئیں ۔ اور بتلائیں کہ یہ صورت حال ہے یہ صورت حال آئندہ کی اسمبلی میں پیش ہوگی ۔ اس اسمبلی کی زندگی میں یہ بات نہیں آئیگی ۔ آئندہ کی اسمبلی میں یہ بات بتلائی جا سکے گی کہ تین سال میں ہم اس لئے بندوبست نہ کر سکے اس لئے ہم کو ان اسباب کی بناء پر مزید مہلت دی جائے ۔ وہ اسمبلی اگر مناسب سمجھے گی تو ضرور مہلت دے گی ۔ یا اس وقت جو حکومت ہوگی یا اس کی کم کوششوں کی وجہ سے ایوان کے معزز ممبران حکومت کو اس طرف توجہ دلائیں گے کہ پچھلے تین سالوں میں تم نے کون کون سے تیر مارے ہیں کہ آئندہ سال تم تیر مار سکو گے ۔ اس لئے میری یہ گذارش ہے کہ اس proviso کو حذف کر دیا جائے اور اگر حکومت اس فرض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی ہے تو اس ایوان کے سامنے اسے جواب دہ ہونا پڑیگا ۔

Mr. Ahmed Mian Soomro (Jacobabad-II) : Sir, as far as this clause is concerned, I think, if certain mistakes are pointed out, the Government should be only too willing to come forward, realise their mistakes and accept what is being shown to them to be the correct picture. I am also glad to see from the amendments that many of the amendments of the Law Minister are practically the same as those already moved by me or; in fact, some of my friends from the Opposition. Of course, the Law Minister has said that he is seeking to have the Preamble amended but

until the amendment comes before us, because it has not even been circulated, we are not in a position to say anything about that but the preamble, as itself, shows :

> "WHEREAS irrigation facilities are being provided in the area under the command of the Pat Feeder Canal of the Guddu Barrage with a view to promoting the agricultural development of the said area ;
>
> AND WHEREAS on account of the said irrigation facilities, the value of the land in the said area has increased and is likely further to increase ;"
>
> "And whereas the lands in the said area are unsurveyed and unsettled and the ownership thereof is undetermined and a large number of cases is in dispute ;"

Now Sir, this very basic word 'preamble' is wrong. It is on this basis that they sought to include Nasirabad area of Jacobabad District, which I have the honour to represent in this House. I am glad that the Leader of the House has already in anticipation, very kindly stated that he is going to accept the amendment moved by Khawaja Sahib and myself with regard to the deletion of Nasirabad Sub-division and the only reason for that is, that that is an unsettled and unsurveyed area since 1901. But Sir, sitting here and just issuing this Ordinance, they have not even cared to verify whether the schedule that is being prepared is in consonance with the Preamble they have issued to the Act or not. The Preamble mentions all the areas on this Pat Feeder which are unsurveyed and unsettled and ownership of which is undetermined. This is absolutely contrary to the fact ; and realising that they have agreed to accept the amendment to the schedule. Similarly, I would most respectfully like to draw the attention that by retention of this proviso, the object of clause 3 is not served. There is vagueness on this bar to a right of a person to do anything to his property. In consonance with the provisions of the Constitution, the Government has provided clause 3 merely to fix a limit to the bar to this right, and that limit of three years Sir, with due respect to the Law Minister, as you have pointed out in the present reading of the section, I agree, is completely vague in that whether it applies to the date when the Bill comes into operation or to the determination of right. But taking what the learned Law Minister has stated that their intention thereby is to terminate this bar earlier than three years, if the settlement operation is completed earlier, on the face of it, there is no need of the proviso. On the one hand, they are seeking to place a maximum of three years from today, and that is the upper limit which they want to impose by this Act, and again by the very same section through the proviso by mere issue of a notification they just throw out what all this Legislature has passed, to the wind. Somebody sitting there merely by issuing a notification like this Ordinance, can do this without caring whether the Preamble is wrong or the schedule is wrong. And they will nullify all the provisions that this House is discussing today. If this is the intention, then why to keep this period of three years ; why this eye-wash for us ? It should be whenever the settlement operations are completed ; let it be after 50 years but they have fixed a date for alienation as October 1955 by clause 5. That means 12 years earlier than now. Since so many years, they have not taken up the consideration for the settlement of this issue and it is

just putting the cart before the horse. They have first brought water and given it to the land for its cultivation and then they woke up to see who is entitled to this land. That is something which they should have first determined as to who is entitled to this land, either the Government is the owner or Mr. 'A' or 'B' or 'C'. By this provision which they have made, and the Ordinance as it stands, people who had lands retained under the Land Reforms, whose lands were transferred to the Pat Feeder and who sold their lands as full and rightful owners under the constitutional right and the land retained by them under the Martial Law Regulation, even their alienation, until they accept this amendment, have all been nullified because of inclusion of wrong alienation in the schedule. What mistake those people have committed who sold or purchased the lands in a bonafide deal. They have done it after fully verifying the title of the land, after seeing the orders of the Martial Law Regulations and after seeing that the land is really retained by them. For what fault are they being punished today ?

Minister for Food and Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : Sir, just one point for clarification and that is this ; is it the contention of the Member that three Tehsils of Kalat District are settled like Nasirabad and the Martial Law Regulation has done anything to them in the matter of ascertainment of rights ? If this is not so, then I have not failed to follow the argument. I would, however, very much appreciate if I understand what he intends to say.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, that is no so because, I would very respectfully draw his attention to the schedule in the Ordinance as it has been published which mentions Nasirabad area and I am talking of it. The mistake is that a person sitting in the office merely by issuing a notification can do this on this basis. And I am emphasising that this proviso is merely giving powers to a Section Officer sitting there, to increase this period beyond three years which we are seeking to limit. This can be derogatory to what your preamble is. Again the deletion of the proviso in Section 3(1) is relevant even if this House decides to delete Nasirabed sub-division. The Government can by notification include any area in this ordinance and they are not even specifying those areas, the areas which are unsettled and unsurveyed; the clarification is not there Tomorrow. by mistake, anybody sitting in the Secretariat says that the entire Jacobabad area comes into the purview of this Ordinance and the people who had sold and purchased the lands in bona fide dealings, are going to be completely ruined on account of this one mistake, as has been committed in this very Ordinance. It will just nullify the provisions of this Legislation. I would, therefore, most humbly request the Law Minister and the Leader of the House not to be merely touchy because the amendment has come from the Opposition and reject it on this basis alone but realise that this proviso is going to nullify the provisionsi of Section 3 (1). It is going to give vast powers in the hands of that Secton Officer concerned who is sitting in the Secretariat, because no ban, no limitation has been provided in this Ordinance although I know the intention of this is that only those areas will be included which are unsurveyed and unsettled, as the Preamble says. But here they have committed an obvious mistake by bringing Nasirabad Area. They could very well bring in any other area. Therefore, either they should qualify the provisions or accept this amendment to delete this proviso so that at least the intentions of the Act that the Government has put before the House, are not nullified by mere issuing of a notification.

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) - جناب سپیکر - جناب وزیر مال جب صبح اس ایوان میں اس ہنگامی قانون کا تعارف کروا رہے تھے - اپنی تعارفی تقریر میں انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ سابقہ ریاست قلات کے بعض علاقوں کو پیٹ فیڈر نہر نے سیراب کیا ہے - جناب سپیکر - جب میں پیٹ فیڈر کہتا ہوں تو مجھے حکومت کے ان عمال پر افسوس ہوتا ہے جنہوں نے اس نہر کے لئے کوئی موزوں نام بھی تلاش یا تجویز نہیں کیا - انہیں اللہ تعالیٰ نے اتنی عقل نہیں بخشی کہ وہ کوئی موزوں نام ہی تلاش کر لیتے - جناب وزیر مال یہ فرما رہے تھے - کہ اس سے بعض علاقے آب پاش ہوئے ہیں اور چونکہ وہاں باقاعدہ بندوبست نہیں ہوا بعض لوگ حالات کا ناجائز فائدہ اٹھا کر زمین خرید رہے ہیں - بعض نے زمینوں پر قبضہ کر لیا ہے - اس لئے یہ ضروری خیال کیا گیا کہ اس قسم کا ہنگامی قانون اس علاقہ میں حکومت کے مفادات کی حفاظت کے لئے جاری کیا جائے - آپ اندازہ لگائیں - ایک طرف تو افراد ہیں جن کو یہ پتہ چل گیا تھا فلاں زمین سیراب ہو رہی ہے وہاں آب پاشی میسر ہو جائے گی اس لئے انہوں نے اس سے استفادہ کرنے کی سعی کی اور دوسری طرف ایک حکومت ہے جو خاموش رہی - جہاں تک مجھے علم ہے گدو بیراج کی سکیم ٣٦ - ١٩٣٥ء میں تیار کی گئی تھی - اور ١٩٤٧ میں پاکستان معرض وجود میں آیا - اور ١٩٤٧ء سے ١٩٥٨ء تک بدنام حکمران اس ملک پر حکومت کرتے رہے - میرے نقطہ نظر سے ایک فرد کے مقابلہ میں مغربی پاکستان کی حکومت کو کم از کم ساڑھے پانچ کروڑ گنا دور اندیش ہونا چاہئے اور پاکستان کی حکومت کو بارہ کروڑ گنا - عام افراد کو تو یہ پتہ چل گیا کہ زمین سیراب ہونی ہے - اس لئے انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا - میں اپنے حکمرانوں سے پوچھتا ہوں کہ جب افراد کو اس چیز کا اندازہ ہو گیا تھا - اور انہوں نے اس توقع کے پیش نظر زمین پر قبضہ کرنا یا اسے اپنی تحویل میں لینا یا خریدنا یا فروخت کرنا پسند کیا تو جب آپ نے یہ سکیم بنائی تھی یہ نہر کھودنے کی - اور جب آپ

بند باندھ رہے تھے ۔ اس وقت آپ کو کیوں نہ سوجھا کہ جن علاقوں کو اس نہر نے آئندہ سیراب کرنا ہے وہاں پہلے باقاعدہ بندوبست کریں اور حقوق ملکیت کا تعین کریں ۔

جناب سپیکر ۔ عوامی حکومت کا طریق کار یہ ہوتا ہے کہ حکومت انتظامیہ کو کنٹرول کرنے کے لئے بعض اصول مرتب کرتی ہے ۔ ایک پالیسی بناتی ہے ۔ حکومت کا کام یہ ہے کہ پالیسی بنائے اور اس کے مطابق احکامات جاری کرے ۔ انتظامیہ کا فرض ہے کہ اس پر عمل درآمد کرے ۔ حکومت یہ دیکھے کہ ہمارے جاری کردہ احکام پر انتظامیہ عمل کر رہی ہے یا نہیں اور ان کے الفاظ اور روح کے مطابق عمل درآمد کر رہی ہے یا نہیں ۔ لیکن میں انتہائی دکھ سے کہتا ہوں کہ اس ترمیم کے ذریعہ ہم انتظامیہ کو ایسے اختیارات دینا چاہتے ہیں ۔ ہماری حکومت زیادہ اختیارات خود حاصل کرنا کیوں پسند نہیں کرتی ۔ یہ ذہنی طور پر اس حد تک مرعوب اور مغلوب ہو چکی ہے کہ اگر ان کو اختیارات بھی دیئے جائیں تو یہ ان کو لینے کے لئے تیار نہیں ۔ جناب سپیکر ۔ آخر ہم پنجابی ہیں اور بہت سی پنجابی قصے کہانیاں ہمارے ورثہ میں آئی ہیں ۔ کہتے ہیں ایک جولاہے کی ایک پٹھان سے لڑائی ہو گئی ۔ اتفاق سے پٹھان نیچے آ گیا اور وہ اس کے اوپر بیٹھ گیا اوپر بیٹھنے کے باوجود رونے لگا کسی نے پوچھا روتے کیوں ہو ۔ کہنے لگا مجھے خطرہ ہے کہ جب یہ نیچے سے نکل آئیگا تو مجھے مارے گا ۔ ہماری حکومت کی حالت بھی اس ترمیم کی رو سے بعینہ یہی ہے ۔ انہیں اپنے آپ پر اعتماد نہیں ۔ ہم ان کو اختیار دینا چاہتے ہیں یہ کہتے ہیں ہم لینے کے لئے تیار نہیں ہم یہ اختیارات اپنے اہلکاروں کو دینا چاہتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ حکومت کی جانب سے تقاریر کے دوران ہمیشہ یہ کہا جاتا ہے کہ تمام لوگ متحد ہو کر صدر مملکت کے ہاتھ مضبوط کریں ۔ میرے نزدیک ان کے ہاتھ پہلے ہی بہت زیادہ مضبوط ہیں ۔ اگر

ھاتھ کمزور ھیں تو ان ایوانوں کے ھیں جو نیم مردہ اور بے جان ھیں اگر اس ملک میں کوئی طاقت ور ھے تو صدر مملکت ھیں یا انتظامیہ ۔ اگر ھماری جانب سے کہا جاتا ھے کہ اس ایوان کو اختیارات دیئے جائیں ۔ لیکن آپ مصر ھیں کہ اختیارات انھیں کو دینے چاھئیں جو پہلے ھی اقتدار اور طاقت کے نشے میں اپنے آپ کو پہچان نہیں سکتے جو حکومت کے نشہ میں سرشار ھیں اور میں کہوں گا وہ XXXXX*

Mr. Speaker: That is not a parliamentary word, that is expunged from the proceedings of the Assembly.

مسٹر حمزہ ۔ وہ نشہ میں اتنے مخمور اور اتنے لاپرواہ ھو چکے ھیں کہ اب انھیں یہ پتہ ھی نہیں کہ ملک و قوم کے مفادات کا تقاضا کیا ھے ؟ میں عرض کر رھا تھا کہ جب ۱۹۵۳ء سے گدو بیراج زیر تعمیر تھا اور ۱۹۶۳ء سے پیٹ فیڈر کینال چل رھی ھے ھمیں اپنے ان حکمرانوں پر افسوس ھے اگر انھوں نے جب سے نہر جاری ھوئی ھے اپنے فرائض کو سمجھا ھوتا تو وہ تمام قباحتیں اور وہ تمام مسائل جنھوں نے اب سر اٹھایا ھے اور جن کے کنٹرول کے لئے آپ یہ ھنگامی قانون پاس کرنا چاھتے ھیں پیدا نہ ھوتے ۔ اور نہ اس آرڈی ننس کی موجودہ صورت میں جاری کرنے کی ضرورت پیش آتی ۔ جناب سپیکر ۔ اگر یہ حکومت اس proviso کو اسی طرح رکھنا چاھتی ھے تو میں ایک نہایت معقول ترمیم اس میں پیش کرتا ھوں ۔

Mr. Speaker: That amendment cannot be moved. The Member has not given notice of that amendment. He must give notice that he wants to move an amendment.

مسٹر حمزہ ۔ میں ایک تجویز پیش کرنا چاھتا ھوں عرض یہ ھے کہ اگر چہ میں ملک اختر صاحب کا شاگرد ھوں لیکن لمبی تقریر کرنے میں ان کی نقل نہیں کرتا ۔

**Expunged as ordered by the Speaker.*

"Provided that if in any part of the Project Area the Settlement operations are not or cannot be completed within the aforesaid period of three years, the said period may, in respect of any such part, be extended by Government by notification in the Official Gazette,.....

"till the settlement operations are completed"

کی بجائے میں یہ کرنا چاہتا ہوں "till the doomsday"

یعنی قیامت کے دن تک ۔ جناب سپیکر ۔ حقیقت یہ ہے کہ قیامت جلد آنے والی ہے اور اس کی نشانیوں میں سے سب سے بڑی نشانی موجودہ حکومت ہے اس کے آنے میں اتنا لمبا عرصہ نہیں ہوگا ۔

Malik Muhammad Akhtar : Point of order.

میں حمزہ صاحب کی ترمیم پر یہ ترمیم کرنا چاہتا ہوں till the doomsday کی بجائے till the day we are doomed ۔

Mr. Speaker : This is not a point of order.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جناب قائد محترم خواجہ محمد صفدر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ آپ افسران کو دفعہ ۳ (۱) کے ذریعہ تین سال کے اندر اندر بندوبست مکمل کرنے کے اختیارات دے رہے ہیں لیکن شرط جو حکومت نے لگائی ہے یہ انتہائی آمرانہ اور غیر منصفانہ ہے ۔ اور جمہوری روایات کے خلاف ہے ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ اس میں سے یہ حصہ حذف کر دیں تا کہ آج سے تین سال بعد آپ کو اس ایوان سے یہ اجازت لینی نہ پڑے کہ آپ بورڈ آف ریونیو کے عمال اور افسران یا گورنر کو یہ اختیارات نہ دیں کہ وہ مزید لمبے عرصہ کے لئے بندوبست اراضی کے کام کو التوا میں رکھیں ۔ میں جناب وزیر قانون صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ جس ملک میں جس ماحول میں اور جس سیاسی نظام میں ہم جی رہے ہیں حکومت تین سال کے بعد اس ایوان سے اجازت طلب کر لے گی کہ پیٹ فیڈر نہر سے سیراب ہونے والے علاقہ کے بندوبست اراضی کا کام مکمل کرنے کے لئے مزید مہلت دی جائے ۔ میں یقین

دلاتا ہوں کہ تین سال کے بعد حزب اختلاف اس ایوان میں موجود نہ ہوگی اگر موجود ہوگی تو وہ محض برائے نام وہ آپ کی مقرر کردہ ہوگی اس لئے آپ یہ خیال نہ کیجئے کہ تین سال کے بعد ایوان سے جب اجازت طلب کی جائے گی تو اس جانب سے کوئی اعتراض کیا جائیگا ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میری تقریر کے اہم حصے ابھی باقی رہتے ہیں ۔ آپ ایوان کا پانچ منٹ وقت مزید بڑھا دیجئے ۔

Mr. Speaker : Time is extended by five minutes.

مسٹر حمزہ ۔ گدوبیراج سے سیراب ہونے والی اراضیات کا مسئلہ یا Pat Feeder Canal سے جو علاقہ سیراب ہوا ہے خصوصی طور پر تحصیل چھتر۔سیرپور اور تمبو کے علاقے کے بارے میں حقیقتاً جوغلطیاں ہوئی ہیں اسکی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ یہ زیادتیاں محکمہ مال کی جانب سے یا ہماری حکومت کی جانب سے ہوئی ہیں۔اب گھاٹا کس کو ہوا ہے؟ہم نے محکمہ مال کے عمال کو اختیارات دیئے ہوئے تھے لازمی طور پر یہ محکمہ مال کی غلطیاں ہونگی یا ان کی غلطیاں ہونگی جن کو حکومت مقرر کرتی رہی ہے۔آپ اسکو تسلیم کر لیجئے ۔ چودھری ھادریس صاحب سرھلاتے ہیں ۔ یہ گنجائش کہ اس کام کے لئے سیشن جج کو مقرر کر سکیں گے یہ کبھی مقرر نہیں کریں گے یا سیشن جج کو یہ اختیارات نہیں دیں گے ۔ کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر کو ہماری حکومت اختیارات دینا پسند کرتی ہے یا اختیارات دینے پر مائل ہوتی ہو یا مجبور ہوتی ہو۔۔۔۔

Mr. Speaker : That is a separate question Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ۔جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ زمین بیچنے والے زمین بیچتے ہے اور خرید نے والے نے خرید کرتی ہے ۔ قائدایوان فرمایا کرتے ہیں کہ ملک غذائی بحران کا شکار ہے۔ملک میں گندم کی قلت ہے۔لاکھوں

ٹن گندم غیر ممالک سے درآمد کی جا رہی ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم بھیک مانگ رہے ہیں۔یہ ترغیب دیتے ہیں ۔ نصیحتیں کرتے ہیں ۔ یہ تبلیغ کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ زمین زیر کاشت لائی جائے ۔ ان کی تبلیغ سے متاثر ہو کر بعض لوگ اس علاقے میں جا کر قوم کی خدمت کرنے کیلئے تیار ہوئے جب وہ اپنی خدمت کرتے ہیں میرے نزدیک وہ اپنی قوم کی بھی خدمت کرتے ہیں ۔ اگر وہ وہاں زمین حاصل کر کے ناسازگار ماحول میں کام کرتے رہے اپنے گھر بار سے چار پانچ سو میل دور جا کر کام کرتے رہے تو آپ اندازہ لگائیں ان کو کس قسم کی قباحتوں کا سامنا کرنا پڑا ہوگا ۔ اس سے پہلے وہاں کوئی بندوبست نہیں تھا ۔ وہاں مقامی رسم و رواج کے مطابق سرکاری کام چلتا ہے ۔ بعض افراد نے زمینیں فروخت کرنا پسند کیا اگر تاخیر ہوئی تو آپ کی جانب سے آج آپ ان کو مورد الزام ٹھہرانے والے کون ہیں ؟ انہوں نے محنت و مشقت اور خون پسینہ ایک کر کے کام کیا ۔ آج آپ ان کو کیوں محروم کر رہے ہیں ؟ اگر قوم کے ساتھ زیادتی کی ہے تو وہ آپ کی حکومت نے یا آپ کے عمال نے کی ہے جنہیں آپ اختیارات دے رہے ہیں ۔ اگر آپ سزا دینا چاہتے ہیں تو سرکاری حکام سزا کے مستحق ہیں ۔ قوم کی خدمت کرنے والوں کو سزا دینا اور قوم کے مفادات کو نقصان پہنچانے والے کو انعام دینا یہ آپ کی حکومت کو ہی ذیب دیتا ہے ۔ .....

Mr. Speaker : The Member may please resume his seat. The House is adjourned for tomorrow to meet at 8-30 a-m.

The Assembly then adjourned (at 1-35 p.m.) till 8-30 a.m. on Tuesday, the 31st October, 1967.

APPENDIX I

(*Ref*: Starred Question No. 8222)

Enquiry against Mr.Nazar Muhammad, Settlement Inspector.

Mr. Fazle Haq Musarrat an Ex-Upper Division Clerk office of the Deputy Settlement Commissioner, Lyallpur lodged a complaint ; with the Chief Settlement and Rehabilitation Commissioner against Mr. Nazar Muhammad, Settlement Inspector, Lyallpur (at present posted at Sargodha) with the allegations that he got a number of Evacuee Properties fraudulently transferred in his name and in the name of his wife and certain other relation without any entitlement, with the collaboration and connivance of the staff of Deputy Settlement Commissioner's office, and that in order to achieve that end he misused his position as Settlement Inspector, tempared with the official record, and through his influence secured wrong reports from the Clerks, some of them, happen to be his relatives and got irregular orders from the Deputy Settlement Commissioner and Addl. Settlement Commissioner with ulterior motives.

The Settlement Commissioner (Admn) vide his letter No.C-218-5 Admn-Reh/65 dated 10-11-1965 appointed me as an Enquiry Officer to enquire into the allegations levelled against the said Inspector and furnish a detailed report as early as possible for submission to the Chief Settlement Commissioner. Copy of the complaint was supplied to me.

I summoned the complainant and his detailed statement on S.A. was recorded by me on 22-11-65 in which he cited instances of properties which Mr. Nazar Muhammad got transferred by unlawful means. In order to ascertain the factual position of each alleged transferred case, I called for the complete files of such properties and other relevant record from the Dy. Settlement Commissioner, Lyallpur on 8-12-65 in the first instance. Later on, several reminders were issued and contacted him on phone several times. It was after great efforts that some of the required files were received from Lyallpur on 26-12-65. Thereafter, I personally visited the Deputy Settlement Commissioner's office on 5/6th-2-1966 and 8-6-1966 and inspected some of the relevant record and took down necessary notes and brought some of the files. Some of the relevant record was lying in the court of Session and Addl. Civil Judge (Settlement Commissioner), Lyallpur which was recently received by me from there.

The Deputy Settlement Commissioner, Lyallpur, informed me on 24-6-1966 that five files urgently required by me were not traceable in his office and that the files relating to P-229 and P-185, Lyallpur were intentionally withheld by Nazar Muhammad, Inspector, who has been directed by the Addl. Settlement Commissioner, Sargodha, to produce files before me. On 1-7-66, D.S.C. reported that Mr. Nazar Muhammad has neither produced the files nor has cleared his position. I requested the Addl:S.C. to register the case with the local Police regarding the loss of file of Property No. 229, Ward 5, Lyallpur. It was on 9-7-66 that Nazar Mohd., Settlement Inspector, Sargodha, handed over the required file to the Clerks of D.S.C's Office, Lyallpur, which were sent to me on 19-7-66. Letter of D.C.S dated 29-7-66 is attached to show how daringly Nazar Muhammad Khan kept the files of Lyallpur Centre in his possession while posted at Sargodha.

I have examined the allegations of the complainant and gone through the relevant available files and connected record. My observations propertywise are as follows :—

Property No. P-229/228, Ward No.5, Lyallpur :

The property comprises of three shops and one residential portion behind these shops. The said residential portion was transferred to Ghulam Muhammad alias Nathu son of Hussain Bux on his form CH vide DSC's order dated 22-12-59. This order also shows that all the three shops along with the Chobara on the top of the shops which were in possession of locals namely (1) Abdul Ghafoor son of Hussain Bux (Wahid Boot House) (2) Mahdi Hassan son of Fateh Muhammad Khan (3) Ehsanul Haq son of Allah Ditta, were to be auctioned and the Clerk concerned was directed to include these shops in auction list. In appeal the said Chobara was also transferred to Ghulam Muhammad claimant but the three shops being in occupation of locals were to be auctioned vide order of S&RC dated 15-3-60. As per report of the office, these shops remained undisposed of till 21-9-64.

The shop under this enquiry is one which according to the office record was in possession of Abdul Ghafoor son of Hussain Bux local (Wahid Boot House) and as such was to be auctioned. The D.S.C. Mr. Aman Ullah Durrani, on 29-3-65, transferred this shop to one Abdul Hafiz son of Abdul Majid on his CS Form declaring him eligible for the transfer under the provisions of para 8 of the Schedule to the Displaced Persons (Compensation & Rehabilitation) Act, 1958, without having any report from the office regarding possession, eligibility or entitlement of Abdul Hafiz. The available file of this property is silent on these points. The original and duplicate CS Form are dated 22-3-65 and 23-3-65 respectively. All the relevant column of the Form 5 to 16 are left blank by the applicant except the date of possession which is given as 1957. The D S.C. Mr. Aman Ullah Khan Durrani in his order declared the form CS to have been submitted in time without giving any reason and refering to any order of C.S. & R.C. condoning the delay. The perusal of the paper on which the said order is written clearly shows that the upper portion of the paper, on which probably some report of the office was written, has been intentionally torn. The file of this property remains with Nazar Muhammad. After getting the shop fraudulently transferred in his name on 29-3-65, the said Abdul Hafiz got appendix X on 30-3-65 but entered into an agreement on 29-3-65 with Mst. Surraya Begum d/o Abdul Majid and wife of Nazar Muhammad, Settlement Inspector, whereby the former surrendered his rights in favour of Mst. Surraya Begum with the condition that she would pay the transfer price and other dues to the Government and would get the PTD in her name. This agreement was approved by Mr. Durrani, D.S.C. on the next day of filing the agreement and the shop in question was transferred to Mst. Surraya Begum who in her turn associated with four other claimants. The associations were approved by Mr. Durrani on 5-4-65. Mst. Surraya Begum applied for the issuance of PTD on 29-3-65 by misrepesenting facts that she had paid the transser price and other dues, though actually she associated with the claimant on 3-4-65. The D.S.C issued P.T.D in the name of Mst. Surraya Begum on 7-4-65, and thus through the efforts of Nazar Muhammad all the office procedural formalities were completed within 15 days.

The shop No. P-229 was irregularly transferred to Abdul Hafiz on 29-3-65 on his belated CS form dated 23-3-65 but in order to show him the occupant of the shop fictitious individual rent account was issued in his name on 5-4-65 that is after the transfer order passed in his name. Mr. Nisar Ahmad, Accountant whose brother Bashir Ahmad is cosharer in plot No. 40, Lyallpur, fraudulently, transfarred to the wife of Nazar Muhammad, issued bogus certificate of clearance of dues againts Abdul Hafiz on 30-3-65, whereas the property had already bee transferred to him on 29-3-65 and as the Treasury Challan shows, the rental cues were actually paid by Mst. Surraya Begum on 8-4-65.

From the above, it has been fully established that Nazar Muhammad Khan secured the transfer of this property firstly in the name of Abdul Hafiz and then in the name of his wife by fraudulent means and the official prepared forged documents and the D.S.C. Mr. Durrani passed irregular order in order to accommodate and help Nazar Muhammad.

Property No. P-190, Ward No. 4, Lyallpur :

According to the Survey Register 1951-52 maintained by the Reh. Department, Register of Excise and Taxation Deptt. 1946, C.S.C.IV Register maintained by the Settlement Organisation and Check Memo. Register 1949, maintained by the Rehab. Deptt:, the above property consists of only three shops situated in Chiniot Bazar, Lyallpur in the occupation of three local persons, namely Muhammad Hussain, Allah Bakhsh and Mohammad Ali. There is no mention of any upper storey over these shops. But in 1953 one Mst. Bahar Begum (aunte of Nazar Muhammad Khan) has been shown as unauthorised occupant of a Chobara over one of the shops, in the copy of Check Memo placed on the Reh. File of this property at page 2 with different ink and handwriting, and in the Survey Register of 1952-53. The entry of Chobara with the name of Mst. Bahar Begum as unauthorised occupant has been inserted to support her case much afterwards. The Check Memo. contatined only the entries of three shops and the order of allotment in favour of Zaman Khan duly signed by Mr. Nasirud Din Khan, Rehab. Officer, Lyallpur. This Chobara has been assessed to a monthly rent of Rs.1/-but no recovery of rent has been made from Mst.Bahar Begum upto 1958. I have minutely checked the record pertaining to this property and taken down the statements of some of the Clerks of D.S.C's Office and the three local occupants of these three shops.

Mr. Rashid Ahmad, Accountant/A.A.O. stated before me on S.A. that he was working as Asstt. Reh. Inspector, Lyallpur in 1949 and had prepared the Check Memo. now shown to me regarding property No. P-190, Ward No. 4 and that except the three occupants of the three shops namely Muhammad Hussain, Allah Bakhsh and Muhammad Ali there was no other occupant of the property, nor there was any Chobara over the shop at that time. He has asserted that the name of Mst. Bahar Begum as the occupant of the chobara has been added in the Check Memo. afterwards without my knowledge.

Mr. Muhammad Akhtar, UDC, has corroborated the statement of Mr. Rashid Ahmed in toto.

Mr. Mansab Ali Khan UDC has stated that he worked as Reh. Inspector in Lyallpur since 1950 and had seen no chobara built over one of the

shop much after the creation of Pakistan, but he did not know whether Mst. Bahar Begum was the occupant of that upper storey.

Mr. Mashooq Ali, LDC stated on S.A. that he has seen a chobara constructed over the back portion of one of the shops occupied by Zaman Khan son of Allah Baksh local for the first time in 1953 and that was built by Mst. Bahar Begum.

The statements of the three local loccupants of these shops were also recorded by me. They have stated that before Independence there was no construction over the three evacuee shops and that they, the local occupants of the shops, constructed temporary kacha pacca small kothas for keeping their stores in 1953, without any regular sanction of the Municipality or the Rehab. Department. The have totally denied that Mst. Bahar Begum ever constructed any chobara and lived there. They produced before me the Blue Print which is placed on the file as Ex-P1.

In order to satisf myself I made spot inspection and saw that there exist a small katcha pacca kothas over the shops. The spot enquiry reveals that this construction was made by the occupants of the shops.

From the documentary and oral evidence on record and spot inspection, I have come to conclusion that in the year 1945 there was no chobara over any of the evacuee shops built by the evacuee owner. The small chobara was built by the local allottees of the shop in 1952 at his own cost without the permission of the Reh. Deptt. It was not evacuee property and not to be transferred to any person under the Displced Persons (Com. and Rehab.) Act.

The disputed shop P-190 which was in the possession of Allah Bux local (old tenant) was later on allotted by D.R.C. to his son namely Muhammad Zaman Khan in 1953. The said Muhammad Zaman applied to the D.R.C. for the construction of the chobara over the allotted shop at his own expenses and submitted a plan (Blue Print) Ex-P-1 and estimate. The report of Mr. Nasiruddin Khan the then R.O. Lyallpur dated 23-3-53 on page 44 of the relevant file clearly shows that the roof of the disputed shop was without any construction but I find certain other office reports placed on the file on pages 37-38 not signed by Mr. Nasiruddin, R.O. showing that Mst.Bahar Begum was in unauthorise occupation of a chobara over the disputed shops on 25-10-53 and that Mst.Bahar Begum also wanted to construct the chobara for which she filed a Blue Print showing her name as the allottee of P-190. The Blue Print Ex-P1 filed by Muhammad Zaman allottee of P-190 does not show the name of Mst.Bahar Begum. The perusal of both the Blue Prints clearly shows that the words "Ch.Allah Bux" in Ex. P. 1 have been erased and the words "Bahar Begum" manipulated. Not a single report and paper which support the contention of Mst.Bahar Begum regarding her possession over the chobara has been signed by Mr.Nasiruddin Khan, Reh. Officer. It appear that these reports and papers have been planted afterward to show her possession over the chobara and thus support her CH Form which she filed no 10-11-59 for the transfe of the house over the shop which stood allotted to Muhammad Zaman a local.

It may be pointed oul that property No. P-190, Ward No. 4 ie.. the shop allottee to Zaman Khan local was auctioned by the Auction

Committee on 18-2-60 in the name of Zaman Khan allottee for Rs.66,000/ but as the auction purchaser refused to pay the auction money, the auction was cancelled on 25-4-60. The said shop was again auctioned on 10-6-60 in the name of the highest bidder Yusuf Ali for Rs.44,000/-which was paid through association and P.T.O was issued in his name on 25-8-61. On the application of Zaman Khan allottee of the shop, Mr. Nazar Muhammad Khan submitted a report on 9-7-63 to the effect that to the auction proceedings has not been confirmed by the Addl. S.R.C hence the PTO issuep in the name of Yusuf Ali should be cancelled.

It is note worthy that during the above two auctions from 18-2-60 to 25-8-61 Mst. Bahar Begum did not file any objection regarding the validity or otherwise of the auction. It is for the first time in November, 1963 that she filed an application before Addl. S & R.C. for the cancellation of the auction and the P.T.O. of the shop P-190 in favour of Yusuf Ali on the ground that she had filed form CH for the transfer of the upper portion of the shop and the form has not been disposed of and that the auction proceeing has not been confirmed by the R.S. & R. C

It may be explained here that the evacuee property P-190 the shop in the occupation of and allotted to Zaman Khan local was auctioned to Yusuf Ali. The upper portion either constructed by Muhammad Zaman or Mst. Buhar Begem after 1946, not being evacuee property, was not included in the auction and Mst. Bahar Begum according to her CH form, declartion of eligibility and the report of D.C.S. applied for the transfer of upper portion (non-evacuee property) only which had no connection with the auction of the evacuee shop and which could not be transferred to Mst. Bahar Begum under Scheme I, Displaced Persons (Compensation & Reh.) Act.

The Addl. S. & R.C. Mr. Iqbal Hussain Shah, in order to show undue favour to Nazar Muhammad, acted most illegally and held Mst. Bahar Begum entitled to the transfer not only of the upper portion but also the evacuee shop after cancelling the auction in favour of Yusuf Ali. The relevant portion of the order of Mr. Iqbal Hussain, S. & R.C. is reproduced below in extenso. "I have reasons to agree with her that this auction was without jurisdiction because she claims that the property is situated in a predomintently commercial area and she being in possession of the chobara shop should go with the chobara. The auction proceedings being without jurisdiction are, therefore, cancelled and shs can held entitled for the shop as well as the chobara being situated in a predominently commercial area" It is the height of blind support and favourtism and clear violation of rules and law. This is just the reverse of the existing rules. Accordingly on 6-1-1964, Mr. Abdul Rehman, D.S.C. in compliance to the direction of the A.S. & R.C. transferred the shop and the clobara to Mst. Bahar Cegum. After this illegal transfer, Mr. Nazar Muhammad got this property transferred in the name of his wife Mst. Surraya Begum through association with Mst. Bahar Begum (aunte of Nazar Muhammad), who surrendered her rights in favour of Mst. Surraya Begum. The Association Deed was filed on 28-12-63 and on the report of Mr. Akhtar, LDC (nephew of Nazar Mohd Khan) it was approved by Mr. Abdul Rehman, D.S.C on 7-1-64, P.T.O, issued on the same date in the name of Mst. Bahar Begum was amended on the same date in the name of Mst. Surraya Begum wife of Nazar Muhammad, showing her the transferree of the shop with chobara. The auction purchaser Mr. Yusuf Ali was also simultaneously informed of the decision under the initial of Nazar Muhammad Khan.

After the issue of PTO for the shop and the chobara, Appendix X for the shop with chobara was issued in the handwriting of Mr. Akhtar on 8-1-1964 and the price was assessed on the mothly rent of Rs. 10. This monthly rent of Rs. 10/-according to the Check Memo. Excise and Taxation record and the allotment order is fixed only for the shop. No rent was charged and no price was assessed to the chobara. Mst. Surraya Begum paid the transfer price amounting to Rs. 52/-only from her Compensation Book and Rs. 4,750/-from the Compensation Book of the associating claimant and the P.T.D. was ordered to be issued in her name. Application for the issue of PTD was marked to Mr. Akhtar under the signature of Nazar Muhammad Khan. Yusuf Ali the auction purchaser had filed revision petition in the Court of Settlement Commissioner (Addl. District Judge) against the order of A.S. & R.C. cancelling the auction. This petition was withdrawn by him on 1-6-66. It is alleged by Zaman Khan the allottee of the shop in his statement recorded by me on 24 6-66 that Mst. Surraya Begum has now sold this shop to Yusuf Ali the previous auction purchaser of the shop.

The transfer of the upper portion along with the shop in the name of Bahar Begum and later on to Mst. Surraya Begum (aunte and wife of Nazar Mohd, respectively) is illegal, fraudulent and against the existing rules in order to accommodate Nazar Muhammad D.S.C. and ASRC have committed serious irregularites, which, if law permit should be rectified.

Property No. 40, Ward No. 10, Lyallpur :

According to the Reh. and Settlement record this property was a plot measuring about 8 kanals and 10 marlas bearing khasra No. 2098 with two rooms built by the evacuee owner. The occupants of this plot Ali Ahmad and Nazir Ahmad both brothers made some constructions over it. Both the brothers got this plot allotted in their names on 16-12-50 as house with Ihata. The said Ali Ahmad and Nazir Ahmad filed their CH forms separately on 11/14-7-59 for its transfer each claiming one half (½) of this property on the basis of the occupation. Mr. Abdul Rehman DCS transferred a portion of this property to the occupant according to their possession as building site on 15-12-61 treating them to be the allottees and claimant displaced persons, as there was no other candidate for transfer and the applicants had built some room on a portion of the plot. The major portion was transferred to them and the rest of the plot was ordered to go auction pool. PTO was issued to them accordingly on 22-12-61 and amended PTO on 3-5-1963.

In compliance to the order of D.S.C. dated 15-12-61 the remaining portion of this plot P-40 was put to auction on 7-12-62 and the highest bid of Rs. 96,000/-offered by Muhammad Zafar Ullah son of Muhammad Tufail was accepted by the Auction Committee and confirmed by A.S. & R.C. Mr. Iqbal Hassain Shah on 17-10-1963.

One Abdullah son of Allah Bux in collusion with Mr. Nazar Muhammad submitted an application to A.S. & R.C. Sargodha stating that he had applied for the transfer of P-40, Ward No. 10, Lyallpur Khasra No. 2098, in this possession, under Scheme VI and that without disposal of this form entered at Serial No. 1625 of the relevant register, the disputed plot has been auctioned by the Auctioned Committee but not confirmed by the A S. & R.C. up till now. The report of D.S C's office dated 24-9-63 supported the contention of the applicant. I have studied

the papers of the auction file minutely. The auction proceedings (page 1 of the auction file) clearly shows that the auction was confirmed by the ASRC but to support the casse of Abdullah fabrication appears to have been made in the Auction proceeding and the word "Not" was planted before the word "CONFIRMED" and "To be put up after the disposal of plot form" after the word "Confirmed" with diffierent ink and handwriting. On the application of Abdullah for the transfer of building site, Mr. Nazar Muhammad Khan give a favourable report on 29-5-65 showing him to be in possession of the plot before 20-12-58 and that the plot form filed by him was within time and registered in C.S.C. II register of plots at serial No. 1625. He also proposed the assessment of price of the said plot. On his report alone, Mr. Amanullah Khan Durrani, D.E.C. transferred the plot to Abdullah on the proposed assessment on the same date.

From the availabie office record and oral evidence of the persons of the locality recorded by me it is established that Abdullah was bogus person. He neither was in possession of this plot, nor any construction was made by him before 20-12-58. The order of D.S.C. (Mr. Abdur Rehman) dated 15-12-61 shows that there was no other candidate for the transfer of this property except Nazir Ahmad and Ali Ahmad. Nazar Muhammad as Settlement Inspector in his report fraudulently showed him to be in possession and his form for the tansfer of the plot to be in time, registered at S. No. 1625 of the plot register. Inthe Survey Register of plot maintained by the Reh. Deptt., placed before me, the name of the occupant of plot No. 40 owned by Bhagwan Das are given as Ali Ahmad and Nazir Ahmad sons of Murad Bux. The name of Abdullah does not find place in that register, while in the Survey Register of plots (Ward 10, Lyallpur) prepared by the Settlement Organisation persumably after 1959 (dated not mentioned), Abdullah had been shown as occupant of plot No 40. In my opinion the Survey Register preared by the Reh. Deparetment is more authentic and reliable than to the register prepared during Settlement operations.

The sketch (Blue Print) of plot No. 40 placed on the file is signed by Mr. Abdul Rehman, D.S.C. at the time when portion of the plot transferred to Ali Ahmad and Nazir Ahmad. The D.S.C. had only attested this transfer of the plot in their names and not the possession of Abdullah because as per transfer order of D.S.C. dated 15-12-61 there was no other candidate for the transfer of the plot except Nazir Ahmad and Ali Ahmad and the remaining portion lying vacant was ordered to be auctioned. Thus it is clear that the name of Abdullah was forged after the D.S.C. has signed the sketch.

I have also checked the register of C.S.C. II and register of Plot maintained by the office of the D.S.C. Lyallpur. The form of Abdullah is entered at S. No. 1625. All the entries upto S. No. 1624 and 1626 are written in the same ink and handwriting but S. No. 1625 and its particulars are written in different ink and different handwriting and appears to be comparatively fresh. After S. No. 1624, S. No. 1625 is entered on the line left blank previously. It appears to be a clear case of fabrication and the form in the name of Abdullah at S. No. 1625 is manipulated afterwards. I found so many other irregular entries in that register. S. No. 1375, is followed by S. No. 1377 and after S. No. 1377 S. No. 1376 is entered with different ink and hadwriting. Entry No. 1454 is also of doubtful nature. S. No. 1653 is written twice with different particulars.

This clearly shows that the said register is not authentic and should not be safely relied upon.

After getting the plot fraudulently transferred in the name of Abdullah the said Abdullah is shown to have entered into agreement with the relations of Nazar Muhammad i.e. Surraya Begum wife of Shafqat Hussain son of Nazar Muhammad, Nuzhat Akhtar wife of Akhtar Hussain maternal nephew of Nazar Muhammad and Bashir Ahmad and suurrendered his rights of transfer in their favour agreement was readily accepted by Mr. Amanullah Khan, D.S.C. on 18-6-65 and issued P.T.O. in their names. The above named transferrees in order to day the transfer price associated with certain claimants. This association was accepted by D.S.C. on 29-6-65. In order to show him the occupant of the disputed property, the office of the D.S.C. issued individual rent aceount on 29-12-65 in the name of Abdullah, demanding rent from 1-11-54 to 31-12-58 though the property in dispute was transferred to him on 29-5-65 and the P.T.D. was ordered to be issued in the name of Abdullah on 30-6-65. The P.T.O. had already been issued in the names of Mst. Surraya etc. therefore P.T.D. should not have been issued in the name of Abdullah. This was simply to create a ground to dismiss the appeal filed by Ali Ahmad against Muhammad Abdullah in the Court of Mr. Iqbal Hussain against the order of Mr. Amanullah Khan Durrani transferring the disputed plot to Muhammad Abdullah.

From the above it has been amply proved that the transfer of the plot No. 40 in the name of Abdullah in the first iustance and later on in the name of his wife and other relatives were secured by Nazar Muhammad Khan fraudulently.

Shop No. 185 Ward No. 5, Lyallpur :

The allegations with regard to this property are that it was in possession of a local namely Allah Din. Nazar Muhammad fraudulently got the C.S. form of his brother-in-law Abdul Hamid entered in C.S.C. II register at S.No. 91 and got this shop transferred in his name. Later on Nazar Muhammad entered into agreement with the transferees who surrendered his rights in his favour with the condition that he would pay the entire transfer price. Nazar Muhammad in his turn associate with other claimant and paid the transfer price through this association and got the P.T.D of this shop.

I have gone through the available Rehabilitation and Settlement file and relevant register pertaining to the disputed shop. The Check Memo. is the original record showing the names of the occupants of the evacuee property. The name of Abdul Hamid the transferee of this shop does not find any place as its occupant, while Allah Din local has been shown as occupant of this shop and the residential portion of this property has been shown allotted to one Khuda Bux. Ihave checked the assessment register of 1957-58 and the Survey Register checked in 1950 and of 1951-52. In these registers the names of occupants are Khuda Bux (allottee of the residential portion), Allah Din and Sadiq Hassan not Abdul Hamid. In the survey register (Reh) of 1954-55, the name of Abdul Hamid is mentioned alongwith the above mentioned occupants but with different ink. All the entries of the register are written in dark blue black while the name of Abdul Hamid is written in a light blue

colour. It appears that his name is manipulated afterward with the motive of showing him the occupant of the property. From the perusal of the available record I am convinced that Abdul Hamid was never occupant of the shop No. P-185, W.No. 5, Lyallpur and hence not entitled to the transfer of his shop on C.S. form which Abdul Hamid filed with the collusion of Nazar Mohammad his brother-in-law. The entry of this form at S.No. 91 of the C.S.C. II register is also bogus and fabricated in order to show that the form C.S. is filed within time. I have gone through the C.S.C. II register also and found that at page 60 after S.No. 885 the following S.No. was 887 and S.No. 886 and 1115 were missing. There were many cutting, entries with different ink and hand-writing which rendered this register as most unreliable.

Abdul Hamid son of Abdul Majid applied on 27-4-65 to file a duplicated C S. form for the shop P.185, Ward No. 5, Lyallpur, alleged to be in his possession since 1948, as the original form entered at S No. 91 C.S.C. II register was alleged to have been missing. The application was allowed by Mr. Durrani, D.S.C. on the report of the office that the C.S. form stands registered at S.No. 91 of C.S.C II register. The D.S.C. did not care to ascertain whether the applicant was ever in possession of the shop. There was no allotment order for his name nor any annexure of eligibility was filed by the applicant to show his possession over the property applied for. On the mere report of Saghir Ahmad, L.D.C. and the Accountant dated 1-5-65 that the applicant was in occupation of the shop which was available for transfer, the D.S.C. transferred it to Abdul Hamid on 6-5-65. The transferee though reported to be the claimant did not get the transfer price adjusted in his Compensation Book, if any, but entered into agreement with Nazar Mohammad on 15-5-65 stating that as he, the claimant transferree, was unable to pay the transfer price and other public dues, he had surrendered his rights in favour of Nazar Muhammad, who would pay all the dues to the Department. This agreement was readily accepted by the D.S.C. Mr. Durrani and thus Nazar Muhammad Khan manoeuvred to get the property transferred in his name and in order to pay the transfer price associated with some other claimants. The association deed was accepted and P.T.D. was ordered to be issued in his name on 20-5-65. Thus, the whole proceedings from beginning to end was finalized within 25 days.

The shop was originally transferred to Abdul Hamid on 6-5-65 but his personal rent account was prepared on 18-5-65 (after transfer) showing the rent demand from 24-12-47 to 31-12-58 all paid. As already mentioned, the assessment and survey register of the Reh. Department clearly show that the occupant of the disputed shop was Allah Din, a local, therefore, the form of "Details of amounts of rent recovered" attached with the personal rent account of Abdul Hamid might be the statement of payment of rent made by Allah Din local and fraudulently shown to be of Abdul Hamid.

The conclusion is that as per available record Abdul Hamid brother-in-law of Nazar Muhammad was never in possession of the shop P-185, it was in possession of one Allah Din local. Mr. Nazar Muhammad Khan with the collusion of the clerk of the D.S.C's office secured wrong report, tampered with official record to show Abdul Hamid as occupant of the shop and entitled for its transfer, got illegal transfer order from Mr. Durrani, D.S.C. in favour of Abdul Hamid and later on in his name through agreement and association. Some record pertaining to this

property is not for the coming. The reasons of this inordinate delay is given in the letter of Abrar Muhammad Khan, present D.S.C. Layllpur, endorsed to me on 27-8-66, copy of which is attached. The relevant portion of the above mentioned letter is reproduced below "Now the latest position is that neither the Settlement Commissioner, Multan, nor Mr. Nazar Muhammad give any clue of this file. It is notable that the pages of the movement register of this office where the movement of this file was shown are taken away by some interested person and not forthcoming. The Survey Register of Block-4, Lyallpur is also not traceable. I understand all these fouls have been played intentionally. This file of P-185, is essential as it will show that the shop transferred to Mr. Nazar Muhammad was kept in auction pool being in possession of locals. For this very reason the original file is not being produced. This preparation of a part-file for this very shop (which stands transferred in the name of Nazar Muhammad S.I) goes a step further to prove the malafide of the said Mr. Nazar Muhammad in destroying or misplacing the main file and as such the previous proceedings under which the shop was ordered to be auctioned were not brought to the notice of the Dy. Settlement Commissioner who transferred the same to Nazar Mohammad without knowing the true facts.

In the above circumstances the explanation of Mr. Nazar Muhammad is far from satisfactory. The file of P-229, Ward No. 5, Lyallpur, was in personal custody of Mr. Nazar Muhammad and the other file P-185, Ward 5, Lyallpur and Survey Register are very rightly in his knowledge".

Conclusion

From the above, it has been amply proved that the allegations levelled against Nazar Muhammad contained in the opening para of this report are correct. There exists prima- facie a strong case against the official. Suitable disciplinary action may be taken against the said official under the Government Servant (DNE) Rule 1960 after framing of a charge-sheet, and if law permit the irregular transfer of properties discussed above may be revised suo-moto.

Submitted.

Sd/-ENQUIRY OFFICER

Additional Settlement Commissioner
(Transport)

APPENDIX II

(*Ref* : Starred Question No. 8227)

Statement showing the Area allotted to the Islamabad oustees in the Lower Bari Doab Colony, Sahiwal Tehsil

Serial No.	Chak No./Village		Total area allotted to Islamabad Oustees	Irrigated	Unirrigated
			A. K. M.	A. K. M.	A. K. M.
1	44/5-L	...	23 4 10	...	23 4 10
2	51/5-L	...	35 7 4	35 7 4	...
3	52/5-L	...	6 2 16	...	6 2 16
4	55/5-L	...	1 7 8	1 7 8	...
5	56/5-L	...	30 0 2	2 5 6	27 5 6
6	63/5-L	...	2 1 18	2 1 18	...
7	66/5-L	...	24 6 10	...	24 6 10
8	68/5-L	...	24 6 6	...	24 6 6
9	73/5-L	...	9 5 8	...	9 5 8
10	75/5-L	...	12 5 7	...	12 5 7
11	78/5-L	...	174 2 0	...	174 2 0
12	84/5-L	...	12 4 9	...	12 4 9
13	85/5-L	...	19 7 15	...	19 7 15
14	64/4-R	...	12 0 2	...	12 0 2
15	65/4-R	...	1 4 8	8 1 8	4 3 0
16	74/4-R	...	2 0 0	2 0 0	...
17	76/5-R	...	31 4 10	2 4 0	29 0 10
18	77/5-R	...	2 3 18	2 3 18	...
19	111-9L	...	12 0 0	...	12 0 0
20	55/G.D.	...	11 1 15	1 1 15	10 4 0

Serial No,	Chak No./Village		Total area allotted to Islamabad Oustees	Irrigated	Unirrigated
			A. K. M.	A. K. M.	A. K. M.
21	58/G.D.	...	17 9 1	17 0 11	...
22	58-A/GD	...	164 1 4	164 1 4	...
23	59/G.D.	...	12 4 7	12 4 7	...
24	66/G.D.	...	25 0 0	25 0 0	...
25	63/G. D.	...	21 5 17	21 5 17	...
26	99/6-R	...	36 0 14	12 2 0	23 6 14
27	98/9-L	...	17 3 17	17 3 17	...
28	110/9-L	...	177 1 1	...	177 1 1
29	112/9-L	...	37 7 6	24 6 14	13 0 12
30	Muhammadpur	...	13 3 17	13 3 17	...
31	Chinakarmalli	...	...	25 4 4	25 4 4
32	103/9-L	...	8 0 0	8 0 0	...
33	104/9-L	...	200 0 0	75 0 0	125 0 0
34	115/9-L	...	43 0 0	43 0 0	...
35	106/9-L	...	12 0 0	12 0 0	...
36	107/9-L	...	1226 0 0	780 0 0	446 0 0
37	108/9-L	...	1346 0 0	588 0 0	758 0 0
38	114/9-L	...	764 0 0	199 0 0	565 0 0
39	115/9-L	...	43 0 0	43 0 0	...
40	117/9-L	...	72 0 0	10 0 0	62 0 0
41	118/9-L	...	81 0 0	44 0 0	37 0 0
42	119/9-L	...	77 0 0	73 0 0	4 0 0
43	120/9-L	...	198 0 0	90 0 0	108 0 0
44	121/9-L	...	200 0 0	137 0 0	63 0 0

Serial No.	Chak No./Village	Total area allotted to Islamabad Ousteés	Irrigated	Unirrigated
		A. K. M.	A. K. M.	A. K. M.
45	122/9-L ...	163 0 0	14 0 0	149 0 0
46	123/9-L ...	62 0 0	...	62 0 0
47	124/9-L ...	87 7 14	36 0 0	51 7 14
48	125/9-L ...	61 0 0	...	61 0 0
49	126/9-L ...	108 0 0	17 0 0	91 0 0
50	129/9-L ...	222 0 0	210 0 0	12 0 0
51	131/9-L ...	72 0 0	72 0 0	...
52	137/9-L ...	50 0 0	...	50 0 0
53	138/9-L ...	532 0 0	496 0 0	36 0 0
54	139/9-L ...	31 0 0	2 0 0	29 0 0
55	140/9-L ...	49 0 0	...	49 0 0
56	141/9-L ...	6 0 0	...	6 0 0
57	142/9-L ...	43 0 0	7 0 0	36 0 0
58	143/9-L ...	38 0 0	38 0 0	...
59	149/9-L ...	100 0 0	25 0 0	75 0 0
60	150/9-L ...	265 0 0	26 0 0	239 0 0
61	151/9-L ...	112 0 0	99 0 0	13 0 0
62	152/9-L ...	10 0 0	10 0 0	...
63	153/9-L ...	25 0 0	25 0 0	...
64	154/9-L ...	16 0 16	8 0 16	8 0 0
65	155/9-L ...	62 0 0	7 0 0	55 0 0
66	156/9-L ...	25 0 0	...	25 0 0
67	158/9-L ...	25 0 0	...	25 0 0

Serial No.	Chak No./Village		Total area allotted to Islamabad Oustees	Irrigated	Unirrigated
			A. K. M.	A. K. M.	A. K. M.
68	103/7-R	...	12 4 0	...	12 4 0
69	104/7-R	...	13 0 1	...	13 0 1
70	101/6-R	...	62 0 0	12 0 0	50 0 0
71	100/4-R	...	52 0 0	16 0 0	36 0 0
72	185/9-L	...	42 4 0	17 4 0	25 0 0
73	186/9-L	...	25 0 0	6 0 0	19 0 0
74	187/9-L	...	150 1 6	20 0 0	130 1 6
75	188/9-L	...	122 0 0	25 0 0	97 0 0
76	189/9-L	...	198 7 9	26 0 0	172 7 9
77	190/9-AL	...	199 0 0	125 0 0	74 0 0
78	1/10-L	...	74 0 0	26 0 0	48 0 0
79	2/10-L	...	101 0 0	...	101 0 0
80	3/10-L	...	202 0 0	86 0 0	116 0 0
81	4/10-L	...	273 0 0	...	273 0 0
82	5/11-L	...	20 7 3	20 7 3	...
83	6/11-L	...	106 6 19	106 6 19	...
84	7/11-L	...	63 2 3	12 4 19	50 5 4
85	9/11-L	...	37 7 18	...	37 7 18
86	10/11-L	...	12 4 0	12 4 0	...
87	12/11-L	...	16 6 0	...	16 6 0
88	16/11-L	...	24 5 14	...	24 5 14
89	17/11-L	...	73 4 12	12 3 7	61 1 5
90	18/11-L	...	35 4 2	...	35 4 3

Serial No.	Chak No./Village	Total area allotted to Islamabad Oustees	Irrigated	Unirrigated
		A. K. M.	A. K. M.	A. K. M.
91	19/11-L ...	12 3 13	...	12 3 18
92	21/11-L ...	91 1 5	10 0 0	81 1 5
93	22/11-L ...	23 4 13	...	23 4 13
94	23/11-L ...	38 2 3	13 1 12	25 0 11
95	24/11-L ...	26 0 2	...	26 0 2
96	26/11-L ...	12 3 7	...	12 3 7
97	27/11-L ...	69 0 19	12 4 9	56 4 10
98	29/11-L ...	161 5 9	97 2 2	64 3 7
99	30/11-L ...	103 7 6	15 6 7	88 0 19
100	25/44-L ...	55 7 7	47 7 5	8 0 0
101	107/7-R ...	12 6 3	...	12 6 3
102	108/7-R ...	73 0 9	...	73 0 9
103	147/9-L ...	12 4 6	...	12 4 6
104	159/9-L ...	48 2 6	...	48 2 6
105	160/9-L ...	49 4 2	22 0 0	27 4 2
106	164/9-L ...	12 4 1	...	12 4 1
107	164-A/9-L ...	37 2 14	...	37 2 14
108	165-A/9-L ...	62 3 13	...	62 3 13
109	166/9-L ...	150 0 17	40 4 0	106 4 17
110	168/9-L ...	24 7 17	...	24 7 17
111	169/9-L ...	50 0 16	34 1 12	15 7 4
112	170/9-L ...	72 4 16	...	72 4 16
113	171/9-L ...	11 7 12	...	11 7 12

Serial No.	Chak No./Village	Total area allotted to Islamabad Oustees	Irrigated	Unirrigated
		A. K. M.	A. K. M.	A. K. M.
114	172/9-L ...	37 4 0	...	37 4 0
115	174/9-L ...	11 7 19	...	11 7 19
116	176/9-L ...	9 0 0	...	9 0 0
117	178/9-L ...	25 0 0	...	25 0 0
118	183/9-L ...	15 3 0	...	15 3 0
119	182/9-L ...	108 0 0	71 0 0	37 0 0
120	183/9-L ...	19 0 0	...	19 0 0
121	184/9-L ...	148 8 0	125 0 0	23 0 0
122	56-A/12L ...	61 6 1	...	61 6 1
123	45/12-L ...	12 4 0	...	12 4 0
124	48/12-L ...	25 6 18	...	25 6 18
125	49/12-L ...	38 1 15	...	38 1 15
126	50/12-L ...	37 0 4	...	37 0 4
127	52/12-L ...	26 4 14	3 1 7	23 3 7
128	53/12-L ...	37 3 0	...	36 4 0
129	54/12-L ...	12 4 7	...	12 4 7
130	55/12-L ...	125 6 19	...	125 6 19
131	56/12-L ...	187 6 4	...	187 6 4
132	56/12-L ...	240 4 45	129 6 8	110 6 6
133	58/12-L ...	62 7 14	...	62 7 14
134	59/12-L ...	314 3 12	5 6 8	308 5 4
135	60/12-L ...	84 0 14	...	84 0 14
136	61/12-L ...	54 7 13	0 7 12	59 0 1

Serial No.	Chak No./Village	Total area allotted to Islamabad Oustees	Irrigated	Unirrigated
		A. K. M.	A. K. M.	A. K. M.
137	62/12-L ...	54 0 0	40 1 12	13 6 8
138	63-64/12-L ...	12 4 19	...	12 4 19
139	65/12-L ...	37 1 15	...	37 1 15
140	86/12-L ...	96 4 14	...	96 4 14
141	86-A/12-L ...	1 2 17	8 2 17	4 0 0
142	87/12-L ...	37 1 13	...	37 1 13
143	89/12-L ...	12 5 0	8 1 7	4 3 13
144	90/12-L ...	35 0 13	...	35 0 13
145	91/12-L ...	36 4 15	31 4 15	5 0 0
146	92/12-L ...	12 6 9	...	12 6 9
147	93/12-L ...	98 7 8	...	98 7 8
148	97/12-L ...	25 2 13	...	25 2 13
149	100/12-L ...	28 7 9	1 0 0	27 7 9
150	105/12-L ...	25 0 0	...	25 0 0
151	106/12-L ...	63 4 13	...	63 4 13
152	68/12-L ...	75 5 10	...	75 5 10
153	69-A/12-L ...	152 7 5	...	152 7 5
154	70/12-L ...	36 4 0	...	36 4 0
155	73/12-L ...	111 5 16	12 4 5	99 1 11
156	75/12-L ...	20 0 16	...	20 0 16
157	76/12-L ...	60 1 13	...	60 1 13
158	77/12-L ...	12 4 8	...	12 4 8
159	79/12-L ...	50 0 18	...	50 0 18

Serial No.	Chak No./Village	Total area allotted to Islamabad Oustees	Irrigated	Unirrigated
		A. K. M.	A. K. M.	A. K. M.
160	80/12-L ...	49 5 19	...	49 5 19
161	81/12-L ...	63 6 2	...	63 6 2
162	82/12-L ...	9 2 7	3 0 0	6 2 7
163	83/12-L ...	63 3 11	...	63 3 11
164	84/12-L ...	36 4 2	...	36 4 2
165	96/12-L ...	12 3 18	...	12 3 18
166	98/12-L ...	37 2 16	...	37 2 16
167	99/12-L ...	77 2 14	...	77 2 14
168	101/12-L ...	27 2 18	...	27 2 18
169	102/12-L ...	58 6 0	...	58 6 0
170	103/12-L ...	31 1 17	0 4 14	30 2 3
171	104/12-L ...	63 7 8	1 6 4	62 1 4
172	114/12-L ...	37 6 0	...	37 6 0
173	115/12-L ...	33 5 19	2 3 18	31 2 1
174	116/12-L ...	26 4 11	10 6 1	15 6 10
175	117/12-L ...	31 7 4	1 0 0	30 7 4
176	118/12-L ...	38 6 17	13 0 0	25 6 17
177	11/97 DR ...	12 5 9	...	12 5 9
178	15/57 CR ...	12 5 10	...	12 5 10
179	119/13 AL ...	87 3 11	...	87 3 11
180	120/13 AL ...	24 0 11	2 2 16	21 5 15
181	1/14L ...	35 0 15	...	35 0 15
182	1A/14 L ...	72 5 1	...	72 5 1

Serial No.	Chak No./Village		Total area allotted to Islamabad Oustees	Irrigated	Unirrigated
			A. K. M.	A. K. M.	A. K. M.
183	5/14L	...	50 7 9	...	50 7 9
184	6/14 L	...	25 2 11	...	25 2 11
185	7/14 L	...	24 6 14	4 4 0	20 2 14
186	9/14 L	...	5 6 12	...	5 6 12
187	10/14 L	...	20 5 4	...	20 5 4
188	12/14 L	...	62 3 9	...	62 3 9
189	18/14 L	...	37 5 16	11 0 0	26 5 16
190	20/14 L	...	24 7 3	...	24 7 3
191	21/14 L	...	23 7 2	...	23 7 2
192	22/14 L	...	12 6 1	...	12 6 1
193	23/14 L	...	38 6 1	2 0 0	36 6 1
194	24/14 L	...	75 3 2	...	75 3 2
195	25/14 L	...	37 5 5	...	37 5 5
196	27/14 L	...	162 7 2	36 1 13	126 5 9
197	28/14 L	...	61 1 13	...	61 1 13
198	30/14 L	...	123 2 2	38 7 8	94 2 14
199	31/14 L	...	26 6 17	...	26 6 17
200	33/14 L	...	11 2 16	...	11 2 16
201	34/14 L	...	11 4 11	...	11 4 11
202	35/14 L	...	69 2 16	...	69 2 16
203	36/14 L	...	83 3 17	51 2 5	32 1 12
204	38/14 L	...	64 5 3	2 5 3	62 0 0
205	40/14 L	...	41 3 1	15 3 1	26 0 0
206	41/14 L	...	23 6 16	7 5 16	16 1 0
		Total area ...	15,516 0 0	5,787 4 3	9,728 3 17

Serial No.	Chak No.		Area allotted						Total		
			Irrigated			Unirrigated					
			A.	K.	M.	A.	K.	M.	A.	K.	M.
1	4/1 L	...	49	4	0	...			49	4	0
2	8/1 L	...	125	0	0	25	0	0	100	0	0
3	5/1 AL	...	18	0	0	...			18	0	0
4	7/1 AL	...	13	0	0	13	0	0	...		
5	8/1 AL	...	12	4	0	12	4	0	...		
6	19/1 AL	...	39	2	0	2	0	0	37	2	0
7	20/1 AL	...	25	0	0	...			25	0	0
8	21/1 AL	...	25	0	0	...			25	0	0
9	22/1 AL	...	25	0	0	...			25	0	0
10	23/1 AL	...	75	0	0	2	0	0	73	0	0
11	26/1 AL	...	59	4	0	11	4	0	48	0	0
12	34/1 AL	...	25	0	0	25	0	0	...		
13	34/2 L	...	12	5	1	...			12	5	1
14	35/2 L	...	47	4	9	...			47	4	9
15	36/2 L	...	152	0	0	139	0	0	13	0	0
16	39/2 L	...	24	3	0	24	3	0	...		
17	20-30/2 L	...	89	4	15	...			89	4	15
18	29/4 L	...	10	0	12	10	0	12	...		
19	30/4 L	...	11	4	0	11	4	0	...		
20	32/4 L	...	21	2	16	...			21	2	16
21	35/4 L	...	10	4	0	10	4	0	...		
22	36/4 L	...	27	6	4	...			37	6	4
23	36-A/4 L	...	12	4	6	7	6	18	4	5	8
24	37/4 L	...	103	6	10	103	6	10	...		

Serial No.	Chak No.		Area allotted		Total
			Irrigated	Unirrigated	
			A. K. M.	A. K. M.	A. K. M.
25	38/4 L	...	14 3 11	14 3 11	...
26	37-38-A/4 L	...	26 1 0	12 1 0	14 0 0
27	39/4 L	...	49 0 4	49 0 4	...
28	40/4 L	...	17 5 8	17 5 8	...
29	9/GD	...	25 0 5	18 0 13	6 7 12
30	12/GD	...	12 7 5	...	12 7 5
31	19/GD	...	36 6 16	36 6 16	...
32	45/GD	...	13 5 13	5 5 6	8 0 7
33	51/3 R	...	14 0 15	14 0 15	...
	Total	...	1,230 5 0	571 3 13	659 1 7

Statement showing the area allotted to the Islamabad Oustees in the Pakpattan Colony

Pakpattan Tehsil

Serial No.	Chak No.	No. of allottees	Area allotted						Total		
			Irrigated			Unirrigated					
			A.	K.	M.	A.	K.	M.	A.	K.	M.
1	4/KB ...	3	37	5	16	...			37	5	16
2	Gadai Shah ...	2	24	7	7	...			24	7	7
3	33/SP ...	4	55	4	0	...			55	4	0
4	55/SP ...	3	37	0	11	...			37	0	11
5	68/D ...	3	28	4	2	...			28	4	2
6	56/SP ...	10	...			121	2	9	121	2	9
7	34/SP ...	4	...			62	0	1	62	0	1
8	32/SP ...	2	24	1	12	...			24	1	12
9	Bail Ganj ...	2	25	0	1	...			25	0	1
10	Kot Kahan Singh ...	1	11	3	8	...			11	3	8
11	56/D ...	19	50	1	4	182	0	11	232	1	15
12	57/D ...	7	48	5	3	24	2	16	72	7	19
13	58/D ...	9	14	7	11	95	1	12	110	1	3
14	60/D ...	3	...			37	4	3	37	4	3
15	61/D ...	2	8	0	0	17	2	2	25	2	2
16	62/D ...	4	25	7	4	26	6	4	51	5	8
17	67/D ...	8	59	1	8	23	6	10	82	7	18
18	70/D ...	2	6	1	5	18	7	18	25	1	3
19	71/D ...	2	...			25	0	0	25	0	0
20	72/D ...	2	25	1	2	...			25	1	2

Serial No.	Chak No.	No. of allottees	Area allotted						Total		
			Irrigated			Unirrigated					
			A.	K.	M.	A.	K.	M.	A.	K.	M.
21	73/D ...	7	75	0	8	12	3	14	87	4	2
22	74/D ...	12	12	3	18	...			12	3	18
23	75/D ...	12	8	0	2	24	5	11	32	5	13
24	59/SP ...	2	21	2	0	...			21	2	0
25	62/SP ...		49	5	3	...			49	5	3
26	94/D ...	1	12	4	0	...			12	4	0
27	95/D ...	3	25	0	0	12	4	0	37	4	0
28	96/D ...	310	117	5	7	10	2	0	127	7	7
29	80/D ...	14	151	6	13	...			151	6	13
30	81/D ...	2	25	3	2	...			25	3	2
31	82/D ...	1	165	4	17	...			165	4	17
32	83/D ...	4	30	7	18	19	1	8	50	1	6
33	86/D ...	2	...			25	0	10	25	0	10
34	87/D ...	7	87	5	18	...			87	5	18
35	84/D ...	11	96	7	16	24	7	0	121	6	16
36	76/D ...	3	37	2	8	...			37	2	8
37	77/D ...	1	...			12	4	0	12	4	0
38	93/D ...	1	...			21	6	1	21	6	1
39	85/D ...	11	106	2	1	25	0	0	131	2	1
40	88/D ...	1	12	4	0	...			12	4	0
41	89/D ...	4	50	1	8	...			50	1	8
42	90/D ...	22	274	4	8	...			274	4	8
43	91/D ...	5	60	3	12	...			60	3	12

Serial No.	Chak No.		No. of allottees	Area allotted		Total
				Irrigated	Unirrigated	
				A. K. M.	A. K. M.	A. K. M.
44	92/D	...	4	25 0 0	25 3 18	50 3 18
45	98/D	...	7	87 2 18	...	87 2 18
46	101/D	...	22	273 6 6	...	273 6 6
47	102/D	...	9	153 1 4	...	153 1 4
48	103/D	...	32	399 5 18	...	399 5 18
49	104/D	...	15	187 7 15	...	187 7 15
50	99/D	...	23	287 4 0	...	287 4 0
51	100/D	...	12	149 3 17	...	149 3 17
52	105/D	...	17	212 4 0	...	212 4 0
53	106/D	...	4	50 2 3	...	50 2 3
54	107/D	...	72	863 1 13	...	863 1 13
55	7/KB	...	8	99 0 12	...	99 0 12
56	8/KB	...	6	70 1 18	...	70 1 18
57	10/KB	...	2	4 6 4	...	4 6 4
58	12/KB	...	1	...	12 4 0	12 4 0
59	14/KB	...	1	...	12 4 12	12 4 12
60	15/KB	...	1	...	9 2 2	9 2 2
61	16/KB	...	2	...	25 2 1	25 2 1
62	26/KB	...	1	...	12 4 16	12 4 16
63	20/KB	...	4	...	37 0 3	37 0 3
64	19/KB	...	2	...	23 0 0	23 0 0
65	22/KB	...	1	...	42 5 4	12 5 4
66	18/KB	...	4	6 5 13	27 2 0	33 7 13

Serial No.	Chak No.	No. of allottees	Area allotted						Total		
			Irrigated			Unirrigated					
			A.	K.	M.	A.	K.	M.	A.	K.	M.
67	17/KB ...	1	12	4	0	0	0	0	12	4	0
68	45/EB ...	1	12	4	0	0	0	0	12	4	0
69	47/EB ...	1	12	5	0	0	0	0	12	5	0
70	Qabula ...	2	0	0	0	25	0	0	25	0	0
71	49/EB ...	5	0	0	0	70	3	7	70	3	7
72	43/EB ...	4	0	0	0	29	3	8	29	3	8
73	27/KB ...	1	0	0	0	12	4	0	12	4	0
74	21/KB ...	3	0	0	0	30	7	59	30	7	59
75	23/KB ...	1	0	0	0	13	7	19	13	7	19
76	89/EB ...	4	0	0	0	32	0	0	32	0	0
77	99/EB ...	3	0	0	0	24	0	6	24	0	6
78	101/EB ...	1	0	0	0	5	0	1	5	0	1
79	29/KB ...	1	0	0	0	12	4	16	12	4	16
80	30/KB ...	1	0	0	0	12	4	4	12	4	4
81	31/KB ...	2	0	0	0	17	4	0	17	4	0
82	34/KB ...	2	0	0	0	25	2	2	25	2	2
83	38/KB ...	1	0	0	0	12	4	4	12	4	4
84	135/EB ...	3	0	0	0	33	7	6	33	7	6
85	117/EB ...	3	0	0	0	34	7	14	34	7	14
86	115/EB ...	2	0	0	0	25	0	1	25	0	1
87	95/EB ...	2	0	0	0	24	4	18	24	4	18
88	113/EB ...	2	0	0	0	24	3	3	24	3	3
89	93/EB ...	2	0	0	0	25	0	1	25	0	1

Serial No.	Chak No.	No. of allottees	Area allotted						Total		
			Irrigated			Unirrigated					
			A.	K.	M.	A.	K.	M.	A.	K.	M.
90	111/EB	....	2	0	0	0	19	7	0	19	7	0
91	109/EB	...	2	0	0	0	25	0	0	25	0	0
92	121/EB	...	3	0	0	0	33	0	0	33	0	0
93	123/EB	...	2	0	0	0	26	7	11	26	7	11
94	119/EB	...	2	0	0	0	18	6	0	18	6	0
95	127/EB	...	3	0	0	0	29	2	8	29	2	8
96	129/EB	...	2	0	0	0	25	0	0	25	0	0
97	8/EB	...	2	0	0	0	24	7	17	24	7	17
98	12/EB	...	10	120	7	4	0	0	0	120	7	4
99	14/EB	...	15	104	1	1	176	0	0	180	1	15
100	18/EB	...	2	...			22	2	19	22	2	19
101	20/EB	...	5	0	0	0	46	5	12	46	5	12
102	22/EB	...	2	1	6	4	17	3	6	18	0	10
103	4/EB	...	1	12	4	4	0	0	0	12	4	4
104	60/SP	...	1	0	0	0	12	4	17	12	4	17
105	61/SP	...	1	0	0	0	12	4	0	12	4	0
106	63/SP	...	2	0	0	0	25	0	0	25	0	0
107	50/SP	...	3	36	6	15	0	0	0	36	6	15
108	10/EB	...	9	48	7	5	50	0	3	98	7	8
109	16/EB	...	4	25	0	7	21	0	4	46	0	11
110	24/EB	...	4	49	7	19	0	0	0	49	7	19
111	26/EB	...	2	25	2	6	0	0	0	25	2	6
112	28/EB	...	3	12	4	0	25	0	4	37	4	4

Serial No.	Chak No.		No. of allottees	Area allotted			Total
				Irrigated		Unirrigated	
				A. K. M.		A. K. M.	A. K. M.
113	30/EB	...	1	0 0 0		12 4 0	12 4 0
114	32/EB	...	2	0 0 0		25 2 0	25 2 0
115	85/EB	...	3	0 0 0		3 2 6	32 6 2
116	9/EB	...	1	1 0 0		0 0 0	1 0 0
117	11/EB	...	9	73 5 0		32 6 6	105 7 19
118	38/EB	...	6	69 4 7		0 0 0	69 4 7
119	34/EB	...	3	0 0 0		30 2 8	30 2 8
120	70/EB	...	25	264 7 6		24 7 14	289 7 0
121	78/EB	...	1	0 0 0		10 0 0	10 0 0
122	66/EB	...	4	12 3 10		37 7 12	50 3 2
123	82/EB	...	9	111 3 1		0 0 0	111 3 1
124	74/EB	...	2	0 0 0		29 1 15	29 1 15
125	80/EB	...	4	44 3 2		0 0 0	44 3 2
126	78/EB	...	8	91 4 19		0 0 0	91 4 19
127	56/EB	...	3	16 3 12		18 4 12	35 0 4
128	54/EB	...	5	80 2 16		0 0 0	80 2 16
129	50/EB	...	7	62 7 8		21 3 8	84 2 16
130	48/EB	—	2	0 0 0		25 0 0	25 0 0
131	40/EB	...	15	144 7 10		22 7 7	167 6 17
132	86/EB	...	3	38 0 0		0 0 0	38 0 0
133	90/EB	...	14	172 3 14		0 0 0	172 3 14
134	46/EB	...	11	84 2 19		49 3 2	133 6 1
135	52/EB	...	1	0 0 0		12 6 6	12 6 6

Serial No.	Chak No.	No. of allottees	Area allotted						Total		
			Irrigated			Unirrigated					
			A.	K.	M.	A.	K.	M.	A.	K.	M.
136	64/EB ...	2	24	7	0	0	0	0	24	7	0
137	58/EB ...	2	0	0	0	25	1	6	25	1	6
138	62/EB ...	2	0	0	0	25	0	0	25	0	0
139	91/EB ...	3	0	0	0	36	3	5	36	3	5
140	167/EB ...	2	8	0	0	12	4	0	20	4	0
141	349/EB ...	8	103	1	8	0	0	0	103	1	8
142	355/EB ...	5	62	4	16	0	0	0	62	4	16
143	281/EB ...	2	0	0	0	24	0	0	24	0	0
144	279/EB ...	2	0	0	0	26	0	0	36	0	0
145	277/EB ...	3	0	0	0	35	3	0	35	3	0
146	383/EB ...	2	0	0	0	25	0	0	25	0	0
147	273/EB ...	1	0	0	0	12	4	0	12	4	0
148	275/EB ...	2	0	0	0	24	0	0	24	0	0
149	267/EB ...	2	0	0	0	25	0	0	25	0	0
150	269/EB ...	1	0	0	0	17	0	0	17	0	0
151	271/EB ...	2	0	0	0	25	0	14	25	0	14
152	293/EB ...	3	0	0	0	37	4	0	37	4	0
153	295/EB ...	2	0	0	0	24	4	0	24	4	0
154	291/EB ...	3	0	0	0	35	3	1	33	3	1
155	285/EB ...	4	11	2	0	27	0	2	38	2	2
156	289/EB ...	3	0	0	0	29	5	0	29	5	0
157	287/EB ...	2	0	0	0	18	0	17	18	0	17
158	299/EB ...	3	0	0	0	34	0	0	34	0	0

Serial No.	Chak No.		No. of allottees	Area allotted						Total		
				Irrigated			Unirrigated					
				A.	K.	M.	A.	K.	M.	A.	K.	M.
159	33/KB	...	2	0	0	0	25	2	12	25	2	12
160	35/KB	...	2	0	0	0	25	0	0	25	0	0
161	38/KB	...	1	0	0	0	11	6	13	11	6	13
162	37/KB	...	23	0	0	0	36	4	0	36	4	0
163	39/KB	...	1	0	0	0	12	6	6	12	6	6
164	243/EB	...	2	0	0	0	25	0	0	25	0	0
165	96/EB	...	8	71	0	0	29	4	12	100	4	12
166	98/EB	...	10	90	3	8	45	0	0	136	3	8
167	411/EB	...	14	123	4	12	0	0	0	123	4	13
168	413/EB	...	25	307	0	12	0	0	0	307	0	12
169	417/EB	...	7	78	7	7	0	0	0	78	7	7
170	407/EB	...	45	522	3	18	0	0	0	522	3	18
171	419/EB	...	18	239	6	14	0	0	0	239	6	14
172	128/EB	...	29	185	3	19	175	4	4	361	0	3
173	134/EB	...	2	0	0	0	25	0	0	25	0	0
174	100/EB	...	3	2	0	0	12	0	0	14	0	0
175	102/EB	...	3	38	2	2	0	0	0	38	2	2
176	104/EB	...	2	0	0	0	33	7	19	33	7	19
177	106/EB	...	2	0	0	0	23	3	14	23	3	14
178	126/EB	...	9	107	5	15	0	0	0	107	5	15
179	373/EB	...	2	24	7	18	0	0	0	24	7	18
180	377/EB	...	9	76	7	7	19	7	7	96	6	14
181	365/EB	...	8	99	4	10	0	0	0	99	4	10

Serial No.	Chak No.	No. of allottees	Area allotted						Total		
			Irrigated			Unirrigated					
			A.	K.	M.	A.	K.	M.	A.	K.	M.
182	367/EB	... 2	25	1	12	0	0	0	25	1	12
183	371/EB	... 26	335	7	2	0	0	0	335	7	2
184	357/EB	... 27	313	1	18	0	0	0	313	1	18
185	359/EB	... 21	262	4	17	0	0	0	262	4	17
186	363/EB	... 1	12	4	0	0	0	0	12	4	0
187	175/EB	... 4	0	0	0	28	7	1	28	7	1
188	177/EB	... 3	0	0	0	34	7	16	34	7	10
189	181/EB	... 3	3	7	19	33	3	18	37	3	17
190	183/EB	... 2	0	0	0	24	7	19	24	7	19
191	173/EB	... 1	0	0	0	10	5	1	10	5	1
192	169/EB	... 4	0	0	0	39	7	3	39	7	3
193	179/EB	... 3	0	0	0	41	6	5	41	6	5
194	213/EB	... 1	0	0	0	4	4	0	4	4	0
195	215/EB	... 1	0	0	0	13	0	0	13	0	0
196	217/EB	... 4	8	0	0	29	2	18	37	2	18
197	231/EB	... 4	31	1	17	18	4	1	49	5	18
198	229/EB	... 2	0	0	0	25	0	0	25	0	0
199	233/EB	... 1	0	0	0	3	5	10	3	5	10
200	235/EB	... 2	0	0	0	19	4	19	19	4	19
201	237/EB	... 3	0	0	0	30	4	0	30	4	0
202	39/EB	... 2	0	0	0	23	6	0	23	6	0
203	241/EB	... 2	0	0	0	25	0	0	25	0	0
204	415/EB	... 16	176	6	8	12	4	19	189	3	7

Serial No.	Chak No.		No. of allottees	Area allotted						Total		
				Irrigated			Unirrigated					
				A.	K.	M.	A.	K.	M.	A.	K.	M.
205	199/EB	...	19	193	5	11	37	1	14	230	7	5
206	201/EB	...	4	10	0	0	19	4	0	29	4	0
207	249/EB	...	4	0	0	0	33	6	2	33	6	2
208	247/EB	...	3	0	0	0	28	6	14	28	6	14
209	189/EB	...	5	7	5	4	33	4	11	41	1	15
210	191/EB	...	3	7	0	0	31	0	0	38	0	0
211	197/EB	...	3	0	0	0	32	4	18	32	4	18
212	185/EB	...	4	68	6	14	16	2	2	65	0	16
213	187/EB	...	13	112	2	1	27	0	2	139	2	3
214	193/EB	...	12	134	7	18	6	3	13	141	3	11
215	195/EB	...	4	43	5	16	0	0	0	43	5	16
216	225/EB	...	4	34	4	4	7	4	0	42	0	4
217	227/EB	...	4	0	0	0	45	3	17	45	3	17
218	245/EB	...	3	0	0	0	48	2	0	42	2	0
	Total	...	1,331	11,769	0	3	4,235	5	16	16,004	5	19

Serial No.	Chak No.	No. of allottees	Area allotted		Total
			Irrigated	Unirrigated	
			A. K. M.	A. K. M.	A. K. M.
1	Rakha Jiwaya Baluch ...	16	41 2 15	159 6 12	201 1 7
2	Rajowal ...	2	...	25 4 7	25 4 7
3	2/D ...	64	0 0 0	816 2 17	816 2 17
4	39/D ...	2	29 6 0	0 0 0	29 6 0
5	40/D ...	19	0 0 0	387 4 17	387 4 17
6	42/D ...	14	237 0 15	22 1 4	259 2 19
7	43/D ...	8	161 2 2	27 0 8	188 2 10
8	48/D ...	3	0 0 0	25 1 12	25 1 12
9	50/D ...	3	0 0 0	36 3 9	36 3 9
10	51/D ...	4	0 0 0	50 0 0	50 0 0
11	52/D ...	2	7 4 1	16 0 9	23 4 10
12	55/D ...	8	50 0 0	38 3 16	88 3 16
13	55/BD ...	33	402 0 0	0 0 0	402 0 0
14	56/AD ...	2	24 7 6	0 0 0	24 7 6
15	35/D	1	4 4 0	0 0 0	4 4 0
16	37/D ...	3	12 4 6	32 6 18	45 3 4
17	25/D ...	1	6 0 0	0 0 0	6 0 0
18	4/D ...	2	25 2 13	0 0 0	25 2 13
19	17/D ...	1	12 4 2	0 0 0	12 4 2
20	18/D ...	2	0 0 0	25 0 0	25 0 0

Serial No.	Chak No.		No. of allottees	Area allotted						Total		
				Irrigated			Unirrigated					
				A.	K.	M.	A.	K.	M.	A.	K.	M.
21	19/D	...	1	12	5	1	0	0	0	12	5	1
22	20/D	...	1	5	0	0	0	0	0	5	0	0
23	22/D	...	1	7	2	9	0	0	0	7	2	9
24	23/D	...	5	62	6	11	0	0	0	62	6	11
25	24/D	...	1	11	0	0	0	0	0	11	0	0
	Total	...	201	1,108	6	7	1,662	5	10	2,771	3	17
	Grand Total Pak-Pattan Colony	...	1,532	12,877	6	10	5,898	3	6	18,776	1	16

APPENDIX III

(*Ref*: Starred Qustion No. 9242)

Sr. No.	Name of Evacuee Transport Co., in Preparation Period.
1	The Kisan Transport Co., Ltd., Lyallpur.
2	The Ganji Bar Bus and Transport Co., Ltd., Mian Channu.
3	The Lyallpur Jhang Transport Co., Ltd., Lyallpur.
4	The Shahkot Transport Co., Shahkot.
5	The Sargodha Mianwali Transport Co., Ltd., Sargodha.
6	The Lahore Sargodha Transport Co., Ltd., Sargodha.
7	The Mida Bhera Transport Co., Sargodha.
8	The Samundry Transport Co., Ltd., Lyallpur.
9	The Pattoki Transport Co., Ltd., Lahore.
10	The Vehari and Vehniwal Transport Co.. Ltd., Vehari.
11	The Jhang Transport Co., Ltd., Jhang.
12	The New Suraj Bus Service Ltd., Lyallpur.
13	Rawalpindi District Transport Co., Ltd., Rawalpindi.
14	Pindi Bhattian Bus Service Ltd., Pindi Bhattian.
15	The Bhir Transport Co., Ltd., Jhang.
16	The Shorkot Transport Co., Shorkot.
17	The Chiniot Transport Co., Ltd., Chiniot.
18	The Lahore Nankana Sahib Transport Co., Ltd., Sargodha.
19	The Jhelum Transport Co., Ltd., Jhelum.
20	The Talagang Transport Co., Ltd., Talagang.
21	The Kapur Bus and Transport Co., Ltd., Multan.

22	The Okara Transport Co., Ltd., Okara.
23	The Nili Bar Transport Co., Burewala.
24	Pindi Kashmir Transport Ltd.
25	Gujar Khan Bus Service.
26	Lahore Sialkot Transport Co., Lahore.
27	Modern Bus Service, Gujranwala.
28	Mandi Bahauddin Transport Co., Ltd.
29	Rawalpindi Victory Transport Co., Ltd., Gujranwala.
30	Sialkot Range Transport Co., Ltd., Chakwal
31	Lahore Pindi Transport Co., Ltd., Lahore.